انجیل

سے

شرماتا نہیں

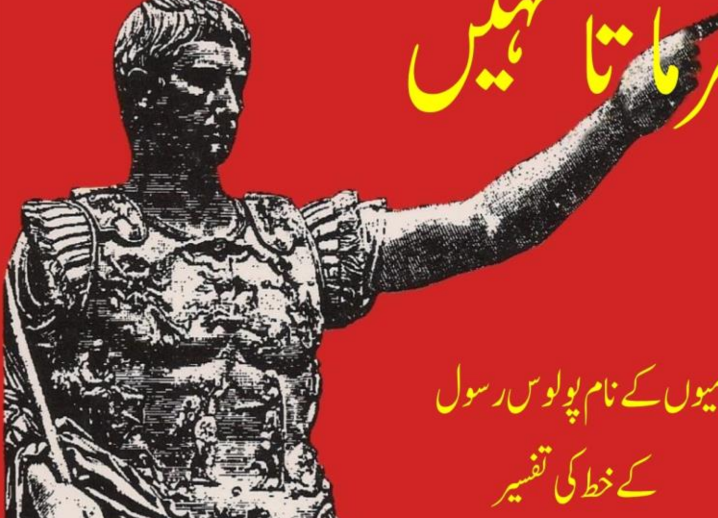

رومیوں کے نام پولوس رسول
کے خط کی تفسیر

ارل کِرپ

انجیل سے شرماتا نہیں

پولوس رسول کا خط رومیوں کی کلیسیاء کے نام

نئے عہد نامہ کی کتابوں کا تفسیری سلسلہ

والیم نمبر 9

مصنف:- ڈاکٹر ڈانئیل ارل کِرپ

مترجم:- پطرس مسیح

آتھورائزڈ سٹینڈرڈ ورژن

© آرل کرِپ، تمام حقوق محفوظ ہیں۔

©کاپی رائیٹ 1994, 1995, 1996, 1997, 2008ڈانئیل ارل کرپ
تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔اِس کتاب کے کسی بھی حصے کو کسی بھی مقصد کے لیے پبلشر کی تحریری اجازت کے بغیر نہ تو استعمال کیا جاسکتا ہے۔اور نہ ہی اس کو نقل کیا جاسکتا ہے۔سوائےاِس کتاب کے تنقیدی اقتباس یا مضمون کے حوالہ کے لیے۔

لائبریری آف کانگریس کیٹالوگنگ اینڈ پبلشنگ ڈیٹا۔

کرِپ،ڈانئیل اَرل

انجیل سے شرماتا نہیں

فرہنگ بھی شامل ہے۔

1۔بائبل۔این۔ٹی۔، او۔ٹی۔—کے جے وی؛ تفسیر

2۔ لائبریری آف کانگریس کیٹالوگ کارڈ نمبر:9793912

آئی ایس بی این:1890875007

فہرست

باب نمبر	صفحہ نمبر	باب نمبر	صفحہ نمبر	باب نمبر	صفحہ نمبر
دیباچہ	1	باب نمبر17	208	باب نمبر34	410
باب نمبر1	12	باب نمبر18	218	باب نمبر35	437
باب نمبر2	20	باب نمبر19	231	باب نمبر36	472
باب نمبر3	29	باب نمبر20	242	باب نمبر37	480
باب نمبر4	41	باب نمبر21	254	باب نمبر38	492
باب نمبر5	51	باب نمبر22	265	باب نمبر39	501
باب نمبر6	61	باب نمبر23	274	باب نمبر40	510
باب نمبر7	77	باب نمبر24	287	باب نمبر41	521
باب نمبر8	91	باب نمبر25	295	باب نمبر42	534
باب نمبر9	103	باب نمبر26	306	باب نمبر43	548
باب نمبر10	115	باب نمبر27	317	باب نمبر44	568
باب نمبر11	133	باب نمبر28	332	باب نمبر45	579
باب نمبر12	152	باب نمبر29	337	باب نمبر46	595
باب نمبر13	163	باب نمبر30	359	باب نمبر47	607
باب نمبر14	175	باب نمبر31	369	فرہنگ	620
باب نمبر15	186	باب نمبر32	379		
باب نمبر16	195	باب نمبر33	397		

دیباچہ

پولوس رسول کے رومیوں کے نام خط کی تفسیر کا مقصد کیا ہے؟اِن دِنوں جب ہر قسم کے بیان کی کتابیں کتاب خانوں کی الماریوں میں سچ مُچ بند ہو کر رہ گئی ہیں۔ کیا کچھ ایسا ہے جو مسیحت میں لکھنے کو رہ گیا ہے۔ کیا کوئی ایسا عجیب اور انوکھا ہے جو کہنے کے لیے رہ گیا ہے۔ جو کہ تمہاری توجہ اور دلچسپی کو قید کرنے کے قابل ہو؟

پہلے ہم رومی اور وضاحتی طریقہ کار کو جانچتے ہیں۔ یہ تاریخی راسخ العقیدہ مسیحی کلیسیاء (Historic Orthodox Christian Church) کی اعلیٰ درجے کی روایت ہے۔ زیادہ تر مذہبی اور مسیحی تحریریں عنواناتی طریقے کی ہیں۔ جو تفصیلی و تشریحی تعلیم سے اختلاف کرتی ہیں یہ بائبل کی دی ہوئی کتاب سے شروع کرتی ہیں اور عبارتی تسلسل کے بہاؤ کی پیروی کرتی ہیں۔ جو بھی عنوانات اُٹھتے ہیں اُن پر بات کرتی ہیں۔ اور قائم رہنے والے عنوانات کو چُنتی یا اُن کا انتخاب نہیں کرتی۔ واضح طور پر کچھ عنوانات دوسروں کی نسبت زیادہ غالب آجاتے ہیں۔ انہوں نے بائبل میں زیادہ جگہ گھیری ہوئی ہے۔ اور وہ بحث و مباحثہ کے لیے بھی زیادہ وقت لے جاتے ہیں۔ لیکن راز یہ ہے کہ ہمیں متن اور سیاق و سباق میں توازن رکھنا ہے۔ یہ قاری کو بائبل جو کہتی ہے اُس کو جامع اور وسیع فائدہ دیتا ہے۔ وہ نہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ بائبل کیا کہتی ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ اِس کا تحریر کے دوسرے پہلوؤں کے ساتھ کیسا تعلق ہے۔ جو سیاق و سباق کے بہاؤ میں شامل ہیں۔ کوئی بھی ہوشیار مصنف وہ مضمون بھی لے سکتا ہے جو متن سے باہر ہو اور بائبل کو اِس طرح منظم کرتا ہو کہ جو کچھ وہ کہنا چاہتا ہے بائبل وہی کہتی ہے۔ ایک پرانی کہانی بڑے ڈرامائی انداز سے اس کا مکمل طور پر احاطہ کرتی ہے جو بالکل اسی طرح ہے۔

ایک آدمی نے فیصلہ کیا کہ وہ چاہتا ہے اور اُسے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ بائبل اُس کے متعلق کیا کہتی ہے۔ اُس نے بائبل کو الماری سے لیا اور اُسے بے ترتیبی سے ایک جگہ سے کھولا اور پڑھا:

"یہوداہ گیا اور اپنے آپ کو پھانسی دی۔" آدمی نے اُس دِن بائبل کو بند کیا۔ اور سوچنے لگا کہ یہ کیا لکھا ہے۔ اگلے دِن اُس نے بائبل کو ایک جگہ سے کھولا اور پڑھا: **"جا تو بھی ایسا ہی کر"** اُس نے اُسے اُس دِن بند کیا۔ اور تھوڑا پریشان رہا کہ اُسے کیا کہا گیا ہے۔ اگلے دِن اُس نے بائبل کی ایک جگہ سے ایک اقتباس کو کھولا وہاں پر لکھا تھا۔ **"جو کچھ تو کرتا ہے۔ جلد کر لے۔"** آدمی نے اپنی بھلائی کے لیے بائبل کو بند کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ جو کچھ کہتی ہے ٹھیک نہیں کہتی، اور اِس طرح وہ اِس کے ساتھ چل نہ سکا۔

یہ بیان تھوڑا مضحکہ خیز ہے۔ لیکن یہاں پر ایک بڑا اہم نقطہ ہے۔ آپ اِس ساری کہانی کے متعلق جان گئے ہیں۔ اِس کہانی کو بائبل کا کوئی بھی لکھاری اختیار کر سکتا ہے۔ پیشتر اِس کے کہ وہ جانے کہ بائبل اصل میں کیا کہتی ہے۔ اکثر یہ مشاہدہ کیا گیا ہے۔ کہ سیاق وسباق کے بغیر متن کو پڑھنا حیلہ بہانہ لاتا ہے۔

پیشتر اِس سے کہ ہم مزید آگے بڑھیں میں آپ کے لیے یہ واضح کر دوں کہ تاریخی راسخ العقیدہ مسیحی کلیسیاء یا تاریخی راسخ العقیدہ مسیحیت کا کیا مطلب ہے؟ ہم یہاں پر مشرقی راسخ العقیدہ کلیسیاء ، روسی راسخ العقیدہ کلیسیاء، رومن کاتھولک راسخ العقیدہ، راسخ العقیدہ پریسبٹیرین کلیسیاء، گریک راسخ العقیدہ کلیسیاء یا اس طرح کی کسی اور جو "Orthodox" آرتھوڈوکس کا نام استعمال کر رہا ہو کی بات نہیں کر رہا۔ یہاں تک کہ کوئی ایک یا یہ سارے ہسٹورک کرسچین آرتھوڈوکس کا حصّہ ہو سکتے ہیں۔ لفظ '**orthodoxy**' کا مطلب ہے '**روایتی یا راسخ العقیدہ**'۔ ہمارے نتیجے کے مطابق، **دی ہسٹورک آرتھوڈکس کرسچین ویو** ایک ایسا خیال ہے جو کہ عام طور پر ہے۔ یا جس کا عام طور دعویٰ کیا جاتا ہے۔ تاریخی ریکارڈ کے مطابق ایک ایسی مغلوب کرنے والی صلاحیت ہے جس میں بائبل پر یقین رکھنے والے چرچ کے فادرز گھرے ہوئے ہیں۔ یہ ایک عام سا خیال ہے کہ یہی ہسٹورک یعنی تاریخی ہے۔ یہ رسمی ہے اس میں بائبل کے متن کو مخلصانہ کوششیں کرتے ہوئے زیادہ قریب سے دیکھا جاتا ہے۔ جن کوششوں کو آپ جانتے ہو، سیکھتے ہو اور مانتے ہو، اور بائبل کی سچائی کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ یہ فرقہ پرستی سے

مختلف ہوتی ہے۔ یہ کسی محدود نظم وضبط کی پیروی نہیں کرتی۔ یہ مسیحی خیال کے مرکزی دھارے سے دور لے جاتی ہے۔

آرتھوڈکس فادرز کے مطابق، مسیحی راہنما، اساتذہ اور رسول جو تفسیر پڑھاتے ہیں۔ وہ بائبل کی عبارت کے سیاق وسباق کے بہاؤ کی پیروی کی ہدایت کرتے ہیں۔ وہ اِس کے مطلب بیان کرتے اور وہ وہی کچھ استعمال کرتے ہیں۔ جو بائبل ہی بائبل کی تشریح کرتی ہے۔ وہ بائبل کے مکمل مشورہ کو بیان کرنے میں ناکام نہیں رہتے ہیں۔ وہ بائبل کے مشکل مضامین سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے، وہ غیر معروف تعلیم کے اندھیروں میں غرق نہیں ہوتے اور چرچ کے اندر یا باہر لوگوں کا سامنا کرنے سے نہیں گھبراتے۔ وہ یہ سب کچھ اِس ایمان سے کرتے کہ بائبل خُدا کا مؤثر اور غلطیوں سے مبرّا کلام ہے۔ وہ سادہ ایمان میں چلتے ہیں، وہ اپنے لیے بائبل کے بھیدوں کو کھولنے کے لیے روح القدس کی قوت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ یہ انسانیت پر بھروسے کے بالکل برعکس ہے۔ یہ مضمون میں مذہبی ہو سکتی ہیں، لیکن بعد میں صرف شبیہ رہ جاتی ہیں۔ اور قدرتی انسان کی سمجھ بوجھ ختم ہو جاتی ہے، وہ دہریا یا دیندار بن جاتا ہے۔

ہسٹورک آرتھوڈکس فادرز کی ایک اور ہدایت یہ تھی۔ کہ سچائی اُس کے اپنے لیے کچھ بہت ہی قیمتی کہہ رہی تھی۔ خُدا کے خادم کو معیار کی جانچ کے لیے اپنے ہم مرتبہ لوگوں سے شہرت اور قبولیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کہ اُس کی بلاہٹ کی بنیاد کامیاب جارہی ہے یا ناکام۔ یہ بڑا آسان تھا: وہ بائبل کی سچائی کے ساتھ کتنا وفادار تھا، اور وہ کتنے صاف طریقے سے اُس کی وضاحت کرتا ہے؟

جدید دور میں مذہبی راہنماؤں میں عوام الناس سے کھیلنے کا ایک رجحان ہے۔ راہنما اور مقررین کا شہرت اور اس کے پیروکاروں کی تعداد سے بہت زیادہ سروکار ہوتا ہے۔ یا کتابوں کا بِکنا اور ایسا مصنف جس کی کتابیں سب سے زیادہ بکتی ہیں اُس کا نام اُن کی فہرست میں کہاں ہے یہ اُس کی کامیابی کی دلیل کا رجحان بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کلیسیاء کی تاریخ میں ہر جگہ ایسے لوگوں کی بہت سی مثالیں ہیں۔ لیکن وہ آرتھوڈکس نہیں تھے، اور نہ ہی وہ آرتھوڈکس ہیں۔ یہ گمراہی ایک "جھوٹے مذہب" کے زُمرہ میں آتی ہے۔ وہ کیا کہلائے، اور ٹھیک ہی کہلائے، "مذہب کے سوداگر۔"

اِس تفسیر میں اُمید ہے کہ جو کوئی اس کی پیروی کرے گا ہم ہسٹورک آتھوڈکس مسیحیت کی راہنمائی کا مشاہدہ کرتے رہیں گے۔ ہم بائیل کے متن کے ساتھ جُڑے رہیں گے۔ میرا مقصد ہر اُس شخص کو بتانا ہے جو یہ جاننے میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ بائبل کیا کہتی ہے اور جو میں پڑھتا ہوں اُس کا مطلب کیا ہے۔ تاکہ اُس کو سمجھ سکے۔ پھر یہ آپ کے لیے ہو جائے گی، قاری، اپنا مصمّم ارادہ قائم کریں۔ مقدس پولوس کو بیرین چرچ نے بطور مثال سنبھالا ہوا ہے کیونکہ وہ گھر جاتے اور روزانہ یہ جانچنے کی لیے بائبل کی چھان پھٹک کرتے۔ کہ انہوں نے جو کچھ سیکھا ہے کیا وہ درست ہے یا نہیں۔ صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ میں آگاہ ہوں کہ جس کے ذریعے سے تمہیں یہ یقین ہو سکتا ہے۔ کہ تم نے بالکل ٹھیک سیکھا ہے۔

بائبل کے متن کی تفسیری تعلیم کے بارے میں ہم کہاں سے شروع کریں۔ ہم نے صرف مکمل بائبل اور مکمل پیروکاری اور مشورت کی بات کی۔ کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ پیدائش سے شروع کریں اور شروع سے اِس کی طرف آئیں؟

پرانے یا قدیم وقت کے لوگوں کا دعویٰ تھا کہ غالباً شروع کرنے کے چار نقاط ہوتے ہیں۔ جیسے کہ یہ۔ پیدائش، انجیلوں (مقدس متی، مقدس مرقس، مقدس لوقا یا مقدس یوحنا)، رسولوں کے اعمال، یا رومیوں، جو کہ نومولود مسیحیوں کی ہدایت کے لیے پہلا خط ہے۔ اُن میں سے بزرگ رومیوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ درحقیقت ہم یہاں سے شروع کرتے ہیں۔ یہی ہماری روانگی کا نقطہ ہے۔ یہ بائبل کی سب سے زیادہ بنیادی، اساسی اور تمہیدی کتاب ہے۔ یہ یسوع مسیح کی انجیلوں کے، ایمان کے بنیادوں کی تشریح کے معصومانہ انداز اور سب سے آسان اور ابتدائی پہلو ہیں۔ ہر ایک پھر اِس حالت میں ہو گا کہ تمام معلومات کو سامنے رکھتے ہوئے "عظیم نجات" کو سمجھ پائے۔ تاکہ وہ راستوں میں ہی نہ کھو جائے۔ یہ بہت اہم ہے——بہت زیادہ کہ یہ متحرک ہو جائے۔ تین اندھوں کی ایک کہانی بیان کی جاتی ہے جو ایک ہاتھی کے پاس جاتے ہیں۔ ایک نے اُسے دُم سے پکڑا اور کہا، " یہ جانور ایک رسی کی مانند ہے" دوسرے نے اُسے کان سے پکڑا اور کہا، " نہیں، تم غلط کہتے ہو، وہ ایک تمبو کی طرح ہے۔" تیسرے نے اُس ہاتھی کی ایک ٹانگ کو پکڑا تھا کہنے لگا، " تم غلط کہتے ہو وہ درخت کی مانند ہوتا ہے۔" اگر ہم شروعات کو درست

طریقے سے کرتے ہیں۔اور اگر ہم عبارت کے سیاق وسباق کی روانی اور دھارے سے جُڑے نہیں رہتے،تب بائبل مقدس جو معلومات ہمیں دیتی ہے ہم اُن کو سمجھنے سے گمراہ ہو سکتے ہیں اور دھوکہ کھا سکتے ہیں۔

ہم پھر مقدس پولوس رسول کے روم کی کلیسیاء کے نام خط کے ساتھ سے شروع کریں گے، ،زیادہ تر بائبلوں میں جس کی بڑی سادگی کے ساتھ رومیوں کے نام سے نشاندہی کی جاتی ہے۔ یہاں سے، ہم دریافت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یسوع مسیح —— اُس کی آمد،اُس کی زندگی،اُس کا کام،اُس کی موت،اُس کا آسمان پر اُٹھایا جانا،اور اُس کا موجودہ مرتبہ اور خدمت کے بارے میں کیا جانتے ہیں—— یہ انسانیت کے لیے واقع ہی ایک اچھی خبر ہے۔ہم جاننا چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ آج کیا ہونے والا ہے، ہمارے بارے میں اُس کے منصوبے کیا ہیں، کہ تاریکی میں اور مرتی ہوئی دُنیا میں انسانیت کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے۔

لیکن سب سے پہلے تھوڑی دیر کے لیے ہم یہ جاننا چاہتے ہیں۔کہ بائبل اصل میں ہے کیا، یہ کہاں سے آئی ہے،اور کیا ہم بائبل کو تسلسل کے ساتھ استعمال کرنے جا رہے ہیں۔اور کیوں۔

بائبل حقیقت میں کیا ہے اور ہم اپنے سچائی کے منبع کے لیے اس کی طرف کیوں جاتے ہیں؟ اچھا،ہمارا انگریزی کا لفظ "Bible" یہ یونانی زبان کے لفظ ***biblos*** سے آیا ہے(جو —— ***biblon*** —— سے نسبت رکھتا ہے۔اور لوقا کی انجیل میں پایا جاتا ہے۔) جس کا سادہ سا مطلب، "The Book." ''کتاب'' ہے۔ بہت سے لوگوں کے ہاتھوں لکھی ہوئی، بہت سی کتابیں ہیں۔جو مختلف مضامین کے متعلق ہیں۔کچھ تو بالکل حقیقی ہیں——باقی حقیقی نہیں ہیں۔کچھ بڑی مفید اور لازمی ہوتی ہیں۔کچھ گرَدوغبار کے لیے رہ جاتی ہیں۔کچھ ہمارے لیے اچھی ہوتی ہیں اور کچھ ہمارے لیے بُری ہوتی ہیں۔لیکن بائبل صرف "a book," نہیں بلکہ "The Book." ہے۔صرف یہی ایک کتاب ہے جواِس عنوان کو لے کر چلنے میں سچی ہے کیونکہ صرف یہی خُدا کی انگلیوں سے لکھی گئی ہے۔نہ صرف ہسٹورک آرتھوڈوکس کرسچینیٹی (تاریخی راسخ العقیدہ مسیحیت)،بلکہ —— ہر جگہ اور تمام صدیوں سے ——اچھے لوگوں نے —— اس کو سمجھا ہے جیسا کہ۔

"میرے لیے کتاب لاؤ" سر والٹر سکاٹ نے کہا، جب وہ بسترِ مرگ پر تھا۔

" کون سی کتاب "اُس کے نائب لوک ہارٹ نے پوچھا۔

"The Book!" سکاٹ نے جواب دیا، "صرف اور صرف یہی ایک کتاب ہے"

اکیلی بائبل ہی کائنات کے وجود میں آنے والی تاریخ کو سنبھالے ہوئے ہے۔ یہ زمین کی بناوٹ اور ترتیب بلکہ انسان کی اصل اور بنیاد اور اِس پر بسنے والی تمام زندگیوں کے متعلق ہمیں بتاتی ہے۔ خُدا اور انسان کے درمیان رشتے جو تھے، جو ہیں اور جو ہو سکتے ہیں اُن کی بنیاد ڈالی اور اُن کو قائم رکھا۔ یہ ہمیں خُدا کے راست قوانین اور انسان کو کس طرح زندگی گزارنی ہے کے متعلق بتاتی ہے۔ کون سے کام بالکل ٹھیک ہیں اور کون سے کام بالکل غلط اِس کے بارے میں یہ حدود اربع طے کرتی ہے۔ یہ اِس بات کی تشریح کرتی ہے کہ سچ کیا ہے۔ اور سچ اور جھوٹ کے درمیان فرق کو کیسے بیان کیا جاسکتا ہے۔ اور اِس میں ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ زندگی کا مقصد اور مطلب کیا ہے۔ ہم سیکھتے ہیں کہ کیسے بنی نوع انسان برائیوں میں جکڑا گیا اور اِس کے نتائج کیا نکلے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مستقبل کس کے ہاتھ میں ہے اور تلاش کرتے ہیں کہ خُدا کی بادشاہی کیسی، کب اور کہاں ہے۔ ہم پڑھتے ہیں کہ مستقبل میں ہمارے آگے آگے کون ہو گا۔ ہم دریافت کرتے ہیں کہ کیسے انسان موت کے نتائج سے بچ سکتا ہے اور ہمیشہ کی زندگی کو ڈھونڈ سکتا ہے۔ ہر چیز کے متعلق مکمل سچائی اور جامعیت کوئی اور کتاب نہیں بتا سکتی۔ بائبل دو اصلیتوں پر مشتمل ہے۔ نیا عہد اور پرانا **عہد**(Covenant)، یا نیا اور پرانا **عہد نامہ** (Testament). پرانا عہد نامہ ہمیں کائنات، انسان، جانور اور پودوں کی تخلیق کے بتاتا ہے۔ یہ انسان کے گرنے اور اُس کی سزا جس پر عمل ہوا کے متعلق بھی بتاتا ہے۔ یہ ہمیں انسان کی اُن دِنوں کی ناقابلِ یقین بداعمالی کے متعلق بتاتی ہے جب کوئی قانون نہیں تھا۔ اور اگر قانون ہوتا تو اُن پر اُس کو نافذ کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ قدیم دُنیا کو اُن کے خلاف عدالت کرتے ہوئے کائناتی سیلاب سے خُدا نے کیسے برباد کیا۔ یہ ہمیں اسرائیل کی بلاہٹ اور اُس کی تاریخ کے متعلق بتاتی ہے۔ اِس سب کا تعلق ابرہام اور اُس کی فطری نسل سے باندھے گئے فطری عہد سے متعلق ہے۔ لیکن اِس کے بعد، روایتی تاریخی مسیحیوں کا نقطہ نظر یہ ہے۔، خُدا نے ابرہام سے وعدہ کا عہد کیا (جو پیغمبرانہ شکل میں ایک نیا عہد تھا) پرانا عہد نامہ نبوتی یا الہامی طریقہ

پر ہے۔اور نیا عہد نامہ علامتی طور پر، مسیحانہ طریقہ پر ہے۔یہی ہے جو آگسٹین، آتھین ایسیاس اور دوسرے پراچین اس کا بطور نئے عہد نامہ کی "analogy" یعنی "تمثیلی" طریقہ سے حوالہ دیتے ہیں —— یہ نئے عہد نامہ کی نجات اور مقصد کا الہامی شکل میں ایک خاص شعوری منصوبہ ہے۔

نیا عہد نامہ تاریخی لحاظ سے یسوع مسیح کی ہمارے لیے عظیم نجات کی دستیابی اور مفہوم سے متعلق ہے۔دوسرے لفظوں میں یہ ہمیں یسوع مسیح سے، اُس کی آمد، اُس کا شخص (روح القدس) اور اُس کے کام سے مربوط خوشخبری یا سندیسہ دیتی ہے یہ نئے عہد نامہ کے ساتھ کام کرتی ہے۔کہ خُدا نے ہر جگہ تمام لوگوں کو بنایا ہے جو شرائط کے ملنے پر راضی تھے۔

بائبل "کتاب مقدس" یا "نئے اور پرانے عہد نامہ" اور انگریزی میں "The Scriptures." کے طور پر بھی جانی جاتی ہے۔اِس لفظ کا لغوی معنی ہے "The Script," جس کا ماحصل ہے " مقدس تحریریں" یہ وہ اصطلاح ہے جسے یسوع مسیح، شاگردوں اور ابتدائی کلیسیاء نے بائبل میں استعمال کیا ہے۔

ایک اور نام جو بائبل مقدس کے لیے بولا جاتا ہے۔وہ " خُدا کا کلام۔" یہ بہت زیادہ با معنی اور تمام القاب میں زیادہ با اثر ہے۔یہ زور دیتا ہے کہ اس کتاب میں حتمی تجزیہ کے طور پر خُدا اور صرف خُدا بولتا ہے۔اِس کی خاص ترتیب انسانیت سے کلام ہے۔
مسیحی روایت و سچائی یہ ہے کہ اُس نے خُدا کے مؤثر، بے خطا اور پاک کلام کو سنبھالا ہوا ہے۔
ان اصطلاحات کا مطلب کیا ہے؟
لفظ *inspired* یعنی **مؤثر** ایک مشترکہ اصطلاح ہے۔جو کنگ جیمز کے نئے عہد نامہ میں 2۔تھم 16:3 میں بطور *inspiration* **(روحانی تاثیر)** ظاہر ہوا ہے۔یہ لفظ *theopneustros* ہے۔یہ *Theos* سے آیا ہے۔جس کا مطلب ہے عظیم الوہیت (عبرانی **'خُدا'** کہتا ہے)؛ اور *pneo* جو کہ پہلا بنیادی لفظ ہے جس کا مطلب ہے ***to breathe*** **(سانس لینا)**۔یہ وہی سانس لینا ہے جس سے زندگی برقرار رہتی ہے۔اور اُس میں رمق نظر آتی ہے۔ڈاکٹر سٹرونگ اس لفظ کی اِس

طرح تشریح کرتے ہیں کہ یہ ' **الٰہی سانس**' یا '**خُدائی سانس**' ہے۔ دوسرے لفظوں میں اِس کا مطلب ہے کہ خُدا انسان کے اندر سانس ڈالتا ہے اور نکالتا ہے۔ وہ ہمارے اندر کلام لاتا اور اُس کو قائم رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ اُس کی اپنی آواز تھی —— اُس کے اپنے منہ کا سانس —— جو الفاظ کی صورت میں بولتا ہے۔

Infallibility کا متن کے مطابق مطلب ہے کہ بائبل میں ہر چیز ہر قسم کی تفصیل میں بے عیب ہے ۔ یہ جیسے بھی پیش کی گئی ہے۔

Inerrancy کا مطلب ہے کہ بائبل میں تاریخی، سائنسی، اخلاقی، روحانی یا اور بھی کسی قسم کی کوئی بھی غلطی نہیں ہے۔

یہ تصورات، جو کہ ماہرینِ علم معرفت کے نزدیک منطقی طور پر بہت تکلیف دہ اور دِق کرنے والے ہیں۔(جو عقلیت پسندی، فضیلت، معقولیت اور اعلیٰ اور ادنیٰ تنقید سے سچائی کو قائم کرتے ہیں اور جو دلائل سے اور مسیحی علمی ماہرین کے ذریعے سے اِس بات کا دفاع کرتے ہیں۔ اور اِس سے روایتی مسیحیوں کو کوئی مشکل نہیں۔ صریحاً جس خُدا پر ہم کو یقین ہے وہ اس کو قائم کرنے پر قادر ہے۔ اور ہم خُدا کا کلام لیں گے جو ہر وقت اور تمام اوقات میں عقلی دلائل سے بڑھ کر ہے۔

واضح طور پر، بائبل خود اِس کا دعویٰ کرتی ہے۔ پطرس رسول نے یہ 2۔ پطرس 1:20-21 **"اور پہلے یہ جان لو کہ کتابِ مقدّس کی کسی نبُوّت کی بات کی تاوِیل کسی کے ذاتی اِختیار پر موقُوف نہیں۔ کیُونکہ نبُوّت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے نہیں ہُوئی بلکہ آدمی رُوحُ القدُس کی تحریک کے سبب سے خُدا کی طرف سے بولتے تھے۔"** پولوس رسول 2۔ تھم 3:16 میں لکھتے ہیں۔ **" ہر ایک صحِیفہ جو خُدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائِدہ مند بھی ہے۔"** 1۔ پطرس 1:11 میں یوں مرقوم ہے۔ رسول نے کہا ہے کہ قدیم وقت کے انبیاء اوقات کے طریقہ کار پر حیران تھے **"اُنہوں نے اِس بات کی تحقیق کی کہ مسیح کا رُوح جو اُن میں تھا اور پیشتر سے مسیح کے دُکھوں کی اور اُن کے بعد کے جلال کی گواہی دیتا تھا وہ کَون سے اور کَیسے وقت کی طرف اِشارہ کرتا تھا۔"**، جب وہ یسوع مسیح کی ایذاؤں اور عظمت و عزت کی بات کرتے ہیں۔ جس کی پیروی کرنی

چاہیے۔ بائبل کے آخری باب میں یسوع مسیح فرماتے ہیں۔ کہ کوئی آدمی اِس کتاب کے مکاشفاتی کلام میں نہ تو کچھ بڑھا سکتا ہے اور نہ کچھ گھٹا سکتا ہے۔

جو الفاظ متعارف کرائے گئے اُن کے اختلافات کی طرف میں نہیں جاؤں گا۔ میکانکی یا حرکی، تصوراتی یا خیالاتی، زبانی، جزوی الہام یا تاثیر یا اسی طرح کی اور۔ تاہم، میں کہتا ہوں۔ کہ روایتی تاریخی مسیحی **'مکمل'** یا **'پورے'** الہام پر یقین رکھتے ہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ مکمل بائبل متاثر کن ہے۔ اور پوری کتاب مقدس یکساں متاثر کرتی ہے۔ یہی وہ مرتبہ ہے جس کو اِس کتاب میں لیا گیا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے میں دوسری جنگ عظیم دوئم کے بارے میں ایک دستاویزی فلم دیکھ رہا تھا۔ ایک منظر میں صدر فرینکلن روزویلٹ اور وزیرِ اعظم جنگ کے دوران دنیا کے گھمبیر مسائل پر غور و فکر کے لیے ایک تباہ شُدہ تختے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ صدر روزویلٹ نے خُداوند یسوع مسیح کے نام میں ایک سچی اور بامعنی دُعا کی پیشکش کی، دونوں راہنماؤں نے جنگجو آدمیوں کے ساتھ مل کر "آگے بڑھتے ہوئے مسیحی فوجیوں" کے لیے مؤدبانہ طریقے اور دلسوزی کے ساتھ گیت گایا۔ میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ زمین پر رہنے والی تمام اقوام حقیقت میں مسیحی ہوں یا چرچ کی کوشش ہے کہ اُس کا غلبہ تمام حکومتوں پر ہو جائے۔ لیکن یہ کیا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہمارے معاشرے کے انسانوں کا تعلق خُدا کے ساتھ اور بائبل کے ساتھ جو کہ خُدا کا کلام ہے اور زیادہ عزت والا ہے۔ جدید دور میں ایک خوف ہے کہ آزادی کی تحریکوں نے ایک بڑا مکارانہ خفیہ ایجنڈا اپنایا ہے کہ انہوں نے وہ چیزیں بھی قابل قبول بنا دیں جو نامعقول اور نازیبا لگتی ہیں۔ شائستگی، عزت، نیکی اور بائبل اور بائبل کے خُدا پر بھروسہ بھی معیوب، مضطرب اور قابل شرم بنا دیا بہت سے واقعات میں یہ کامیابی سے ظاہر بھی ہوئیں۔ مسیحی راہنماؤں کی موزوں، ہر دلعزیز اور مقبول بھاگ دوڑ، اُن کے انوکھے پن اور اُن کے پیغامات کی مات ہوئی۔ وہ اپنے بھروسے اور پیش کردہ معذرت خواہانہ دلائل سے جن میں سے کچھ پر وہ ڈٹے ہوئے تھے کی بنیادی سچائیوں سے زیادہ تر پیچھے ہٹ گئے۔ کیونکہ وہ بے ایمان اور بے دین لوگوں کی گالی گلوچ ڈر گئے۔ اُن کے لیے ایسا ماحول بنا دیا گیا جس میں بہت سے لوگ نے سوچا کہ اگر وہ بائبل کی تعلیم و منادی کے لیے باہر نکلے تو اُن کے ساتھ بھی اس طرح ہو گا۔ کیونکہ وہ تاریخی اصولی وہم بھرے دہریوں کی طرح جارحانہ مزاج نہ بنے۔ ہمیں علمِ کلام کے فاضلوں اور

صاحبِ عقل کی گستاخی کے بارے میں بڑے آرام ودھیان سے قدم اُٹھانا چاہیے۔ ہمیں اپنے بچوں کے تعلیمی ذہنی تصورات اور تباہی کو دیکھ کر اِس طرح کا اچھا سلوک کرنا چاہیے کہ جیسے کہ اُن کا ایمان، اخلاقیات اور قدریں، اور معاشرتی مصیبتیں جس میں ذہنی اور نفسیاتی مصیبتیں شامل ہیں۔ اِس تعصب، طرف داری، نامعقولیت اور اخلاقی لڑاکوں اور روحانی غُنڈوں کے خلاف ہیں۔ میں اِس حالت کو ختم کرنے کے لیے کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔ اِس کتاب میں میں سکھاؤں گا۔ کہ بائبل کیا کہتی ہے، اور بس یہی کہ بائبل کیا کہتی ہے۔ میں مقدس خُدا اور مقدس کلام کو پیش کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ یہ پانچ ہزار سال کے دوران اِس زمین پر قبیلوں، قوموں اور آدمیوں کی تہذیبوں کے لیے راہنما روشنی ہے۔ مشکلات، پریشانی اور ڈوبتی دُنیا سے چھٹکارے کی اُمید صرف خُدا کا کلام پیش کرتا ہے۔

پوری تاریخ، بادشاہوں، فوجوں اور جھوٹے مذہبی راہنماؤں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ بائبل کو جلا کر یا اِس کے پیروں کاروں کو ختم کر کے بائبل کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ آج کل ہمارے سکولوں اور یونیورسٹیوں کے کمرہ جماعت اور قانون ساز اداروں؛ عدالتی کمروں، ہمارے رہائشی کمروں میں ٹیلی وژن کے سامنے اور اِن سب سے زیادہ خطرناک ہمارے چرچ اور سیمنریوں کے اسٹیج اِس یورش اور حملے کی زَد میں آ گئے ہیں۔ یہ سب سے غلیظ اور وقف، تمام اثر پذیر، خطرناک اور عالمی سطح پر پھیلے ہوئے حملوں میں سب سے بڑھ کر ہے جو کہ آج تک ہوئے ہیں۔ لیکن یسوع مسیح نے کہا، **" آسمان اور زمین ٹل جائیں گے۔ لیکن میری باتیں ہر گز نہ ٹلیں گی۔ "** جب آخری فوج روانہ ہو گی۔ اور جب پارلیمان بیٹھ جائے گی۔ اور جب آخری عدالت کی نشست شروع ہو جائے گی۔ اور جب طاقت کا آخری عہدہ بھی گرا دیا جائے گا۔ خُدا کی یہ دُنیا برتر، افضل اور برقرار رہے گی۔ اِس تفسیر میں بائبل کے معائنہ اور تعریف کی میری یہ عاجزانہ اور دعائیہ کوشش ہو گی۔ بائبل کے پیغام کو تباہ و برباد کرنے، یا اِس کے مکاشفات سے بچنے کی انسانی تاریخ کی تمام خطاؤں اور بدبختیوں کی گستاخانہ، جاہلانہ اور نااُمید کوششوں ہوتی رہیں۔ یہ عظیم کتاب لاتبدیل، لازوال اور ناقابلِ تعرض خُدا کا کلام ہے۔ یہ ایک تلوار ہے کہ چھید دیتی ہے۔ (افسیوں 17:6)، ایک آگ جو جلا دیتی ہے۔ (ایوب 19:41؛ یرمیاہ 29:23,14:5)، اور ایک ایسا ہتھوڑا

ہے جو چٹانوں کو پاش پاش کر دیتا ہے (یرمیاہ 29:23)۔ دشمن کانپتے ہیں اور دوستوں کے دِل بڑے ہوتے ہیں۔ خُدا کا شُکر ہے جو ہمیں ہمیشہ یسوع مسیح کی فتح کے لیے استعمال کرتا ہے! سچائی بڑھتی جائے گی!

آرل کرپ

کولمبیا، کیلیفورنیا

11۔اپریل،1997

باب نمبر1

رومی سلطنت کی ساخت

رومی راہنمار وایتی اور تاریخی لحاظ سے نہ تو بادشاہ تھااور نہ ہی ڈکٹیٹر تھا۔ وہ **"پہلا شہری شہزادہ"** تھا۔ جو مجلسِ فضلا (سینیٹ) کا" اعلیٰ ممبر" تھا۔ پہلے **" آگستس"** کے دِنوں میں **مملکت کے معاملات**، بہت مضبوط تھے۔ یہ قدیم قبائلی روایت، تجربات، غلطیاں اور مشاہدات تھے جو روم کو بنانے میں لگے رہے اور انہوں نے آخر کار بنایا، سے ماخوذ تھا۔ کچھ راہنماؤں نے "آگستس" کے خطاب کو برقرار رکھا۔ جبکہ دوسرے مجسٹریٹ یا سپاہ سالار (شہنشاہ) کے نام سے جانے جاتے تھے۔ شہنشاہ کو فوج پر پورا اختیار ہوتا تھا۔ اور وہ واقع ہی ایسا تھا۔ کہ جس میں روم کی ساری طاقت موجود تھی۔ یہ مکمل ادراک ہونے پر جولیس سیزر نے اِس شہنشاہ (سپہ سالار) کے عارضی خطاب کو مستقل کر دیا۔ اِس طرح وہ تمام میں شہنشاہ کے طور پر جانا جانے لگا، جنہیں سینیٹ کے تحت کوئی بھی مُطلق العنان یا شاہی اختیار حاصل نہیں تھا، اور اُسے (شہنشاہ) **مملکت** کی فوج پر نا قابل تبدیل اختیار حاصل تھا۔ **سیزر** ایک شاہی خاندانی نام ہے۔ **آگستس** شان و شوکت کا ایک مقدس نام ہے، یا ایسا خطاب جو اُسے خُدا بناتا تھا۔ لیکن رومیوں نے مضبوطی کے ساتھ شہنشاہ کو جو سیاسی اور قانونی بادشاہ تھا یہ خطاب دینے سے انکار کر دیا۔ جب تک کیلی گولا نے قبول نہ کر لیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ چارو ناچار اس نظام کی تحت تابعداری بڑھی۔ شاید ڈھونڈا، " آقا" کا خطاب ایسا خطاب جس پر ناراض آگستس نے انکار کر دیا۔ اور جس کے بارے میں نیرو نے بھی انکار کر دیا۔ سینیٹ کے انتخابات کے باوجود، شہنشاہ کا دفتر موروثی اور اختیار سے بڑھ گیا۔ ہر نیا شہنشاہ اُن کی وفاداری حاصل کرنے کے لیے اُن کی مُٹھی بھی گرم کرتا تھا۔ (جو اُنہیں اپنے پیشرو کو موت دے کر ملتی تھی)۔ رشوت جو اُنہیں سینیٹ کی طرف سے یقینی حمایت دلانے کے لیے ضروری تھی۔ زیادہ تر صوبوں میں فوج اپنی سخت محنت کی کمائی کے بارے میں بہت خبردار تھی۔

رومن شہنشاہ جانتا تھا کہ کس میں شاہی اختیار کی طاقت ملتی ہے۔ اُس وقت تک، چاہے دیہاتی کے ساتھ یا شرفا کے ساتھ، ایسا کرتے جس سے وہ خوش ہوتے۔ جب تک کہ بے قابو ہجوم شہنشاہ کے

سامنے کھڑا نہ ہو جاتا جبکہ فوج شہنشاہ کی حمایت میں ہوتی۔ چاہے فوج چاہے بے قابو ہجوم جو بھی ناخوش ہوتا اِس سے انتہائی طاقتور رومی شہنشاہوں کی بھی تنزلی ہو جاتی۔ رومی فوج تشدد، جھوٹی شکاتیں اور بے انتہا لالچ میں بہت مشہور تھی۔ جس کا مطلب یہ ہو سکتا تھا یا ہوتا تھا کہ معاشرے کے مشہور لوگوں کی موت ہو جاتی تھی۔ اسی یقینی فہم میں فوج اعلیٰ حکمران تھی۔ یہی حقیقیت میں سچا طاقتور شہنشاہ تھا۔ پرٹینیکس نے 193 اے۔ ڈی نے فوج پر کنٹرول حاصل کرنے اور اُس کی ناانصافی کے خلاف اپنی ناکام کوشش کی۔

لیکن روم کا بے قابو ہجوم بھی بہت طاقتور تھا۔ اسی گروہ سے ہی "بے قابو ہجوم حکمران" کی اصطلاح کی معرضِ وجود میں آئی۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ فوج اُنہیں دبا سکتی ہے اور غائب کر سکتی ہے، لیکن انہوں نے یہ کیا نہیں، نہ ہی شہنشاہ چاہتے تھے کہ ایسا ہو۔ رومی حکومت کے نظریے کے مطابق بے قابو ہجوم ایک حقیقت ہے۔ لوگوں کو سُننا چاہیے۔ اور اس فلاسفی کی وجہ سے وہ سُنتے تھے۔ اگر وہ کسی شہنشاہ کے خلاف ہو جاتے تو اُن کے دِن گنے جا چکے ہوتے۔ یہ حکومتی حکمتِ عملی تھی کہ گورنر پنطُس پلاطُس کو خوش کیا جائے تاکہ وہ یروشیلم کے لوگوں کی خواہش کے سامنے جُھک سکے۔ اور یسوع مسیح کی موت لائی جا سکے۔

رومی سلطنت کی جغرافیائی وسعت

اُنکی واہ واہ کے دِن، رومی سلطنت مغرب میں ایٹلانٹک سے لے کر مشرق میں دریائے فرات تک، اور افریقی صحرا سے لے کر دریائے نیل کی پانی کی وسیع چادر تک اور مغرب کے صحرائے عرب سے لے کر برطانوی خلیج، رائن، ڈینوب تک اور شمال میں بحیرہ اسود تک۔ بعد میں کلاڈیئس سیزر نے برطانیہ اور ٹریجن کا سلطنت میں اضافہ کیا۔ رومی سلطنت کے دور میں جرمنی اور پارتھیا ہی صرف حقیقی آزاد ریاستیں تھیں۔ اِس لیے یہ کہنا کہ روم نے پوری مہذب دُنیا پر حکومت کی تھی سچ نہیں ہے۔

سلطنتِ رومہ کی پولیس فورس

گبن اور دوسروں کا یہ اندازہ ہے کہ کلاڈئیس کے دور میں سلطنت کی آبادی 12 کروڑ (120 میلین) تھی۔ سلطنت نے دُنیا پر راج کرنے کے لیے 25 لشکر اور 10,000 پریٹورین گارڈ رکھے ہوئے تھے۔ گارڈ کے دارالحکومت میں یونٹس تھے۔ جن کے **(کے جی بی)** کی طرح کے مخبروں کا

جال تھا۔اوراِس جال میں 170,000لوگ شامل تھے۔اِس کے ساتھ ساتھ اس کے اور بھی بہت زیادہ معاون ومدد گار تھے۔رومی سلطنت کو کنڑول کرنے کے لیے کلاڈئیس کے دور کل ملا کر یہ کوئی تقریباً 350,000لوگ تھے۔

رومی سلطنت کی مقبوضہ علاقوں پر حکومت کی حکمتِ عملی

گزرے ہوئے حملہ آوروں کے برعکس رومیوں کو مقبوضہ علاقوں کے تہذیب وتمدن کے بارے میں کوئی خاص کوششیں نہیں کرناپڑیں۔صرف روم شہر اور گرد ونواح کے اندر ہی رومی رسم و رواج تھے۔یہ رومی حکمتِ عملی ہی تھی کہ قومی اصلیت کو ایسے ہی رکھاجائے جیسے وہ ماضی میں تھیں۔ایک مقامی سیاست دان ہیر وڈ کو بطور حکمران چُنا۔اُن کو یہ اختیار حاصل تھا۔کہ اپنی ثقافتی پہچان کو برقرار رکھیں۔اوراپنی روایات کو ویسے ہی شاندار طریقہ سے رکھیں جیسے وہ تھیں۔اِس وجہ سے رومی آسانی سے کنڑول حاصل کر لیتے تھے۔بلکہ وہ اس سے بھی بہت آگے نکل جاتے۔رومی صرف واحد اُن ہی صوبوں اور شہروں میں دلچسپی لیتے تھے جہاں سے ٹیکس آتا۔رومی باقی دُنیا سے دولت اکٹھی کرنا چاہتے تھے اور کوئی دلچسپی نہیں تھی۔وہ صرف رومی اپنے گھر یعنی اپنے ہی علاقوں میں رومی روایات کو قائم رکھتے تھے۔

رومی سلطنت کی صوبائی حکومت

اِس لیے صوبوں کے شہروں پر حکمرانی کا طریقہ بڑا مختلف تھا۔روم کی کوئی بین الاقوامی سیاست نہیں تھی۔جیسے کہ مستقبل قریب میں بابلی اور یونانی یااشتراکی کرتے تھے۔مفت شہر، جیسے کہ اِنٹیوچ، ایتھنز،افسس، تھسلنیکاپراُن کے اپنے لوگ ہی حکومت کرتے تھے۔اوراُن کے پاس رومی افواج کی گیریزن نہیں ہوتی تھی۔تھسلنیکامیں " شہر کے حکمرانوں" (politarchs)اور لوگ (demos)- اور افسس میں" ٹاؤن کلرک" (grammateus) اور"اسمبلی" جس کی حکمرانی میں کچھ آواز تھی،اگرچہ وہ اتنی واضح نہیں تھی۔اور فلپی میں "بستیاں" تھیں۔اور یہ رومی شہریوں کی تھیں جس میں صرف وہی رہتے تھے۔اور وہ حکومت میں دخل اندازی نہیں کرتے تھے۔اور اپنی تہذیب کے بالکل مطابق ایک طرح کا" چھوٹا روم" تھا۔دوسرے شہروں، جیسے کہ کرنتھ،

ٹروس اور پسیڈین اینٹوچ، کی حکمرانی تھوڑی مختلف تھی۔ مجسٹریٹ کا خطاب ' پریٹرز ' تھا۔ اور وہ اُن کی صلاحیت کے مطابق روم سے جاری ہوتا تھا، اگرچہ اس سلسلے میں حُب الوطنی اتنی ضروری نہیں ہوتی تھی۔ اور یہ ''لِکٹرز'' (سارجنٹس) کی زیرِ نگرانی ہوتا تھا۔ جو روم کے وفادار ہوتے تھے۔ اُن کا رومی ہونا ضروری نہیں ہوتا تھا۔

رومی سلطنت میں محصول اور صوبے

رومی شہری اور روم میں رہنے والے لوگ معمول کے مطابق اچھے طریقے سے اپنا محصول ادا نہیں کرتے تھے۔ روم اپنا محصول براہِ راست صوبوں سے اکٹھا کرتے تھے۔ ہر شہری سے ٹیکس اکٹھا کرنا سب سے اہم کام تھا زمینی پیداوار پر سات فیصد تک ٹیکس اکٹھا کیا جاتا جو کہ کافی بہتر ہوتا تھا۔ پیداوار عام طور بیچ دی جاتی اور محصول چیزوں کی بجائے رقم کی صورت میں اکٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ تم دیکھ سکتے ہو، براہ راست ٹیکس بہت بھاری نہیں ہوتے تھے۔ لیکن جہاں پر براہ راست ٹیکس ہوتے تھے وہاں پر وہ جبری لیے جاتے تھے۔ ہزاروں کا ہل شہریوں کی عوامی بخششیں ہمیشہ لالچی فوج کے لیے بہت بڑی مدد ہوتی تھی۔ اگر اُن کے لالچ کو پورا نہیں کیا جاتا تھا تو بڑے وحشی بن جاتے تھے۔ یہ مقامی رشوت خوری روم کے محصولات کو اکٹھا کرنے میں بہت سنجیدہ بگاڑ پیدا کر دیتی تھی۔ (ہر کاروائی جو کی جاتی اُس میں پہلا درجہ خود کو دیا جاتا پھر دوسرا درجہ روم کو دیا جاتا)۔ نتیجہ کے طور پر آگستس نے تمام لوگوں اور جائیدادوں کی تشخیصِ مالیت کو جاننا ضروری سمجھا تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ کیا ہو رہا ہے۔ (لوقا 2:1)۔

سلطنتِ رومہ کے احکامات اور صنعت و حرفت

امن کی بہت بڑی فوج رومی حکمرانوں کی بنیادی عقل کے نتیجے میں دُنیا میں غیر معمولی امن اور خوشحالی لائی۔ پوری دُنیا میں امن تھا۔ فوج نے ایسی ایسی سڑکیں تعمیر کیں جو دُنیا نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ سمندری ڈکیتی بالکل ختم ہو گئی۔ بین الاقوامی تجارت کا طریقہ کار مضبوط ہوا۔ لاطینی اور یونانی جیسی عالمگیر زبانوں کی وجہ سے دُنیا کی مختلف قوموں کے درمیان لکھے ہوئے اور بولے ہوئے رابطے ممکن ہو سکے۔

سلطنتِ رومہ کے تحت سب کچھ لطیف اور آسان نہیں تھا

وہاں پر امن، اتحاد اور خوشحالی ظاہری تھی۔ یہ جتنی گزر رہی تھی اُتنی سچ تھی۔ لیکن اِس کے پیچھے مشکلات اچھوتی تھیں۔ اخلاقی تباہی اور بد یانتی تھی۔ بیماروں کے لیے کوئی ہسپتال اور غریبوں کے لیے چارہ جوئی نہیں تھی۔ بہت سے لوگوں کی غمزدہ حالت کو سنبھالا دینے کے لیے کوئی گاڑی نہیں تھی۔ نچلے طبقہ کے لیے کوئی تعلیم نہیں تھی۔ غلامی کے متعلق سزا؛ اور بھلائی کے لیے نیت، اور خدمتِ خلق کا کوئی وجود نہیں تھا۔ پھر جیسا کہ فلاسفر اب تمام مذاہب کا لحاظ کرتے ہیں چاہے وہ عقلی اور خیالی بنیاد پر جھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اپنے تئیں ہر انسان کو بطور خُدا ہی دیکھتے، اور گورنمنٹ انسانی اختیارِ خود انتظامی کے متضاد تھی لیکن بد عملی کی ممانعت کے لیے مفید تھی۔ معاملات میں یہ حکومت اچھی نہیں تھی۔ لیکن انجیل کے پھیلاؤ کے لیے زمین بڑی زرخیز تھی!

اصلی روم

خاص طور پر پولوس رسول کا تقرر رومی سلطنت کے لیے نہیں تھا بلکہ رومیوں کے لیے، روم شہر اور اصلی روم کے لیے تھا۔ یہ اِس شہر سے تھا جو روح القدس نے رومیوں کے نام خط کے لیے تاریخی اور جغرافیائی ترتیب سے دریافت کیا۔ یہ سب گزرنے سے پہلے ہمیں شاید روم شہر کے لیے تھوڑا سوچنا چاہیے۔

اشتراک اور اختلاف

کچھ چیزیں جو تاریخ کے تمام انسان اور تمام تہذیبوں میں مشترک ہیں۔ لیکن کچھ یقینی شناختی نشان بھی ہیں جو ایک حصے کو دوسرے حصے سے الگ کرتے ہیں۔ قدیم رومی تاریخ کے عیب بانٹتے تھے۔ وہ شہوت پرست، غضبناک، مخصوص، جابر تھے جب بھی اُن کو موقع ملا۔ اور اُن کے ساتھ ظلم ہوتا جو کم خوش قسمت تھے۔ تاہم کچھ انوکھے خدوخال ہیں جو روم کو الگ کرتے ہیں۔ روم شہر اور ریاست دونوں کے لیے یہ سچ تھا۔ یونانیوں کے ساتھ مشابہت نہیں تھی۔ رومی قانون اور انصاف میں دلچسپی لیتے تھے۔ جبکہ یونانی فلسفہ و حکمت میں دلچسپی لیتے تھے۔ اِن دونوں کے مقاصد لازمی نہیں تھا کہ ایک جیسے ہوں۔ بعض اوقات یہ آپس میں تنہائی پسند ہوتے تھے۔ سقراط کی تصوراتی فلاسفی اُسے قانون کے خلاف اور اینٹی نومینزم (antinomianism) (خُدا کے فضل اور ایمان کی وجہ سے قانون سے دور ہو جانا) کی طرف لے گئی اور آخرکار اِس کا نتیجہ اُس کی مرضی کے مطابق نکلا۔

اور پھر رومیوں پر خوشی چھا گئی۔ یہ ایک اتفاقی خوشی نہیں تھی بلکہ یہ زندہ رہو اور رہنے دو کا انداز ہے۔ یہ ایک مہیب خوشی تھی۔ اسے بڑے مشفق رویے، بیزاری، فراریت اور معاشرتی حیثیت سے کرنا پڑا۔ یہ ایک امیرانہ معاشرہ تھا۔ وہ انسان جو قوت کے تحت ہیں اُن کے ساتھ گھٹیا سلوک فرض کیا گیا یہاں تک کہ ایک طرح کی معاشرتی برابری دکھانے کے لیے اُن کے ساتھ بُرا سلوک کیا گیا۔

——یہاں تک کہ ایک طرح کی معاشرتی برابری دکھانے کے لیے اُن کے ساتھ بُرا سلوک کیا گیا۔

جذبات اجازت نہیں دیتے کہ نظام میں کوئی راستہ بنایا جائے۔ اِن چیزوں اور بہت ساری دوسری چیزوں کی وجہ سے رومی خوشی ہمارے تصورات سے پرے سادیت اور حیوانیت میں تبدیل ہو گئی۔ رومی اپنے خون خرابے کی نمائش اور اپنے بیضوی سٹیڈیم کی وجہ سے مشہور تھے۔ یہ تھوڑا سا مسیحیوں کے خاتمہ کے لیے شہنشاہوں کی کوششوں کی وجہ سے تھا۔ لیکن زیادہ تر اُکتاہٹ کی وجہ سے تھا۔ رومی نااہل تھے یہاں تک کہ سادہ خوشی کے لیے لطف اندوز ہونے اور تفریح کے لیے غیر اخلاقی اور حد سے زیادہ حرکتیں کر جاتے تھے۔ جب یہ ہو جاتا تو لوگ خوفزدہ ہو جاتے۔ بہت سی تہذیبوں کے آثار یاتی اور سائنسی نشانات بہت واضح تھے۔ اس طرح نالائق اور تنگ کرنے والے لوگوں کے لیے بے راہ روی، تشدد اور نفرت انگیز عمل خوش کرنے کے لیے مطلوب تھے۔ جو لوگ روم کی تاریخ لکھتے ہیں (جیسے فلپ سکاف اور دوسرے) اکثر کہتے ہیں۔ شروع کے شہید مسیحی (فوکس اور دوسرے) جو رومی اکھاڑے میں تماشا بنائے گئے جو بیخودی کی طرح ترچھا (سٹیڈیم) بنایا گیا تھا۔ تماشائیوں میں اس نے مزید غضبناکی اور مزید اچھنبے کو جنم دے دیا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک کنواری مسیحی لڑکی شیر کے آگے پھینکی گئی یا ایک شمشیر باز یا کسی اور ظلم کے مرتکب ہونے والے نے دُکھ دیا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک تلوار باز نے دوسرے کو مار دیا۔ اپنی تلوار سے اُس کے ٹکڑے کر دیئے، اور مغلوب کے خون کا فوارہ پھوٹ نکلا۔ یا یہ تو ایسے لگتا ہے کہ جیسے کسی جانور نے کسی انسان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے یہ ایک یقینی طور پر جنسی مفہوم کی طرح کی پُرجوش حالت تھی۔ سٹیڈیم میں جو چیزیں واقع ہوئیں جبکہ یہ سرگرمیاں وحشتناک اور ناقابل بیان حد تک جاری رہیں۔ عورتوں اور بچوں نے اپنے کپڑوں کو مختلف زاویوں میں تار تار کر دیا۔ بے شرمی اور ازدواجی محبت اور لونڈے بازی کا عمل اور گمراہی کا دوسری قسمیں یہ سب کچھ خلافِ دستور نہ سمجھتے ہوئے اِس پر عمل پیرا تھے۔

فطری اخلاقی ضابطے کی حقیقت

اُس وقت یہ عجیب بات تھی، کہ رومی راہنما ر حکمران سوچتے تھے کہ وہ قانون اور انصاف اور حفاظت کے اصلی راہنما ہیں۔ تاریخی تناظر میں حقیقی اجنبی کون ہے۔ رومی انصاف سے اعلیٰ کوئی چیز بھی نہیں تھی یا اُن دِنوں کے علاوہ جب اسرائیلی قوم خُدا کی ہدایات کی پوری پوری تعمیل کرتی تھی۔ جو کہ بہت لمبے عرصہ تک نہ ہوا۔ حقیقت کیا ہے۔ یہ چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ میل کھاتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ لیکن اگر ایک تجزیاتی طور پر دیکھتا ہے۔ وہ اپنے معاشرے میں وہی تمام غلط کام دیکھتا ہے۔ حکومت، تعلیم، تفریح اور کاروبار میں وہ لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ وہ خُدا، سچائی، پرانے قاعدوں، چرچ سے متعلقہ لوگ اور کلیسیاء کی اعلیٰ ترین شکل کی وہ عزت کرتے ہیں۔ اور اِس کے ساتھ ظلم، بدذاتی، گستاخی اور گھٹیا پن کا مقابلہ کرنے میں مصروف رہے۔ اور اُن قوانین کو وضع کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ کہ وہ انسانی حقوق کے تحت ان باتوں سے محفوظ رہ سکیں۔ ایسا کرنے سے وہ بائبل کی راستبازی کو تباہ کرنے کے مرتکب ہوئے۔ یہ فطری انسان میں الجھانے والے اختلافات میں سے ایک ہے۔

یروشیلم ایک آزاد شہر نہیں ہے۔ یہ یہوداہ کے ساتھ روم کی حکمرانی کے بھی ماتحت تھا۔ اگرچہ مقامی مجسٹریٹ ہیروڈین تھا۔ اگر کوئی بائبل کے ریکارڈ کو دھیان سے پڑھے۔ وہ اِس قسم کے نقلی پن اور فالتو پن کو تلاش کرتے ہیں۔ جس سے ظاہری محبت کو ظاہر کر سکیں۔ پیلاطُس ایسا آدمی تھا، جو کہ یسوع مسیح کی مشکل گھڑیوں میں مذہبی دُنیا کے برعکس وہ دوستوں کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ پھر بھی یہ پیلاطُس ہی تھا جس نے اُس کے بے رحم صلیبی موت کے احکامات لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جاری کیے۔ اگرپا بادشاہ نے پولوس کے سچائی کے الفاظ کو بڑے غور سے اور کانپتے ہوئے سُنا۔ پھر بھی سچائی یا ایمان کی دلچسپی کے عمل میں اپنے آپ کو لاکر حتمی تجزیے کے طور پر کچھ نہ کر سکا۔

کلیسیاء منافقانہ معاشرے میں بڑھتی ہے۔

روم میں کلیسیاء اپنے برخلاف، پُرتشدد، گستاخانہ، زوال پذیر، منافقانہ اور ظالم معاشرے میں بھی بچوں کو جنم دے رہی تھی۔ اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ رومن خط کے مواد کی وجہ کا ایک حصّہ تھا۔ لیکن بائبل کا کردار اور مواد ابتدائی ادراک کے مطابق ثقافت سے منسوب نہیں ہو سکا۔ سچائی عالمگیر

ہے،اس کااطلاق ہر کسی پر یکساں ہوتا ہے، یہ دوسری کلیسیاؤں اور شہروں کے لیے بھی لکھی گئی۔ بائبل کے لکھنے کی بنیاد کہیں تو پڑی،اس کی کوئی تو شروعات تھی۔تاریخ میں کوئی جگہ یا وقت تو ہو گا جب یہ اپنی اساس کے ساتھ شروع ہوئی۔ یہ فیصلہ روح القدس کا تھا،اُس نے انسانوں میں رہ کر کام کیا، روم کی کلیسیاء کے نام خط میں اِس مہم کا آغاز ہوا۔

قانون، عدالت، مُنصف اور رہائی کی تائید

روم اور اُن کے قوانین کی بنیاد اور نقطہ نظر پر یہ کتاب روم شہر کے لیے لکھی گئی۔ رومیوں کی کتاب انجیل کی اساسوں پر سوچ بچار کرے گی۔ یہ نجات سے شروع کرے گی۔ نجات کا مطلب ہے کہ معصومیت کی تلاش کرنا یا کوشش کرنا یا بری الذمہ ہونا۔ یہ قانون کے خلاف جرائم،عدالت اور مُنصف کے غیظ و غضب،اور ملزم کی ضرورت اور اُس کے پسندیدہ نتائج پر بات کرتی ہے۔ یہ ساخت میں عدالتی ہے۔ نجات، جیسا کہ بالخصوص ہم مزید دیکھیں گے جیسے جیسے ہم اِس کو پڑھیں گے بہت زیادہ گناہوں سے نجات کے لیے کچھ کرنا ہے۔یہی ہے جہاں سے نجات کی ابتداء ہوتی ہے۔ یہاں سے انجیل مقدس کا آغاز ہوتا ہے۔ یہاں سے ہی رومیوں کا آغاز ہوتا ہے۔اور یہاں سے ہی ہم شروعات کریں گے۔

باب نمبر2

رومیوں 1:1 پَولُس کی طرف سے جو یِسُوع مسیح کا بندہ ہے اور رَسُول ہونے کے لِئے بُلایا گیا اور خُدا کی اُس خُوشخَبری کے لِئے مخصُوص کِیا گیا ہے۔

رومیوں 2:1 جِس کا اُس نے پیشتر سے اپنے نبیوں کی معرفت کتابِ مقدّس میں۔

رومیوں 3:1 اپنے بیٹے ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح کی نِسبت وعدہ کِیا تھا جو جسم کے اِعتبار سے داؤد کی نسل سے پَیدا ہُؤا۔

رومیوں 4:1 لیکن پاکیزگی کی رُوح کے اِعتبار سے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب سے قُدرت کے سبب سے قُدرت کے ساتھ خُدا کا بیٹا ٹھہرا۔

رومیوں 5:1 جِس کی معرفت ہم کو فضل اور رسالت ملی تاکہ اُس کے نام کی خاطِر سب قَوموں میں سے لوگ اِیمان کے تابِع ہوں۔

رومیوں 6:1 جِن میں سے تُم بھی یِسُوع مسیح کے ہونے کے لِئے بُلائے گئے ہو۔

رومیوں 7:1 اُن سب کے نام جو رومہ میں خُدا کے پیارے ہیں اور مقدّس ہونے کے لِئے بُلائے گئے ہیں۔ ہمارے باپ خُدا اور خُداوند یِسُوع مسیح کی طرف سے تُمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔

رومیوں 8:1 اوّل تو میں تُم سب کے بارے میں یِسُوع مسیح کے وسِیلہ سے اپنے خُدا کا شُکر کرتا ہُوں کہ تُمہارے اِیمان کا تمام دُنیا میں شُہرہ ہو رہا ہے۔

رومیوں 9:1 چُنانچہ خُدا جِس کی عِبادت میں اپنی رُوح سے اُس کے بیٹے کی خُوشخَبری دینے میں کرتا ہُوں وُہی میرا گواہ ہے کہ میں بِلاناغہ تُمہیں یاد کرتا ہُوں۔

رومیوں 10:1 اور اپنی دُعاؤں میں ہمیشہ یہ دَرخواست کرتا ہُوں کہ اَب آخرکار خُدا کی مرضی سے مجھے تُمہارے پاس آنے میں کسی طرح کی کامیابی ہو۔

رومیوں 11:1 کیُونکہ میں تُمہاری مُلاقات کا مُشتاق ہُوں تاکہ تُم کو کوئی رُوحانی نعمت دُوں جِس سے تُم مضبُوط ہو جاؤ۔

رومیوں 12:1 غرض میں بھی تُمہارے درمیان ہو کر تمہارے ساتھ اُس ایمان کے باعث تسلّی پاؤں جو تُم میں اور مُجھ میں دونوں میں ہے۔

رومیوں 13:1 اور اَے بھائیو! میں اِس سے تمہارا ناواقف رہنا نہیں چاہتا کہ میں نے بارہا تُمہارے پاس آنے کا اِرادہ کیا تا کہ جیسا مجھے اَور غَیر قَوموں میں پھَل مِلا وَیسا ہی تُم میں بھی ملے (مگر آج تک رُکا رہا۔)

سلام!

اِس پر غور کیا جا سکتا ہے کہ اِس خط کے پہلے باب کی پہلی آیات میں ایک معیاری سلام کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اور میں سمجھ سکتا ہوں کہ کس طرح کا ہے۔ جب بھی آپ کسی خط کو لکھنا شروع کرتے ہو۔ تو کچھ کہہ کر ہی آغاز کرتے ہو۔ ابتدائی الفاظ کے بغیر اپنے مضمون پر آنا کوئی عام بات نہیں ہے۔ آپ کون ہیں یا اپنے خیالات کا اظہار کرنا یہ بڑا عام سا طریقہ ہے کیونکہ بائبل کا ہر لفظ پُر اثر ہوتا ہے۔ تو ہمیں معیاری سلام سے تھوڑا زیادہ ہی دیکھنا ہوتا ہے۔ در حقیقت اِن ابتدائی الفاظ میں ہمیں بہت ہی اہم معلومات دی گئی ہیں۔ جو ہمیں بہت اچھے طریقے سے سمجھنے کے قابل بناتا ہے کہ مقدس پولوس رومیوں کو کیا کہہ رہے ہیں۔ بصیرت بھی اُتنی ہی لازمی ہے۔ کیونکہ یہ ہمیں انسان کا رویہ بتاتی جو اِس خط میں لکھا گیا ہے۔

رسول

مقدس پولوس اپنی پہچان خداوند یسوع مسیح کے رسول کے طور پر کرواتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ وہ خدا کی خوشخبری کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ کچھ قدیمی الفاظ جو پرانی انگلش کی بائبل میں ہم دیکھتے ہیں۔ اُن کا آسان انگلش میں ترجمہ نہیں ہوا۔ یہ بالکل نئی اور پرانی انگریزی زبانوں کے فرق، زبانوں کے مطالب کے مطالعہ، اصطلاحوں اور ترکیبِ کلام کی وجہ سے نہیں ہے۔ اُن سرگزشتوں کا ترجمہ بالکل شفاف ہو سکتا تھا، لیکن قدیمی لوگوں کا خیال ہے کہ کچھ الفاظ بہت مقدس ہیں اُن کو اصطلاحات میں لانا بہت جدید، غیر رسمی یا حادثاتی تھا۔ اُس وقت ایک چمتکار ہوتا ہے اگر اس طرح کی سوچ کی کوئی بنیاد ہے تو یہ اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ ہم اُن لوگوں کے لیے ایک احتیاط کے طور پر اِس کو پیش کرتے ہیں جس نے مسیحت کو اِن تمام روایات سے چھڑوایا۔

لیکن جو بھی صورت ہو۔ لفظ '**رسول**' کا مطلب ہے '**وہ جو بھیجا گیا**'۔ یہ '**شاگرد**' سے مختلف ہے۔ جس کا مطلب ہے '**وہ جو پیروی کرتا ہے**' لیکن یہ ایک سوچ ہے۔ کہ ہر رسول ایک شاگرد ہے۔ جو بھی خُدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں وہ اُس کے پیروکار بھی ہیں۔ وہ جو کچھ لوگوں کے راہنما ہیں وہ کچھ لوگوں کے پیروکار بھی ہیں۔ اور ایک سوچ یہ بھی ہے۔ کہ خُدا کا ہر بیٹا ایک رسول ہے، کیونکہ ہر کوئی کسی نہ کسی جگہ، کسی نہ کسی کے پاس بھیجا گیا ہے۔ وہ سب کچھ کرنے کے لیے جو خُدا سمجھتا ہے کہ قابلِ قدر ہے۔ بعدازاں، ہم پہچان لیتے ہیں کہ انسان کا شروع کی کلیسیاء کے ساتھ رشتہ بہت انوکھا ہے۔ اپنے مضمون میں آگے بڑھے بغیر، یہ کہنا کافی ہے کہ کچھ لوگ ہیں۔ جو انجیل کے پھیلانے (نئے عہد نامہ یا کلیسیاء کے پھیلاؤ) میں اپنے آپ کو پیش کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ تفویض و سپردگی پہلے یہودی قوم کے لیے تھی۔ مقدس پولوس ہی وہ رسول تھے جو خاص طور پر یہ خوشخبری دُنیا کی دوسری قوموں تک پہنچائے۔ (تمام دُنیا کی قوموں میں یروشیلم، یہودیہ، سامریہ اور گلیل کے باہر تمام علاقوں کی قومیں شامل ہیں۔)

خوشخبری

لفظ Gospel (گاسپل) ایک ایسا لفظ ہے جس کا اپنی پاکیزگی کی وجہ سے جدید انگریزی میں ترجمہ نہیں ہو سکا۔ گاسپل کا مطلب ہے خوشخبری۔ یہ مسیحی لوگوں کے لیے ناآشنا نہیں ہے۔ ہمارا گُڈ نیوز کلب ہو سکتا ہے یا اسی طرح کے کئی اور ادارے جو گاسپل کے جدید مطلب کے اندر رہتے ہوئے اپنے عہدے لیتے ہیں۔ ابھی تک بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اِس کے حقیقی معنوں کی کھوج میں لگے ہوئے ہیں۔

لیکن ہم اِس لفظ کے لغوی معنوں پر غور کرتے ہوئے اِس لفظ کو نظرانداز کرنا نہیں چاہتے۔ اِس کے معنی میں اور بھی بہت سے خیالات شامل ہیں۔ یہ یسوع مسیح کی خوشخبری ہے۔ یہ یسوع مسیح، اُس کی آمد، اُس کے کام، اُس کے کارہائے نمایاں اور اُس کے لحاظ سے انسان کے مستقبل کے بارے میں ہے، یہ بہرے کانوں، جستجو کرتے ذہنوں اور انسانی نسل کے خوفزدہ دِلوں کے لیے خوشخبری ہے۔ جیسے جیسے ہم

رومیوں کے خط کے مطالعہ میں آگے بڑھیں گے۔ تو ہم گا سپل (یسوع مسیح کی خوشخبری) کے متن میں مکمل طور پر دیکھیں گے۔ کہ یہ کتاب ہمیں کہاں سے سکھانا شروع کرتی ہے۔

رسول کی رسالت

مقدس پولوس رسول کہتے ہیں۔ اُس نے ہمیں **خوشخبری سنانے کے لیے مخصوص** کیا ہے۔ وہ روم کی کلیسیاء کے لوگوں کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔ کہ یہ اُس کا جوش و جذبہ، اُس کا پیار اور اُس کی زندگی ہے۔ زیادہ سے زیادہ، جیسے وقت گزرتا ہے، خُدا کی مرضی اور کام کے بارے میں اس طرح کی وفاداری تو دُنیا سے اب غائب ہو چکی ہے۔ یہ عام نہیں ہے کبھی یہ دِل کی تنہائی پائی جاتی تھی، تاہم اُس کے بارے میں یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ وہ آدمی جو خُدا کی بُلاہٹ کا جواب دیتا ہے۔ جو ابتدائی اپنائے ہوئے چرچ میں اصولوں پر متحرک ہو گیا تھا۔ اور اس طرح کی وفاداری اور اس طرح کے راستے کو جس نے اپنا لیا تھا۔

خُدا بائبل میں کیے ہوئے وعدے کو پورا کرتا ہے

جیسے کہ وہ انجیل کی تفسیر کو شروع کرتا ہے۔ مقدس پولوس روم کی کلیسیاء کی پہچان کے بارے میں جاننا چاہتا ہے۔ جبکہ پھیلاؤ کے حساب سے یہ خوشخبری نئی تھی، بائبل کے مضمون کے حساب سے یہ نئی نہیں تھی۔ یہ نئے عہد کا دور ہے —— یہ مسیحا ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے ذریعے سے خدا کے عظیم کام کا وقت ہے—— جس کے بارے میں بات کی گئی تھی جس کا مقدسین نے ہزاروں سالوں سے لمبا انتظار کیا گیا تھا۔ رسول نے کہا کہ خُدا نے اس کا قدیم وقتوں میں اپنے نبیوں اور بائبل کی پیشنگوئیوں میں وعدہ کیا تھا، یہ خوشخبری —— یہ اُمید اور خوشخبری کے دور کی ایک لمبی پیشنگوئی ——جس کا تعلق خُدا کے بیٹے، خُداوند یسوع مسیح، ہمارے آقا سے ہے۔ خیالات، ماہیت اور انجیل کی حقیقت کا مرکز انسان میں اور یسوع مسیح کے کام میں ہے۔

یسوع مسیح (مسیحا) انسان بھی اور الٰہی بھی

یسوع مسیح بطور انسان کے بارے میں دو چیزوں کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ایک اُس کی انسانیت اور دوسری اُس کی الوہیت۔ ہم ان تمام کو نکالنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ جو اس مضمون سے

متعلق ہیں۔ کیونکہ یہ ہمیں متن سے دور لے جائیں گی۔ لیکن میں اِس وقت صرف نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ یہ دونوں ہی سچائیاں بہت ہی اہم ہیں۔

سچائی کی پرکھ کے لیے، بائبل، وجہ نہیں

اِس تفسیر میں ہم سچائی پر غور کریں گے کہ بائبل کیا کہتی ہے یہ ہے یا نہیں۔ اور کوئی وجہ، منطق، فلاسفی یا دوسرے انسانی خیالات جو ہمیں خاتمے کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ بائبل کے دعویٰ کے مطابق فانی ذہن رکھتے ہوئے اِس بات کو تسلیم کرنے میں عقلی مشکلات ہیں۔ کہ یسوع مسیح بیک وقت انسان بھی تھے اور خُدائی خصوصیات بھی رکھتے تھے۔ یہ قطعی طور پر سچ ہے؛ یہ بیان کرنا ضروری ہے؛ اور اِس کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کوئی اسے نہیں جانتا، تو وہ سچ کو سمجھنے میں بہت بڑے نقصان میں ہے۔ یسوع مسیح **مکمل انسان** تھے اور **مکمل خُدا** بھی تھے۔ اس سے بڑھ کر وہ **انسان** بھی تھے اور **خُدا** بھی تھے۔

غیر مسیحی مذہبی جعلی پن

دُنیا کے بہت سے غیر مسیحی مذاہب نے جب یہ سب ابتدائی کلیسیاء سے سُنا تو وہ اِس تعلیم اور مذہبی عقیدہ کو سمجھ نہ سکے۔ انہوں نے اِس پر توجہ دینے کی کوشش کی۔ تخلیق کی جھوٹی کہانی کے تصور کی سجاوٹ کا نتیجہ عجیب تھا۔ کہ آدھا انسان اور آدھا خدا، آدھا انسان اور آدھا جانور، یا آدھا انسان اور آدھا کچھ اور چیز کہ یہودیوں کے مقابلے میں دوسرے لوگوں کو ان کی زندگیوں اور حالات کے کنٹرول میں ہونے کا یقین ہے۔ ایک خیالی جانور یا مخلوق جو ہر طرف چلا گیا، اُس کا سر، کندھے، بازو اور انسان کا دھڑ اور جسم ایک گھوڑے کا جسم۔ ایک آدھا آدمی اور آدھا بکرا تھا۔ جو اوپر کی طرف سے انسان دکھائی دیتا تھا۔ اور باقی گھوڑا یا بعض اوقات بکرا۔ اور یقیناً یہ یونانی ہجوم ہے اور رومی دیوتے اور دیویاں جیسا کہ جیوپیٹر، اپالو، زوئیس، تھور، ہرکولیس، ہیرا، ایتھنا اور کئی اور جس کے بارے فرض کر لیا جائے کہ انہوں نے بچے جنم دیئے جو محض فانی تھے اور پھر اُن سے بچے ہوئے۔ خُدا کی تجسیم کی بائبل کی سچائی کے باہر بے دینی میں اضافہ ہوا دونوں کے بارے میں نبیوں کے ذریعے پیشنگوئی ہوئی تھی اور یہ وقت پر ہوا۔ اور تاریخ بنی۔

یسوع مسیح نہ ہی آدھے خُدا تھے اور نہ ہی آدھے انسان تھے

لیکن یہ نظریہ کہ یسوع مسیح آدھے انسان اور آدھے خُدا تھے اطمینان بخش نہیں ہے۔ اگر یسوع مسیح آدھے انسان اور آدھے خُدا تھے تو پھر یہ تو اِس بات کا ثبوت ہے کہ وہ نہ تو انسان اور نہ ہی خُدا تھے۔ اگر یسوع مسیح صرف انسان تھے اور خُدا نہیں تھے، تو اِس گومگو کی کیفیت میں وہ انسانی نسل کی کوئی مدد نہ کر سکتے۔ اور اسی طرح اگر خُداوند یسوع مسیح صرف خُدا ہوتے اور آدمی نہ ہوتے تو بنی نوع انسان کی مدد نہ کر پاتے کیونکہ وہ اِس کی نشاندہی نہ کر پاتے اور اِس کا حصّہ نہ بن پاتے۔

یسوع مکمل خُدا اور مکمل انسان تھے

رسول یسوع مسیح کے بارے میں کہتے ہیں، ''وہ جسم کے اعتبار داؤد کی نسل سے پیدا ہوا۔ لیکن پاکیزگی کی رُوح کے اِعتبار سے مرُدوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب سے قُدرت کے سبب سے قُدرت کے ساتھ خُدا کا بیٹا ٹھہرا۔'' ہم مقدس تثلیث کو صرف ایک نقطے پر ہی نہیں کھوجیں گے۔ جب تک یہ بر وقت اور عبارت کے سیاق وسباق کے مطابق نہیں ہو گا۔ لیکن رسول یہ واضح طور پر کہنا چاہتا ہے۔ کہ ہم خُدا کے بیٹے کے مضمون سے ادھر اُدھر نہیں ہو سکتے۔ یسوع مسیح میں انسان اور خُدا، دونوں خصوصیات تھیں۔ وہ خُدا اور انسان دونوں خصوصیات کا مالک تھا۔ ہم مقدس تثلیث کو صرف ایک نقطے پر ہی نہیں کھوجیں گے۔

یسوع مسیح اِس سچائی کو تسلیم کرتے ہیں۔

یسوع مسیح اُن قدیم مذہبی راہنماؤں، فریسیوں کے ساتھ اپنی بات چیت میں اپنی انسانی فطرت اور اپنی الوہیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اُن کے ذہنوں میں کوئی شک نہیں تھا کہ اُنس کے دعوے کون سے تھے، کیونکہ انہوں نے کہا، '' یہ آدمی اپنے آپ کو خُدا کے برابر کہتا ہے'' پس انہوں نے اُسے مارنے کے لیے پتھر اُٹھائے۔ یہ (یوحنا 8) میں واقعی ایک بہت زبردست گفتگو ہے جو یسوع مسیح نے بیان فرمائی ،''اگر تم ایمان نہ لاؤ گے کہ میں وہی ہوں تو اپنے گناہوں میں مرو گے'' الفاظ **میں وہی ہوں** یہواہ کی ایک بڑی اہم لسانی ترتیب ہے۔ لفظ **تم** اُن کے لیے ہے جو اُس الوہیت پر جو یسوع مسیح میں تھی اُس پر ایمان نہیں لاتے — وہ تمام لوگ جنہوں نے یہ نہیں دیکھا تھا کہ وہ مجسم خُدا ہے — انہوں نے یسوع مسیح کے دشمنوں کے ساتھ جگہ بنالی ہے جنہوں نے اُس پر خُدا کی بے حرمتی کا الزام لگایا تھا۔ اور وہ کٹر مذہبی بنتے

تھے۔انہوں نے اُس کا تمسخر اُڑایا اور اُسے مارنے کے لیے پتھر اُٹھائے۔ یسوع مسیح کی الوہیت کو رَد کرتے ہوئے اور اُس کے پیغام کا انکار کرتے ہوئے۔

بلاہٹ، قوت، اختیار اور کام

مقدس پولوس نے کہا کہ یسوع مسیح، ***خُدا بھی ہے اور انسان بھی***، وہ تھا، ''**جِس کی معرفت ہم کو فضل اور رسالت ملی تاکہ اُس کے نام کی خاطر سب قوموں میں سے لوگ اِیمان کے تابع ہوں۔**'' اِس جملے کی تفصیل، مقدس پولوس کا بلاوہ خُدا کی طرف سے تھا۔ اُسے خُدا کی طرف سے فضل ملا تھا۔ کہ وہ اِس بلاہٹ کو ساتھ لے کر تمام قوموں کے پاس جائے اور اُن سب کو انجیل یعنی خوشخبری کے تابع کر سکے۔ اس کے علاوہ، اُسے رسولی اختیار بھی ملا کہ وہ اپنے کام کو بہت زیادہ مستعدی سے کر سکے۔ یہ کام صرف یہ نہیں تھا کہ لوگوں کو مسیح کے پاس لائے بلکہ اُن کو شاگردیت کی تعلیم دے۔ یہ سب کچھ یسوع مسیح کے نام کے خاطر تھا۔ اور خُدا کی طرف سے **بلاہٹ** تھی۔ خُدا کی طرف سے **قوت** تھی اور خُدا کی طرف سے **اختیار** تھا۔ کوئی مسیحی قادرِ مطلق کی معاونت اور کوشش کے بغیر کہیں نہیں جا پائے گا۔ ہم اُس سے اپنا کام وصول کر لیتے ہیں۔ ہم بلاہٹ کو اُس سے وصول کرتے ہیں۔ اور ہم اپنی خدمت اُس سے وصول کرتے ہیں۔ ہمارے تمام رسول ایسے نہیں ہیں جیسے پولوس رسول تھے۔ لیکن تمام خدمتیں یسوع کی طرف سے ہیں۔ اور خُدا کی طرف سے ہم فضل وصول کرتے ہیں۔ خوشی کی تمام شعور و فہم میں خوشی منانے کے لیے سب کچھ اچھا اور خوب ہے۔ کہ ہم خُدا کی طرف سے بلائے گئے ہیں۔ اور ہمیں عظیم کام اور عظیم اختیار سونپا گیا ہے۔ لیکن یہ تمام عظیم چیلنجز اور کام جو ہمیں دیئے گئے ہیں اِن کے کچھ مطلب اور اہمیتیں ہیں۔ خاص طور اُس وقت جب ہم اُنہیں بڑی فروتنی کے ساتھ اپناتے ہیں۔ فضل کے بغیر جو خُدا نے ہمیں دیا ہے۔ ذمہ داریاں جو ہمیں سونپی گئی ہیں ہمارے گلے کا طوق بن جائیں گی۔ اور ہمیں دیوہیکل ناکامی اور شکست کے طرف لے جائیں گی۔ بہت سے فضل کی سچائی کو بھول جاتے ہیں، در حقیقت انہوں نے اُسے جانا۔ اس طرح اُن کی بلاہٹ اور خدمت پر سوالات کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یا یہ جسمانی مذہبی جستجو پٹڑی سے اُتر جاتی ہے۔ ***ہم بلائے بھی گئے ہیں*** اور ہمارا اضافہ کیا گیا ہے۔ جیسے پولوس رسول **شاہی چناؤ اور فضل** کے ذریعے سے چنے گئے۔

مشترکہ ایمان اور مشترکہ فائدہ

مقدس پولوس جب روم میں تھے تو وہ انہوں نے اپنے آپ سے کلام کیا۔انہوں نے اپنے ایمان اور نیکی و بھلائی کے لیے خُدا کا شُکر ادا کیا۔اُن کی یہ خواہش تھی کہ وہ اُنہیں دیکھیں۔اُن کے پاس کچھ تھا اور وہ اُسے دوسروں کو بتانا چاہتے تھے۔اور کچھ فضل اُن کے پاس تھا جسے وہ دوسروں کو عطا کرنا چاہتے تھے۔لیکن یہ یکطرفہ گلی نہیں تھی۔"میں اسے واضح کرنا چاہتا ہوں" اُس نے اُنہیں بتایا۔"کہ تمہارے پاس مجھے پیش کرنے کے لیے کچھ ہے۔"ہم ایک دوسرے کو آرام پہنچا سکتے ہیں۔اور ہم ایک دوسرے کے لیے مفید ہو سکتے ہیں۔یہ حقیقت مسیحی خادم کے لیے بہت ضروری ہے۔جو دوسروں کے مدد کی منسٹری چلانے کے لیے کچھ نشانات لینا چاہتے ہیں۔اپنے آپ کو ہمیشہ ضرورت کے بغیر نہ دیکھیں۔ہم ایک دوسرے کے شرکت دار لوگ ہیں۔ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔تمہارے لیے یا میرے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کریں جب تک ہم یہ سمجھ نہیں جاتے کہ دوسرے لوگ بھی ہماری مدد کر سکتے ہیں۔لوگ ہماری زندگی میں کچھ بانٹنا چاہتے ہیں۔وہ بیٹھنا، سُننا اور بات کرنا نہیں چاہتے۔یہ بہت اہم ہے کہ لوگ ضرورت اور فائدہ محسوس کریں۔ہم یہاں پر نفسیات کی بات نہیں کر رہے۔لیکن یہ حقیقت ہے۔ کچھ لوگ انا کی غلطی پر ہیں۔وہ محسوس کرتے ہیں۔کہ وہ دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ لیکن دوسرے اُن کی مدد نہیں کر سکتے۔اگر تم اکیلے ہی ہو جو محسوس کرتے ہو کہ دنیا میں ہر شخص بہت ہی اچھا بن جائے۔اگر وہ تمہیں سُنے۔اور تمہاری منسٹری کے اندر آجائے، لیکن تمہیں کسی کی ضرورت نہیں ہے۔اور کوئی تمہیں پیشکش کرنے والا کوئی نہیں ہے، تو پھر ہر حال میں منسٹری سے باہر رہنا ہے۔ تمہیں بھی مدد کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی دوسروں کو ہے۔اُن کا بھی تمہاری مدد کرنا اتنا ہی فرض ہے جتنا اُن کی مدد کرنا تمہارا فرض ہے۔ہاں حقیقیت یہ ہے۔کہاں کا اُتنا ہی حق ہے۔تم نہ صرف اُن کو اُن کے اجر سے محروم کرتے ہو۔لیکن تم خدمت کی بنیادوں سے انکاری ہو جاتے ہو۔جب تم تسلیم کرنے اور دوسروں سے مدد لینے سے انکار کر دیتے ہو۔یسوع نے کہا، دینا لینے سے زیادہ مبارک ہے۔خدمت کرنے والا لوگوں کے درمیان تھا۔ مسیحی منسٹری کی کبھی بھی ایک مخصوص کلب کے لوگوں کی فرمانروا بننے کی منشاء نہیں تھی۔جو اپنی بہت بڑی انا کی وجہ دوسروں کی انفرادیت کو تباہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی قطعی

ضرورتوں کو سمجھ لیا ہے۔ وہ بڑی عاجز روحیں ہیں۔ اور دوسروں کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ اُن کو دیا جائے اور اُن کے ساتھ بانٹا جائے۔ اُنہیں محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ جو بہت اہم ہیں۔ اور کام کا ضروری حصّہ ہیں۔ میں اِس کی بات نہیں کر رہا کہ اس سچائی کا استعمال کرتے ہوئے اپنی دولت مفلس اور تہی دست لوگوں کو دے دو۔ میں اس پر بات کر رہا ہوں کہ اپنا آپ دے دو، اپنا آپ دوسروں کے لیے ظاہر کر دو، اپنے آپ کو دوسروں کے قابل رسائی بناؤ۔ اور خوش رہو۔ نک چڑھے نہ بنو۔ خُدا نے اپنا آپ تم کو دے دیا۔ یہی وہ اصول تھا جو کہ یسوع مسیح کے ذہن میں تھا جس پر انہوں نے کہا، ''اپنے ساتھ پیسے نہ لینا۔ جس گھر میں تمہیں خوش آمدید کہا جائے اُسی گھر میں رہنا اور جو کچھ تمہارے سامنے رکھا جائے اُسے شُکر کر کے کھا لینا۔'' آج کل مذہبی طور پر متحرک اور جُنبش دینے والی مسیحی منسٹریوں کو بطور اسٹیج اور ایک قوت سے بھرپور اختیار استعمال والے تعریف و تحسین وصول کرتے ہیں۔ بڑی غمگینی کے ساتھ وہ اسے کھو چکے ہیں۔ اور عدالت کے دِن اُن کو بہت بڑے صدمے کا سامنا کرنا ہے۔ صرف سلام دُعا ہی نہیں ہے بلکہ ایک اہم سبق ہے۔

خوشخبری کے بنیادی تعمیری بلاکس

یسوع مسیح انجیلِ مقدس کے کونے کے سرے کا پہلا پتھر ہیں۔ اور رسول اور نبی بنیاد ہیں۔ پولوس رسول تشریح کے کام کی طرف جانے کے لیے بالکل تیار ہیں۔ کہ پہلا پتھر اور انجیل جلیل کے بنیاد کے تعمیری بلاکس رکھ دیئے گئے ہیں۔ یہی بات رومیوں کی کتاب کو بائبل کی ابتدائی اہمیت دے دیتی ہے۔ تعمیری نقطہ نظر کے لحاظ سے یہ پہلے نقطے سے شروع ہوتی ہے۔ بعد میں یہ تشریح کرتی ہے کہ ہر مسیحی ذاتی طور پر اِس عمارت کو کھڑا کرنے میں شامل ہو جاتا ہے۔ ہدایات دی جا چکی ہیں کہ اِس کی بنیاد کیسے رکھنی ہے (1۔ کرنتھیوں 3:9-17)۔ لیکن پہلے، ہمیں یہ یقین کر لینا ہے کہ ہم بنیاد کو سمجھ لیں۔ رومیوں کی کتاب میں بنیادی تعلق کی ہدایت ہے۔ یہ جواز کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ اُن باتوں کی سوجھ بوجھ کے بغیر جو اس کتاب میں ہیں۔ اُن کا استعمال پوری بائبل میں کہیں نہ کہیں ہے۔

باب نمبر3

رومیوں 14:1 میں یُونانیوں اور غَیریُونانیوں۔ داناؤں اور نادانوں کا قرضدار ہُوں۔
رومیوں 15:1 پَس میں تُم کو بھی جو رومہ میں ہو خُوشخبری سُنانے کو حتّٰی المقدُور تیّار ہُوں۔
رومیوں 16:1 کیونکہ میں اِنجیل سے شرماتا نہیں۔ اِس لئے کہ وہ ہر ایک اِیمان لانے والے کے واسطے پہلے یہودی پھر یُونانی کے واسطے نِجات کے لِئے خُدا کی قُدرت ہے۔

معاشرے کا سچا قرضدار

مقدس پولوس رسول کے مطابق، انجیل مقدس ایک کائناتی اپیل ہے۔ یہ آدمی اور اُس کی قابلیت، تعلیم یا ثقافت پر منحصر نہیں ہے۔ اس کی بنیاد خالقِ خُدا کی محبت، اُس کی انسانیت کے ساتھ دلچسپی اور خواہش ہے کہ ہر جگہ کے تمام لوگ اُس حل سے واقف ہوں کہ جو خُدا نے دُنیا کو یسوع مسیح کے ذریعے سے پیش کیا۔ یہ پولوس رسول کا مسئلہ تھا جو سننے والا تھا۔ وہ تعلیم یافتہ اور اَن پڑھ، تہذیب یافتہ اور وحشی کے درمیان آسانی سے یکساں و برابر تھا۔ اور برابری کی ذمہ داری اور فرض محسوس کرتا تھا۔ مقدس پولوس رسول کا روح القدس کو پکارنے اور سپردگی کا سوال یہ تھا۔ اس سے متعلق اُس کا کام دن بدن گاؤں سے گاؤں بدلتا رہا۔ مقدس پولوس نے معاشرتی یا صاحبِ عقل طبقہ میں اپنے آپ کو رسول کی حیثیت سے نہیں دیکھا۔ اُنہیں یہ پہچان ہو گئی کہ وہ غیر قوموں کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یہ کسی بھی تعلیمی یا معاشرتی طبقہ کو حلقہ میں لے سکتا تھا۔ جس میں غیر قومی دُنیا شامل تھی جس میں بے شک ہر کوئی شامل تھا۔

قوی اور فروتن

روم میں تمام سماجی، معاشی اور تعلیمی رُتبے ملے جلے تھے۔ وہاں پر تمام اقوام کے لوگوں نے تمام وجوہات کی مل کر تیاری کی تھی۔ جو انسانوں کو عظیم دنیا کے دارالحکومتوں میں لائے۔ مقدس پولوس لوگوں کا احترام کرنے والا شخص نہیں تھا۔ اُس نے اشرافیہ اور خاص لوگوں کی تعریف کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اِس کے برعکس، انہوں نے تقریر کو بہت بڑی سادگی سے استعمال کرنے کی کوشش کی،

جیسا کہ انہوں نے کہا، تاکہ فروتن لوگوں کی حالت کے پیغام کو سمجھ سکیں۔ یہ تقریر کی سادگی ہو سکتی ہے اور خیالات، لوگوں کے دلوں اور ذہنوں میں روح القدس کے کام کو جوڑنا، کہ وہ سچائی کو جان سکیں جو سچائی کو ڈھونڈتے ہیں، یا جو ایسا کرنے کی طرف راغب رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا، " جتنا کہ میں اِس کو کرنے کے قابل ہوں۔ میں انجیل کی تبلیغ کرنے کے لیے تیار ہوں۔" وہ اِس دعوے کو بہت بڑا کر کے پیش کرتے ہیں۔ جب وہ کہتے ہیں۔" میں یسوع مسیح کی انجیل سے شرماتا نہیں۔"

خُدا سے شرم لیکن شیطان سے شرمندگی نہیں

یہ نسلِ انسانی کے عظیم جھوٹوں میں سے ایک ہے۔ کہ لوگ خُداوند یسوع مسیح اور اُس کی انجیل شرماتے ہیں۔ اِس نسلِ انسانی کا سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے۔ کہ لوگ یسوع مسیح اور اُس کی خوشخبری سے شرماتے ہیں۔ ایک شخص زندگی کی راہوں کے مقامات سے باہر ہو سکتا ہے۔ دنیاوی لوگوں کی صحبت میں بیٹھ کر وہ ہر موضوع پر بات چیت کرتا ہے۔ آج کل اِس میں اسقاطِ حمل، ہم جنس پرستی، فحش نگاری، نشہ اور اخلاق باختہ آرٹ شامل ہیں۔ اِن میں کوئی بھی ایسا موضوع نہیں جن پر کُھلے عام، بڑے شوق اور گرم جوشی سے بات چیت کرتے ہوئے وہ کوئی شرم محسوس نہیں کرتا۔ چند سال پہلے تک یہ سب کچھ سچ نہیں تھا۔ یہودی مسیحی سوسائٹی کی اخلاقی رکاوٹیں عام لوگوں کو غلط تاویلوں، گمراہیوں اور کلماتِ کفر کے دفاع سے منع کرتی ہیں۔ لیکن آج کل کے اخلاقی طور پر مہذب رسم ورواج مسترد ہو کر بگڑ گئے ہیں۔ اِن بات چیتوں میں یقینی طور پر مذہب بھی شامل ہے۔ آج کل کے دوسرے مسئلوں کو چھوڑ کر اِن پر بات چیت کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن تم یسوع مسیح، صلیب، اس کے آسمان پر اُٹھائے جانے اور توبہ کرنے کے موضوعات کو لا سکتے ہو۔ تم تبدیل ہونے اور نئی پیدائش پر بات کر سکتے ہو۔ اور شرکاء اِس طرح کی گفتگو کو جلدی سے بڑے مہذب طریقے سے معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے رد کر دیتے ہیں۔ یسوع مسیح اور اُس کی خوشخبری (انجیل) کے بارے عالمگیر شرم محسوس کی جاتی ہے۔ کوئی بھی ممکنہ طور پر چاہے کام کی جگہ پر، ریسٹورنٹ میں، کھیل میں یا یہاں تک کہ بد قسمتی کے ساتھ گھر میں اِس رویے کو چھوڑ نہیں سکتا۔

شیطان کی آگ کی گرمی

ہم یہاں پر صرف غیر مسیحی دُنیا کی بات کر رہے ہیں۔ بعض اوقات یہ خُدا کے لوگوں پر بھی سچ بیٹھتی ہیں۔ ایک چھوٹی سی کہانی بیان کی جارہی ہے۔ جو تقریباً ایک نوجوان کے متعلق ہے۔ جس نے فوج میں نوکری کرلی تھی۔ گھر چھوڑنے سے پہلے اُس کا باپ اُسے ایک طرف لے گیا اور اُسے یاد دلایا۔ کہ وہ ایک مسیحی ہے۔ اور نوکری کے دوران کسی کو اُس کا ایمان چھیننے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ جب بیٹا کئی سالوں کے بعد واپس آیا۔ اُس کے باپ نے پوچھا کہ کیا اُس کے ایمان کا کسی نے مذاق تو نہیں اُڑایا۔ " بابا، بالکل نہیں" لڑکے نے جواب دیا۔ " درحقیقیت میرا خیال ہے کہ سروس کے دوران اِن پورے دو سالوں کوئی جان ہی نہیں سکا کہ میں مسیحی ہوں۔" یہ کہانی کوئی مزاحیہ کہانی نہیں ہے۔ اور اب میں کوئی مزاحیہ پن لانے کے لیے اسے نہیں لکھ رہا۔ مسیح کے متعلق احساس کے بارے میں بہت سے مسیحیوں کا یہ سچا اظہار ہے۔ جب وہ دُنیا میں ہیں تو انہوں نے اپنا منہ بند رکھا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ یسوع مسیح سے شرماتے ہیں۔ اور اُسے قبول کرنا اُنہیں پسند نہیں ہے۔

سچے شاگرد یسوع مسیح سے نہیں شرماتے

مقدس پولوس یسوع مسیح، اُس کی خوشخبری کے بارے میں بُزدل نہیں تھے۔ اور اِس کی وجہ ہے وہ ایسے کیوں نہ ہوتے۔ مجھے اِس نقطہ کو آگے بڑھانے کے لیے ایک تمثیل کو بیان کرنے دیں۔ فرض کریں یہ ملک طاعون میں مبتلا ہو جائے۔ اور تمہارے علاقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہزاروں کی تعداد میں مرنا شروع ہو جائیں۔ ایک دِن ایسا ہو جائے کہ تم ایک غیر ملک میں ہو۔ ایک آدمی آپ کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے۔" یہ تمہارا خوش قسمت دِن ہو سکتا ہے۔ میرے پاس تمہارے لیے ایک خوشخبری ہے! میرے پاس اِس کالے بیگ میں ایک ایسا نیا مادہ ہے جو ابھی بنایا گیا ہے۔ جو اُس طاعون کو ختم کر سکتا ہے جو تمہارے اِس شہر کے لوگوں کو مار رہا ہے۔ یہ دوائی ہر اُس شخص کے علاج کے لیے کافی ہے جو اِس بیماری سے متاثر ہوا ہے۔ یہ دوائی ہر اُس شخص کو بچا لے گی جو طاعون جیسی خطرناک بیماری میں مبتلا ہے۔ اور جو اِس بیماری سے بچے ہوئے ہیں۔ اُن کو قوتِ مدافعت کو مزید بڑھا دے گی۔ وہ یہ ہے۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں خود تمہیں دوں، یہ خود لے لو اور جتنی جلدی ہو سکتا ہے اپنے علاقہ کے لوگوں میں چلے جاؤ۔ تم اسے دیکھو کہ یہ علاج جانا گیا ہے۔ اور یہ لوگوں کے لیے دستیاب ہے۔"

پس تم اپنے ملک میں واپس جاؤ، اور جیسے ہی تم ٹرین سے اُترتے ہو۔ تو شہر کا ناظم اور پولیس آفیسر تمہاری طرف بڑھتے ہیں۔ اُن میں ایک آپ سے پوچھتا ہے۔ تمہارے اِس کالے بیگ میں کیا ہے۔ تم ایک اسٹال بناتے ہو۔ اور اُس کے گرد باڑ لگاتے ہو۔ اور تمہیں اِس کے بارے ایک ہچکچاہٹ ہوتی ہے۔ " اوہ، آہ، تم حقیقی طور پر کچھ نہیں جانتے ہو، کہ کیا سچ ہے اور کیا نہیں۔ میں نے اپنے ساتھ وہ بیگ لیا ہوا ہے اور، اچھا، تم اس میں دلچسپی نہیں لیتے کہ میرے پاس کیا ہے۔ " کیا انہونی ہے کیا بے وقوفی ہے۔ اور تم کس حد تک سرد اور بے دِل ہوا گر یہ ہو جائے! اُس کے بارے میں کیا ہے جو دھوکے بازی، شرم اور قبول کرنے کے متعلق ہے؟

یہی ہے وہ جو پولوس رسول کہہ رہا ہے۔ میں یسوع مسیح کی انجیل سے شرماتا نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہاں پر کچھ لوگ ہیں۔ جو شرماتے ہیں لیکن میں نہیں۔ اور میں ہوں گا بھی کیوں؟ کیونکہ یہ ایک انسانی گومگو کیفیت کا حل ہے یہ انسانی معاملات میں خُدا کی مداخلت ہے۔ اور اُس کی قوت انسان کے لیے آزادی لاتی ہے۔ میں اِس طرح کی بات سے شرماتا نہیں۔ کیا میں ایسا کر سکتا ہوں؟ تمام کلام میں تمام تاریخ میں اور انسان کے تمام تجربات میں، دشمن کے لیے کچھ بھی خاص اور ضروری نہیں ہے یہ سب سے عظیم چیز ہے جو واقع ہوئی۔ اور خُدا نے دیکھا کہ میرا تمہیں یہ بہت بڑی خبر بتانے کے بھیجا جانا ٹھیک ہے۔ یہاں پر کچھ ہے جو تم اب کر سکتے ہو۔ تمہیں ناخوش، خوفزدہ، قصوروار اور خوف کے شدید کربوں میں ہو کر جانا نہیں ہو گا۔ تمہیں بڑھاپے کی طرف جانے کے خوف، مستقبل اور اُس میں آپ کے ساتھ کیا ہونے والا ہے کے خوف سے بچنے کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں اپنا سر ریت میں دھنسنے کی ضرورت نہیں ہے یا اپنے اوپر خوشی کا لبادہ اور نفس پرستی سے بچنے کی کوشش سے بھاگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور تمہیں مزید کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ موجودہ وقت کے لیے اُمید ہے۔ خوشی، تکمیل اور تمہاری زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کا ایک راستہ ہے۔ خوف کو دور کرنے اور موت اور مستقبل کے لیے کچھ ہے۔ کوئی ہے جو واقع ہی کچھ کر سکتا ہے۔ یہ ایک نیا شغف، نئی ذہنی مشقت، نیا مذہب بن گیا یا نئی فلاسفی۔ جو متفکر ذہن اور دُکھی ضمیر کو سکون دے۔ یہ خدائے قادرِ مُطلق کی انسانی معاملات میں مداخلت ہے اور اُس کی طاقت ہے جو ہمیں موت سے بچاتی ہے۔

راستبازی جواب ہے

انجیل مقدس میں تمام کا حل شامل ہے۔ یہ علامات اور نتائج کے بارے میں بات کرتی ہے۔

رومیوں 17:1 **اِس واسطے کہ اُس میں خُدا کی راستبازی اِیمان سے اور اِیمان کے لئِے ظاہِر ہوتی ہے جَیسا لِکھا ہے راست باز اِیمان سے جِیتا رہے گا۔**

جو یہ سب کچھ کر لیتی ہے اُس دوائی میں کیا ہے ؟ کون ہمارا انتظام کرتا ہے کہ ہماری طرف بڑھتی ہوئی موت کو روکے اور ہمیں بالکل ٹھیک کر دے۔ خُدا کی راستبازی اس کا حل ہے۔ اگر آپ سوچنے والے شخص ہیں۔ تو کوئی شک نہیں کہ تم تلاش کرنے میں کچھ وقت گزارو کہ دُنیا کی مشکلات کی کیا وجوہات ہیں۔ یہاں پر ناخوشی، نفرت انگیز اظہار، مایوسی، جرم، ٹوٹے گھر، جنگ، قحط، المناک واقعات، آلودگی اور اس طرح کے اور بہت ساری باتیں کیوں ہیں ؟ اگر کوئی تم سے پوچھتا ہے کہ اس سب کا سبب کیا ہے۔ آپ کیا کہیں گے ؟ سیاسی عمل میں کیا خرابی ہے ؟ ہمارے اداروں میں خرابی کیوں ہے ؟ آجر اور اجیر میں اچھے تعلقات کیوں نہیں ہیں ؟ کیوں لوگ اپنی ملازمتوں کی سرِدست تکمیل کی تلاش نہیں کرتے ؟ کیوں تاجر اب اپنے کاروبار کو پورا نہیں کرتے ؟ یہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے ؟ نوجوان اپنے خُدا اور ملک کے اپنے والدینی اختیارات کے خلاف بغاوت کی طرف کیوں بڑھ رہے ہیں ؟ مائیں اپنی ممتا کو کیوں چھوڑتی جا رہی ہیں ؟ عورت اور مرد کے طبعی اور جنس مخالف کے ساتھ تعلقات حملے کی زد میں ہیں ؟ اِن سب سوالوں کا آپ کے پاس کیا جواب ہے ؟ لازمی طور پر یہ سوال مذہبی لوگوں کے سامنے نہیں رکھا جاتا، ہم معاملات کی درستگی کے بارے میں آپ کی طرف نہیں جا رہے۔ سوال یہ ہے، **تمہاری رائے** کیا ہے ؟ جو کچھ ہو رہا ہے اِس کے بارے میں **آپ کیا سوچتے ہیں ؟**

جب آپ اِس بارے میں سوچ رہے ہیں، میں آپ کی سوچ بچار کے لیے ایک تجویز دیتا ہوں۔ یہ سچ نہیں ہے۔ کہ کیا یہ انسان میں ایک برائی ہے ؟ کیا یہ لالچ، خود غرضی، بے ایمانی، اپنی فکر کرنا، اور دوسروں کے بارے میں سوچ بچار اور اُن کی ضرورتوں کی کمی نہیں ہے ؟ یہ **ہر انسان کا اپنے بارے میں رویہ** نہیں ہے، یا یہ ایسا رویہ ہے کہ **کچھ ایسا جو میں نے کہا ہے کہ اپنے لیے یا اپنے خواب کو پورا کرنے کے لیے کچھ کرنا** ہے ؟ اصل مشکل یہ نہیں ہے ؟ کہ سچ نہیں ہے۔ کہ ہمارا معاشرہ واقعی **ہمیں شکار** کر رہا ہے۔

بجائےِ اس کے کہ **ہم اِس کو شکار** کر رہے ہوں۔ انسانیت میں بنیادی نیکی کا فقدان ہے۔ چیزیں تمہارے، تمہارے پڑوسی، تمہارے خاندان، تمہارے معاشرے، تمہارے ملک یا تمہاری دُنیا کے ساتھ ٹھیک نہیں جا رہی۔ مشکلات خود سے حل نہیں ہوں گی اتنی دیر میں کہ جیسا انسان ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھائیں، ایک دوسرے سے جھوٹ بولیں، ایک دوسرے کی چوری کریں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ سرد مہری اور ظالمانہ سلوک کا مظاہرہ کریں۔ انسانوں میں راستبازی کی کمی ہی ان سب کی ایک وجہ ہے۔ اور ہم اُتنی دیر تک حل نہیں کر پائیں گے جب تک دوسری چیزیں جیسا کہ انسانوں کو بھلائی کرنے کے تجربات نہیں ہوتے۔ پولوس رسول کا رومیوں کے نام یہ پیغام ہے جو اس فراہمی کو بیان کرتا ہے۔ یسوع مسیح کی خوشخبری میں، خُدا کی راستبازی ظاہر ہوتی ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ اُس میں ایک نقطہ نظر ڈالنے والا ہے۔ یا وہ راستہ جو ہم ذاتی طور پر اپنے قبضہ میں رکھتے ہیں۔ اِس کو مکمل طور پر واضح کیا جا رہا ہے۔

یہ فوری اور مکمل اہم پیغام ہے۔ ہر آدمی معاشرے کا ایک سر گرم ہوتے ہوئے اپنی نظر میں، اپنے پڑوسی کی نظر، اور خُدا کی نظر میں بالکل ٹھیک ہوتا ہے۔ اُسے ہونا بھی چاہیے، اور یہ تمام کچھ اُس کے لیے ہے۔ اس انجیل میں، خُدا کی خوشخبری ظاہر ہوئی ہے۔ یہی وہ ترکیب ہے جس سے سارا کام ہوتا ہے۔ خُدا راستبازی، انصاف اور پاکیزگی کو محفوظ کرنے والا ہے۔ وہ اس طریقے سے ہمیں گومگو کی حالت سے نکالنے اور ہمیں زندگی کی سچائی کے راستے پر ڈالنے جا رہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ راستباز یا نفرادی طور ہر معاشرے کی ترقی کے تمام معاملات میں کامیاب ہو گی۔ جہاں ہر چیز اس طریقہ سے ٹھیک ہوتی ہے اور ٹھیک رہتی ہے کیونکہ یہی راستبازی خُدا میں بھی ہے۔

لوگ موروثی طور پر اچھا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ ہمیشہ سے ایسا کرتے آئے ہیں۔ یہی وہ محرک ہے جو انسان پرست مذہب، ظاہری مسیحی یا اسی طرح کے دوسرے کاموں کو لے کر چلتا ہے۔ سیاستدان ہمیشہ ہمیں کہتے ہیں۔ کہ آخر کار ایک اچھا آدمی ساتھ ساتھ آتا ہے۔ جو ہر چیز کو سیدھا کرنے والا ہے۔ کیا ہر کوئی اُس پر یقین کرتا ہے۔ جب ہم اُس طرح کی تقریریں سُنتے ہیں۔ ہم اپنے سر کو پکڑ لیتے ہیں اور آہ بھرتے ہیں۔ "اے بھائیو، یہاں ہم پھر جاتے ہیں، تاہم، ہم سوچتے ہیں کہ یہ لڑکا کیسا گونگا ہے؟" اب ساتھ ساتھ رسول آتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تجزیہ یہ ہے۔ کہ کوئی آدمی نیکیاں کرتے ہوئے

جھوٹ نہیں بولتا۔ لیکن خود خُدا کی بھلائی میں۔ خُدا نے ہمارے لیے ایک ذاتی حیثیت اور وصف جیسی بھلائی پیدا کی ہے۔ مختلف معاملے کے لیے مختلف ہدایت ہے۔ ہماری نارضامندی سے قطع نظر عوامی سطح پر اسے قبول کرتے ہیں۔ ہم خُدا کی بھلائی اور قوت پر کوئی سوال نہیں اُٹھاتے۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ خود خُدا کی فطرت اور کردار اگر انچارج تھے۔ تو چیزیں یقیناً بہت مختلف ہوتیں۔ یہ راستبازی کیسے حاصل کی جاتی ہے۔ اور یسوع مسیح کی خوشخبری کی طرف سے کام کرنے کی ترتیب کی کیسے تشریح کی گئی ہے۔ انجیلِ مقدس کی ابتدائی اور سادہ بنیادیں رومیوں کے خط میں پائی جاتی ہیں۔

ایمان عمل انگیز ہے جو اُسے کام میں لاتا ہے

خُدا کی بھلائی اور مہربانی کی وجہ سے یہ کام مکمل ہوگا: "۔ ۔ ۔ **اِیمان سے اور ایمان کے لئے ظاہِر ہوتی ہے جیسا لکھا ہے راست باز اِیمان سے جِیتا رہے گا۔**" یہ بڑے اعلیٰ درجے کی اہمیت کا بیان ہے۔ اور یہ بڑھتا رہے گا اور جیسے ہم ترقی کریں گے یہ کُھلتا جائے گا۔ لیکن "**اِیمان سے اور ایمان کے لئے**" کا اصول ابتدائی مرحلے میں متعارف کرایا گیا ہے۔ کیونکہ نئے عہد نامہ میں ہر چیز، خوشخبری اور خُدا کی بادشاہی اسی کے ذریعے عمل کرتی ہے۔ مزید برآں شروع میں یہ جاننا ضروری

ہے۔ کہ "ایمان"، "آنکھوں دیکھے" کے بالکل اُلٹ ہے۔ اس متن کے مطابق **ایمان**، خُدا، اُس کے کلام، اُس کے کردار اور اُس کی قابلیتوں، اور اُس پر اور اُس کے اوصاف کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ '**آنکھوں دیکھے**' انسان کے تمام ایجاد کردہ باتوں کی طرف اشارہ ہے، چاہے یہ انسانی عقل، فراست، دلیل، اخلاقی آگاہی، سمجھنے کی صلاحیت اور عقلی طور پر یا جو کچھ بھی ہو اُسے قبول کرنا۔ یہ سب کچھ آنکھوں دیکھا ہے۔ اور اس کا یسوع مسیح اور اُس کی خوشخبری کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ پرانے عہد نامہ کی تجویز، جو کہ ناکام ہوئی، جو آدمی پر اور آنکھوں دیکھے پر بھروسہ کرتا تھا۔ نئے عہد نامہ کا یسوع مسیح اور اُس کی خوشخبری کے ذریعے سے حل خُدا، اُس کی سچائی، اُس کے پیار اور اُس کی قابلیت جو کرتی ہے اُس پر بھروسہ کرتا ہے جو اُس نے ہمارے کرنے کے لیے چُنا ہے اور وہ کرے گا۔ یہ دو عظیم تجاویز ہیں۔ جو خُدا کے سامنے انسانی ذات کے آنکھوں دیکھے یا ایمان سے پہلے کی ہیں: مقدس پولوس اُن کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی خواہش رکھتا ہے جو انجیلِ مقدس میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ کہ یہ کیسے کام کرتی ہے۔

خُدا کے غیظ و غضب کا انکشاف

ایمان کے ذریعے سے راستبازی کو مضمون میں لینے سے پہلے پولوس رسول ہم سے خُدا کے غیظ و غضب کی بات کرتا ہے۔ یہ بھی آسمان سے زمین پر منکشف ہوا تھا۔ خُدا کے مکمل اوصاف اور لازمی سر گرمیوں کے درمیان برائی کے خلاف غضب اور عدالت ہیں۔ خدا کے غضب کا انکشاف انجیل نے کیا بلکہ انسان کے بُرے رویے پر خُدا کا ردِ عمل ہے۔ اگر تم جاننا چاہتے ہو۔ کہ چیزیں اس طرح سے کیوں ہو رہی ہیں۔ اور صورتِ حال کی درستگی کے لیے ایمان سے خُدا کی راستبازی کو کیوں لیا جاتا ہے اس کی پیروی کرتے ہوئے یہ بہت خاص بحث ہے

رومیوں 18:1 کیُونکہ خُدا کا غضب اُن آدمیوں کی تمام بے دِینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہِر ہوتا ہے جو حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں;

انسانی تجربے میں ناراستی ہے جو معاشروں کو دُنیا میں ہونے والے واقعات اور خُدا کے ساتھ انسان کے رشتے کو متاثر کرتی ہے۔ یہ بھلائی اور خُدا کی زمین پر آنے والی مہربانی اور برکت کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ خُدا عظیم خالق ہے۔ صرف وہی اکیلا ہے جس نے سب کچھ بنایا اور اسے شروع کر دیا۔ وہ اپنی قدرت سے یہ کام کرتا ہے۔ اور اِن سب کو وجود میں آنے کی اجازت دیتا ہے۔ جب خُدا ناراستی دیکھتا ہے۔ تو وہ اجازت نہیں دے گا کہ اسے کوتاہی کی حالت میں بڑے آرام سے مکمل کیا جائے۔ جب ناراستی راستی کے ساتھ متصادم ہوتی ہے —— جہاں لاقانونیت عدل کے مخالف آتی ہے—— وہاں پر مشکل آتی ہے۔ خُدا محبت کا خُدا ہے اور ساتھ ساتھ غیظ و غضب کا خُدا بھی ہے۔ یہ زوال پذیر دماغ کے برعکس ہو سکتا ہے، لیکن خُدا کے لیے، بائبل کے لیے، یا جن کے ذہن گناہوں سے آزاد کیے ہوئے ہیں اُن لوگوں کے لیے یہ مشکل نہیں ہے اور سوچ کی راہ ہے۔ یہ دو اوصاف —— محبت اور قہر—— صرف خُدا کے قبضہ میں ہیں۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ انسان اسے سمجھنے میں ناکام رہتا ہے۔ خُدا قہر کا خُدا بھی ہے اور ناراستی کی عدالت کرے گا۔

کوئی ملحد نہیں ہیں —— بس جھوٹے ہیں

خُدا اپنے قہر کو انسان کے خلاف افشاں کرتا ہے۔ جو سچائی کو دیکھتا ہے پھر بھی ناراستی کو تھامے رکھتا ہے یا دوسرے لفظوں میں اسے حقیر سمجھتا ہے، اسے نظر انداز کرتا ہے۔ اِس کے معنی کو مسخ کرتا ہے، یا اسے گھٹاتا ہے۔

رومیوں 19:1 کیُونکہ جو کچھ خُدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے وہ اُن کے باطِن میں ظاہِر ہے۔ اِس لئے کہ خُدا نے اُس کو اُن پر ظاہِر کر دِیا۔

رومیوں 20:1 کیُونکہ اُس کی اَن دیکھی صِفتیں یعنی اُس کی ازلی قُدرت اور الوہِیت دُنیا کی پَیدائش کے وقت سے بنائی ہُوئی چِیزوں کے ذرِیعہ سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں۔ یہاں تک کہ اُن کو کچھ عُذر باقی نہیں۔

رسول کہتے ہیں —— اور بائبل تعلیم دیتی ہے —— کہ انسان سچائی کو جانتے ہیں اور اسے چُننا قبول نہیں کرتے۔ استقرائی استدلال اور خیالی نظریہ وجودیت کی عقلی اور فلسفیانہ دُنیا میں مادہ پرستی کے بہت سے دعوے ہیں: "ہم نہیں جانتے۔ اگر وہ ایسے ہوں تو ہم پُر یقین نہیں ہو سکتے۔ اور حقیقت میں ہم اِن باتوں کا تجربہ نہیں کر سکتے اور بتا نہیں سکتے۔ لیکن بائبل ایک بہت مختلف کہانی بتاتی ہے۔ ہر " غیر ایمان یافتہ" سچائی کو جانتا ہے۔ اور اُسے قبول کرنے سے انکاری ہے۔ مقدس پولوس رسول کے مطابق، کسی دہریے کے طور پر ایسی کوئی بات نہیں۔ اگر ہے، آپ کا مطلب ہے کہ ایک آدمی جو یہ نہیں بتا سکتا کہ خُدا ہے یا نہیں یا یہ کہ اُس نے آسمان اور زمین بنائے ہیں۔ بائبل کے مطابق یہ سچ ہے۔ حال ہی میں ایک آدمی ریسٹورنٹ میں زور زور سے اور دھاڑ دھاڑ کر چلاتا ہوا اپنے پاؤں پر اُچھلا۔ اُس نے دلیل دی کہ اُسے بتانے کا مجھے کوئی حق نہیں ہے کہ وہ دعویٰ کرنے میں بدنیت ہے کہ اُس کا یقین نہیں تھا کہ خُدا ہے۔ لیکن وہ میں نہیں تھا جس نے اُسے بتایا۔ بائبل کہتی ہے —— مقدس پولوس رسول کہتے ہیں۔ سادہ سی بات یہ ہے کہ یہ دعوے درست نہیں ہیں۔ اِس کو دوبارہ سنو۔ "**کہ جو کچھ خُدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے** وہ **اُن کے باطِن میں ظاہِر ہے** کیونکہ **کہ خُدا نے اُس کو** اُن پر **ظاہِر کر دِیا۔** کیونکہ دنیا کی **اَن دیکھی** چیزیں جو بنائی گئی ہیں۔ **صاف نظر آتی ہیں**، اُن چیزوں کے ذریعے سے معلوم کر کے جو بنائی گئی ہیں۔ یہاں تک کہ

خُدا کی ازلی قُدرت اور الوہیت سے ،تاکہ کچھ عُزر باقی نہیں ہو۔ کیونکہ جب وہ خُدا کو جانیں، وہ اُس کی پرستش نہ کریں اور نہ ہی اُس کی شکر گزاری کریں۔"

بے اعتقادی کے دعویٰ کی بے وقوفی

کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ وہ حقیقی طور پر اور واقعی خُدا پر ایمان نہیں رکھتا۔ اُسے بائبل کا یہ بیان ناخوش کرتا ہے۔ اور بطور جھوٹ اُسے ملامت کرتا ہے۔ وہ خُدا کی موجودگی کے متعلق پُریقین نہیں ہے، اور اُسے اِس بات کا بھی یقین نہیں ہے کہ خُدا ہے، اُس نے زمین اور آسمان بنایا ہے۔ اُسے دنیاوی تعلیم میں بتایا گیا ہے کہ یہ سچ نہیں ہے۔ وہ کیسے یقین کر سکتا ہے اور کس طرح وہ ذمہ داری لے سکتا ہے؟ آئیں ہم اِس شخص کے دعوے کی جانچ کرتے ہیں۔ آئیں عمارت کی طرف ایک لمحے کے لیے دیکھیں۔ چھت کی لکیر، چھجے، اور کھڑکی کی وضع قطع کو دیکھیں۔ آئیں اندر چلیں اور شہتیر، گرجے کی چھتوں، سخت لکڑی کے فرش کی پالش اور فرش کی ماہرانہ بناوٹ کو دیکھیں۔ اپنے ارد گرد ایک محتاط نظر ڈالنے کے بعد، آپ مجھے کہتے ہیں۔ "اِس عمارت کے لیے کسی نے بہت سوچ بچار کی ہے۔ میں اُس ماہرِ تعمیرات کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں جس نے اسے بنایا، کیونکہ میرا ابھی ایک کام ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ میرے لیے اسے کرے۔"

میں آپ کی طرف ایک حقارت بھرے اور درد سے بھرپور اظہار کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ اور کہتا ہوں، " دوستو، ایک منٹ کے لیے انتظار کرو۔ فرض کرو تم اُن خیالاتی اور ناتجربہ کار چیزوں کے بارے میں جو ظاہر ہو سکتی ہیں سے کیسے بھاگ سکتے ہو؟ اِس کے بارے میں تم کہہ سکتے ہو، لیکن اِس کے بارے میں کون پُریقین ہو سکتا ہے؟

تم نے کسی معمار کو نہیں دیکھا جس نے اِس عمارت کو تعمیر کیا ہو، نہ آپ نے اور نہ ہی میں نے کسی ایسے شخص سے بات کی ہے جس نے اِس کی تعمیر کو دیکھنے کا دعویٰ کیا ہو۔ اگر کوئی اور طریقہ ہوا تو کیا ہو گا؟ کیا ہو گا اگر کسی دِن تیز ہوا اِس گھاٹی کی طرف چلی، اُسے نے درخت اُکھاڑ دیئے اور اِس کھاڑی سے مٹی اور لکڑیاں ہوا میں اُڑا دیں؟ اگر باڑ کو تباہ کر دیا گیا۔ اور تیز اور خوفزدہ ہوا نے باڑ کی تاروں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کیلوں کی طرح توڑ دیا؟ کیا ہو گا اگر یہ سب کچھ اس طرح واقع ہو گیا کہ کیچڑ نے اوکھلی کا کام

دیااور درخت بالکل سیدھے تختوں میں ٹوٹ پھوٹ گئے۔ کیا ہو گا اگر کیل درختوں کے ٹکڑوں میں گڑھ جائیں یہ تو ایسے ہی ہے کہ کیچڑ اور لکڑی اکٹھے مل جائیں۔ اور یہ ایک قدرتی چناؤ کی طرح واقع ہوں جیسے تاریخ میں کوئی حقیقی واقعہ ہوتا ہے اور لاکھوں سالوں سے نقلی نہ ہو؟ یقینی طور پر ایسے لگتا ہے جیسے کسی نے اسے تعمیر کیا ہے، اور اسی وجہ سے تم فرض کرتے ہو کہ یہ انہوں نے کیا۔ لیکن تم اسے ثابت نہیں کر سکتے کہ تم اسے جانتے ہو۔ دوسری بھی وضاحتیں ہیں۔ جو کہ ٹھیک ہو سکتی ہیں۔ جنہوں نے میرے خیالات کو توجہ دی۔ اور مجھ پر روایتی دانش کے خلاف بطور رضامند آدمی کے چھاپ لگادی۔ میں نے اِس خیال کو زیادہ پسند کیا جب تک کہ کوئی دوسری صورت ظاہر نہیں ہوتی۔ اُس وقت تک میں اپنے منظر نامہ کے طور پر چلتا ہوں۔"

اگر میں آپ کا قائل ہو جاتا ہوں۔ جس کے بارے میں میں سنجیدہ ہوں، آپ کا ردِ عمل کیا ہو گا؟ ہو سکتا ہے کہ شاید آپ وہی کہیں جو مجھے پسند ہے: " دوستو، میں نہیں جانتا کہ آپ کیا کرنے جا رہے ہو۔ میں نہیں جانتا کہ تمہارے دِل میں کیا ہے اور کس نقطہ پر کوشش کرنے جا رہے ہو۔ لیکن مجھے نہ بتانا جو آپ سمجھتے ہو کہ وہ بے معنی اور لغو ہے۔ آپ کا اِس طرح کی کسی بات پر یقین کرنا ممکن نہیں ہو سکتا۔ کہ جب تک تم مکمل طور پر اُس کا حلیہ نہیں بگاڑ دیتے اور ٹیڑھا میڑھا نہیں کر دیتے۔ مجھے قائل کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ کہ تم ماہر تعمیر اور معمار کا کام نہیں دیکھ سکتے اور تم یقین کے بارے میں واقع نہیں جانتے۔ کہ کوئی اسے بنا سکتا ہے یا نہیں۔

قدرتی انتخاب فی الحقیقت خلافِ طبع لالچ

ہو سکتا ہے کہ تم سوچتے ہو کہ یہ ایک منفرد مثال، لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ اس طرح سے گھر بنانے کا جو موقع آ رہا ہے۔ یہ اُس سے لاکھوں بار بہتر ہے جیسے کہ اپنے نظام کے ساتھ یہ کائنات، ماحول، ساخت اور فعالیت اور قدرتی انتخاب کے ساتھ وجود میں آ رہی ہے۔ اتفاق سے وجود میں آنے والے **زندگی** کے امکانات دوری کی طرف بڑھ کر رہے ہیں۔ جو کہ حقیقت میں ناممکن ہے **زندگی بے جان** چیزوں سے نہیں نکل سکتی۔ یہ دیوانگی، حماقت اور سراب ہے۔ پھر لوگ اِس پر اتنا یقین کیوں رکھتے ہیں؟ پہلے مرحلے پر وہ اِس پر **یقین نہیں کرتے: اُن میں سے ایک بھی نہیں**، اب، اور **ماضی** کے کسی

بھی وقت، یا **مستقبل** کے کسی بھی وقت ۔ وہ صرف بے ایمان بن رہے ہیں۔ ہم بطور بائبل پر ایمان رکھنے والے مسیحی اِس کو جاننے کا ایک بر تر نقطہ رکھتے ہیں۔ جس کا وہ دعویٰ کرتے ہیں وہ وجہ یہ ہے، کیونکہ اُن کی بے ہودگی، شیطان کی طرح اور اپنے فاسد اور شریر راہنماؤں کی طرح ہے۔ اُن کی خواہش ہے کہ خُدا کو نیچے اُتار لیں۔ اور اس کا سہرا وہ خود حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

بے ایمان بے وقوف کا باولا دماغ

یہی ہے جو پولوس رسول اس مثال میں کہہ رہا ہے۔ اگر تم نے کسی کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ خُدا ہے یا یہ کہ اُس نے زمین و آسمان کو بنایا ہے، تو پہلی چیز یہ ہے کہ تم اسے **یقینی** بنا سکتے ہو۔ کہ تم ایک جھوٹے سے، ایک کفر بکنے والے اور ایک بے وقوف سے بات کر رہے ہو۔ وہ **یقینی** طور پر اور مثبت طور پر اس معاملے کے بارے میں جانتا ہے۔ کہ **کوئی بات نہیں یہ دعوے کیا ہیں**۔ یہ تلاش کرنے میں وقت ضائع نہ کرو کہ **لوگ اس پر ایمان کیوں رکھتے ہیں یا وہ اس پر ایمان نہیں رکھتے**۔ اُن میں سے کوئی نہیں جو کرتا یا اُس نے کیا ہے۔ مقدس پولوس ہمیں کیا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اِس بکو اس پر **یقین کرنے کا دعویٰ کیوں کرتے ہیں**۔ یہاں پر کچھ ہے جو **اُن کو اِس طرف لے کے آگے بڑھتا ہے**، انجیل کا یہ حصہ خُدا کے نقطہ نظر کو سمجھنے کے لیے ہے۔ کہ **کفر بکنے والا** مقدس خُدا، اُس کی مقدس تخلیق اور اُس کے مقدس کلام کے خلاف **جھوٹ کیوں بولتا ہے**۔

باب نمبر4

مقدس رسول کے مطابق دہریے کی طرح کی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ آدمی کوئی وجود نہیں رکھتا جو حقیقت میں خُدا کے وجود پر یقین نہیں رکھتا۔ اگر کوئی آدمی یہ دلیل دیتا ہے کہ اُس کے پاس کوئی وجہ نہیں ہے کہ خُدا کا کوئی وجود ہے۔ تو وہ جھوٹا ہے۔ یہ شخص کی واضح سوچ ہے۔ زندگی میں کچھ باتیں ہوتی ہیں۔ جو ایک عام آدمی نظرانداز کر سکتا ہے اور اُن کا انکار کر سکتا ہے۔ مختلف مضامین کی کسی بھی تعداد پر انتہا پسند ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ایک شخص کو ٹیلی وژن پر یہ دعویٰ کرتے دیکھا۔ کہ سونا ایک عادت ہے کوئی شخص ریاضت سے اِس کو توڑ سکتا ہے انسانی زندگی کے لیے نیند ضروری نہیں ہے۔ ایک انسان اگر چاہے تو سونے کی اِس عادت کو ختم کر سکتا ہے۔ جبکہ ہم میں سے بیشتر لوگ ضرورت سے زیادہ سوتے ہیں۔ ہم میں سے کچھ ہوں گے۔ یہ سُنا ہے کہ کسی نے دعویٰ کیا ہے کہ انسان کھانے کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے یہ سچ ہی ہو گا۔ اگر اِن مضامین اور دلائل کے بارے میں جس کسی نے بھی لادین ہونے کا دعویٰ کیا ہو گا۔ یقین کرنے کے لیے جاننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ ہم اُسے قبول نہیں کر پائیں گے۔ یہ ایک جھوٹ ہو گا۔ بائبل کے مطابق اِس طرح کا کوئی آدمی نہیں جو ایمانداری سے یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ کوئی خالق بھی ہے۔

بائبل کی یہ دلیل نہیں ہے کہ ہر شخص خُدا پر ایمان رکھتا ہے۔ اور وہ نجات پا چکا ہے چاہے وہ اسے جانتا ہے یا نہیں، کیونکہ یہ تمام کچھ کرنے کی ضرورت ہے کہ اُسکا خُدا پر ایمان ہے۔ یہ مذہب کا کائناتی اصول ہے کہ اسے روایتی مسیحت نے چرچ کے تمام ادوار میں رَد کر دیا۔ یہ یقینی طور پر بائبل کی تعلیم نہیں ہے۔ رسول کا یہاں پر کیا کہنا ہے کہ یہ خُدا کے لیے بے اعتقادی، بے حُرمتی اور بے توقیری کے انفرادی طور پر بے ڈھنگے، سوچے سمجھے، خود سر اور بین الاقوامی دعوے ہیں۔

کچھ سال پہلے میں علمِ حیوانات کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اور اس کورس کا یہ علمِ جینیات کا حصّہ تھا۔ ایک بات ہے۔ ہم نے اپنے مطالعہ کی ایک یاداشت بنائی کہ جَنِین کے اندر ایک جھلی کی دیوار ہوتی

ہے۔ یہ سیدھی سمت میں حرکت کرتی ہے۔اور پھر اچانک یہ اُلٹ جاتی ہے، جس کا مطلب ہے کہ یہ باہر کی طرف مڑ جاتی ہے۔ پھر یہ سیدھی سمت میں حرکت کرتی ہے جہاں پر یہ تھوڑی دیر کے لیے جاری رہتی ہے اور یہ اندر کی طرف مڑ جاتی ہے۔ کوئی سائنسدان آج تک یہ نہیں بتا سکا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ جسم میں کسی نہ کسی جگہ یہ علامت بتاتی ہے کہ جھلی کی دیوار میں یہ ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے۔ لیکن اس کے بارے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہیں یہ ایسا تو نہیں کہ دوسرے طریقہ سے یہ آپ کی ناک اندر کی طرف مڑ جاتی اور تمہارا منہ مخالف سمت میں مڑ جاتا۔

نوعیت کے اعتبار سے، ہر مائع انسان کے علم کے مطابق سُکڑتا ہے اور بھاری ہو جاتا ہے جب یہ جم جاتا ہے سوائے ایک —— پانی کے۔اب اگر پانی سُکڑ گیا۔اور جم جانے پر بھاری ہو گیا، برف دریاؤں اور سمندروں کی تہہ میں ڈوب جاتی ہے۔اس سے پہلے کہ اس زمین کا درجہ حرارت برف کی طرح اگر صفر سے بھی نیچے ہو گیا تو انسان کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔ ہم اِس حیرت ناک فطرت کے لا متناہی دور کی طرف جا سکے، لیکن نقطہ یہ ہے کہ ایک ایماندار انفرادی طور پر نہیں جا سکتا اور ان باتوں کو اتفاقیہ نہیں لے سکتا۔ کوئی بھی شخص دھات کا ایک ذرہ، تار کا ایک بل اور مٹی کے برتن کا ایک ٹکڑا اور بوری میں گلاس، کچھ سالوں کے لیے ادھر اُدھر ہلا کر اُسے باہر نکالے اور ایک عمدہ قسم کی سوئس گھڑی جو کہ کامل بنی ہوئی ہو اور عمدگی سے کام کر رہی ہو کی توقع نہیں کر سکتا۔ آپ جانتے کہ یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔اِن چیزوں کا یکجا کرنے سے جو عمدہ گھڑی کے لیے درکار ہیں۔ایک اعلیٰ ذہن اور منصوبہ چاہیے۔ وہ یہ نہیں کر سکتے، اور اُن سے یہ اتفاقیہ بھی نہیں ہو پائے گا۔

ہمارے خالق کے وجود کی شہادتیں اور ثبوت یہاں —— وہاں —— اور ہمارے ارد گرد ہر جگہ ہیں! آج کی نام نہاد مسیحی دنیا میں کچھ ایسا ہے کہ ایک ''یزدانی ارتقاء'' کا ایک لیبل لگا ہوا ہے۔ جس کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ خُدا خالق ہے۔ لیکن اُس نے یہ سب کچھ کائنات کے قدرتی طور پر تبدیل ہونے کے عمل سے کیا ہے۔ یہ روایتی ہے۔ خُدا کا وجود سب کچھ خود بخود تخلیق ہو جانے کی تردید کرتا ہے۔ یکساں طور پر، ارتقاء خالقِ خُدا کے کسی بھی امکان کو رد کرتا ہے۔ **یزدانی ارتقاء** ایک سنکریٹک اصطلاح ہے۔ یہ ایک

تضاد ہے۔شاید مسیحی یہ سب کچھ نہیں جانتے۔ لیکن ارتقائی سائنسدانوں نے یہ کیا،اور واضح طور پر اس کی تصدیق کی۔

حال ہی میں میں نے کسی موضوع پر ایک آدمی کا انٹرویو سُنا۔اور یہ مذہب پر تھا۔اس مرحلے پر غم و غصہ کے نقطہ پر وہ مشتعل ہو گیا۔اُس نے کہا،" میں کچھ بنیاد پرست مسیحیوں کی بات کر رہا ہوں۔ جونہی میں نے اپنے ایک ملحد (دہریہ) ہونے کے بارے میں بتایا۔جو خُدا پر یقین نہیں رکھتے،انہوں نے مجھے بتایا کہ میں مسیحی نہیں ہو سکتا" اُس کا خیال تھا کہ یہ بہت تنگ، ہٹ دھرم اور سخت گیر سا نقطہ ہے۔ ہر کوئی مسیح کے رتبہ سے کیوں انکاری ہے یہ صرف اس لیے کہ اُس کا خُدا پر ایمان نہیں ہے؟اس طرح کی حالت میں، محبت، شفقت اور بھلائی جس کے بارے میں مسیحی ہمیشہ بات کرتے رہتے ہیں کہاں ہے؟اس طرح کی وجہ کو دیکھ حیرانگی میں اپنے سر کو کھرچتے ہیں۔اس "مسیحی" کی اصطلاح کے بارے میں یہ شخص کیا سوچتا ہے؟ہم بھی اسی طرح حیران ہوتے ہیں جب ہم لوگوں کو "یزدانی ارتقاء" کے بارے میں بات کرتے ہوئے سُنتے ہیں۔

بہت سے لوگ مسیحیوں کے بارے میں آپس میں بات چیت کرتے ہیں،اور اُن کی تخلیق کو چھوڑنے کی خواہش ہے کہ جیسے علامتوں کو صاف کیا جاتا ہے۔یہ خُدا کا ایک طریقہ ہے کہ لاعلم اور نابالغ لوگوں تک پیغام پہنچانے کی کوشش کی جائے۔کیونکہ اُن میں سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے،وہ کہتے ہیں۔بظاہر اِس خود کار راستباز اور متکبر انسان پرست مذہبی سوچتے ہیں۔کہ وہ اس کے متعلق جانتے ہیں۔ عظیم شخص موسیٰ سے بھی زیادہ جو خُدا کے ساتھ روبرو بات کرتا تھا۔لیکن یہ ایک اور بحث ہے۔ہم یہاں پر صرف ایک مسئلے بائبل کی علامات پر سوچنا چاہتے ہیں۔اور کیوں پیدائش کی علامتوں میں سے نہیں ہے۔

کیا بائبل میں کوئی علامتیت ہے۔اور،اگر ایسا ہے تو،یہ ایک لازمی سچائی ہے جو ہم تک اس طریقہ سے پہنچائی گئی ہے۔تو جواب ہے ہاں،اور یہ صرف بائبل ہی نہیں،اگرچہ یہی ہمارا تعلق ہے۔ابلاغ کی تمام اقسام،چاہے یہ گفتگو، تحریر، مصوری یا جو بھی تمہارے پاس ہو۔علامتی یا تمثیلی زبان بہت بڑے ثبوت ہیں۔قدیم دور سے ایسا ہی رہا ہے۔

ابھی لغوی بیان میں، جس کا ٹھیک طرح سے کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔
کسی علامت پر مشتمل نہیں ہے، یہ ایسا ہی روشن اور معنی خیز ہے۔ اِس جدید روشن خیال دور میں انسان دوست مفت اخلاقی وسیلہ سے دلکشی لینے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اپنے آپ کو مشین کے آگے کم تر کر کے انسان اپنی انفرادیت کو کھو بیٹھا۔ یہ کوشش ہو رہی ہے کہ آدمی جیسا ایک کمپیوٹر روبوٹ بنا لیا جائے۔ اُس میں ڈیٹا ڈالا جائے اور اُس میں اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے کا پروگرام ڈالا جائے۔ اور وہ جواب بھی دے۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ برابر کام کرنے کی صلاحیت اُس میں ڈالنا یہ اُس کو اِس کی صلاحیت سے محروم کرنے کی کوشش ہے۔ ہمیں کیمیائی اور میکانکی بنیادوں کی تشریح کے بغیر اپنے آپ کسی بھی نتیجے پر آنے کی تربیت دی جا رہی ہے۔ یہ فطرت کے برعکس ہے۔ یہ سچ ہے کہ انسان گرا، لیکن خُدا کے کچھ عکس ابھی باقی ہیں۔ ابھی تک انسان اور اُس کی خود روئی اور اپنی مرضی کا مالک، جو اُس میں قائم ہے اُس کی اکلوتی اُمید ہے۔ یہاں تک کہ گرتی ہوئی حالت، انسان ہمیشہ اس قابل رہا ——
سوشیالوجسٹ، ملحد، ادباء اور دوسرے طاقت توڑنے والے اور جوڑ توڑ کرنے والوں کے بغیر کسی وضاحتی فارمولا کے —— لغوی بیان اور علامتیت میں فرق بتاتے ہوئے۔

آئیں نقطہ نظر کو سمجھنے کے لیے ایک قطعی طور پر سادہ مثال کو لیتے ہیں۔ فرض کریں ہم ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ایک آدمی اندر آتا ہے —— آدمی جس کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے۔ وہ خود کو جنبش دیتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو مسلتا ہوا کہتا ہے، "باہر تو موسلا دھار بارش ہو رہی ہے" ہم کچھ نہیں کہتے لیکن ہم نے اپنے ذہن میں ایک رائے قائم کی کہ اُس کا مطلب کیا ہے۔ کچھ لمحات کے بعد دروازہ کُھلتا ہے۔ ایک اور آدمی اندر آتا ہے۔ ہم نے اس آدمی کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ کہتا ہے، "ہمیں تلاش کرنا چاہیے۔ صحن میں یہ موسلا دھار بارش کس سے متعلق ہے۔ مالک کو اُسے بھیڑ خانہ میں بند رکھنا چاہیے یا اُسے پٹا ڈالنا چاہیے۔ یہ صحیح نہیں ہے وہ بے لگام چل رہی ہے۔ اور ہر چیز کا ستیاناس کر رہی ہے۔" دوبارہ، ہم کوئی سوال نہیں اُٹھاتے، ہم کوئی ردِ عمل نہیں دیتے کہ اُس نے کیا کہا، ہم اپنے صرف ذہنوں کے مطابق اس پر عمل کرتے ہیں اور ایک رائے قائم کرتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ جاننے کے لیے آپ میں بہت اعلیٰ ذہانت یا تعلیم ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ پہلا آدمی اصطلاحاً کیسے بات کر

رہا ہے۔اور دوسرا آدمی کیسے لفظاً بات کر رہا ہے۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں۔اور کسی کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہمیں ہدایات دے۔ طبعی طور پر ہم جانتے ہیں کہ یہ معاملہ ہے۔

تخلیق کی لفظیت

جب بائبل تخلیق کے متعلق بات کرتی ہے، یہ بیان کرتی ہے کہ خُدا نے افراتفری کو ترتیب دیا۔اور وہاں پر روشنی نہیں تھی،اور پھر خُدا نے کہا" **روشنی ہو جائے**"اور روشنی ہو گئی۔ پھر اُس نے دِن کو دو حصّوں میں تقسیم کیا: ایک جو روشنی والا حصّہ تھا اُسے دِن کہا اور جو حصّہ تاریک تھا اُسے رات یا شام کہا۔ باہر خلا میں زمین کے تعلق سے مقررہ روشنی زمین کی ایک گردش تھی۔ صُبح شام ایک —— دِن —— تھا یہ پہلا دِن تھا۔ آئیں اسی طرح کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ جیسے پہلے تھی۔ میں نے تمہارے لیے پیدائش کے پہلے باب سے پڑھا ہے جو تم نے سُنا۔ تم نے مجھ سے کوئی سول نہیں کیا،اور تم نے بائبل یا اس کی تفسیر کے کسی مطالعہ میں اپنے آپ کو مبتلا نہیں کیا۔ تم نے صرف اسے سُنا،اور اس کے مطلب کو اپنے ذہن میں سمجھا۔ تم نے پہلے سے حاصل کیے ہوئے تصور یا قیاس کے لیے کوشش نہیں کی۔اِس تصور کو موڑ کر موزوں بنانے کے لیے کوئی فوری کوشش نہیں کی گئی جس کی آپ نے حمایت کی ہو۔ تم نے صرف اُسے سُنا اور اُس پر ردِ عمل ظاہر کر دیا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ اِس کا مطلب کیا ہے؟ کیا یہ اُتنا واضح نہیں ہے جتنا کہ کوئی اُس سے زیادہ لفظی طور پر کہہ نہیں سکتا؟ ایک چوبیس گھنٹے کا دِن؛ مقررہ روشنی کے وسیلہ کا تعلق زمین کی ایک گردش سے ہے۔ یہ کوئی لاکھوں سالوں کے بارے میں بات کرنے کا مجازی طریقہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک لغوی طریقہ ہے جو تم ممکن طور دِن کے بیان کے بارے میں تصور کر سکتے ہو۔

سائنسی حقائق زمین کے بارے میں 5,000 سال سے پرانا ظاہر نہیں کر سکتے

تخلیق کے مضمون کے بارے میں اور اِس کی ابتداء کے بارے میں، جو وہاں موجود ہے وہ توجہ کے قابل ہے۔ کوئی حقیقت نہیں —— تاریخی، کیمیائی، ارضیاتی، علم ماضی طبقات ارض۔ علمِ تشریحِ بشریات یا کوئی اور —— کہ زمین 6,000 سال سے زیادہ پرانی نہیں ہے۔ جو کہ تاریخی روایتی مسیحیوں کی حالت ہے۔اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے —— ایک بھی حقیقت نہیں! اور بہت تھیوریاں ہیں۔اور بہت سے نظریات ہیں۔ایسے نظریات جو حقیقت بن گئے ہیں۔ اگر تم انسان کی ابتداء کو قبول کرتے ہو جو

نظریے کو پیش کرتا ہے۔ لیکن کوئی حقیقت نہیں —— کسی قسم کی کوئی چھوٹی سی ایک کپڑے کی کتر یا جو کچھ بھی۔ لکھی ہوئی تاریخ جس کا کچھ ریکارڈ ہے وہ 5,000 سال سے کم ہے۔ تاریخی قدامت پسند مسیحیوں کی طرف سب سے زیادہ استعمال کی جانے والی تاریخ کی کتاب عشر ہے۔ جس میں 4,300 میں سیلاب کا ذکر ہے۔ جو کہ بہت اچھی طرح سے منسلک ہے۔ جب تم لکھی گئی تاریخ سے تھوڑا پچھلے دور میں جاتے ہو۔ تو تم صرف نظریے پر غور و فکر کر سکتے ہو۔ جب تم لکھی گئی تاریخ سے تھوڑا پچھلے دور میں جاتے ہو۔ تو تم سائنس کی حقیقت سے باہر چلے جاتے ہو۔ سائنس صرف قوتوں پر رائے دے سکتی ہے۔ جس پر کام ہو رہا ہوتا ہے، جس کا مشاہدہ ہو سکتا ہے، جس کی پیمائش ہو سکتی ہے۔ جو مطالعہ کو جنم دیتی ہے۔ حرکت کے پہلے اور دوسرے قانون ہمیں سکھاتا ہے۔ کہ کوئی مادہ پیدا نہیں کیا جا رہا اور نہ ہی کوئی مادہ تباہ کیا جا رہا ہے؛ یہ صرف دوبارہ سے ترتیب دیا جا رہا ہے۔ وہ ہمیں سکھاتے ہیں۔ کہ تخلیق کی حالت میں کچھ نہیں ہے۔ موجودہ دور کی ہر چیز فنا اور زوال کی حالت میں ہے۔ تخلیقی قوتیں مسلسل جاری نہیں ہیں۔ اور لکھی گئی تاریخ کے دور میں نہیں ہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ سائنس کے تخلیق کے بارے کوئی تاثرات نہیں ہیں۔ اِس نقطہ کو ہینری مورس اور جان وائیٹ کومب نے اپنی کتابوں میں بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے، **دی جینیسس فلڈ**، اور ہینری مورس نے دوبارہ اپنی کتاب میں جس کا نام **دنیا کا شروع** میں بھی وضاحت کی۔ سائنس کے تخلیق کے بارے کوئی تاثرات نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ کر نہیں سکتی، یہ کرتی نہیں ہے۔ سائنسدانوں کے وہ بیانات جو انہوں نے تخلیق کے متعلق دیئے ہیں۔ وہ سائنس کے بیانات نہیں ہیں بلکہ یہ ایمان کے بیانات ہیں۔ یہ انسانوں کے یقین و اعتقادات ہیں۔ وہ قوتوں کا مطالعہ نہیں کرتے **جس کا کوئی وجود نہیں** ہے۔ تخلیق **اس وقت وجود نہیں رکھتی**۔ پس یہ **سائنسی منصوبہ نہیں ہو سکتی**۔ یہ صرف ایک **رائے** ہو سکتی ہے، اُن سائنسدانوں کا بھروسہ جو بیانات کو ثابت نہیں کر سکے جو انہوں نے دیئے۔ بہت سے بیانات سائنسی حلقہ کے نام نہاد بیانات ہیں، اور بہت سے سادہ مزاج نوجوانوں کے ذہن اُس یقینی ایمان کے دعووں اور تھیوریوں سے مغلوب ہوئے ہیں۔ لیکن حقائق کی طرف سے اُن کو کسی ذریعے سے حمایت نہیں ملی۔ ابھی تک یہ دلچسپ بات ہے کہ اِن میں سے کتنی چیزیں بطور حقیقیت لی گئی ہیں۔

اژدہا نہیں اُن کا کام دیتا ہے

یہ قطعی طور پر ویسا ہی ہے جیسا مقدس پولوس رسول یہاں بیان کرتا ہے۔ وہ آیت نمبر 21 میں بیان فرماتے ہیں:

رومیوں 21:1 اِس لئے کہ اگرچہ اُنہوں نے نے خُدا کو جان تو لیا، مگر اُس کی خُدائی کے لائق اُس کی تمجید، اور شُکر گزاری نہ کی؛ بلکہ باطِل خیالات میں پڑ گئے، اور اُن کے بے سمجھ دِلوں پر اندھیرا چھا گیا۔

انہوں نے خُدا کو دیکھا لیکن انہوں نے اُسے بطور خُدا قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ خالق کے شُکر گزار نہ ہوئے۔ اس کی بجائے، وہ بے وقعت ہو گئے —— وہ اپنے آپ میں پھول گئے —— خالی ذہن (ہلکا پن کا مطلب ہے ایسے خالی جیسے تکبر) اور چیزوں کا تصور کرنا شروع کیا: وہ "اپنے خیالات میں فضول بن گئے۔" جب انہوں نے یہ کیا، اُن کے ذہنوں سے روشنی باہر ہو گئی: "اُن کے بے وقوف دِل پر تاریکی چھا گئی۔" ایسی صلاحتیں جیسا کہ اخلاقی طور پر گرا ہوا جو چیزوں کی خبر رکھتا ہے، اُس نے کھونا شروع کر دیا جب وہ خُدا سے دور ہو گئے اور تصور کرنا شروع کر دیا کہ وہ یہاں کس طرح ہے اُس نے خالق کی موجودگی یا مخلوق میں اُس کی کاریگری کی پہچان سے انکار کر دیا۔ اِس بارے میں کوئی غلطی نہیں کی؛ یہ دہریے پن، ارتقاء یا ڈی این اے کی تلاش کرنے والوں کی تحریک ہے۔ یہ مذہبی گستاخی اور بائبل اور تخلیق کی کہانی کا مذاق اُڑانا ہے۔ در حقیقت، اُن کی کوئی دوسری بنیادی تحریک نہیں ہے، اس کو مکاشفہ 27:13 میں بڑا واضح کیا گیا ہے۔ اُن کا **مقصد** تعلیم دینا نہیں ہے بلکہ جھانسے کے ذریعے سے ذہن کو دھونا ہے۔

اِس دُنیا کے عقلمند بے وقوف ہیں

اُن کے تصورات اور اُن کے دماغ کی تاریکی کے نتیجہ میں، انہوں نے اپنی دماغی طاقت کا ایک متکبر، غیر حقیقت پسندانہ اندازہ لگایا:

رومیوں 22:1 وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بیوُقوُف بن گئے۔

بائبل سکھاتی ہے کہ وہ بے وقوف ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ کوئی خُدا نہیں۔ **"خُدا کا خوف"** ایک قدیمی عقلمند نے لکھا ہے **"عقل کا شروع ہے۔"** وہ آدمی جو اپنے دِل میں یہ کہتا ہے کہ خُدا نہیں ہے بے وقوف ہے۔ لیکن وہ سائنسدان نہیں ہیں۔ جو اِن ماخذ کے تصورات لیکن یہ تمام انوکھے خیالات، واقعی عقل مند آدمی کو زیرِ بحث لاتے ہیں؟ کیا وہ واقعی شاندار ہیں؟ جہاں تک خُدا اور مسیحت کا تعلق ہے ہو سکتا ہے یہ

نشان دور ہو جائیں۔ کیا ہم واقع یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بے وقوف ہیں؟ ہمیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خُدا کہتا ہے کہ وہ بے وقوف ہیں۔" وہ جو عقل مند تھے بے وقوف بن گئے۔" اگر یہ ایسا ہے، تو کیسے کوئی یہ گمان کر سکتا ہے کہ وہ عقلمند ہے؟ ہم ایسے ہوشیار اور ماہر آدمیوں کے متعلق کیوں سوچتے ہیں؟ ہم یہ کیسے یقین رکھیں کہ وہ ایک عظیم سمجھ بوجھ اور بصیرت رکھتے ہیں؟ ہم اُن کی اتنی تعریف کیوں کرتے ہیں چاہے وہ منکر ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ انہوں نے اچھائی کا بل ہمیں بیچ دیا ہے۔ اس یقین میں کہ وہ عقل مند ہیں وہ خیانت کر چکے ہیں۔ انہوں نے ہمیں اور ہمارے گرے ہوئے دماغ کو دھمکایا ہے۔ انہون نے ہمیں اس ایمان کے ساتھ گلے لگایا ہے کہ وہ عقلمند آدمی ہے۔ انہوں نے اُنہیں یہ کہہ کر ہمیں دھمکایا ہے اور وہ کیا ہے یہ اُن پر ظاہر کیا: بے وقوف!

میں عقلمند ہوں —— تم عقلمند ہو

لیکن وہ واقعی باہر آتے ہیں اور کہتے ہیں،"ہم عقلمند انسان ہیں؟" ہاں درحقیقیت وہ کرتے ہیں، لیکن زبان دانی شکل میں وہ بالواسطہ ہے۔ یہ ایسے ہے جیسا کہ ایک آدمی بہت بڑے مجمعے کو خطاب کرنے کا انتظار کر رہا ہے۔ اُس کا تعارف ایک شخص نے کروایا جو کہتا ہے،" خواتین وحضرات، میں دنیا کے دو بہترین اور عقلمند لوگوں کا آپ سے تعارف کروانا چاہتا ہوں۔" مقرر نے بولنے کے لیے آواز بلند کی۔ وہ تعارف کا اعتراف کرتے ہوئے یہ کہتا ہے۔" خواتین وحضرات۔ آج شام میرے لیے یہ ایک بہت بڑا امتیاز اور عزت کی بات ہے کہ میں دنیا کے دو عظیم عقلمند اور ممتاز لوگوں کا تعارف آپ سے کروا رہا ہوں۔" بالواسطہ وہ کہہ رہا تھا کہ وہ عقلمند لوگ ہیں۔ حقیقیت میں نسلِ انسانی کیا کہتی ہے جب وہ خُدا، مخلوق اور قادرِ مطلق کا انکار کرتی ہے اصل میں وہ کہتی ہے،" ہم خُدا سے زیادہ عقلمند ہیں؛ ہم خُدا کی سچائی سے زیادہ عقلمند ہیں۔ ہم نہ صرف بائبل سے، اور خُدا نے جو اس میں مکاشفہ دیا ہے اُس سے زیادہ عقلمند ہیں ۔بلکہ ہم مخلوق کے بارے میں مستند تاثرات سے بھی زیادہ عقلمند ہیں۔ ہم اُن سچی حقیقتوں سے بھی زیادہ سمجھدار ہیں جس کا شاید ہم نے مشاہدہ کیا ہے۔ ہمارے نظریات تمام خُدا کے کلام کی سچائیوں کے مکاشفہ اور اُن کی اصل حقیقتوں کے وجود سے زیادہ اہم ہیں۔ سائنسدان اس خالق خُدا سے زیادہ اہم ہیں۔ جس کو ہم بُرا کہتے ہیں جس کو ہم نظرانداز کرتے ہیں۔ جس کو ہم، بدمعاش رہنماؤں کے برابر خیال کرتے ہیں،

جن کو ہم آسمان پر بھیجیں گے اور تختہ اُلٹ دیں گے۔"   جو خدا، تخلیق کی کہانی اور منکشف سچائی کو رد کرتے ہیں اُن کے بارے میں بائبل کی سچی رائے کیا ہے؟ بائبل کی سچی رائے اور روایتی تاریخی مسیحت کئی زمانوں سے کہتی آئی ہے: وہ بے وقوف ہیں! وہ اندھے، ظالم، مغرور، خیالی، جان بوجھ کر کام کرنے والے، مرضی کے مالک، بدنیت بے وقوف ہیں۔

رومیوں 1:22 وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بیوُقوف بن گئے۔

رومیوں 1:23 اور غَیر فانی خُدا کے جلال کو فانی اِنسان اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکَوڑوں کی صُورت میں بدل ڈالا۔

یہ نسبت صرف نظریہ ارتقاء کے متعلق ہی نہیں۔ بلکہ ہر دوسرے نظریوں سے متعلق بھی ہے جس پر لوگ نسلِ انسانی کی تاریخ کے آغاز سے ہی بحث کرتے آئے ہیں۔ پرانے زمانے میں لوگ سورج دیوتاؤں، ڈیانا، پرنسز آف جیوپیٹر اور تمام قسم کی چیزوں کی پوجا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اژدہاؤں اور رینگنے والی چیزوں اور بائبل کی تخلیق کی سچی کہانی کو پائمال کرنے والے انسان کی طرف سے ہر طرح کے جو نظریات آئے اُن کی پوجا کرتے تھے۔ تمام نظریات جیسا کہ وہ سچائی کو تہس نہس کرنے کے لیے بے وقوف لوگوں کی جان بوجھ کی کوشش تھی۔ یہ اپنے آپ کو بڑھاوا دینے کے لیے قادرِ مطلق خُدا کے خلاف گستاخی اور شیخی تھی۔ یہ تمام بے وقوفوں کی پیداوار تھے۔

یہ سچائی اُن کے لیے واضح ہے جو اِسے دیکھنے کے لیے آنکھیں رکھتے ہیں

اس موضوع پر بائبل بڑے واضح طور پر بات کرتی ہے۔ اور اُن تعلیمات کی سچائی نظر انداز بھی ہو سکتی ہے اور اُسے مسخ بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن خاموش نہیں۔ **"کیونکہ اُس کی اَن دیکھی صِفتیں یعنی اُس کی ازلی قُدرت اور الوہیت دُنیا کی پَیدائش کے وقت سے بنائی ہُوئی چیزوں کے ذرِیعہ سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں۔ یہاں تک کہ اُن کو کچھ عُزر باقی نہیں۔ اِس لئے کہ اگرچہ اُنہوں نے خُدا کو جان تو لِیا مگر اُس کی خُدائی کے لائِق اُس کی تمجِید اور شُکر گزاری نہ کی بلکہ باطِل خیالات میں پڑ گئے اور اُن کے بے سَمَجھ دِلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بیوُقوف بن گئے۔"** اِس مسئلے پر یہ خُدا کا نقطہ نظر

ہے۔اور یہ انجیل مقدس (خوشخبری) کی بنیاد کا مرکزی اور لازمی نقطہ ہے۔اگر تم نے اسے ضائع کر دیا، تو تم نے انجیل مقدس کو کھو دیا۔چاہے تم یہ سمجھتے رہو کہ یہ تمہارے پاس ہے یا نہیں۔

باب نمبر5

ابتداء کے متعلق نظریہ ارتقاء روایتی مسیحت اور خُدا کے کلام کے بالکل برعکس ہے ہر شخص جو یہ دلچسپی رکھتا ہے کہ بائبل کیا کہتی ہے۔اُسے یہ واضح طور پر سمجھ لینا چاہیے۔کہ بائبلی مسیحت میں نظریہ ارتقاء، نظریہ وجودیت،اخلاقی حالت یا نئی بھلائی کے لیے کوئی جگہ نہیں۔تم ارتقائی نظریات اور نئی اخلاقیات کے درمیان یہ دیکھنے میں ناکام ہو سکتے ہو۔لیکن یہاں پر ایک بات ہے۔مقدس پولوس روم کی کلیسیاء کے ساتھ رشتہ قائم کرنے کے لیے گئے۔

رومیوں 24:1 اِس واسطے خُدا نے اُن کے دِلوں کی خواہِشوں کے مطابِق اُنہیں ناپاکی میں چھوڑ دِیا کہ اُن کے بدَن آپس میں بے حُرمت کیِٔ جائیں۔

رومیوں 25:1 اِس لئے کہ اُنہوں نے خُدا کی سَچّائی کو بدل کر جھوٹ بنا ڈالا اور مخلُوقات کی زیادہ پرستِش اور عبادت کی بہ نسبت اُس خالق کے جو ابد تک محمُود ہے۔آمین۔

آج کل کی پریشان دنیا میں، خاص طور پر مغربی معاشرے میں، بہت سی چیزیں ہیں جس نے انسان کی سوچوں کو گم کر دیا ہے۔اُن میں سے ایک زندگی کے مطلب اور پورے ہونے کے احساس اور ایک ہاتھ پر مقصد اور اصلیت، عقلمندی اور دوسروں پر اُس خالق کی بھلائی ہے۔بے دین فلاسفی کائنات کے ذرّے ذرّے میں کامیاب ہوئی۔اور زمین پر بہت سی قوموں میں مختلف سمتوں میں بات کی۔اس کی وجہ سے ہمارے ماخذ اور ہمارے روّیے میں خُدا کے ساتھ مطابقت مبہم ہے یا بہت سی مثالوں میں لوگوں کے ذہن سے نابود ہے۔زیادہ تر لوگ، یہاں تک کہ مذہبی لوگ بھی نہیں سوچتے کہ خُدا، بائبل، کلیسیاء اور مسیحت بہت زیادہ ہے اگر اقدار، خاندان، دوست اور زندگی کے مشغلوں سے کچھ کرنا ہے۔اب تک عوام کی طرف سے جہالت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔انسان صرف اُس وقت ہی ٹھیک طریقے سے کام کر سکتا ہے۔جب اُس کا پہلا حق خُدا کے ساتھ تعلق کے بارے ہو۔اخلاق وشرافت کے بارے میں بائبل کی ساخت —— آدمی اور عورت کے تعلقات اور حق اور قبولیت، خُدا کی نظر میں کہیں بھی اخلاقی رویہ اور

شائستہ انسان —— یہ ایک آسان مسئلہ نہیں ہے کہ کیسے اسے اُٹھایا گیا ہے، آزادی اور رویے کے معاملے میں ہمارا معاشرہ کیسے اجازت دے گا، یا اس طرح کے کام کے بارے میں محسوس کرنے کے لیے ہم کیا کرتے ہیں۔ یہ آگے پیچھے ہونے والے واقعات ہیں۔ انسان ایک معزز طریقے سے برتاؤ نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ وہ ہے کون اور کدھر سے آیا ہے۔ یہ اندھے بے وقوف جو جھوٹی خبروں اور الزامات کے بداعمال نظریات سے کبھی نہیں سیکھ سکیں گے۔ یہ بنیادی سمجھ صرف بائبل ہی سے آتی ہے۔ نر اور مادہ کے درمیان ازدواجی زندگی خُدا اور انسان کے درمیان ہم آہنگی کا لنگر ہے۔ بائبل کے مطابق، مرد عورت کے لیے ہے اسی طرح خُدا انسان کے لیے ہے۔ باغِ عدن سے لے کر آدمی اور عورت کے درمیان رشتہ خُدا اور اُس کی مخلوق کے درمیان رشتہ کی ہی ایک مثال ہے۔ خُدا نے اپنی شبیہ پر انسان کو پیدا کیا ہے۔ کیونکہ وہ اکیلا تھا اور اُسے ضرورت تھی کہ کوئی اُس کی طرح کا ہو جس سے وہ میل ملاپ کر سکے۔

ایک علامت جس کی حدود ہیں۔

لیکن انسان اور عورت کے درمیان رشتہ خُدا اور انسانیت کی طرح کا بالکل نہیں ہے، پس جبکہ آدم اور خُدا کے درمیان ایک رشتہ ہے۔ خُدا آدم کے ساتھ باغِ عدن میں ہر وقت موجود نہیں ہوتا تھا۔ یہ بالکل ایسا افقی رشتہ نہیں تھا جیسے انسان اور انسان کے درمیان ہوتا ہے۔ انسان جسمانی ضرورت کی گرم جوش دوستی کے لیے، فوری طور پر چھوڑ دیا گیا۔ خُدا نے عورت کو تخلیق کیا کہ وہ آدمی کے ساتھ جسمانی، روحانی اور معاشرتی ذریعہ سے میل ملاپ رکھے بالکل ویسا ہی جیسا خُدا نے انسان کے ساتھ میل ملاپ کیا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں " خُدا نے انسان کے گرنے سے پہلے کیا کیا اور دوبارہ پیدا ہونے پر کیا کرتا ہے،" اور گہرے معنوں میں یہ بیان سچا بھی ہو سکتا ہے۔ ابھی کچھ ذرائع ایسے ہیں کہ جن کے ذریعے سے خُدا انسان اور معاشرے کے ساتھ اپنے تعلق کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ مرد عورت کے رشتے کی روایت کو ایک مثال بنایا گیا ہے۔ وہ نقطہ جب انسان نے خُدا کے خلاف بغاوت کی اور افقی طور صرف اپنے آپ کو دیکھا اور بہت دیر تک خُدا کو نہیں، مذہبی ہم جنس پرستی کی ایک قسم کا گناہ اُس میں تھا۔ روحانی میل ملاپ جس میں خُدا پر توکل کے معقول رشتے کی بجائے، انسان نے اسے ایک حکم کے وجود کا اخلاقی پہلو سمجھا اور

ناحق دوسرے فناپذیروں کی طرف اس کو بڑھادیا۔اوراِس برائی نے کئی طریقوں سے اپنااظہار کیا۔انسان نے اپنے آپ کو دیکھا جیسے اپنے نظریات، دریافتوں اور بدمست رویے کے مطابق اپنے آپ کو خود پیدا کیا ۔انسان نے اپنے آپ کو مکمل طور پر پیدا کرنے کے قابل دیکھا (اخلاقی اور روحانی اور جسمانی طور پر) اپنے خالق کے تعلق کی کسی قسم کی ضرورت کے بغیر۔ یہ مسخ شُدہ اور مکمل طور پر پوشیدہ رشتہ تھا۔اور انسانیت پراِس کا محصول لیناشروع کردیا۔ یہ خُدا کے ساتھ اپنے میل جول کے اپنے نقصان کو روک نہ سکا —— یہ تمام انسانی زندگی اور رشتوں میں صاف ہوناشروع ہوگیا۔پہلے اس نے انسان کے رشتے کواُس کے بھائی کے ساتھ خراب کیا۔ قائن نے ہابل کو قتل کیا۔ کیونکہ وہ قائن کے راستے میں آیا۔اوراُس نے سوچا نہیں۔ کہ اُس کواُس کے بھائی کی ضرورت پڑسکتی ہے۔انسان کی شائستگی کی جگہ اُس کی بغاوت نے لے لی۔ پہلے انتشار میں، عظیم سیلاب سے پہلے، یہ دوسروں کے حقوق اور ضرورتوں کے لیے تشدد، شرارت، خون ریزی اور ایک مکمل بے مروتی تھی۔

معاشرے میں تلوار کی ضرورت

سیلاب سے پہلے اس روحانی ہم جنس پرستی نے اختیار کے خلاف بغاوت کی صورت میں خود بخود ظاہر ہوناشروع کیا۔خُدانے معاشرے کو حکومت کرنے اور ڈرانے دھمکانے کااختیار دیا۔نوح کے دِنوں میں، خُدانے کہا، "جو آدمی کاخون کرے اُس کاخون آدمی سے ہوگا" یہ واضح تھاکیونکہ انسان دھمکی کے بغیراس دُنیامیں زندہ نہیں رہ سکتا۔خوف کچھ زبانوں میں سے ایک ہے جو سمجھاجائے گا۔ یہ علمِ عمرانیات کی ظاہر کی جانے والی جانی بوجھی مسخ شُدہ اور بے ایمان کوشش کی ایک اختراع ہے۔ کہ دارالحکومتی سزائے موت جرائم کے خلاف کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ سچائی یہ ہے (خُداکانوح کے دِنوں میں 4,000سال پہلے قبول کرنا) کہ دارالحکومتی سزااُن چند چیزوں میں سے ایک ہے جسے انسان نہیں سمجھتا۔ صرف ایک چیز ہے جو بدمستی میں اپنے ساتھی کی جان لینے سے دور رکھے گی جیساکہ سیلاب سے پہلے تھا۔وہ مکافات اور موت کاخوف ہے۔

بغاوت، جوکہ مزیدار پھل

گرے ہوئے لوگوں نے فوراً اُس اختیار کے خلاف بغاوت کر دی۔ جنہیں خُدا نے معاشرے میں رکھا۔ پھر یہ گھر کی طرف مڑا۔ بیویوں نے شوہروں کے خلاف بغاوت کر دی اور پھر بچوں نے والدین کے خلاف بغاوت کر دی۔ پہلے یہ بغاوتی کام بیویوں کے ذریعے سے ہوئے۔ بچوں کی معاشرتی طور مذمت ہوئی، ہم باغی لوگوں کے ساتھ نمٹ رہے تھے۔ لیکن دوسری طرف باغی کے ساتھ اور آخر کار تعلیم یافتہ لوگ، سینیٹ، عدالتوں اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اُن کی برگشتگی میں شامل ہونے لگے۔ کیونکہ خُدا نے جائز منتخب کیے گئے اداروں کا حکم ماننے کا حکم دیا ہے۔ اِس طرح دونوں مقاصد خُدا کی عدالت اور انسانی زندگی اور معاشرے کی ترقی کے نتائج ہم دیکھتے ہیں۔

ہم جنس پرستی، قطعی معاشرتی، تہذیبی، اخلاقی اور روحانی گناہ

آخر کار، ہم بنی نوع انسان میں بغاوت کے قطعی اظہار میں دیکھتے ہیں: انسان اپنی فطرت، جنسوں کا لحاظ اور قدرتی طور پر جنس مخالف کی طرف راغب ہونے والے رشتے جیسے مرد کا عورت کی طرف راغب ہونے کو بھی رَد کر رہا ہے۔

رومیوں 26:1 اِسی سبب سے خُدا نے اُن کو گندی شہوتوں میں چھوڑ دِیا۔ یہاں تک کہ اُن کی عَورتوں نے اپنے طبعی کام کو خِلاف ِطبع کام سے بدل ڈالا۔

رومیوں 27:1 اِسی طرح مرد بھی عَورتوں سے طبعی کام چھوڑ کر آپس کی شہوت سے مست ہو گئے یعنی مردوں نے مردوں کے ساتھ رُوسیاہی کے کام کرکے اپنے آپ میں اپنی گُمراہی کے لائِق بدلہ پایا۔

اِس برائی کے عمل میں انسان کو ہمیشہ اپنے آپ کو بجا ثابت کرنے کی، جو کچھ وہ کر رہا ہے اُس سلسلے میں اجازت کے ساتھ اپنے آپ کو درست ثابت کرنے کی ضرورت رہی ہے۔ پس لمبے عرصے سے قدرتی طور پر اس کو رَد کرنا، اخلاقی ساخت کو اخلاقی قانون کے مطابق رَد کرنا، جیسا کہ اِس طرح کے رویہ کی مذمت۔ ایک چالاک طریقہ جو ہمارے معاشرے میں آیا ہے۔ وہ نام نہاد "نیا ضابطہ اخلاق" یا " نئی اخلاقیات"ہیں۔ یہ اُس ملک کے حالات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ جو کہ اکثر "مسیحی دور سے قبل" کو بیان کرتا ہے۔ تقریباً 40سال پہلے ماضی قریب میں بائبل کے قانون ناقابل تبدیل تھے۔ اگر تم زناکاری میں مبتلا ہوتے تھے۔ اور تم اُسے کرتے تھے۔ تو تم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے تھے۔ کہ تم نے ٹھیک کیا ہے۔ تم

قبول کرتے تھے کہ تم نے غلط کیا ہے۔ 40ویں یا 50ویں دہائی میں جب میں سکول میں تھا۔ لوگ دِلی طور پر بہت سخت تھے۔ اور بائبلی قوانین کی خلاف ورزی کرتے تھے۔ لیکن کوئی یہ دعویٰ نہیں کرتا تھا۔ کہ بائبلی قوانین اِس پر لاگو نہیں ہوتے۔ کہ اِن کا کوئی وجود نہیں ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ نئے ضابطہ اخلاق اور نئی اخلاقیات نے لوگوں کی سوچ پر قبضہ جمانا شروع کر دیا۔ جیسے کہ بیماریاں اور معاشرے کی گمراہی قبضہ جماتی ہیں۔ اِس کا پھیلاؤ اب یونیورسٹیوں میں ڈھکا چُھپا نہیں اور بُرے پرفیسروں کی طرف سے عمداً کوشش —— اَنا کے نیم دیوتا اور طاقت کی لغزش، والدین، گرجاگھروں اور اختیار والوں سے بچوں کو اُٹھانے کی جان بوجھ کر چلائی گئی چالاک مہم اور بائبلی قوانین میں ایک اعلیٰ بھروسہ۔ نوجوان لوگ (جن کو ناسمجھی سے تعلیم دینے والوں نے اُن کی کم عقلی کی وجہ سے متوجہ کر لیا) غلط ایمان کے ساتھ کہ وہ سچے انسان تھے۔ جو ایمان میں دلچسپی لیتے تھے۔ وہ اقدار سکھانے کی توقع لے کر سکولوں میں گئے۔ اِس کی بجائے کیا ہوا کہ یہ منحوس بوڑھے مکڑوں نے معصوم بچوں کو ورغلا کر اپنے جال میں پھنسا لیا۔ اور اُن کی غیر مشکوک روحوں اور ذہنوں کو نگلنا شروع کر دیا۔ انہوں نے اُن کے ذہنوں میں غیر حتمی انقلاب کے ذریعے زہر بھر دیا۔ یہ سراسر غلط تھا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ غلط ہے یہ بالکل ٹھیک اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ ٹھیک ہے اگر محسوس کرتے ہو تو اُسے کرو تم اپنے کام کرو۔ وہی کرو جو تم کرنا چاہتے ہو۔ کوئی خُدا نہیں جو کہے یہ غلط ہے۔ مذہبی لوگوں نے آمرانہ کنٹرول کے لیے نیتاً بائبل کو جھوٹ کا پلندہ بنا دیا ہے۔ اپنے باپ، اپنی ماں، گلی میں کھڑے پولیس یا اپنی بہن کی بالکل نہ سنو۔ خیالی خُدا یا بائبل کی طرف کوئی توجہ نہ دو۔ جو کچھ بھی وہ کہتی ہے۔ "کسی کی نہ سنو صرف میری سنو" بے شک یہ اِس طریقہ سے نہیں ہے یہ ایک محاورہ ہے" کسی کی نہ سنو" ایک شخص سُن رہا ہے۔ تو ایک کہہ بھی رہا ہے۔ "کسی کی نہ سنو" یہ وہ تعلیم ہے جو تمہارے بچے حاصل کر رہے ہیں۔ اور یہ وقت کا حکم ہے جو شروع ہو گیا ہے۔

وجہ اور اثر

بائبلی قوانین کے خلاف یہ معاشرے کی بغاوت ہے دس احکام —— تو کسی کا خون نہ کرنا، تو چوری نہ کرنا، تو زنا نہ کرنا، تو جھوٹی گواہی نہ دینا۔ اور اِس طرح کے دوسرے۔ یہ سارے اینگلو سیکسن اور جوڈیک کرسچئن لاء کی صدیوں سے ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ لیکن یہ رَد کر دیئے گئے۔ اِس کی جگہ منکر اخلاق

(خُدا کی شریعت کے خلاف) قانون نے لے لی ہے۔ جس کی میڈیا پر بڑے انوکھے طریقے سے نصیحت کی گئی، عوامی سطح پر تعلیم، اور حکومتی تائید سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ جو کہ گمراہی ہے۔

لکیر کا اختتام

ہم جنس پرستی پر کئی دفعہ گفتگو ہو چکی ہے۔ کیا یہ جائز بات ہے؟ اگر نہیں ہے تو کیا یہ ایک جسمانی روگ ہے؟ کیا یہ کوئی ذہنی مرض ہے؟ یہ کیا ہے؟ حال ہی میں ایک سائنسدان نے بڑھتی ہوئی تنقید سے اجتناب کیا ہے۔ یہ کردار سازی کا ایک سیکھا ہوا ڈھانچہ ہے۔ یہ نظر آنے والے دباؤ اور دہشت سے دھوکہ دینا ہے۔ یہ عام خیال سے آیا۔ یہ جینیاتی اور موروثی ہے۔ (منعقد کیا اور کئی سال پہلے رَد کر دیا گیا) اور کہ لوگ اس کے حق میں نہیں۔ وہ واضح سوال کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ کہ کیوں ہم جنس پرستی کے واقعات دِن بدن سو گُنا حد تک بڑھتے جا رہے ہیں۔ یونیورسٹیوں پر حملہ سے لے کر جو کہ روایتی اقداروں پر تھا۔ یہ اُن بہت سے خود گھڑے ہوئے جھوٹوں میں سے ایک ہے۔ مکمل طور پر ضمیر سے عاری نابکار لوگوں کی ضرورت کے مطابق یہ منصوبہ گھڑا گیا۔ بائبل اس سوال کا جواب بڑی سادگی سے دیتی ہے۔ ہم جنس پرستی روحانی بغاوت کا قطعی و حتمی اظہار ہے۔

اِس وجہ سے، خُدا نے اُن کو بُرے روگ دے دیئے: یہاں تک اُن کی عورتوں نے قدرتی استعمال ترک کر دیا۔ جو فطرت کے خلاف تھا۔ اور اِسی طرح مردوں نے بھی، عورتوں کا فطری استعمال ترک کر دیا۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ شہوت میں جلنے لگے۔ آدمیوں کے ساتھ آدمی، انہوں نے نازیبا اور ناموزوں کام کیا۔ انہوں نے اپنے آپ میں وہ کچھ وصول کیا۔ جو اُن کی غلطی کی تلافی تھی۔ جو اُنہیں ملی۔ [جَسٹ]

آج کل کے معاشرے میں ہمیں، نااُمیدی، خالی پن، ناخوشی، غمی، اُداسی، بے آرامی، محرومی و ناکامی، غصّہ اور کمزوری کی جگہ لینے کے لیے کچھ بھی نہیں۔ گناہ خود اپنی عدالت تجویز کرتا ہے۔ **" جو غلطی کی گئی اُس کا خمیازہ خود ہی بھگتنا پڑ جاتا ہے جس کے وہ حقدار ہیں۔"** لوگوں نے ایک دوسرے کے ساتھ اپنے رشتے اور تعلقات خراب کر لیے ہیں۔ انسان نے اپنا گھر، بچپن کی محبوبہ سے شادی کی صلاحیت، ایمان اور وفاداری میں اکٹھے رہنا اور اپنے خاندان کو بلندی پر لے جانا سب کچھ برباد کر لیا ہے۔

کچھ سال پہلے میں ایک خوبصورت عورت سے بات کر رہا تھا۔ جو میرے ساتھ کام کرتی تھی۔ جو اپنی زندگی کی ایک غیر اخلاقی حالت پر غور کر رہی تھی۔ وہ میرے بارے میں بڑے بلند خیال رکھتی تھی۔ وہ میرے یقینِ کامل کے بارے میں جانتی تھی۔ وہ میرے احساسات کے متعلق فکر کرتی تھی۔ پس اُس نے میرے ساتھ اپنی حالت کی وضاحت کی۔ تو یہ سب کا سب ٹھیک لگ رہا ہو گا۔ اُس نے مجھ سے کہا، " مجھے یقین ہے کہ میں یہ کر سکتی ہوں اگر میں یہ کرنا چاہوں اور اگر یہ میرے لیے ٹھیک ہو"

"اچھا،" میں نے اُسے کہا، " آئیں اس کو جانچتے ہیں۔ تو کیا تم یہ کر سکتی ہو۔" اُس نے میری طرف گھبرائے ہوئے چہرے کے ساتھ دیکھا اور کہا،

" ہم اُسے کیسے کر سکتے ہیں؟"

" یہ بہت آسان ہے" میں نے اُسے بتایا میں نے اپنے ڈیسک کا ایک دراز کھولا اور ایک ہتھوڑا باہر نکالا جسے میں دفتر کے اِرد گرد بہت سارے مقاصد کے لیے رکھا ہوا تھا۔ "یہاں،" میں نے کہا، "اپنے ہاتھ سے ہتھوڑا پکڑیں ڈیسک پر اپنی اُنگلی رکھیں۔ اب آپ اپنے سر سے اوپر تک ہتھوڑا اُٹھائیں۔ اور اُسے کچھ لمحات کے لیے وہاں روکیں۔ پھر اپنے آپ سے کہیں۔ میں کسی قانون کی پابند نہیں ہوں مجھے پرواہ بھی نہیں کہ یہ ہے کیا۔ قدرتی قانون، بائبلی قانون یا کوئی بھی دوسرا قانون۔ میں اپنی مرضی کی مالک ہوں۔ کوئی قانون مجھے پابند نہیں کر سکتا۔ اور میری آزادی کو صلب نہیں کر سکتا۔ میں وہی کروں گی جس سے مجھے خوشی ہوتی ہے۔ اور یہ مجھے تکلیف نہیں دے سکتا۔ تم مجھے اس طرح کی حرکت سے خوفزدہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ڈرا سکتے ہو۔" پھر ہتھوڑے کو بڑے زور سے اپنی اُنگلی پر مارنا۔ اور یہ دیکھنا کہ کیا یہ تمہاری انگلی کو توڑ پھوڑ دیتا ہے یا کہ نہیں۔ دیکھنا یہ کہ کیا تم اپنے آپ کو نقصان پہنچائے بغیر قدرتی قانون کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ پھر یہ اصول، اخلاقی اختیار اپنی زندگی پر اور اُس کام پر لاگو کرنا جو تم کرنا چاہتے ہو۔ اپنے آپ کو توڑے بغیر یا اپنے مستقبل کو تباہ کیے بغیر تم یہ کر سکتے ہو یا کہ نہیں۔

یہی کچھ ہے جو انسان آج کل اپنے ساتھ کر رہا ہے۔ وہ اپنے آپ کو خُدا کے ناقابلِ تغیر قانون کے خلاف ایک کمرے میں بند کر لیتا ہے۔ اور وہ توڑ دیا جاتا ہے۔ اور اُس کا جسم، جان اور روح خون سے لت پت کر دیئے جاتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر اب وہ زخمی ہو رہا ہے۔ اور وہ درد میں مبتلا ہے۔ اُس کی شکل

بگاڑ دی گئی ہے۔اور وہ مر رہا ہے۔ کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو اپنی ہی بغاوت، انکار اور توہین خُدائے قانون کی وجہ سے سزائے موت کے خود ہی حوالے کر دیا ہے۔ خُدا نے انسان کو اُس پر اختیار دیا ہوا ہے۔ جب میں سکول پڑھنے والا لڑکا تھا، قطعی توہین —— ایک کام جو تم کر سکتے ہو۔ وہ بُزدل قسم کی لڑائی ہے۔ ایک انوکھے آدمی کو بلاتے ہو۔ لیکن اِس میں بے عزتی والی کوئی بات نہیں ہے۔ معاشرہ، عدالتیں، قانون ساز ادارے، پڑھے لکھے لوگ، میڈیا اور یہاں تک کہ مذہبی دُنیا غضبناک ہے۔ اور اپنے دفاع میں لگے ہوئے ہیں۔ حال ہی میں میں نے ایک خبر دیکھی جہاں پر عدالت نے نیوی کی طرف سے آگ بجھانے والے لوگوں کو جو ہم جنس پرستی کی دفعہ کے تحت پکڑے گئے تھے اُن کو نکالا تو نیوی کے حقوق بڑھا دیئے۔ جو شخص یہ رپورٹ دے رہا تھا۔ وہ صدمے سے متنفر اور بگڑا ہوا تھا۔ کہ اِس طرح عدالت حقیقت میں اجازت دے دے گی۔ کہ اپنی مرضی کے مالک لوگوں کو محض اس لیے نوکری سے نکال دیا جائے گا۔ کہ وہ ہم جنس پرست ہیں۔ وہ غصّے سے کانپ رہا تھا۔ اور وہ بڑی مشکل سے بات کر رہا تھا۔ اُس کا منہ پھولا ہوا تھا اور وہ سخت غصّے میں تھا۔ یہ بگڑی ہوئی اور سخت بُری حالت تھی۔ جس کے بارے میں پولوس رسول کہتے ہیں۔ ناقابلِ بیان یہ ایک شرم کی بات ہے کہ جس کا آج تک چرچا ہوا ہے۔ جسے آج ہماری نام نہاد روشن خیال دنیا نے قبول کر لیا ہے۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیسے عام لوگ قابلِ نفرت، بوسیدہ اور ناقابلِ تصور بات کو قبول کر سکتے ہیں۔

رومیوں 1:28 اور جس طرح انہوں نے خُدا کو پہچاننا ناپسند کیا۔ اُسی طرح خُدا نے بھی اُن کو ناپسندیدہ عقل کے حوالے کر دیا۔ کہ نالائق حرکتیں کریں۔

سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ عام آدمی یہ کام نہیں کر سکتا یہ ذہنی معمول سے ہٹ کر، غیر معمولی اور معمول سے کم اعمال ہیں۔ اِس لیے ذہن بگڑا ہوا اور مڑا اتُڑا ہے۔ پچاس سالوں نے ہم نے اپنے سکولوں میں میڈیا اور کانگریس میں مکمل طور پر ذہن ماؤف کرنے والی مہم چلائی ہے۔ یہ منصوبے تے تحت چلائی گئی ہے۔ لیکن یہ صرف خُدا کی عدالت اور فیصلے کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ خُدا نے اُن کا ناپسندیدہ عقل کے ، عقل سے مبرا ذہن، ناسمجھی اور اچھے فیصلے کرنے کی صلاحیت کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ وہ ذہن ہیں کہ جو مکروہ، نفرت انگیز، قابلِ نفرت رویے کی مثالیں رکھتے ہیں جیسے کہ سب کچھ نارمل ہے۔ خُدا لوگوں کو اِس

قسم کے دماغ دے دیتا ہے۔ صرف اُس وقت جب خُدا کے ساتھ انسان کے ساتھ درست تعلقات ہوتے ہیں۔ کیا وہ مکمل اور خوش اور ایک عام اور منافع بخش زندگی گزارتا ہے۔

خُدا کی عدالت سے بھاگنا نہیں بلکہ اُس کے لیے دُعا کرنا ہے۔

بگڑی ہوئی حالت اور کند ذہنی اور عقل سے مبرا ذہنی حالت یہ خُدا کی طرف سے ایک سزا ہے۔ انسانی زندگی کے لیے اِس کی بغاوت، بے قدری، لا قانونیت اور خُدا کے قوانین کی کھلی گستاخی کی وجہ سے ہے۔

خُدا نخواستہ ہمیں اُس شخص سے معافی نہ مانگنا پڑ جائے یہ یاد رکھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ "اور جس طرح انہوں نے خُدا کا پہچاننا پسند نہ کیا۔" خُدا نے اُنہیں وہی دیا جو وہ چاہتے تھے۔ یہ اُس باپ کی طرح ہے جو اپنی بیٹی کو دلائل دے کر تھک گیا۔ اور اُس نے کہا۔" اچھا آگے بڑھو اور اُس کے ساتھ رینگتی ہوئی باہر چلی جاؤ اگر تم اُسے کرنے کے پابند ہو تو کرو۔ پس بیٹی نے اپنی بربادی، لڑائی جھگڑا، گالم گلوچ اور زندگی کی نااُمید حالت کو ختم کیا۔ کیونکہ آخر کار اُس کے باپ نے کہہ دیا۔ کہ تم جو کچھ کرنا چاہتی ہو وہ کرو! یہ اُس کے خلاف ایک عدالت تھی۔ ایک فیصلہ تھا۔ کہ اُس کے باپ کی عقل اُس کی زندگی میں اُس پر غالب نہ آئی۔ اور اُس کی راہنمائی نہ کر سکی۔ جس طرح ہونا چاہیے تھا۔ ایسا کرنا ضروری سمجھا اور پسند کیا گیا۔ کہ یہ ہوتا۔ کہ وہ ایک نکتہ چیں باغی نہ ہوتی۔ بالکل یہ وہی کچھ ہے۔ جس میں بنی نوع انسان کے متعلق بائبل کہتی ہے۔ انہوں نے خُدا کو پہچاننا پسند نہ کیا۔ پس خُدا نے اُن کے اجتماعی دماغ سے اپنے آپ کو واپس لے لیا۔ جب اُس نے یہ کہا۔ تو دماغ نے سوچنا بند کر دیا۔ اُن کے خیالات پر اندھیرا چھا گیا۔ اور وہ ناسمجھ ہو گئے۔ پس اُن کا دماغ ہر قسم کے مصدر کے مطابق سحر زدہ خیالات کے قبضہ میں چلا گیا۔ اب اُن کے دماغ اپنی گھڑی ہوئی باتوں کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو، اپنے جسم کو، اپنی روح کو تباہ کرتے ہیں۔ انسان کی زندگی کا ہر پہلو ناگواری، نفرت، کراہیت، بدخواہی و بداندیشی، بدکرداری و بے ایمانی سے بدعنوان ہو چکا ہے۔ لیکن یہ بے قابو دھماکے ہیں۔ جو آتش فشاں کے گرم لاوے کی طرح اتفاقیہ بکھرے پڑے ہیں۔ اُن سب میں جذبہ اور ایک حدف ہے۔ وہ بنیادی طور پر خُدا کی سچائی اور بائبلی قوانین کے خلاف بغاوت اور اعمال کی گردش ہے۔

جب اچھا خُدا اپنا فضل والا ہاتھ ہٹاتا ہے۔

اس طرح کے ذہن کی کچھ خصوصیات کیا ہیں؟ انہوں نے درج کیا تا کہ ہمارے ارد گرد جو شرارتیں ہیں اُن میں ہم کو شناخت کر سکیں:

ہر قسم کی ناراستی سے بھرے ہوئے، حرام کاری (ہر قسم کی جنسی بدکاری)، **بدمعاشی، لالچی پن** (جو کبھی کافی نہیں ہوتا)، **بدخواہی** (نقصان دہ شرارت)، **حسد سے بھرپور، خون ریزی، بے جا تکرار، دھوکہ** (دماغ بے ایمان ہوتا ہے)، **عداوت یا دشمنی** (اپنے آپ کو نقصان پہنچتا ہے)، **بدگوئی** (لوگ دوسروں کے بارے میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ بُرا کہتے رہتے ہیں)، **غیبت کرنے والا، چغل خور، خُدا سے نفرتی، بغض رکھنے والا، مغرور، شیخی باز، بدیوں کے بانی، ماں باپ کے نافرمان** (یہ بہت بڑی پارٹی ہے)، **عہد شکن** (تم اُن پر اعتماد نہیں کر سکتے)، **طبعی محبت سے خالی، سنگدل** (اِس کا مطلب ہے کہ تم اُن سے امن کے ساتھ نہیں رہ سکتے وہ ذاتی طور پر اور مستقل طور پر مخالفانہ رویہ رکھنے والے لوگ ہیں)، **بے رحم، جو خُدا کی عدالت کے بارے میں جانتا ہے۔ وہ اِن گناہوں کو کرتا ہے۔ جن گناہوں کی مزدوری موت ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ خود کرتا ہے۔ بلکہ ایسا کرنے والوں سے خوش بھی ہوتا ہے (2932:1)۔**

بُرے لوگوں کی صحبت بھی بُری ہوتی ہے۔ وہ اچھے لوگوں کو پسند نہیں کرتے۔ وہ نور کو پسند نہیں کرتے۔ وہ سچائی کو پسند نہیں کرتے۔ وہ اِس بارے میں نافرمان ہیں۔ نہ صرف وہ خود بُرے کام کریں گے۔ بلکہ اِس طرح کے بُرے کام کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں۔ تا کہ اُن کے ساتھ مل کر اِس طرح کے کام کریں۔ اور خُدا کے ہاں گستاخی کریں اور خُدا کا مقابلہ کریں۔ اِس طرح کا بھائی چارہ ملعون و مکروہ ہے۔ ایسی قابلِ افسوس قسم کی لاتعداد مثالیں مل جاتی ہیں۔

کائنات میں بنی نوع انسان کو ایسی کئی مشکلات کا سامنا ہے۔ اِن میں کچھ انفرادی زندگیوں یا معاشروں سے مل سکتی ہیں۔ اور یہ دوسروں سے نمایاں ہیں۔ لیکن ایسی حالت تمام لوگوں اور تمام جگہوں میں ابھی بھی وجود رکھتی ہے۔ انسان کی سب سے مشہور خامی سوچنے کی ہے۔ وہ دوسروں میں خامیاں ڈھونڈتا رہتا ہے۔ لیکن وہ ہر حال میں اپنے آپ کو سچا ثابت کرتا ہے۔ لیکن یہ کام نہیں کرے گا۔ رومیوں کا باب نمبر 2 ہمیں بتاتا ہے۔ کہ ایک مذہبی دوسروں کی عدالت کیسے کر سکتا ہے۔ وہ اِس مسئلے کا حل نہیں ہے۔

باب نمبر 6

رومیوں 1:2 پَس اَے اِلزام لگانے والے ! تُو کوئی کیُوں نہ ہو تیرے پاس کوئی عُزر نہیں کیُونکہ جِس بات کا تُو دُوسرے پر اِلزام لگاتا ہے اُسی کا تُو اپنے آپ کو مُجرم ٹھہراتا ہے۔ اِس لئیے کہ تُو جو اِلزام لگاتا ہے خُود وُہی کام کرتا ہے۔

رومیوں 2:2 ہم جانتے ہیں کہ اَیسے کام کرنے والوں کی عدالت خُدا کی طرف سے حق کے مطابِق ہوتی ہے۔

رومیوں 3:2 اَے اِنسان ! تُو جو اَیسے کام کرنے والوں پر اِلزام لگاتا ہے اور خُود وُہی کام کرتا ہے کیا یہ سَمَجھتا ہے تُو خُدا کی عدالت سے بچ جائے گا ؟۔

رومیوں 4:2 یا تُو اُس کی مہربانی اور تحمُّل اور صبر کی دَولت کو ناچیز جانتا ہے اور نہیں سَمَجھتا کہ خُدا کی مہربانی تُجھ کو تَوبہ کی طرف مائِل کرتی ہے ؟۔

رومیوں 5:2 بلکہ تُو اپنی سختی اور غَیر تائیب دِل کے مطابِق اُس قہر کے دِن کے لئیے اپنے واسطے غضب کما رہا ہے جِس میں خُدا کی سَچّی عدالت ظاہِر ہو گی۔

رومیوں 6:2 وہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافِق بدلہ دے گا۔

رومیوں 7:2 جو نیکوکاری میں ثابِت قدم رہ کر جلال اور عزّت اور بقا کے طالِب ہوتے ہیں اُن کو ہمیشہ کی زِندگی دے گا۔

رومیوں 8:2 مگر جو تفرقہ انداز اور حق کے نہ ماننے والے بلکہ ناراستی کے ماننے والے ہیں اُن پر غضب اور قہر ہو گا۔

رومیوں 9:2 اور مُصیبت اور تنگی ہر ایک بدکار کی جان پر آئے گی۔ پہلے یہودی کی۔ پھر یُونانی کی۔

رومیوں 10:2 مگر جلال اور عزّت اور سَلامتی ہر ایک نیکوکار کو ملے گی۔ پہلے یہودی کو پھر۔ یُونانی کو۔

رومیوں 11:2 کیُونکہ خُدا کے ہاں کسی کی طرف داری نہیں۔

رومیوں 2:12 اِس لئے کہ جِنہوں نے بغَیر شَرِیعَت پائے گُناہ کِیا وہ بغَیر شَرِیعَت کے ہلاک بھی ہوں گے اور جِنہوں نے شَرِیعَت کے ماتحت ہو کر گُناہ کِیا اُن کی سزا شَرِیعَت کے موافِق ہو گی۔

رومیوں 2:13 کیُونکہ شَرِیعَت کے سُننے والے خُدا کے نزدِیک راستباز نہیں ہوتے بلکہ شَرِیعَت پر عمل کرنے والے راستباز ٹھہرائے جائیں گے۔

اِس کائنات میں ایک اختیار ہے۔ اور ہر آدمی اُس اختیار کے تحت ہے۔ چاہے وہ اُسے پسند کرے یا نہ کرے۔ جب خُدا نے اس دنیا میں رہنے کے لیے انسان کو بنایا۔ اُس نے اُسے اُس اختیار میں دے دیا۔ اور اُسے مخصوص احکام دیئے۔ گرا ہوا انسان باغی ہے۔ آدم اور حوا سے حقیقیت میں اُس نے وراثت میں بغاوت پائی۔ بلاواسطہ اپنے والدین سے اُس نے اختیار کو قبول کرنا پسند نہ کیا۔ وہ محسوس کرنا نہیں چاہتا تھا۔ کہ وہ کسی بھی شخص کا ذمہ دار ہے۔ لیکن اس ذریعے سے خُدا نے اپنا طریقہ کار وضع کیا۔ اور اس طرح سے یہ طریقہ ہمیشہ رہا۔ یہ سچ ہے یہاں تک کہ معاشرے میں جیسے کہ جہاں پر ہم محسوس کر سکتے ہیں۔ اگر ہم حقیقت کے نشانات سے آزاد ہوں۔ ہمیں اپنے محصولات ادا کرنے ہیں۔ ہمیں قانون کی پابندی کرنی ہے۔ قومی آفتوں کے وقت نوجوانوں کو آگے جا کر جنگوں میں حصّہ لینا ہے۔ اپنے ملک کی دوسری سرگرمیوں کو سرانجام دینا ہے۔ ہمیں کام کرنا ہے۔ اور زندگی گزارنی ہے۔ اور دوسرے سربراہوں کو جواب دہ ہونا ہے۔ زندگی اسی کا نام ہے۔ ہمارے ارد گرد ہر بات اور ہر چیز ہمیں سکھاتی ہے۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کہ آزادی اور اخلاقی ذریعہ سے آزاد ہونے کے متعلق ہمارا نظریہ کیا ہے۔ ہم اختیارات کے تحت ہیں۔ اور ہمیں اس اختیار کے تحت ہونا ہے۔ اور ہماری موجودہ نامکمل حالت ایک عظیم برکت ہے۔ اور اگر ہم نظم وضبط اور اختیار کے تحت ہیں۔ تو یہ ہمارے لیے ایک اچھائی ہے۔

انسان پر خُدا کا اختیار ایک انتخاب نہیں ہے۔

تم کہہ سکتے ہو کہ تم قائل نہیں ہوئے۔ اور تمہیں یہ پسند نہیں ہے چاہے ہم اس سے قائل ہوں یا نہ ہوں چاہے ہم اسے پسند کریں یا نہ کریں۔ ہم خُدا کے اختیار کے تحت ہیں۔ خُدا نے اپنی مخلوق کے لیے کچھ اصول وضوابط بنائے ہیں۔ ہم اُن اصول وضوابط کے سلسلہ میں جواب دہ ہیں اور ہمیں اُن کا جواب

دیناہو گا۔(اچھے رویے) خُدا انسان سے راستبازی کا تقاضا کرتا ہے۔ہر چیز خُدا اور مالک کی حقوق کی طرف واپس جاتی ہے۔اور وہ اپنی مخلوقات پر عمدگی سے کنٹرول رکھتا ہے۔

علاقائی آزادی کے لیے شور

ارتقاء پسند، ماہر عمرانیات اور ماہر بشریات ہمیں بتانے کی کوشش کرتے ہیں۔کہ ہم خُدا کی طرف سے نہیں آئے۔اور نہ ہی ہمیں خُدا کی ضرورت ہے۔اِس سلسلے میں یہاں مافوق الفطرت دخل اندازی کی ضرورت نہیں ہے۔ہم بڑے عام، قدرتی اور یکساں انداز سے، مکمل طور پر اپنے وجود کی وضاحت کر سکتے ہیں۔لیکن یہ دلائل دھلتے نہیں ہیں۔بے وقوف نے اپنے دِل میں کہا خُدا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ جو شخص یہ سب کچھ پیش کرتا ہے۔اِن جھوٹوں پر یقین نہیں کرتا۔اگرچہ وہ اسے عوامی طور پر تسلیم نہیں کرتا۔وہ اپنے آپ میں بدنیتی کو قبول کرتا ہے۔حقیقت یہ ہے۔کہ وہ درپردہ اور بدنیت مقاصد میں بہہ گیا ہے۔ہر شخص اچھے طریقے سے جانتا ہے، کہ ہم اپنے خُدا اور اپنے خالق کو ایک دن جوابدہ ہونا ہے۔اگر وہ کچھ اور کہتا ہے۔تو وہ راستباز نہیں ہے۔خُدا نے اپنی شبیہ یعنی راستبازی کے علاوہ ہمیں کسی اور مقصد کے لیے تخلیق نہیں کیا۔

عدالت اور سچائی

جب عدالت آئے گی۔تو یہ خُدا سے متعلقہ ہے کہ کیا سچ ہے۔اور اُن چیزوں سے متعلق نہیں ہے کہ کیسے وہ ظاہر ہونے والی ہیں۔پس مقدس پولوس رسول رومیوں کی کلیسیاء کو لکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔

رومیوں 14:2 اِس لئے کہ جب وہ قومیں جو شَرِیعَت نہیں رکھتِیں اپنی طبِیعت سے شَرِیعَت کے کام کرتی ہیں تو باوُجُود شَرِیعَت نہ رکھنے کے وہ اپنے لئے خُود ایک شَرِیعَت ہیں۔

رومیوں 15:2 چُنانچہ وہ شَرِیعَت کی باتیں اپنے دِلوں پر لکھی ہُوئی دِکھاتی ہیں اور اُن کا دِل بھی اُن باتوں کی گواہی دیتا ہے اور اُن کے باہمی خیالات یا تو اُن پر اِلزام لگاتے ہیں یا اُن کو معذُور رکھتے ہیں۔

رومیوں 16:2 جِس روز خُدا میری خُوشخبری کے مطابِق یِسُوع مسِیح کی معرفت آدمیوں کی پوشیدہ باتوں کا اِنصاف کرے گا۔

دوسرے لفظوں میں مسئلہ کیا ہے۔ لوگ کیا کرتے ہیں۔اِس کا قومیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چاہے وہ کسی بھی قوم سے ہوں۔ وہ کوئی بھی ہوں اور وہ کیسے بھی لگتے ہوں۔ یہ بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کہ انہوں نے کیا سیکھا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ مذہبی لوگ ہوں۔ مذہبی تعلیمات کی طرف اُن کا جھکاؤ ہو۔ شاید یہ وہ لوگ ہوں جنہوں نے کچھ نہیں سیکھا، اور وہ اپنے ضمیر، صلاحیت جو انہوں نے زندگی، معاشرے اور اپنے اِرد گِرد سے حاصل کیا اُس کے مطابق چلتے ہیں۔ خاص بات یہ ہے، " کون وہ کرتا ہے جو درست ہے؟" اگر انسان لکھے ہوئے ضابطے کو نہیں دیکھتا۔ یہ اصل مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ اِس کے اندر ضمیر ہے وہ جانتا ہے۔ کہ کب وہ ٹھیک کام کر رہا ہے۔ اور وہ جانتا ہے۔ کہ کب وہ غلط کام کر رہا ہے۔ اور وہ غلط کرتا ہے۔ تو اُس کا ضمیر اُسے ملامت کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ ٹھیک کام کرتا ہے۔ تو ضمیر اُسے شاباش دیتا ہے۔ چھٹکارا دیتا ہے جب خُدا انسانوں کے دِل کے بھید آشکارہ کرے گا۔ تو یہی ہے جسے وہ اُس دِن روشن کرے گا۔

پوشیدہ بھید

ایک وقت ہوتا ہے جب ہم سب خُوش ہوتے ہیں۔ کہ دوسروں کو ہمارے خیالات کو پتہ نہیں چلتا۔ ہم اپنی حالت کو برقرار رکھتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے آپ کو جانتے ہیں۔ اور بعض اوقات یہ ہمیں حیران کرنے کا سبب بھی ہوتے ہیں۔ کہ ایسا کیوں ہے۔ کہ ہر کوئی ہم سے بہت بہتر ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ اپنے اچھے خیالات کے ساتھ یہ سارے متناسب لوگ جو بہت سنجیدہ اور خالص ہیں۔ لیکن یہاں پر ہم اُن تمام اندھیروں، پیچیدگیوں، غصّے، خود غرضی اور کمینے خیالات جو ذہن میں چلتے ہیں اُن کے ساتھ ہیں۔ یہ کیوں ہے؟ کہ ہر کوئی مجھ سے بہتر ہے۔ لیکن سچائی یہ ہے۔ کہ یہی دُنیا کی مشکل ہے۔ ہم میں سے ہر کسی میں یہ دِل کے گہرے اور اندھے بھید ہیں۔ جہاں اُنہیں لوگ دیکھ نہیں سکتے۔ زمین پر جو کچھ اچھا ہونے کے لیے پرکھا گیا۔ بُرا ہے۔ جب اُسے ضمیر اور مقصد کی نظر سے دیکھا گیا۔ جب ہم نے کسی کے لیے کچھ کیا۔ تو ہر کسی نے کہا، " کیا یہ عمدہ نہیں ہے اچھا کام کرنے والا ہر شخص کتنا عظیم ہے۔" اگر وہ اس کے دِل کو مدِ نظر رکھتے تو یہ اچھا نظر نہ آتا۔ تو یہ خود غرض، گنی چُنی اور سوچی سمجھی بات ہو سکتی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ جس شخص کے لیے ہم نے وہ کیا جو ہم چاہتے تھے۔ اور ہم تو صرف اس لیے اُسے اوپر اُٹھانا چاہتے تھے۔ تا کہ اُس سے کچھ اچھا نکالیں۔

بونااور کاٹنا

بعض اوقات ہم حیران ہوتے ہیں۔ کہ یہ شخص اِس طرح کا کام کیسے کر سکتا ہے۔ سچ یہ ہے۔ کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ خفیہ اور پوشیدہ باتوں پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ یسوع مسیح نے کہا، جو کوئی پوشیدگی میں کوئی کام کرتا ہے وہ ظاہر کیا جائے گا۔ وہ راز جو آگے بڑھ کر کانوں میں کہے جاتے ہیں۔ تو گھر کی چھت پر چڑھ کر اُس کے متعلق شور مچایا جائے گا۔ جو کچھ بھی خفیہ ہے اب وقت ہے کہ اُسے سب کے سامنے عیاں کیا جائے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ہمیں اِس غیر اخلاقی حرکت کا سامنا کرنا پڑ جائے۔ روزِ عدالت میں ہم خُدا کے حضور عدالتی سیٹ پر بیٹھنے والے ہیں۔ ہر بات قسم کی خصوصیت کے ساتھ شروع سے لے کر آخر تک دیکھی جائے گی۔ آسمان سکرین کے طور پر استعمال ہونے والا ہے۔ اور خُدا پر جیکٹر کو چلانے والا ہے۔ اور ہماری زندگیاں، ہمارے دِلوں کی نیتیں اور ہمارے تمام خیالات جو لکھے گئے ہیں وہ اُس پر وجیکٹر پر دکھائے جائیں گے۔ ہر کام جو ہم نے کیا اور ہر خفیہ کام جو ہم نے کیا یا ہم نے سوچا وہ سامنے لایا جائے گا۔"

اُس دِن جب یسوع مسیح کے ذریعے سے انسان کے راز کی عدالت انجیل مقدس کے مطابق کی جائے گی۔"ہو سکتا ہے کہ تم فوراً پوچھنا چاہو۔" پھر یسوع مسیح کا فضل اور نجات کدھر گئی"اِس وقت اِس خیال پر ہم لمبا وقفہ دینے نہیں جا رہے۔ کیونکہ یہ جلد آ رہی ہے۔ لیکن یہاں پر نقطہ یہ ہے کہ انسان کے دِل کے بھید ظاہر ہونے والے ہیں۔

مذہب ہولناک ناکامی

آدمی کی اِس دُنیا میں سب سے پرانی خامی مذہب ہے ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کہ مذہب قطعاً اچھا نہیں ہے۔ اور نہ ہی قطعاً یہ بُرا ہے۔ لیکن یہ لازمی طور پر اچھا نہیں ہے۔ یہ سب سے بڑی خامی ہے۔ اور یہ انسان کے ساتھ ہے۔ اور جس کے بارے میں وہ اپنے آپ کو سمجھاتا رہتا ہے۔ زمانہ قدیم سے مذہب کا استعمال نہ صرف اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لیے ہوتا رہا ہے۔ بلکہ اس کا استعمال دوسری جگہوں پر بھی ہوتا رہا ہے۔ لوگوں کے ذہنوں اور زندگیوں پر آمرانہ کنٹرول کرنا تاکہ اُن کی دولت اور چیزوں کو مذہب کی طاقت کے ذریعے سے حاصل کیا جا سکے۔ عیاشی اور غیر اخلاقی مقاصد کے لیے اور قتل و غارت اور ظلم و جبر کو مذہب کی چھتری تلے لایا جائے۔ یہی وہ خرابی ہے جس پر انسان نے کلب کی

طرح قابو رکھا ہوا ہے۔ میں مذہب کے تمام پہلوؤں کی مذمت نہیں کر رہا۔ کیونکہ بائبل خالص اور اچھوتے مذہب کی بات کرتی ہے۔ اگرچہ یہ ایسی نہیں ہے۔ جیسا ہم عام طور پر سوچتے ہیں۔ یا سوچ رہے ہیں۔ میں محض اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ کہ مذہب اندر اور باہر سے بذاتِ خود لازماً اچھا نہیں ہے۔ اکثر اِس میں بُری چیزیں بھی ہیں۔ جو بتانے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ بُرا رویہ رکھنے اور کرپشن کے لیے جو انسان اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

آدمی دوسروں کا مبلغ اور اُستاد ہے

آج کل، ٹیلی ویژن پر، اخبارات میں اور ریڈیو پر بہت سی قسموں کے لوگ جن کے پاس ہر قسم کا نظریہ ہوتا ہے آتے ہیں۔ ہر کوئی ٹاک شو میں ہوتا ہے۔ ہو کوئی کتاب لکھ رہا ہے۔ اور ہر کوئی ہر بات کے متعلق جانتا ہے کہ بچوں کو بڑا کیسے کرنا ہے۔ نسلی لحاظ سے مشکلات اور مشرقِ وسطیٰ کی مشکلات اور یہاں تک ہر بات کے متعلق جانتے ہیں۔ ہر کوئی یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ کیسا ہے۔ اور وہ دوسروں کی زندگی اور معاملات پر کنٹرول چاہتا ہے۔ بعض اوقات ہر شخص مختلف احساسات رکھتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو اِس طرح کی باتیں بتاتے ہیں۔ اِس دنیا کی چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ وہ صرف بات کرنا چاہتے ہیں۔ وہ صرف اپنی آواز کی پکار سُنتے ہیں۔ وہ سامعین ڈھونڈتے ہیں۔ اور اُن کی توجہ حاصل کرنے کے لیے اُنہیں متاثر کرتے ہیں۔ اُن کی یہ واضح منشا ہے کہ وہ جو بولتے، تنقید کرتے اور ساز باز کرتے ہیں۔ اُن کو خود اِن مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ہمارے معاشرے میں ریاکار جیسے موسیقار، اداکار اور پیشہ ور کھلاڑی ہیں۔ جو بچوں کو نشے کی برائی کے متعلق لیکچر دیتے ہیں۔ جبکہ اُن میں سے بہت سے نشہ کے الزام کے سبب سے خُود قصوروار ہیں۔

منافقین۔ آپ فقیہ اور قانون دینے والوں پر افسوس

یہاں تک کہ وہ شخص جو کچھ بھی نہیں جانتا جب وہ خُدا کے قوانین اور خُدا کی سچائی پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ تو وہ کیا بات کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک سوال ابھی تک رہتا ہے۔ کیا وہ شخص وضاحت کر رہا ہے۔ کہ وہ کیا تعلیم دے رہا ہے۔ یا وہ صرف دوسروں پر کچھ ٹھونس رہا ہے۔ کہ پیروی کرو۔ جبکہ وہ خود اُس سزا یا جذبے کے بارے میں کچھ نہیں کرتا۔ مذہبی اساتذہ کا یہ رواج رہا ہے۔ کہ وہ خود بخود اِس کا مطلب

محسوس کر لیتے ہیں۔ کہ وہ اچھا شخص ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اگر وہ معزز اور کامل نہیں ہے۔ تو پھر وہ یہ کیوں کرتا ہے۔ یہ تو ہونا چاہیے اُسے اسی طریقے سے دوسروں کو دیکھنا چاہیے۔ لیکن یہ میرے لیے دلچسپ ہے۔ کہ جب یسوع مسیح اس دُنیا میں تھے۔ لوگوں کا ایک گروہ یعنی مذہب پرستوں کے لیے وہ سخت رویہ رکھتے تھے۔ اُن کا سب سے بڑا نشانہ فریسی تھے۔ خاص طور فقیہ اور قانون ساز۔ یہ لوگ اِس طرح کے فقیہ (ماہرِ قانون) نہیں تھے۔ جس طرح کے آج کل ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے موسیٰ کی شریعت کی تعلیم حاصل کی تھی۔ اور یہ لوگ یہودیوں اور نو مریدوں کے لیے تفسیر و تشریح کرتے، شریعت کے اندر رہتے ہوئے یہ اُن کی ذمہ داری تھی۔ ایک دفعہ جب یسوع مسیح تعلیم دے رہے تھے۔ تو یہ صاف ظاہر تھا۔ کہ اُن کی کہی ہوئی باتیں فقیہوں کو اندر ہی اندر کاٹ رہی تھیں جو اپنے آپ کو لازمی طور پر راستباز خیال کرتے تھے کیونکہ وہ مذہبی لوگ تھے۔ اُن میں سے ایک نے کہا، "اے اُستاد، اِن باتوں کے کہنے سے، تو ہمیں بھی بے عزت کرتا ہے۔" دوسرے لفظوں میں اُس نے کہا، "یقینی طور پر تیرا مطلب اِن قانون سازوں کو بے عزت کرنا نہیں ہے۔ جو لوگوں کو اُن کی ذمہ داریوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ تمہیں اِن الفاظ کی تھوڑی سی تشریح کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تیرا مطلب یہ کہنا نہیں ہے۔" یسوع مسیح نے جواب دیا۔ اصل میں " اے شرع کے عالمو تم پر افسوس کہ تم ایسے بوجھ جن کو اُٹھانا مشکل ہے۔ آدمیوں پر لادتے ہو، اور آپ ایک انگلی بھی اُن بوجھوں کو نہیں لگاتے۔" اِس لیے وہ کہتا ہے۔ " تم پر افسوس" بطور مذہبی اُستاد اور سچائی کی سمجھ رکھنے کے دعوے دار اور دوسروں پر حکم چلانے کا حق رکھنے والے، اُس کو سچا ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ جو تعلیم دیتا ہے۔ آئیں رومیوں 2 باب کی طرف واپس آتے ہیں جس میں مقدس پولوس رسول بات کر رہے ہیں۔ وہ موضوع کے متعلق کہتے ہیں۔

رومیوں 2:17 پَس اگر تُو یہودی کہلاتا اور شَرِیعَت پر تکیہ اور خُدا پر فخر کرتا ہے۔

رومیوں 2:18 اور اُس کی مرضی جانتا اور شَرِیعَت کی تعلیم پا کر عُمدہ باتیں پسند کرتا ہے۔

رومیوں 2:19 اور اگر تُجھ کو اِس بات پر بھی بھروسا ہے کہ میں اَندھوں کا رہنُما اور اَندھیرے میں پڑے ہُوؤں کے لئے روشنی۔

رومیوں 20:2 اور نادانوں کا تربیت کرنے والا اور بچّوں کا اُستاد ہُوں اور علم اور حق کا جو نمونہ شَرِیعَت میں ہے وہ میرے پاس ہے۔

رومیوں 21:2 پَس تُو جو اَوروں کو سِکھاتا ہے اپنے آپ کو کیُوں نہیں سِکھاتا؟ تُو جو وعظ کرتا ہے کہ چوری نہ کرنا آپ خُود کیُوں چوری کرتا ہے؟۔

رومیوں 22:2 تُو جو کہتا ہے کہ زِنا نہ کرنا آپ خُود کیُوں زِنا کرتا ہے؟ تُو جو بُتوں سے نفرت رکھتا ہے آپ خُود کیُوں مندروں کو لوٹتا ہے؟۔

رومیوں 23:2 تُو جو شَرِیعَت پر فخر کرتا ہے شَرِیعَت کے عدُول سے خُدا کی کیُوں بیعزّتی کرتا ہے؟۔

رومیوں 24:2 کیُونکہ تُمہارے سبب سے غَیر قَوموں میں خُدا کے نام پر کُفر بکا جاتا ہے۔ چُنانچہ یہ لکھا بھی ہے۔

اِس میں مقدس پولوس رسول جس نقطہ ہر بات کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ یہاں پر وہ شخص ہے۔ جس کو خُدا کے سامنے ملامت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ اِن خامیوں سے بھرا پڑا ہے۔ جن کو ہم نے پڑھا۔ وہ خُدا کا باغی ہے۔ اور جو کچھ وہ اپنی زندگی میں کرتا ہے اُس سے توبہ کرنے کی بجائے، وہ دوسروں کو ہدایات دینے کے سلسلے میں اپنے آپ میں راستباز بن بیٹھتے ہیں۔ یسوع مسیح نے معلم کی خدمت کی مذمت کبھی نہیں کی۔ اگر اپنی زندگی پر پہلے توجہ دیتے ہیں۔ یسوع نے یہ کبھی نہیں کہا کہ تم دوسروں کی مشکلات میں اُن کی مدد نہ کرو۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ ریاکاری ہے۔ کہ دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو ہم دیکھ لیتے ہیں۔ جبکہ تمہاری اپنی آنکھ میں شہتیر ہے۔ یسوع مسیح اِس بات کی مذمت کرتے ہیں۔ کہ تم کیسے روح میں دوسروں کو تعلیم دے سکتے ہو۔ کہ اچھی زندگی بسر کرو۔ جبکہ تم اپنی زندگی پر غور نہیں کرتے۔ درحقیقت یہ تو متبادل ہے۔ کہ تم اپنی مشکلات کے لیے کچھ کر رہے ہو۔ پہلی بات یہ ہے۔ کہ مجرم اور قصوروار لوگ دوسروں کی خامیوں اور کوتاہیوں سے بات کرنا شروع کرتے ہیں۔

مذہبی قیادت اپنے کیے ہوئے بُرے کام کی مذمت نہیں کرتی۔

اِس برائی میں مذہبی راہنما بہت مشہور ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے۔ کہ آج کا مذہب بہت زیادہ سنجیدہ نہیں ہے۔ اِس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ کہ مذہبی راہنما اپنی زندگی کی بارے میں بہت زیادہ لاپرواہ واقع

ہوئے ہیں۔ وہ ایسی بہت سی باتوں کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ جس کی تعلیم وہدایت وہ دوسروں کو دیتے ہیں۔ لیکن یہ خامی صرف مذہبی راہنماؤں تک ہی محدود نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایسے بہت سے لوگ ہیں۔ جن پر مذمت کے لیے انگلیاں اُٹھائی جاسکتی ہیں۔ کہ جو کچھ دوسرے کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیوں پر توجہ دینے کے لیے اس سے بہت دور رہتے ہیں۔ وہ سچائی اور بھلائی کو سمجھنے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ جو لوگوں کا مطالبہ بھی ہے۔ وہ اِس بات میں ماہر ہوتے ہیں۔ کہ وہ دوسروں کو بتائیں کہ اُنہیں کیا کرنا چاہیے۔ وہ سوچتے ہیں۔ کہ اِس سلسلے میں اُنہیں کوئی انداز اور رویہ تو اپنانا ہی ہے۔ وہ خود بخود ہی ڈانٹنا اور بُرا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن مقدس پولوس کہتے ہیں۔ کہ سب کچھ سچ نہیں ہے۔ تم اِن باتوں کو جاننے کا دعویٰ کرتے ہو۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اِن باتوں کو بڑھاوا دینے میں اور تعلیم دینے میں وہ اچھے ہیں۔ لیکن تم اپنے آپ میں یہ نہیں کرتے۔ تم خُدا کی اُس سچائی کے بارے میں گستاخی کرتے ہو۔ حقیقیت میں تم کچھ بھی اچھا نہیں کرتے۔ اِس سے بہتر ہے۔ کہ تم کچھ بھی نہ کہو، جب تم ذاتی طور پر نظرانداز کرتے ہو۔ تو تم اِس سچائی کی تضحیک کرتے ہو۔ تم میں خُدا ترسی، سخاوت، محبت، شفقت اور راستبازی جو تم نے سیکھی تھی وہ نہیں ہے۔ جو کہ انسان میں ہونی چاہیے۔ جو تم چاہتے ہو کہ دوسروں میں ہو۔ وہ تم میں بھی ہونی چاہیے۔ اِس لیے بطور مذہبی شخصیت اور مذہبی خیالات کو برقرار رکھے ہوئے اور تعلیمات کسی شخص کو اچھا نہیں بنا سکتی۔ اگر وہ خود اچھا نہیں بنتا۔ مذہبی اُستاد کی حالت میں کھڑے ہو نا خُدا کے سامنے اچھائی، شائستگی، عزت اور قبولیت کے خیالات میں راستبازی سے زندہ رہنا نہیں ہے۔

یہاں پر ختنہ کا کیا مطلب ہے؟

زیادہ موقعوں پر خاص اصطلاح کا خاص مطلب ہوتا ہے۔ دوسرے اوقات میں وہ اِس طرح سے استعمال کی جاتی ہے۔ کہ اُس کا مطلب بہت وسیع ہو جاتا ہے۔ اور اتنا وسیع ہو جاتا ہے کہ حقیقت کا گمان ہونے لگتا ہے۔ اِس پیرا گراف میں مختونی اور نا مختونی بھی ایک ایسی ہی بات ہے اِس کے لغوی معنی اور اسرائیل میں اِس کی اہمیت کی مطابق ختنہ جسم پر واضح نشان ہے۔ یہ نر بچے کے جسم سے کھلڑی کاٹنے سے وقوع میں آتا ہے۔ کچھ مفسر کہتے ہیں۔ صفائی اور صحت کے بارے میں یہاں پر کچھ مسائل ہیں۔ اور مذہبی اہمیت بھی اس کے استعمال کے ساتھ جُڑی ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ لیکن اِس کی ابتدائی اہمیت

روحانی ہے۔ جسم کے ایک حصّے کا گوشت کاٹنا ایک علامتی بات ہے۔اصل میں یہ خُدا کے ساتھ زندگی کو پاگیزہ کرنا ہے۔اِس کا مطلب یہ نہیں ہے۔کہ نر اسرائیلیوں کو زخمی کر کے اُن کی خوشیوں کو چھین لیا جائے۔ بلکہ اِس کی اہمیت یہ ہے۔کہ آئیں اور خوشی سے انکار کر دیں۔خاص طور پر جنسی خوشی، بے لگاموں کی طرح بھاگنا، یہ عمل خُدا کے ساتھ پاکیزگی، نظم و ضبط اور تقدس قائم کرنے کے لیے ہے۔نہ کہ جنسی خوشی حاصل کرنے کے لیے۔اسرائیل میں زیادہ تر یہ مذہبی نشان اور گواہی ہے۔نہ کہ ایک جسمانی بات ہے۔اگرچہ اِس کے فوائد بہت ہیں۔

سچائی کے نقطہ کی طرف اشارہ

سالوں سے ختنہ اسرائیل کی پوجا، عبادت اور مذہب میں اہم مقام لیے ہوئے ہے۔ یہ اِس زُمرے اور مضمون میں آتا ہے۔ یہ یہاں پر استعمال ہوا ہے۔اور نہ ہی یہ تنگ نظری اور لغوی طور پر استعمال ہوا ہے۔ یہ مذہب کی روایات کی انفرادی زندگی میں اصولوں اور عادتوں کی بنیاد پر مذہب کے مطلب کے بارے میں دِل میں ناسمجھی کی مخالفت کی تصدیق کی پہچان ہے۔

رومیوں 2:25 ختنہ فائدہ تو ہے بشرطیکہ تو شریعت پر عمل کرے لیکن جب تو نے شریعت سے عدول کیا تو تیرا ختنہ نامختونی ٹھہرا۔

اگر تم سچائی کے روح کی فرمانبرداری کرتے ہو۔کہ شریعت یہ سکھاتی ہے۔تب تمہاری مذہبیت کچھ معنی رکھتی ہے۔ یہ پوری دُنیا کے لیے گواہی ہوگی۔ تمہاری زندگی کی براہ راست توجہ، جہاں پر لوگ چیزوں کی زندہ حقیقت جن کا تم اپنی مذہبی زندگی میں دعویٰ کرتے ہو۔ دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن اگر تم اپنی زندگی میں یہ کام نہیں کرتے۔ پھر تمہارا مذہب ریاکاری ہے۔ تمہارا دعویٰ خُدا کا مذاق اُڑائے گا۔اور یہ وہ چیز ہوگی۔ جس کو لوگ ایمان کو مذاق اُڑانے کے لیے استعمال کریں گے۔ تمہارا چیزوں پر ایمان رکھنے کا ظاہری دعویٰ کہ تم یہ نہیں کرتے ایک منفی بات ہے۔

رومیوں 2:26 پس اگر نامختون شخص شریعت کے حکموں پر عمل کرے تو کیا اُس کی نامختونی ختنہ کے برابر گنی جائے گی۔

اگر آدمی کی کوئی مذہبی روایت اور عبادت نہیں ہے۔ لیکن وہ خُدا کی شریعت کو سمجھتا ہے اور اپنے دِل میں اُس پر عمل کرتا ہے۔ تو کیا اُس کی فرمانبرداری، اُس کیا مقصد دُنیا میں اُس کی گواہی دینا نہیں ہے۔ جو پوری مذہبی شریعت اُس نے ظاہر کی ہے۔ دوسرے لفظوں میں خُدا کی شریعت کی فرمانبرداری اُس کا مذہب ہوگا۔

رومیوں 27:2 اور جو شخص قومیت کے سبب سے نامختون رہا اگر وہ شریعت کو پورا کرے تو کیا تجھے جو باوجود کلام اور ختنہ کے شریعت سے عدول کرتا ہے۔ قصوروار نہ ٹھہرے گا۔

کیا یہ واضح نہیں ہے کہ اِس انفرادی شخص کی زندگی جو خُدا کی شریعت کو سمجھتا ہے۔ اور فرمانبرداری میں زندگی بسر کرتا ہے۔ تو وہ تمہاری عدالت کرے گا۔ جو روایات کے تحت زندگی بسر کرتے ہو۔ اور مذہب کی عبادت کرتے ہو۔ لیکن سچائی میں زندگی نہیں گزارتے۔ جو ظاہر نہیں کی جائے گی۔

رومیوں 28:2 کیونکہ وہ یہودی نہیں جو ظاہِر کا ہے اور نہ ختنہ ہے جو ظاہِری اور جسمانی ہے۔

رومیوں 29:2 بلکہ یہودی وُہی ہے جو باطن میں ہے اور ختنہ وُہی ہے جو دِل کا اور رُوحانی ہے نہ کہ لفظی۔ اَیسے کی تعریف آدمیوں کی طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی طرف سے ہوتی ہے۔

میں حیران ہوں کہ اگر تم جانتے ہو کہ بائبل کی اصطلاح Jew یعنی یہودی کا کیا مطلب ہے؟ یہ کہانی 1. سلاطین 1113 (۱۱ باب) اور یہ پھر 2. تواریخ 1113 میں دہرائی گئی۔ سلیمان ایک بُرا بادشاہ تھا۔ اپنی زندگی کے اختتام پر، اُس نے کچھ بڑے بھیانک کام کیے۔ اُس نے بتوں کے لیے کچھ بلند مقام قائم کیے۔ اور اُن میں سے سب سے بڑا مولک تھا۔ جو بہت شرمناک اور قابلِ نفرت بت پرستی تھی۔ جس میں اسرائیل ملوث ہوئے تھے۔ مذہبی طور پر وہ روحوں سے بات کرتے، اور اپنے چھوٹے بچوں کو اُٹھائے ہوئے اُس گرم تپتے ہوئے بُت کی بانہوں میں دے دیتے تھے۔ جہاں وہ جل جاتے اور یہی اُن کی قربانی تھی۔ خُدا نے کہا جہاں تک سلیمان کا تعلق ہے۔ اُس کا تخت اِس برائی سے ہل گیا ہے۔ اِس کے نتیجے میں خُدا نے اُس سے سلطنت چھین لی ہے۔ اور اُسے اُس سے دور کر دیا۔ سلیمان کے دربار میں ایک شخص یُربعام تھا۔ یُربعام سلیمان کا بیٹا نہیں تھا۔ وہ نباط کا بیٹا تھا۔ جو ایک افرائیمی تھا اور اُس کی بیوی صروعہ تھی۔ جو سلیمان کی ملازمہ تھی۔ لیکن یُربعام ایک جانثار اور مُخلص شخص کے طور ہر جانا جاتا تھا۔ جو اپنے

مالک کی اس بُت پرستی اور دغابازی سے بہت زیادہ تنگ تھا۔ایک دِن یُربعام باہر کھیتوں میں تھا۔اُس نے نیا لباس لیا۔میرااندازہ ہے کہ وہ اِدھر اُدھر دیکھنے باہر گیا۔سیلانی اخیاہ نبی اپنی نئی چادر اوڑھے اُس کے راستے میں آگیا۔یُربعام کے سامنے اُس نے اپنی چادر کو پکڑا اور پھاڑ کر اُس کے بارہ ٹکڑے کر دیئے۔اِس بوڑھے نبی نے یُربعام کو بتایا۔کہ اِس طرح خُدا سلیمان کی سلطنت کو اور اُس کے گھر کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے والا ہے۔اور کہا اِس کا مطلب ہے۔کہ اسرائیل کے دس قبیلے خُدا اُسے (یربعام) کو دے رہا ہے۔اور باقی دو رحبعام کو دے دے گا۔رحبعام سلیمان کا بیٹا تھا۔جس کی وجہ سے حقیقی طور پر اسرائیل کی سلطنت قدرتی طور پر گری۔یہ نبوت ملنے کے بعد سلیمان نے یُربعام کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔وہ مصر کو بھاگ گیا۔اور مصر کے بادشاہ سیساق کے ہاں سیاسی پناہ لے لی۔اور وہ اُس وقت تک وہاں رہا جب تک سلیمان فوت نہیں ہو گیا۔اور رحبعام نے گدی نہیں سنبھال لی۔جب رحبعام بادشاہ بنا۔تو اسرائیل کے لوگ اُس کے پاس آئے۔کہ وہ چاہتے ہیں کہ وہ سلیمان کے لادے ہوئے جوئے کو تھوڑا ہلکا کر دے۔جو اُس نے آخری ایام میں اُن پر لادا تھا۔بوڑھا بادشاہ سٹھیا گیا تھا۔ترش رو، روکھا اور بدمزاج ہو گیا تھا۔اُس نے موت تک کا ٹیکس لگا دیا تھا۔اور بڑا بُرا اور ظالمانہ سلوک کرتا تھا۔انہوں نے رحبعام کے آگے درخواست کی کہ وہ اُسے ختم کر دے۔رحبعام نے بزرگ لوگوں کی ایک مجلس بلائی۔جنہوں نے لوگوں درخواست کی حمایت کر دی۔اور اُسے منظور کرنے کی سفارش کی۔کہ اِس طرح یہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔پھر رحبعام نے نوجوانوں کی ایک مجلس بلائی۔یہ اُس کے گہرے دوست تھے۔جن کے ساتھ وہ پلا بڑھا تھا۔اور بالغ ہوا تھا ۔رحبعام نے اُن میں سے کچھ کو نبی تعینات کیا تھا۔اِس کے بعد اُس نے اپنے آپ کو اور زیادہ گناہگار بنا لیا۔جب اُس نے اُن میں سے کچھ کو حقیقی کاہنوں کے مقابلہ میں کاہن بنایا۔اور شریعت کو ختم کر دیا۔انہوں نے اُس کو مشورہ دیا کہ اِن لوگوں کو کوئی سہولت نہ دو۔اور اُن کا رونا دھونا نہ سنو۔اور انہوں نے مشورہ دیا۔کہ اپنے اختیار کو قائم کرنے کے لیے اِن لوگوں پر سختی کرو۔حالات کے مطابق اُن سے سخت سلوک کرو۔اور اُن پر ثابت کر دو کہ تم اُن کے آقا ہو۔انہوں نے اُس کو نصیحت کی کہ ادُورام کو بھیجو کہ وہ اِن لوگوں کو بتائے کہ رحبعام کی چھنگلی اپنے باپ کی کمر سے بھی موٹی ہے۔اِس کے بعد اسرائیل پر جبر اور ظلم و ستم اور بڑھا دیا گیا۔یہ حقیقت میں بڑی بے عزتی اور گندی حالت تھی۔جس میں سے ہم نہیں گزریں

گے۔ ادورام لوگوں میں گیا۔ اور اُنہیں اپنی چھوٹی سی تقریر میں بتایا۔ جس نے لوگوں کے غصّہ کو بہت زیادہ بڑھادیا۔ انہوں نے اُسے تھپڑ مارے اور اُسے سنگسار کر دیا۔ اور انہوں نے رحبعام کے خلاف بغاوت کر دی رحبعام پناہ لینے کے لیے یروشیلم کو بھاگ گیا۔ اور پروگرام بنانے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ کیا کر سکتا ہے۔

اسی اثناء میں انہوں نے یُربعام کو لیا اور اُسے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔ رحبعام کو یہوداہ کا بادشاہ رہنے دیا۔ جس میں یہوداہ اور بنیامین کے قبیلے شامل تھے۔

جب رحبعام نے یہ سُنا اور وہ یروشلیم میں پُہنچا تو اُس نے یہوداہ کے سارے گھرانے اور بِنیمین کے قبِیلہ کو جو سب 1,80,000 چنے ہُوئے جنگی مرد تھے اِکٹّھا کیا جو اُس کے ساتھ رہے تھے (باقی دس قبائل نے بغاوت کی تھی)۔ اُن کے ساتھ، وہ اِس بغاوت کو کُچل دیں گے۔ اور اِن دس قبائل کو واپس حاصل کر لیں گے۔ لیکن جب وہ فوجی صف آرائی کر رہے تھے خُدا کا بندہ سمعیاہ خُدا کے پیغام کے ساتھ سامنے آیا۔ کہ یہوداہ کے بادشاہ سُلیمان کے بیٹے رحُبعام اور یہوداہ اور بِنیمین کے سارے گھرانے اور قَوم کے باقی لوگوں سے کہہ کہ۔ خُداوند یُوں فرماتا ہے کہ تُم چڑھائی نہ کرو اور نہ اپنے بھائیوں بنی اِسرائیل سے لڑو بلکہ "ہر شخص اپنے گھر کو لوٹے" کیُونکہ خُدا نے کہا، " یہ بات میری طرف سے ہے۔" سو اُنہوں نے خُداوند کی بات مانی اور خُداوند کے حکم کے مطابِق لوٹے اور اپنا راستہ لِیا۔ (1۔ سلاطین 12:2224) یہاں پر کوئی موقع نہیں ہے کہ ہم وعدے کے عہد کی تصدیق اور قوم کے عہد پر برتری کے لیے جائیں ایک سادہ سا نقطہ یہ ہے کہ خُدا چاہتا تھا کہ اُن کی علیحدگی برقرار رہے اِن کا دوبارہ اتحاد نہ ہو۔

اور اسرائیل کی حکومت دوبارہ فوراً برائی میں چلی گئی۔ یُربعام جو کہ بادشاہ تھا۔ خُدا کے ساتھ ایمان سے پھر گیا۔ اور لوگوں کے ڈر سے اُس نے بُرائی کا عمل کرنا شروع کر دیا۔ اور ڈر یہ تھا۔ کہ لوگ کہیں رحبعام کی طرف نہ پھر جائیں۔ اِس واقعہ کو ہونے سے روکنے کے لیے اُس نے وہ کام کیا۔ جس کے بارے میں وہ سلیمان پر تنقید کیا کرتا تھا۔ اُن نے سونے کے جھوٹے خُدا بنائے۔ اور لوگوں کو مجبور کیا۔ کہ وہ گناہ کریں۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ وہ یروشیلم عبادت کے لیے نہ جائیں کیونکہ یہ اُن کی طاقت سے باہر ہے۔ اُس نے سونے کے بچھڑے بنائے۔ اور اُن کو یاد دلایا کہ ہارون نے بیابان میں سونے کا، ایلوہیم بنایا

تھا۔اور اُس نے کہا،'' ۔اَے اِسرائیل اپنے دیوتاؤں کو دیکھ جو تُجھے ملکِ مصر سے نِکال لائے۔''(1۔
سلاطین 2628,28:12)

خُدا نے فرمان جاری کیا۔ کہ یہوداہ کی بادشاہت یروشیلم کے تھوڑے سے حصّہ داؤد کے گھر پر ہو گی۔یہ داؤد اور اُس سے قدیم لوگوں کی عزت کی خاطر تھا۔اور دوسری کوئی وجہ نہ تھی۔یہ اِس لیے نہیں تھا۔ کہ یہوداہ راستباز تھا۔در حقیقت یہوداہ کی بادشاہت میں یہوداہ نے صدقیاہ کے دِنوں میں بہت سے بُرے کام کیے تھے۔اور خُدا نے اُسے اپنے آپ سے مکمل طور پر دور کر دیا تھا۔(حزقی ایل 27,26:21) یہ حوالہ بائبل کی پیش گوئیوں میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔اگر اب ہم اِس میں سے نہیں گذر رہے۔ لیکن یُربعام سے لے کر صدقیاہ کے زمانہ تک یہوداہ کی بادشاہت تک، جہاں داؤد کے بیٹے نے حکومت کی جاری رہا۔اصطلاح Judah یعنی یہوداہ بعد میں 2۔سلاطین 6:16 میں Jew یعنی یہودی ہو گیا۔یہاں پر بائبل میں اِس کا استعمال مذہبی طور پر پہلی دفعہ ہوا۔جیسا کہ یسوع مسیح کے دِن اِس کو اُن لوگوں نے پیش کیا۔جو خُدا کے ساتھ وفادار رہے۔جبکہ دوسرے باغی ہو گئے۔فریسیوں نے یسوع مسیح کو بتایا۔ کہ وہ یہوداہ سے تھے یا کہ وہ یہودی تھے۔اِس کا مطلب یہ فرض کیا گیا۔ کہ وہ اُن میں سے ہیں جو مسلسل خُدا کے ساتھ چلتے رہے ہیں۔یا وہ جن کی خُدا اُن کی وراثت اور روایات کی وجہ سے مدد کرتا رہا ہے۔یہ وہ اصطلاح تھی۔جس نے مذہبی دُنیا پر بھی یہی اثر چھوڑا جن کو آج بنیاد پرست یا قدامت پسند کہا جاتا ہے۔لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ فریسی اُس حقیقت پر زیادہ دیر قائم نہ رہ سکے۔جو یہ کہ وہ فادار رہے۔کہ وہ یہوداہ یا یہودی تھے۔اُن کی تاریخ یا روایات اِس بات کی غماز ہیں کہ وہ خُدا کے قریب رہے ہیں۔شمالی بادشاہت یعنی اسرائیل ہمیشہ بُرائی اور بُت پرستی میں غرق رہی۔اور جس پر بُرے، بدمعاش اور بدقماش قسم کے بادشاہوں نے حکومت کی۔یہوداہ میں یہ نہ تھا۔وہاں پر خُدا نے اپنی روشنی کو قائم رکھا۔اور یہ یہوداہ ہی تھا۔جس کی خُدا اپنے بندہ داؤد کی وجہ سے حمایت کی۔پس یہی اُن کی وراثت تھی۔سچائی کی بجائے اسی اعتماد میں یہودی قائم رہے

روحانی پہلو سے حقیقی یہودی

غیر یہودیوں میں، رومی اور دوسرے، پر اصطلاح 'یہودی' اُن تمام توحید پرست مذہبی لوگوں پر لاگو ہوئی۔ جو خُدا کو خوش کرنے کی تگ ودو میں لگے رہتے ہیں۔ اور خُدا کی واضح وفاداری و فرمانبرداری میں اپنی مذہبی **روایات اور عبادت** کی صورت میں جاری رکھتے ہیں۔ اور یہ اپنی اصلی سمجھ میں اُن سب آدمیوں پر لاگو ہوتی ہے۔ جو دِل سے اور سمجھ سے خُدا کا حکم مانتے ہیں۔ مقدس پولوس رسول اُنہیں بتاتے ہیں کہ وہ یہودی نہیں ہے۔ جو ظاہری پن دکھاتے ہیں۔ بلکہ وہ یہودی ہیں جو اندر سے باطنی طور پر یہودی ہیں۔ یہ لفظ عظیم کٹر یہودی کی طرف سے ہے۔ کہ اُس کی فطرت نہیں تھی کہ وہ رومیوں کو بتائے کہ وہ جائز فہم کی روح سے اسرائیل ملک میں رہنے والے لوگوں سے زیادہ یہودی ہیں۔ لیکن سچائی تو سچائی ہے۔ اور مقدس پولوس رسول سچائی کے دفاع میں کھڑا ہے۔ خُدا کے سچے اور وفادار لوگ وہ ہیں جو خُدا کی شریعت کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ وہ وفادار لوگ نہیں ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ خُدا کے قوانین کے لیے زندہ ہیں۔ اور اپنی زندگی سے ظاہراً مذہبی روایات تقریروں اور عبادتوں کے ذریعے سے دکھاتے ہیں۔ سچا ختنہ یہ نہیں ہے۔ جو ظاہری طور پر گوشت (کھال) کٹوانے سے متعلق ہے۔ اور نہ ہی مذہب کو ظاہر کرنے اور روایتی ریاضت کے ذریعے سے۔ بلکہ اصل ختنہ یہ ہے۔ جو اندر سے دِل کا ختنہ ہوتا ہے۔ وہ یہودی نہیں جس میں ظاہری پن پایا جائے۔ یہودی اصل میں وہ ہے۔ جو اندر سے ہے۔ اور ختنہ یہ ہے جو دِل اور روح سے متعلق ہے۔ وہ خطوں میں نہیں ہے۔ اصل آدمی وہ ہے۔ جو اندر سے یہودی ہے۔ جو سچائی کو تھامتا ہے۔ اور اُس کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ دوسرے آدمیوں سے بالکل الگ ہوتا ہے۔ اور وہ جو باہر سے یہودی ہے۔ جس کا بھروسہ صرف ظاہری پن پر ہے۔ ناگواری یا ٹیڑھے پن اور قانون پرستانہ طریقے سے ظاہری پن دکھائے۔ اور خُدا کی عظیم سچائی کو کم کرے۔ اور کیمیائی روایات سے زیادہ کچھ نہ ہو۔ جبکہ دِل کے تمام معاملوں کو نظرانداز کردے۔ کہ باطنی یہودی خُدا کی پرستش کو ڈھونڈتا ہے۔ اور پرستش کرتا ہے۔ وہ آدمی کی ستائش نہیں کرتا اور نہ ہی اُس کی پرواہ کرتا ہے۔

کیا قدرتی یہودی ہونے کا کوئی فائدہ ہے؟

اگر یہ درست ہے (اور ہم جانتے ہیں کہ یہ درست ہے۔) تو کیا اسرائیل قوم سے ہونے کا کوئی فائدہ بھی ہے؟ جیسا کہ یہ پہلے بیان کی جا چُکا ہے۔ کہ اقدار صرف باہر سے نظر آنے والی چیز نہیں ہے۔ یہ

اندر سے نظر آنے والی چیز ہے۔ کیا یہودی ہونے کا کوئی فائدہ ہے؟ بائبل کہتی ہے۔ کہ یہ تھا۔اور یہ موضوع رومیوں کے تیسرے باب میں شروع ہوتا ہے۔

باب نمبر 7

رومیوں 1:3 پَس یہودی کو کیا فَوقیّت ہے اور ختنہ سے کیا فائِدہ؟۔

رومیوں 2:3 ہر طرح سے بہت۔ خاص کر یہ کہ خُدا کا کلام اُن کے سپُرد ہُوا۔

رومیوں 3:3 اگر بعض بے وفا نِکلے تو کیا ہُوا؟ کیا اُن کی بے وفائی خُدا کی وفاداری کو باطِل کر سکتی ہے؟۔

رومیوں 4:3 ہر گز نہیں۔ بلکہ خُدا سچّا ٹھہرے اور ہر ایک آدمی جھوٹا۔ چُنانچہ لکھا ہے کہ تُو اپنی باتوں میں راستباز ٹھہرے اور اپنے مقدّمہ میں فتح پائے۔

رومیوں 5:3 اگر ہماری ناراستی خُدا کی راسبازی کی خُوبی کو ظاہِر کرتی ہے تو ہم کیا کہیں؟ کیا یہ کہ خُدا بے اِنصاف ہے جو غضب نازِل کرتا؟ (میں یہ بات اِنسان کی طرح کہتا ہُوں)۔

رومیوں 6:3 ہر گز نہیں۔ ورنہ خُدا کیونکر دُنیا کا اِنصاف کرے گا؟۔

یہودی بطور قوم مسیح کو قبول کرنے والے نہیں تھے۔ اِس قوم کے اُسے رَد کرنے کی وجہ پرانے عہد نامہ کی منسوخی اور نئے عہد نامہ کی ترویج تھی۔ یہ ایک برتر عمل تھا۔ جو جلال میں عظیم تھا۔ اور اِس بات نے یہودی قوم کے علاوہ پوری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ کیا اِس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ اُن کا ایمان نہ لانا واقع ہی ایک اچھی بات تھی؟ اگر ایسا ہے۔ تو یہودیوں پر تنقید کیوں کی جاتی ہے۔

گستاخ تھامس پین نے یہ وجہ بیان کی ہے۔ اُس نے دلیل دی ہے۔ کہ سب سے زیادہ شاندار بات یہ ہے۔ جو آج تک اِس دُنیا میں ہوئی ہے۔ وہ یسوع کی موت ہے۔ یہوداہ وہ شخص ہے۔ جس نے دھوکہ دے کر یسوع کو موت دلوائی۔ مقدس یہوداہ جانوروں کی بجائے اسرائیل کا ہیرو بننا چاہتا تھا۔ بالکل یہی منطق اِس سوال کے بارے میں اسرائیلی قوم کی بھی تھی۔ یہ ایک ازلی پروگرام تھا۔ کہ اسرائیل قوم مسیحا کو رَد کرے گی۔ تاکہ تمام دُنیا کے ساتھ عہد باندھا جائے۔ تو پھر یہ سب کچھ سچ کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے؟ اسرائیل پر اتنی تنقید کیوں کی جاتی ہے۔ اب جبکہ مقصد کا احساس ہو گیا ہے۔ تو کیوں ایک اسرائیل ہونے کا جلال اب رہنا چاہیے؟

مقدس پولوس رسول نےاِس طرح کی سوچ کورَد کر دیاہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ خُدا عظیم ہے۔ وہ اچھائی لانے کے لیے،اُن کے ایمان نہ لانے کواوراُن کے رَد کرنے کی وجہ سے اسرائیلی قوم کو کیوں فائدہ دے گا۔ ہم اِس بارے میں دلائل دینے کے حق میں نہیں ہیں۔ کہ بُرائی میں سے اچھائی کا نتیجہ نکالا جائے۔اور ہم وہ کام کریں۔ پھر بُری چیزیں اوراُن کاارتکاب کرنے والوں کی تعریف کی جائے۔ بہت سے خُداکے لوگ اِس طرح کی وجوہات سے خوش ہیں۔ ''اچھا میرا خیال ہے کہ یہ اچھی بات ہے میں باہر گیا۔اوراِس طرح کے کم ترکام کیے۔اور تجربہ سے بہت سے بڑے خطرناک اسباق سیکھے۔ کیونکہ اُس سے کچھ نکلا۔ میرا خیال ہے کہ میرے چالیس سال یقیناً بیابان میں گزرے ہیں۔ پس میرا خیال ہے۔ کہ یہ اچھا کام تھا۔ جو میں نے کہا۔'' لیکن ایک دِن ہم تلاش کرنے جارہے تھے۔ کہ یہ بالکل اچھا کام نہیں تھا۔ اوراگر ہم کرتے تو ہم غلط کرتے۔ ہم جو بھی کرتے ہیں۔ خُدا کا فضل یقیناً اُس برائی میں سے بھی کچھ بہت شاندار نکال لیتا ہے۔ یہاں تک کہ ہم اجر کا دعویٰ کرتے ہیں۔اچھی چیزوں کو لانے میں ہماری بُری چیزیں راستہ ہیں۔ فیصلے کی بنیاد کہ کیاخُداکے احکام کی خلاف ورزی کی ہے کہ نہیں۔اگر خُداکے قوانین واحکام کو توڑاگیاہے۔ تو ہم اِس بات کے حقدار ہیں۔ کہ اجر لینے کے لیے کچھ اچھے کام کریں۔ پھر خُدااندازہ کر سکتا ہے۔ کہ کون گناہ گار ہےاور کبھی بھی کوئی فیصلہ نہیں ہو پائے گا۔اپنی فرماں روائی میں خُدااپنی مرضی کی مشورت کے ساتھ ہر جگہ کام کرتا ہے۔اور بنیادی طور پر جو کچھ ہو جاتا ہے وہ خُداکے جلال میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ لیکن جو کچھ بھی ہو غلطی کاارتکاب کرنے والے کو کوئی اجر نہیں ملتا۔

رومیوں 7:3 اگر میرے جھوٹ کے سبب سے خُدا کی سچّائی اُس کے جلال کے واسطے زیادہ ظاہِر ہُوئی تو پھر کیُوں گناہگار کی طرح مُجھ پر حُکم دِیا جاتا ہے ؟۔

رومیوں 8:3 اور ہم کیُوں بُرائی نہ کریں تا کہ بھلائی پَیدا ہو؟ چُنانچہ ہم پر یہ تُہمت لگائی جاتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اِنکا یہی مقولہ ہے مگر اَیسوں کا مُجرم ٹھہرنا اِنصاف ہے۔

خُدا مجھے بطور گناہ گار جانچنے کے قابل نہ ہوتا۔ مقدس پولوس رسول نے کہا۔اگر یہ واقع سچ ہے۔ تو میری بدتمیزی اور ناشائستگی سے خُدا کا فضل اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ حقیقت میں کچھ لوگ کہتے ہیں۔

کہ یہ فضل کے نظریے کااور عقیدے کا فوری اثر تھا۔ کہ مقدس پولوس رسول نے تمام دُنیا کے لوگوں کو تعلیم دی۔" گناہ خُدا کے فضل کو بہت بڑھادیتا ہے۔ پس گناہ اچھا ہے۔"

یہ موجودہ دورِ جدید کی فلاسفی کا حصّہ بھی ہے اور یہ اُن کے لیے ڈراؤنا اور دہشتناک بھی ہے۔ جو خُدا کے فضل کے متعلق سچائی کو نہیں سمجھتے۔ ہلکا پن اور سبکی جس میں جدید چرچ برائیوں کو دیکھتا ہے۔ " اچھا خُدا کے ساتھ فضل ہے، خُدا کے ساتھ معافی ہے۔ کیونکہ مہربان خُدا معاف کرتا ہے۔ ہم فضل کے ماتحت ہیں ہم شریعت کے ماتحت نہیں ہیں۔" — یہ وہ ثبوت ہے جو مختلف چرچوں اور تعلیمات میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور کچھ علمِ الہیات میں بھی ہے۔ رومیوں کی اِس کتاب کے باب نمبر 6 میں ہم اِس مضمون پر تفصیل سے بات کریں گے۔ کیونکہ ہم فضل کے ماتحت ہیں۔ تو کیا ہم گناہ کریں گے؟ دھوکہ اور مشکلات کی اِس طرح کی وجوہات ظاہر ہو جائیں گی۔ اسرائیل کی قوم میں یہ ایک محدود عمل ہے۔ رسول کہتا ہے۔ مسیحا کے انکار میں اور ایمان میں فقدان کے سلسلہ میں کوئی بھی اچھا کام اُن کو اجر نہیں دے سکتا۔

دوسری طرف، خُدا کی نظر میں راستباز ہونے کے خیال سے اسرائیل کو کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اِس کے دنیاوی فوائد تو ہوئے۔ اور وہ حقیقی تھے۔ جلال حقیقی تھا۔ اور قومی مفاد حقیقی تھا۔ اور قوم کی بھلائی کے لیے جو خُدا کا منصوبہ تھا۔ جس میں خُدا نے اُن کا استعمال کیا وہ راستہ حقیقی تھا۔ اسرائیلی قوم کی طرف سے خُدا کا انکار تھا۔ لیکن حقیقی طور پر فائدہ تھا۔ اور حقیقت میں قوم کے سات دنیاوی طور پر بھی جلال تھا۔ خُدا کی طرف سے مقبولیت اور راستبازی کی اصطلاح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یا خُدا کی نظر میں اِس کی قدر کی اصطلاح کے حوالہ سے اِس کا مطلب کیا تھا؟ آیت نمبر 9 میں وہ اِس سوال کا حوالہ دیتا ہے۔

رومیوں 9:3(اے) پس کیا ہُوا؟ کیا ہم کچھ فضیلت رکھتے ہیں؟

بے شک مقدس پولوس ایک یہودی تھا۔ وہ بنیامین قبیلے سے تھا۔ اور اپنی شناخت ایک قومی کے حوالے سے کرتا تھا۔ جب وہ کہتا ہے۔" کیا ہم، یہودی ہیں، غیر قوم تم سے بہتر ہیں۔" اور اُس کا جواب ہے۔

رومیوں 9:3(بی) پس کیا ہُوا؟ کیا ہم کچھ فضیلت رکھتے ہیں؟ بالکل نہیں کیونکہ ہم یہودیوں اور یُونانیوں دونوں پر پیشتر ہی یہ اِلزام لگا چکے ہیں کہ وہ سب کے سب گناہ کے ماتحت ہیں۔

وہ دوبارہ اِس تعلیم کی طرف آتے ہیں۔ جو پہلے اور دوسرے باب میں دی گئی تھی۔ آدمی اپنے دِل سے بُرا ہے۔ اور وہ بُری صحبتیں پسند کرتا ہے۔ وہ صرف مذہب کو استعمال کرتا ہے۔ اور وہ دوسروں کی عدالت کے لیے بیٹھتا ہے۔ تاکہ وہ اُن کی آزمائشوں پر تنقید کر سکے۔ لیکن خُدا کو بے وقوف نہیں بنایا جا سکتا۔ اور یہ چالیں کامیاب نہیں ہوں گی۔ " ہم یہ پہلے ثابت کر چُکے ہیں۔" اُس نے کہا، "کیونکہ ہم سب گناہ کے ماتحت ہیں۔"

ایک چیز ہے۔ جسے ہم یہاں پر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خُدا کے ساتھ رشتے میں خُدا کی طرف سے راستبازی کا مطالبہ کب آتا ہے۔ تمام لوگ، چاہے وہ کسی بھی قوم، نسب، روایت یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ تمام لوگوں کی حالت مساوی ہے۔ **وہ تمام گناہ کے ماتحت ہیں**۔ اِس کا مطلب ہے۔ کہ وہ تمام بوجھ، جرم، بدعنوانی اور گناہ کی ملامت تلے دبے ہوئے ہیں۔ مقدس پولوس رسول نے متعدد مرتبہ پرانے عہد نامہ کا حوالہ دیا ہوا ہے۔ جہاں پر ہمیں اِس موضوع پر خُدا کے اپنے الفاظ دیئے گئے ہیں۔ جب ہم اُنہیں پڑھتے ہیں۔ تو ہمیں اِس بات کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ کہ خُدا ہمیں پیار کرتا ہے۔ اور یہ سب کچھ فضل کی خوشخبری کا حصّہ ہے۔ جسے اگر ہم قبول کرتے ہیں۔ تو وہ ہمیں بچا سکتا ہے۔ خُدا انسان کا کردار دیکھتا ہے۔ کہ وہ اِس بارے میں کیا کہتے ہیں۔

رومیوں 10:3 چُنانچہ لکھا ہے کہ کوئی راستباز نہیں۔ ایک بھی نہیں۔

رومیوں 11:3 کوئی سمجھ دار نہیں کوئی خُدا کا طالِب نہیں۔

خُدا کی نظر میں کوئی انسان درست نہیں ہے۔ اور کوئی آدمی سمجھ نہیں رکھتا۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ کیا اِس کا مطلب یہ ہے؟ کیا ہم یہ نہیں سیکھتے کہ پڑھنا، کار کو مرمت کروانا یا اپنے بچوں کی ضروریات کو کیسے جاننا ہے؟ نہیں اِس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ خُدا یہاں پر مطلب کی بات اور وسیع پیمانے پر سمجھداری کی بات کر رہا ہے۔ اور مزید بنیادی شعور کی بات ہو رہی ہے۔ خُدا کہتا ہے۔ قدرتی پیدائش والے اور گمراہ انسان کو زندگی کے بارے میں سمجھ نہیں ہوتی۔ وہ غلط وجوہات کی تائید کرتا ہے۔ وہ غلط لوگوں کو اپنا دوست بناتا ہے۔ وہ غلط روایات کو جنم دیتا ہے۔ وہ اپنی زندگی میں ایسی چیزوں کو لیتا ہے۔ جو اُسے تباہ کرتی

ہیں۔وہ خلافِ شرع عادات کو اپناتا ہے۔جو اُس کے کردار کو منتشر کردیتی ہیں۔اور وہ خالی ہو جاتا ہے۔اور وہ فریب میں آ جاتا ہے۔اور پھر اسی ڈگر پر چلتا ہے۔

قدرتی طور پر پیدا ہونے والا شخص زندگی کی سمجھ نہیں رکھتا۔انسانی یعنی قدرتی پیدا ہونے والے شخص کے معاملات میں خُدا کے مداخلت کے بغیر اُسے اپنے آپ میں اور اپنے معاملات میں آزاد چھوڑ دیا گیا۔اُس کو کچھ سمجھ نہیں اور وہ خُدا کی اور سچائی کو تلاش نہیں کرے گا۔

اِس سے بڑی بنیادی بات یہ ہے۔کہ لوگ خُدا کو نہیں دیکھ رہے۔ہو سکتا ہے۔کہ تم کہنا چاہتے ہیں۔کہ یہ سچ نہیں ہے۔حالانکہ لوگ خُدا کی تلاش کرتے ہیں۔وہ چرچ جاتے ہیں۔وہ بائبل خریدتے ہیں۔اور اُنہیں ہوٹل کے کمرے میں دراز سے باہر نکالتے ہیں۔اور اُنہیں پڑھتے ہیں۔وہ محسوس کرتے ہیں۔کہ کچھ غلط ہے۔وہ خالق کے متعلق سوچتے ہیں۔اور وہ جوابوں اور مشکلات کے لیے اکثر اُسے ڈھونڈتے ہیں۔خُدا یہ کیوں کہتا ہے۔کہ کوئی نہیں ہے جو اُسے تلاش کرے؟ جواب یہ ہے کہ جب انسان خُدا کی ہدایت کے مطابق حرکت کرتا ہے۔یہ اِس لیے ہے۔یہ صرف اِس لیے ہے۔خُدا اُس کو پہچانتا ہے۔اور انسان کو پکڑ لیتا ہے۔اور اُسے اپنی طرف موڑ لیتا ہے۔مشاہدہ جاری ہے۔

رومیوں 12:3 سب گُمراہ ہیں سب کے سب نکمّے بن گئے۔کوئی بھلائی کرنے والا نہیں۔ایک بھی نہیں۔

رومیوں 13:3 اُن کا گلا کھُلی ہُوئی قبر ہے۔اُنہوں نے اپنی زبان سے فریب دِیا۔اُن کے ہونٹوں میں سانپوں کا زہر ہے۔

رومیوں 14:3 اُن کا مُنہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہے۔

رومیوں 15:3 اُن کے قدم خُون بہانے کے لئے تیز رَو ہیں۔

رومیوں 16:3 اُن کی راہوں میں تباہی اور بدحالی ہے۔

رومیوں 17:3 اور وہ سَلامتی کی راہ سے واقف نہ ہُوئے۔

رومیوں 18:3 اُن کی آنکھوں میں خُدا کا خُوف نہیں۔

خُدا کا مشاہدہ ہے۔ کہ یہاں پر کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔ جس نے اچھا کیا ہو وہ اکثر اڑیل، سرکش اور ناخوش ہوتا ہے۔ لوگ محسوس کرتے ہیں۔ کہ یہ صرف ناواجب اور غلط و ناقص ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو ایسا کہتے ہوئے سُنا ہے۔" مجھے یہ بتانے کی کوشش نہ کرنا۔ کہ میری ماں اچھی شخصیت نہ تھی۔" ،" اگر میری نانی یہ نہیں کر سکتی تو اسے کوئی بھی نہیں کر سکتا۔" جہاں تک اِس بات کا تعلق ہے خُدا کے الفاظ کا تحفظ کریں۔ اِس کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا کام صرف یہ کرنا ہے۔ کہ بائبل کو سُنیں اور اُس کی تبلیغ کریں۔ خُدا کے خادموں کو اِس لیے نہیں بلایا گیا۔ کہ وہ اُس کی حفاظت کریں۔ خُدا کو اپنی حفاظت کے لیے میری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ یہ سمجھنے میں مدد کرتی ہے۔ کہ اِن پیراگراف میں خُدا کوئی حوالہ نہیں دے رہا۔ کہ ایک شخص کے دوسرے کے درمیان سچائی کیا ہے۔ خُدا یہ نہیں کہہ رہا۔ کہ میری یا تمہاری نظروں میں کوئی ایسا نہیں ہے۔ جو اچھا ہو۔ اِس میں خُدا کیا کہہ رہا ہے۔ وہ دِلوں میں دیکھ رہا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے۔ اور انفرادی محرک کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ وہ موازنہ کرتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ کاملیت اور تقدیس کی اصطلاح کے مدِ نظر زندگی سے اُس کا مطالبہ کیا ہے۔ فیصلہ یہ ہے۔ کہ کوئی نہیں ہے۔ جس کو تولا جائے۔ کوئی نہیں ہے۔ جس کے مقاصد خالص ہوں۔ کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔ جو خُدا کو خوش کرنے کے لیے سنجیدہ خواہش رکھتا ہو۔ اور سخی ہو۔ اور انسانیت کی خدمت کرتا ہو۔ تمام لوگ، اس سے ہٹ کر کہ اُن کے کام کیا ہیں۔ وہ تمہارے اور میرے سامنے آ گئے ہیں۔ جو ترازو میں تولے گئے اور خُدائے منصف کے سامنے کم نکلے۔

یہاں پر مقصد صرف آپ کو بتانا ہی نہیں ہے۔ کہ ہمیں اپنے ارد گرد لوگوں کے کیے ہوئے ہر کام کی مذمت کرنی چاہیے۔ یہ نہیں کہا جا رہا۔ کہ عام طور پر معاشرے کے متعلق جس میں ہم رہتے ہیں ہمارا منفی رویہ ہونا چاہیے۔ یہ خُدا سے متعلق ہے۔ راستباز مُنصف، اور عدالت جو کہ ایک دِن ہو گی۔ ہمیں بتا دیا گیا ہے۔ کہ روزِ عدالت اگر وہ بچنا چاہتا ہے تو اُس کو گناہوں سے پاک ہونا چاہیے خُدا ہمارا اسادگی کے ساتھ یہ مشاہدہ پیش کر رہا ہے۔ کہ اُس کی نظر میں کوئی بھی نہیں ہے۔ جو راستبازی کے تقاضے پر پورا اُتر سکے۔ جب روزِ عدالت ثبوت سامنے ہو گا۔ تو فتویٰ ہم میں سے کسی کے حق میں نہیں ہو گا۔ کسی کے بھی

حق میں نہیں،اُس نے کہا ہے۔ کوئی ایک بھی نہیں! آدم کا کوئی بچہ بھی ایسا نہیں ہے جو آج تک اِس دُنیا میں رہا ہواِس متن کے مطابق اچھا ہو۔

اُن کے گلے ایکھُلیقبر ہیں۔

انسان میں ایک ایسی چیز ہے جو قابل مذمت ہے وہ اِس کا بول چال ہے۔ یہ حوالہ نہ صرف اُن کی گندگی، گستاخانہ رویے اور خلافِ دین کے لیے ہے۔ بلکہ اُس ذہن کے لیے ہے جو اُسے بیدار کرتا ہے۔ دِل کے وفورِ جذبات سے ہٹ کر دماغ بولتا ہے! خُدا یہاں پر کیا کہہ رہا ہے؟ وہ بنی آدم کے بچوں کو دیکھتا ہے۔ اور وہ اپنے منہ کو کھولتے ہیں اور بولتے ہیں۔ خُدا اپنی بات بیان کرنے کے لیے استعارہ استعمال کرتا ہے کہ وہ کیا دیکھتا ہے۔ مثلاً آپ ایک دِن اپنے گاؤں میں پیدل چل رہے ہوں۔ آپ اپنے راستے میں ایک موڑ کی طرف جاتے ہو۔ اور ایک قبر سے ٹھوکر کھاتے ہو۔ جو کہ کبھی بھری نہیں گئی۔ اس قبر میں تباہی کے اونچے درجے کی حالت میں ایک مرُدہ جسم تھا۔ نفرت انگیز نظر کا تصور کریں، لیکن بدبو بہت ہی زیادہ ہے! اب آپ کے پاس ایک الہامی تصور ہے کہ جو خُدا دیکھتا ہے۔ اور محسوس کرتا ہے۔ اور سونگھتا ہے جب انسان اپنا منہ کھولتا ہے اور بولتا ہے۔ وہ ایسا ہی ہے۔

اُنہوں نے اپنی زبان سے دھوکہ دیا۔

انسان موروثی بے ایمان ہے۔ جس طرح کی کوئی کہانی ہو وہ بالکل اُس طرح کی نہیں بتا سکتا۔ وہ دوسرے شخص کو اصل سچ کبھی بھی حقیقی طور پر نہیں بتا سکتا۔ وہ اُس کو کچھ نہ کچھ بہتر بنانے کے لیے اُس میں کچھ اضافہ کر دیتا ہے۔ تا کہ اپنے کو بہتر بنایا جا سکے اور اپنے دشمنوں کو کم تر بنایا جا سکے۔ قدرتی طور پر پیدا ہونے والا اور گُمراہ شخص خالص ایمانداری کے قابل نہیں ہوتا۔ یہی کچھ ہے کہ لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں۔ ایک چیز ہے جس کا وہ دعویٰ کرنا وہ سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کہ وہ ایماندار ہیں اور وہ قابل بھروسہ ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ خُدا کہتا ہے کہ یہ سچ نہیں ہے۔ لیکن خُدا دلوں کے ارادے جانتا ہے؛ ہر ایک انفرادی طور پر اندر سے گہرائی تک۔ وہ نیچے دیکھتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے وہ دیکھتا ہے —— اِس کے متعلق کوئی سوال نہیں ہو سکتا۔ ہم اسے قبول کر سکتے ہیں۔ خُدا اِس بارے میں واضح ہے۔ وہ انسان کے دِل میں ایمانداری نہیں دیکھتا۔ **اپنی زبانوں سے وہ دھوکہ دیتے ہیں۔**

افعی کا زہر اُن کے ہونٹوں میں ہے۔

یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ ہر آدمی دوسرے کو زہر سے مار رہا ہے جیسے سانپ ڈنگ مارتا ہے جو کہ چٹان کے پیچھے چُھپا بیٹھا ہے، وہ صرف آپ کا انتظار کر رہا ہے کہ آپ ٹہلتے ہوئے اُدھر آئیں۔ وہ کنڈلی مارے بیٹھا ہے اور تیار ہے۔ جونہی آپ گزریں گے وہ آپ کو کاٹے گا اور زہر آپ کے اندر داخل کر دے گا۔ سانپ ایسا کیوں کرتا ہے؟ کیونکہ وہ سانپ ہے۔ اور یہی کچھ ہے جو سانپ کیا کرتا ہے۔ یہی وہ طریقہ ہے جو اب انسان نے ایک دوسرے کے ساتھ اپنایا ہے۔ وہ ایک دوسرے کے اندر زہر ڈالتے ہیں؛ اور ایک دوسرے کے کردار کو تباہ کرتے ہیں؛ وہ ایک دوسرے کے ساتھ گپیں لگاتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو زخمی کرنے کے طریقے بتاتے ہیں۔ بے شک وہ ایسی باتیں کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ وہ کسی کو گھاؤ دینا نہیں چاہتے۔ وہ کسی کے ساتھ بُرا نہیں بولتے۔ وہ کسی کو گرانے کے لیے دوڑنا نہیں چاہتے۔ وہ کسی کے کردار کے بارے میں کچھ بُرا کہنا نہیں چاہتے۔ لیکن اِس طرح کے غلط اور مکارانہ طریقے سے کہتے ہوئے، وہ کام کرتے ہیں۔ وہ دوسروں میں اپنے زہر بھرتے ہیں۔ اِس طرح آخر کار وہ دوسروں کے تصور، کردار اور اُن کی شہرت کو تباہ کر دیتے ہیں۔

وقت ہوتا ہے۔ جو لوگ کام کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ مذمت کے قابل ہیں۔ بعض اوقات تو وہ معلومات لینے والے بن جاتے ہیں۔ کہ دوسرا کیسا رویہ رکھتے ہیں۔ کہ اُن کا کردار ہماری نظر میں سیاہ ہوتا ہے۔ یہ وہ نہیں ہے۔ جس کا حوالہ دے رہا ہے۔ خُدا ہمیں بتا رہا ہے۔ کہ انسان میں اتنی گنجائش ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے ساتھیوں کے لیے کچھ کرے۔ یہ سچی حالت ہے۔ یہاں پر وہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اور اُس کا کوئی مقصد بھی نہیں ہوتا۔ کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اِس زہریلے شخص کے لیے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ وہ اِس حالت یا دوسرے شخص کے بارے میں جانے کہ وہ کیا کرتا ہے۔ یہ گرے آدمی میں ہے کہ وہ ایسا کرے۔ اگر آپ نہیں سمجھتے کہ یہ سچ ہے۔ کہ صرف اُن لوگوں سے کنارہ کریں۔ جو ارد گرد بیٹھے ہیں۔ اور دوسروں کے بارے میں بے وقوفانہ باتیں کرتے ہیں۔ اور وہ سُنتے ہیں۔ جو تم سُنتے ہیں۔ پھر تم اپنا فیصلہ قائم کرو۔ کیا وہ لوگ واقع جانتے ہیں۔ وہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ کہ کیا اُن کے پاس یہ کہنے کی واقع ہی کوئی درست وجہ ہے۔ تو وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

جس کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہوا ہے۔

کیوں لوگ خُدا کے نام پر ایک دوسرے سے توہین آمیز طریقے سے بولتے اور اُن کے ساتھ گستاخی کرتے اور لعنت دیتے ہیں۔ وہ کیوں پُھتگی، سختی، انفرادیت، مردانگی اور انا کے دوسرے پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے غلیظ زبان بولتے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ یہ گری ہوئی فطرت کی خصوصیات ہیں۔ کسی نہ کسی طریقے سے انسان سوچتا ہے۔ یہ بات اُسے بڑا بناتی ہے۔ دوسروں کی نظر میں وہ تعریف کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ درست ہوتا ہے۔ ٹیلی ویژن پر آج کل ایک رحجان چلا ہوا ہے۔ کہ ہر کوئی قسمیں اُٹھا رہا ہے۔ اور غلط زبان استعمال کرتا ہے۔ اِس مرحلے پر شاید یہ کچھ ملائم وشیریں لگیں۔ اُن کے مقابلے میں جو کچھ روزانہ ریسٹورنٹ میں دیکھتا ہوں۔ لیکن اگر تم دیکھنا چاہتے ہو۔ کہ اب سے یہ چند سال پہلے آپ کے رہنے کے کمرے میں یہ کہاں تھا؟ فلم تھیٹر میں جانا اور سُننا، اپنے ذہن میں دوبارہ جھانکیں۔ جب تم ہائی سکول کے بچے تھے۔ اُن فلموں کو یاد کریں۔ اور دیکھو کہ زبان کی تنزلی پہاڑی سے کھائی کی طرف کیسے ہوتی ہے۔

ایک وہ شخص جو انتہائی گندی زبان بولتا ہے۔ اکثر اُسی کی زیادہ تعریف کی جاتی ہے۔ یہی وہ لڑکا ہے جو بہت اڑیل ہے۔ یہ وہ شخص جو ظاہر نہیں ہوتا جو اِس بات کا انکار کرتا ہے۔ کہ اخلاقی طور پر گرے ہوئے کی آنکھ کے اندر کچھ ہے۔ اکثر لوگوں کی اُس بُری زبان کی وجہ سے تعریف کی جاتی ہے جو وہ بولتے ہیں، اور اگر تم بڑے جوش سے، گستاخانہ طریقے سے، بے ادبی سے، اپنی طرف سے دعویٰ کرنے والے اور غلیظ زبان بولتے ہو۔ لیکن تمہیں فوراً داغ لگ جائے گا۔ اگر تم ہاں کی جگہ ہاں اور ناں کی جگہ ناں کہتے ہو۔ لوگ یہ کہنے میں درست ہوں گے۔ " اُس کے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟" کیا یہ چرچ جاتا ہے۔ یا یہ کیا ہے؟ کیوں یہ صرف بات ہی کرتا ہے؟ یہ کیوں لعنت نہیں دیتا، یہ کیوں قسم نہیں اُٹھاتے اور یہ غلیظ زبان کیوں استعمال نہیں کرتا۔ یہی دُنیا کا دستور ہے۔

اُن کے قدم خون بہانے میں بہت تیز ہیں۔

وہ زخمی کرتے ہیں۔ وہ اپاہج بنا دیتے ہیں۔ اور وہ نقصان دیتے ہیں۔ یہ صرف جنگ میں ہی نہیں ہوتا۔ جہاں قومیں ایک دوسرے کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ میئر، پولیس چیف اور قانون نافذ کرنے

والی دوسری ایجنسیوں سے اُن پُر تشدد جرائم کے متعلق پوچھو جو اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن سے اُن لوگوں کے گروہوں سے پوچھو جو دوسروں کو مارتے ہیں۔ اُنہیں شدید زخمی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اُنہیں قتل کر دیتے ہیں۔ یہ تیز رفتار دستور کی گرم جوشی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ یا یہ زندگی کے آخری دِنوں کی بحث ہے۔ انسان میں کچھ ہے جو اُسے تشدد پر اُکساتا ہے۔ وہ دوسرے لوگوں کو زخمی کرنا اور تباہ کرنا چاہتا ہے۔ " اُن کے پاؤں خون بہانے میں بہت تیز ہیں" اُنہیں معافی دے دو۔ اب معاشرے کو اپنی باری لینے دو۔ کہ کہاں پر اِس طرح کی باتیں ہونے کے مواقع ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی سزا۔ اور تم دیکھو گے۔ کہ یہ بڑی تیزی سے اور مسلسل بڑھے گی۔ تم دیکھو گے کہ یہ تفریح کا ذریعہ بن جائے گی۔ اور سنو یہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی زبان بن گئی ہے۔ یہ گرے ہوئے اخلاق کی خصوصیت ہے۔

اور وہ امن کے راستے کو نہیں جانتے

اچھا، ہمیں اِس کو بڑے پیمانے پر دیکھنے کی سخت ضرورت ہے۔ مجھے زیادہ عمر کا ہونے کے باوجود اپنے باپ کی باتیں یاد ہیں میرے انکل پہلی جنگِ عظیم کے متعلق بات کر رہے تھے۔ یہ وہ جنگ تھی جس نے تمام جنگوں کو خاتمہ کر دیا۔ اِس جنگ کے خاتمہ کے بعد دُنیا نے ہتھیاروں کی تباہی دیکھی جو کہ بڑھ چکی تھی دوبارہ جنگ کرنے کی کوئی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ پہلی جنگِ عظیم وہ جنگ تھی جس نے کئی جنگوں کو جنم دیا۔ لیکن جب جنگِ عظیم دوئم ہوئی اِس سے بڑی دور تک تباہی و بربادی پھیلی۔ مجھے یاد ہے۔ کہ اتوار کی سہ پہر کو موڈیسٹو، کیلیفورنیا کے گریسیڈا پارک میں تفریح کر رہے تھے۔ جب ساؤتھ پیسیفک میں ایٹم بم کا دھماکہ کیا گیا۔ مجھے یاد ہے کہ ڈاکٹر ایڈورڈ ٹیلر ریڈیو پر آئے اور کہا کہ اِس بات نے یقین دہانی کروا دی ہے۔ کہ اب دُنیا میں امن کا دور آ گیا ہے۔ وجہ بالکل سادہ سی تھی۔ کہ مہذب لوگوں کے ذہنوں میں اِس طرح کی طاقت کبھی نہیں آئی۔ کہ اِس ایٹم کو اسلحہ میں تبدیل کر لیں۔ لیکن ہم نے اِس سے اسلحہ بنا لیا۔ مشرقِ بعید میں اِس ایٹم بم کو گرا دیا گیا۔ یہ اِس بات کو یقینی بنانے کے لیے تھا اب بنی نوع انسان کافی باشعور اور سمجھدار ہو چکا ہے۔ کہ جھگڑوں کو نمٹانا جنگ سے بہتر ہے۔ یقینی طور پر یہ تمام جنگوں کا اختتام تھا۔ لیکن پھر دوسری جنگوں نے اِس کا پیچھا کیا۔ اب دُنیا کے بہت سے بے وقوفوں کے ہاتھوں میں ہزاروں

ایٹمی ہتھیار ہیں۔اب دُنیا پہلے کی نسبت بے شمار مصائب میں گرفتار ہے۔ بڑھتے ہوئے لوگ، زیادہ قابل لوگ، زیادہ باشعور اور عقلمند لوگ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ کہ کسی امن جیسے نتیجے پر پہنچیں۔ وہ امن کا راستہ نہیں جانتے۔ یہ آدمی کی فطرت میں نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے ساتھی کے ساتھ امن کے ساتھ رہے۔ آپ اِس پر اعتراض کر سکتے۔ آپ اِس پر ناراض ہو سکتے ہیں۔ آپ اِس پر یہ کہتے ہوئے ناراضگی کا اظہار کر سکتے ہیں۔ لیکن کوشش کرتے رہو چاہے کامیابی ہو یا نہ ہو۔ اِس دُنیا میں انسان کی تاریخ دیکھیں۔ تہذیب کے آغاز سے، موجودہ وقت تک یہ خونی جنگ سے لے خونی جنگ کے بعد تک کی ایک لمبی تشریح ہے۔ یہ جاہل، اَن پڑھ اور مجرم قسم کے لوگ نہیں ہیں جو جنگ کو شروع کرتے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کے راہنما اور بہت سے عزت دار لوگ ہیں۔ بنی نوع انسان میں انسانی نسل میں امن کے راستے کی کوئی سمجھ نہیں ہے۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ امن کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔

تم کہہ سکتے ہو۔ کہ یہ خوفناک ہے۔ کہ ہم اپنے سیاسی نظام اور راہنماؤں کے ہاتھوں میں پھنس چکے ہیں۔ لیکن تم اسے اُن گاؤں کے دو سادہ لڑکوں کی طرح نیچے لا سکتے ہو۔ جنہوں نے اپنے خاندان کو چھوڑا۔ اور جنگل میں چلے گئے۔ دونوں نے زمین کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لے لیے۔ اور انہوں نے اُن ٹکڑوں کے درمیان پتھروں کی ایک باڑ بنالی۔ انہوں نے ایک میل کے فاصلہ پر اپنے گھر بنائے۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا۔ کہ اُن کے درمیان دُشمنی پڑ جائے گی۔ وہ ایک دوسرے کے بارے میں بولیں گے۔ ایک کا بیٹا دوسرے کی بیٹی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرے گا۔ اُن میں سے کوئی زمین کے اپنے حصے اور باڑ کے اندر نہیں رہے گا۔ دونوں میں سے ایک کی گائے دوسرے کی چراہگاہ کی طرف چلا جائے گی۔ اور لڑائی شروع ہو جائے گی۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ مبالغہ آرائی ہے پھر اوزرکس کی طرف واپس چلے جاؤ۔ اور مشرق کے کسی اور جنگل کی طرف چلے جاؤ اور تلاش میں تھوڑا وقت سَرف کرو۔ تم اپنے آپ کو پرانے، لمبے عرصے سے رہنے والے، تلخ اور بے وقوف خاندانوں کے درمیان پاؤ گے۔ جو اکٹھے پلے بڑھے اور لمبے عرصے سے دوست ہیں۔ لیکن وہ کتوں اور بلیوں کی طرح لڑتے ہیں۔ یہ صرف سیاسی راہنما، فوجی لوگ، صدر اور اِس دھرتی کے بادشاہ ہی نہیں بلکہ ہر کوئی۔ یہ امن کے راستے کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

اُن کی آنکھوں میں خُدا کا خوف نہیں

ایک شخص جو بہت تیز گاڑی چلا رہا تھا۔اُس نے پیچھے دیکھنے والے آئینے میں سے دیکھا۔اور وہ کیا دیکھتا ہے۔ایک سفید اور کالی گاڑی تیزی کے ساتھ اُس کے پیچھے آگئی۔اُسے اُس شخص کے بارے میں یکدم بہت خوف محسوس ہوا۔جو اُسے آہستہ کر سکے گا۔تم کسی بھی سڑک پر سفر کرتے ہوئے ایسے واقعات دیکھ سکتے ہو۔تم کو بہت تیز رفتار کے ساتھ پیچھے چھوڑ دیا جاتا ہے۔اچانک تم دیکھتے ہو۔کہ گاڑیوں کی پوری لائین نے راستہ بدل لیا۔وہ ایک دوسری میں دھنسی ہوئی تھیں۔رُکی ہوئی گاڑیوں کے ڈرائیور بڑی خوشی کے ساتھ گاؤں میں ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔پہلے چیز جو تمہیں حیران کرتی ہے۔وہ ہے کہ " ہائی وے پیٹرول کی کار کدھر ہے؟" اِس دُنیا کے بااختیاروں سے لوگ خوفزدہ ہیں۔لیکن یہ بات ذہن میں رکھیں۔کہ انسان قادرِ مُطلق خُدا کے سامنے عیاں اور ننگا ہے۔جو اپنے تخت پر بیٹھا ہے۔اور انسان کے دِل میں دیکھتا ہے۔خُدا اُس کے گھر اور اُس کی زندگی میں دیکھتا ہے۔وہ جو کچھ کہتا ہے۔خُدا سُنتا ہے۔خُدا وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔وہ جو کرتا ہے۔اور قیامت والے دِن کے لیے اُس پر کتابیں لکھی جارہی ہیں۔لیکن انسان کوئی پرواہ نہیں کرتا۔وہ اپنے گستاخانہ، سخت دِلی، غیر اخلاقی، ناپاکی اور خود تلاشی میں بڑھتا ہی جاتا ہے۔اور وہ خُدا کی تھوڑی سی بھی پرواہ نہیں کرتا۔اُس کی زندگی کا زیادہ تر حصّہ میں اُس نے یہ نہیں سوچا۔کہ خُدا وہاں پر ہے۔انسان کے چہرہ پر خُدا کا خوف نہیں ہے۔انسان خیالی طور پر خُدا کی نسبت اِس دُنیا سے خوف محسوس کرتا ہے۔وہ خُدا کی نسبت سانپ سے زیادہ ڈرتا ہے۔وہ اپنے ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل نہیں جُھکتا اور ریٹل سانپ کو ہاتھ نہیں لگاتا۔لیکن وہ بڑے کھلم کھلا انداز سے، سنگدلی سے، سرکشی سے اور نافرمانی سے خُدا کے قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے۔اور اُس کو کوستا ہے۔وہ خُدا اور خالق کی توہین کرتا ہے۔اپنے معاشرے میں انسان خُدا کو بے عزت کرنے والی تمام قسم کی گستاخی، ناپاک باتوں اور خیالوں کو زیرِ بحث لاتا ہے۔وہ خُدا کے خیالوں کو تباہ کرنے اور بُرائی کے منصوبوں کو بناتا ہے۔خُدا کہتا ہے، "نہیں" "اُنہیں میرا کوئی خوف نہیں ہیں"

اب ہم انسان کے لیے خُدا کا نظریہ دیکھتے ہیں۔ یہ مختصر ہے لیکن جامع۔ یہ انساان کے کردار، خیالات اور اظہار کے مختلف پہلوؤں کو بڑے غور سے دیکھتا ہے۔ یہ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ قدرتی طور پر پیدا ہونے والا انسان کیسا ہوتا ہے۔ کیسے وہ سوچتا ہے۔ اور وہ کیا کرتا ہے۔

رومیوں 19:3 اب ہم جانتے ہیں کہ شَرِیعَت جو کُچھ کہتی ہے اُن سے کہتی ہے جو شَرِیعَت کے ماتحت ہیں تاکہ ہر ایک کا مُنہ بند ہو جائے اور ساری دُنیا خُدا کے نزدِیک سزا کے لائِق ٹھہرے۔

شریعت کی رسموں میں سے ایک رسم گناہوں کی مذمت کرنا ہے۔ اِس میں شریعت کو توڑنے والا مجرم ہے۔ جس کو مُنصف، عدالت اور نافذ کرنے والے نظام کی طرف سے کوئی حمایت نہیں ملتی۔ یہ کسی بھی شخص کے دِل میں مُنصف، عدالت اور نظام کو نافذ کرنے والوں کا ڈر پیدا کرتی ہے۔ خُدا کی شریعت باور کرواتی ہے۔ کہ انسان جانیں کہ وہ خُدا کے سامنے گناہ گار ہیں۔ اگر کوئی بہت بے وقوف ہے۔ وہ خُدا کی شریعت کو لیتا ہے۔ اور بڑے دھیان سے اُس پر عمل کرتا ہے۔ اور آخر میں وہ شریعت کو نہیں توڑتا۔ اور خُدا کے سامنے گناہ گار نہیں ٹھہرتا۔ تو پھر وہ شخص قابل رحم ہے۔ اور اپنے شعور میں شریعت کو نہیں بھولتا۔ حقیقت ہمیں سکھاتی ہے۔ کہ ہماری خُدا کی شریعت کی طرف سے مذمت کی گئی ہے۔ اور ہم خُدا کے سامنے گناہ گار ہیں۔ پس زیادہ باشعوری خاتمہ سے پہلے ہم مقدس پولوس کے رومیوں میں بیان کیے ہوؤں میں سے ایک نقطہ کی طرف آتے ہیں۔

رومیوں 20:3 کیونکہ شَرِیعَت کے اعمال سے کوئی بشر اُس کے حضُور راستباز نہیں ٹھہریگا۔ اِس لئے کہ شَرِیعَت کے وسِیلہ سے تو گُناہ کی پہچان ہوتی ہے۔

موجودہ وقت میں کوئی انسان، خُدا کی نظر میں اُس معیار کے مطابق جو وہ کرتا ہے۔ راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔ اور اپنے اعمال کے وسیلہ روزِ قیامت کوئی شخص راستباز ٹھہرے گا؟ اگر حقیقت میں معاملہ یہی ہے۔ اگر عدالت ہونے والی ہے۔ اگر انسان آزمائش میں پڑنے والے ہیں۔ تو دیکھیں۔ اگر وہ راستباز ہیں ۔ اور اپنے اعمال کے باعث وہ گناہ گار معلوم نہیں ہو رہے۔ تو وہ کیا کرے؟ حقیقت میں یہ بُری خبر ہے۔ ہمارے لیے کیا اُمید ہے؟ کیا کوئی ہے؟ ہاں اُمید ہے اور یہ اُمید اچھی خبر ہے۔ یا یہ یسوع مسیح کی خوشخبری ہے۔

رومیوں 21:3 مگر اَب شَرِیعَت کے بغَیر خُدا کی ایک راستبازی ظاہِر ہُوئی ہے جِس کی گواہی شَرِیعَت اور نبیوں سے ہوتی ہے؛

خُدا کے پاس پروگرام ہے۔ جہاں پر ہم اُس کے دِن اپنے آپ کو سچا ثابت کر سکیں گے۔ اور آزاد ہوں گے۔ اگرچہ یہ آدمی کا طریقہ نہیں ہے۔ اور اُس کا اپنے اخلاقی کردار نہیں ہے۔ یا شریعت پر عمل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک دوسرا راستہ ہے۔

باب نمبر8

رومیوں3:20 کیُونکہ شَرِیعَت کے اعمال سے کوئی بشر اُس کے کے حضُور راستباز نہیں ٹھہریگا۔اِس لئِے کہ شَرِیعَت کے وسِیلہ سے تو گناہ کی پہچان ہوتی ہے۔

رومیوں3:21 مگر اَب شَرِیعَت کے بغَیر خُدا کی ایک راستبازی ظاہِر ہُوئی ہے جِس کی گواہی شَرِیعَت اور نبیوں سے ہوتی ہے۔

رومیوں3:22 یعنی خُدا کی وہ راستبازی جو یِسُوع مسیح پر ایمان لانے سے سب اِیمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے کیُونکہ کچھ فرق نہیں۔

رومیوں3:23 اِس لئِے کے سب نے گناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں۔

رومیوں3:24 مگر اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسِیلہ سے جو مسیح یِسُوع میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔

رومیوں3:25 اُسے خُدا نے اُس کے خُون کے باعث ایک اَیسا کفّارہ ٹھہرایا جو اِیمان لانے سے فائدہ مند ہو تا کہ جو گناہ پیشتر ہو چُکے تھے اور جِن سے خُدا نے تحمُّل کر کے طرح دی تھی اُن کے بارے میں وہ اپنی راستبازی ظاہِر کرے۔

رومیوں3:26 بلکہ اِسی وقت اُس کی راستبازی ظاہِر ہو تا کہ وہ خُود بھی عادِل رہے اور جو یِسُوع پر ایمان لائے اُس کو بھی راستباز ٹھہرانے والا ہو۔

خُدا کے حضور عدالت کے دِن دو مختلف بنیادوں پر ہمارے سامنے راستبازی کو رکھنا ہے۔ایک ذریعہ کا حوالہ متن میں ہے بطور شریعت یا شریعت کی دستاویز ہے۔میرا یقین ہے کہ مسیحی دنیا میں سب سے بڑی پریشانی شریعت اور فضل کے درمیان فرق کی بے سروپا سمجھ (یا بالکل سمجھ کا نہ ہونا) ہے۔بہت ساروں کے لیے" شریعت" جس کا مطلب " اچھے کام،" "وفاداری،" اور " خُدا کی مرضی کے مطابق کام کرنا ہے" خُدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر ہے۔یہ ایمان اور فضل کی مخالفت میں قائم کیا گیا ہے۔جس کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ انسان، ذمہ داری سے مبرّا ہے یا ذاتی نیکی

میں خُدا کے سامنے سر گرم ہے۔ کچھ بھی ہو راستبازی بغیر کسی احسان کے دی جاتی ہے۔ یہ خدا کی طرف سے تحفہ ہے جو کہ انسان کو لینے پر تقریباً مجبور کر دیا گیا ہے۔ ذمہ داری کے تمام خیالات، فرائض یا سپردگیاں ناگوار معلوم ہوتی ہے۔

روایتی تناظر سے، یہ فضل اور شریعت کا ایک ادھورا نظریہ ہے۔ یہی میرا مقصد ہو گا کہ میں اِن دونوں الٰہیات کے اُن نشانات کو ظاہر کروں جو غلطی سے رہ گئے ہیں۔ کسی کی مخالفت کے طور پر یہ میری سمجھ کے مطابق نہیں دکھایا جائے گا۔ رومیوں کی کلیسیاء کے نام اِس خط کا بڑے دھیان سے جائزہ لینا ہو گا۔ اور" شریعت" اور" فضل" کے بارے میں پولوس رسول حقیقت میں کیا کہتے ہیں۔ اِس بات چیت میں" شریعت" کیا ہے اور"شریعت کے کام کون سے ہیں؟" اور اِن الفاظ کو ہم جس طرح سمجھتے ہیں اُس کا مطلب کیا ہے؟" شریعت کے کاموں کے ذریعے سے نجات" کا مطلب ہے کہ شریعت کے عہد کی اصطلاح کے ذریعے سے، کہ انسان خُدا کے ساتھ معیار کو حاصل کرے گا۔ اور خُدا کے حضور راستبازی کی حالت کو مضبوط کرنا۔ یہ کارہائے نمایاں خُدا کے ساتھ اور زمین کے لوگوں کے ساتھ ابدی رشتے کو ممکن، معقول اور پسندیدہ بناتا ہے۔ پرانے عہد کے اصول وضوابط کے تحت، یہ انسان کے خُدا کی حمایت کے حقدار ہونے کے لیے ناگزیر تھا، ہمیشہ کی زندگی کا رتبہ، اپنے فطری، اخلاقی کردار کے ذریعے سے اپنے آپ کو صاحبِ لیاقت ثابت کرنا۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ وہ خُدا کی شریعت کی روح کو سمجھے اور اُسے قائم رکھے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ چاہے شریعت لکھی ہو یا عملی ہو؛ یہ پھر بھی انسان کی ذمہ داری ہے۔ اُسے یہ جاننا ہے کہ اِس کا مطلب کیا اور جب ایک دفعہ اسے جانے گا، تو طاقت اور بھلائی کے ذرائع اُس پر عمل کے خود ہی جان لے گا۔

اگر تم کرو گے۔۔۔ تو میں بھی کروں گا۔۔۔

کوہِ سینا پر خُدا نے شرائط طے کیں۔ اگر انسان عہد و پیمان میں اپنا حصّہ ادا کرے، تو خُدا اپنا کردار ادا کرے گا۔ آپ استثناء کے باب نمبر اٹھائیس میں اِس معاہدے کے متعلق پڑھ سکتے ہیں۔ آیات 1 تا 14، خُدا نے اسرائیل کو تمام حیرت انگیز برکتوں کے متعلق بتایا۔ وہ سب اُن کے متعلق تھیں اگر وہ"۔۔۔

خُداوند اپنے خُدا کی جانفشانی سے مان کر اُس کے اِن سب حکموں پر جو آج کے دِن میں تُجھ کو دیتا ہُوں

اِحتیاط سے عمل کرے تو خُداوند تیرا خُدا دُنیا کی سب قَوموں سے زیادہ تُجھ کو سرفراز کرے گا۔۔۔بشرطیکہ تُو خُداوند اپنے خُدا کے حکموں کو جو میں تُجھ کو آج کے دِن دیتا ہُوں سُنے اور اِحتیاط سے اُن پر عمل کرے۔اور جِن باتوں کا میں آج کے دِن تُجھ کو حکم دیتا ہُوں اُن میں سے کسی سے دہنے یا بائیں ہاتھ مُڑ کر اَور معبُودوں کی پَیروی اور عبادت نہ کرے۔" مقدس پولوس رسول خُدا کے اِس کلام کو رومیوں 7-5:2 آیات میں اِس طرح اضافہ کرتے ہیں۔ **"خُدا۔۔۔وہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق بدلہ دے گا۔ جو نیکو کاری میں ثابت قدم رہ کر جلال اور عزّت اور بقا کے طالِب ہوتے ہیں۔۔۔"** اُن کو ہمیشہ کی زِندگی کا اجر ملے گا۔

لیکن استثناء کے باب 28 کی آیت نمبر 15 سے لے کر باب کے آخر تک، خُدا زیادہ تر ناقابلِ یقین اور خوفناک قابلِ تصور لعنتوں کا اعلان کرتا ہے۔ یہ اسرائیل پر آسکتی ہیں۔ اگر وہ ہر لفظ، خیال اور ذمہ داری جس کو شریعت میں درج کیا گیا ہے اُس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ جو کہ ایک سودا تھا۔ اگر شریعت کے اندر رہتے ہوئے انسان ابدی زندگی، اور شفقت اور خُدا کی برکت حاصل کرتا ہے، وہ یہ ہو گا۔ اگر وہ نہیں کریں گے، تو وہ اِس کو حاصل کرنے میں ناکام ہوں گے۔ لیکن وہ خود پر ناقابلِ تصور لعنتیں لے آئیں گے۔ خُدا عادل، غضب ناک، اور غضیل خُدا ہے۔ وہ اُن کے ساتھ معمولی نہیں ہو گا۔ وہ کسی گناہ گار کو معاف نہیں کرے گا۔ جو اُس کے حضور عدالت کے دِن آئیں گے۔ **"مگر جو تفرقہ انداز اور حق کے نہ ماننے والے بلکہ ناراستی کے ماننے والے ہیں اُن پر غضب اور قہر ہو گا۔ اور مُصیبت اور تنگی ہر ایک بدکار کی جان پر آئے گی۔"** یہودی یا پھر یُونانی (رومیوں 2:8-9)۔

یقینی طور پر کوئی بھی حصول کے متعلق احساسِ کمتری یا اخلاقی گراوٹ کا شکار نہیں ہے کہ وہ کیا حاصل کرتا ہے اور وہ کیا حاصل کرنے کا حقدار تھا یہ وہ تھا جو انسان کو اپنی تخلیق سے ہی کرنا چاہیے تھا۔ یہ واضح اور ممکنہ طور پر ترقی کرنے کے لیے بہترین حالت تھی۔ اگر وہ ترقی کر سکا۔ یہ خُدا کی کبھی نہ ختم ہونے والی ترجیح تھی۔ کہ انسان اچھا بن جائے۔ کیونکہ اُسے اُس میں اچھا ہونا چاہیے تھا۔ پھر یسوع مسیح کو وہ سب کچھ نہ سہنا پڑتا اور انسان کو بچانے کے لیے وہ راستی سے دُنیا کے گناہوں کے لیے نہ مرتا۔ شریعت کے معاہدے کے لیے مشکل یہ تھی۔ کہ انسان عہد و پیماں کے سلسلے میں اپنا کردار ادا نہیں کر سکا۔ بطور عہد

جسم میں ہوتے ہوئے یہ کمزور تھا۔ ہم نے صرف یہ پڑھا ہے کہ خُدا انسان کو اُس کے اخلاقی کردار میں کیسے دیکھتا ہے۔ خُدا پہلے ہی آگاہی دے چکا تھا۔ کہ اگر انسان خُدا کے حضور روزِ قیامت آتا ہے۔ اور پرانے عہد کی بنیاد پر اُس کے مقدمے کو کھولا جاتا ہے۔ تو وہ بری الذمہ نہیں ہو گا۔ وہ گناہ گار ثابت ہو جائے گا۔

غیر مستحق حمایت

ظاہر ہے، پھر، ہمیں راستبازی اور نجات کسی دوسرے ذریعے سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم اُسے **شریعت کے عہد** میں نہیں پا سکتے کیونکہ انسان **اتنا اچھا نہیں ہے۔ کہ اُن کا حقدار ٹھہرے**۔ انسان کی عام کوششیں شریعت کے تحت رہتے ہوئے مکمل ہیں۔ کہ وہ مکمل لعنتوں کے ساتھ دوزخ میں جائے۔

بُری خبر

یہ بات چیت انسان کو اُس خاتمہ کی طرف نہیں لے جاتی۔ کہ خُدا کو انسان کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ یا یہ کہ انسان کو اپنے بارے میں اپنی رائے کو کمتر درجے پر رکھتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔ نقطہ یہ ہے۔ کہ لوگوں کو انصاف، صاف دِلی سے تسلیم کرنے کا سچا مطالبہ قابلِ غور رکھنا چاہیے کہ انہوں نے غلط کیا ہے۔ اور انہوں نے خُدا کی شریعت کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور اب وہ ابدی زندگی کے لائق نہیں ہیں۔ ہر کوئی شخص جو خُدا کے حضور جا سکتا ہے۔ اور شریعت کے مطابق کہہ سکتا ہے۔ کہ اُس کا اپنا معیار مدِ نظر رکھا جائے۔ لیکن اِس حالت کی وجہ سے کوئی بھی گناہ سے مبرّا نہیں ہے تمام لوگوں کی مذمت و ملامت کی جائے۔ جو کمرہ عدالت میں داخل ہوں گے۔ کہ اُس کی کوششوں کے ذرائع خُدا کے حضور اُس کی نیکی و بھلائی کو مضبوط کریں گے۔ اور خُدا کی حمایت حاصل کریں گے۔

اچھی خبر

اچھی خبر یہ ہے۔ کہ راستبازی اور نجات کا ایک اور ذریعہ ہے۔ یہ نیا عہد ہے۔ جو یسوع مسیح کا ایمان کہلاتا ہے یہ ایک الگ سے ذریعہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ مضمون تک رسائی کے حوالے سے مختلف ہے۔ پرانے عہد میں خُدا اور انسان کے درمیان ایک معاہدہ تھا۔ کہ ابدی زندگی حاصل کرنے کے لیے انسان کو ایک راستہ اور تھیوری دی گئی تھی۔ نئے عہد میں خُدا اُن کو تحفہ دیتا ہے۔ جو اُس سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن یہاں پر کچھ باتیں جاننا ضروری ہیں۔ یہ وہ شرائط ہیں۔ جو منزل تک پہنچنے کے لیے ہیں۔ اِس میں شریعت

کے کاموں کو کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اِس میں سمجھ اور رویّہ ضروری ہے۔ باقی آپ کو رومیوں کے 3 باب اور 4 باب میں بتایا جائے گا۔ کہ تم نے کیا جاننا، قبول کرنا، اور خُدا کا تحفہ حاصل کرنے کے لیے کس منزل پر بھروسہ کرنا ہے۔

عدالتی شرائط فیصلے کے ساتھ قبول کرنے کے لیے

میرا خیال ہے کہ یہ وقت ہے کہ کچھ شرائط و اصطلاحات کو واضح کر دیا جائے۔

پہلی justification ہے۔ تم حیران ہو گے۔ کہ زیادہ تر مذہبی لوگ نہیں جانتے کہ اِس لفظ کا مطلب کیا ہے۔ یہ بڑی سنجیدہ بات ہے۔ کیونکہ ہمیں نجات کی سچائی کے بارے میں سمجھنا بہت ضروری ہے کیا تم جانتے ہو کہ اِس لفظ کا مطلب کیا ہے؟ کیا اِس کا مطلب **معافی** ہے؟ کیا اِس کا مطلب ہے کہ گناہ گار ہونے کے بارے میں جاننا۔ لیکن اِس بات کو چھوڑیں۔ کیونکہ خُدا اچھا ہے۔ اور وہ ہم سے کچھ بھی طلب نہیں کرے گا۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جو سوچتے ہیں اور سکھاتے ہیں۔ کہ خُدا نے یسوع مسیح کے ذریعے سے ہمیں **معاف** کر دیا ہے۔ اُس نے ہمارے لیے کوشش کی اور ہمیں گناہ گار پایا۔ اور پھر کیونکہ وہ بھلا، برداشت کرنے والا اور محبت کرنے والا خُدا ہے۔ اُس نے ہمیں معاف کر دیا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ یہ نظریہ عدل کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اِس میں انصاف کہاں ہے؟ جب ہم عدالتوں اور مُنصفوں کو دیکھتے ہیں تو فریب خوردہ کوششیں رحمدلی اور جذبات کو لاتی ہیں۔ بجائے اِس کے کہ اچھا فیصلہ، قتل وغارت، زنا بالجبر (چاہے صرف تھپڑ مار کر ہی)، ہم محرومی اور خوف سے غصے میں تلملاتے ہیں۔ سب سے عظیم تعلق یہ ہے۔ ہم انسانوں کا گروپ یا گروہ بناتے ہیں۔ جن کو انصاف کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ طبعی طور پر ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ معاشرہ عدل کے بغیر نہیں چل سکتا۔ یہاں تک کہ ایسا کرنے کی خواہش بھی نہیں ہے۔ ہم اِس طرح کی دُنیا میں رہنا بھی نہیں چاہتے۔ ایسا کیوں ہو۔ ہم کیوں ذلیل قاتلوں، زانیوں، بدکاروں، باغیوں، کنجیوں، چوروں، مکاروں اور اِس طرح کے دوسرے گناہ گاروں کے درمیان رہیں۔ جنہیں کوئی سزا نہ ہو۔ جنہیں قانون کا کوئی احترام نہ ہو۔ کیا تمہیں یقین ہے۔ کہ تم چاہتے ہو۔ کہ خُدا ایسا کرتا ہے؟ پرانی تخلیق دو کامل اور اچھوتے لوگوں سے شروع ہوئی۔ نئی مخلوق کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اگر اِس کا آغاز کروڑوں گناہ گاروں سے ہوتا ہے؟ اچھا، ہماری ضرورت کا اِس سے

کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ خُدا ایسا کرنے نہیں جارہا۔ اور ہم اپنے بارے میں اور خُدا کے ساتھ اپنے امن کے بارے میں فکر مند بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ **نجات شُدہ** کا مطلب **معاف کیا ہوا** نہیں ہے۔ اِس کا مطلب **بری الذمہ** ہونا بھی نہیں ہے۔ justification کا مطلب 'رہائی' ہے۔ Justification کا مطلب 'گناہوں سے **معصومیت**' ہے۔ نہ صرف قصور بلکہ معافی ہونا لیکن **معصوم**۔ ہم اور آپ خُدا کے حضور ہوں گے۔ ہم آزمائے جائیں گے۔ لیکن وقت ہے۔ کہ ہم گناہوں سے مبرّا ہو سکتے ہیں۔ ایک راستہ ہے۔ کہ ہم معصوم ہو سکتے ہیں۔ ایک راہ ہے۔ کہ ہم ثابت قدم رہ سکتے ہیں۔ ہم حقیقت میں ابدی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ یہ راستہ شریعت کی شرط کے مطابق نہیں ہے۔ اور انسان کی اپنی طبعی نیکیاں، یہ خود خُدا کی طرف سے آتی ہیں۔ اور ہمارے سنُنے کے ذریعے سے اور اُس پیغام پر یقین جو مقدس پولوس رسول ہمارے لیے لایا۔ یہ خُداوند یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے اور کسی قدر خُدا، یسوع مسیح کے ذریعے سے جو اُس نے اپنی گری ہوئی مخلوق کے گناہ سے متعلق کیا۔ اور یہ وہ ہے جو خُدا نے اپنے بیٹے کے ذریعے سے، عدل کو محفوظ رکھنے اور اِس کے علاوہ نجات کی فراہمی اور راستبازی قیامت کے دِن ملزموں کے لیے کیا۔ خُدا نے اِس کے لیے کچھ کیا۔ ہمیں اِس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ نجات، فضل، نیا عہد اور خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری سب سے اہم اور بنیادی پہلو ہیں۔ اگر تم اِس نقطہ کو نہیں سمجھتے تو تم انجیل یا بائبل کو بھی نہیں سمجھ پاؤ گے۔ تمہیں یا جاننے کی ضرورت ہے۔ کہ کیسے اور کیوں خُدا انسان کو عدالت میں لانے کی تجویز دیتا ہے۔ کہ اُسے معصوم ثابت کرے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ عدالت کے دِن انسان کیسے معصوم ثابت ہو سکتا ہے؟ یہ ہے جو یسوع نے یہ ممکن بنانے کے لیے کیا۔

نجات اور راستبازی کے ذرائع

ہم نے صرف دو مختلف ذرائع کے متعلق بات کی ہے۔ یسوع مسیح کی کامیابی کی پیچیدہ کاریگری میں جانے سے پہلے ہمیں اِن ذرائع کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ تخلیق میں، خُدا نے اپنی شبیہ پر انسان کو بنایا۔ اُس نے نسل کا آغاز ایک آدمی بنام آدم سے کیا۔ اِس کی پرواہ نہ کریں کہ ماہرِ بشریات، ماہرِ علم طبقات الارض، فلسفی اور سائنسدان کیا کہتے ہیں۔ اِس دُنیا کی تمام نسلِ انسانی آدم سے آئی۔ ماہرِ بشریات کی کوششوں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ انہوں نے مختلف قومیتوں کے ماخذ کا سراغ لگایا ہے۔ یہ بہت بُرا ہے۔

کیونکہ وہ بائبل کا مطالعہ کرنے والے نہیں ہیں۔ پیدائش کی کتاب کا 10 واں اور 11 واں باب بتاتا ہے۔ کہ تمام نسلیں کہاں سے آئیں۔ اِس دُنیا کا ہر آدمی آدم کی نسل سے ہے۔ اور بعد میں پھر نوح کی نسل سے کائنات، گراوٹ اور انسان کی گناہ کی حالت آدمی سے ہمارے اندر آئی۔ ایک دِن وہ آیا۔ جب خُدا نے کہا کہ آدم کی اولاد نے اپنے آپ کو اچھا ثابت نہیں کیا۔ اور انہوں نے اُس کی شریعت کو نہیں جانا۔ اور اُسے بہت کم پورا کیا ہے۔ اگر وہ اپنا آپ اپنے خالق کی غلامی میں دے دیتے تو انہوں نے مکمل طور پر کچھ مختلف کیا ہوتا۔ خُدا نے اِس دُنیا میں "دوسرے آدم" کے ساتھ انسان کی نئی نسل کے ساتھ کیا کرنا شروع کیا۔ صرف اِس بار خُدا نے انسان کو مٹی لے کر اپنے ہاتھوں کے ساتھ نہیں بنایا۔ خُدا انسان کے روپ میں آیا۔ ہم اِس وقت خُدا کی تثلیث (ایک میں تین) کے موضوع کی بحث سے آپ کو ہٹانا نہیں چاہ رہے۔ ہم فقط قبول کرتے ہیں۔ کہ باپ، بیٹا، روح القدس میں تثلیث ہے۔ اور یہ ایک میں تین اقنوم ہیں ہم یہ بحث اپنے پاس محفوظ رکھیں گے اور اِس پر بات اُس وقت کریں جب متن آئے گا۔

وہ دُنیا میں تھا۔

خُدا اِس دُنیا میں آیا اور وہ انسان کے روپ میں آیا۔ یہ بڑی انوکھی بات نہیں تھی۔ جب تم اِس پر غور کرتے ہو۔ کہ انسان خُدا کی شبیہ پر بنایا گیا۔ اُس نے اپنے آپ کو گوشت پوست میں مجسم کیا۔ اور ایک نئی نسل کی بنیاد ڈالی۔ اُس وقت اِس طریقہ سے انسان کو راستباز بنانے کے لیے خُدا نے مکمل طور پر مختلف پروگرام شروع کیا۔ یہ پیشن گوئی پرانے عہد نامہ میں یرمیاہ نے مشہور 31 ویں باب میں اپنی نبوت میں کی۔ خُدا نے پرانے عہد نامہ میں نقص دیکھا۔ اور صاف طور پر کہا کہ یہ اب کام کا نہیں رہا۔ اُس نے کہا پرانی کاروائی کے تحت گری ہوئی مخلوق کو اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لیے کوئی راستہ نہیں ہے۔ لیکن خُداوند نے کہا کہ وہ دِن آرہے تھے۔ جب وہ ایک نیا عہد کرنے والا تھا۔ **یہ پرانے عہد کی طرح کا نہیں ہونے والا تھا۔** نئے عہد میں **خُدا خود تھا۔** اور **آدمی کی کوئی مدد نہیں تھی۔ کیا یہ سارے کام انسان کے لیے کیے گئے۔** کیونکہ وہ اپنے لیے **کچھ نہ کر سکا۔** پھر بھی یہ انسان کی طرف سے تھا۔ کیونکہ اِس دُنیا میں ہم یسوع میں ایک آدم کو پاتے ہیں۔ (اب وہ آدم کا بچہ نہ تھا۔ لیکن وہ آدم کے بچوں کی طرح تھا۔ اور یقینی طور پر انسان تھا)۔ اُس نے وہ شرائط پوری کیں۔ جو خُدا کو مطلوب تھیں۔" کیونکہ جب آدمی کے سبب سے

موت آئی تو آدمی ہی کے سبب سے مردوں کی قیامت بھی آئی۔اور جب آدم میں سب مرتے ہیں۔ویسے ہی مسیح (دوسرا یا آخری آدم) میں سب زندہ کئے جائیں گے۔" (1۔کرنتھیوں 15:21-22)

آدمی خُدا کی صورت پر:اور خُدا آدمی کی صورت پر

یہ کیسے ہو سکا؟اچھا، یہ بہت سادہ ہے۔اگر خُدا شروع میں انسان کو مٹی سے بنا کر اُس میں زندہ روح ڈال سکتا ہے۔تو اس میں کیا مشکل تھی کہ خُدا خُود انسان کے روپ میں آیا۔جسے اُس نے خود تخلیق کیا۔اور اُس دُنیا میں آیا جہاں اُس نے شروع میں انسان کو اپنی شبیہ پر بنا کر رکھا؟یہ تمام بہت بڑی شعوری اور حیاتیاتی مشکلات تھیں جو انسان نے سوچیں۔انہوں نے بائبل کی یہ تمام عظیم سچائیاں ظاہر ہوتے ہوئے دیکھیں۔جب تم نے خُدا کے وجود اور عظمت کو تسلیم کیا۔خُدا خود اِس دُنیا میں آیا اور بڑے عظیم کام کیے۔پہلے اُس نے شریعت کو رکھا جس کا معیار راستبازی تھا۔تاکہ چھٹکارا اور نجات پانے کے ہر آدمی منظم رہے۔روزِ قیامت باپ کے حضور یہ بھی یاد رکھیں۔استثناء 25:5-66 کہ شریعت کا توڑنا لعنت لاتا ہے۔اب شریعت ختم ہو چکی تھی۔لیکن یہ تھوڑی سی مختلف بحث ہے۔جب ایک دفعہ شریعت آ گئی۔خُداوند یسوع مسیح نے عدالت میں ہماری جگہ لے لی۔اور اپنی جان ہمارے گناہوں کے بدلے دی۔کچھ لوگ حیران ہوئے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔کہ کیسے ایک شخص تمام لوگوں کے بدلے اپنی جان دے سکتا ہے۔یہ نہ بھولیں۔کہ ہم خُدا کی دی ہوئی شرائط،اُس کے پروگرام،اُس کی منصوبہ بندی اور یہ کہ کس سے خُدا خوش ہوتا ہے کے تحت سوچتے ہیں۔انصاف کو بلند کرتے ہوئے کسی نہ کسی نے گناہوں کے بدلے جان قربان کر دی۔جو کہ مبینہ طور پر سرزد ہوئے تھے۔جب جرائم کی سزا نہ ملی تو انصاف پانی کی طرح بہہ گیا۔خُداوند نے اُن کے لیے جان قربان کرنے کے لیے رضامندی دی۔جن کو وہ پیار کرتا تھا۔اور یہ خُدا کے لیے قابلِ قبول تھا۔اور خُداوند یسوع مسیح نے جان دے دی۔وہ اِس لیے دُنیا میں نہیں آیا تھا۔کہ انسانوں کا غیظ و غضب کو برداشت کرے۔(جو کہ اُس نے کیا) بلکہ وہ اِس لیے کہ عدالت میں ہماری جگہ لے لے۔اور خُدا کا غضب برداشت کرے۔وہ خُدا کا رد کیا ہوا تھا۔اور اُسے موت کی سزا دی گئی۔اور دوزخ میں چلا گیا۔جو کہ لعنتی لوگوں کی جگہ ہے۔(یسعیاہ 53:8-10)،(اعمال 2:27-33) " **۔۔۔تو میری جان کو پاتال میں رہنے دے گا نہ اپنے مقدس کو سڑنے دے گا۔**"(زبور 16:10،اعمال 2:27)

مقدس پطرس کہتے ہیں۔ داؤد اپنے متعلق نہیں کہہ رہا۔ کیونکہ وہ مر گیا ہے۔ اور اُس کا گوشت سڑ گیا ہے۔ بلکہ وہ یسوع مسیح کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ جو کہ علامتی طور پر داؤد کا بیٹا تھا۔ یسوع مسیح کی روح دوزخ میں نہیں چھوڑی گئی اور نہ اُس کا مقدس سڑا (اعمال 2:29-32) **یسوع مسیح دوزخ میں گئے۔** جو کہ لعنتی لوگوں کی جگہ ہے۔ کیونکہ یہ ضروری تھا کہ وہ ہماری عدالت کو اپنے اوپر اُٹھا لے۔

اُس کے خون میں ایمان کے ذریعے

یہاں پر یسوع مسیح کی کاملیت کے بارے میں کچھ ہے۔ اُس کو سچا ثابت کرنے کے بارے میں ہمارا ایمان ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی موت ہماری موت ہے۔ اور خداوند یسوع کا آسمان پر اُٹھایا جانا ہماری نجات ہے۔ دوسرے لفظوں میں بائبل کیا کہتی ہے۔ کہ تمہیں اِس پر ضرور یقین کرنا چاہیے۔ کہ تم فطری طور پر بُرے ہو۔ اور اپنے آپ کو سچا ثابت نہیں کر پاؤ گے۔ اگر تم صرف اپنے معیار پر انحصار کرو گے۔ عدالت میں تم گناہ سے مبرّا نہیں پائے جاؤ گے۔ تمہیں ضرور ایمان رکھنا چاہیے۔ کہ یسوع مسیح میں خُدا تھا۔ وہ اِس دُنیا میں اِس گناہ گار مخلوق کو بچانے کے لیے آیا۔ تمہیں ضرور ایمان رکھنا چاہیے۔ کہ یسوع مسیح کی موت نے ہمیں عدالت میں مقام دیا ہے۔ اُس نے ہمارے گناہ کے لیے دُکھ اُٹھایا۔ وہ دوزخ میں چلا گیا۔ جہاں پر جانے کے ہم حقدار تھے۔ تمہیں ایمان رکھنا چاہیے کہ ایسا کرنے سے یسوع مسیح ہمارا عوضی بنا۔ **"اُسے خُدا نے کفارہ ٹھہرایا"** اِس کا مطلب ہے 'عوضی' وہ جو ہماری جگہ لے لے۔ کیا تم اِس بات پر یقین رکھتے ہو۔ کہ یسوع مسیح جسم میں خُدا تھے۔ جو دُنیا میں آئے۔ اور اُس نے اپنی مخلوق کے گناہوں کی ذمہ داری اُٹھالی، **"اُس کے خون، ایمان لانے کے وسیلہ سے"** یہ اُس کے خون کے گرائے جانے اور اُس کے جان دینے کی طرف توجہ دینا کہلاتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ مقدس اور ناراض خُدا کے قہر کے بارے میں تسلی کا اطمینان ہے۔ کیا تم یقین کرتے ہو۔ کہ یسوع مسیح کی موت نے خُدا کے راست قہر کو مطمئن کیا ہے۔ اور حالت و کیفیت کو درست کیا۔ کیا تم ایمان رکھتے ہو۔ کہ اگر آپ اور میں اُس موت کو اپنے طور پر قبول کرتے ہیں۔ تو ہم خُدا کی نظر میں معصوم بن جاتے ہیں۔ کیونکہ کسی نے ہمارے خاطر موت لی ہے۔ یہی ہے وہ جو تم ایمان کے بارے میں نجات رکھتے ہو۔ یہی ہے جو یسوع پر ایمان رکھنا ہے۔ یہ مطمئن کرنے والی بات نہیں ہے۔ کہ یسوع مسیح عظیم انسان، عظیم اُستاد، اعلیٰ پائے کے

پیغمبر تھے۔ جو خُدا کی طرف سے عظیم کام کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے۔ یہ قابلِ اطمینان بات نہیں ہے کہ یہ دیکھنا کہ خداوند یسوع خُدا کی خاطر بہت دُکھ اُٹھانے والی عظیم مثال ہیں۔ یہ دیکھنا قابلِ اطمینان بات نہیں ہے۔ کہ یسوع مسیح بطور محبت کرنے والے اور مشفق انسان کے طور اپنے دوستوں کی خاطر جان دینے کے لیے تیار تھے۔ محبت میں سپاہیوں نے اور ملکوں نے بھی یہ کام کیا۔ ہم اِس سے زیادہ نہیں دیکھنا چاہتے کہ یسوع مسیح جو خُدا سے کچھ بھی کم نہیں دیکھنا چاہیے۔ جس نے عدالت میں ہماری جگہ لے لی۔ اور ہماری برائیوں کی ذمہ داری اُٹھالی۔ یہ **راستبازی کا ایک اور ذریعہ** ہے۔ یہ زندگی میں، خدمت میں، کام میں، کامیابیوں میں اور خداوند یسوع مسیح کے فضل میں اعتماد ہے۔

نیا عہد نامہ

یہ، بے شک، انسان کی سب سے بڑی مشکل —— فخر! کی بنیاد پر دستک دے رہا ہے۔ اپنے آپ میں تحمل مزاج ہونا اور اپنی ضرورتوں کو تسلیم کرنا مشکل ہے۔ اپنے آپ کو شائستہ رکھنا مشکل ہے کہ یسوع مسیح نے عدالت میں ہماری جگہ لے لی ہے۔ یہ ایک تیز فہم، جذباتی اور قابلِ فخر موت تھی۔ جو یسوع مسیح نے آکر ایمان بڑھانے کے لیے اپنی مرضی سے برداشت کی۔ یہ مُکتی مکمل طور تمہارے اختیار سے باہر ہے۔ یہ صرف اور صرف یسوع مسیح کے اختیار میں ہے یہ دوسرا ذریعہ ہے۔ یہ دوسرا ذریعہ صرف اور صرف نجات اور راستبازی کا ہے۔ جو کہ یہ ہے۔

سڑک پر دوراہا

چاہے یہ شریعت کے اعمال سے متلق ہو یا یسوع مسیح پر ایمان کے متعلق ہو۔ بطور منبع یسوع مسیح میں ایمان ہمیں اچھا ہونے کے لیے اُس حالت میں نہیں بلاتا جو حالت ہمیں یسوع مسیح میں بچائے جانے کے لیے ضروری ہے۔

لیکن شریعت کے بغیر خُدا کی راستبازی عیاں ہے:

خُدا کی راستبازی منظر میں سامنے رکھ دی گئی ہے۔ جہاں ہم اُسے دیکھ سکتے ہیں۔ اور سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہم یہ کس طرح کر سکتے ہیں۔ اِس تصور میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ پیغمبروں اور شریعت کی طرف سے گواہ ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ تم بائبل کے ابتدائی دِنوں کی طرف جا سکتے ہو۔ اور موسیٰ کے

دِنوں میں عیدِ فسح کے طور پر تلاش کر سکتے ہو۔ یہ بہت سی قربانیوں میں سکھائی گئی ہے۔اور ہیکل کے تمام سامان میں جو چلتی رہیں یہ تہواروں میں بھی واضح ہے۔اور ابراہام کے بیٹےاور داؤد کے بیٹے کی متعلق پیشن گوئیوں میں بھی ہے۔ تمام باتیں خداوند یسوع مسیح کی یا مسیحا کی آمد سے پہلے بتادی گئی تھیں۔جو تمام دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔

ایمان اور فضل سے

یسوع پر ایمان رکھنے سے راستبازی ہمارے اندر آئی۔ یہ ہر اُس شخص کے لیے ہے جو ایمان رکھتا ہے۔ کیونکہ ہر کوئی اسی حالت میں ہے۔ یہاں پر یہودی، غیر قوم، مذہبی، غیر مذہبی، بڑے چھوٹے، پڑھے لکھے، اَن پڑھ، کالے، گورے، بھورے، سُرخ یا پیلے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ہم سب ایک ہی حالت میں ہیں۔اور ہر کوئی یسوع میں معصومیت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ اُس کے فضل سے مفت میں دی جاتی ہے۔

فضل،ایک دلکش موضوع ہے۔

فضل ایک اور لفظ ہے جو کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔اِس کا مطلب وہ کچھ جس کے ہم حقدار نہیں ہوتے۔ یہ غیر مستحق حمایت ہے۔ یہ نہ ہی حق ہے اور نہ ہی قابلیت۔

"اُس کے فضل سے راستبازی مفت ملی"

فضل،ایک بہت دلکش موضوع ہے

فضل نے گناہ گار کو بچایا

ہمارے پیارے خداوند کا شاندار فضل

فضل ہمارے گناہ اور جُرم پر برتری لے گیا۔

کلوری کے پہاڑ کے سامنے بہایا گیا۔

وہاں جہاں پر برّے کا خون گرِا

فضل، فضل، خُدا کا فضل

فضل معاف اور اندر سے صاف کرتا ہے۔

فضل، فضل، خُدا کا فضل
فضل میرے تمام گناہوں سے اُتم ہے۔
فضل، ایک دلکش آواز ہے
کانوں کے لیے شیریں
زمین کی صدائے بازگشت گونجتی ہے۔
اور تمام دُنیا سنتی ہے
صرف فضل بچاتا ہے
یہ میری درخواست ہے
یسوع مسیح تمام انسانیت کے لیے مرا
یسوع میرے لیے مرا
تعجب انگیز فضل، کتنی میٹھی آواز ہے
اُس نے میرے جیسے بدبخت کو بچایا
میں کھو گیا تھا اور پھر مل گیا۔
میں نابینا تھا اب بینا ہوں
کسی دِن چاندی کی ڈوری ٹوٹ جائے گی
اور ایسا پھر گایا نہ جائے گا
لیکن جب میں جاگوں گا تو خوشی
بادشاہ کے محل کے اندر
میں اُسے روبرو دیکھوں گا
کہانی بتاتی ہے، فضل سے بچا
میں اُسے روبرو دیکھوں گا
کہانی کہتی ہے، فضل سے بچا

باب نمبر 9

رومیوں 23:3   اِس لئِے کے سب نے گناہ کیااور خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں۔

رومیوں 24:3   مگراُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسِیلہ سے جو مسیح یِسُوع میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔

رومیوں 25:3   اُسے خُدانے اُس کے خُون کے باعث ایک اَیسا کفّارہ ٹھہرایا جوایمان لانے سے فائِدہ مند ہوتا کہ جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے اور جِن سے خُدانے تحمُّل کر کے طرح دی تھی اُن کے کے بارے میں وہ اپنی راستبازی ظاہِر کرے۔

رومیوں 26:3   بلکہ اِسی وقت اُس کی راستبازی ظاہِر ہوتا کہ وہ خُود بھی عادِل رہے اور جو یِسُوع پرایمان لائے اُس کو بھی راستباز ٹھہرانے والا ہو۔

رومیوں 27:3   پَس فخر کہاں رہا؟اِس کی گنجایش ہی نہیں۔ کونسی شَرِیعَت کے سبب سے ؟ کیا اعمال کی شَرِیعَت سے ؟نہیں بلکہ اِیمان کی شَرِیعَت سے۔

رومیوں 28:3   چُنانچہ ہم یہ نتیجہ نِکالتے ہیں کہ اِنسان شَرِیعَت کے اعمال کے بغَیرایمان کے سبب سے راستباز ٹھہرتا ہے۔

رومیوں 29:3   کیا خُدا صِرف یہودِیوں کا ہی ہے غَیر قَوموں کا نہیں؟ بیشک غَیر قَوموں کا بھی ہے۔

رومیوں 30:3   کیُونکہ ایک ہی خُدا ہے جو مختُونوں کو بھی اِیمان سے اور نامختُوں کو بھی اِیمان ہی کے وسِیلہ سے راستباز ٹھہرائے گا۔

رومیوں 31:3   پَس کیا ہم شَرِیعَت کوایمان سے باطِل کرتے ہیں ؟ہر گز نہیں بلکہ شَرِیعَت کو قائِم رکھتے ہیں۔

راستباز

جیسا کہ خداوند یسوع مسیح کی انجیل کے عناصر کہ مقدس پولوس نے قائم کیے ہیں۔اُن کو سمجھنے کے لیے ہماری کوششیں میں ہمیں بہت سے ضروری نقاط اور کہاوتوں کے مطالب جاننا ہوں گے۔ کیا آپ

کو یاد ہے کہ لفظ justifiedکا مطلب کیا ہے؟justifiedکا مطلب ہے **"معصوم بننے کے لیے کوشش کرنا"**اِس کا مطلب ہے۔عدالت کے عظیم دِن میں خُدا کے انصاف کے تحت **معائنہ کروانا**۔اور بے گناہ ثابت ہونا۔یسوع مسیح نے ہمارے لیے کیا کیا۔یہ سمجھنا بہت ضروری ہے۔ہمیں اِس بات کا لحاظ کرنا ہے کہ کیا ہم **بری** ہوئے ہیں۔یا **معاف** کیے گئے ہیں۔ہم اِن دونوں باتوں کے درمیان پہچان کرنا چاہتے ہیں۔میں یہ نہیں چاہتا کہ ہم ایک اصطلاح یا لوگوں کو لیں جو اسے استعمال کرتے ہیں۔ابھی تک یہ جاننا بہت لازمی ہے کہ ہم یسوع کے ذریعے سے **معاف** کیے گئے ہیں۔جس کا مطلب ہے کہ ہم گناہ گار پائے گئے ہیں۔اور پھر معاف کر دیئے گئے۔یسوع مسیح میں ہم کوشش کرتے ہیں۔کہ گناہوں سے مبرّا ہوں۔

مخلصی

ایک اور لفظ **مخلصی** ہے (Redemption)اِس کا مطلب ہے کہ ہماری روحوں کا قرض تھا۔جو سزا کے لائق تھا۔اور یہ قرض ادا کر دیا گیا۔جُرم کرنے کی پاداش میں خُدا کے انصاف کی عدالت میں ہم مقروض تھے۔انصاف کا تقاضا تھا۔کہ اِن برائیوں کی کوئی ادائیگی کرے۔جو خُدا کی خلاف ہوئیں۔یسوع مسیح نے ہمیں اِس سزا سے **مخلصی** یعنی چھٹکارہ دلایا۔نجات کا ایک سب سے اہم پہلو یہ ہے۔کہ ہم **مخلصی** پا چکے ہیں۔قیمت ادا کی جا چکی ہے۔جو الزام ہم پر لگائے گئے تھے۔وہ ختم ہو چکے ہیں۔

فضل

فضل ایک کلیدی لفظ اور خیال ہے۔اگر تمام بائبل میں سے ہم انجیل مقدس کے پیغام کی واضح تصویر دیکھنا چاہتے ہیں۔تو **فضل** کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔پہلے لفظ فضل کا مطلب جاننے کی ضرورت ہے۔اِس کا مطلب فرہنگ میں پایا جاتا ہے۔**فضل** کا مطلب ہے کہ یہ **مفت اور غیر مستحق** ہے۔ایسی چیز جس پر کوئی **حق نہیں**۔ہم جس چیز کے لیے آئے تھے۔اُس کی **بجائے دوسری اُس سے اچھی چیز ہمیں دے دی جائے**۔اور پھر متن کے لحاظ سے **فضل** کا یہ بھی مطلب ہے۔کہ جو بائبل کے خیالات کے ساتھ بہتا ہوا ہمیں ملتا ہے۔یہ اُس کے متعلق ہمیں بتاتا ہے۔جو خُدا نے ہمارے لیے کیا۔جو ہم اپنے لیے نہ کر سکے۔

حقیقت میں خُدا کی راستبازی ہمیں دی گئی یہاں تک کہ ہم نے اُس کے لیے کچھ نہیں کیا۔ اور یہ اور طریقے سے نہیں آسکتی۔

راستبازی

لفظ راستبازی کو بھی یہاں سمجھا اور یاد کیا جاتا ہے اِس کا مطلب ہے۔ **سچا بننا، خالص بننا، اچھا بننا۔ بغیر برائی کو ہونا، اور خُدا کی نظر میں بغیر کسی قصور کے ہونا۔** قدیم وقت میں بائبل کے اعلانوں میں سے ایک اعلان (اور یقینی طور پر نئے عہد نامہ میں دوبارہ سے زور دینے سے) کہ خُدا ایک سچا خُدا ہے۔ اور اُس کی بادشاہت راست بادشاہت ہے۔ مستقبل کی جنت میں حصّہ لینے سے —— خُدا کی ایک عظیم اور ظاہرہ بادشاہت ہو گی۔ جو نئی تخلیق میں جلد ظاہر ہو جائے گی۔ جہاں پر صرف خوشی، لطف، مٹھاس، روشنی، صحت اور ابدی زندگی ہو گی —— ہمیں ہر وقت اور ہر جگہ **سچائی** پر قائم رہنا چاہیے۔ ہر قسم کے لالچ، شہوت، بیہودگی اور دوسری غلیظ کرنے والی باتیں اور اِس طرح کی دوسری باتیں ہمارے کردار سے بالکل ہمیشہ کے لیے نکل جانی چاہیے۔ یہ خُدا ہی ہے جو یسوع مسیح کے ذریعے سے دیتا ہے۔ صرف وہی راستباز بن سکتا ہے جو اُسے قبول کرتا ہے۔ اور خُدا خود بھی راستباز ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اب خُدا کی راستبازی ہمیں دی گئی ہے۔ اور یہ وہ راستہ ہے جس کے ذریعے سے ہم اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ واضح ہے جو (ارادے بنانا، خیالوں میں لانا، ہمارے سامنے عیاں کرنا) ایمان یسوع کے ساتھ رہنے سے آیا ہے۔ حقیقت میں **یسوع راستہ ہے۔** یہ پرانے راستے سے فرق ہے۔ (شریعت کے دستور کی شرائط اور کیفیت کے لحاظ سے)، جس میں انسان راستبازی کو اپنی کوشش سے حاصل کر سکتا تھا) وہ اپنی نیکیوں اور اچھائیوں سے خُدا کی ہمیشہ کی زندگی کی برکتوں کے معیار پر پورا اُتر سکتا تھا۔ مشکل، بے شک، یہ ہے پر یہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ **خُدا کی نظر میں شریعت کے اعمال کے سبب سے کوئی بھی راستباز نہیں ٹھہرتا۔** کوئی بھی کوئی کوشش نہیں کرتا اور اگر وہ خُدا کی عدالت، اپنے اخلاقی کردار کے معیار کے دفاع اور بھلائی کو لے کر کوئی بھی بے گناہ ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن یسوع مسیح کے ذریعے یہ اعتماد ہے: گناہ گاروں کے لیے اُس کا جان دینا، عدالت میں ہماری جگہ پیش ہونا، ہمارے گناہوں کے لیے دُکھ اُٹھانا، اُس کا دوبارہ زندہ ہونا، اُس کی زندگی، اُس کا آسمان پر چڑھ جانا، خُدا کے دہنے ہاتھ کی طرف اُس کا شفاعت کرنا کہ انسان راستباز قرار دے دیا

جائے۔ خُدا کی راستبازی کا اعلان —— ''یہ انسان اُتنا راستباز ہے جتنا خُدا'' —— ہمارے معاملے میں یہ فتویٰ ہے۔ بنی نوع انسان کی برائیوں کے مندرجات کی درستگی کے لیے یہ سب کچھ کرنا بہت ضروری تھا۔ اپنی تخلیق کے یسوع مسیح کے ذریعے دوبارہ اُسی کیفیت کے حصول کے خُدا قابل تھا۔ یہی انجیلِ مقدس یعنی خوشخبری کی خوشبو ہے۔ **یقین کریں** کہ پرانا عہد نامہ جس میں **راستباز بننے کی کوشش ہوتی تھی کی طرف سے مڑنے** کی طرف اشارہ ہے۔ اِس کا مطلب ہماری گمراہی اور گری ہوئی حالت سے توبہ ہے۔ اِس کا مطلب ابدی زندگی حاصل کرنے کے ذریعے کے رویے میں کمزوری کو قبول کرنا ہے۔ اِس کا مطلب یسوع مسیح کے ذریعے خُدا کے پروگرام پر بھروسہ کرنا اور اِسے قبول کرنا ہے۔ اِس کا مطلب معافی کے لیے یسوع مسیح کو پکارنا ہے۔ کہ ہماری زندگی میں آ اور اسے تبدیل کر۔ یہ خُدا کی طرف پشیمانی اور ایمان ہے۔ یسوع مسیح کے حصّول کے لیے مطالبہ اور اُس کی صلیب کو اپنی زندگی کو موزوں رکھنے کے لیے بامعنی بنانا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اُس کی مرضی کے مطابق کام کریں اور اِس بات کا فائدہ اُٹھائیں کہ خُدا نے ہماری زندگیوں میں یسوع مسیح کے ذریعے کیا کیا ہے۔

پرانا عہد نامہ کس طرح اپنے ایمانداروں کو بچا سکتا ہے؟

یہاں پر کچھ معلومات دی جا رہی ہیں۔ جو ایک سوال کا جواب ہے۔ سوال جو کئی صدیوں سے خُدا کے لوگوں کو تنگ کرتا رہا ہے۔ یہ وعدہ کے عہد کی مکمل تصویر کو قائم کرنے میں زندگی کی طرح بھی ہے۔ اور کس طرح کئی ادوار سے لوگوں کے ایمان پر اِس کا اطلاق ہوتا رہا ہے۔ نجات خداوند یسوع مسیح کے ذریعے دی گئی ہے۔ پرانے دور کے مقدسین کے لیے ایک بڑی بامعنی بات تھی۔

جو ایمان لانے سے فایدہ مند ہو تاکہ جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے اور جن سے خُدا نے تحمّل کر کے طرح دی تھی اُن کے کے بارے میں وہ اپنی راستبازی ظاہر کرے۔

یہ ہمیشہ سے ایک ذریعہ تھا۔ کہ خُدا انسان کے کفارہ کے لیے قربانی کی شکل میں ایمان کی نجات اور معافی لایا۔ خُدا نے اپنے پروگرام، اپنے صبر اور اِس کے لمبے دُکھ میں اِس پر کام کیا۔ جب خُداوند یسوع مسیح مرے تو نجات وقت اور تاریخ میں ایک کامیاب حقیت بن گئی۔ یہ اُن کے لیے مناسب اور موزوں تھی۔

جو پہلے سے رہتے تھے۔اور ہمارے لیے جو آج کل رہتے ہیں۔اور اُن کے لیے مستقبل میں زندہ ہوں گے۔

آج بھی جو ایمان لاتے ہیں بچائے جاتے ہیں۔

بلکہ اِسی وقت اُس کی راستبازی ظاہِر ہو تاکہ وہ خُود بھی عادِل رہے اور جو یِسُوع پر ایمان لائے اُس کو بھی راستباز ٹھہرانے والا ہو۔

آپ غور کریں گے کہ کنگ جیمز ورژن میں لفظ "*I say*" ٹیڑھے انداز سے لکھا ہوا ہے۔اِس کا مطلب ہے کہ اصل یونانی میں یہ لفظ نہیں ہے۔بلکہ یہ ترجمہ کرنے والے نے درج کیے ہیں۔ جس کا خیال ہے کہ یہ پیرا گراف کو سمجھنے کی طرف زور دیتے ہیں۔ بعض اوقات یہ اضافہ مدد دیتا ہے۔ لیکن یہاں پر یہ مددگار نہیں ہے۔ یہ لفظ یہاں پر متعلقہ نہیں ہیں۔اِن کا اندراج بہت سے طالب علموں کو مشکل میں ڈال سکتا ہے۔ یہ ضرورت تمہارے ذہنوں کی مشکل نہیں ہے۔ مترجم متن کے سکالر ہوتے تھے۔ وہ خُداوند کے پیغمبر نہیں تھے۔وہ بائبل کے معنی کے لحاظ سے اپنی بصیرت میں کبھی بھی نمایاں نہیں تھے۔ آیت نمبر 26 میں یہ نقطہ زور دینے کے لیے تکرار نہیں ہے۔ جیسا بعض اوقات سکھایا جاتا ہے۔ یہ پیرا گراف دو نقاط کو ظاہر کرتا ہے: 1) پرانے چھٹکارا دینے والوں کی طرف سے مقدسین کے لیے یہ یسوع مسیح کی راستبازی کو خُدا کے فضل کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے (آیت 26)؛ اور 2)۔ یسوع مسیح کی بادشاہی کا اعلان ہمارے لیے موجودہ وقت میں ہوا۔ یسوع مسیح صرف ایک ہے۔اور یہی وہ ہے جو اُن سب کو راستباز کرتا ہے۔ جو خُدا کے پاس اُس کے وسیلہ سے آتے ہیں۔ چاہے نیا نظام ہو پرانا نظام۔

کیا تم دوسرے انسانوں کی طرح ہو۔

یہ ایک بہت اہم سوال کو اُٹھاتا ہے۔ خوشخبری کو سمجھنے کے لیے اِس کا جواب بہت ضروری ہے۔ پس تمہیں اسے بڑے غور سے پڑھنا چاہیے۔

رومیوں 3:27 پس فخر کہاں رہا؟ اِس کی گنجائش ہی نہیں۔

مقدس پولوس رسول کہتے ہیں کہ مخلصی خُدا کی طرف سے ایک غیر مشروط حمایت ہے۔ جو خُدا نے ہمیں دی۔ کیونکہ ہم نے ضرورت کو تسلیم کیا اور توبہ کی اور خداوند کی طرف سے بلائے گئے۔ کچھ

ہے جسے ہمیں جاننا ہے۔ کہ ہم حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہم نے حاصل کیا ہے۔ یہ خُدا کی بھلائی اور فضل ہے۔ کہ یسوع مسیح میں اُس کے سامنے کھڑے ہونے کے لیے اُسے ہمیں راستبازی دینے کے لیے بھیجا گیا۔ کسی بات پر سچا ہونے کے ناطے ایک مذہبی شخص فخر کر سکتا ہے۔ کہ اُس نے خُدا کی حمایت کی شرط پوری کی ہے؟ جبکہ ایک دِن میدان میں کھدائی ہو رہی ہو۔ تو ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی کو کھر درایا بھدا سا ہیرا ملتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اُسے ایک ورکشاپ میں لے جائے اور اُس کو تراشے اور وہ ایک عمدہ تراشیدہ ہیرا بن جائے۔ پھر وہ شاید کچھ سونا لے اور اُس کو صورت دے کر اُس میں لگائے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سونا لے اور اُس ہیرے کو اُس میں لگائے اور انگوٹھی بنا کر اُسے اپنی اُنگلی میں پہن لے اور پھر وہ پڑوس میں جائے۔ اور فخر سے کہے، "دیکھیں میں نے کیا کیا یہ کاریگری کا ایک نمونہ ہے۔ اگر میں یہ کرتا تو میں اپنی بات کرتا۔" لیکن اگر اُس کی بیوی نے کرسمس کے موقع پر ایک انگوٹھی دی ہوتی تو معاملہ مختلف ہوتا۔ اِس کو بنانے پر فخر کرنا غیر اخلاقی ہوتا وہ اُس دوسرے شخص کی سخاوت اور محبت کے پُل باندھ سکتا تھا۔ اُس شخص نے اُس کے لیے جو کچھ کیا۔ اُس پر وہ فخر کر سکتا تھا۔ وہ اپنے آپ میں اچھا محسوس کر سکتا تھا۔ وہ قدر و قیمت کے شعور کو بڑھا سکتا تھا۔ کیونکہ اُس کی بیوی نے یہ کر کے اُس کا بڑا خیال رکھا تھا۔ لیکن وہ اپنے کارناموں پر فخر کر سکتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ کچھ لوگ چیزوں کی وجہ سے شیخی مارتے ہیں۔ جس کے وہ حق دار نہیں ہے۔ کہ اُس سے فائدہ اُٹھائیں۔ لیکن یہاں پر سوال یہ ہے۔ کہ ہم حقیقی طور پر یہ اُس سے زیادہ اہم ہیں۔ جتنا کہ کوئی پہلے سوچ سکتا تھا۔ اپنے آپ کو راستباز سمجھنا یہ صدیوں سے انسان کی یہ سب سے بڑی خامی ہے۔ پرانے عہد کے تحت اسرائیل کی یہ ایک بنیادی خامی ہے۔ اُن کا استحقاق اُن کے لیے پھندہ بن گیا۔ یہ اُن کے لیے سلسلہ وار اور مستقل دعویٰ راستبازی تھا۔ "ہم خُدا کے چنیدہ ہیں؛ ہم خُدا کے لیے بڑے اہم ہیں۔" وہ وجہ بیان کرتے۔ کہ "ہماری عبادت کا مسئلہ طریقہ ہے، ہمارے پاس روایت ہے۔ ہمارے پاس تہوار ہیں؛ کیا ہم اچھے نہیں ہیں کیا ہم لازمی طور پر دوسروں سے اچھے نہیں ہیں؟" اِس طرح دوسری قوموں سے تعلق رکھنے والے مذہبی لوگوں سے متعلق سچ ہے۔ جو اپنے آپ پر اور اپنی روایات پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مشکل فریسیوں میں آ کر حل ہوئی۔ جو گلیوں کے کناروں پر کھڑے ہوتے

ہیں۔اور کہتے تھے۔" خُدا کا شُکر ہے۔کہ میں دوسرے ہارے ہوئے لوگوں کی طرح نہیں ہوں اُن کو دیکھو اور مجھے دیکھو۔کیا تمہیں فرق نظر نہیں آتا؟ کیا موازنہ کرنے سے میں اچھا نظر نہیں آتا؟

بے جا فخر نے بہت سارے لوگوں کو یسوع اور راستبازی، اور دوسری کسی بھی چیز سے دور کر رکھا ہے۔اکثر کلیسیاءاُن کی کلائی پر تھپڑ مارنے سے تھوڑا زیادہ کام کرتی ہے۔اور کہتی ہے، "شرارتی، شرارتی" تمہیں یہ نہیں کرنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے۔کہ کلیسیاء لوگوں کی تعریف کے لیے ہے۔وہ اچھے شو کرتی اور بہت شور وغُل کرتی ہے۔ہمیں خوشخبری کے انکار سے خبر دار رہنا چاہیے۔ایمان سے، فضل سے، اور بغیر کچھ کیے ہمیں مفت نجات ملی۔مجھے اور آپ کو ایسا کچھ نہ ملتا جس پر ہم فخر کرتے۔یہ کچھ ایسا ہے جو خُدا نے ہمارے لیے کیا۔فخر کی گنجائش ہی نہیں۔اگر نجات قوانین کے تحت یا اعمال کی تحت ملتی۔ اگر تم پسینے میں شرابور چہرے کے ساتھ کچھ حاصل کرتے اور ہاتھوں کی ہوشیاری سے کچھ کرتے تو تم فخر کر سکتے تھے:" دیکھو میں نے کیا کیا۔آئیں اور میری کامیابی دیکھیں۔" چاہے کوئی تمہاری اپنی پہچان ہو یا نہ ہو یہ ایک الگ معاملہ ہے۔نقطہ یہ کہ ادبی اور اخلاقی طور پر کہنے کا، کام کے اصولوں پر فخر کی کوئی بات نہیں۔۔اگر تم نے یہ کیا، تم اِس کا سہرا اپنے سر نہیں لے سکتے۔لیکن ایمان کا اصول اسے خارج کرتا ہے:

" تم کیسے مذہبی سمجھ بوجھ حاصل کر سکتے ہو۔"

"اچھا، خُدا نے مجھے دیا۔"

"اِس کے حقدار بننے کے لیے تم نے کیا کیا؟"

"اچھا، حقیقت میں اِس کا حقدار ہونے کے لیے میں نے کچھ نہیں کیا۔اگر تم سچائی جاننا چاہتے ہو۔"

" پھر تم نے اِسے کیسے حاصل کیا؟"

"اچھا، آئیں دیکھتے ہیں، میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں موروثی اور انتخابی طور پر میں گناہ گار تھا، اور اِس طرح میں اپنے آپ کو پسند نہیں کرتا تھا۔خُدا کے راستے پتر آنے سے پہلے میں جس راستے پر تھا وہ گناہ کا راستہ تھا، روزِ عدالت آنے سے پہلے کچھ واقع ہونے والا تھا۔پھر خُدا آیا۔اور مجھے معافی کی پیشکش کی۔اور اگر میں اسے تسلیم کرتا کہ اِس کی ضرورت ہے اور اسے قبول کرتا تو یہ راستبازی قائم ہوتی۔"

" اِس کا مطلب ہے کہ اُس نے تمہیں یہ دیا ہے؟"

”اچھا، کیا ایسا نہیں تھا جیسا اب ہے۔“

تم اِس کے بارے میں شیخی نہیں بگھار سکتے۔ کیا ایسا کر سکتے ہو؟ چیزوں کے استحکام میں یقین رکھتے ہوئے کسی چیز کو حاصل کرنے کا اصول، انفرادی شخص کا حق جو اُسے تمہیں پیش کرنے کا ہے۔ آپ کو دیتے ہیں۔ اور اِس بنیاد پر اُسے قبول کرنا اسے اپنے لیے اخلاقی طور پر فخر کرنے کے لیے موزوں بناتا ہے۔ خُدا چاہتا ہے۔ کہ میں اور آپ اُسے سمجھیں۔ ہماری نجات اور ہماری مخلصی کے ساتھ جہاں تک ہمارے رویہ کا تعلق ہے وہ حلیمی پر منحصر ہونا چاہیے۔ خُدا یہ کوشش نہیں کر رہا کہ ہمارا اپنے ساتھ رویہ حقارت آمیز اور گھٹیا ہونا چاہیے۔ اور ہم تسلیم کریں کہ ہم نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا ہے۔ یہ اِس لیے نہیں ہے۔ کہ اِس کام کا سہرا اپنے سر باندھنا چاہتا ہے۔ (حالانکہ وہ اِس کا حقدار ہے اور اسے ایمان سے حاصل کرتا ہے) وہ مجھ سے اور آپ سے چاہتا ہے۔ کہ ہم حلیمی اور شکر گزاری کا رویہ اپنائیں۔ یہ سوال اُٹھتا ہے کہ چاہے کوئی شخص جو محسوس نہیں کرتا کہ اِس طرح پہلے مقام پر ہم بائبل کو سمجھتے ہیں۔

یہ رویہ بہت لازمی ہے۔ اگر ہم گواہ بننا چاہتے ہیں۔ اور دوسروں کو اِس عظیم تحفہ کے متعلق بتانا چاہتے ہیں۔ یہ اِس لیے بھی ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے آپ پر رومیوں کے خط کو لاگو کرتے ہیں۔ جو کہ خُدا کے لوگوں کی زندگیوں اور بڑی مقدس اور راستباز حیثیت رکھتی ہیں۔ تم اُس کو مان نہیں سکتے اور اُس کی پیروی نہیں کر سکتے اور نہ کرو گے۔ اگر تم فخر کرتے ہو۔ اپنے آپ کو بہت بڑا متکبر، مغرور اور گھمنڈی سمجھتے ہو۔ تم فریسیوں کی مانند ایک ایسے مذہب پرست بن جاؤ گے۔ جو دوسروں کے عقائد کو کمتر درجہ دیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تم اپنے مذہب کو جلال دے رہے ہو۔ یا اُس دوسرے لوگوں کے گروپ کو جلال دے رہے ہو جو تم میں مل گئے ہیں۔ فرض کیا جس دُنیا میں تم رہتے ہو وہ مکمل طور پر مڑ جائے گی۔ لیکن خود کو راستباز سمجھنے والے لوگوں کے سپرد انجیل اور یسوع مسیح نہیں کیے جا سکتے۔ لوگ اپنے خالی پن، المناکی اور گناہوں کا جواب ڈھونڈتے ہیں۔ اُنہیں ایسے سوالوں کی ضرورت ہے۔ جن کا تعلق زندگی کے مقصد اور مستقبل کی اُمید پر ہے۔ وہ ایسی چیزوں کو دیکھنے کے لیے نہیں جا رہے جن کا تعلق نامعقول، دوسروں کے عقائد سے نفرت کرنے والے لوگوں کے ساتھ ہے۔ جو اِس کونے میں کھڑے ہیں۔ اور باقی دُنیا کو دیکھ کر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ اور اپنی عظیم احساسِ برتری کے خیال سے پھولتے جا رہے ہیں۔

حلیمی بہت ضروری ہے۔ جو لوگ خُدا کی طرف آتے ہیں۔ یا خُدا کے آنے کے بارے میں سوچتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں سے بات کرتا رہتا ہوں۔ جو جانتے ہیں کہ اُنہیں ضرورت ہے۔ اُن کی زندگی ہی کھانا پینا ہے۔ وہ ناخوش ہیں۔ اور وہ کچھ نہ کچھ تلاش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن تم جانتے ہو کہ ایک بہت بڑا مسئلہ کیا ہے؟ یہ انا پرستی، غرور اور چھچھوراپن ہے۔ یہ ٹیلی ویژن کے کمرشل میں ایک لڑکی کی طرح ہے۔ " مہربانی، ماں مجھے کوئی مدد نہیں چاہیے میں خود اِسے کرلوں گی۔ " خُدا کی آمد ایک قدرتی آدمی کا پختہ ہونا اور خود اعتمادی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ وہ اپنے گھٹنوں کے بل ہو کر سر جھکانے میں بہت مغرور ہے۔ وہ اپنے آپ میں خود رائے شخص ہے۔ وہ اپنے قائم شُدہ تصور کے بارے میں بہت پریشان رہتا ہے۔ کہ اُس کے بنے بنائے وقار کے بارے میں دوسرے کیا سوچیں گے۔ پس تکبر اور غرور اُن کے راستے کی رکاوٹ ہے۔ " مجھے کچھ دو تاکہ میں اپنے لیے کچھ کر سکوں۔ مجھے کچھ دیں تاکہ میں اپنے لیے کچھ کر سکوں۔ میں خُدا کو تلاش کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں یہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں اسے اپنی کامیابی بنانا چاہتا ہوں۔ " یہ یقینی طور پر انفرادی اور تنہائی کے بارے میں توبہ اور خداوند یسوع مسیح کے ذریعے خُدا کی آمد ہے۔ یہی کچھ ہے کہ جہاں تک پسند کا تعلق ہے لوگوں کو اپنے لیے کچھ کرنا ہوگا۔ لیکن توبہ اور تبدیلی کا اہم اور خاص حصّہ محسوس کرنا ہے کہ تم اپنے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔ مذہبی بننے کے ذرائع اور ماخذ کے بارے میں سوچنا ایک عاجزی ہے۔ ایمانداری گناہوں کے بارے میں محسوس کرنے کی طرف زور دیتی ہے بلکہ انسانی زندگی پر اِس کی حکمرانی کی طاقت کو جاننے پر زور دیتی ہے۔ جو اُسے ایسے اندھیرے میں ڈال دیتی ہے جہاں خواب اور عزائم تباہ ہو جاتے ہیں۔ اصلیت کا تقاضا ہے کہ تم اپنے آپ میں عاجز بنو اور تسلیم کرو کہ تم اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ کرنا بہت مشکل ہے۔

یہ خدمت میں ساتھیوں کی کلیسیاء کے اندر تھا اور اپنے لوگوں کے ساتھ کلام کرنے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ میں نے منبر سے نیچے دیکھا۔ وہاں پر اُس نے دو نشانات چسپاں کیے تھے۔ جنہوں نے میری توجہ اپنی طرف مبذول کروالی۔ اُن میں سے ایک نے کہا۔ " یسوع مسیح کے پاس کوئی نہیں آسکتا اور اپنا غرور برقرار نہیں رکھ سکتا جب وہ یہ کر رہا ہوتا ہے۔ " اور دوسرے نے کہا، " کوئی یسوع مسیح کو اور اپنے

آپ کو بیک وقت عزت نہیں دے سکتا۔'' ہمیں اپنی مرضی سے بے عزت ہونے کے تیار رہنا چاہیے یسوع مسیح کے پاس آنے میں خود انکاری اور موت ملوث نہیں ہے۔

مخلصی کے بارے میں ایک اہم نتیجہ

آیت نمبر 28 میں پولوس رسول ایک نقشہ کھینچتے ہیں۔ کہ اِس طرح اُس نے اب تک کیا کہا ہے:

چُنانچہ ہم یہ نتیجہ نِکالتے ہیں کہ اِنسان شَرِیعَت کے اعمال کے بغَیر [خُدا کی نظر میں راستباز بننا اور ابھی بے قصور ثابت ہونا] **اِیمان کے سبب سے راستباز ٹھہرتا ہے۔**

خُدا کی کھوج اور اُس کی نظر میں راستباز ہونا، یہ خُدا کی قابلیت اور ہماری قابلیت کا ملاپ نہیں ہے۔ یہ ہماری صلاحیتوں اور تبدیلی کی متروکیت ہے۔ یہ پرانے عہد کا حصّہ یا نئے عہد کا حصّہ نہیں ہے۔ یہ وہ نہیں ہے جو دکھائی دیتا ہے۔ آج دُنیا میں کچھ ایسے مذہبی احکامات ہیں۔ جو پریشان کرتے ہیں۔ وہ اِن دونوں عہد کو رکھنا چاہتے ہیں۔ نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے۔ انسان شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ ایمان سے راستباز ٹھہرتا ہے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ تم نے اسے غلط نہیں سمجھا ہوگا۔ میں تجویز نہیں دے رہا ہوں۔ کہ ہمیں پرانے عہد نامہ کو بائبل کے باہر کے حصّہ کے طور پر لینا چاہیے۔ یا ہمیں اِس کا مطالعہ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ بات بالکل نہیں ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ تم صرف پرانے عہد نامہ کی شریعت پر یا صرف نئے عہد نامہ کے فضل پر بھروسہ کر کے خُدا کو تلاش نہیں کر سکتے۔ شریعت کا عہد اور اِس متعلقہ تمام باتیں، جو کہ بنایا یا تجویز کیا گیا تھا۔ خُدا کے سامنے مخلصی کی تلاش کے مسئلے پر اُسے مکمل طور پر حذف کر دیا گیا۔ یہ بحثیتِ مجموعی نئے عہد نامہ کی صورتِ حال ہے۔ یہ مکمل طور پر یسوع مسیح کو جس نے دُنیا کے گناہوں کی خاطر مر کر ہمیں مخلصی عطا کی۔ اُسے قبول کرنے کا معاملہ ہے۔ مخلصی یا نجات صرف اُس پر اعتماد کرنے سے آتی ہے۔ اور ہماری طرف سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ نہ ہی خُدا کے سامنے معیار حاصل کرنے کے پرانے منصوبے کے تحت آتی ہے۔

کیا خُدا کے پاس ایمان کا عہد ایک چُنیدہ قوم ہے؟

جب یہ راستبازی کے لیے آتا ہے۔ تو ہم پر یہ کس طرح کا ہو سکتا ہے، "شریعت،" اور "پرانا عہد نامہ اور اسرائیل کی قوم کے تحت" اور "یہودی پرانی شریعت کے تحت" اُس کے ساتھ کرنے کے لیے فائدہ یا نقصان، منفی یا مثبت، اچھا یا بُرا کچھ نہیں تھا۔

کیا خُدا صِرف یہودیوں کا ہی ہے غیر قوموں کا نہیں؟ بیشک غیر قوموں کا بھی ہے:

کیونکہ ایک ہی خُدا ہے جو مختُونوں کو بھی ایمان سے اور نا مختُونوں کو بھی ایمان ہی کے وسِیلہ سے راستباز ٹھہرائے گا۔

آدم کے ہر بچے کے لیے نجات کی ضرورت ہے۔ اِس کو حاصل کرنے کا صرف ایک راستہ ہے، اور یہ صرف یسوع مسیح پر ایمان رکھنا ہے۔ جہاں تک کہ خُدا کی نظر کے مطابق راستبازی کا تعلق ہے، تم پرانے عہد نامے کا سب کچھ بھول سکتے ہو۔ اور ہر حق کہ جس کے ماتحت یہودی تھے۔ شریعت کا عہد اب اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ راستبازی آدمیوں میں ہر جگہ ہے، قطع نظر یہ کہ اُن کی میراث کیا ہے یا اُن کا مذہبی پس منظر یا ماضی کیا ہے۔ یہ اِس بات کو تسلیم کر لینے والوں کی سمجھ اور ملکیت بن جاتا ہے۔ کہ یسوع مسیح دُنیا کا نجات دہندہ ہے جس نے عدالت میں اُن کی جگہ لے لی ہے۔ اور دنیا کے گناہوں کے لیے اپنی جان دی ہے۔ بچائے جانے کی بات ایمان کو عقیدہ ہے کہ خُدا اُن کو اِس بنیاد پر قبول کرے۔ خُدا نے اُس کی موت کو قبول کیا۔ کیونکہ یہ خُدا کے انصاف کو ثابت کرتا تھا۔ اور یہی ہمارے گناہوں کا کفارہ تھا۔ اگر ہم اپنا بھروسہ اُس پر رکھتے ہیں تو خُدا ہمیں معافی اور ہمیشہ کی زندگی دے گا۔ یہی وہ تمام معاملات ہیں۔ توبہ کرو اور معافی کے لیے خُدا کے پاس آؤ۔ اور بدل جاؤ یا تبدیل ہو جاؤ۔ کیا فضل خُدا کی شریعت کو ختم نہیں کر دیتا؟

مقدس پولوس رسول ایک سوال کا انکشاف کرتا ہے۔ **"کیا ہم شریعت کو ایمان سے باطل کر سکتے ہیں؟"** اِس کا جواب ہے **" ہرگز نہیں۔ بلکہ شریعت کو قائم رکھتے ہیں۔"**

دو چیزیں ہیں جو شریعت کا احترام کرتی ہیں۔ اور ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیسے اُس پر ایمان آتا ہے۔ پرانے عہد کے خاتمہ کا مطلب راستبازی کو ڈھونڈنا ہے اِس کا مطلب یہ نہیں کہ خُدا اُسے اُس کے وقت، اُس کے مقصد اور اُس کی جگہ کے لیے بے معنی بنا دیتا ہے۔ پرانے عہد نامہ کا عظیم حصّہ یسوع مسیح

کے بارے میں پیشنگوئیاں ہیں۔ انبیاء نے مسیحا کے بارے میں پیشنگوئیاں کیں۔ کہ اسرائیل قوم سے ،داؤد کی نسل سے مسیح دُنیا میں آئے گا۔ خُداوند یسوع مسیح دُنیا میں آیا۔ اور تمام اقسام اور وہ جو دُھندلا نظر آ رہا تھا۔ اُسے پرانے وقتوں کے لوگوں کے سامنے واضح کر دیا۔ یہ پیغمبرانہ اور مسیحانہ اقسام پرانے عہد نامہ میں مرقوم ہیں۔ تاکہ وہ بھی خُداوند یسوع مسیح پر اُس کے حقیقت میں آنے سے پہلے ایمان رکھیں۔ (شاید وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ یسوع مسیح تھا۔ جس کے لیے اُن میں ایمان نے جگہ بنائی تھی لیکن وہ یہ جانتے تھے کہ یہ مخلصی دینے کے لیے خُدا کی قربانی کا پروگرام تھا۔) نئے عہد نامہ نے اُن تمام کو پورا کر دیا۔ یہ انبیاء کو بری الذمہ قرار دیتا تھا۔ خیمہ اجتماع کا تمثیلی بیان اور اُس کی تقریب، ضیافت کے دِن اور مقدس دِن اور وہ تمام فرمان جنہوں نے نشانات کو پورا کیا۔ جن کی وہاں پر منصوبہ بندی کی گئی۔ یہ حقیقی نشانات سے نسبت رکھتا ہے۔ یہاں پر بہت سے جائز مطالبے ہیں۔ جس کے بارے میں خُدا نہ تو ذمہ داری قبول کرتا ہے نہ کر سکتا ہے۔ لیکن اصلی الہامی پیشنگوئیاں تمام یسوع مسیح کے آنے پوری ہو گئیں۔

اور پھر، یہاں پر ہمیشہ دس احکامات کا ایک صورت رہی ہے۔ جس کا تعلق بائبلی شریعت کے ساتھ تھا۔ خُدا کی شریعت قائم تھی، قائم ہے اور قائم رہے گی، جب تک یہ دُنیا قائم ہے۔ خُدا نے یسوع مسیح کے ذریعے سے بائبل کی شریعت کو ختم نہیں کیا۔ خُدا کی یہ منشاء کبھی بھی نہیں تھی کہ شریعت کو لے اور کہے کہ اِس کی انسان کے لیے مزید ضرورت نہیں ہے۔ کہ وہ خُدا سے محبت نہ کرے یا اپنے پڑوسی سے محبت نہ کرے۔ خُدا نے یسوع مسیح کے ذریعے سے یہ کیا۔ کہ انسان کو وہ قابلیت دی کہ اب وہ یسوع مسیح کے ذریعے بائبل کی شریعت کی روح میں زندہ رہے۔ ہم ایک وضع اور کیفیت میں رہ سکتے ہیں۔ جو درست طور پر خُدا اور ایک دوسرے کی طرف ہو۔ یہ شروع کرنے کے لیے شریعت کا مقصد تھا۔ یہ شریعت کے عہد کا منصوبہ بندی کے تحت یا پیشگو مقصد نہیں تھا۔ پرانے عہد کی ناکامی کی پیشنگوئی بہت پہلے سے کی گئی تھی۔ لیکن خُدا کی شریعت غیر متغیر تھی۔ یہ خُدا کی خود کی راستبازی کے لیے قائم تھا۔ پس ہم پاتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح میں خُدا کی شریعت کی روح مستحکم ہوئی تباہ نہیں ہوئی۔ خُدا کی شریعت یسوع مسیح کی اور فضل کی کامیابی میں قائم ہے۔ یہ کسی بھی طریقے سے دور لے جانے کے لیے نہیں ہے۔

باب نمبر10

چوتھے باب کی پہلی آیت کے ساتھ پولوس رسول سوال اُٹھاتا ہے:

رومیوں1:4 پَس ہم کیا کہیں کہ ہمارے جِسمانی باپ ابرہام کو کیا حاصل ہُوا؟۔

رومیوں2:4 کیُونکہ اگرابرہام اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا اُس کو فخر کی جگہ ہوتی لیکن خُدا کے نزدِیک نہیں۔

رومیوں3:4 کتابِ مقدس کیا کہتی ہے؟ یہ کہ ابرہام خُدا پرایمان لایااور یہ اُس کے لیے راستبازی گنا گیا۔

ابراہام اسرائیلی قوم کا باپ ہے، بلکہ وہ تمام ایمانداروں کا باپ ہے۔ابراہام بائبل کے مطالعہ میں ایک بڑی اہم شخصیت ہے۔خُدا کی اسرائیلی قوم اور تمام بنی نوع انسان کے ساتھ معاملت مندرج ہے۔جبکہ ابراہام پہلا سردار نہیں تھا۔وہ پہلے لوگوں میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔کیونکہ وہ ابراہام کا وقت تھا، خُدانے دُنیااور بنی نوع انسان کے لیےاپنے پروگرام بڑھاوادینا شروع کردیا تھا۔یہ ابراہام ہی تھا۔جس کے ساتھ خُدانے بہت سارے وعدے، معاہدے اور عہد وپیمان کیے تھے۔

ہم ایمان سے نجات کے متعلق مطالعہ کر رہے ہیں، جس میں خُدا کی نظر میں بجائے ہماری نیکی اوراخلاقی کردار کے ایمان کے ذریعے سے معصومیت، پاکیزگی اور راستی پائی جاتی ہے۔سوالوں میں سے ایک سوال جو قدیم لوگوں کی تقدیر سے پوچھا گیا۔کہ ابراہام، اضحاق، یعقوب، یوسف، موسیٰ اور داؤد کے ساتھ کیا ہوا؟اُس وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اچھے لوگ جنہوں نے اپنا آپ مکمل طور پر خُدا کے سپرد کردیا۔جس پر اُن کے کردار کی بنیاد بنی۔یہ نئے عہد نامے کے ایک اختلاف کے ظاہر ہونے کا دعویٰ ہے۔کہ یسوع مسیح پر ایمان رکھے بغیر کسی کو بھی خُدا کی حضوری نہیں ملی۔

یہی وہ مشکل ہے جس کو پولوس رسول نے یہاں پر اُٹھایا ہے۔وہ کسی بھی سردار کو لے کر یہ وضاحت کرسکتا تھا لیکن وہ ابراہام کو لیتا ہے۔جو وعدہ کا عہد کیا گیا تھا وہ اسی کے ساتھ تھا۔جو ابراہام کی سچائی تھی وہ شروع میں یا بعد میں پرانے عہد نامہ کی چیزوں کی ترتیب میں وہ ہر آدمی کے ساتھ ہوتی

ہے۔اسرائیل کی تاریخ میں کوئی آدمی ابراہام جیسا عظیم آدمی نہیں تھا۔اور مسیحی ایمان کی پرانے عہد نامہ کی تمثیل میں کوئی آدمی ابراہام جیسا بہادر و طاقتور نہیں تھا۔اگر ہم ہمیشہ کے لیے ابراہام کے معاملے میں ایمان کے ذریعے سے نجات کو قائم رکھ سکتے ہیں۔تو مسیحی ایمان کی پرانے عہد نامہ کی تمثیل میں کوئی آدمی ابراہام جیسا بہادر و طاقتور نہیں تھا۔

ابراہام نے خُدا کی حمایت حاصل کرنے کے لیے کیا کیا؟

اگر نجات ایمان کے ذریعے سے ہے، اگر آدمی اپنے طور پر اچھے کے قابل نہیں ہے، اگر وہ خیر خواہی کے طور پر توبہ کرتا ہے اور ایک بخشش اور نیکی کے طور پر خُدا کو پکارتا ہے، تو پھر ابراہام کے بارے میں کیا ہے؟ پھر اُن چیزوں کے بارے میں کیا جو خُدا نے اُس کے ساتھ کیں، اُسی کے ذریعے سے کیں اور اُس کے لیے کیں؟ کیا بائبل نہیں کہتی کہ ابراہام راستباز تھا؟ ہم ابراہام کو کس طرح دیکھتے ہیں؟ کیا اُس نے اپنے طور پر سب کچھ کیا اور اپنی اور اپنی نسل کی خاطر خُدا کی حضوری لینے کے لیے دُعا کی؟

رسول کہتا ہے کہ اگر ابراہام اپنے کاموں کی وجہ سے نجات پاتا، تو وہ اُس پر نازاں ہو سکتا تھا اور فخر کر سکتا تھا۔یاد رکھیں پولوس رسول صرف اتنا کہتا ہے۔کہ کوئی نہیں ہے جو نیک ہو اور یہ ایمان کے ذریعے راستبازی کا اصول ہے کہ بے جا فخر کو نکال باہر کرتی ہے۔راستبازی ہمیں تحفے میں ملی ہے اور اِس کو کوئی کما نہیں سکتا۔اور نہ ہی کوئی فخر کر سکتا ہے۔اگر خُدا کہتا ہے، " ابراہام ہے، ایک نیک انسان اور میں اُس کے لیے اور اُس کی نسل کے لیے کچھ کرنے جا رہا ہوں، " تو پھر یہ مختلف ہوتا۔اگر یہ سچ تھا کہ ابراہام ایک لائق شخص تھا۔تو پھر ابرہام اِن باتوں کو جلال دیتا۔لیکن یہ وہ بات نہ تھی۔

ابرہام کی قابلیت خُدا کی نظر میں کچھ نہیں

ہمارا یہ محاورہ تھوڑا مبہم ہے:

کیُونکہ اگر ابرہام اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا اُس کو فخر کی جگہ ہوتی لیکن خُدا کے نزدِیک نہیں۔

میں آپ کے لیے اِس کی تشریح و توضیح کرنے والا ہوں تاکہ تم اسے اچھے طریقے سے سمجھ سکو۔ **"اگر ابراہام اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا تو اُس کے فخر کی جگہ ہوتی، لیکن خُدا جانتا تھا اور ابراہام بھی جانتا تھا کہ خُدا کے نزدیک یہ اہم بات نہیں تھی۔"**

کیا ابراہام فطری طور پر نیک آدمی تھا؟ نہیں، وہ فطری طور پر نیک نہیں تھا۔ وہ آدم کا بیٹا تھا، وہ فطری طور پر گناہ گار شخص تھا۔ جیسا کہ ہر شخص ہے۔ تب پھر ابراہام نے خُدا کی یہ نظرِ کرم کیسے حاصل کر لی؟ ابراہام خُدا پر ایمان رکھتا تھا! وہ بھروسہ رکھتا تھا کہ خُدا نے نسلِ انسانی کے بارے میں کیا کہا ہے۔ وہ اِس بات پر بھروسہ رکھتا تھا کہ خُدا نے انسان کے گناہ اور اُس کی ضرورت کے بارے میں کیا کہا ہے۔ وہ یہ بھی یقین رکھتا تھا کہ خُدا نے حوّا، ہابل، حنوک، نوح اور دوسرے تمام قدیم لوگ جن کا مسیحا کی آمد سے تعلق تھا۔ ابراہام وہ شخص تھا۔ جس نے اپنی ضرورت اور خدا پر اپنے بھروسے کو تسلیم کر لیا تھا۔ کیونکہ ابراہام خُدا پر ایمان رکھنے میں بہت حلیم تھا۔ اور وہ خُدا کے ارادوں اور پروگراموں پر یقین رکھتا تھا۔ کیونکہ ایمان ہی کی وسیلہ سے وہ راستباز گنا گیا۔ اور وہ ایمان رکھتا تھا۔

ایمان کے وسیلہ سے راستبازی منسوب کی گئی

خُدا نے ابراہام کو اُس کے ایمان کے وجہ سے راستبازی عطا کی۔ اُس کا ایمان اُس کی راستبازی کی جگہ کھڑا تھا۔ اس نے اُس کی راستبازی کی کمی کو ڈھانپ لیا۔ اس نے ایمان کے ذریعے سے راستبازی کے تحفے کے لیے منت کی۔

کتابِ مقدّس کیا کہتی ہے؟ یہ کہ ابرہام خُدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لیے راستبازی گنا گیا۔

پس تم دیکھتے ہو کہ یہ ابراہام کے ساتھ ایسے ہی ہوا جیسا یہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ اِس نقطہ پر یہ مسیحیوں کے ذہن میں ایک غلط فہمی اور حماقت ہے خاص طور پر جہاں تک قدیم لوگوں کا تعلق ہے۔ بہت سے لوگ یہ محسوس نہیں کرتے کہ وعدہ کا عہد خُدا نے ابراہام کے ساتھ باندھا تھا۔ اور قوم کے استحکام سے پہلے خُداوند یسوع مسیح سے یہ 430 سال پہلے یہ مضبوط ہو گیا۔ اور کوہ سینا پر یہ شریعت کا عہد دیا گیا۔ بہت سے لوگ یہ محسوس کرتے ہیں۔ جب خُدا نے ابراہام سے وعدہ کیا تو اِس کے ذریعہ سے دُنیا کے تمام قومیں با برکت ہو گئیں، خُدا نے اُنہیں وعدے کی بجائے ایک نقشہ دیا۔ کہ ہمیں نیا عہد نامہ دیا۔ گلتیوں 3:6-9 میں یوں مرقوم ہے کہ ابراہام خُدا پر یقین رکھتا تھا۔ اور یہ اُس کی راستبازی گنا گیا۔ **"چُنانچہ ابرہام خُدا پر اِیمان لایا اور یہ اُس کے لئے راستبازی گنا گیا۔ پَس جان لو کہ جو اِیمان والے ہیں وُہی ابرہام کے فرزند ہیں۔ اور کتابِ مقدّس نے پیشتر سے یہ جان کر کہ خُدا غَیر قَوموں کو اِیمان سے راستباز ٹھہرائے گا [یہ تما**

م غیر یہودی دُنیا ہے] **پہلے ہی سے ابرہام کو یہ خُوشخَبری سُنادی کہ تیرے باعث سب قَومیں بَرکت پائیں گی۔ پَس جو ایمان والے ہیں وہ ایماندار ابرہام کے ساتھ بَرکت پاتے ہیں۔"** وہ "خوشخبری" کیا تھی؟ یہ خوشخبری یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے (انجیل) تھی۔ ہم یہ سیکھیں گے۔ اگر ہم نے گلتیوں کے باب نمبر 3 کا مطالعہ کیا ہے اِس میں ہے کہ ابراہام کا بیج **اضحاق نہیں** تھا بلکہ **یسوع مسیح** تھا۔ تو پھر یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے نجات کی پیشنگوئی کر دی گئی تھی۔ وعدہ ہو گیا اور انجیل کی تبلیغ کی گئی جب یہ وعدہ کیا گیا کہ **تمام قومیں اُس کی وجہ سے اور اُس کے بیج یسوع مسیح کی وجہ سے برکت پائیں گی۔** ابراہام اُس وقت خُدا کے نزدیک راستباز گنا گیا۔ اپنے ایمان نہ کہ اپنے کاموں اور اخلاقی کردار کی وجہ سے۔ پس ہمارے سوال کا: "کیا ہم یہ کہتے ہیں کہ ابراہام ہمارا گوشت کی رو سے باپ ہے؟ یہ جواب نہیں ہے۔" جہاں تک گوشت کا تعلق ہے،" کا مطلب ہے **اُس میں سے اور اُس کا۔** اُس نے اپنے نیک کاموں اور کردار سے کیا حاصل کیا؟ کچھ بھی نہیں۔ **ابراہام نے شریعت کے اعمال سے کچھ بھی قائم نہیں کیا۔** ابراہام نے اپنے اعمال اور اپنی قدرتی پیدائش سے کچھ بھی قائم نہیں کیا۔ دونوں قوم اور کلیسیاء کو جن کا ابراہام باپ ہے ابراہام کے ساتھ کیے گئے عہدوں اور وعدوں میں سے کسی سے جلال کا مقروض نہیں ہوا۔ اُس کی کامیابیوں اور نیکی و بھلائی کی وجہ سے بھی نہیں۔ بالکل نہیں، انسان کی تاریخ کے کسی بھی وقت کوئی شخص اپنی بھلائی اور نیکی سے خُدا کی حمایت کو نہیں کما سکا۔ اِس میں خُداوند یسوع مسیح، اُس کا بیٹا شامل نہیں ہیں، وہ آدم کی اولاد میں سے نہیں تھا۔ بلکہ روح القدس کی بابیت سے تھا اور ایک مختلف قسم کی نسل سے تھا۔ ہم آدم کی نسل کے متعلق سوچتے ہیں۔ بالکل شروع سے، جب مکمل بٹوارہ ہوا، اور تمام دینداری بالکل ایک جیسی تھی۔ کوئی بھی خُدا کی حمایت کو نہیں کما سکا۔

مقدس پولوس رسول اِس بات کو کہ راستبازی کیسے حاصل کی گئی کو آگے بڑھاتے ہیں:

رومیوں 4:4 کام کرنے والے کی مزدُوری بخشش نہیں بلکہ حق سمجھی جاتی ہے۔

رومیوں 5:4 مگر جو شخص کام نہیں کرتا بلکہ بے دِین کے راستباز ٹھہرانے والے پر ایمان لاتا ہے اُس کا اِیمان اُس کے لیے راستبازی گِنا جاتا ہے۔

اِس پر غور کرنا بہت لازمی ہے یہاں پر بڑی سنجیدگی، دھیان اور مکمل طور پر یہ یقین کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ہم نے مقصد حاصل کر لیا ہے۔ ہم یسوع مسیح کی خوشخبری کے بنیادی پتھر کی بات کر رہے ہیں۔اِس مقام پر ایک خامی ایک زاویے پر جو وقت اور فاصلے کو وسیع کر دیتی ہے۔ **"کام کرنے والے کی مزدوری بخشش نہیں بلکہ حق سمجھی جاتی ہے۔"** اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ صرف ایک بے ڈھنگا جملہ ہے —— ہم خُدا کے فضل کے تصور کو محفوظ کرنے جا رہے ہیں۔ جہنم آتا ہے یا عظیم پانی؟ ہم صرف دعوے کو مضبوطی دینے جا رہے ہیں۔ کہ اب اِس فضل میں کوئی کام نہیں ہیں۔ اگر تم یہاں کام لانے کی کوشش کرتے ہو، تو نجات حاصل نہیں کر پاؤ گے۔ کیا یہ ایک ہیجان، سرشت کے مطابق، لڑائی جھگڑے کے بیانات ہیں؟ کیا یہ اُس کا کوئی دوسرا پہلو ہے۔ کیا رائے میں اختلافات کو یہاں پر مانا جا سکتا ہے اور انجیل مقدس کو محفوظ کیا جا سکتا ہے؟ کیا یہ بنیادی اور اساسی طور پر بہت اہم ہے۔ دراصل یہ بنیادی طور پر اہمیت کو معاملہ ہے۔ ہم مقدس اور ایماندار خُدا کی بات کر رہے ہیں، جس نے انسان کے ساتھ خُدا کی شبیہ کے مطابق حقیقی دنیا، حقیقی حالت اور حقیقی نتیجے میں معاملہ بندی کی۔ جہاں پر یقینی چیزیں ہیں اور تبدیل نہیں ہو سکتی۔اِس کو لازمی طور پر سمجھنا چاہیے تھا اور قبول کرنا چاہیے تھا۔ اگر ہم خُدا کے ساتھ جُڑنے کی کوشش کی ہمت میں کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔ میں یہ بیان کر سکا کہ میرے ماضی سے ہلکی سی تشریح کے ساتھ یہاں پر کچھ سکھایا جا رہا ہے۔

جب میں فارم میں ایک چھوٹا سا لڑکا تھا، ایک بات ہے کہ میری یہ بہت زیادہ خواہش تھی کہ دُنیا کے خرگوشوں کو شکار کرنے کے لیے ایک بندوق ہونی چاہیے۔ جہاں تک میرا تعلق تھا۔ اگر میں یہ کر سکا، تو باقی دنیا کے وہ ہوں گے۔ پس میں نے ایک بار اپنے والد تک رسائی کی۔ جب میں ابھی سکول میں ہی تھا، میں نے اُسے بتایا کہ مجھے 22. کی رائفل چاہیے۔ ہمارے فارم کی پچھلی طرف ایک انگوروں کا باغ تھا۔ جو کہ دو ایکڑ پر پھیلا ہوا تھا۔ " میں آپ کو بتاؤں گا کہ میں کیا کروں گا،" اُس نے کہا، " میں تمہارے ساتھ ایک بیوپار کروں گا۔ اگر تم میرے ساتھ انگوروں کے باغ میں جاؤ گے اور بہت ساری پیٹیاں بھرنے کے لیے میرے ساتھ انگور توڑو گے تو میں تمہارے لیے ایک رائفل خریدوں گا۔" میرا

خیال ہے کہ میرے باپ کے پاس ایک نظریہ تھا۔ کہ کسی نہ کسی طرح یا دوسرا یہ کہ وہ رائفل کے معاملہ کو حل کرنے گیا ہو۔ کیونکہ وہ گیا اور میرے کام کرنے سے پہلے وہ اسے خرید لایا۔

قدرتی طور پر میں نے اُنہیں گھر میں اُسے چھپاتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ میں اندر گیا۔ وہ دیکھ نہیں رہے تھے اور اُس پر ایک نظر ڈالی۔ اپنے کام کرنے سے پہلے ہفتہ والے دِن میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ کیا میں اپنے دوستوں کے ساتھ رائفل لے کر شکار کے لیے جا سکتا ہوں۔ ''نہیں،'' انہوں نے کہا، '' تم نہیں جا سکتے۔''

''لیکن،'' میں نے کہا، '' میں کام ختم کرنے والا ہوں۔''

'' ہو سکتا ہے،'' انہوں نے کہا، '' لیکن تم نے ابھی اسے ختم تو نہیں کیا۔''

آخر کار میں نے مایوسی سے کہا، ''آپ نے مجھے سالگرہ کے تحفے سے اور کرسمس سے بھی بہت بہتر چیز دی ہے۔ اور اب آپ مجھے یہ دے بھی نہیں رہے، مجھے اِس بات کی سمجھ نہیں آ رہی۔''

''اچھا، وہ مختلف بات تھی،'' انہوں نے کہا۔ '' تمہاری سالگرہ پر، یا کرسمس پر میں نے تمہیں ایک تحفہ دیا تھا کیونکہ میں وہ تمہیں دینا چاہتا تھا۔ لیکن یہاں پر میں نے تم سے ایک بیوپار (ڈیل) کیا تھا۔ لیکن تم نے اپنے حصّے کے شرط پوری نہیں کی۔ اور اُس وقت تک تم کو رائفل نہیں ملنے والی۔ جب تک تم اپنا کام پورا نہیں کرتے۔ پس یہاں میرے پاس کھڑے ہونے اور مجھے دلائل دینے اور شکار کے بارے میں سوچنے کی بجائے، تمہیں اپنی ٹوکری، کاٹنے والا چاقو پکڑنا چاہیے۔ اور واپس سیدھے باغ میں جانا چاہیے کیونکہ صرف یہی 22. رائفل لینے کا ایک راستہ ہے۔''

مقدس پولوس رسول بھی اسی طرح کی بات یہاں پر کہتے ہیں۔ اگر آپ کچھ خریدنا چاہتے ہو، تو تمہیں اُس کے لیے پیسوں کا انتظام کرنا ہوگا۔ اگر ہم کچھ اُدھار خریدتے ہیں۔ اور اُن پیسوں کو ادا کرنے کے لیے ہم معاہدہ کرتے ہیں۔ اور پھر ہم اُس وعدے کو پورا نہیں کرتے۔ تو اُس کے نتائج منفی نکل سکتے ہیں۔ اور ہمارے راستے میں کچھ بہت بُرا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہم نے عہد و پیمان کا اپنا حصّہ پورا نہیں کیا۔ سب سے زیادہ امکان اِس بات کا ہے کہ ہمیں اُن چیزوں میں نقصان ہوتا ہے جن چیزوں کے خریدنے میں ہم نے عہد کیے ہوتے ہیں۔ اگر یہ دوسری قسم کی چیزیں ہیں تو ہم کچھ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

چاہے حقیقت کے معیار کے ذریعے جس قدر منافع کی اُمید ہم لگائے بیٹھے ہوں کہ ہم نے عہد کے اپنے حصّے کا خیال نہیں کیا۔ یہ سراسر فضل سے مختلف معاملہ ہے۔ اِس طرح کی معاہدہ کی ہوئی باتوں میں فضل کوئی کام نہیں کرتا۔ جب لوگ اس کی اجازت دیتے ہیں۔ وہ نہ صرف فضل سے مایوس ہوتے ہیں۔ بلکہ انصاف کے نظریے سے بھی۔ اگر کوئی معاہدہ کرتا ہے اور معاہدے کے اپنے حصّے کا کام نہیں کرتے یہ اُنہیں غیر ذمہ داری اور انصاف اور ایمانداری کی تعلیم دے رہے ہیں، اگر وہ ہر صورت میں منافع حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ مشترک ناکامیوں میں سے ایک ہے۔ جو میں نے بڑھتے ہوئے بچوں کے والدین میں دیکھی ہیں۔ خُدا یہ نہیں کرتا۔ اگر ہم خدا کے ساتھ کوئی عہد کرتے ہیں۔ (اور وہ ہے جو شریعت تھی۔)، ہم برکت حاصل کرنے کی طرف نہیں جا رہے جب تک ہم مقصد کو تسلیم نہیں کرتے۔ اگر ہم خُدا تک رسائی کاموں کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ اور خُدا کو بتاتے ہیں کہ ہم اپنے کاموں کی وجہ سے اُس سے ہمیشہ کی زندگی حاصل نہیں کر سکتے۔ خُدا کہتا ہے۔ "ٹھیک ہے، اگر تم چاہتے ہو یہ کرنا تو کوشش کر سکتے ہو۔ لیکن میں اِس بارے میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ اگر تم اِسے کمانے کے بارے میں سوچ رہے ہو۔ تو تم اُسے حاصل کر سکتے ہو۔ میرے دوست اگر تم اسے جلدی کرنا چاہتے ہو۔ تو اب میں تمہیں درست بات بتانا چاہتا ہوں۔ کہ تم اسے حاصل نہیں کر سکتے۔ **"مگر جو شخص کام نہیں کرتا بلکہ بے دِین کے راستباز ٹھہرانے والے پر ایمان لاتا ہے اُس کا اِیمان اُس کے لئے راستبازی گنا جاتا ہے۔"**

اگر ہم خُدا کے حضور نجات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے، لیکن ہم اُس کے فضل اور بھلائی پر بہت انحصار کرتے ہیں۔ جو ہمیں تحفے کے طور پر دیا جاتا ہے۔ لیکن ہمیں اپنے آپ کو خاکسار، ضرورت کو تسلیم کرنے والے اور ایمان میں خُدا کے سامنے جُھکنے اور مفت تحفہ لینے کی ضرورت ہے۔

اگر تم سوچتے ہو کہ تم دونوں طرف سے نجات حاصل کرنے میں رسائی حاصل کرنے والے ہو۔ تاکہ تم تحفہ حاصل کر سکو۔ اور ساتھ ہی تم شیخی مارتے ہو کہ تم کیا کچھ کرتے ہو۔ تو تم غلطی پر ہو۔ تم محسوس کر سکتے ہو۔ کہ یہ ایک مضحکہ خیز خیال ہے۔ یہ ہو سکتا ہے، لیکن مجھے یہ بتانے دیں۔ کہ میں کیا سوچتا ہوں۔ میں سوچتا ہوں کہ بہت سارے مسیحی بالکل ایسا ہی کرتے ہیں۔ وہ خُدا تک رسائی کے لیے فضل اور شریعت دونوں کو استعمال کرتے ہیں۔ اِس بات کو سمجھ لیں کہ وہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔، وہ تحفہ لینا

چاہتے ہیں۔ لیکن وہ اِس پر فخر بھی کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو بہت اعلیٰ خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے اِس بات کی طرف اشارہ کرنے کی کوشش کی کہ ایک طرف تو انہیں تحفہ ملا ہے اور دوسری انہوں نے اسے خود محنت کر کے حاصل کیا ہے۔ "تم جانتے ہو، کہ میں بہت سارے لوگوں سے بہتر ہوں اور کچھ چیزیں ہیں۔ جو میں نے کبھی نہیں کیں اور کرنا بھی نہیں چاہتا۔ خُدا نے مجھے چُنا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں باقی دُنیا کی نسبت بہت ہی زیادہ صلاحیتوں کا مالک ہوں۔"

پُر جلال اور گرج دار سچائی جو کہ اس طرح کی سوچ کی پیروی کرتی ہے۔ **"کام کرنے والے کی مزدوری بخشش نہیں بلکہ حق سمجھی جاتی ہے۔"** اگر ہم خُدا کے انصاف کی عدالت کے سامنے آتے ہیں۔ تو ہمارے کردار اور اعمال کی کسی بھی پیمائش کا انحصار نجات کے تحفے کی درخواست پر ہے، ہم اپنی ابدی آزردگی کو کھوج پائیں گے کہ ہم نے اُسے نہیں پایا۔ **"مگر جو شخص کام نہیں کرتا!"** انسانیت کے لیے بائبل کے فرمان کے باہر کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، اپنے آپ میں کھویا ہوا اعتماد، مکمل طور پر خُدا کی طرف مڑنا، اور مکمل طور پر خُداوند یسوع مسیح، خُدا کے بیٹے کی کامیابیوں پر انحصار کرنا۔ اگر ہمارا اعتماد کسی بھی دوسری چیز کے علاوہ نجات اور راستبازی کے لیے ہے۔ تو پھر ہم اِس کے بغیر ختم کرنے جا رہے ہیں۔

"کام کرنے والے کی مزدوری بخشش نہیں بلکہ حق سمجھی جاتی ہے۔ مگر جو شخص کام نہیں کرتا بلکہ بے دِین کے راستباز ٹھہرانے والے پر ایمان لاتا ہے اُس کا اِیمان اُس کے لئے راستبازی گنا جاتا ہے۔"

ذہن میں یہ واضح طور پر رکھیں کہ ہم نجات کے بارے میں بائبل کی تعلیمات کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ یہ مرُدہ روح کو تیز تر کر رہا ہے۔ یہ گناہ کی سزا سے نجات ہے۔ یہ نجات کا پہلا پہلو ہے جو انسان کو دوسرے آدمی کا حصّہ بناتی ہے، انسان کی نئی نسل، اور اُسے روح القدس اور یسوع مسیح کا ذہن دیتا ہے۔ ہم تقدیس کی تعلیم کی بات نہیں کر رہے، جیسا کہ مقدس یعقوب جب وہ ابراہام سے بات کر رہا تھا۔ تم مجھ سے کہو گے کہ مقدس یعقوب نے کہا، "ابراہام صرف ایمان ہی سے راستباز نہیں ٹھہرا تھا، بلکہ اعمال سے بھی۔" "میں جانتا ہوں یہ وہ جو کہا گیا تھا، لیکن لفظ "justification" یعنی نجات کے استعمال کے بر خلاف، مقدس یعقوب sanctification یعنی پاکیزگی کی بائبلی تعلیم کے متعلق بات کر رہے تھے، جو گناہ کی طاقت سے رہائی ہے۔ تم صرف الفاظ کو لے کر کوئی الہیات قائم نہیں کر سکتے۔

تمہیں مضمون کے متن، خیال اور تعلیم کی پیروی کرنا ہو گی۔ ہم اِس مرحلے پر مضمون کو خیر باد نہیں کہہ سکتے۔ تھوڑی دیر کے لیے مقدس یعقوب کو بھول جاتے ہیں۔ کیا تم مقدس پولوس کا مطلب جاننا چاہتے ہو۔ اگر تم نہیں چاہتے، تو تم کو ہمیشہ عقائد سے منحرف اور الجھے ہوئے لوگوں اور تعلیمات کے لیے سادہ سی دعا کرنا ہو گی۔

خُدا نے آدمی کے ساتھ اور اُس سے کیا چاہا

یہ مدد دیتی ہے، میرا خیال ہے، فضل اور ایمان کے ذریعے سے نجات کی سچائی کا مکمل اثر کے حوالے سے مخلصی کی تاریخ کے لائق اور درست کے ہوتے ہوئے صاف صاف سمجھ لینا چاہیے۔ یہ دُنیا کی ابتداء اور پہلے سے شروع ہوتا ہے۔ جب انسان کے دونوں مقاصد اور شاہی فرمان کے پروگرام کی تجدید دونوں وضع کیے گئے۔

بائبل کی تاریخ کے سات بگاڑ (انتشار)

کم و بیش

1۔ خُدا کا پروگرام شروع سے، اپنی طرح کے خاندان کے طور پر تھا۔ پہلی چیز جو اِس دُنیا میں وقوع پذیر ہوئی وہ یہ تھی کہ خُدا نے انسان کو زندگی کے درخت، نیکی اور بدی کے درخت کے چناؤ کا حقِ انتخاب دیا۔ انسان نے غلط چناؤ کیا اور اپنے اوپر موت لے آیا۔

2۔ دوسرا بگاڑ یہ کہ انسان کو موقع ملا کہ وہ جو کچھ کرتا ہے اُس کو منعکس کرے، تجربیت اور نظریہ وجودیت کے ذریعے سے (جانچ اور تجربے کی سچائی سے) خوفناک نتائج پر غور کریں اور خُدا کی طرف آئیں۔ انسان نے اپنی غیر منضبط اور انسان شناس آزادی کی وجہ سے دُنیا کو بد عنوان بنا دیا اور یہ معاشرہ زیادہ عرصہ نہ چل سکا۔

3۔ اور تیسرا بگاڑ، نوح سے ابراہام تک، بدلے کے خوف نے انسان کو راستبازی کے لیے کوشش پر مجبور کیا۔ **"جو آدمی کا خون کرے گا اُس کا خون آدمی سے ہو گا۔"** اِس نے نسل کو خود ہی مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ جیسے کہ یہ پہلا بگاڑ تھا، لیکن اِس نے اُس کے اخلاقی کردار کے لحاظ سے کچھ نہ کیا۔

4۔ پھر ابراہام سے لے کر موسیٰ تک، خُدا نے انسان سے قریب ہونے اور دوستانہ کرنے کی کوشش کی، اُسے کچھ خاص بناتے ہوئے اور اُس کے لیے مہربانی کا اظہار کرتے ہوئے۔ شاید یہ مثبت چیز ہو جو انسان کو حوصلہ دے اور اُس کے اندر سے کوئی خاص خوبی نکالے۔ لیکن اِس بات نے کام نہ کیا۔

5,6۔ موسیٰ کی ثالثی کے بوسیلہ، (موسیٰ سے داؤد اور داؤد سے یسوع مسیح تک دو بگاڑ) خُدا نے انسان اور اپنے آپ کے درمیان ایک معاہدہ کیا۔ اُس نے ایک ضابطہ ٔ اخلاق وضع کیا۔ کہ انسان کو اپنے فائدے کے حصّہ کو حاصل کرنے کو قائم رکھنا چاہیے۔ یہاں تک کہ ضابطہ ٔ اخلاق کے متعلق انسان کو تعلیم دینے کے نظام کو قائم کیا۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جنہیں خُدا اِس طرح چُنتا ہے وہ اپنے مراعات یافتہ مرتبہ کی وجہ اپنے آپ کو سب سے بہتر مذہبی سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہی وہ بات ہے جو اُن کی بھلائی کے لیے قائم کی گئی۔ لیکن یہی اُن کی تنزلی کا سبب بنی۔ اُن کی میزیں اُن کے لیے پھندے بن گئیں۔ اخلاقی قانون کے مطالبے کے ساتھ پکڑ کے آنے کی بجائے، انہوں نے یہ فرض کر لیا۔ کہ وہ اِس کے سرپرست بن گئے ہیں۔ اِس کا خود کار مطلب کہ وہ دوسروں بہتر تھے۔ درحقیقت وہ **مخلص لوگ** ہیں۔ جو بہت زیادہ **وقف** اور **مذہب کے لائق** ہیں۔ انہوں نے بنایا اور **اِس دُنیا کے عظیم اور بڑے خوبصورت مذہبی نظام** کو وضع کیا ہے جو آج تک دیکھا گیا ہے۔ یسوع نے خُود اُن کے مذہب کے بارے میں کہا، ''بظاہر یہ خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔'' لیکن اصل میں مسٔلہ اُن کے دِل کا ہے۔

پھر خُدا نے نئے عہد کی ہیت کے پروگرام کی نبوتوں کو وضع کیا (یرمیاہ 31:31)۔ اِس نے دنیاوی پروگرام میں کام کیا۔ (یہ ابھی تک الہامی عہد کا حصہ اور چھٹا بگاڑ، اِس میں سے ہو کر تغیر پذیر ہے)۔ یہ پرانے عہد نامہ کے اسرائیل کی قوم کو بنانے کے آخری وعدوں کو پورا کرنے میں یسوع مسیح کو بیچ میں لاتا ہے۔ یہ اُس کی اُن سے بادشاہت کو لینے میں شامل کرتے ہیں اُن کی مسیحا کو رَد کرنے کی وجہ سے (متی 43:21)۔ اُن کی کراہیت کی وجہ سے، اُس نے اُن کے مذہبی اور قومی گھروں کو سنسان کر دیا (دانی ایل 27:9، متی 38:28، لوقا 35:13)۔

7۔ پھر اس دنیا کو آخری بگاڑ روح القدس کے دیئے جانے کی وجہ سے آیا۔ یہ کلیسیاء کا یا اِس دنیا میں خُدا کی بادشاہی کی نئی پیدائش کے پہلو کا بگاڑ تھا۔ یہ مخلصی کے پروگرام کے باہر موجودہ مقصد تھا۔ یہ دُنیا کے آخری کی خوشخبری کو لینے کے بارے میں تھا جو ابھی مکمل ہو رہی ہے۔

شریعت کے عہد، اور منصوبہ بندی جو اُس نے کی تھی کی ناکامی کا عکس میں خُدا اِس کی وجہ بیان کرتا ہے۔(یہ اُس طرح ہے کہ جیسے خُدا کی منہ میں الفاظ ڈالنے کی کوشش ہے، لیکن تشریح کے لحاظ سے جو اُس نے بائبل میں کہا ہے جیسا کہ ہم اُس کی وضاحت کرتے ہیں):

انسان کے ساتھ جدوجہد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ شروع ہی سے برائی میں گھرا ہوا ہے۔ خیالات اور اُس کے ذہن کے تصورات صرف برائی کا تسلسل ہے۔ اُس کو دِل—— اُس کی اندرونی حالت—— یہ بے ایمانی ہے اور تخلیق کی ہر بات سے بڑھ کر مایوس کن حد تک بُری حالت ہے۔ ہم مردہ گھوڑے کے مترادف فقط کسی سے کچھ لینے نہیں جا رہے۔ انسان کی نئ نسل کی تخلیق کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ لیکن اگر وہ میرے ہاتھ کی تخلیق ہیں اور میدان کی دھول، پرانی تخلیق کی مانند، وہ بالکل ایسا ہی کام کریں گے۔ اُنہیں صرف ایک اُمید ہے۔ وہ میری ہڈی میں سے ہڈی اور گوشت میں سے گوشت ہوں گے۔ انہوں نے ضرور مجھ سے پیدا ہونا ہے؛ وہ مجھ سے خلق نہیں ہوں گے۔ اُنہیں میرے اندر کے شخص سے باہر آنا ہے۔ اگر اُن کا دِل میرے مطابق ہے۔ اب، واضح طور پر کچھ بھی نہیں۔ کہ وہ اِس کو لانے کے لیے کچھ کر سکیں۔ اُن کے تمام اختیارات ختم ہو گئے۔ لیکن یہاں پر کچھ ہے جو میں کر سکتا ہوں۔ میں انسان کے روپ میں آ سکتا ہوں۔ جب سے میں نے اِس کو اپنی شبیہ پر بنایا ہے تو کوئی بھی تنازع نہیں ہے۔ جہاں تک اِس کا تعلق ہے میں اِس کو گری ہوئی فطرت کے طور پر نہیں لیتا۔ میں نیچے جا سکتا ہوں، کہ اُس کی نسل کے ساتھ شامل حال ہو سکوں۔ نئ پیدائش کے نظام کے تحت جو کہ میرے بیج اور میری دردِزہ کا نتیجہ ہے۔ میں انسان کو موت، دفن ہونا، دوبارہ جی اُٹھنا اور نئ زندگی کے طرف اور نئ نسل اور نئ تخلیق کی طرف لا سکتا ہوں۔ لیکن میرے پاس آدمی کی ہاتھ سے باہر مخلصی کے اِس پروگرام کا ایک نیا قانون ہے۔ اگر وہ اِس میں شامل ہوتے ہیں—— اور وہ اپنی بیہودگی اور مغروری میں چاہتے ہیں کہ ——وہ اِس میں بدعنوان ہو جائیں گے، جیسا کہ اُن کے پاس سب کچھ ہے جس میں اُن کے ہاتھ گندے ہو

ئے پڑے ہیں۔ برائی میں بد عنوان ہوئے بغیر میں نے اُن کے لیے یہ ممکن بنانے کے لیے ایک ذریعہ ڈھونڈا ہے۔

بالکل یہی ہے جس کے لیے ہم بات کر رہے ہیں۔اب اپنے نقطے کو ظاہر کرنے کے لیے مجھے ایک کہانی بیان کرنے دیں۔فرض کیا ایک امیر شخص ایک خوبصورت لیکن بہت مفلس لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔اُسے اُس کی غریبی کی کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ وہ اُس سے محبت کرتا ہے۔وہ اپنی محبت کے اظہار کے لیے اُس کے لیے شاندار اور مہنگے زیور خریدتا ہے۔وہ اُس کے گھر جاتا ہے۔اور اُس کے ساتھ صوفہ پر بیٹھتا ہے۔وہ ڈبہ کو کھولتا ہے اور تحفہ اُسے پیش کرتا ہے۔وہ ایک لمحے کے لیے اُسے بڑے تعریفی انداز سے دیکھتی ہے۔لیکن پھر وہ اُسے لینے سے معذرت کرتی ہے اور سیڑھیوں سے اوپر چلی جاتی ہے۔ کچھ لمحات کے بعد وہ پھٹا پرانا بیگ جو گندا، بوسیدہ اور بدبودار تھا اور اُس کی بدبو سارے کمرے میں پھیل جاتی ہے اور کچھ چیزوں کے ساتھ واپس آتی ہے۔" دُنیا میں ایسا کیا ہے۔" وہ نوجوان آدمی پوچھتا ہے۔" یہ بیگ تو پھٹے پرانے اور ناکارہ کپڑوں سے بھرا پڑا ہے۔جبکہ میں خیر سگالی کو طور پر تمہیں دینے جا رہا تھا۔" وہ جواب دیتی ہے،" میں انہیں دھو نہیں سکتی کیونکہ میری مشین ٹوٹ گئی ہے اور میرے پاس پیسے نہیں ہیں کہ اُسے ٹھیک کر وا سکوں۔لیکن میرے پاس تو یہی کچھ ہے،اور میں یہ تمہیں دینا چاہتی ہوں۔کیونکہ میں تم سے صرف تحفہ لینا ہی نہیں چاہتی بلکہ میں بھی اپنی طرف سے کچھ دینا چاہتی ہوں۔"

مجھے ایک اور کہانی بیان کرنے دیں۔فرض کریں ایک لڑکی کالج جا رہی ہے۔اور وہ ایک مہنگی غیر ملکی کار چاہتی ہے۔وہ ایک جدت پسند لڑکی ہے،اور وہ کسی طرح کی کوئی خیرات لینا پسند نہیں کرتی؛وہ اسے اپنے پیسوں سے خود خریدنا چاہتی ہے۔وہ تمام گرمیاں ایک سیڈوچ کی دوکان پر کام کرتی ہے۔اور 300 ڈالر کماتی ہے۔اور سپورٹ کار جو وہ خریدنا چاہتی ہے اُس کی قیمت 80,000 ڈالر ہے۔اُس کا باپ پوری گرمیاں یہ سب کچھ بڑے مزے اور ترس سے دیکھتا رہتا ہے۔ایک دن،جب سکول شروع ہوتا ہے ،لڑکی بڑی شکستہ دِلی کے ساتھ گھر آتی ہے۔اور صوفہ پر ڈھیر ہو جاتی ہے۔اُس کا باپ جو جانتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔پوچھتا ہے تمہارے ساتھ کیا بُرا ہوا ہے۔" میری شدید خواہش ہے کہ میرے پاس سپورٹ کار ہو۔اور اُسے حاصل کرنے کے لیے جو کچھ ہو سکتا تھا میں نے کیا ہے۔یہاں تک کہ ابھی میں اُس کے

قریب بھی نہیں پھٹک سکتی۔ میں اُس کے بارے میں کتنی غلط فہمی کا شکار تھی۔ میں یقین نہیں کر سکتی کہ میں اپنی سوچوں میں کتنی دور نکل گئی تھی۔" یہ لڑکی اپنے باپ کی آنکھ کا تارا تھی۔ وہ اپنے باپ کی طرف بڑی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ اُس کے باپ نے پیار سے اُسے اپنی بانہوں میں لیا اور اُسے گیراج میں لے گیا۔ وہاں پر وہی کار کھڑی تھی جو وہ لینا چاہتی تھی۔ یہاں تک کہ ایک خاص پلیٹ پر اُس کا نام بھی لکھا ہوا تھا جو اُس پر لگی ہوئی تھی۔ لڑکی نے اپنے باپ کو بڑی احسان مند نظروں سے دیکھا۔ لیکن پھر وہ سنجیدہ ہو گئی اور کہا، " میں اسے مفت میں تحفے کے طور پر نہیں لے سکتی میرے پاس 300 ڈالر ہیں وہ لے لیں جو میں نے کمائے ہیں۔ پھر میں اپنے دوستوں کو فخر سے بتا سکتی ہوں کہ یہ وہ کار ہے جو میں نے اپنے باپ کی مدد سے خریدی ہے۔"

مجھے ایک اور کہانی بیان کرنے دیں۔ فرض کریں ایک آدمی ایک ڈیلر کے پاس جاتا ہے۔ اور وہ بھی اسی طرح کی ایک کار خریدنے کے لیے معاہدہ کرتا ہے۔ جیسی لڑکی نے اپنے باپ سے تحفے کے طور پر لی تھی۔ وہ 2000 ڈالر ماہانہ چھ سالوں کی قسطوں پر اُسے لینے پر راضی ہو جاتا ہے۔ پانچ سالوں کے آخر میں اُس کی قسطیں رُکنا شروع ہو جاتی ہیں۔ کچھ مہینوں بعد اُسے ایک دھمکی بھر خط موصول ہوتا ہے۔ ایک دِن وہ دفتر جاتا ہے۔ اور 100 ڈالر کا ایک چیک کاؤنٹر پر رکھتا ہے۔" دیکھو،" وہ مینجر سے کہتا ہے، " میں نے اِس کار کے لیے بہت سے پیسے خرچ کیے ہیں۔ اور میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں غیر ذمہ دار یا بے پرواہ نہیں ہوں۔ میں جتنا کر سکتا تھا میں نے وہ کیا ہے۔ تمہارا رحم اور ترس کدھر ہے؟ اِس معاملے میں تھوڑا انصاف سے کام لو۔ یہ رقم لو اور گاڑی میرے نام کر دو۔" مینجر نے اُسے ترس سے نہیں بلکہ غصے سے دیکھا۔" اِس معاملے میں ترس اور رحم کا کوئی دخل نہیں ہے" اُس نے کہا۔" ہم نے تم سے معاہدہ کیا تھا۔ یہ کار ابھی تمہاری نہیں ہو سکتی کیونکہ تم نے اپنے حصّے کی شرط ابھی پوری نہیں کی۔ تم ابھی یہ گاڑی اپنے نام نہیں کروا سکتے۔ جب تک معاہدے کے مطابق تم آخری پیسہ تک ادا نہیں کر دیتے۔ ہم صرف یہ سہولت دے دیتے ہیں کہ ہم آپ کو تھوڑا اور وقت دے دیتے ہیں۔ جب تک معاہدہ ختم نہیں ہو جاتا۔ لیکن تمہارا وقت ختم ہو چکا ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ تم نے بقایا رقم ادا نہیں کی۔ اور میں آج ہی کار واپس لیتا ہوں۔"

لڑکی سکول ختم ہونے کے بعد خوشی سے اپنی نئی سپورٹ کار پر گئی جبکہ آدمی شکستہ دلی کے ساتھ بس پر اپنے گھر گیا۔ آدمی نے سخت اور لمبے عرصے تک محنت کی اور اُس نے محنت کی کمائی ہوئی بہت ساری رقم بھی دی، جبکہ لڑکی نے کوئی بھی ادائیگی نہیں کی۔ لیکن دونوں راستباز تھے اور صرف خدمت گزار تھے۔ پس فرق کیا تھا؟ ایک طرف ایک قانونی معاہدہ تھا لیکن دونوں فریق توقع پر پورے نہیں اُترے۔ دوسرے معاملے میں، ایک کسی کی طرف سے محبت بھرا تحفہ ہے جو کہ بامعنی ہے۔ ذہن میں اِن کمزور اور نامکمل کہانیوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے نجات کے بارے میں رسول کے اِن الفاظ کو دوبارہ پڑھتے ہیں:

"کام کرنے والے کی مزدوری بخشش نہیں بلکہ حق سمجھی جاتی ہے۔ مگر جو شخص کام نہیں کرتا بلکہ بے دِین کے راستباز ٹھہرانے والے پر ایمان لاتا ہے اُس کا اِیمان اُس کے لئے راستبازی گنا جاتا ہے۔"

خُدا کے حضور اِس طرح کے چیتھڑوں کو رقم کی ادائیگی کے طور پر پیش کرنا خُدا کی بے عزتی ہے۔ یا اُس کے فضل کے تحفے میں حصّے داری ہے! اپنی جسمانی خواہشوں کو بھول جاؤ، تمہاری دوسروں کو مذہبی طور پر نیچا دکھانے کی تمنا تمہارے خود کمانے کی شیخی سے متعلق ہے۔ یہ لو، میرے دوست ـــــ یہ لو! اگر یہ تم نہیں کرتے، تو آپ اسے کبھی بھی نہیں کر پاؤ گے۔ خُدا کا تحفہ بکاؤ نہیں ہے۔ تم خُدا کو ناراض کرنا چاہتے ہو۔ اُس کے بیٹے کا بیش قیمت تحفے کے بدلے میں اُس کے حضور اپنے قابلِ رحم کام پیش کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ اور دوبارہ یاد کرو، یہ کئی صدیوں سے کسی گمراہ شُدہ کلیسیاء کے فرد کوئی مسخ شُدہ الفاظ نہیں ہیں۔ یہ مقدس پولوس رسول کے الفاظ ہیں۔ وہ رسول جو خُدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ کہ وہ خُدا کے مفت تحفے بائبل کو تمام قوموں کے لیے لے۔ اور وہ اِس سے زیادہ ہیں۔ یہ قادرِ مطلق خُدا کا بے خطا کلام ہے۔ واضح طور پر۔ نجات کی تعلیم میں، بائبل کام کو فضل اور ایمان کے مخالف بیان کرتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ نجات کام کے بغیر ایمان اور فضل کے نتیجے کے طور پر ہے۔

اعمال کے بغیر نجات کی الہامی گواہیاں

رومیوں 6:4 چُنانچہ جِس شخص کے لئے خُدا بغَیر اعمال کے راستبازی محسُوب کرتا ہے داؤد بھی اُس کی مُبارک حالی اِس طرح بیان کرتا ہے۔

رومیوں7:4 کہ مُبارک وہ ہیں جِنکی بدکارِیاں مُعاف ہوئِیں اور جِن کے گناہ ڈھانکے گئے۔

رومیوں8:4 مُبارک وہ شخص ہے جِس کے گناہ خُداوند محسُوب نہ کرے گا۔

یہ، بے شک، ایک معنی خیز نقطہ ہے کہ جو ہم اِس سے حاصل کرتے ہیں۔ داؤد نے یہ نہیں کہا، " مبارک ہے وہ شخص جس نے کوئی بدکاری نہیں کی؛ مبارک ہے وہ شخص جس نے کوئی گناہ نہیں کیا" یا،" مبارک ہے وہ شخص جس کے گناہ خُدا محسوب نہیں کرتا۔ وہ اِس لیے ایسا کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ بھلا آدمی ہے۔" نہیں، داؤد نے زبور میں لکھا ہے،"مبارک ہے وہ شخص جس سے خداوند کچھ طلب نہیں کرتا کیونکہ اُس کے فضل سے وہ معافی کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا۔ اور اُسے وہ کچھ دے گا۔ جس کا وہ حق بھی نہیں رکھتا۔"

کیا انتخاب اپنی پیشگوئی سے بندھا ہوا ہے؟

لیکن اِس کے باوجود، ہو سکتا ہے یہ برکت صرف اُن لوگوں پر آئے جنہوں نے اتنا اچھا کیا ہو جتنا وہ کر سکتے ہیں۔ ابراہام اُن سب میں جنہیں خُدا نے چُنا۔ ہو سکتا ہے خُدا اُنہیں ایمان کے وسیلہ سے راستبازی عطا کرے جب وہ یہ دیکھے کہ اُس نے وہ کچھ کیا ہے جتنا اچھا وہ کر سکتا تھا۔ اچھا، رسول اُس کے اندر تک دیکھنا چاہتا ہے۔

پَس کیا یہ مُبارکبادی مختُونوں ہی کے لئِے ہے یا نا مختُونوں کے لئِے بھی؟ کیُونکہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ابرہام کے لئِے اُس کا اِیمان راستبازی گِنا گیا۔ پَس کِس حالت میں گِنا گیا؟ مختُونی میں یا نا مختُونی میں؟ مختُونی میں نہیں بلکہ نا مختُونی میں۔ اور اُس ختنہ کا نِشان پایا کہ اُس اِیمان کی راستبازی پر مہر ہو جائے جو اُسے نا مختُونی کی حالت میں حاصل تھا تاکہ وہ اُن سب کا باپ ٹھہرے جو باوُجود نا مختُون ہونے کے اِیمان لاتے ہیں اور اُن کے لئِے بھی راستبازی محسُوب کی جائے۔ اور اُن مختُونوں کا باپ ہو جو نہ صِرف مختُون ہیں بلکہ ہمارے باپ ابرہام کے اُس اِیمان کی بھی پیروی کرتے ہیں جو اُسے نا مختُونی کی حالت میں حاصل تھا۔ کیُونکہ یہ وعدہ کہ وہ دُنیا کا وارِث ہوگا نہ ابرہام سے نہ اُس کی نسل سے شرِیعت کے وسِیلہ سے کیا گیا تھا بلکہ اِیمان کی راستبازی کے وسِیلہ سے۔(رومیوں4:9-13)

ختنہ ،اِس میں اور دوسرے پیرا گرافوں میں، آدمی کے مذہبی کام پرانے عہد نامہ سے پیش کرتے ہیں، صلیب کے منظر سے پہلے۔ اصل میں، یہ وہ نشان تھا یا عہد نامہ کی مہر اور نئے عہد نامہ کا بپتسمہ پرانا عہد نامہ کے برابر تھا۔ خُدا نے کچھ دِن انتظار کیا۔ جب تک ابراہام کا ختنہ کا ہوا۔ اور یہ اُس کے لیے ایمان کے وسیلہ سے راستبازی گنا گیا۔ تاکہ انسان دیکھے۔ کہ ایمان کے ذریعے سے راستبازی کو خارج نہیں کیا، لیکن انسان کے اچھے کام کے ساتھ تعاون کیا۔ لیکن خُدا نے یہ نہ کیا۔ اور یہ نہ کرنے کا بھی مقصد تھا۔ مقدس پولوس کے مطابق، یہ تمام ادوار، یہودیوں اور غیر قوموں کے آگے دکھایا گیا۔ کہ ایمان کے ذریعے راستبازی انسان کے مذہبی کاموں سے تعلق نہیں رکھتی۔ وہ مذہبی دُنیا کے حصّہ کے طور پر دیوار نہ بنی۔ کبھی بھی نیک نیتی کے طور نہیں گزرے۔ اگرچہ اُس نے بے فائدہ برتاؤ کیا جتنا وہ کر سکتا تھا۔

لیکن کیا آدمی کے کام، نجات مہیا کرنے کے لیے ایمان کی راستبازی کے ساتھ باہم مل کر کام کرتے ہیں۔ کیا ایمان اور اعمال آپس میں امتیازی ہیں؟ **نہیں**، وہ **اکٹھے مل کر کام نہیں کر سکتے**؛ اور **ہاں**، یہ آپس میں خصوصیات رکھتے ہیں۔ چاہے یہ دعویٰ ہے یا تم نے حاصل کیا ہے۔ یا تم نے اسے ایمان اور فضل سے حاصل کیا ہے۔ یہ ایک راستہ یا دو راستے بھی ہو سکتے ہیں۔ یا دونوں بھی ہو سکتے ہیں۔

رومیوں 14:4 کیونکہ اگر شَرِیعَت والے ہی وارِث ہوں تو اِیمان بے فائدہ رہا اور وعدہ لاحاصل ٹھہرا۔

یہ یاد رکھیں، جبکہ یہ کبھی بھی اس کیس میں سچ نہیں ہے،اور اصطلاح، شریعت اور اعمال ایک جیسے ہیں۔ یا تو یہ فضل سے ہے یا اعمال سے ہے۔ وہ نجات کی بحث میں متحد نہیں ہو سکتے۔ جب تم ایک کو تصویر میں لے کر آتے ہو۔ تو تم خود بخود دوسرے کو رَد کر دیتے ہو۔

رومیوں 15:4 شَرِیعَت تو غضب پَیدا کرتی ہے اور جہاں شَرِیعَت نہیں وہاں عدُول حُکمی بھی نہیں۔

رومیوں 16:4 اِسی واسطے وہ مِیراث اِیمان سے مِلتی ہے تاکہ فضل کے طَور پر ہو اور وہ وعدہ کل نسل کے لئے قائِم رہے۔ نہ صِرف اُس نسل کے لئے جو شَرِیعَت والی ہے بلکہ اُس کے لئے بھی جو ابرہام کی مانِند اِیمان والی ہے۔ وُہی ہم سب کا باپ ہے۔

''نجات اعمال سے'' کی تمام تعلیمات ہمیں مایوس، قصوروار اور ریاکار بنا سکتی ہیں۔ اور ہمیشہ کے لیے خُدا کے قہر کو ہم پر لا سکتی ہیں۔ اگر جرائم ابھی تک کتابوں میں ہیں، اور مجرموں کے لیے عدالت

کی طرف سے عداوت ابھی تک ہے اور انسان کی طرف سے کسی بھی بات کی ابھی تک مذمت نہیں کی جا سکی۔ لیکن خُدا کے فضل اور ایمان کے عہد کی بات مختلف ہے۔ کیونکہ فضل کے تحفہ کی وجہ سے انسان کی طرف سے کسی بھی عمل کے کرنے کا مطالبہ نہیں کیا گیا، ہر شخص جو اِس کے بارے میں سُنتا اور اِس پر یقین کر سکتا ہے۔ یہ خُدا کی طرف سے ابراہام کے لیے وعدہ تھا۔

خُدا کی طرف نجات بطور تحفے کا خیال اور اچھے اعمال ہماری طرف سے مطالبے پر نہیں ہے۔ اسے قبول کرنا ہمارے لیے بہت مشکل ہے یہ اُن کے لیے نہیں ہے جو مذہبی روایات اور وراثت پر فخر کرتے ہیں؟ اور یہ وہم و گُمان بھی نہیں ہے۔ کہ کسی شخص کی موت تمام گناہوں کی سزا کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ جو کبھی بھی کئے گئے ہیں۔ یا کبھی بھی کیے جائیں گے۔ یقیناً بہت زیادہ نامعقول، غیر منطقی اور ہماری سوچوں کے عقلی راستہ کی ضد ہیں؟ کیا یہ واضح طور ناممکن دکھائی نہیں دیتا؟ یقیناً ایسا ہی ہے، اور، بے شک یہ عقلی طور پر سوچ کے مطابق ہے۔ لیکن اسے یاد رکھیں: بہت سی باتیں جو خُدا نے ابراہام کو بتائیں۔ جو ہمارے لیے اس باب میں ایمان کی مثال ہے۔

خُدا نے ابراہام کو بتایا کہ وہ اپنے بیٹے کے وسیلے سے تمام قوموں اور لوگوں کا وارث ہو گا، جو سارہ سے پیدا ہوں گے۔ خُدا نے اُسے بتایا کہ وعدہ کی بنیاد پر چلے۔ اور اپنی زندگی کو قائم کرے۔ مشکل بہت سادہ سی ہے۔ ابراہام کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ وہ 100 سال کو بوڑھا تھا۔ اور سارہ نوّے سال کی تھی۔ وہ اپنی تمام زندگی بانجھ رہی تھی۔ اور اُس نے اسی بانجھ پن میں کئی سال گزار دیئے تھے۔ اُس کے کوئی بیٹا نہیں تھا کیونکہ وہ بانجھ تھی۔ ہم اُس کے ماضی پر غور کر سکتے ہیں اور مشکلات کو کم کر سکتے ہیں۔ لیکن تم اپنے کو ذرا ابراہام کی جگہ پر رکھو۔ دُنیا میں یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ خُدا نے اُسے جو کچھ کہا تھا وہ سچ نہ ہوتا۔ اِس کا کوئی مطلب نہیں تھا؛ یہ وجہ اور منطق کی خلاف ورزی ہے؛ اور تاریخ میں کوئی ایک بھی مثال یا نظیر نہیں تھی۔ جس پر ہم اعتماد کر سکیں۔ لیکن ابراہام نے ہر صورت میں اُس پر یقین کیا۔ اُس نے صاف دِلی سے یقین کیا۔ کیونکہ یہ خُدا نے کہا تھا —— اور دُنیا میں پھر دوسری کوئی وجہ نہیں ہو سکتی تھی۔

بائبل کی تعلیمات کے مطابق ایمان کا یہ سچا مطلب ہے۔ یہ ایمان ہے کہ سہارا لینے کے لیے کسی بھی اخلاقی بیسا کھی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسے بصیرت کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ ہی اسے گرے ہوئے ذہن کو مناسب لگنے کی بھی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی گرے ہوئے فانی کی کسی حصّہ داری کی جو اُسے فخر دلا
سکے۔ یہ اکیلے بے خطا بائبل کے مکاشفہ پر تکیہ کرتی ہے۔

باب نمبر11

رومیوں9:4 پَس کیا یہ مُبارکبادی مختُونوں ہی کے لئے ہے یا نا مختُونوں کے لئے بھی؟ کیونکہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ابرہام کے لئے اُس کا اِیمان راستبازی گِنا گیا۔

رومیوں10:4 پَس کس حالت میں گِنا گیا؟ مختُونی میں یا نامختُونی میں؟ مختُونی میں نہیں بلکہ نامختُونی میں۔

رومیوں11:4 اور اُس ختنہ کا نِشان پایا کہ اُس اِیمان کی راستبازی پر مہر ہو جائے جو اُسے نامختُونی کی حالت میں حاصل تھا تاکہ وہ اُن سب کا باپ ٹھہرے جو باوُجود نامختُون ہونے کے اِیمان لاتے ہیں اور اُن کے لئے بھی راستبازی محسُوب کی جائے۔

رومیوں12:4 اور اُن مختُونوں کا باپ ہو جو نہ صِرف مختُون ہیں بلکہ ہمارے باپ ابرہام کے اُس اِیمان کی بھی پیروی کرتے ہیں جو اُسے نامختُونی کی حالت میں حاصل تھا۔

جب ہم ابراہام کے متعلق اور اُس وعدہ کے متعلق جو اُس نے کیا تھا اُس کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ یہاں یقین رکھنے کا ایک رحجان ہے۔ کہ یہ حوالہ صرف اسرائیل قوم اور اُس سے متعلقہ چیزوں سے متعلق ہے۔ یہ یقین کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک نے کہا کہ ابراہام نے ایک قوم کی تکمیل کی ہے، چاہے ماضی کے واقعات ہوں یا مستقبل کے۔ حقیقیت ہے کہ ابراہام نے وعدے کا عہد دیا اُس سے اکثر چشم پوشی ہو جاتی ہے، اُسے ٹھیک طور سے سمجھا نہیں جاتا یا اُسے نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اِس معاہدے میں ایمان کے وسیلہ سے دُنیا کی تمام قوموں کے لیے برکت شامل تھی۔ دوسرے لفظوں میں، یہ یسوع مسیح کا اور کلیسیاء کا ایک نیا عہد یا نیا عہد نامہ تھا۔ یہ شریعت کے عہد سے اور قوموں کے عہد سے پہلے دیا گیا تھا۔ جیسا کہ ہم دیکھیں گے کہ اس پر مکمل طور پر باب نمبر9 میں بحث کی جائے گی۔

یہ بحث واضح کرتی ہے۔ کہ چاہے یہ وعدہ راستبازی کے لیے ایمان کے ذریعے تھا یا ابراہام کے لیے شریعت کے اعمال کے ذریعے تھا۔

اِس نقطہ کو وسیع کرنے کی غرض سے (یہ قوموں کے لیے شریعت کے ذریعے تھا، یا تمام قوموں کے لیے ایمان کے ذریعے تھا؟) اور یہ واضح کرتا ہے، پولوس رسول کہتا ہے، "پھر اِس کو عزت

کیسے ملی؟ جب یہ ختنہ کی حالت میں تھا یا غیر مختونی کی حالت میں تھا؟ نہیں ختنہ کی حالت میں،" مقدس پولوس کے جوابات،" لیکن نامختونی میں۔"

اگر آپ اسے دوبارہ یاد کرتے ہیں، جب پہلی بار ختنہ کا مضمون اُٹھایا گیا تھا، ہم ختنہ کی سادہ سی تعریف اور اس کا مطلب بیان کرتے ہیں۔ ختنہ کا لفظی مطلب ایک جسمانی عمل تھا۔ جو نر بچوں کے جسم پر کیا جاتا تھا۔ کہ جو جسمانی طور پر پہچانا جائے کہ وہ دوسری قوموں کے بچوں سے روحانی طور پر الگ ہے۔ لیکن جب یہ اصطلاح باقاعدگی سے استعمال ہونا شروع ہوئی۔ لیکن پھر یہ بہت وسیع ہوگئی جب اِس میں تمام ریت و رسم، مذہبی رسومات اور روایات شامل ہو گئیں۔ ہیکل اور اُس کی سروس، جیسے عید کے دِن اور خُدا کی طرف سے تمام فرمان جو خُدا نے دیئے اپنی یکتائی کی پہچان کی وجہ سے اِس کا حصّہ بن گئی۔ وسیع پیمانے پر اس کا مطلب پرانے عہد نامہ کے دور میں اسرائیل کی قوم ہے —— " ختنہ۔"

ختنہ کا شروع ابراہام کی زندگی اُس نقطہ پر ہوا جب خُدا نے جسمانی ختنے کا حکم دیا۔ جب ختنے کرانے کا حکم ملا تو تمام جسمانی عہد سمجھ آگیا۔ یہ۔ ایک قومی عہد، شریعت کا پرانا عہد اور اسرائیل کا قومی عہد کہلاتا ہے —— تمام اصطلاحات جو اس کی نشاندہی کرتی ہیں ایک ہی اقرار نامہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ خُدا کے پاس ایک عارضی عمل تھا۔ وہ اِس کو اسرائیل کے ذریعے پورا کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے ابراہام کو اُس کے پرانے عہد کی حقیقت کے لانے کے متعلق اِس پروگرام میں شمولیت کی بنا پر ایماندار کہا۔ ابراہام ایمان کا بندہ تھا۔ خُدا کی فرمانبرداری کی اُسے عادت تھی۔ پس اُس کا ختنہ ہوا کیونکہ خُدا نے اُسے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن رومی متن میں نمایاں قابلِ غور پہلو کے تحت یہ کہ ابراہام خُدا کے ذریعے ختنہ سے پہلے راستباز ٹھہرایا گیا۔ اِس خاص واقعہ میں ہم ختنہ کے متعلق بات کرتے ہیں، جس کا مطلب قومی اور پرانا عہد نامہ ہے۔ اور یہاں پر غیر مختونی کا مطلب نیا عہد نامہ اور روحانی لوگ ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ابراہام ایمان سے راستباز ٹھہرایا گیا۔ جب کہ ابھی وہ نامختون تھا۔ اس کا مذہبی مطلب یہ ہے کہ "راستبازی ایمان سے" یہ کیے گئے اعمال کا نتیجہ نہیں ہے۔ یا یہ قوم کے واسطے یا قومی عہد کے واسطے سے ہے۔ یہ " **اُس قوم**" کے لیے مخصوص یا **اُس کی خُدا کی کاروائی میں انوکھی مقام کے** لیے ہے، درحقیقت یہ **دُنیا کی تمام قوموں** کے لیے ہے۔ اِس کو دیکھتے ہوئے ابراہام اپنے ختنہ ہونے سے پیشتر ایمان سے راستباز ٹھہرایا گیا، ہم نے

سیکھا ہے کہ ابراہام کے اعمال نے نجات کے لیے کچھ نہیں کیا۔ یہ اُس کے ایمان کی وجہ سے اور خُدا کے فضل کی وجہ سے ہوا۔ ہم نے یہ بھی سیکھا کہ ایمان سے راستبازی قومی عہد سے پہلے سے تھی۔

اس لیے ختنہ اور اِس کا مفہوم (بنیادی طور انسان کے اعمال، اُس کے کام اور اُس کے اخلاقی کردار، اور تھوڑے مختلف فہم میں، اسرائیلی قوم اور اُس کی تمام کیفیت) سب کچھ ابراہام کے ایمان سے راستباز ٹھہرائے جانے کے بعد آئے۔ تو پھر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایمان سے راستبازی شریعت کے اعمال کے، یا یہ محدود ادراک کے مطابق اسرائیلی قوم کے وسیلہ سے ہے۔ یہ اِس پیراگراف کی تعلیم ہے، اور یہی ہے کہ کیوں اور کیسے یہ اصطلاحات استعمال کی جاتی رہی ہیں۔

ایک مخصوص سوچ کے مطابق ہم لوگوں تین مختلف گروہوں کے مطابق بات کر رہے ہیں۔

1۔ دوسری قوموں کے لوگ جن کا ختنہ نہیں ہوا، لیکن جو ایمان سے راستباز ٹھہرے ہیں۔

2۔ اسرائیلی قوم کے وہ لوگ اگرچہ انہوں نے ختنہ کروایا ہے، لیکن یسوع مسیح میں وہ ایمان سے راستباز ٹھہرے ہیں۔

3۔ اسرائیلی قوم کے وہ لوگ جنہوں نے ختنہ کروایا ہے (جو پرانے عہد، پرانی رسم و رواج، عبادتی رسوم، روایات اور جسمانی چیزیں جو پرانے عہد سے متعلق ہیں اُن کے ماتحت ہیں۔) لیکن ایمان سے راستباز نہیں ٹھہرائے گئے۔

بائبل کہتی ہے کہ ابراہام ختنہ کروانے والوں اور نامختونوں دونوں کا باپ ہے جو یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلے سے یقین رکھتے ہیں۔ ابراہام دونوں گروہوں کا روحانی باپ ہے:

1۔ وہ جو اسرائیلی قوم سے ہیں اور یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔

2۔ وہ جو اسرائیلی قوم سے نہیں ہیں۔ اور یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔

یہ چیزیں براہ راست وعدہ کے عہد کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ گلتیوں 3:8 میں کہا گیا ہے کہ بائبل، پیشن گوئی کرتی ہے۔ کہ خُدا قوموں کو ایمان سے راستباز ٹھہراتا ہے۔ ابراہام کو یہ کہتے ہوئے خوشخبری سنائی گئی، "تم سے (اور تمہاری نسل یسوع مسیح) سے تمام قومیں برکت پائیں گی۔"

ابراہام کے روحانی اور جسمانی بچے

یہ بات سچ ہے کہ ابراہام اسرائیلی قوم کا جدِامجد ہے۔اِس میں وہ لوگ شامل ہیں۔جو ختنہ کے عمل کا حصّہ تھے لیکن اُن کا یسوع مسیح پر ایمان نہیں تھا۔اور جو ایمان نہیں لائے۔ابراہام اِس گروہ کے جسمانی باپ ہے۔لیکن وہ اُن کا روحانی باپ نہیں تھا۔وہ لوگ،اسی وجہ سے خُدا کے ساتھ روحانی طور پر کھڑے نہیں ہیں۔اسرائیلی قوم میں پیدا ہونے کی حیثیت کے ہوتے ہوئے کوئی بھی خُدا کے خاندان میں دائمی طور پر پیدا نہیں ہوا۔میں جانتا ہوں کہ عہد،وعدہ، کیفیت اور اسرائیل کی اُمید کا احاطہ کرتے ہوئے بہت سی اُلجھنیں ہیں۔بہت سی الجھنوں کو ہم رومیوں کے نویں،دسویں اور گیارہویں باب میں سلجھانے کی کوشش کریں گے۔میں اِس موقع پر اُس بحث پر قبضہ جمانا نہیں چاہتا، لیکن آئیں اِس بات کو اچھی طرح سے سمجھ لیں۔کسی نے بھی خُدا کی اِس دائمی وراثت کو پیدائشی طور پر یا شریعت کے ماتحت ختنہ کروا کے حاصل نہیں کیا۔یہ کبھی بھی وقوع پذیر نہیں ہوا! وہ تمام جو خُدا کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔وہ گوشت سے،خون سے یا آدمی کی مرضی سے پیدا نہیں ہوئے۔بلکہ وہ خُدا سے پیدا ہوئے ہیں۔پھر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ صرف وہ جو یسوع مسیح کے ایمان سے تعلق رکھتے ہیں۔وہ ابراہام کے روحانی تخم کا حصّہ ہیں۔یہی وہ بحث ہے جس کی بعد میں پیروی کرتے ہوئے ہم گہرائی میں جائیں گے۔

اور ہم دیکھتے ہیں۔کہ ایمان سے راستبازی وہ کچھ ہے۔کہ جس کو ہم اعمال سے حاصل نہیں کر سکتے۔مزید برآں یہ پرانے عہد سے یا اسرائیلی قوم کوئی انوکھا لگاؤ بھی نہیں رکھتی۔ابتداء سے اِس کی پیشکش ہر جگہ کے تمام انسانوں کو کی گئی۔جو یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہوئے توبہ کرتے ہیں۔وعدہ جو دُنیا کے وارث سے کیا جانا چاہیے وہ ابراہام سے نہیں یا اُس کے تخم سے شریعت کے ذریعے سے نہیں بلکہ **یسوع مسیح کی راستبازی** کے ذریعے سے کیا گیا۔

ابرام اور ابراہام

یہ نہ بھولیں کہ ابراہام سے ایک اور عہد بھی کیا گیا۔اصل میں ابراہام سے نہیں بلکہ ابرام سے کیا گیا۔ابرام تبدیلی سے پہلے ابراہام کا ہی نام تھا۔یہ کم مرتبے والی اصطلاح ہے۔اِس کا مطلب " **قوم کا باپ**" ہے۔جبکہ ابراہام کا مطلب " **قوموں کا باپ**" ہے۔یہ عہد تھا جس کی وعدہ کے عہد سے پہلے پیشنگوئی کی گئی۔لیکن یہ 430 سال بعد سینا کے بیابان میں حقیقی طور پر وجود میں آئی۔یہ عہد **قوموں** یعنی

پوری دُنیا کی بجائے ایک **قوم** کے لیے تھا۔ پرانے عہد کے تحت ابرام سے وعدہ نہیں کیا گیا تھا۔ کہ اُسے تمام دُنیا یا زمین کی تمام قوموں کا وارث ہونا چاہیے۔ یہ چیز تھی جو وعدہ کے عہد کے لیے مخصوص تھی۔ وعدہ کے عہد میں، وراثت ابراہام کے یا اُس کے شریعت کے تخم سے نہیں آئی۔ بلکہ یسوع مسیح کے ایمان کے ذریعہ سے آئی۔

کیُونکہ اگر شَرِیعَت والے ہی وارِث ہوں تو اِیمان بے فائِدہ رہا اور وعدہ لاحاصل ٹھہرا

اصلی حقائق میں سے ایک کہ جیسے جیسے ہم اِس کے ساتھ آگے بڑھیں گے وقت بہ وقت ہم اِس پر بات کریں گے شریعت کے ذریعے راستبازی بطور ایمان کے ذریعے راستبازی میں ایک **قطعی** مقابلہ ہے۔ ہم اب اس کے ماخذ کے بارے میں بات کر رہے ہیں —— جہاں سے راستبازی آتی ہے، کیسے یہ اخذ کیا جائے، اور کیسے یہ ہم میں بطور قابض آئی۔ شریعت کے عہد اور ایمان کے عہد کے درمیان یہ ایک مضبوط مقابلہ اور مخالفت ہے۔ یہ دونوں مساوی **نہیں** ہیں۔ کسی بھی **سوچ** میں یہ برابر نہیں ہیں۔ ایک ہی راستہ سے مشکلات تک رسائی نہیں ہوتی۔ اور یہ مطابقت سے اکٹھے کام نہیں کر سکتے۔ یہ **ایک** کا یا **دونوں** کا معاملہ ہے، کیونکہ ایک کو دوسرے کے ساتھ تضاد ہے۔ اگر کوئی آدمی کسی جگہ پر شریعت کے ذریعے سے ابراہام کو خُدا کے دیئے ہوئے وعدے کا وارث ہے، تب یہ ایمان کے عہد میں منسوخ ہو جاتا ہے۔ اور دونوں کو بے معنی اور غیر ضروری بنا دیتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ کہتا ہے: "کیُونکہ اگر شَرِیعَت والے ہی وارِث ہوں تو اِیمان بے فائِدہ رہا اور وعدہ لاحاصل ٹھہرا۔"

ایمان کی ضرورت

کنعان کے بیابان میں یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعہ سے وعدہ قائم کیا گیا۔ 430 سال پہلے شریعت دی گئی۔ لیکن جب شریعت آئی۔ یہ ایمان کے عہد سے پہلے **متعلق بہ تقدیر حقیقت** لے کر آئی۔ آپ اسے رومیوں کی کتاب کے تیسرے باب میں دوبارہ سے یاد کرو گے۔ ہم نے بات کی کیسے خُدا نے اُن قدیم اقوام کے ساتھ برداشت کا مظاہرہ کیا جب تک خداوند یسوع مسیح نہیں مرے، نئے عہد کو قائم نہیں کیا گیا۔ اور خُداوند یسوع مسیح کا ایمان ظاہر نہیں ہوا۔ اُن تمام سالوں میں ہر کسی نے، شریعت اور اُس کی شرائط کے ذریعے خُدا کی برکتیں حاصل کیں۔ جن کا خُدا نے ابراہام سے وعدہ کیا جن کو ایمان

کے عہد میں منسوخ کر دیا گیا۔ بے شک یہ کبھی نہیں ہوا اور شریعت کے ذریعے ابراہام کے ساتھ وعدہ نہیں کیا گیا۔ ابتداء میں یہ خُدا کے ذریعے تسلیم کیا گیا۔ کہ یہ وعدہ شریعت کے عہد سے محسوس نہیں کیا گیا۔

شریعت ناکام ہوئی کیونکہ یہ گوشت کے ذریعے سے کمزور تھی۔

مقدس پولوس اِس ٹکراؤ اور اختلاف کی تشریح کرتے ہیں۔ کہ کیوں شریعت کا عہد ناکافی ثابت ہوا:

"**شَریعَت تو غضب پَیدا کرتی ہے اور جہاں شَریعَت نہیں وہاں عدُول حُکمی بھی نہیں۔**" اِس کا عملی اثر کیا ہے۔ کہ شریعت آدم کے بچوں پر تھی؟ میں خُدا کی شریعت کے کردار کے متعلق بات کر رہا ہوں میں شریعت کے بطور عہد کے متعلق اور اِس کے گناہگار لوگوں پر عملی اثر کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ اِس اثر نے اُن میں لاقانونیت، بغاوت، غصہ، عداوت، غضب اور اُن میں یہ خواہش پیدا کی کہ اُن میں وہ بُری چیزیں پیدا ہو گئیں جو منع کی گئی تھیں۔ یہ ہے جو شریعت آدم کے بچوں کے اندر کرتی ہے۔ یہ اُن کے تجسس پر ناراض ہوتی ہے۔ اور اُن کو بغاوت کی ترغیب دیتی ہے۔ شریعت قدرتی پیدائش والے کو **اچھا** نہیں بناتی۔ شریعت حقیقت میں قدرتی طور پر پیدا ہونے والے شخص کو **خوفناک حالت میں لے آتی** ہے، یہ اِس لیے نہیں کہ شریعت بُری ہے بلکہ اِس لیے کہ **انسان بُرا ہے**۔ اور شریعت نے بطور ایک عدالت پہلے برائی کو سامنے لائی۔ ہو سکتا ہے کہ آواز اپنے سُر میں مکمل طور پر منطقی اور ممتاز ہو، لیکن ہم اسے کچھ کم کر سکتے ہیں کہ بہت سادہ اور عملی ہے۔ اگر آپ کے پاس گیراج کے باہر کچھ ہے —— ایک آئینہ، ایک تصویر، ورثے میں ملنے والا سامان، یا اِس طرح کا اور کچھ —— اور تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں چاہے گا۔ کہ اُس کا ناک میں دم کرنے والا بیٹا ہو، یہ تمہارے ذہن میں تذبذب پیدا کرنے والا لمحہ ہے۔ کیا تم اُسے بتاؤ گے کہ باہر ہے اور اُنہیں اسے چھوڑنا ہے؟ یا کیا تم اُسے بتاؤ گے کہ یہ وہاں ہے، صرف تم شوقِ تجسس اُٹھاؤ گے؟ پس تم اُسے نہیں بتاؤ گے کہ یہ وہاں ہے اور اُمید ہے کہ یہ اُسے ڈھونڈ نہیں پائیں گے؟ کیا تم اِس پر غور کرتے ہو۔ کہ اچھے راستے کے لیے اِسے بچوں کی شرارت سے محفوظ رکھنا ہے؟ ہم اسے طبعی طور پر جانتے ہیں، یہاں تک اپنے بچوں کو بھی، کہ شریعت غضب لاتی ہے۔ جب ہم نوجوان

تھے اور سکول میں تھے۔ تو ہم کچھ کرنا چاہتے تھے۔ جو شریعت کے خلاف تھا—سکول کے قوانین، زمین کے قوانین، دس احکامات، اور کوئی بھی دوسرا قانون۔ ایسے کام کرنا کوئی مستی نہیں تھی۔ وہ قانون کے مطابق تھے۔ ہمارے اندر کوئی ایسی بات تھی جو چاہتی تھی کہ ہم قوانین کی خلاف ورزی کریں۔ آپ نے دیکھا۔ یہ بغاوت کا روپ ہے جو آدم کے بچوں میں ہے۔

رومیوں کے تیسرے باب میں، ہم نے انسان کی فطرت کے متعلق بات کی تھی۔ جیسا کہ خُدا دیکھتا ہے۔ مقدس پولوس کہتا ہے کہ شریعت انسان کے لیے راستبازی کا وعدہ نہیں لے کر آئی۔ تمام قوانین برائی کی پوشیدہ صلاحیت کو نکال سکے۔ جو کہ ہر انسان میں تھیں اور اِس نے اُس کو عیاں کر دیا۔

شریعت کا عہد خلاف ورزی کرنے والوں پر لعنت لایا

"جہاں شریعت نہیں" اُس نے کہا، **"وہاں عدُول حکمی بھی نہیں"** (15:4) یہ کچھ لوگوں کے ساتھ مشکل ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ یہ بڑا سادہ سا تصور ہے۔ تم کو توڑنے کے لیے بھی شریعت چاہیے۔

چند سال پہلے نے واڈا کے صحرا میں اور دوسری ریاستوں میں رفتار کے قوانین نہیں تھے۔ یہ ابھی ہوا ہے۔ کہ میں ہر ہفتے ڈینور، کلوریڈو کا سفر کرتا تھا۔ کہ 55 میل فی گھنٹہ کی رفتار کا قانون ٹوٹا۔ میں کوئی راک سپرنگ، وائمنگ کے نزدیک تھا، بالکل وہی لمحہ تھا جب یہ قانون ٹوٹا۔ پولیس والا روڈ کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ ہائی نون کے قریب وہ نیشنل ہائی وے پر آیا (بین ریاستی 80)۔ جب یہ وقت آتا ہے تو تم ضابطے کے مطابق تم قانون توڑنے والے بن جاتے ہو۔ یہ کہا گیا۔ " اِس ہائی وے پر کوئی شخص 55 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تجاوز نہیں کر سکتا۔" ایک گھنٹہ پہلے اُس پولیس والے نے میری گاڑی ایک سائیڈ پر لگوائی اور قانون توڑنے پر مجھے جرمانہ کیا، کیونکہ یہ ٹوٹا نہیں تھا۔ کوئی ضابطہ نہیں تھا جس سے پتہ چلتا۔ "کوئی 55 کلو میٹر فی گھنٹہ سے تجاوز نہیں کر سکتا"۔ کوئی حکم عدولی نہیں ہوئی تھی۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ میں اخلاقی طور پر غلط، لاپرواہی سے گاڑی چلانے والا یا تیز رفتار نہیں تھا۔ کہ میری گاڑی محفوظ طریقے سے سفر کرنے کے قابل تھی۔ اِس کا مطلب ہے کہ ایسا کوئی ضابطہ نہیں تھا کہ مجھے جرمانہ کیا جاتا۔ قانون کی کوئی حکم عدولی نہیں ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ ایسی کوئی اخلاقی غلطی بھی نہیں ہوئی تھی۔

خُدا کے انسان کو شریعت دینے سے پہلے بالکل یہی بات انسان کے ساتھ بھی ہے۔ انسان اپنے دِل میں غلط تھا۔ اُس نے غلط کام کیے۔ لیکن اُس پر خلاف ورزی کرنے پر جرمانہ کرنے کا کوئی ضابطہ لاگو نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ ضابطہ تھا ہی نہیں۔

رومیوں کے پانچویں باب میں ایک طرف ہم بُری فطرت کے اور دوسری طرف ہم خُدا کی شریعت کی حکم عدولی کے متعلق بات چیت کریں گے۔ ہم دیکھیں گے کہ آدم سے لے کر موسیٰ تک کوئی حکم عدولی نہیں تھی۔ کیونکہ شریعت نہیں تھی۔ تم قانون کی حکم عدولی اُس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ضابطہ، کتاب میں ایک آئین، اور ایک باب، اور حوالہ دینے کے لیے قانون کی آیت نہ ہو۔ شریعت ضابطہ کی خلاف ورزی غیض و غضب اور گناہ لے کر آئی۔ لیکن ایک بات ہے کہ یہ آدمی کے لیے ایمان کے ذریعے سے راستبازی کا وعدہ نہیں لائی اِس نے ابراہام کو وعدے کے عہد کی پیش کش کی تھی۔

رومیوں 16:4 اِسی واسطے وہ میراث اِیمان سے مِلتی ہے تاکہ فضل کے طَور پر ہو اور وہ وعدہ کُل نسل کے لئے قائِم رہے۔ نہ صِرف اُس نسل کے لئے جو شَرِیعَت والی ہے بلکہ اُس کے لئے بھی جو ابرہام کی مانِند اِیمان والی ہے۔ وُہی ہم سب کا باپ ہے۔

یہ ایمان سے اور فضل سے ہو سکتا ہے۔ فضل کا مطلب ہے مفت، غیر مستحق حمایت۔ یہ وہ خُدا کی کاروائی ہے کسی لحاظ سے جو وہ ہمیں دینے کے لیے مہیا کرتا ہے۔ جس کی ہمیں بہت ضرورت تھی۔ لیکن ہم اُس کے حقدار نہیں تھے۔ یہ ایمان کی طرف سے ہونا تھا۔ تاکہ یہ فضل سے ہو سکے۔ اِسی وجہ سے یہ ہر کسی کے لیے دستیاب ہے۔ کسی جگہ کوئی ہو سکتا تھا جو اِن شرائط کو پورا نہ کر سکتا۔ اگر کوئی شرائط تھیں۔

مجھے 1937 کی ایک پرانی بات یاد ہے۔ دباؤ سے پہلے کے سالوں میں جب یہاں پر دودھ کی جنگ ہو رہی تھی۔ اور سٹوروں پر دودھ اُس وقت ملتا ہے۔ اگر تم ایک بوتل پر دو سینٹ امانتاً دیتے تھے۔ پاکستان میں آدھی روٹی کا، یا کچھ ٹکڑوں کا، یا چیزوں کی کم مائیگی کا مطالبہ کرتے تھے۔ وہاں پر کوئی تھا۔ جس کے پاس یہ نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ وہ چیزوں کی قیمت پر بحث نہیں کرتے تھے۔ جب راستبازی کو تحفہ آیا۔ تو کسی کے پاس یہ نہیں تھی۔ جب تک یا ایمان سے نہ ہوتا۔ ہو سکتا ہے کہ فضل سے ہوتا۔ فروتنی، پشیمانی اور خُدا کی طرف سے جواب طلبی کے ذریعہ سے، تم نے یہ عظیم تحفہ حاصل کیا۔ ہم میں سے ہر ایک

جن میں لوگ کچھ نہیں، نہ صرف وہ لوگ جنہوں نے ختنہ یا ابراہام کے پرانے عہد کے۔ لیکن دُنیا جس کے اندر انتشار تھا۔ یا اُس کاروائی— کیا خُدا کے فضل کے سبب سے یسوع مسیح کے ایمان کے ذریعے سے راستبازی کا تحفہ رکھ سکتے تھے۔

رومیوں 17:4 (چُنانچہ لکھا ہے کہ میں نے تجھے بہت سی قَوموں کا باپ بنایا) اُس خُدا کے سامنے جِس پر وہ ایمان لایا اور جو مُردوں کو زِندہ کرتا ہے اور جو چِیزیں نہیں ہیں اُن کو اِس طرح بُلا لیتا ہے کہ گویا وہ ہیں۔

رومیوں 18:4 وہ نااُمیدی کی حالت میں اُمید کے ساتھ اِیمان لایا تاکہ اِس قَول کے مطابِق کہ تیری نسل اَیسی ہی ہو گی وہ بہت سی قَوموں کا باپ ہو۔

رومیوں 19:4 اور وہ جو تقرِیباً سَو برس کا تھا باوُجُود اپنے مُردہ سے بدَن اور سارہ کے رَحِم کی مُردگی پر لحاظ کرنے کے اِیمان میں ضعِیف نہ ہُؤا۔

رومیوں 20:4 اور نہ بے اِیمان ہو کر خُدا کے وعدہ میں شک کِیا بلکہ اِیمان میں مضبُوط ہو کر خُدا کی تمجِید کی۔

رومیوں 21:4 اور اُس کو کامِل اِعتِقاد ہُؤا کہ جو کچھ اُس نے وعدہ کِیا ہے وہ اُسے پُورا کرنے پر بھی قادِر ہے۔

رومیوں 22:4 اِسی سبب سے یہ اُس کے لئے راستبازی گِنا گیا۔

رومیوں 23:4 اور یہ بات کہ اِیمان اُس کے لئے راستبازی گِنا گیا نہ صِرف اُس کے لئے لِکھی گئی۔

رومیوں 24:4 بلکہ ہمارے لئے بھی جِن کے لئے اِیمان راستبازی گِنا جائے گا۔ اِس واسطے کہ ہم اُس پر اِیمان لائے ہیں جِس نے ہمارے خُداوند یِسُوع کو مُردوں میں سے جِلایا۔

رومیوں 25:4 وہ ہمارے گُناہوں کے لئے حوالہ کر دِیا گیا اور ہم کو راستباز ٹھہرانے کے لئے جِلایا گیا۔

ہمارا تعلق نجات سے ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے اور راستبازی سے آتی ہے، جو ہم میں ایمان کے وسیلہ سے آتی ہے۔ اب ہم ابراہام کے ایمان کے بارے میں ایک مثال دیتے ہیں۔ اِس مثال کا تعلق بائبل سے ہے— ابراہام کا ایمان کیا تھا۔ اور اُس نے کیا حاصل کیا۔ اِس وجہ سے— کہ وہ کچھ جس پر آپ اور ہمیں ضرور یقین کرنا چاہیے کہ ہم اِس سے کیا حاصل کریں گے۔

ایمان کیا ہے؟

جیسا کہ ہم اِس مثال میں دیکھتے ہیں۔ اوراِس کا موازنہ کرتے ہیں کہ ہم سے ایمان کے متعلق کیا پوچھا گیا ہے، ہم یہ نہیں کرتے۔ انسان دوست اور مثبت سوچ والے لوگ کیا کرتے ہیں۔ ہم ابراہام کی عظمت کو اس کا سبب قرار نہیں دیتے۔ اُس کے عظیم ایمان کی وجہ سے۔ یہ بڑے عام طریقے سے ہوا۔ اور یہ ایک غلطی ہے۔ خاص سمجھ کو حاصل کرتے ہوئے آئیں ہم اِس کے متعلق سوچتے ہیں۔ آدمی ابراہام کے عظیم ایمان کے متعلق نہیں۔ بلکہ خُدا کی عظمت میں ابراہام کے ایمان سے پیشتر۔ یہی ہے جو تمہارے اور میرے لیے بلاہٹ ہے۔ بہت سارے خدا کو جاننے کے لیے اسی نقطہ کی تلاش میں سر گرداں ہیں۔ اور مسیحی ایمان میں پوری طرح حصّہ دار بنتے ہیں۔ وہ مثبت سوچ میں گرفتار ہیں۔ "مجھے عظیم ایمان پیدا کرنے والا مل گیا ہے۔ مجھے تمام چیزوں پر ایمان کے قابل ہونا چاہیے۔ مجھے اپنی زندگی میں کام کرنے کے لیے ایمان کی طاقت کو بنانا چاہیے۔" وہ نشان کو کھو رہے ہیں۔

رائی کا دانہ

جب یسوع مسیح سے اُس کے شاگردوں نے اپنے ایمان کو بڑھانے کے متعلق پوچھا۔ اُس نے کہا کہ اگر اُن میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہے، تو وہ عظیم کام کر سکتے ہیں۔ نقطہ یہ ہے کہ یہ انسان کے ایمان کی عظمت نہیں ہے۔ بلکہ یہ اُن میں خُدا کی عظمت ہے جن میں ایمان موجود ہے۔ بہت سی کہانیاں خُدا میں ایمان کی سچائی کو ظاہر کرنے کی کوشش میں پیش کی جاسکتی ہیں۔ میں ایک کہانی کو یاد کرتا ہوں۔ جو میں نے بہت سال پہلے سُنی تھی۔ یہ ایک آدمی کے متعلق ہے جو ایک چٹان سے گرِ گیا، گ، دو ہزار فٹ کی بلندی سے وہ چٹان سے گرا۔ جب وہ گر رہا تھا تو اُس نے ایک جڑ کو پکڑ لیا۔ اور ایک کنارے پر رُک گیا۔ وہ اکھڑنے والی تھی۔ عین اُسی وقت ایک فرشتہ اُڑتا ہوا آیا۔ وہ آدمی چلایا اور کہا، "اے فرشتہ میری مدد کر؛ مجھے بچالو!"

"کیا تم سمجھتے ہو کہ میں یہ کر سکتا ہوں؟"

"میں جانتا ہوں کہ تم یہ کر سکتے ہو،"

فرشتہ نے کہا، "کیا تمہارا خیال ہے کہ میں یہ کروں گا؟"

اُس نے دوبارہ کہا، "ہاں"

"پھر" فرشتہ نے کہا۔ "جڑ کو چھوڑ دو میں تمہیں چٹان سے ٹکرانے سے پہلے پکڑ لوں گا"

یہ اُس آدمی کی عظمت نہیں تھی یہ خُدا کی عظمت تھی جس نے اُس آدمی کو ایمان دیا۔ آئیں ہم دیکھیں کہ ابراہام نے کیا کیا۔

چُنانچہ لکھا ہے کہ میں نے تجھے بہت سی قوموں کا باپ بنایا۔

جب خُدا نے ابراہام کو وعدے کا عہد دیا۔ وہ بولا اور یہ ہوا۔ اصل میں یہ وقت اور تاریخ کے انتشار کی حقیقت شرطوں پر نہیں ہوا۔ جبکہ مستقبل کے بہت سے سال گزر گئے۔ لیکن خُدا نے کہا کہ وہ اُسے بہت سی قوموں کا باپ پہلے ہی باپ بنا چُکا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ابراہام کے وسیلے سے اور اُس کے بیٹے کے وسیلے سے۔ یہ ایمان کی ایک بہت بڑی آزمائش تھی۔ کہ نقطہ یہ تھا کہ ابراہام کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ اور اُس کی بیوی سارہ بانجھ عورت تھی۔ اُس کا کوئی بچہ پیدا نہیں ہو سکا۔ خیر جیسا بھی ہو، اِس بات کو اپنی زندگی میں وہ پہلے ہی جان چُکے تھے کہ کہاں چند سال پہلے جب ایک عورت کے ایک بیٹا پیدا ہوا یہاں تک کہ وہ بچہ پیدا کرنے کے قابل تھی۔ تو یہاں پر ابراہام تھا۔ خُدا نے اُنہیں میسوپوتامیہ سے نکالا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ ایک اجنبی اور بیابان علاقے میں چلے جائیں۔ جب کہ وہ وہاں پتھروں کے ایک ڈھیر کے پاس بیٹھا اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ خُدا اُس پر ظاہر ہوا کہ کہا، " ابراہام یہ ایک عظیم جگہ ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر دودھ اور شہد کی نہریں بہتی ہیں۔ اِس جگہ میں یہ بڑی غیر معمولی چیزیں ہیں۔ جہاں پر تو بطور اجنبی قیام کرے گا۔ لیکن وعدہ کے اِس عہد میں اب بھی کچھ عظیم ہے۔ میں تمہیں زمین کی تمام قوموں کا باپ بنا رہا ہوں۔ در حقیقت، میں تمہیں پہلے ہی تمام قوموں کا بات بنا چُکا ہوں۔ اب آدم کی اولاد میں سے کوئی بھی اتنا بابرکت اور عزت دار نام نہیں ہو گا۔ جو خُدا کی طرف سے ایمان کے ذریعے آیا ہو جیسا کہ ابرہام کا نام ہے۔ کلیسیاء کی تمام تاریخ کے اندر، ابراہام کو یاد کیا جائے گا اور عزت بخشی جائے گی۔ اور ایمان سے اُس کے بہت سے بچے ہوں گے۔ اور یہ سب کچھ سمجھ سے باہر ہو گا۔ اور وہ سمندر کے ریت کے ذرّوں اور آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہوں گے۔"

تصوّر کرو، کہ تم سو سال کے بُوڑھے ہو اور تمہاری ننانوے سال کی بیچاری بوڑھی بانجھ بیوی ہے۔(جس کا رحم مرُدہ ہو چُکا ہے)اُس کے سوا وہ اُس نامعلوم اور اجنبی زمینی خطے کے ایک نامعلوم علاقے کی طرف چلا۔ خُدا اِن دو قابلِ رحم ہستیوں کے بارے کہہ رہا ہے، ''تم لوگوں میں سے سب زیادہ بابرکت ہو، اور تمہارے بچے آسمان کے بے شمار ستاروں اور سمندر کی ریت کی مانند ہیں۔'' یہ تو واقع ہی ایک بہت ہی شاندار وعدہ تھا۔ جس کی وجہ سے سارہ کو ہنسی آگئی۔

فرشتے نے کہا، '' تمہیں ہنسی کیوں آئی ہے؟''

سارہ نے جواب دیا، '' اوہ، میں تو نہیں ہنسی۔''

فرشتے نے کہا، '' ٹھیک ہے، لیکن تم کو ہنسنا تھا۔ تم ہنسی ہو۔''

لیکن سارہ کے لیے یہ ہنسی، ایک بے اعتقادی کی ہنسی نہیں تھی۔ وہ ایک بے اعتقاد عورت نہیں تھی۔ صرف ایسے لگتا ہے کہ اُس کے خیالات قابلِ مذاق تھے۔ جو کہ اُس کے لیے پُر مزاح تھے۔ اُس کی اُس حالت کی وجہ سے جس میں وہ تھی یہ سارہ کے لیے مضحکہ خیز تھا۔ لیکن سارہ نے یقین کیا اور ابراہام نے بھی ایسا ہی کیا۔ بائبل ابراہام کے ایمان کی فطرت کے متعلق بتاتی ہے: '' **اُس خُدا کے سامنے جِس پر وہ ییان لایا اور جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور جو چیزیں نہیں ہیں اُن کو اِس طرح بُلا لیتا ہے کہ گویا وہ ہیں۔''** جو کچھ تم دیکھتے ہو اُس سب کے ایک کُلید ہے۔ ہم نے یہ پہلے بھی کہا ہے کہ ہر بات خُدا سے شروع ہوتی ہے جب ایک بار آپ خُدا پر ایمان لے آتے ہیں تو پھر یہ مشکلات حل ہو جاتی ہیں کہ بائبل کہاں سے آئی، انسان کہاں سے آیا، اور کیسے خُدا تمام چیزیں کر سکتا ہے۔ جب ایک دفعہ تم خُدا پر ایمان لے آتے ہو، تم جانتے ہو قدرتی وجہ واثر میں خُدا محدود نہیں ہے۔ آپ جانتے ہو کہ خُدا ہر کام کر سکتا ہے جو وہ کرنا چاہتا ہے، اور خُدا جو درست ہو گا وہی کرے گا۔

ابراہام کا استدلال یہ تھا۔ خُدا اِس قابل ہے کہ انسان کو زمین کی مٹی سے بنائے اور اُسے جیتی جان کرے۔ خُدا مرُدوں کو زندہ کرنے کے قابل ہے۔ وہ یہاں دیکھ سکتا ہے اور کہتا ہے، ''ابراہام، ہو سکتا ہے تمہیں یہ جھاڑی اور ریت کی طرح دکھائی دیتا ہو۔ لیکن مجھے یہ عظیم اور خوبصورت قوم دکھائی دیتی ہے۔ اِس کے علاوہ کسی جگہ ایک شہر ہے۔ جو ابدی ہے، اور ابراہام، اور تمہارے لیے یہ ایک شاندار دِن

ہے۔ کیونکہ وہ تمام لوگ شاندار چیزوں کے باہر ہیں۔ اور وہ تمہاری ہیں۔ میں وہ تمہیں دے رہا ہوں۔ ابھی اور اسی وقت۔" ابراہام نے وعدہ سُنا اور وجہ بیان کی، " میں اُنہیں دیکھ نہیں سکتا اور میں اُن سے آگے نہیں بڑھ سکتا ہے۔ لیکن خُدا کر سکتا ہے، اور میں جانتا ہوں اگر یہ درست نہ ہوتا تو خُدا یہ نہ کہتا۔"

یہ ابراہام کی ایمان کی کُلید تھی، **"جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور جو چیزیں نہیں ہیں اُن کو اِس طرح بُلا لیتا ہے کہ گویا وہ ہیں۔"** اب یہ ہمارے لیے خاص اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ ہم آپ کے اور اپنے متعلق بات کر رہے ہیں۔ جو ایمان اور فضل سے راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔ یہی وہ بات ہے جس کے بارے میں خُدا بتا رہا ہے کہ نہیں ہے۔ بس یہی طریقہ نہیں ہے۔ لیکن اِس طریقہ سے خُدا سے یسوع مسیح کے ذریعے سے سب کچھ کیا۔

اعلانیہ راستباز

تم یسوع مسیح کے وسیلہ سے راستباز ہو، فضل اور اپنے ایمان کے وسیلہ سے۔ تم راستباز ہو! اب سوال یہ ہے: کیا خُدا سچا ہے یا نہیں؟ کیا ہم خُدا سے دلائل سے بات کریں گے؟ لیکن غیر ایمان یافتہ ضرور یہ کریں گے۔ اسرائیل کے بچے بھی بعد میں بیابان میں بُڑبڑائے تھے۔ اور دلائل دیئے تھے۔ خُدا نے اُن کو وہ باتیں بتائیں جو اُس نے ابراہام سے کیں تھی۔ وہ جھگڑالو اور بحث کرنے والے تھے۔ انہوں نے کہا، "اوہ، ایک منٹ انتظار کریں، اس طرف آتے ہیں۔ آپ جانتے ہو، یہ درست دکھائی نہیں دیتا۔ یہ ممکن دکھائی نہیں دیتا؛ یہ خوشنما دکھائی نہیں دیتا۔ اور میرا نہیں خیال کہ یہ ہونے جا رہا ہے۔" یہی ہے جو انسان کہتا ہے۔ یشوع کی قیادت میں کس نے جاسوس کنعان کی سرزمین میں بھیجے۔ وہ ایک بُری اور بدنیت رپورٹ لے کر آئے۔ کیونکہ انہوں نے یہ قبول نہیں کیا تھا کہ ایمان کے وسیلہ سے خُدا نے کیا کہا ہے۔ لیکن ابراہام نے ایسا نہیں کیا۔ اُس نے کہا۔" خُدا ہر اُس کام کو کرنے کے قابل ہے جو وہ کرنا چاہتا ہے۔ جو وہ کہتا ہے اُسے وہ کرے گا۔"

یہی ہے جو ہم ابراہام میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ کس چیز نے اُسے راستباز ٹھہرایا۔ **"وہ نا اُمیدی کی حالت میں اُمید کے ساتھ ایمان لایا تاکہ اِس قول کے مطابق کہ تیری نسل ایسی ہی ہو گی وہ بہت سی قوموں کا باپ ہو۔"** چیزیں جو خُدا نے آدم کو بتائیں حالت کے لحاظ سے اُس کے برعکس ہیں۔ جیسا وہ

اسے جانتا ہے۔ یہ ہر چیز کے خلاف تھا جو کہ معقول، عملی اور عقلی تھا۔ یہ وہ چیز ہے جو خُدا نے ابراہام کو بتائیں ایک بات کے بارے میں ابراہام یقینی تھا کہ وہ واقع نہیں ہو گی—— کہ سارہ کا بیٹا پیدا کرے گی۔ ایک ننانوے سال کی بانجھ بوڑھی عورت ایک مرُدہ رحم کے ساتھ اور ایک سو سالہ بوڑھے خاوند——اُن کے بیٹا ہو گا؟ یہ کوئی معقول بات دکھائی نہیں دیتی تھی۔ خُدا یہ کہہ سکتا تھا، " ابراہام، میں تمہیں ایک لے پالک بیٹا دینے والا ہوں۔ وہ ایک خوبصورت عبرانی لڑکی سے شادی کرنے والا ہے۔ اور اُن کے ایک بیٹا ہونے والا ہے جسے تم اپنا بیٹا کہہ سکو گے، اور اُس کے ذریعے سے تمہاری نسل آگے چلے گی۔ یہ ایک ایسی بات تھی جو عقل پر پورا اُترتی تھی۔ لیکن یہ **اُمید کے خلاف بات تھی۔ پھر بھی ابراہام اِس پر یقین رکھتا تھا۔** یہاں پر کون سا نقطہ ہے ؟ کیا یہ کہ ابراہام بھلے کردار والا ایک عظیم، سخت، جاں نثار شخص تھا؟ نہیں، اگر تم اسے چھوڑ دیتے ہو، تو تم نقطہ کھو دو گے۔ ابراہام کی آنکھیں خُدا کی طرف لگی رہتی تھیں۔ اُس نے کہا، " قادرِ مطلق خُدا، کائنات کو تخلیق کرنے والا خُدا، یہ عظیم، بھلا، خیر خواہ، مہربان، رحمدل، شفیق، مکمل قوی خُدا یہ سب کچھ کر سکتا تھا۔ جو کچھ وہ کہتا ہے وہ کر گزرتا ہے۔ وہ ہر کام کر سکتا ہے جو کچھ وہ چاہتا ہے، اور اگر یہ ہے تو خُدا کیسا چاہتا ہے کہ یہ ہونے والا ہے، اور یہی بات ہے کہ یہ ہونے والا ہے۔"

ایمان، وجہ نہیں

اگر ابراہام کی بنیاد اپنے معقول ذہن کے ساتھ ایمان پر ہوتی، تو وہ اپنے آپ سے بات کرتے ہوئے صلہ کی بات کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بہت سارے لوگ ایمان کے ذریعہ سے نجات کی بات کرتے ہیں۔ اِس میں کوئی سوچ نہیں ہے۔ یہ غیر نا معقول دکھائی دیتا ہے؛ یہ نا قابلِ اطمینان بات ہے؛ اور یہ معقول بات نہیں ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ اِس طرح کے لوگ کیا کر رہے ہیں؟ وہ اپنے نقطۂ نظر کے مطابق اِس کو دیکھتے ہیں۔ " میں اپنے آپ میں اِس طرح یقین کیسے پیدا کر سکتا ہوں؟ میں اپنے ذہن میں اِس بات کو کیسے لے سکتا ہوں کہ یہ اِس طرح ہو سکتا ہے؟" اور لوگ کہہ رہے ہیں، " آئیں، دُعا، سخت سوچ کے ذریعہ سے تلاش کریں اور جُھک جائیں۔ تم اپنی روح کو اِس میں لا سکتے ہو۔" ہم سے یہ غلط ہو گیا۔ اپنے آپ کو اور اپنی جذباتی طاقت، اپنی سختی، اپنی قوت ارادی اور دوسرے تمام خوفناک انسان شناس تصورات جو گری ہوئی انسانیت کے بکھرے پہلو کی طرف دوبارہ پلٹ آتے ہیں کو بھول جاؤ۔ اپنی مرکزِ نگاہ قادرِ

مطلق کو بناؤ۔ خدا نے کہا ہے کہ وہ کچھ کرے گا۔ خُدا نے کہا وہ کچھ کرے گا! کیا وہ کرے گا یا نہیں؟ کیا تمہیں اِس بات کا یقین ہے کہ وہ کرے گا۔ یہ ممکنہ طور دوسری صورت میں ہو گا؟ یہ اہم سوال ہے۔

اور وہ جو تقرِیباً سَو برس کا تھا باوُجُود اپنے مردہ سے بدَن اور سارہ کے رِحم کی مردگی پر لحاظ کرنے کے اِیمان میں ضعِیف نہ ہُؤا۔

وہ اپنی زندگی اور حالت کی صورتِ حال کو نہ شکست دے سکا اور نہ روک سکا۔ انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے اگر یہ ہوتا تو قابلِ فہم ہوتا۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

اور نہ بے اِیمان ہو کر خُدا کے وعدہ میں شک کِیا بلکہ اِیمان میں مضبُوط ہو کر خُدا کی تمجِید کی۔

وہ نافرمانی کے سبب سے نہ لڑکھڑایا۔ بلکہ وہ ایمان میں مضبوط رہے۔ اور **خُدا کو جلال دیا!** ”ایمان میں مضبوط“ محاورے کو اجازت دیں کہ وہ دوبارہ ابراہام کی طرف اپنی توجہ کو اجازت دیں۔ اِس متن کے ذریعے سے ہم ابراہام کی یہ گواہی دیکھتے ہیں۔ **وہ خُدا کا جلال دیتا ہے۔** خُدا ابراہام کے غور و فکر کا مرکز تھا۔ اور ابراہام کے ذہن میں ایک اہم سوال یہ تھا۔ ”کیا خُدا یہ کر سکتا ہے، اور اگر وہ کر سکتا ہے تو کیا وہ کرے گا؟ کیا خُدا جو کچھ کہتا ہے اُس کے ایسا کرنے پر انحصار کیا جا سکتا ہے؟ کیا خدا جانتا ہے کہ وہ کس کے متعلق بات کر رہا ہے۔ کیا وہ یہ جانتا ہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ کیا وہ چیز کے بارے میں سوچتا ہے؟“ جو کوئی بھی خُدا پر یقین رکھتا ہے جانتا ہے کہ اِن تمام سوالوں کا جواب ہاں میں ہے۔ ہم اُسے کچھ ادا نہیں کرتے کہ ہم اِس طرح کے سوالات کر کے اُس کی تحقیر کریں۔ یہی نقطہ ہے۔ جب ہم کوئی سوال کرتے ہیں تو شک کرتے، دلائل دیتے اور اپنی عقلیت کا رنگ چڑھاتے ہیں۔ یہ اِس لیے ہے کیونکہ ہماری عقل کے سامنے یہ سب کچھ ہیچ ہے۔ میں کیسے یقین کر سکتا ہوں؟ میں کیسے اُسے دیکھ سکتا ہوں؟ میں اسے کیسے گرفت میں لا سکتا ہوں؟ میں اِس پر کیسے لٹک سکتا ہوں؟ کس طرح ”میں“ کر سکتا ہوں؟ ہم کیسے یہ سوچ سکتے ہیں: ”**کس طرح خُدا یہ کر سکتا ہے؟**“ اور ”**وہ کر سکتا ہے**“ ابراہام کو یقین تھا کہ خُدا یہ کر سکتا ہے۔

اور اُس کو کامِل اِعتِقاد ہُؤا کہ جو کچھ اُس نے وعدہ کِیا ہے وہ اُسے پُورا کرنے پر بھی قادِر ہے۔

ابراہام کو زندگی کی کوئی حالت بھی اِس سے روک نہ سکی۔ اُس کی اپنی جسمانی حالت بھی اُسے روک نہ سکی۔ سارہ کی جسمانی حالت بھی اُس کا حوصلہ نہ توڑ سکی اور نہ اُسے شکست دے سکی، اُس کی ذہنی حالت بھی اُسے پستی کی طرف کھینچ نہ سکی۔ ابراہام کی توجہ کا مرکز خُدا ہی رہا۔ وہ کہتا ہے، ''خُدا ایسا کر سکتا ہے، وہ یہ کرے گا۔ میں نہیں جانتا کہ کیسے، اور مجھے پرواہ بھی نہیں کہ کیسے۔ یہ خُدا پر منحصر ہے کہ وہ اِس بات کا تعین کرے۔ اِس کے بارے میں کیا جاننا ہے۔ خُدا یہ کر سکتا ہے۔ اگر وہ کہتا ہے تو کر سکتا ہے۔ اور خُدا اُسے کرے گا اگر وہ کہتا ہے کہ وہ کرے گا۔''

اِسی سبب سے یہ اُس کے لئے راستبازی گنا گیا۔

یہ اُسکے لیے کیوں چُنا گیا۔ کیونکہ ابراہام کا ایمان خُدا پر تھا۔ یہ کہتے ہوئے اُس نے اِس کا سہرا خُدا کے سر باندھا ہے، '' ہاں اے خُدا، آپ یہ کر سکتے ہو۔ ہاں اے خُدا، آپ یہ جانتے ہو کہ آپ کیا بات کر رہے ہو۔'' وہ نہ صرف یہ کہہ رہا ہے بلکہ اِس پر یقین بھی رکھتا ہے۔ اور نہ صرف وہ اِس پر یقین رکھتا ہے، بلکہ کرتا ہے اور اسے باہر نہیں رہنے دیتا۔ عاجزی کی اِس حالت میں ابراہام اِس حالت میں تھا۔ جہاں پر خُدا اُس کے لیے یہ کام کر سکتا تھا۔ اِس سے پہلے کہ خُدا یہ کام کرتا اور ابراہام کو اجر دیتا، ابراہام اُس ایمان کے وسیلہ سے راستباز چُنا گیا۔

اِس متن میں کون سا نقطہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے؟ کیا ہم ابراہام کے لیے ایک سجدہ گاہ بنا رہے ہیں۔ کیا ہم ابراہام کے لیے ایک تختی لے آئیں۔ اور اُسے دیوار پر لٹکا دیں۔ اور ابراہام کو خراجِ عقیدت پیش کریں۔ کیا ہم ایسا کریں گے جیسا صورت بدلنے والے پہاڑ پر پطرس چاہتا تھا؟ کیا ہم ابراہام کے لیے ایک قربان گاہ تعمیر کریں گے؟ نہیں، اِن میں کچھ بھی نہیں۔ یہ ایک کہانی تھی جو آپ کو ایمان کے وسیلہ سے نجات کی بات سمجھانے کے لیے تیار کی گئی تھی۔ یہاں پر اس کا نقطہ ہے۔

اور یہ بات کہ اِیمان اُس کے لئے راستبازی گنا گیا نہ صِرف اُس کے لئے لِکھی گئی۔ بلکہ ہمارے لئے بھی جِن کے لئے اِیمان راستبازی گنا جائے گا۔ اِس واسطے کہ ہم اُس پر اِیمان لائے ہیں جِس نے ہمارے خُداوند یِسُوع کو مُردوں میں سے جِلایا۔ وہ ہمارے گناہوں کے لئے حوالہ کر دِیا گیا اور ہم کو راستباز ٹھہرانے کے لئے جِلایا گیا۔

اگر ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں جو کچھ خُدا نے فرمایا ہے تو ہمارے لیے بھی ایمان کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرایا جائے گا۔ یہ "جو خُدا نے فرمایا ہے" ایسا ہی منفرد ہے جیسا کہ خُدا نے ابرہام سے کہا تھا۔ یہ نامناسب سا ہے۔ یہ ایک غیر فطری سا ہے۔ یہ انسانی نقطہ نظر کے مطابق تھوڑی سی سمجھ بناتا ہے، یہ ناممکن ساد کھائی دیتا ہے جو خُدا میرے لیے اور آپ کے لیے بنا سکتا ہے، جو قدرتی طور پر گناہ میں گھرے ہوئے ہیں، جن میں برائی، کمزوری اور یہاں تک کہ بھلائی مہد سے پوری طرح بھری ہوئی ہے۔ یہ بڑا افسانہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خُدا انکساری، ایمان کے ذریعہ سے راستبازی دیتا ہے۔ اور ہماری تبدیلی کے لیے یسوع مسیح کو بلاتا ہے۔

اِس سے کوئی فہم نہیں بنتا، کیا بنتا ہے؟ میرا مطلب ہے، اِس سے کیا سوچ بنتی ہے کہ ہم جائیں اور نجات اور حمایت کو خرید لیں۔ ہمیں یہ کرنا چاہیے، اگر ہم یہ کرنے جا رہے ہیں۔ یہی ہے کہ عقلی ذہن کی استدعا کیا ہے۔ ہو سکتا ابرہام نے یہ اچھا کہا ہو۔ "دیکھ خداوند، میں ہر اُس بات کی قدر کرتا ہوں جو تو مجھے کہہ رہا ہے، اور میں ہر اُس کام کی بھی قدر کرتا ہوں جو تو میرے لیے کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تو ایک اچھا دوست ہے، اور میں اِس بات کی بھی قدر کرتا ہوں کہ میرے پاس آیا ہے اور میرے ساتھ اِس بیابان میں پتھروں کے اِس ڈھیر پر بیٹھا ہے۔ اور مجھے تسلی و تشفی دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن خداوند، مجھے یہ کام خود ہی کرنا ہے۔ میرا مطلب ہے، سارہ اور میں —— اگر ہم دونوں کو بچہ ملنے جا رہا ہے —— تو ہمیں دوبارہ کوشش کرنی ہو گی۔ میں نہیں جانتا کہ ہمارے لیے کیا اچھا ہے کہ ہم زندگی کے اِس موڑ پر کریں، لیکن تم دیکھو، ہمیں کچھ تو کرنا ہے۔" ابرہام یہ انداز اختیار کر سکتا تھا۔ لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔ لیکن ابرہام اِس کے تمام عدم امکانات کو جانتا تھا۔ وہ خُدا کے لیے اپنی ضرورت کو جانتا تھا۔ اور مجھے خُدا پر پورا اعتماد ہے کہ وہ یہ کرے گا۔

میں نے اُن لوگوں سے بات کی ہے جو راستبازی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ مستقبل اور ہمیشہ کی زندگی کے بارے میں فکر مند ہیں۔ وہ خُدا کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اُن کے پاس کچھ جس کی وہ قیامت کے دِن خُدا سے تعریف کروا سکیں۔ لیکن یہ انسان کی حالت قدیم زمانہ سے ہارے ہوئے اور منفی شخص کی ہے۔ مثال کے طور پر، وہ کہیں گے: " میں نے خود اِس پر کام کیا ہے تم جو کچھ کہہ

رہے ہو میں اُس کی قدر کرتا ہوں۔اور یہ ایک خوبصورت کہانی ہے جو تم بتانے کی کوشش کررہے ہو؛ لیکن میں نے یہ کرنا ہے۔اور میں ابھی نہیں جانتا کہ کیسے۔میں کیا کر سکتا ہوں جو میں نے پہلے نہیں کیا؟ میں نے کوشش کی ہے۔تم جانتے ہو کہ میں نے کوشش کی ہے۔میں نے اُس سے ایک بار دعا کی اور ایک بار میں نے سوچا کہ میں یہ کرنے جا رہا تھا۔ایک رات جب میری بیوی بیمار تھی میں اُس کے پاس ساری رات بیٹھا رہا۔اور میں نے خُدا کے ساتھ بات کرنے کی کوشش کی۔" یہ وہ تمام باتیں ہیں جن کے متعلق انسان سوچتا ہے۔لیکن خُدا نے کہا ہے، "دیکھو، اگر تم اِس پر ایمان رکھتے ہو، میں تمہیں ایمان کے وسیلہ سے راستبازی عنایت کروں گا۔میں تمہاری زندگی تبدیل کر دوں گا۔میں تمہیں ایک نئی زندگی دوں گا۔میں تمہیں ایک نئی پیدائش دوں گا۔جس میں تم ایک نئے خاندان میں، ایک نئے کردار کے ساتھ اور نئے رویے میں ایک نئے شخص ہو گے۔پر تم کو معافی ہو گی۔میں تم میں ایک نئی زندگی ڈال دوں گا۔"

یہاں پر ایک سوال ہے کہ خُدا نے یسوع مسیح کی خوشخبری کے ذریعے وعدہ کیا ہے۔اِن دونوں سوالوں کا مطلب ہے۔کیا خُدا یہ کر سکتا ہے؟اور کیا تم اِس پر ایمان رکھتے ہو۔وہ سوالات ہیں۔ابراہام خُدا پر ایمان رکھتا ہے۔"وہ بے اعتقادی کے سبب سے وعدوں سے نہیں لڑکھڑائے۔" اُس کا رویہ تھا:"اگر خُدا کہتا ہے تو وہ کر سکتا ہے، وہ کر سکتا ہے۔" بائبل آپ کو اور مجھے فضل، گناہوں کی معافی کے بارے میں، ہماری جانب سے خُدا کی راستبازی کا اعلان کے بارے اور یسوع مسیح میں نئی زندگی کے بارے میں کیا کہتی ہے کہ اگر خُدا کہتا ہے تو وہ کر سکتا ہے، وہ کر سکتا ہے۔اور اگر خُدا کہتا ہے تو وہ اسے کرے گا، وہ اسے کرے گا۔

کیا تمہیں یقین ہے کہ خُدا ایمان کے وسیلہ سے تمہیں راستباز بنائے گا؟ خُدا فرماتا ہے چونکہ وہ کر سکتا ہے اور وہ کرے گا، کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ کرے گا؟ اگر تمہیں یقین ہے کہ وہ کر سکتا ہے اور اگر تمہیں یقین ہے کہ وہ کرے گا تو پھر آپ اپنے آپ میں اعتماد رکھیں آپ نے اُسے جو بھی مقام دیا ہو؟ کیا تم خُدا کی طرف سے بلائے گئے ہو اور خُداوند یسوع مسیح کی قربانی کی وجہ سے اپنے گناہوں کی معافی اور تبدیلی اور نئے انسان بننے کے بارے میں تمہارا اعتماد خُدا پر ہے؟ کیا خُدا یہ کر سکتا ہے؟ کیا وہ یہ کرے گا؟ کیا تمہیں یہ یقین ہے اور تم اسے قبول کرتے ہو؟ بائبل کہتی ہے کہ راستبازی کی پہچان کے لیے تمہارا ایمان اہم

مقام رکھتا ہے اگر یہ ایسا ہے جیسا تم یقین رکھتے ہو۔اس بارے میں ابراہام ایک مثال ہے۔ کہ خُدا کی نظر میں اِس طرح اُس نے راستبازی کی تلاش کی۔ یہ اُن باتوں پر ایمان تھا جو تکمیل کے بارے میں بائبل کہتی ہے۔اور اُس قربانی کے لیے جو اُس کے بیٹے یسوع مسیح نے دی۔

باب نمبر12

رومیوں 1:5 پَس جب ہم اِیمان سے راستباز ٹھہرے تو خُدا کے ساتھ اپنے خُداوند یِسُوع مسیح کے وسِیلہ سے صُلح رکھّیں۔

رومیوں 2:5 جِس کے وسِیلہ سے اِیمان کے سبب سے اُس فضل تک ہماری رسائی بھی ہُوئی جِس پر قائِم ہیں اور خُدا کے جلال کی اُمید پر فخر کریں۔

رومیوں 3:5 اور صِرف یِہی نہیں بلکہ مُصِیبتوں میں بھی فخر کریں یہ جان کر کہ مُصِیبت سے صبر پَیدا ہوتا ہے۔

رومیوں 4:5 اور صبر سے پُختگی اور پُختگی سے اُمید پَیدا ہوتی ہے۔

رومیوں 5:5 اور اُمید سے شرمندگی حاصل نہیں ہوتی کیُونکہ رُوحُ القُدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اُس کے وسِیلہ سے خُدا کی محبّت ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہے۔

ایمان سے نجات

ہم یسوع مسیح میں ایمان کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔ یہ کہنا ہے۔ کہ ہم خُدا کے حضور بے گناہ پائے گئے ہیں۔ گناہ گاروں کے لیے خُدا کا غصہ، یسوع مسیح کی موت، اُس کا زندہ ہونا اور ایمان اور جو اُس کی طرف آتے ہیں۔ اُن کے توبہ کرنے کی طرف مڑ گیا۔ پس خُدا اور نادم گناہ گار کے درمیان امن قائم ہوا۔ ہم خُدا کے اب دُشمن نہیں ہیں۔ اب ہمارے اور خُدا کے درمیان عداوت نہیں ہے۔

اب ریکارڈ صاف ہے۔ دشمنی اور عناد اب ختم ہو چکا ہے۔ اور ایک عظیم اور بہت لازمی، اور انسان کی فوری ضرورت، دونوں اُس کے موجودہ فائدے اور مستقبل کی اُمید کا اب فیصلہ ہو چُکا ہے۔ امن قائم ہو چکا ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ ہمیں " ذہنی سکون" ہے۔ اچھی بات ہے، ہو سکتا ہے ہمیں ذہنی سکون ہو کیونکہ یہاں پر امن ہے۔ خُدا کے ساتھ امن قائم کرنا اِس دُنیا کے ہر فرد کی فوری ضرورت ہے۔

اب رسول ہمیں بتاتے ہیں۔ کہ مادہ کے لحاظ سے یہ یسوع مسیح کی انجیل فائدے سے زیادہ ہے اور یہ ہمیں مہیا کرتی ہے۔ جب ہم عدالتی سمجھ میں خُدا کے ساتھ صرف امن کے معاملے پر خُدا کے پاس آتے ہیں۔ یسوع مسیح کی انجیل ہمارے پورے وجود، ہماری زندگی، ہمارے تجربات، ہماری ضرورتوں اور ہمارے مستقبل کے حوالے سے معنی رکھتی ہے۔

جِس کے وسِیلہ سے اِیمان کے سبب سے اُس فضل تک ہماری رسائی بھی ہُوئی جِس پر قائِم ہیں اور خُدا کے جلال کی اُمید پر فخر کریں۔

اب ہمارے پاس کچھ ہے۔ جس کی بنیاد ہماری زندگیوں پر ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اِن امور پر اور خُدا کے احکامات پر، اور انسان کی ضرورتوں سے الگ ایمان پر، اور زندگی کے حقیقی امور پر بات کی جائے۔ اکثر ہم کسی مسئلے پر بات کرتے ہوئے بہت محدود ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم اپنے اِرد گرد کی چیزوں کو دیکھ نہیں پاتے۔ جنکی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ ہم راستباز خُدا کے غصے کے متعلق بات کرتے ہیں۔ عدالتی کاروائی میں، گناہوں کے خلاف، جنہوں نے خُدا کی قدوسیت کے خلاف گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اِس کے انصاف کی عدالت کے خلاف ہم اُن نقصانات یا پسماندگی کو تقریباً خارج کر دیتے ہیں۔ جو کہ گناہ ایک انفرادی شخص کی زندگی میں لے کر آتا ہے۔

گناہ گار جسے معاف نہیں کیا گیا خُدا کے ساتھ بے جوڑ اور عجیب ہے۔ لیکن اُس کی زندگی میں دوسری مشکلات بھی ہیں۔ یہ متلون مزاج اور آوارہ شخص ہے۔ وہ اندھیرے سمندر کی نیستی میں کھو گیا ہے۔ وہ اپنی بے مروتی اور سپاٹ چہرے کو برقرار رکھتے ہوئے مستقل مزاجی سے جاتا ہے۔ لیکن اِن تمام چھجوں کے نیچے ایک خالی، کھویا ہوا، اور ڈرا ہوئی شخص ہے۔ جو زندگی کے باہر کوئی سوچ نہیں رکھتا۔ وہ ایسے چیلنج کو نہیں ڈھونڈتا جو برداشت ہوں، ایسی وجوہات جو پوری ہوں، یا زندگی میں ایسا کچھ جس پر انحصار ہو وہ اُسے مایوس نہیں کرتے۔ وہ اپنے اور دوسروں کے ارد گرد کی دُنیا کے متعلق مایوسانہ، اُداس اور طعنہ زنی کو بڑھاتا ہے۔ اُس کے تمام تجربات اور اُس کی تمام محبتیں دوسروں کے لیے ہیں اور دوسروں کی محبتیں جو اُس کی طرف ہیں اندیشہ ہے کہ وہ مشکوک ہیں۔ وہ مستقبل کے بارے خاص طور پر قنوطیت پسند، مایوس اور نااُمید ہے۔ یہ انفرادی طور سچا ہے۔ اور معاشروں کے لیے بھی سچا ہے۔

فیصلہ سازی کی انفرادیت

ہم خُدا کو بطور معاشرہ قبول نہیں کرتے۔ ہم انفرادی طور پر یسوع مسیح کو قبول کرتے ہیں۔ اِس کے باوجود، مزید معاشرہ خُدا کی طرف سے منحرف ہو جاتا ہے۔ اور مزید لوگ نافرمان و حکم عدول ہو جاتے ہیں۔ مزید لوگوں میں تبدیلی، پراگندگی، ظلمت، مایوسی اور آزردگی کی علامتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ اور یقینی طور پر آج ہم اپنے معاشرے میں یہ دیکھ رہے ہیں۔ مزید یہ کہ ہم خُدا اور اُس کے قوانین کی طرف سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ انکارِ کل، نیستی، نظریہ وجودیت اور جدید خیالات سے ہماری اور زیادہ مٹھ بھیڑ ہوتی ہے۔ نظریہ وجودیت جس نظریے کو فروغ دیتا ہے کہ آدمی اِس دُنیا میں بے سمت حرکت کرتا ہے۔ یہ معقول نہیں ہے اور یہ کوئی سوچ نہیں بناتا۔ اِس حکمت کے تحت آدمی مزاحمتی عداوت کی کوشش کر رہا ہے وہ اپنی آزاد مرضی کو پورا کرنے کے لیے جادو کا عمل بھی کر سکتا ہے ہر عمل، یہ دلیل دیتا ہے، حقیقت کی اہلیت کے ذریعے سے بجا طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے وجود کو قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ جنگل کا قانون ہے جہاں سے انسان آیا ہے: شائستگی اور معقولیت کی بقا۔ اِس طرح کی نااُمیدی اور مایوسی ہماری طرف سے ہے۔

یہ حالت، کسی بھی معاشرے میں مرتبے کی ذریعے سے وجود اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ انسانی نسل۔ کچھ قانون اور اخلاقی ضابطہ اخلاق کی جتنی زیادہ عزت افزائی کرتے ہیں۔ ایک معاشرہ بُرے طریقے سے اپنے فیصلے سے بدتر سلوک کرتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ علامتیں عالمگیر تناسب ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ علامتیں ایک وبائی تناسب میں ہیں۔ شادی کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ اور گھر میں کوئی کشش نہیں ہے۔ یہ لوگوں کو اکٹھا نہیں رکھ سکتے۔ یہ چیزیں اُن کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرتیں۔ کوئی گرم جوشی نہیں ہوتی۔ کوئی خوشی نہیں ہے۔ بعض اوقات ہم کہتے ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی کے دور کی وجہ سے ہے، اور شاید کہ یہ حصّہ ڈالتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ دانشوروں اور ہمارے ارد گرد تعلیمی تیزی کی وجہ سے ہے۔ کئی نئے خیالات ہیں۔ کئی غیر تشریحی چیزیں۔ اور بہت سے سحر انگیز انکشافات ہیں۔ ہو سکتا ہے کسی حد تک یہ سچ ہو۔

لیکن بنیادی سچائی یہ ہے کہ جب تک خُدا کے ساتھ امن کو رشتہ نہیں بن جاتا اُس وقت تک انفرادی طور پر کوئی زندگی نہیں ہے۔ اُسے کوئی اُمید نہیں ہے؛ اُس کے پاس سچائی نہیں ہے؛ اور اُس کے پاس نور نہیں ہے۔ غرض اُس کے پاس کچھ نہیں جو اُس کی زندگی کی بنیاد ہو۔ ایمان کے وسیلہ سے اُس کی خُدا کے خاندان میں ایک روحانی پیدائش، اور یسوع مسیح کے ذریعہ سے خُدا کی طرف توبہ پہنچی ہے۔ پس نہ صرف انفرادی طور پر امن حاصل ہوا ہے، بلکہ اُن کی ایمان کے ذریعہ سے فضل میں رسائی حاصل ہوئی جہاں ہم کھڑے ہیں۔ ایمان اور فضل ہمیں صرف معافی اور نجات ہی مہیا نہیں کرتے بلکہ یہ خُدا کی بادشاہی میں ہمارا داخلہ بھی ممکن بناتے ہیں۔ ہم ایک زندگی اور ایک سچائی میں خلیفہ مقرر ہوئے ہیں۔ جس میں ہم رہنے کے لیے ہیں، کچھ کرنے والے شوقین کے لیے، ایسی وجوہات اور اُمید اُسے ناکام نہیں کرتی۔ ہمارے پاس ایک موقع ہے کہ ہم بانٹیں کہ سچائی، پُر معنی، اور لازمی ہے—— زندگی کا سچا جلال۔

جلالی سال

ہو سکتا ہے کہ ہم نے یہ جملہ سُنا ہو، **"اور ہم اُس کے جلال کی اُمید میں خوش ہیں،"** اور یہ اصطلاح ہو سکتا ہے کہ ہمارے لیے بالکل اجنبی ہو۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے تو ایسا کوئی جلال نہیں دیکھ رہے۔ ہم تو صرف زندگی کو دیکھ رہے ہیں۔ جو واجبی طور پر ہے پُر سکون ہے اور ہمیں ایک یقینی سکون اور لطافت دے رہی ہے۔ لیکن تمام بنی آدم کے سینوں میں ناخوشی ہے اور شناخت کی فوری ضرورت ہے۔ جب ہم بنیادی وجہ کو دریافت کرتے ہیں تو جعلی خفت غائب ہو جاتی ہے۔ سچائی یہ ہے، جہاں پر خاص چیزیں واقع ہوتی ہیں۔ وہ وہی چاہتے ہیں۔ ہم وہ زندگیاں جینا نہیں چاہتے جو چھوڑ دی گئی ہیں۔ جو باتیں میں اکثر سُنتا ہوں وہ یہ ہیں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میں باہر چھوڑ دیا گیا ہوں۔ میری شادی بہت چھوٹی عمر میں ہو گئی مجھے آگے بڑھنے کا اور جو کچھ چل رہا تھا اُس میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا۔ میں کبھی بھی پارٹیوں کے لیے نہیں گیا، جہاں بھی لوگوں کا گروہ جاتا۔ میں نے کبھی بھی کوئی تفریح نہیں کی۔ میں کبھی کسی دوسرے ملک میں نہیں گیا۔" میں ہر جگہ چلاتا رہا کہ ہم جلال میں جانا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم اسے حاصل نہ کر سکے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم بہت ہی نوجوان تھے، یا ہم غریب خاندان میں پیدا ہوئے تھے یا راستے کی غلط سمت پر تھے۔ یا ہمارے ماں باپ بہت زیادہ سخت تھے۔ یا ایسی کئی اور باتیں۔

سچائی یہ ہے کہ بطور فانی انسان دوسری کئی ایسی چیزوں میں ذاتی طور پر رہتے ہوئے ایک احمق، اندھیرے میں، اور سچائی سے ناآشنا نہیں جانتا کہ جلال کیا ہے، اور وہ یہ نہیں جانتا کہ یہ کہاں ہوتا ہے۔ ٹھیک وقت پر، وہ اپنی زندگی میں ناقابلِ یقین اور کلبی جگہوں پر جاتا ہے، جہاں پر وہ یقین نہیں کرتا کہ وہ کبھی اسے حاصل کرے گا۔ یہ وہ ہے جب مایوسی، اُداسی اور افسردگی چھا جاتی ہے۔ یہ وہ ہے جب لوگ شراب نوشی، نشے والی دوائیوں یا دوسری قسم کی فراریت یا ہوش و حواس کو ختم کرنے والی چیزوں کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ کیونکہ حقیقت بڑی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ انسانی دِل کی چلاتی ہوئی ضرورتوں کے لیے فناپذیری میں کوئی جوابات نہیں ہیں۔

یسوع مطمئن کرتا ہے۔

جب ایک دفعہ خُدا کے خاندان میں شمولیت اختیار کرلی جاتی ہے، تو دنیا میں ہماری رسائی ایمان اور فضل سے ہو جاتی ہے۔ جو سچی اقدار سے بھری ہوتی ہیں۔ اور حقیقی چیزیں ہوتی ہیں جو ہمیں مطمئن کرتی ہیں۔ کچھ چیزیں ہیں جو زندگی کے لیے اُمید رکھتی ہیں۔ جیسے اب ہے، اور جس کے پیچھے ایک وعدہ ہے۔ یہ زندگی نہ ختم ہونے والی مستقبل میں ہے ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ کیا اچھا، بامعنی اور بامقصد ہے، ہمارے پاس موجودہ وقت میں اور ہمیشہ کے لیے ایک موقع ہے۔

بابرکت اُمید

بائبل میں جو اصطلاح "اُمید" استعمال کی گئی ہے یہاں ہم اُس کی وضاحت کرتے ہیں۔ ہم بات کرتے ہیں کہ ہم کیا اُمید کرتے ہیں جو ہونے جا رہی ہے۔ "کیا تم چھٹیوں پر جا رہے ہو؟" "میرا خیال ہے ایسا ہی ہے۔" "کیا تم یہ نئی کار خریدنے جا رہے ہو؟" "ٹھیک ہے، ہم اُمید کرتے ہیں ایسا ہو۔" اور ہم سے اُمید ہے کہ عصر حاضر کے استعمال میں کچھ شک کی ضرورت ہے۔ "مجھے اس بارے شک ہے، میں نے خُدا سے مدد مانگ لی ہے۔" یہ اُس سے مکمل طور پر مختلف ہے جو اُمید کے بارے میں بائبل ہمیں بتاتی ہے۔ یا اِس کے انگریزی میں اصل معنی کیا ہیں، کس بات کے لیے شک کی صورت میں یہ اُمید نہیں ہے۔ جیسا کہ خواہ یہ ہونے جا رہا ہے۔ یہاں پر بائبل میں اُمید کا استعمال کیا ہوا ہے: **ہم جانتے ہیں کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے، لیکن ہمیں یقین ہے کہ یہ ہونے والا ہے، کیونکہ ہمیں یقین ہے، کہ**

ہمارے اعمال اور ہمارے کام اِس بات کی دلیل ہیں۔ ہم موجودہ وقت میں اپنی زندگیاں گذار سکتے ہیں۔ جس کی بنیاد اصلیت پر ہے کہ آخر کار روزِ عدالت اور اجر کے وقت یہ مطلب، یہ مقصد، یہ تکمیل اور یہ جلال خوشی دے گا۔ اِسکے علاوہ کوئی دوسری صورت نہیں ہو سکتی۔ پس یہ چیزیں جو ہمیں مکمل طور پر ملوث اور اب زندہ رہنے کا چیلنج دیتی ہیں۔ اور ہمارے ساتھ مستقبل کے لیے اجر، وعدہ عظیم اُمید دینے کا وعدہ بھی کرتی ہے۔ یہ کسی کی کہاوت ہے، " میں حیران ہوں کہ موجودہ وقت میں کرسمس کے درخت کے نیچے میرا نام ہونے سے کیا ہوتا ہے" پھر وہ اگلے کچھ دنوں کی طرف جاتا ہے۔ جب تک کرسمس کی حیرانگی، اور اُس دن کے آنے کا انتظار تا کہ وہ دیکھ سکے گا کہ یہ سب کچھ کیا ہو گا، یہاں پر کوئی شک نہیں ہے۔ اور اِس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ وہ دیکھنے والا ہے کہ اِس وقت میں کیا ہے۔

یہ بائبل کی اُمید کی سوچ ہے۔ یہ پہلے سے وہاں پہ ہے؛ تمہارا نام پہلے سے اُس پر ہے؛ پہلے سے ہی اِس متن ہے؛ اور تمہاری فانی زندگی کا ہر دِن، کچھ اور اِس میں ڈالا جا رہا ہے۔ جب تک عظیم دِن نہیں آتا یہ کھولا نہیں جائے گا۔ صرف اُس وقت ہم دیکھیں گے کہ اِس میں اصلی خوشیاں کیا ہیں، لیکن بائبل ہم سے وعدے کرتی ہے۔ کہ یہ جتنا ہم سوچتے ہیں اُس سے بہت شاندار ہو جائے گی۔ جتنا ہم نے خواب میں سوچا ہے اُس سے کہیں زیادہ گراں قدر ہے۔ جتنی کوئی پیشن گوئی کر سکتا ہے اُس سے کہیں یہ عظیم ہو گی۔ خُدا کے جلال میں یہی ہماری اُمید ہے۔ ہم اپنی زندگیوں میں کچھ تعمیر کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس مستقبل میں دیکھنے کے لیے کچھ ہے۔

کارہائے نمایاں میں میری شراکت

اور صِرف یہی نہیں بلکہ مُصیبتوں میں بھی فخر کریں یہ جان کر کہ مُصیبت سے صبر پَیدا ہوتا ہے۔

بعض اوقات ہماری مشکلات ہمیں بتائی جاتی ہیں، اگر ہم آزمائشوں میں سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ اگر زندگی ہمیں بے کار بنا رہی ہوتی ہے۔ ہمیں یسوع مسیح کے پاس آنا چاہیے اور اپنے بوجھ اُس ڈالنے چاہیئں۔ ایمان میں آئیں۔ تو یہ تمام چیزیں چلی جائیں گی۔ اور آپ کی زندگی کے آسمان پر چھائے ہوئے بادل چھٹ جائیں گے۔ بارشیں بند ہو جائیں گی۔ ٹھنڈی ہوائیں چلنا بند ہو جائیں گی۔ اور تمام چیزیں

تمہارے لیے میٹھی اور ہلکی ہو جائیں گی۔ تم ہموار راستے پر، سر سبز و شاداب کھلیانوں میں سے سر پر سورج کی خوشگوار گرم کرنوں کے سائے میں چلو گے۔ کیا یہ سچ ہے؟ کلام میں ایسا نہیں! یہ بائبل کی تعلیمات نہیں ہیں۔

بائبل کے نقطۂ نظر کے مطابق مجھے اِس کی نشاندہی کرنے دیں، کہ اِن فانی سالوں، اُن میں بہت سے خُدا کے بیٹے، اور ہم کیا توقعات رکھتے ہیں کے تعلق سے تعلیمات کیا ہیں۔ میں یہاں پر مکمل طور اِس کی تفصیل میں جانے والا ہوں۔ چاہے اِس میں جتنا بھی وقت لگ جائے یا یہ تفصیلی تشریح جتنی بھی جگہ گھیر لے۔ یہ ایک بڑا عمدہ مطالعہ ہے۔ شاید کسی اور مقام اور وقت پر اِسے لیں۔ لیکن یہ ہمیں رومیوں کے خط کے متن سے جو ہم اِس وقت کر رہے ہیں بہت دور لے جائے گا۔ لیکن پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ آگے بڑھنے سے پہلے اِس کا نظارہ آپ کے سامنے رکھوں

مشکل کا ماخذ

خُدا نے آدم اور حوّا کو جس دِن انہوں نے گناہ کیا باغِ عدن میں بتایا۔ کہ وہ مر جائیں گے۔ انہوں نے خُدا کے احکامات کی خلاف ورزی کی ہے اور انہوں نے اُس کے خلاف بغاوت کی۔ حوّا نے وہ لغویات سُنیں جس میں شیطان نے اُسے اُلجھایا—اور وہ ابھی تک اُلجھا رہا ہے۔ "تم نے خُود اپنے لیے مشکل کھڑی کی ہے اور تم خُود ہی اپنے لیے اُس کا حل تلاش کرو؛ اور یہی تمہارے لیے اچھا ہو گا۔" اِس چال سے اُس نے اُسے ورغلا لیا اور زندگی کے مصائب کے طرف لے گیا۔ پھر خُدا نے بنی نوع انسان پر عدالت کا اعلان کیا۔ سخت محنت مشقت، دردِ دل وروحانی کرب اور مشکلات اُس بے وقوفی کی وجہ سے انسان پر آ گئیں جو اُس نے کی۔ یہ صرف اُس کے عمل کے ہی نتائج تھے۔ جس کے بارے میں خُدا نے اُس کو آگاہ کیا تھا۔ یہ اِس وجہ سے نہ ہوا کہ خُدا بہت سنگدل تھا۔ یہ تو ایسے ہی تھا کہ انسان ایک بہت بڑا ہتھوڑا اپنے ہی سر پر مار لے، ہو سکتا ہے آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے ایک مسئلے کو اُٹھا دیا ہے۔ اور آپ انہی نتائج کے مطابق اب زندگی بسر کرو گے۔

پس فناپذیری درد کی لعنت، مشقت، مشکل، افسردگی، غم اور حتمی موت لائی۔ آدم کے بے شمار بچوں کو جسمانی موت آئی۔ جب خُدا کا نیا عہد اور مقدسین کی بابرکت اُمید عمل میں آئی۔ اُس نے اپنے

لوگوں کو اُن نتائج سے دور رہنے کا مشورہ نہ دیا۔ چاہے تم خُدا کے بیٹے ہو یا نہیں۔ تم بیمار ہونا، مجروح ہونا، مایوس ہونا، زندگی ایک بوجھ ہونا۔ بُڑھاپا، تھکاوٹ، فسادِ فکر، اور آخر کار موت سے نہیں بچ سکتے۔ یہ سچ ہے۔ مجھے اِس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ کوئی تمہیں کیا کہتا ہے۔ یہ معاملے کی حقیقت ہے۔ تم کسی ایسے شخص کو نہیں جانتے کہ جو کہتا ہو کہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ اور تم دیکھو گے بھی نہیں۔ بائبل اور کسی دوسری بات کی تعلیم نہیں دیتی۔ اگر کوئی آدمی آپ کو کوئی دوسری تعلیم دیتا ہے۔ تو وہ سب سے بڑا گمراہ کرنے والا ہے۔ بائبل اصل میں کیا کہتی ہے کہ خُدا ایسے تجربات کرنے دیتا ہے اور ہمیں مفید بناتا ہے۔ کسی اور دوسرے معیار کے مطابق وہ مضر، ناراست ودغاباز، طنز آمیز، اور کسی بھی مطلب اور خوشی کے بغیر ہوتے ہیں۔ لیکن خُدا اُن کو پاک کرے گا۔ اور اُن کو بامعنی بنائے گا۔ یہ تمہاری زندگی میں ایمان کے ذریعے سے آتا ہے، خُدا کی بادشاہی اور اقدار کا ایک نیا نظام آتا ہے۔ اور یہ سب کچھ تمہیں اُس وقت ملتا ہے جب تم یسوع مسیح کو قبول کرتے ہو۔ اِن اقدار کی پائیداری کے لیے خُدا تمہارے لیے سبب بھی بنائے گا۔ وہ تمہیں اجر دے گا کیونکہ تم نے اُسے مستحکم کیا ہے۔ انہی کی وجہ سے تم میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے لیے عقل ہے۔ دوسرے لفظوں میں یسوع مسیح کی خوشخبری اکلوتی سوچ میں فنا سے چھٹکارہ ہے۔ آدم کی منحرفی کی وجہ سے، انسان اپنے آپ پر یہ مصائب لایا۔ اب خُداوند یسوع مسیح کی وجہ سے وہ تمام مصائب و مشکلات فتح مندی میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ ہماری مشکلات، ہمارے غم، ہمارے روحانی کرب کے بدلے میں ہمیں اقدار ملیں۔ صرف فنا کی وجہ سے——وہ انسان جو یسوع مسیح کو نہیں جانتا تھا——موت ایک کڑوی اذیت ہے۔ یہ ایک بہت بڑی سختی ہے۔ یہ تمہاری ساری محبت، تمہارا سب کچھ، وہ سب کچھ جو تمہارا تھا۔ یا جس کی تمہیں اُمید تھی چھین لیتی ہے۔ موت آخری شکست اور فنا کے لیے طنز ہے۔ لیکن خُدا کے غیر فانی فرزند کے لیے موت ایک دروازہ ہے جس سے وہ گزرتا ہے۔ وہ اِس محدود، ناقابِل اطمینان، فنا کے تجربے سے گزرتا ہے، جس سے وہ بچ نہیں سکتا، جس میں غیر محدود عظمت، اور آخری کاملیت ہے۔ اُسے جو کچھ وراثت میں ملتا ہے جو ہمیشہ اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ جو خوبی اور مقدار میں دائمی ہے۔

راہ سے باہر اور راہ میں

ایک لمحے کے لیے آؤ ہم موت کے نظریے کی بطور دروازہ پیروی کریں۔ فرض کریں یہ ایک جیل کا دروازہ ہے۔ ایک آدمی اُس دروازے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ دروازہ کھلتا ہے، آدمی اُسے دھکیلتا ہے اور دروازہ اُس کے پیچھے زور سے بند ہو جاتا ہے۔ اُس کے اندر اندھیرے، آگاہی دینے والی کوٹھڑی کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ یہ حالت ہے کہ اِس دُنیا میں ہم تمثیلی طور پر شناخت کیے جاتے ہیں۔ لیکن اب ایک اور آدمی جیل کے دروازہ کی طرف آ رہا تھا۔ دروازہ کھلتا ہے۔ اُس نے اُسے دھکا دیا۔ اُس کے پیچھے دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اور اُس کے باہر پوری دُنیا ہے۔ یہ مکمل طور پر ایک دروازے سے گزرنے کا مختلف تصور ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟ مسیحی خیال میں، آدمی دوازہ سے اِس جنت اور بے پایاں دُنیا میں گیا۔ پس یہ زندگی کے ہر تجربے کے ساتھ ہے۔ ہماری مشکل اور آزمائش کے لیے، ہم کچھ قابلِ قدر اجر حاصل کر رہے ہیں۔

میدان اور جنگ

اگر معاملہ یہ ہے پھر، ہمیں اپنے فتنوں کو شکر گزار ہونا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہر چیز کا آخری نتیجہ فتح ہے، اور ہر چیز کا آخری نتیجہ اچھا ہے۔ یہی بات ہے کہ ہم ایمان میں ہیں۔ یسوع مسیح کے پیغام کا یہ حصّہ ہے۔ مسیح کے بغیر زندگی میں آزمائشیں تباہ کن ہیں، اور مسیح کے ساتھ تعمیری ہیں۔ وہ گزرنے کے لیے کچھ اچھا لائے اور مستقبل کے لئے ایک اچھا وعدہ لائے۔ آسان وجہ کے لیے یہ جاندار معلومات ہیں۔ اگر کسی دوسرے کے لیے نہیں، تم کوئی بھی ہو، اِن تجربات سے گزرنے والے ہو۔ تم اُن سے حاصل کرنے کے لیے باہر نہیں جا رہے ہے۔ اِس مرحلے پر دھوکہ نہ کھاؤ۔ تم زندگی کی آزمائشوں کا تجربہ کرنے جا رہے ہو، اِس کے دباؤ، اِسکا بھاری پن، اِس کا روحانی کرب اور آخر کار تمہارے بطور فانی ہونے سے تباہ ہونے والے ہو۔ تو تم یسوع مسیح کے ساتھ کیسے سیکھ سکتے ہو۔ اِن تجربات سے باہر تم کیسے با معنی ہو سکتے ہو۔ نہیں کے لیے کیوں جانا چاہتے ہو!

نرمل کی آگ

نہ صرف یہ کہ اِن مصائب میں ہم جلال پائیں گے۔ کیونکہ وہ ہمارے لیے اچھے ہیں، کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ مصائب صبر و برداشت لاتے ہیں۔ اِس کا یہ مطلب کہ یہ ہمیں درس دیتے ہیں کہ یہ

مصائب والم اُن کے لیے برداشت لاتے ہیں جن کو خُدا پر بھروسہ ہوتا ہے اور جو اپنے مصائب کو برداشت کرتے ہیں۔

ایذائیں ہمیشہ بے اعتبار اور بے ایمان لوگوں کو تباہ کرتی ہیں۔ لوگوں کے ساتھ کام کرنے میں، میں نے مسلسل اضطراب، خصلت، ہیجان، غصّہ، مایوسی و ناکامی، کسی حد تک چڑ چڑ کرنا، زندگی کی حد بندیوں کے خلاف جنگ، اور تقریباً مایوسی کی سوچ کا مقابلہ کیا ہے۔ کسی کے دام میں پھنسنے کے احساس میں ہوتے ہوئے جو لوگوں پر آتا ہے۔ جب چیزیں اُن کی اُس مرضی کے مطابق نہیں ہو رہی ہوتی جو کچھ انہوں نے سوچا ہوتا ہے، اور وہ اِس کے خلاف سختی کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اُس نے صرف اُن کو شکست دی۔ وہ اپنی باڑوں سے پھلانگتے ہیں۔ وہ افسردگی کے ساتھ سانس لیتے ہیں؛ وہ اپنی آنکھوں کو مٹکاتے ہیں؛ وہ بڑے دُکھ کے ساتھ شکایت کرتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی شادیوں سے اپنے ہاتھ اُٹھا لیے۔ اُنہوں نے اپنی نوکریوں سے استعفٰی دے دیئے۔ وہ ٹیڑھے میڑھے کام کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ زندگی میں مصائب کو کیسے صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہیں۔ یہ اُن کے لیے نہیں ہوگا اگر وہ صبر کے ساتھ مصائب کو برداشت نہیں کرتے۔ اور اُن سے سبق نہیں سیکھتے۔ اور یہ ایک ایماندار مسیحی کے لیے نہیں ہوگا۔ جس کا خُدا پر اعتماد اُنہیں ایسے کام کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

مسیحی اپنی مشکلات اور مصائب سے سیکھتے ہیں، جیسا کہ وہ اُنہیں درست نظریے سے دیکھتا ہے، اور خُدا کو اپنا کام کرنے دیتا ہے۔ اپنے راستے میں آنے والی باتوں کو قبول کرتے ہوئے، وہ زندگی میں صبر و برداشت سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔ اور وہ راستے کو دیکھتا ہے کہ وہ اُسے اپنے لیے فتح مند راستہ کیسے بنا سکتا ہے۔ **"خُدا کا شکر ہو جو ہمارے لئے یسوع مسیح میں ہمیشہ فتح مندی کا سبب بنتا ہے!"** بچاؤ اور فتح مندی کا کوئی نہ کوئی راستہ ہمیشہ رہتا ہے۔ ہمیں محض مثبت سوچ کے مالک اور بے کار اُمیدوں میں ہی نہیں ہونا چاہیے۔ جو اچھائی لاتی ہیں۔ بائبل میں ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے کہ اِس طرح کے تمام تجربات مقدس کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے مصائب کے وسیلے سے صبر و برداشت سیکھنا چاہیے۔ اگرچہ یہ ایک پرانی اور فرسودہ کہاوت ہے، **دُنیا میں برداشت سے زیادہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔**

باب نمبر13

رومیوں5:5 اور اُمید سے شرمندگی حاصل نہیں ہوتی کیُونکہ رُوحُ القُدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اُس کے وسیلہ سے خُدا کی محبّت ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہے۔

رومیوں5:6 کیُونکہ جب ہم کمزور ہی تھے تو عَین وقت پر مسیح بے دِینوں کی خاطر مُؤا۔

رومیوں5:7 کسی راستباز کی خاطر بھی مشکل سے کوئی اپنی جان دے گا مگر شاید کسی نیک آدمی کے لئے کوئی اپنی جان تک دے دینے کی جُرأت کرے۔

رومیوں 5:8 لیکن خُدا اپنی محبّت کی خُوبی ہم پر یُوں ظاہِر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُؤا۔

رومیوں 5:9 پَس جب ہم اُس کے خُون کے باعث اَب راستباز ٹھہرے تو اُس کے وسِیلہ سے غضب اِلٰہی سے ضرُور ہی بچیں گے۔

رومیوں 5:10 کیُونکہ جب باوُجُود دُشمن ہونے کے خُدا سے اُس کے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد تو ہم اُس کی زِندگی کے سبب سے ضرُور ہی بچیں گے۔

یہ سمجھنا ضروری ہے، کہ جب ہم نجات اور خُدا کے تحفے کی بات کرتے ہیں، تو نجات وسعت میں عظیم تر ہے۔ یہ انسان کی تمام ضرورتوں کو: اُس کی زندگی، اُس کی اُمید، اُس کے تجربے، اور اُس کے مستقبل کو گھیرے میں لے لیتی ہے۔ یسوع مسیح کے ذریعے سے، جس نے ہمیں گناہ کی سزا سے بچایا ہے۔ اُس نے ہمیں گناہ کی قوت سے بھی بچایا تاکہ یہ ہماری زندگیوں پر حکمرانی نہ کرے۔ آخر کار اُس نے ہمیں گناہ کی ہر قوم کی موجودگی سے بچا لیا۔ یہ ہمیں قیامت کے دِن ایک غیر فانی جسم سے نئی تخلیق میں کامل کرے گی۔

جیسے انسان کے خُدا کے رشتے کے ہر پہلو کے ساتھ موت اثر انداز ہوئی۔ پس نجات اُن تمام پہلوؤں پر کام کرتی ہے جو زندگی اور اُمید لاتے ہیں۔ جب ہم توبہ کرتے ہیں۔ اور ایمان کے وسیلے سے یسوع مسیح طرف پھرتے ہیں۔ ہمارے اپنے کردار اور خوبی سے یہ کرنا جھوٹی اُمید ہے۔ ہم یسوع مسیح کی

قربانی سے بھرپور موت اور صلیب کے کارہائے نمایاں کے برعکس فیصلہ کرتے ہیں۔اِس کے متضاد تبدیلی سے ہم گناہوں سے معافی اور راستبازی پاتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہم زندگی کی تمام اقسام،اُمید، تجربات اور بھروسہ میں رسائی پاتے ہیں۔جو گری ہوئی انسانیت کے لیے پرانی پیدائش میں جو صرف اکیلی قدرتی پیدائش کے حصول کے وسیلہ سے غیر دستیاب ہے۔

مقدس پولوس یہاں پر ہر انسان کے بہت اہم خدشات کے متعلق بات کر رہے ہیں—اُس کا امن،اُس کا مقصد،اُس کی کاملیت کی سوچ اور کامیابی۔اِس آزمائش سے باہر اور اُس زندگی میں اپنے بھاری تجربے سے ایک شخص کو کچھ سوچ بنانے کی ضرورت ہے۔اُس کو ضرورت ہے کہ وہ چیزوں کے لیے کوشش اور حقیقی، حلیم، بامعنی اعتماد اور مستقبل کی اُمید میں مستقل مزاجی سے مستحکم ہونا سیکھے۔اِس بارے میں ہم نے سیکھا کہ جہاں پر ہم کھڑے ہیں وہاں ہمیں ایمان کے ذریعے سے فضل تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔یسوع مسیح کے وسیلے سے فضل کے ذریعے سے ہمیں ایک بامعنی، بامقصد اور مطمئن معیارِ زندگی دستیاب ہوا ہے۔جو یسوع مسیح کی بھلائی میں مستقبل کے لیے اُمید کو ظاہر کرتا ہے۔

جو اصول زندگی کے لیے ہے وہی اصول نجات کے لیے ہے۔یہ کچھ ایسا نہیں ہے کہ جس کے ہم حقدار ہوں، بلکہ یہ کچھ ایسا ہے کہ جس کی ہمیں ضرورت ہے۔یہ وہ کچھ ہے جو خُدا چاہتا ہے کہ ہم میں ہو،اور یہ اُس نے یسوع مسیح کے ذریعے سے ہمیں دے دیا ہے۔ایک خوف ہے کہ ایک نقطے پر منادی نامکمل ہے کہ انجیل اور نجات کا ایک محدود خیال لوگوں کو دیا گیا ہے۔اِس کے اکثر قریب آیا گیا ہے کہ اگر یہ مذہب اور چرچ جانے کے معاملے پر قبول کیا گیا ہے۔ بائبل کو اکثر اِس طرح پیش کیا گیا ہے۔کہ جیسے اِس میں صرف معافی اور گناہ کے بارے میں لکھا گیا ہے۔بے شک یہ چیزیں درست ہیں۔اور ایمان میں ایک بڑا اہم تصور رکھتی ہیں، لیکن یہ اُس تمام سچائی سے بہت دور ہیں جس کا تعلق یسوع مسیح کی انجیل اور انسان کے بارے میں ہے۔یہ ہمیں وہ بنیاد دیتی ہے جس پر ہماری زندگیوں کی تعمیر ہوتی ہے۔یہ ہمیں ہماری مشکلات کے لیے ایک وضاحت اور ہمارے مستقبل کے لیے ایک اُمید پیش کرتی ہے۔

زندگی کی آزمائشیں ہمیں صبر و برداشت سکھاتی ہے۔اس کے علاوہ، پولوس رسول نے ہمیں یقین دہانی کروائی ہے کہ تجربات سے صبر آتا ہے۔

بعض انگریزی کے الفاظ جہاں تک اُن کے ہمعصر معانی کا تعلق ہے وہ اپنے مقصد سے تھوڑا دور ہیں۔ لیکن بعض اوقات ایسا نہیں بھی ہوتا۔ جب ہم **تجربے** کی بات کرتے ہیں، تو ہم صرف تعجب کر سکتے ہیں۔ کہ بائبل کی زبان میں اِس کا مطلب کیا ہے۔ جواب یہ ہے اِس کا مطلب کافی حد تک وہ ہے جو کہ ہم سوچتے ہیں کہ تجربے کا مطلب ہے۔ اگر ہم ایک خطرناک مشین کو چلانے کے لیے، ایک مشکل کام کو کرنے کے لیے، یا ایک کڑا کے دار فیصلے کے لیے ایک کیفیت کے ہونے کے لیے کسی کو دیکھ رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں کسی کی ضرورت ہے جس کو تجربہ ہو۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ آزمائش سے باہر سوچ بنانے، طوفان کے درمیان پر سکون ہونے اور دوسروں کی پیروی، تجربات کے لیے ایک اچھی روشنی دینے کے قابل ہو جائیں۔ اِن دوسرے تکلیف دہ حالات میں، ہمیں یہ جاننا ہے کہ کیسا رویہ رکھنا ہے اور کیا کرنا ہے۔ یہی ہے جو ہمیں یسوع مسیح کی خوشخبری میں دیا گیا ہے۔ صبر سے ہم آزمائشوں سے سیکھتے ہیں، جب ہم مسیحی سیاق وسباق کے حوالے سے دیکھتے ہیں۔ ہم یہ سیکھتے ہیں کہ زندگی کیسے گزاری جاتی ہے۔ ہم سیکھتے ہیں کہ اِس سے ہٹ کر کیسے سوچ بناتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر مسیحی یہ جانتا ہے، کیونکہ ہر مسیحی میں بائبل کی تعلیمات کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہے، اور نہ ہی ہر مسیحی یہ جاننے میں ذمہ دار ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یسوع مسیح کی انجیل ہمیں پیشکش کرتی ہے۔ اگر ہماری اِس تک رسائی ہوتی ہے۔

آزاد مرضی

انسان کے ساتھ کام کرنے کا خُدا کا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے۔ وہ اپنے تحفے، اور اعتماد پر ہمارے انحصار، فیصلوں اور ایمانداری کو دستیاب بناتا ہے اور ہمیں اپنے کام کے موافق بناتا ہے۔ ہم اُن کے متعلق جان سکتے ہیں۔ وہ ابھی تک اُن کو لائق بنانے سے انکاری ہے۔ اِس وجہ سے وہ ہمارے لیے کچھ نہیں کریں گے۔ باپ ہمیں اچھا گھر دے سکتا ہے اور اپنے بچوں کو اچھی حفاظت دے سکتا ہے۔ لیکن اگر بچہ باغی ہے اور اپنے باپ کی شرائط کو نہیں مانتا (اور خواہشات جو ایک گھر میں رہتے ہوئے زندگی کو اکٹھا رکھتی ہیں۔ اور اُن تجربات کو بامعنی بناتی ہیں۔) پھر وہ اُن کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے وہ وہاں پر اُن کے لیے نہیں ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ تم ہر مسیحی کو ادھر اُدھر دیکھو یا ہر اقرار کرنے والے مسیحی

کو تم جانو اور آزمائش میں امن، اطمینان، مضبوطی اور پائیداری دیکھو۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ ہر کوئی جو یسوع مسیح کے وسیلے سے خُدا کے پاس آتا ہے۔ وہ اُن فوائد کو حقدار ہو جاتا ہے جو اُس نے ایمان اور فضل کے وسیلہ سے حاصل کیے ہیں۔ یہ یسوع مسیح کی انجیل میں فراہم کیے گئے ہیں۔ جو ہمارے ایمان کے ذریعہ سے ہیں۔

اور اُمید سے شرمندگی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ رُوح القُدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اُس کے وسیلہ سے خُدا کی محبّت ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہے۔

حال ہی میں میں ہالینڈ کے ایک عالمِ دین جس کا نام جی سی برکوور کی لکھی ہوئی ایک کتاب کے صفحہ جس کا مضمون گناہ تھا اُسے میں پڑھ رہا تھا۔ اِس میں وہ بیان کرتا ہے، کہ گناہ اپنی فطرت کے مطابق خلاف عقل ہے۔ اور اِس میں کوئی سمجھ نہیں ہے۔ تم یہ تلاش نہیں کر سکتے کہ لوگ گناہ کیوں کرتے ہیں۔ اور اِس کی کوئی منطق نہیں ہے۔ بے شک، اگر تم یقینی عُذر قبول کرتے ہو۔ جو بطور معافی پیش کیا گیا ہے۔ پھر تمہارے پاس اس کے لیے ایک وجہ ہوتی، لیکن اُن کے اندر کے یہ مسائل منطقی نہیں ہیں۔ اور اُن کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ قدرتی طور پر پیدا شُدہ آدمی خُدا کی پرواہ نہیں کرتا۔ جو اُس سے محبت کرتا ہے۔ وہ اُمید اور مدد کے ممکنہ ذرائع کو رَد کرتے ہیں۔ جو کائنات میں اُن کے لیے ہیں۔ اُن کے پاس ایسی باتیں ہیں جو اُن کے کردار کو، اُن کی خوشیوں کو، اُن کے گھروں کو اور اُن کی شہرت کو تباہ کرتی ہیں۔ یہ گری ہوئی انسانیت کے اعمال ہیں۔ اور اُن کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔

انسان پیدائشی طور پر بُزدل ہے۔ وہ اپنے آپ کو یہ کہنا پسند کرتا ہے کہ وہ بہادر ہوتے ہوئے خُدا کی پرواہ نہیں کرتا اور اُس کا انکار کرتا ہے۔ اور اپنی پہچان شیطانی ساتھیوں کی مدد سے کرتا ہے۔ لیکن سچائی یہ ہے کہ وہ سچائی کا مقابلہ کرنے میں بہت بُزدل ہے۔ جیسا وہ ہے ایسا ہی اپنے آپ کو دیکھنے اور ایماندار ہونے کی اُس میں صلاحیت نہیں ہے۔ بلکہ ایماندار بنتا ہے۔ وہ اصل حقائق کو چھپا کر اپنے آپ کو ایک نادان بچہ بنا کر پیش کرتا ہے۔ وہ ایسا انسان ہے جو دوڑا چلا جاتا ہے اور رُک نہیں سکتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو دیکھ نہیں سکتا۔ وہ اپنے آپ سے چمٹا ہوا ہے۔ اور اپنے آپ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اور بہت زیادہ حلیم سمجھتا ہے اور قادرِ مطلق خُدا کے سامنے جھکتا ہے۔ اور معافی مانگتا ہے۔

قدرتی پیدائش والا آدمی بزدل، احمق اور دھوکے باز ہوتا ہے۔ وہ ایسی بادشاہت میں رہتا ہے جس کے اُس کے لیے یا کسی کے لیے بھی کوئی معنی نہیں ہیں۔ وہ اپنے آپ کو سچا اور راستباز ثابت کرنے لیے مختلف چالیں کھیلتا ہے۔ اِس طرح کی چالوں میں سے ایک چال تمام منافقوں کی یہ ہے۔ کہ وہ چرچ میں جانے جاتے ہیں۔ لیکن حقیقی غمزدہ نظریات میں ایک یہ ہے۔ یہ غیر ایمانداروں کی طرف سے منعقد کیے جاتے ہیں۔ کہ تمھیں منافق بنتے ہوئے چرچ جانا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ منافق اور جھوٹا شخص وہ ہے جو چرچ جانے والے لوگوں کی مذمت کرتا ہے تاکہ اپنی برائیوں کے لیے اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی عدالت کرنے کے لیے سچائی کی کافی بصیرت اور آگاہی رکھتا ہو پھر وہ صرف اپنی معافی کو برباد کرتا ہے۔ یہ وہ ہے جو ہم ایک غیر ایماندار شخص سے توقع رکھتے ہیں۔ یہ ہے جو ہم اُس کے بارے میں اور اُس کی زندگی کی جھوٹی کھوج کے بارے میں مانتے ہیں۔ لیکن ہم سے خاص تعلق کے بارے میں کیا ہے۔ یہ وہ آدمی ہے جو خُدا کے خاندان میں آتا ہے اور پھر یسوع مسیح کے ساتھ ایک پہچان میں شرمندگی کے سلسلے میں کوششیں کرتا ہے۔ ہم مسیحیوں کے بارے میں فکرمند ہیں جو ایمان کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کر پا رہے۔ ہم اُن مسیحیوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ جو یہ جاننا چاہتے ہیں کہ سچائی کو کیسے دیکھا جائے۔ تاکہ وہ اُن کو کسی خوف کے بغیر سچائی کے ساتھ کھڑا ہونے کی ہمت، وجہ اور مقصد دے۔ یہ اُن کے لیے خاص تعلیمات ہیں۔ روح القدس اُس آدمی کے دِل اور زندگی میں " آسمانی خُدا کی محبت ڈالنے " والا ہے۔ خُدا دکھانا چاہتا ہے، کہ وہ جو شرمائے بغیر اِس معاملے کے بارے میں خاص سچائیوں تلاش کرتا رہتا ہے اگر انسان اُن کے متعلق سوچ بچار کرے گا۔ اور اُن بطور سچائی قبول کرے گا۔ تو یہ اُن کی شرم کو ختم کردے گا۔ تو وہ مسیح اور اُس کی خوشخبری کے متعلق محسوس کرتے ہیں۔ وہ خوف اور شرم کی جگہ ایک خوشگوار داد، جانثاری اور خداوند یسوع مسیح اور اُس کی خوشخبری کے لیے کھڑے ہونے کی رضامندی لے لے گی۔ جو شخص فی الحقیقت اسے سمجھتا ہے اُس کی ہر قسم کی رسوائی کو ختم کرنے کے لیے اِس مردہ اور مرتی ہوئی دُنیا کی نجات کے بائبل کے پیغام کی ایک خالص منطق ہے۔ لیکن پھر یہ فطرت اور اُس پیغام کی تاثیر جس نے مشکل کو دوبارہ زندہ کیا۔ شاگرد کی زندگی اور دِل میں محبت، شوق اور جوش وجذبہ کو مضبوط کرنے کے لیے عقلی دلائل سے بھی بہت کچھ

زیادہ ہے اور وہاں ہے۔اور روح القدس ہمارے دِلوں میں آسمانی خُدا کی محبت ڈالتا ہے۔اختلافات رائے کیا جا چکا ہے جیسا کہ اِس کا ہمیں بتانے کا کیا مطلب ہے۔کچھ مفسرین اِن معنی میں ترجمہ کرتے ہیں۔کہ خُدا کی محبت ہماری گواہیوں اور زندگیوں سے دُنیا کے لیے ظاہر کی جاتی ہے۔جبکہ یہ ایک اصول اور ایک سچائی ہے۔جس کے ساتھ میں کوئی مسئلہ نہیں لینا چاہتا، یہ وہ نہیں ہے جو میرے خیال میں کہہ رہا ہے۔یہ پیرا گراف یہ کہہ رہا ہے کہ روح القدس ہمیں پیار دکھاتا ہے جو خُدا کو ہمارے ساتھ اس طرح سے ہے کہ جو اس ذریعے سے ہو جاتا ہے اور بڑا اہم ہو جاتا ہے—در حقیقت بڑا اہم—ایک تحریکی عنصر۔6ویں تا 10ویں آیات، درست طریقے سے سمجھی گئی ہیں اور حاصل کر لی گئی ہیں، جو سخت اور ضدی دِل کو بھی پگھلا دیتی ہیں۔اگر انسان عقل و فہم کے لیے دُعا کرتا ہے، اور اِن آیات پر غور و فکر کرتا ہے اور پھر بھی بے حس و حرکت رہتا ہے، اُس میں کوئی ایمانداری نہیں ہے۔اور نہ ہی اُس کو خُدا کو جاننے کی کوئی حقیقی خواہش ہے۔اور نہ ہی اُس کو ایمانداروں کے گروہ سے کوئی تعلق ہے۔یہاں پر بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح روح القدس نے مقدس پولوس رسول کو رومیوں کی چھوٹی کلیسیاء کو خُدا کی محبت سکھانے کی طرف راہنمائی کی۔اور اُسے یسوع مسیح کی انجیل کے مطابق اُن کی بنیاد رکھی۔

کیونکہ جب ہم کمزور ہی تھے تو عین وقت پر مسیح بے دِینوں کی خاطر مُؤا۔

سب سے پہلی چیز جو ہم دیکھتے ہیں وہ نااُمیدی ہے، بیکسی، مشقت کرتی انسانیت جو برائیوں کے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں اور موت جو آئی کی مضبوط گرفت میں جکڑی ہوئی ہے۔نااُمیدیاں اور مایوسیاں ہیں۔انسان اپنی ضرورت اور اپنے لیے کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں ہے۔وہ اپنے بِل سے اتنا باہر نہیں آسکتا کہ خُدا کو چھو سکے۔وہ اِس قابل نہیں ہے کہ برائی کو ایک طرف رکھ سکے جو اُس روزِ قیامت کی طرف دھکیلے جا رہی ہے۔موجودہ زندگی میں کچھ بھی بامعنی نہیں ہے، اور مستقبل کے لیے کوئی اُمید نہیں ہے۔انسان ایک ایسی کشتی کی مانند ہے جو ندی میں تیزی سے حرکت کر رہی ہے۔اور تند و تیز اور دیو ہیکل لہروں کے رحم و کرم پر آگے بڑھتی جا رہی ہے جس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے تاکہ اُسے کنارے تک لے جائے۔ہم یسوع مسیح کو اپنی زندگی میں لانے کے لیے کچھ نہیں کر سکے (رومیوں 7,6:10 بھی دیکھیں)۔ہم اُس کے فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے، یا سودے بازی کرنے کے بارے میں کچھ نہیں کر

سکے۔اور کہتے ہیں، '' خُدا، تو ہماری مدد کرنے کے لیے نیچے آیا۔ تو ہمارے لیے عوضی بنا۔ ہم تمہاری مخلوق ہیں، اور آپ کو صرف یہ کرنا ہے۔'' انسان کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی۔ اُس کے پاس ایسی کوئی کرنسی نہیں تھی جو قیمت کے طور پر ادا کی جا سکے اور خُدا کی نظر میں اِس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اُس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ مکمل طور پر بے یار و مددگار ہے۔ وہ طاقت و قوت کے بغیر ہے۔ اِس حالت میں، یسوع مسیح بے دینیوں کے لیے مرا۔

عین وقت پر

''عین وقت پر،'' مقدس پولوس کسی بات کی یہاں پر نشاندہی کر رہے ہیں۔ جو کہ ہمارے لیے بڑی اہم ہے۔ اور ایمان کے حوالے سے ہماری سوچوں کا حصّہ ہو گی۔ خُدا شروع ہی سے بنی نوع انسان کی نسل میں دلچسپی رکھتا ہے۔ خُدا نہ ہی مختلف ہو رہا تھا اور نہ ہی واپس بیٹھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا، '' آئیں ہم دیکھیں کہ کچھ سالوں میں کیا ہوتا ہے۔'' خُدا کے پاس ایک پروگرام تھا۔ جو اُس نے باغِ عدن میں ترتیب دیا تھا۔ اُس کی اچھی دوراندیشی، سمجھ اور علم، خُدا اِس میں پختگی لایا جتنی لائق تھی۔ اِس اصطلاح میں، ''عین وقت پر'' اِس میں تقریباً جلد بازی کا ایک احساس ہے۔ خُدا نے جلدی سے کام کیا— جتنی جلدی وہ کر سکا، تمام باتوں پر غور کرتے ہوئے جو کرنی بہت ضروری تھیں۔ **کیُونکہ جب ہم کمزور ہی تھے تو عَین وقت پر مسیح بے دِینوں کی خاطر مُؤا۔**

ایک راستباز خُدا اور ایک ناپسندیدہ گناہگار

کسی راستباز کی خاطر بھی مشکل سے کوئی اپنی جان دے گا مگر شاید کسی نیک آدمی کے لئے کوئی اپنی جان تک دے دینے کی جُرأت کرے۔ لیکن خُدا اپنی محبّت کی خُوبی ہم پر یُوں ظاہِر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُؤا۔

یہاں پر کچھ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو بادشاہ کے سامنے پھینک دیا ہے اُس آدمی کو بچانے کے لیے قتل کرنے والی گولیاں خود لے لیں۔ بالکل اسی طرح بادشاہ کا سچ ہے۔ یا کچھ مشہور فلمی ستارے— یا یہاں تک کہ جانے پہچانے لوگ۔ یہاں پر بدلے میں وہ لوگ ہیں جو مر گئے ہیں۔ یہ اِس لیے ہو سکا کیونکہ وہ بہت خاص یا کم از کم مشہور ہیں۔ یہ اُن کو یہ کرنے کی پہچان اور حصول کا ایک خاص احساس دے گا۔

یہاں تک کہ کچھ لوگ جو اچھے شخص کے لیے مرے اگرچہ وہ کم اہمیت کا انسان تھا۔ یہاں پر کچھ لوگ ایسے ہیں —— کچھ تو بڑے مضبوط شہری ہیں —— یہاں تک کہ انہوں نے، پولیس کے چیف، ضلع کے حاکم، ایک ہمارے کونسلر اور اسی طرح کے لوگوں کو بچانے کے لیے اپنے آپ کو قتل والی گولی کے سامنے پھینک دیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ تھوڑے ہوں، لیکن لوگ ہیں جو یہ کریں گے۔ لیکن آؤ نیچے ایک سستے ہوٹل میں جائیں جہاں پر ایک پرانی شراب، اُس کی گندگی گٹر میں پڑی ہوئی ہے۔ ایک اور شرابی لڑکھڑاتا ہوا گلی سے نکلتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک چاقو ہے۔ اور وہ بے یار و مددگار اُس گھٹیا پن اور ذلالت میں گرا اور اُس کا چاقو بھی وہاں پر گرا۔ کیا تم اُس آدمی کے متعلق جانتے ہو کہ جس نے اپنے آپ کو اُس دلدل میں گرایا۔ اور اُس بوڑھے شرابی کی زندگی بچانے کے لیے چاقو چھین لیا گیا جو نشے میں گٹر میں اُتر گیا۔ کیا تم، کیا میں اُسے بچا سکتے ہیں۔

اچھے کام جیسا کچھ نہیں، وہ تمام گھناؤنے بن گئے ہیں۔

ہم تمام نے نقطہ کو بھلا دیا ہو گا اگر ہم اُسے تندہی سے حاصل نہیں کرتے جو ہم نے اپنے دِل میں باندھا ہے۔ یہاں پر کیچڑ اور گندگی میں گرا ایک چھوٹا ہوٹل ہے۔ یہ چیتھڑوں میں، قابلِ نفرت اور بدبودار مخلوق کی طرح ایک بوڑھا آدمی تھا، مکمل طور پر لاوارث اور غالباً کسی کی نظر میں جو آج کل زندہ اُسے کوئی اہمیت نہیں تھی۔ ہمیں صرف ایک لمحے کے لیے یہاں ٹھہرنا ہے۔ اور اُس شخص پر ایک اچھی نظر ڈالنی ہے۔ اب آپ اِس بے مزہ سی تصویر کو اپنے ذہن میں مضبوطی سے کھود لیں۔ اِس پر غور کریں۔ اِس دُنیا میں کوئی آدمی اتنا بُرا دکھائی نہیں دیتا جتنے کہ تم —— ایک قاتل، شرابی، عصمت دری کرنے والے، صدارتی قاتل، یا تم جو کوئی بھی ہو —— جیسا کہ تم خُدا کو دیکھتے ہو جب یسوع مسیح تمہارے لیے موا۔ کوئی بھی مجھے بطور گرے ہوئے، لاوارث کے طور پر پیش کرے جیسے کوئی قابلِ رحم نظر ڈالے۔ جیسے میں نے خُدا کو دیکھا جب یسوع مسیح میرے لیے موا۔ یہ وہ جو پولوس رسول کہہ رہا ہے۔ یہ کسی طور کم نہیں ہے! **کچھ لوگ راستباز لوگوں کے لیے مرتے ہیں۔ کچھ لوگ اچھے لوگوں کے لیے مرتے ہیں۔ لیکن خُدا نے اپنی محبت اس طرح دکھائی کہ جب ہم گناہگار ہی تھے تو یسوع ہمارے لیے موا۔**

رومیوں کی کلیسیاء کے نام اِس خط کے تیسرے باب میں ہم نے مطالعہ کیا تھا، اور انسان پر خُدا کی تاثیر کو ہم نے دیکھا تھا، کہ وہ اُسے کیسے دکھائی دیئے۔ بے ایمان، غیر اخلاقی، گستاخ، ظالم، چغل خور، طعنہ زن اور ہر طرح سے جھوٹے لوگ؛ اس طرح سے ہم خُدا کو دکھائی دیتے ہیں۔ جس نے یسوع مسیح کو دُنیا میں بھیجا کہ ہمارے لیے جان دے۔ اُس نے ایسا کیوں کیا؟ کیوں کیا؟

یہ بہت تھکا دینے والی اصطلاح ہے، یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جس کو ہم ناخوشی سے استعمال کرتے ہیں؛ لیکن ہمیں اسے لازمی استعمال کرنا ہے۔ کیونکہ اِس لمحے تعلیم کے مطالبے کو مطمئن کرنے کے لیے یہ ضروری ہے۔ خُدا کی محبت کی وجہ سے بھی اِس کا استعمال ضروری ہے۔ اِس لیے بھی کہ خُدا نے ہم سے پیار کیا۔ اِس لیے بھی کہ خُداوند یسوع مسیح کا دل لاوارث اور گرے ہوئے انسان کے لیے ترس سے بھرا ہوا تھا۔ اسی بات نے اُسے مجبور کیا کہ وہ نیچے آئے اور بے عزتی، گالیاں، تحقیر، تضحیک اور ٹھٹھے بازی اور اپنی پیٹھ پیچھے طعنہ زنی کو برداشت کرے۔ اور وہ آج تک برداشت کر رہا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ گرے ہوئے انسان کے لیے اپنی محبت کی وجہ ہے۔

کیا آپ ایک لمحے کے لیے سوچتے ہیں۔ کہ خُدا گستاخی، تضحیک، گمراہی اور آج کل اُس کی شریعت کا جو مذاق اُڑایا جا رہا ہے۔ اُس کو نہیں روک سکتا؟ کیا تمہارا خیال ہے کہ خُدا اسے نہیں دیکھ سکتا؟ بے شک وہ اسے روک سکتا ہے۔ پھر وہ ایسا کر کیوں نہیں رہا؟ کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ انسان کے پاس توبہ اور اُس کے پاس آنے کا موقع ختم ہو جائے۔ خُدا بنی نوع انسان کی ناشکر گزاری اور بے وفائی سے اُکسایا نہیں جا سکتا۔ وہ ہمیں بچانے کے لیے آیا۔ اُس پر ہنسی اور طنز اور نافرمانی کی تضحیک بے یار و مددگار انسانیت کے ذریعے سے عمل کرنے کے لیے زور نہیں دیا جا سکتا۔ جو اُسے لعنت ملامت کرتا ہے اور اُسے کہتا ہے کہ چلا جا اور اُنہیں تنہا چھوڑ دے۔

کیا آپ کو بائبل کی یہ بات یاد ہے کہ کیسے بدروح گرفتہ لوگ بھاگ کر اُس کے پاس آئے اور کہا، " یسوع یہاں سے چلے جاؤ۔ ہمیں اکیلے چھوڑ دو۔ ہم میں سے نکل جاؤ۔ ہمیں تمہارے ساتھ کیا کرنا ہے، تم خُدا کے بیٹے ہو؟" یسوع نے نفرت سے اُس کی طرف سے منہ نہیں پھیرا اور یہ نہیں کہا، " ٹھیک ہے، سر، جیسا تم کہو گے میں ویسا ہی کروں گا میں چلا جاؤں گا اور تمہیں اکیلا چھوڑ دوں گا۔ پھر ہم

دیکھیں گے کہ تم کیسے باہر ہوتے ہو، ''نہیں، یسوع نے رحمدلی میں، اُن بُری روحوں کو حکم دیا کہ اِن آدمیوں کو تڑپانا چھوڑ دو اور اُنہیں اکیلا چھوڑ دو اور اُن کی آنکھیں سچائی کے لیے کھول دیں۔ خُدا اِس دُنیا میں آیا اور آدم کے لاوارث بچوں کو غیر ایماندارانہ باتوں سے محفوظ کیا اُن کو جیتنے کی کوشش کی اور بچایا۔ اُس نے ایسا کیا کیونکہ وہ اُن سے محبت کرتا تھا۔ یہی وہ خُدا ہے کیا اُس کے لوگوں کو اُس سے شرمانا چاہیے؟ یہی وہ یسوع مسیح ہے کیا اُس کے ساتھ شناخت کے بارے میں ہمیں تذبذب کا شکار ہونا چاہیے۔ نہیں اگر ہمیں اِس بات کی سمجھ آجائے تو پھر ہم خُدا سے شرمائیں گے نہیں۔ ہم اُس کے سچائی اور اُمید کے پیغام سے شرمائیں گے نہیں۔

نقطہ یہ ہے کہ جب روح القدس نے یہ سچائی ہمارے دِلوں میں منکشف کی، ہم نے دیکھا، خوشی اور ممنونیت کے ساتھ، کہ قادرِ مطلق ــــ اِس خُدا جس کا انسان مذاق اُڑاتا، اُسے لعنت ملامت کرتا اور اُس کے بارے میں گستاخی کرتا ہے ــــ وہ دُنیا میں آیا، محبت میں، ہمارے لیے۔

کیا آپ امریکہ کے صدر سے شرمائیں گے؟ کیا تم اُس کے ساتھ گلی میں پیدل چلیں گے؟ کیا تم اِس دُنیا کے عظیم اور نامور شخصیات سے شرماؤ گے، جو طاقت میں بہت مشہور ہیں یا ہو سکتے ہیں؟ اگر ایک فلم سٹار تمہارے پاس آئے اور کہے، ''آؤ میری تبدیل ہونے والی گاڑی میں میرے ساتھ بیٹھو اور گاؤں میں سفر کریں، '' کیا تم شرماؤ گے؟ میں جانتا ہوں کچھ تھیٹر کی دُنیا کے برائی میں بڑے مشہور لوگ ہیں۔ ہمیں انہیں دیکھنے سے بھی شرم آتی ہے، لیکن میں بلند مرتبہ اور عزت دار لوگوں سے بات کر رہا ہوں۔ کیا تم اُن کے بارے میں شرمندہ ہو گے؟ پھر کیا تم خُدا کے بارے شرمسار ہو گے؟ تم اپنے خالق اور نجات دہندہ وہ جو تمہارے لیے مر گیا اُس سے کیوں شرمندہ ہوئے؟ اگر تم سمجھ جاؤ گے تو شرمندہ نہیں ہو گے۔

اور مسیحیوں کے لیے یہ ایک پیغام ہے۔ خُدا کی بخشش کو حصّہ فضل اور زندگی کے تجربات کے ذریعے تمام شرم کو لے لے گا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا کون ہے۔ مقدس روح ہمارے دلوں میں گھر بناتا ہے اُس نے ہمارے لیے کیا کیا اور ہمیں دینے کے لیے کیا تجویز کیا۔

ہم نے دیکھا، ''خُدا نے ہمیں اپنا پیار اُس وقت دیا جبکہ ہم ابھی گناہگار ہی تھے، مسیح ہمارے لیے موا۔ پَس جب ہم اُس کے خُون کے باعث اَب راستباز ٹھہرے تو اُس کے وسِیلہ سے غضب اِلٰہی سے

ضرُور ہی بچیں گے۔'' تم دیکھتے ہو، یسوع مسیح کی موت اور خُدا کے تحفے نے صرف نجات کے معاملے پر ہی کام نہیں کیا۔ خُدا نے نہیں کہا، '' تم جانتے ہو کہ اب میں کیا کرنے والا ہوں۔ میں یہاں آنے والا ہوں۔ میں ایک ہی بار میں یہ دینے والا ہوں۔ میں تمہارے گناہ لے رہا ہوں اور تمہیں ایک راستباز سمجھ دے رہا ہوں۔ میں واپس جانے والا اور اسے بھولنے والا ہوں۔ ہم ایک ذریعہ سے ہٹ کر لینے جا رہے ہیں۔ یہ بنیادی طور پر عیاں ہے کہ کیا کرنے کی ضرورت ہے، پس میں وہ کرنے جا رہا ہوں۔ ہم اسے طریقے سے ہٹ کر حاصل کرنے جا رہے ہیں۔ اور تم لوگوں کے لیے یہی ہے جسے کرنے میں میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ یہ سب کچھ نہیں ہے؛ لیکن یہ تم حاصل کرو گے پس یہی سب کچھ جو میں کرنے جا رہا ہوں۔'' نہیں، تم دیکھتے ہو کہ خُدا ہمیں کچھ زیادہ ہی دینے جا رہا ہے۔

پس جب ہم اُس کے خُون کے باعث اَب راستباز ٹھہرے تو اُس کے وسیلہ سے غضب اِلٰہی سے ضرُور ہی بچیں گے۔

ہماری زندگیوں کو بدلنے کے لیے خُدا اُن میں مسلسل کام میں شامل ہے۔ ایک حقیقی ملکیت کے طور وہ ہمیں راستبازی دیتا ہے۔ تاکہ ہم اپنے اعمال اور اپنے دنوں میں سے نہ گزریں اور اپنے رویوں کی وجہ سے خُدا کے غضبِ الٰہی کو اپنے اوپر نہ لیں۔ یہاں پر زور اپنی ذمہ داری پر نہیں ہے، بلکہ یسوع مسیح کی فضیلت پر ہے۔ وہ واقعی ہمارے ساتھ شامل ہے۔ وہ اپنے فضل اور اپنی قربانی کے وسیلہ سے ہمیں غضبِ الٰہی سے بچانے جا رہا ہے۔ نقطہ یہ ہے اگر یسوع مسیح دُنیا میں آیا ہمیں بچانے کے لیے اور ہماری کافی فکر کی ہے۔ تو پھر ہمارے ساتھ جُڑے رہنے اور ہمیں اپنے ساتھ ملائے رکھنے میں کافی فکر مند ہے۔ وہ اسے دیکھے گا۔ کہ ہم زندگی کی حالت میں اسے ختم نہیں کرتے کہ خُدا کا قہر پڑے۔ وہ اِس کام کے ہونے کا نتیجہ نہیں چاہتا کہ بمشکل نجات کی تجویز یہاں تک کہ اِس کا مطلب قطعی تجزیہ ہے۔ کیونکہ ہماری زندگیاں ضائع ہو رہی ہیں۔ یہ وہ نہیں جس کی وجہ سے وہ ہمیں بچانا چاہتا ہے؛ اور نہ ہی یہ وہ ہے جو وہ کرنے کا ہمارے لیے ارادہ رکھتا ہے۔ وہ ہمیں اپنے خاندان میں لینا چاہتا ہے؛ اور اب وہ ہمیں اپنے خاندان میں رکھتا ہے۔ وہ کام کرنے والا ہے اور اُس نے ہمیں وہاں رکھنا ہے۔ یہی وہ نقطہ ہے جو مقدس رسول پیش کر رہے ہیں۔ ہم اُس کی وسیلہ سے بچائے گئے ہیں۔

کیونکہ جب باوُجُود دُشمن ہونے کے خُدا سے اُس کے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد تو ہم اُس کی زِندگی کے سبب سے ضرُور ہی بچیں گے۔

یسوع مسیح نے ہمیں اپنے خاندان میں داخل کرنے کے لیے اپنی جان دے دی۔ اب وہ ہمیں بچانے کے لیے زندہ ہے۔ یسوع مسیح ہمیں اپنے خاندان میں داخل کرنے کے لیے موا کیونکہ وہ ہمیں صرف اِس لیے وہاں دیکھنا نہیں چاہتا ہے کیونکہ یہ صرف کرنے کی بات تھی۔ یہ صرف اِس لیے نہیں ہے کہ اُس نے کہا ہے، " اچھا، میں اُن کے لیے مرا اور اُن کو چھوٹی سے شروعات دی اور دیکھیں کہ یہ کیسے کام ہوتا ہے۔ میں نے اُن کا صرف حرکت دی کہ دیکھیں کہ کیا یہ وہاں کچھ لے سکتے ہیں۔" یسوع مسیح کی ہمارے تک یہ رسائی نہیں ہے اُس نے ہمیں اپنے خاندان میں شامل کرنے کے لیے یہ بہت بڑی مشکل سہی۔ اُس نے شدید تکلیف، فروتنی، موت اور خُدا سے جدائی سہی۔ وہ گناہگاروں کی فہرست میں کھڑا ہو گیا۔ اور ہمیں گناہوں کے نتائج سے خلاصی مہیا کی۔ اِس سب کے بعد، وہ ہمیں اِس سے اِدھر اُدھر کھسکنے نہیں دے گا۔ خُدا کا تحفہ یہ ہے: وہ مسلسل چل رہا ہے، اُس کی زندگی کے ذریعے سے اُس نے ہمیں نجات دی ہے۔

پَس جب ہم اُس کے خُون کے باعث اَب راستباز ٹھہرے تو اُس کے وسِیلہ سے غضبِ اِلٰہی سے ضرُور ہی بچیں گے۔

یہ یاد رکھیں کہ ہم خُدا کے تحفہ، اُس کے پیار اور اُس کے انتظام کی بات کر رہے ہیں۔ بے شک، اِس تمام کے ذریعے سے، انسان کی قبولیت، انسان کے ایمان اور انسان کے ذمہ داری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لیکن یہ ہمیں بتا رہا ہے۔ کہ ہم کیسے ایمان کے ذریعے سے اِس میں داخل ہوئے اور کیسے ہمیں فضل کے ذریعے سے سب کچھ ملا۔ یہ ہمارے واسطے خُدا کی محبت کا خاص اظہار ہے۔ ماضی کی کامیابی، موجودہ کامیابی، مستقبل کی کامیابی، کا تعلق خُدا کی اپنے لوگوں کے لیے فکر اور اُس کے دِلی تعلق جسے ہمیں متاثر کرنا چاہیے، اس طرح کی سمجھ اور قدر دانی جو شرمندگی کو ختم کرتی ہے اور ہمارے اندر وفاداری، فخر اور دلیری کی ایک عظیم سوچ پیدا کرتی ہے

اور صِرف یہی نہیں بلکہ اپنے خُداوند یِسُوع مسیح کے طُفَیل سے جِس کے وسِیلہ سے اَب ہمارا خُدا کے ساتھ میل ہو گیا خُدا پر فخر بھی کرتے ہیں۔

اب ہماری بات چیت کفارے کی طرف آگئی ہے۔اور ہمیں اسے کچھ جگہ دینی ہو گی۔

ضرورت ہے کہ ہم کفارے کو سمجھیں: یہ کیا ہے، یسوع مسیح نے کیا کیا،اور انسان کے لیے مفاہمت حاصل کرنے کے لیے کس کام کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔

باب نمبر14

رومیوں 11:5 اور صِرف یہی نہیں بلکہ اپنے خُداوند یِسُوع مسیح کے طُفَیل سے جِس کے وسیلہ سے اَب ہمارا خُدا کے ساتھ میل ہو گیا خُدا پر فخر بھی کرتے ہیں۔

رومیوں 12:5 پَس جِس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یُوں موت سب آدمیوں میں پھَیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔

رومیوں 13:5 کیُونکہ شَرِیعَت کے دِئے جانے تک دُنیا میں گناہ تو تھا مگر جہاں شَرِیعَت نہیں وہاں محسُوب نہیں ہوتا۔

رومیوں 14:5 تَو بھی آدم سے لے کر موسیٰ تک موت نے اُن پر بھی بادشاہی کی جِنہوں نے اُس آدم کی نافرمانی کی طرح جو آنے والے کا مثِیل تھا گناہ نہ کیا تھا۔

رومیوں 15:5 لیکن گناہ کا جو حال ہے وہ فضل کی نِعمت کا نہیں کیُونکہ جب ایک شخص کے گناہ سے بہت سے آدمی مر گئے تو خُدا کا فضل اور اُس کی جو بخشش ایک ہی آدمی یعنی یِسُوع مسیح کے فضل سے پَیدا ہُوئی بہت سے آدمیوں پر ضرُور ہی اِفراط سے نازِل ہُوئی۔

رومی بادشاہت کی تشریح کے لیے یسوع مسیح کی خوشخبری کے سادہ آغاز کے لیے مصمم ارادہ جاری ہے، اب رسول کفارہ کے مضمون کے طرف آتا ہے۔ کفارہ نجات کے حصول کا ایک حصّہ ہے۔ یسوع مسیح نے صلیب پر گناہ گاروں کے لیے جو اپنی قربانی دی اُس کے لیے جو کچھ ضروری تھا یہ اُس کا حصّہ ہے، اُس کا دوبارہ زندہ ہونا اور آسمان پر اُٹھایا جانا، ہم جانتے ہیں کہ یسوع مسیح کا دوباہ زندہ ہونا اُس کی خوشخبری کا ایک لازمی جُز ہے۔ ہم صرف یسوع مسیح کی موت اور صلیب کی بات نہیں کر رہے۔ ہم نے اُس کا دوبارہ زندہ ہونے کی بھی بات لازمی کرنی ہے، کیونکہ دوبارہ زندہ ہونے کے بغیر ہماری خوشخبری قابلِ قبول نہ ہوتی۔

خصوصاً کفارہ کا مطلب ہے تباہی، بربادی، مصیبت، آفت اور خطرہ کو دور کرنا، خُدا کے قہر سے منہ پھیر لینا، بحال کر دینا اور رخنوں کی مرمت کر دینا۔ کفارہ کا سروکار انسان میں اِن بنیادی مشکلات، اور ان مشکلات سے ہوئے نقصانات سے ہے۔ اور خُدا کے ساتھ ملاپ کے لیے جدوجہد ہے۔

گناہ اور جرم

کفارہ کا مطلب چار قربانیوں میں سے دو کو یاد کرنا جو بیابان میں خیمہ اجتماع میں گناہگاروں کے لیے دی گئی تھی کی تمثیل نگاری کا ایک اچھا طریقہ ہے۔ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ کہ تم جانتے ہو اور یقین رکھتے ہو کہ پرانے عہد نامہ کے وقت میں جو کچھ بھی ہوا مسیحا اور اُس کی کامیابیوں سے متعلق معنی رکھتے ہیں۔ اِن معاملات کے بارے میں ہو سکتا ہے کہ آپ کو کوئی خاص علم نہ ہو۔ لیکن تم اسے سمجھ جاؤ گے، کیونکہ یہ بڑے سادہ اور جاذبِ نظر ہیں۔ چار اہم ترین قربانیاں تھیں جو خیمۂ اجتماع میں گناہوں کے لیے گذرانی جاتی تھیں۔ یہ گناہ کی قربانی، جرم کی قربانی، نذر کی قربانی اور خوشبو کی قربانی۔ یہ دو جن میں اِس وقت مجھے زیادہ دلچسپی ہے۔ وہ گناہ کی قربانی اور جرم کی قربانی ہیں۔ گناہ کی قربانی اور جرم کی قربانی میں کیا فرق ہے یا کیا کچھ تھا بھی؟ گناہ کی قربانی دیتے ہوئے کیا وہ جرم کی قربانی دے رہے ہوتے تھے؟

تاہم، حقیقت میں یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے۔ مجھے اِس طرح سے اِس کی وضاحت کرنے دیں۔ مجھے اُمید ہے کہ تم اِسے سمجھ جاؤ گے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے میں میرے کچھ دوست تھے، اور اُنہیں جو مشکلات در پیش آتی تھیں وقت بوقت ہم اُن کے بارے میں بات کرتے رہتے تھے۔ ایک موضوع جو کچھ عرصہ بہت زیادہ اہم رہا۔ وہ مجرموں کی بحالی کا تھا۔ بہت سارے لوگ اِس بارے میں بہت زیادہ قائل تھے۔ کہ بحالی کے بارے میں یہ کوششیں کام نہیں آئیں گی۔ تم ایک شخص کو لیتے ہو اور اُس کو اُس کے جرم کی سزا دیتے ہو۔ اُس کے ساتھ کام کرتے ہو، اور تم کیا کر سکتے ہو۔ لیکن جب تم اُسے واپس گلیوں میں بھیجتے ہو۔ تو اکثر وہ پھر جرم کر بیٹھتے ہیں۔ یہ ہے جو وہ جانتا ہے کہ کیسے کرنا ہے۔ یہ اُس کی فطرت ہے، اور بحالی کی کوشش یقیناً اُسے تبدیل نہیں کر سکتی۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ معاشرتی مسائل کے بارے میں دلائل دوں۔ لیکن محض ایک نقطہ کو اُٹھانا ہے۔ خطا کی قربانی انسان کی گناہگار فطرت کے لیے تھی۔ جو کوئی بھی جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ اُس کو اِس کی سزا ضرور ملتی ہے۔ ہم

اِس آدمی کو لیتے ہیں، اور ہم اُس کو جرم کا مرتکب قرار دے دیتے ہیں۔ ہم اُسے جیل میں ڈال دیتے ہیں۔ وہ وقت پر اپنا کام کرتا ہے اور معاشرے کا قرض ادا کرتا ہے۔ پھر ہم اُسے باہر کر دیتے ہیں۔ اور یہ جلدی سے عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ اُس کی فطرت بالکل تبدیل نہیں ہو سکتی۔

دوسری طرف، تم ایک قانون شکن کو لیتے ہو، اور اُس کی بحالی کے لیے کام کرتے ہو۔ اور اُس کی فطرت کو تبدیل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو۔ اب وہ آدمی چوری نہیں کرتا۔ تم جج کو کہتے ہو، ''عزت مآب جج صاحب، ہم نے اِس آدمی کے ساتھ کام کیا ہے۔ ہم نے اس کی اصلاح کی ہے۔ اب یہ چور نہیں رہا۔'' لیکن جج جواب دے گا، '' یہ سب اچھا ہے۔ مجھے یقینی طور پر بہت خوشی ہے۔ کہ اُس نے اپنا معمول اور عادتیں تبدیل کر لی ہیں۔ لیکن چوری کے بارے بڑی کتاب میں لکھے گئے اُس الزام کے بارے کیا ہو گا؟ اُس جرم کا کیا ہو گا جو اُس سے سرزد ہوا ہے؟ اُس کی قیمت کون چُکائے گا؟''

جرم کی قربانی اُن مخصوص گناہوں کا کفارہ ہے جو انسان سے سرزد ہوتے ہیں۔ گناہ کی قربانی اُس کی گناہ گار فطرت کے لیے کچھ کرنے کے لیے ہے۔ جہاں تک کفارے کے ساتھ گناہ کا تعلق ہے۔ انسان کی دو مشکلات ہیں۔ ایک یہ کہ انسان فطری طور پر گناہگار ہے، اور دوسرا یہ کہ وہ رویے کے حساب سے بھی گناہگار ہے۔

کفارے کی مقدس پولوس کی تشریح میں ہم دیکھنے والے ہیں کہ خُدا نے یسوع مسیح کے ذریعے انسان کی بنیادی موروثی مشکلات کا خیال کیا۔ وہ مشکلات ہیں۔ 1) اُس کی فطرت جو اُسے گناہگار بناتی ہے۔ 2) اُس کے جرائم جو خُدا کے انصاف اور شریعت کے برعکس ناپسندیدہ ہیں۔

پَس جِس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یُوں موت سب آدمیوں میں پھَیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔

پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا نے زمین کی تخلیق کی اور پھر انسان کو خلق کیا۔ اُس نے انسان کو زمین پر رکھا۔ وہاں پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ اور وہاں پر موت نہیں تھی۔ پھر، آدم کے ذریعے سے گناہ انسانی تجربے میں داخل ہوا۔ گناہ کے ساتھ موت آئی اور موت انسانی نسل میں داخل ہو گئی۔

ایک چیز جسے انسان نکالنے کی ہمیشہ خواہش رکھتا ہے۔اوراِس کے اثر کے متعلق سوچنے کو اہمیت نہیں دیتا۔جو ہم دوسروں میں، دوستوں میں، ہمارے سنگیوں میں لیکن خاص طور پر اپنے خاندانوں میں دیکھتے ہیں۔ لیکن یہ بہت عام ہے اور روزمرہ زندگی میں ہم تمام لوگوں کے ساتھ ہے۔ جس سے آسانی کے ساتھ چھٹکارہ یا بچاؤ نہیں ہے۔ بہت ساری باتوں کے لحاظ سے انسان کا بیٹا اُسی کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ اُس کی بہت ساری خصوصیات اُس میں ہوتی ہیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بچہ غصے میں کچھ پھینکتا ہے۔ تو کوئی کہتا ہے۔ "اِس نے یہ عادت کہاں سے لی ہے؟" پھر دادی کہتی ہے، " کیا آپ اِس کے باپ کو نہیں جانتے جب وہ بچہ تھا۔"جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو وہ کہہ سکتے ہو، لیکن تم اُن حقائق سے بھاگ نہیں سکتے جو شباہت اور خصوصیات انسان موروثی طور پر اپنے ماں باپ سے لیتا ہے۔ جب آدم گناہگار ہوا تو اُس نے اپنی یہ گناہگار فطرت اپنے بچوں تک پہنچادی۔ تم کہہ سکتے ہو کہ راست معاملہ نہیں ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ اور یہ بہت ساری باتیں ہیں۔ میں اسے بحث و مباحثہ میں لا سکتا ہوں کہ کیا بہت اچھی ہے یا درست ہے یا نہیں ہے۔ اوراِن دعٰووں کو رد کرتا ہے، لیکن اِس لمحہ اِس کو حقیقت میں ایک طرف رکھنا ہے۔ لیکن بامعنی چیز یہاں پر یہ ہے۔ کہ یہ **سچ ہے!** ہم نے یہ گناہگار فطرت اپنے باپ آدم سے لی ہے۔ داؤد کہتا ہے۔ " **گناہ کی حالت میں اپنی ماں کے پیٹ میں پڑا** " "**شریر پیدائش ہی سے کج روی اختیار کرتے ہیں۔**" ایک اور جگہ میں وہ کہتا ہے۔ اوراِس کے علاوہ ایک جگہ فرماتا ہے۔" **میں نے بدی میں صورت پکڑی۔**"

گناہ کی فطرت اور چھوٹے بچے

ہر شخص جو چھوٹے بچوں سے محبت نہیں کرتا اُس کے ساتھ یقیناً بہت بنیادی اور بہت بُرا ہوا ہے۔ چھوٹے بچوں کے لیے میرے اندر ایک نرم گوشہ ہے۔ میں اُن کے ساتھ بہت محبت کرتا ہوں۔ نرمی سے گفتگو کرتا ہوں، وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ میری انجمن کے لوگ آپ کو بتائیں گے کہ مجھے بچوں کے ساتھ ایک خاص اُنس ہے۔ اُن کا خیال ہے کہ مجھ میں ایک اپنائیت کی روح ہے (ہو سکتا ہے کہ میں حقیقی طور پر ابھی بڑا نہیں ہو سکا) اور میں سوچتا ہوں کہ وہ بڑے دلکش ہیں۔ پھر تم کو یہ کرنا ہے کہ ایک شیر خوار بچے کے پنگھوڑے کے پاس کھڑے ہونا ہے۔ اور اُسے بغور دیکھنا ہے اور جب تم دیکھ رہے

ہو گے تو پرانی فطرت کام کرتی ہے۔ وہ چلاتا ہے اگر وہ اپنے راستے پر واپس نہیں آتا۔ تم جانتے ہو کہ اگر ہو ناخوش ہے تو وہ اپنے لیے کچھ کرتا ہے۔ اپنی ساری ذہانت اور دلپذیری کے لیے، وہ بڑا خود غرض چھوٹا لڑکا ہے۔ وہ حقیقت میں وہی چاہتا ہے جو وہ چاہتا ہے، تم نے اُس کے ساتھ جلدی میں کچھ حاصل کیا ہے یا تم ایک بے نیند رات گزارنے والے ہو۔ یہ فطرت اُس بچے کے ساتھ فوری طور پر کام کرتی ہے۔ اگر ہم عام لوگ ہیں۔ ہم اِس بچے سے نفرت نہیں کرتے۔ اِس کی وجہ سے ہم اُن کے ساتھ کوئی بھی دشمنی نہیں بڑھائیں گے۔ لیکن کسی حد تک یہ سچ ہے۔ وہاں فطرت پورے جوبن پر ہوتی ہے۔ تم اِسے واضح طور پر دیکھ سکتے ہو۔ اِس پرانی فطرت کے عیبوں کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ تیار کرنا شروع کرنے کے لیے پرانی فطرت کو حاصل کرنا ضروری خیال نہیں کرتے۔ وہ تمہیں بے وقوف بنا سکتے ہیں، تمہیں دھوکہ دے سکتے ہیں، تم سے جھوٹ بول سکتے ہیں، توجہ لینے کے لیے تمہارے اور تمہارے مہمانوں کے درمیان آ جاتے ہیں۔ اور اِس طرح کی دوسری حرکتیں۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ ہم کس طرح پرانی فطرت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ بعض اوقات ہم گرے ہوئے کرداروں کو بڑا حسین اور چالاک پیش کرتے ہیں، اور صاف بات یہ ہے کہ بعض اوقات وہ ہوتے بھی ہیں۔ پس وہ تمہیں کیا کہتا ہے؟

گناہگار فطرت کی وجہ سے گناہ

اپنے متن کی طرف واپس آتے ہیں، ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہماری گناہگار فطرت کے ساتھ موت بھی موروثی طور پر آئی۔ تم کہتے ہو، ”تم مجھے یہ نہیں کہنے جا رہے، کہ ہم میں موروثی موت ہمارے باپ آدم کی وجہ سے آئی۔“ بہت اچھا، آئیں ہم اسی بات کے ارد گرد گھومتے ہیں۔ کیا تم مجھے یہ بتانے جا رہے ہو کہ تم نہیں تھے؟ کیا تم کسی آدمی کو جانتے ہو جو اِس زمین پر رہتا ہے جو اب تک زندہ ہے۔ اور مرا نہیں۔ کچھ سال پہلے کہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ ایک پرانے مویشیوں کے باڑے کے گیراج میں بیٹھا ہوا تھا۔ جو 94 سال کا بوڑھا تھا۔ اور اُس کے دِنوں کے خاتمہ ہو رہا تھا یا خاتمہ کے قریب تھے۔ میں سوچ رہا تھا کہ تمام لوگ، بہت کم خواہشات کے ساتھ، وہ اُس وقت زندہ تھے زندہ ہیں۔ جو کہ اب مر چُکے ہیں۔ جب سے یہ آدمی پیدا ہوا ہے کروڑوں لوگ مر چُکے ہیں۔ موت موروثی ہے۔ ہم اکثر لوگوں

کو موریل سروسوں کے وقت بتاتے ہیں۔ کہ وہ اِس شخص پر ایک اچھی نظر ڈالیں۔ جو تابوت میں لیٹا ہوا ہے۔ اور غور کریں کہ اُس شخص اور آپ میں صرف تھوڑے سے وقت کا فرق ہے۔ تمہارا وقت آ رہا ہے۔ یہ قابلِ گرفت محاورہ نہیں ہے، ذہین بننے کا ایک راستہ رہا ہے۔ یا کلبی بننے کی کوشش کا راستہ۔ یہ حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کرنے کی ایک کوشش ہے۔ ہمیں اپنے باپ آدم کی طرف سے موروثی موت ملی ہے، اگر تم سوچتے ہو کہ تم مرنے والے نہیں ہو، تو تمہیں حقیقی دُنیا میں آنے کی ضرورت ہے۔ ''موت کو تمام لوگوں نے قبول کیا۔'' اِس بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

ہم ہنوز اپنے باپ آدم کے صُلب سے تھے

یہ اپنے باپ آدم کی طرف سے ہمیں میراث ملی۔ میں یہ اشارہ نہیں کر رہا۔ کہ ہم ذاتی طور پر اِس کے حقدار تھے۔ یہ اِس لیے ہے کہ یہ ہمیں وراثت میں ملی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے روّیے اور اعمال سے یہ ثابت کرتا ہے۔ اگر آدم یہ نہ کرتا تو ہم بھی نہ کرتے۔ اِس طرح سے ہم ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہم آدم کے اعمال سے متفق ہیں۔ حقیقت میں یہی اِس پیراگراف کی قوت ہے۔ متن بیان کرتا ہے، ''کہ کیسے ایک شخص کے ذریعے سے گناہ دُنیا میں داخل ہوا اور گناہ سے موت؛ اور موت تمام لوگوں میں پھیل گئی، کیونکہ سب نے گناہ کیا۔'' یہ یونانی میں فعل مضارع کا جملہ ہے۔ ''کہ سبھی نے گناہ کیا'' الفاظ '' تمام نے گناہ کیا،'' غلط نہیں ہیں، لیکن اِس کی تشریح کی ضرورت ہے۔ اِس کا مطلب کہ **سبھی نے گناہ کیا** بعض اوقات ماضی کی بات ہے۔ تعلیمی لحاظ سے کہ آدم میں سبھی نے گناہ کیا، یا، **آدم کے ساتھ جب اُس نے گناہ کیا**۔ عبرانیوں باب 7 کہتا ہے کہ لاوی، یہودی کاہنوں کا باپ ہے، کے باپ ابراہام نے ملک صدق سالم کو دہ یکی دی، وہ (لاوی) ابھی تک ابراہام کے صُلب میں تھا۔ جب ملک صدق سالم ابراہام سے ملا۔ شاید تمہیں اِس کہانی کا پتہ نہ ہو۔ اور شاید تمہیں پتہ ہو۔ ہم اِس نقطہ سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے ماسوائے اِس طرف اشارہ کرنے کے کہ لاوی نے ملکِ صدقِ سالم کو دہ یکی دی اگرچہ لاوی ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ نہ ہی اُس کا باپ اور نہ ہی اُس کا دادا۔ پھر بھی وہ اپنے عظیم دادا میں موجود تھا اور ملکِ صدقِ سالم کو دہ یکی پیش کی۔ یہ بالکل اُس کے مترادف ہے جو یہاں پر پیش کیا جا رہا ہے۔

آدم مرکزی سربراہ تھا۔ اُس نے اپنی نسل کے لحاظ سے عمل کیا، اور، بالکل اسی سوچ میں، ہم سب عدن میں موجود تھے اور آدم کے ساتھ ہم نے گناہ کیا۔ یقینی طور پر ہم نے اصل میں خود ہی گناہ کیا۔ لیکن عقیدہ کے ایک لازمی پہلو ہے کہ ہم اپنے باپ آدم کے بچے ہیں۔ اُس نے ہماری ہی طرف سے گناہ کیا۔ جسے قبول کرنا ہی ہے، کیونکہ ہم وہاں تھے اور ہم نے قبول کیا تھا۔

اصلی گناہ کی وجہ سے موت

آدم کے عمل کے ذریعے گناہ نسل انسانی میں آیا موت نسلِ انسانی میں آئی یہ سب کچھ گناہ کی وجہ سے ہوا۔

کیُونکہ شَرِیعَت کے دِیئے جانے تک دُنیا میں گناہ تو تھا مگر جہاں شَرِیعَت نہیں وہاں محسُوب نہیں ہوتا۔ تَو بھی آدم سے لے کر موسیٰ تک موت نے اُن پر بھی بادشاہی کی جِنہوں نے اُس آدم کی نافرمانی کی طرح جو آنے والے کا مَثِیل تھا گناہ نہ کیا تھا۔

آدم کو خُدا کا حکم ملا تھا۔ " لیکن نیک وبد کی پہچان کے درخت کا پھل کبھی نہ کھانا کیُونکہ جِس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا۔ " آدم نے خُدا کے حکم کو توڑا۔ اُس نے خُدا کے خلاف بغاوت کی۔ آدم خُدا پر یقین رکھتا تھا، اور حوّا نہیں رکھتی تھی۔ پھر بھی یہ حوّا کا گناہ نہیں تھا۔ جس نے نسلِ انسانی کو قصوروار ٹھہرادیا۔ یہ آدم کا گناہ تھا، ہم اپنے باپ کے خون سے ہوتے ہیں نہ کہ ماں سے۔ میں جانتا ہوں کہ شاید یہ آج کے حقوقِ نسواں کے حوالے سے اچھی بات نہ ہو، وہ ہر ایک کی طرف سے اجر چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ انسان نے اپنے اصلی گناہ کا اجر چاہتا ہے! لیکن یہ تو مسیحت اور بائبل کی الہایات کا ایک روایتی نقطہٴ نظر ہے۔ نام نہاد دور کا فلسفیانہ اور اخلاقی ترمیم پسندی نے اِس پر کوئی اثر نہیں چھوڑا۔ یہ آدم کا گناہ تھا جس نے بنی نوع انسان کو قصوروار ٹھہرادیا۔

آدم سے موسیٰ تک کوئی گناہ نہیں تھا

اِس کے بعد، آدم سے لے موسیٰ تک 3000 سالوں تک کوئی کسی نے حکم الٰہی کو نہیں توڑا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ کیوں؟ کیونکہ اِس دوران احکامات نہیں دیئے گئے۔ وہاں پر گناہ منسوب نہیں ہوتا جہاں پر قانون نہیں ہوتا۔ جہاں پر پولیس نہیں ہوتی وہاں پر کوئی حکم، مذہبی لوگوں کے لیے کوئی لکھا ہوا

دستور نہیں ہوتا۔ تمام احکامات موسیٰ کے دِنوں میں آئے۔ مزید برآں آدم سے لے کر موسیٰ تک موت حکمرانی کرتی رہی۔ کیوں؟ کیونکہ دُنیا میں گناہ تھا۔ یہ سچ ہے کہ تم انسان پر گناہ منسوب نہیں کر سکتے تاوقتیکہ اگر قانون ہے—ایک مجموعۂ قانون یا فرمان جس کو تم حوالہ دے سکتے ہو توڑا گیا ہے۔ لیکن نہ یہ گناہ کو موجود رکھ سکتی نا ہی یہ بطور نتیجہ موت کو روک سکی۔ یہ گناہ اور یہ موت آدم کی حکم عدولی اور عہد شکنی کی وجہ سے آئی۔ اور یہ تم میں، مجھ میں اور آدم کے بچوں میں منتقل ہو گئی۔ اِس نے مجھ پر اور تم پر اثر اور نتیجہ چھوڑا کیونکہ آدم نے بطور ہمارے مرکزی باپ اور ہمارے کارن عمل کیا۔ آدم اور تمام بنی نوع انسان کی سچائی کیا ہے۔ شاید تم اِسے قبول نہ کرو، اور تم اِس کے ساتھ متفق نہ ہو۔ لیکن مجھے ایک سوال پیش کرنے دیں۔ کیا تم مجھے یہ بتانے جا رہے ہو کہ انسان آدم اور موسیٰ کے دور میں نہیں مرا۔ وہ کیسے مرے اگر گناہ دُنیا میں نہیں تھا۔ اور موت آدم کی حکم عدولی کی وجہ سے تمام لوگوں میں منتقل ہو گئی؟ بے شک، وہ مر گئے۔ بے شک، گناہ دُنیا میں تھا؛ اور بے شک، اُس کا اثر ہماری زندگیوں پر تھا۔ تم اِس کے بارے میں اپنے دلائل دے سکتے ہو۔ اور کہتے ہو کہ یہ وہ راستہ نہیں ہے جو ہونا چاہیے تھا؛ لیکن حقیقی طور تمہارے لیے کچھ بھی اچھا نہیں ہونے جا رہا۔ نقطہ یہ ہے: یہ وہاں تھا اور ایسا ہی ہوا، اور یہ مشکل تھی۔ اِس کی وجہ سے، یسوع مسیح یہ کرنے کے لیے دُنیا میں آئے۔ یہی وہ نقطہ ہے جو ہونے والا ہے۔

بُری فطرت قانون اور جرم کے بغیر اپنا آپ ظاہر کر سکتی ہے۔

انسان آدم کی حکم عدولی کے بنیادی نتیجہ میں گناہ اور موت کو جھیل رہے ہیں۔ بلکہ وہ اپنی زندگیوں اور معاشروں میں نتائج بھی بھگت رہے ہیں۔ سیلاب کے پہلے والے دِنوں میں، مثال کے طور پر، انسان کے رویّے خُدا کی نظر میں بُرے تھے۔ یہ قانون کی خلاف ورزی نہیں تھی، یہ جرم نہیں تھا، کیونکہ کوئی قانون نہیں تھا۔ پھر بھی انسان فطری طور پر بُرا تھا۔ جو بھی اُس نے کیا وہ بُرا تھا۔ نہیں، خُدا نہیں کہہ سکتا، ''تم نے تیسرا حکم توڑا ہو یا دوسرا یا پانچواں یا نواں یا دسواں۔'' لیکن خُدا کہہ سکا کہ انسان کے دِل کے خیالات اور تصورات ہمیشہ بُرے رہے ہیں۔ کیونکہ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ وہ تھے۔ اُن کی فطرت گناہ سے بھری ہوئی ہے، اور اِس گناہگار فطرت کی وجہ سے گناہ وجود میں آتا ہے۔ اور آدم کی حکم عدولی کا اثر تمام بنی نوع انسان پر ہوا۔ اگرچہ آدم سے لے موسیٰ تک کوئی قانون نہیں تھا۔ پھر بھی، '' **آدم سے لے کر موسیٰ**

تک موت نے اُن پر بھی بادشاہی کی جنھوں نے اُس آدم کی نافرمانی کی طرح جو آنے والے کا مثیل تھا گناہ نہ کیا تھا۔" آدم نے کچھ کیا اور ہم پر اُس کا اثر ہوا۔ ہم نہیں جانتے کہ آدم نے کیا کیا۔ ہم نے نیکی اور بدی کے درخت کا پھل نہیں کھایا۔ ہم باغِ عدن میں نہیں تھے۔ اور ہم نے خُدا کا حکم نہیں توڑا۔ لیکن ہم پر اُس کا اثر ہوا جو کچھ آدم نے کیا۔ آدم ہمارا رسمی باپ ہے۔ اور اُس نے نسلِ انسانی کی خاطر جھوٹ بولا۔ اور اِس سے تمام دُنیا پر اثر پڑا۔

خُدا کی تصویر میں انسان اور خُدا کی محبت

بہت سے لوگوں نے ردِ عمل ظاہر کیا کہ یہ بہت نامناسب ہے یہ زود حسیوں کو ناخوش کرتا ہے۔ شاید یہ غلط دیکھا گیا، شاید ہم اِس قیاس کو سمجھ سکیں؛ اِس سے پہلے کی تم اِن خیالات کے ساتھ بہت دور تک جاؤ، اِس پر غور کریں: "**جو آنے والے کا مثیل تھا؟**" کس کا مثیل؟ یسوع مسیح کا مثیل۔ کس طریقے سے آدم کی حکم عدولی اور یسوع مسیح نے جو کچھ کیا اُس میں مناسبت ہے؟ یہی ہے جس کی پولوس رسول یہاں پر تشریح کر رہا ہے اور سکھا رہا ہے:

لیکن گناہ کا جو حال ہے وہ فضل کی نِعمت کا نہیں کیونکہ جب ایک شخص کے گناہ سے بہت سے آدمی مر گئے تو خُدا کا فضل اور اُس کی جو بخشش ایک ہی آدمی یعنی یِسُوع مسیح کے فضل سے پَیدا ہُوئی بہت سے آدمیوں پر ضرُور ہی اِفراط سے نازِل ہُوئی۔

پہلی چیز جو مجھے اِس متروک سے کرنے کی ضرورت ہے، تقریباً ٹیڑھی میڑھی زبان کے ساتھ، اِس آیت کا ایک حصّہ یہاں بیان کرنے کے لیے ہے تاکہ تم سمجھ سکو کہ یہ کیا کہہ رہی ہے۔ یہ کفارہ کی روایتی تعلیم کا دل کے لیے بہت ضروری ہے۔ اِس کے علاوہ دُنیا کے تمام جدید تراجم میں میں نے منتخب یونانی متن دیکھا ہے جو مکمل طور پر غلط ہو گیا ہے۔ (انتخابیت کے ساتھ یہ مشکل ہے، لیکن یہ ایک الگ بات ہے) یہاں پر ایک تفصیل ہے:

لیکن انسانوں کا معاملہ میں جو آدم کے گناہ کے مرتکب نہیں ہوئے، لیکن اِس کی وجہ سے مر گئے، پس یہ بھی ایک فضل ہے۔

دوسرے لفظوں میں ' لیکن گناہ کو جو حال ہے ' کا مطلب: اُن لوگوں کے بارے جنہوں نے گناہ کا ارتکاب نہیں کیا۔ایک مناسبت ہے۔ایک سوچ ہے جس میں گناہ اور فضل ایک جیسے ہیں۔ یہاں پر ''**لیکن گناہ کا جو حال ہے وہ فضل کی نِعمت کا نہیں کیونکہ جب ایک شَخص کے گناہ سے بہت سے آدمی مر گئے تو خُدا کا فضل اور اُس کی جو بخشش ایک ہی آدمی یعنی یِسُوع مسیح کے فضل سے پَیدا ہُوئی بہت سے آدمیوں پر ضرُور ہی اِفراط سے نازِل ہُوئی۔**'' آیت 15۔ ہم نے وہ کچھ نہیں کیا جو آدم نے کیا، لیکن ہم پر اِس کا اثر ضرور پڑا۔ '' اُتنا ہی'' ہم نے وہ نہیں کیا جو **یسوع نے کیا۔** لیکن ہم پر اثر ڈالا۔ مبہم زبان کی عظیم ضرورت بائبل میں کہیں بھی نہیں ہے۔ متن دیکھیں۔اگر تم یہ کروگے، تو مطلب تمہارے لیے واضح ہو جائے گا۔ مقدس پولوس یہاں پر اختلاف پیدا نہیں کر رہا بلکہ موازنہ کر رہا ہے۔ اگر گناہ اور فضل اصولوں میں ایک جیسے نہ ہوتے، تو ہم میں سے کسی کے لیے نجات بھی نہ ہوتی۔

مضبوط شفاعت: بنی نوع انسان کی نجات کے داخلہ کا راستہ

آدمی نے اپنی نسل کی خاطر عمل کیا، اور تمام انسان جو آدم کے بچے تھے اُن پر آدم کے عمل سے اثر ہوا۔ اور مسیح نے نئی نسل کی خاطر عمل کیا، اور تمام انسان جو یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے اُس کے بچے ہیں اُن پر اُس کے عمل کے ذریعے سے اثر ہوا۔ صرف آدم کی حکم عدولی اور گناہ نے تمام انسانوں کو گناہگار بنا دیا۔ اور تمام انسانوں پر موت لے آیا۔ پس مسیح کی بھلائی اور اُس کی راستبازی اور اُس کی موت تمام گناہگاروں کے لیے (معافی لائی اور اُن کو راستبازی دی) راستبازی لائی اور تمام نسل کو زندگی دی۔ ہم نے وہ نہیں کیا جو آدم نے کیا، لیکن ہم پر اُس کا اثر ہوا۔ ہم نے وہ نہیں کیا جو یسوع نے کیا، لیکن ہم پر اُس کا اثر ہوا۔ تم دیکھتے ہو کہ خُدا نے یہ راستہ کیوں قائم کیا؟ یہ کیسی خوش قسمتی ہے کہ آدم کے گناہ سے متاثر ہونا تمام انسانوں کے لیے نامناسب نہیں تھا۔ اگر یہ اِس اصول کے لیے نہیں تھا۔ ہم مسیح کی راستبازی سے متاثر نہیں ہو سکے۔ اگر یہ اصول نہیں تھا کہ باپ عمل کرتا ہے اور بچے اُس سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور پھر تمہارے اور میرے لیے کوئی نجات نہ ہوتی۔ انسان کے لیے نجات صرف یسوع مسیح کے ذریعے ہوتی۔ اور دوسرے کسی کے وسیلے سے نہ ہوتی، کیونکہ وہ صرف اپنے ہی بل بوتے پر یہ کرتے نہ کہ ہمارے اور ہم میں سے کسی کو متاثر نہ کرتا۔ معاملے کی فلسفیانہ اور معذرت خواہانہ دلیل دینے کے لیے یہ

ضروری اور لازمی تھا۔ روم کی کلیسیاء کے لیے مقدس پولوس کا یہاں پر نقطہ یہ ہے کہ یہی راستہ ہے اور کفارہ کا حصّہ ہے۔ ہاں ہم آدم کی حکم عدولی سے گناہگار بنے، لیکن یسوع مسیح کی راستبازی سے ہم راستباز بنے۔

دو اصولوں کے درمیان معمولی اختلاف عقیدے کو تباہ نہ کریں

بے شک، یہاں پر فضل اور گناہ کے درمیان کچھ اختلافات ہیں۔ انسان کچھ نہیں کہہ سکتا چاہے وہ آدم کے خاندان میں پیدا ہوا ہے۔ جو یسوع مسیح کے ذریعے خُدا کے خاندان میں پیدا ہوا ہے اِس وجہ سے اُس کے پاس کچھ کہنے کو کچھ ہے۔ لیکن کیا یہ کچھ کر سکتا ہے، وہاں پر اصول ہے۔ یسوع مسیح کی راستبازی ہمارے فائدے کے لیے عمل کرتی ہے۔ مفت انعام یعنی فضل —— ایمان اور فضل کے وسیلہ سے خُدا کا انعام —— جو کچھ یسوع مسیح نے کیا یہ ہمیں اُس سے مستفید کرتا ہے۔ اور گناہگار فطرت کا خیال کرتا ہے۔ یہ گناہگار فطرت کو خارج کر دیتا ہے، اور اُس گناہگار فطرت سے موت آتی ہے۔ ایمان اور فضل کے ذریعے سے، ہمیں یسوع مسیح کی راستباز فطرت کے ذریعے سے کفارے کا حصّہ اور ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے۔ جو اِس راستباز فطرت کے ذریعے سے آتی ہے۔

اور جُرم کی قربانی

اب اِس کا ایک اور امر، اور وہ جُرم ہے۔ جب زمین پر موسیٰ کی شریعت کے انتشار کو استحکام ملتا ہے۔ تو نتیجہ کے طور پر بہت سی حکم عدولیاں اور قانون شکنیاں ہوتی ہیں۔ تو یہ گناہگار میں فطری طور پر بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور خُدا کے راستباز قانون میں یہ تضاد لاتی ہے۔ یہ جرائم خُدا کے عدل کے ساتھ انسان کے مشکلات کھڑی کرتا ہے۔ یسوع مسیح خُدا کی شریعت کو قائم رکھنے کے لیے لائے۔ اور خُدا کی نظر میں راستبازی لائے۔ وہ عورت سے **قانون کے مطابق** پیدا ہوئے۔ یہ انسان کے لیے خُدا کی شریعت کو قائم رکھنے کا ایک ظاہری مقصد تھا۔ یہ اُس نے کیا بے شک کیا، اور یسوع مسیح کا یہ عمل ہمارے لیے مؤثر ہوا۔ اور تم دیکھتے ہو۔ کہ آدم کے اعمال گناہگار فطرت لائے اور آخر کار گناہ جس نے اِس گناہگار فطرت کو مزید بڑھایا۔ لیکن یسوع مسیح کے کفارہ میں ہمیں راستباز فطرت عطا کی گئی؛ اور یسوع مسیح کے ذریعے سے ہمیں راستباز رویّہ دیا گیا۔ جس نے راستباز فطرت کا مزید بڑھایا۔

باب نمبر15

رومیوں5:11 اور صِرف یہی نہیں بلکہ اپنے خُداوند یِسُوع مسِیح کے طُفَیل سے جِس کے وسیلہ سے اَب ہمارا خُدا کے ساتھ میل ہو گیا خُدا پر فخر بھی کرتے ہیں۔

رومیوں5:12 پَس جِس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یُوں موت سب آدمیوں میں پھَیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔

رومیوں5:13 کیُونکہ شَرِیعَت کے دِیئے جانے تک دُنیا میں گناہ تو تھا مگر جہاں شَرِیعَت نہیں وہاں محسُوب نہیں ہوتا۔

رومیوں5:14 توَ بھی آدم سے لے کر موسیٰ تک موت نے اُن پر بھی بادشاہی کی جِنہوں نے اُس آدم کی نافرمانی کی طرح جو آنے والے کا مثِیل تھا گناہ نہ کیا تھا۔

رومیوں5:15 لیکن گناہ کا جو حال ہے وہ فضل کی نِعمت کا نہیں کیُونکہ جب ایک شَخص کے گناہ سے بہت سے آدمی مر گئے تو خُدا کا فضل اور اُس کی جو بخشش ایک ہی آدمی یعنی یِسُوع مسِیح کے فضل سے پَیدا ہُوئی بہت سے آدمیوں پر ضرُور ہی اِفراط سے نازِل ہُوئی۔

مفاہمتانہ زندگی

ابھی تک ہم کفارہ کے موضوع پر ہی ہیں۔ ایک اچھی جدید اصطلاح کی جو ہم بیان کر جا رہے ہیں۔ کہ کفارہ مفاہمت ہو سکتا ہے۔ کبھی کبھی یہ ہمارے لیے کھو جاتا ہے، جدید خیالات، تعلیمات اور درست رویّے، بھلائی، اور سچائی اور زندگی کے تمام لازمی عناصر کے درمیان گڑ بڑ میں جو مطمئن کرتے اور مستقبل رکھتے ہیں۔ شاید راستوں میں سے ایک راستہ ہمارے پاس فانی انسان کی گومگو کی کیفیت کو خول میں بند کر سکنے کا ہے کہ اُس کا کوئی مستقبل نہیں ہے کیونکہ وہ درستگی، عزت داری اور سچائی کے ذریعے رویّہ رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ انسانی زندگی کے رویّے کا طریقہ کار اِس بات کی گواہی دیتا ہے کہ وہ خود غرض، لالچی، تشدد سے بھرپور، شہوت پرست، بداخلاق، برگشتہ، کجی اور اِس طرح کی تمام بُری

خصوصیات سے بھرپور ہے۔ یہ انسان شناسی کے معیار پر مستقبل کے لیے اُمید پیدا کرتی ہے۔ جو خلافِ قیاس اور افسردہ بات ہے۔

اب خداوند یسوع مسیح کے ذریعے سے خُدا نے مفاہمت پر اثر انداز ہونے اور انسان کو اپنے ساتھ، دُنیا کے ساتھ، سچائی اور عدل کے ساتھ درست رشتے کی طرف لانے کے لیے ہمارے لیے کچھ کیا ہے۔ انسانوں کی خُدا اور ایک دوسرے کے لیے محبت میں اکٹھے رہنے اور آپس کی عزت اور احترام کو ممکن بنانے کے لیے مفاہمت اسے ممکن بناتی ہے۔ کیونکہ مفاہمت میں یہ ایک مکمل درجہ ہو گا، انسان کا ایک مستقبل ہو گا۔ جیسا کہ تمام مسیحیوں کے خیال میں، مفاہمت اصطلاح سے نہیں آتی۔ بلکہ موت اور نئے جنم کے عظیم اصول کے ذریعے — نئی پیدائش اور نئی زندگی۔ آج **دوبارہ پیدا** ہونے کی یہ اصطلاح سُننے میں تھوڑی خبطی لگتی ہے۔ جو بہت سے لوگوں کی زندگی کے بہت سے راستوں میں یہ پھینکی جاتی ہے۔ کسی کو صرف اُمید ہے کہ بائبل کی نئی پیدائش کی تعلیم کے پیچھے گہری مسیحی سچائی جدید زمانے کی فرسودگی میں کھو نہیں جائے گی۔ ادراک سے بڑھ کر کچھ بھی ہماری سمجھ سے زیادہ لازمی نہیں ہے موت اور نئی پیدائش میں کیا شامل ہے۔ فناپذیری کے مخمصے کا واحد راستہ موت ہے۔ اور نئی پیدائش میں دوبارہ زندہ ہونا ہے جو کہ ایک نئی کیفیت ہے۔ بے شک یہ نئے جنم اور توبہ کی مسیحی تعلیم کا ٹکڑا اور حصّہ ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ موت نے آدم سے لے کر موسیٰ تک بنی نوع انسان پر حکمرانی کی ہے۔ یہاں تک اُن پر بھی جنھوں نے وہ نہیں کیا تھا جو آدم نے کیا تھا۔ لیکن وہ اُس سے متاثر ضرور ہوئے تھے۔ پس ہم نے آدم کو بطور اپنے مرکزی باپ کے طور پر دیکھا ہے۔ جس نے اپنے بہت سے بچوں کی جانب سے عمل کیا۔ جنھوں نے وقت کے تسلسل میں پیروی کی اور آدم کے رویّے سے متاثر تھے۔ اب ہم ایک دوسرے لڑائی کے معاملے پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ جو برائی اور عدل کے درمیان ہے — اِس میں بُرے انسان کی دخل اندازی بھی ہے۔ برائی کی وجہ سے انسان کی خُدا کے ساتھ رشتے میں ایک سنجیدہ مشکل ہے۔ یہ بالخصوص بُری فطرت نہیں ہے۔ کہ اِس باب پر نظریں مرکوز کر رہے ہیں، لیکن جو فطرت کی وجہ سے بُرے ہیں اُن کا بُرا رویّہ ہے۔ اِس لیے ہم خُدا کی شریعت پر نگاہ کو مرکوز کر رہے ہیں۔ میرا خیال نہیں ہے کہ جدید زمانے کے لوگوں کا کچھ بھی سمجھنا، خُدا کی راستباز شریعت اور انسان کا گناہ کیونکہ اُس کا

خُدا کی شریعت کی خلاف ورزی کو قبول کرنا مشکل کام ہے۔ یقیناً تنقیدی طور یہ ضروری نہیں ہے اگر کوئی آدمی اپنے عملوں کے ذریعے سے حل اپنی ملامت کا ڈھونڈنا ہے۔ ہماری بغاوتوں، مطلق العنانیت اور انقلابی معاشرے میں ہم نے اپنی مجموعی سوچ کو یقین میں موڑ دیا ہے کہ انسان کے لیے نظم وضبط اور شریعت کے ماتحت رہنا غیر ضروری ہے۔ قوانین اور نظم وضبط انسان کو بُرا اور ذلیل کر دیتے ہیں۔ گرِے ہوئے انسان کے لیے سچی آزادی کا مطلب افراتفری، خود مختاری اور اختیار خود اختیاری ہے۔ اِس میں، بغاوت کا بنیادی اظہار اور خُدا کے لیے گستاخی کی دلالت ہے۔ جدید انکشاف، نظریہٗ وجودیت ، معاشرتی انسان نقطہ پر آیا جہاں پر اُس نے خالق کے وجود کی پہچان نہیں کی۔ اور **خالق کو پہچاننے کی ضرورت محسوس نہ کی۔** یہ معاشرے کے مکمل پس منظر کا نتیجہ تھا۔ لیکن ہمارا اِس کی معاشرتی مشکلات سے بہت زیادہ تعلق نہیں تھا۔ جو اِس رحجان نے انسان میں پیدا کی۔ ہمارا تعلق انسان کی اُن مشکلات سے ہیں جو انسان اور خُدا سے متعلق ہیں، جو انسان کی خُدا سے برگشتگی ہے۔ جو نئی زندگی اور مستقبل کی اُمید سے تعلق اور مفاہمت کے لیے اُس کی ضرورت ہے۔ یہ ہے جس کے لیے یسوع مسیح نے اپنی مفاہمت کے انسانی معاملات پر اثر میں اپنی شمولیت کی طرف قدم بڑھایا ہے اسی بات پر ہماری نظریں مرکوز ہیں۔

دس احکام اور عمرانیات

یہ اتنا ہی دلچسپ ہے جتنا کہ جدید ماہرینِ عمرانیات نے گاہے بگاہے تجویز کیا ہے ایک طرف کہ دس احکام ہماری تمام مشکلات کے ذمہ دار ہیں۔ یہ اکیلا آیا۔ اور انسان کو سکھایا۔ اُسے یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اُسے وہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ پھر انسان، اِن احکامات کی خلاف ورزی کر کے اپنی آزاد مرضی کا اظہار کر رہا ہے۔ لیکن کیونکہ اُسے سکھایا گیا ہے۔ کہ اُسے یہ نہیں کرنا چاہیے، جرم کا ایک احساس اِس کی وجہ سے ہے۔ گناہ نے اُس کی زندگی کو دبا دیا ہے۔ کچھ جدید مفکرین نے یہ دلائل دیئے ہیں۔ کہ ہر جرم ایک دیوانگی کا عمل ہے۔ اور جنون گناہ سے آتا ہے اور تمام گناہ شریعت کے وجہ سے سامنے آئے۔ پس ہمارے معاشرے کا تمام بگاڑ یہودی مسیحی اخلاقیات اور شریعت سے ہے۔ یہ وہ ہے کہ جس نے تعلیم دے کر یہ تمام بوجھ انسان کی کمر پر لادا کہ اُسے یہ مخصوص چیزیں نہیں کرنی چاہیے اور اُسے نظم وضبط کی پیروی کرنی چاہیے

آج کل ماہرین عمرانیات نے کیا کھویا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اِس دُنیا میں نسلِ انسانی پہلے سترہ سو سال میں کیسے رہتی تھی —— خالص نظریہ وجودیت کا غلبہ۔ ہر انسان بالکل وہی کرتا تھا جو وہ کرنا چاہتا تھا۔ کوئی قوانین نہیں تھے اور کوئی بھی قانون وہاں کبھی بھی نہیں تھا۔ سوائے ایک قانون کے جو آدم کو باغِ عدن میں دیا گیا تھا۔ کوئی بھی انسان اُن کو بتانے والا نہیں تھا جو بتاتا کہ یہ کرنا ہے۔ اور نہ ہی خُدا کی طرف سے کچھ کرنے کے لیے کہا گیا۔ یا کوئی بھی جائز صاحبِ اختیار نہیں تھا۔ کون جانتا ہے کہ کوئی ہو جو اپنے پڑوی کو کچھ بتائے: '' میرے بیل کو اکیلا چھوڑ دو،'' یا ''میری بیوی کو اکیلا چھوڑ دو،'' یا جو کچھ بھی؛ لیکن نقطہ یہ ہے۔ کہ خُدا کی طرف سے کوئی قوانین معاشرے کے لیے نافذ نہیں کیے گئے۔ اور اُس کی طرف سے کوئی صاحبِ اختیار مقرر نہیں کئے گئے تھے۔ یہ ایک نظریۂ وجودیت کا معاشرہ تھا جہاں پر ہر آدمی نے وہ کیا جسے وہ اچھا خیال کرتا تھا۔ پھر بھی یہ معاشرہ، جسے ماہر عمرانیات ایک مثالی معاشرہ قرار دیتے ہیں، خُدا، پیدائش کے 5 ویں باب میں، اِس زمین پر انسان کے تجربہ میں بہت کمتر نقطہ کہلاتا ہے۔ بدمعاشی، تشدد اور خون خرابہ ہونا بہت عظیم بات بن گئی ہے۔ اسے ختم ہونا ہے۔

پیدائش کے طوفان سے پہلے معاشرے کی یہی حالت تھی۔ جب خُدا نے بنی نوع انسان سے کہا کہ وہ زیادہ دیر تک زمین پر زندہ نہیں رہے گا۔ کیونکہ معاشرہ مکمل طور پر برباد سا ہو گیا تھا۔ اُس وقت کے دوران کوئی قانون اور قانون نافذ کرنے والے نہیں تھے اور گناہ گار فطرت خُدا کی یا انسان کی مخالفت کے بغیر خود بخود ظاہر ہو گئی۔ عظیم طوفان کے بعد، تلوار معاشرے پر رکھ دی گئی تھی۔ اور خُدا نے کہا، **''جو آدمی کا خون کرے اُس کا خون آدمی سے ہوگا''** یہ اِس لیے کیونکہ انسان نے اپنے آپ کو ثابت کر دیا کہ وہ زمین پر دہشت و ڈانٹ ڈپٹ کے بغیر رہنے کے قابل نہیں ہے خُدا نے کہا کہ خوف ہی ایک ایسی زبان ہے جو انسان سمجھتا ہے۔ اگر ہم اُسے خوف زدہ نہیں کرتے، تو وہ اپنے آپ کو اور دوسروں کو تباہ و برباد کر دے گا۔ اگر ہم خوف و ڈر کو اپنے اندر رکھنے جا رہے ہیں۔ ہم انسان کے اعمال کے نتائج کو جوڑنے جا رہے ہیں۔ کوئی بھی انسان جو جاتا ہے اور کسی کو بغیر کسی وجہ کے قتل کرتا ہے۔ وہ بھی انسان کے ہاتھوں سے قتل ہو گا۔ یہ عدل کا قانون اور قسم ہے اور مقدس خُدا جس نے معاشرے کے حفاظت کے لیے اِس قانون کو بنایا ہے۔ نہ یہ کہ اِسے زِچ کرنے کے لیے۔ انسان کے بارے میں دکھایا گیا ہے، تقریباً سترہ سو سال تک، بغیر

کسی قانون اور نظم وضبط کے ایک سرگرم معاشرہ کو یہ وجود میں نہیں لا سکا۔ وہ یہ نہیں کر سکا، اور وہ ایسا کرے گا بھی نہیں۔

لکھا ہوا دستور

اس بنیادی قانون کی وضاحت کی گئی، اُسے بڑھایا گیا اور موسیٰ کے دِنوں میں اُس دستور کا اعلان کیا گیا۔ یہ بنی اسرائیل کی مصر کی اسیری سے آزادی کے بعد کیا گیا جب وہ بحیرہ احمر کے تجربے سے گزرے۔ یہ بائبل کی عظیم کہانیوں میں سے ایک ہے اور اسے بہت سے لوگ پسند کرتے ہیں۔ اور سینا کے بیابان میں اسرائیل کو لوگ ایک قوم بن گئے، اور خُدا نے اُنہیں قوانین دیئے۔ بے شک، لوگوں نے کہا کہ وہ شریعت چاہتے ہیں۔ انہوں نے موسیٰ سے کہا، '' تم ہمیں ملامت کرتے ہو کہ ہم میں راستبازی نہیں ہے، لیکن ہم نہیں جانتے کہ یہ کیا ہے۔ اگر آپ ہمیں صرف ایک قانون دیتے اور ہمیں بتاتے ہمیں کیا کرنا چاہیے تب ہم جانتے کہ تم کیا چاہتے ہو، تب ہم اِس کام کو کرتے اور بہت زیادہ خوش ہوتے۔''

پس خُدا نے موسیٰ کو پہاڑ پر اوپر بلایا اور اُسے شریعت دی اور بتایا کہ لوگوں کے پاس واپس جا کر دیکھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ بے شک، اگر تم کہانی کو جانتے ہو، تو انہوں نے موسیٰ کے واپس آنے سے پہلے تمام قوانین کو توڑ دیا تھا۔ یہ عہد کی ناکامی کی گواہی ہے۔ اِس بارے میں بہت سی باتیں کہی جا سکتی ہیں، لیکن اب جن باتوں میں ہمیں دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ یہ شریعت حکم عدولی اور عہد شکنی لائی۔ آدمی ایک قسم کا ایسا شخص (انڈین گوِّر Indian-giver) جو تحفہ دیتا ہے اور واپسی کا تقاضا بھی کر دیتا ہے وہ بڑے عظیم ارادے بناتا ہے، وہ وسیع منصوبوں کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو چیزوں کے لیے گروی رکھ لیتا ہے۔ اگر کام ہو نہیں پاتا تو وہ اُسے مکمل کرنے کی نیت بھی نہیں رکھتا۔ اِس واقعے میں وہ اپنے کندھے اُچکاتا ہے۔ اور یہ رائے پیش کرتا ہے کہ ایسا کبھی کبھی ہو ہی جاتا ہے، اِسے بھول جاؤ اور اگلے کام کی طرف توجہ دو۔ بعض اوقات انسانی معاشرے میں یہ کام ہوتا ہے اور بعض اوقات نہیں ہوتا۔ لیکن خُدا کے حضور ایسا نہیں ہوتا۔ جب آپ خُدا کے ساتھ معاملات طے کرتے ہیں۔ تو اپنی حصّے کی سودے بازی کے لیے تم خود جوابدہ ہوتے ہو۔ خُدا نے شریعت کا ایک معاہدہ کیا۔ اور شریعت کی خلاف ورزی ایک لعنت لے کر آئی۔ یہ خلاف ورزیاں جرائم کی شکل میں ظاہر ہوئیں۔ یہ سمجھنا ہر ایک کے لیے اتنا آسان نہیں ہے۔ ہم یہ

سب کچھ اُس وقت سمجھتے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں۔ کہ گمراہ کن تعلقات والا کار کو چوری کرنے والا اپنے وعدے کو توڑنے والا قابلِ نفرت شخص آتا ہے۔ یہ جرائم کی تعداد جو ملامت لاتی ہیں اور کچھ ایسا ہونا چاہیے جو ہر چیز کو برابر کردے۔ اگر ہم انصاف سے آزاد ہوتے ہیں۔ بہت سے معاملات میں ملزم، اگر اُس نے جرم کیا ہے، تو اُس کا خمیازہ تو بھگتنا پڑے گا۔ لیکن خُدا کے ساتھ اُسے کچھ بھی ادا نہیں کرنا پڑے گا۔ یہاں پر دوبارہ سے وہی بات یعنی یسوع مسیح کی ضرورت اور کفارہ کی بات آتی ہے۔

رومیوں 16:5 اور جیسا ایک شخص کے گناہ کرنے کا انجام ہُوا بخشش کا وَیسا حال نہیں کیونکہ ایک ہی کے سبب سے وہ فیصلہ ہُوا جس کا نتیجہ سزا کا حکم تھا مگر بہتیرے گناہوں سے ایسی نعمت پیدا ہُوئی جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ لوگ راستباز ٹھہرے۔

میں وضاحت کی اُمید میں اِس کی تشریح کروں گا: "**اُن لوگوں کے معاملے میں جو ملامت کے تحت ہیں اور اُنہیں موت کا سامنا ہے، اِس لیے نہیں کہ آدم نے کیا کیا بلکہ اُن کی اپنی وجہ سے، اور اُن کے اپنے اعمال کی وجہ سے، اُن کے لیے یہ تحفہ ہے**" اِس کہاوت میں " پس یہ تحفہ ہے،" مقدس پولوس رسول اُس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کہ خُدا کا تحفہ مشکلات کا خیال کرنے کے لیے اُسے ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ یسوع مسیح کی زندگی، موت اور دوبارہ زندہ ہونے پر بھی آیا۔ ہم دیکھیں گے کہ جیسے جیسے ہم آگے بڑھیں گے یہ کیسے کام کرتا ہے۔

گناہ یا جرم

ہم نے پہلے اِس پر غور کیا ہے کہ گناہ اور فضل میں ایک یکسانیت اور مطابقت ہے۔ آدم نے عمل کیا اور ہم سب پر اُس کا اثر پڑا۔ یسوع مسیح نے عمل کیا اور ہم سب پر اُس کا اثر پڑا۔ جب ہم ایمان اور توبہ سے خُدا کے خاندان میں پیدا ہوتے ہیں۔ تو ہم یسوع مسیح کی فطرت پاتے ہیں۔ اور اُس میں ہم راستبازی کی صلاحیت پاتے ہیں۔ جو کچھ یسوع مسیح نے کیا ہے اور جو ہم نے اُس سے روحانی پیدائش کے وسیلے سے حاصل کیا ہے اُس سے ہم متاثر ہوئے ہیں۔ یہ ایک لازمی مسیحی عقیدہ ہے۔ اگر تم اپنی نئی پیدائش اور یسوع مسیح کی فطرت کی وراثت اور روح القدس کے تحفے کو جو ہماری زندگیوں میں تعلیم دینے اور مدد کرنے کا بیڑا اُٹھا کر آتا ہے کو رہنے دیتے ہیں۔ تو ہم انجیل کی سچائی کو کھو دیتے ہیں۔ اگر گرے ہوئے شخص

پر بہتری پیدا کرنے کے لیے بھلائی کا کوئی اثر ہوتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ تو تم واپس دنیاوی مذہب کی طرف چلے جاتے ہو۔ یہ مسیحی سچائی نہیں ہے۔ مسیحی سچائی یہ ہے جو کچھ ہم اپنے منبع مسیح سے حاصل کرتے ہیں۔ (جب ہم اُس کے خاندان میں پیدا ہوتے ہیں) اُس کی راستباز فطرت، بالکل ویسے ہی جیسے ہم نے آدم سے گناہگار فطرت ورثے میں پائی ہے۔ یہی مطابقت یا یکسانیت تھی۔ اور بائبل میں شامل تھی۔ **"لیکن گناہ کا جو حال ہے وہ فضل کی نعمت کا نہیں۔"** لیکن اب ہم کفارہ میں مختلف ہیں:

آدم نے کچھ کیا اور اُس کے نتیجہ میں جو کچھ آدم نے کیا ہم نے گناہ گار فطرت پائی۔ یہ سب کچھ آدم کی طرف سے تھا۔ پھر، اِس گناہگار فطرت کی میراث، کی وجہ سے ہم نے بہت سے گناہ کیے۔ یہ آدم کا قصور نہیں تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے آدم کی فطرت پائی ہے۔ یہ درست ہے، لیکن ہم نے آزاد مرضی اور اخلاقی فرض کی وراثت بھی پائی ہے۔ اگر تم کسی راستہ کی تلاش کر رہے ہو۔ جس میں تم خُدا کی حضوری میں اپنے اعمال کی ذمہ داری سے بھاگ سکتے ہو۔ تو یہ بھول جاؤ۔ مشکل سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ کیونکہ تم اپنے کاموں کے ذمہ دار ہو۔ نہ تمہارا باپ، نہ تمہارا دادا، نہ تمہارا پڑوسی۔

یہ کس کا قصور ہے؟

ہم تمام کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں اور قصوروں سے بھاگیں۔ آدم نے بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش کی تھی۔ خداوند نے کہا، " آدم، کیا یہ تم نے کیا ہے؟" آدم نے کہا، "اے خُداوند جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا اُس نے مجھے یہ کرنے کے لیے کہا!" پھر خُدا عورت کی طرف مڑا اور اُسے کہا، " کیا تم نے یہ کیا؟ اور اُس نے کہا، " یہ اُس جانور کی وجہ سے ہوا، اُس سانپ کی وجہ سے ہوا، خُداوند؛ یہ وہی ہے جس نے مجھے بہکایا۔" اور اِس طرح تب سے یہ چلا گیا ہے۔ لیکن یہ کام نہیں کرتا۔ آدم اِس سے نکل نہیں پایا۔ حوّا اِس نے نکل نہیں پائی۔ سانپ اِس سے نکل نہیں پایا۔ میں اور آپ اِس سے نکل نہیں پا رہے۔

پس اِس کا حل کیا ہے؟

ہم نے گناہ کیا ہے۔ ہم اِس نے نکل نہیں پا رہے اور دوسروں کو اِس کا الزام دیتے ہیں۔ بہت سے خلاف ورزیاں اِس گناہگار فطرت کی وجہ سے آتی ہیں۔ جب ہماری مٹھ بھیڑ خُدا کی شریعت سے ہوتی

ہے۔اور ہم ردِ عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ایک دِن خُدا اِس دُنیا میں آیا۔یسوع مسیح انسان کی صورت میں مجسم ہوا۔خُدا کی شریعت میں رہتے ہوئے اپنی راستباز زندگی کے ذریعے سے،اُس نے اپنی راستباز زندگی قربانی کے لیے پیش کی۔اُس نے معافی کا ایک راستہ مہیا کیا——رد کر دیا، یا اُس سے دور ہو گئے——بہت سارے گناہ اور پھر ہمیں نجات دی۔اُس نے یہ کیا صرف وہ چیز پیش کی جو اُن کے قیمت میں ادا کر سکتا تھا۔اُس نے اپنی راستباز زندگی قربان کی، گناہگار زندگی قبول کی،اور ہر طرح سے خُدا کو خوش کیا،اور روزِ قیامت ہماری عدالت اپنے اوپر لے لی۔اور ہمارے قصوروں کے نتائج خود بھگتے۔تم نے دیکھا یہ **فرق** ہے۔یہی اِن میں فرق ہے کہ **آدم نے کیا کیا اور یسوع مسیح نے کیا کیا۔** آدم نے گناہ کیا، لیکن یسوع مسیح نے گناہ نہیں کیا۔پس ہم نے یسوع مسیح سے اُن تمام گناہوں کی معافی حاصل کی، جو ہم نے کیے۔نہ کہ آدم نے کیے۔ہم اُن کے ذمہ دار ہیں اور ہمارے لیے نجات کا اعلان کیا گیا۔یہ توبہ کے ذریعے سے کیا اور خُدا کی طرف سے آیا۔

یسوع مسیح کے ذریعے راستبازی جاری ہے

نتائج کی معافی سے بھی بڑھ کر یہاں پر مزید بھی کچھ ہے۔اِس میں انسان میں سے اِس رحجان کا صفایا بھی شامل ہے۔دوسرے لفظوں میں، یسوع مسیح سے ہم نے نئی فطرت حاصل کی۔اور نئے رویے کا رحجان بھی۔یہ صلیب کا کام ہے اور یہ وہ کچھ ہے جو یسوع مسیح نے کیا۔یہ یسوع مسیح کا تحفہ ہے۔اسے نجات کہتے ہیں، یہ تحفہ کہلاتا ہے اِس کو فضل کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔تاہم، یہ ہماری زندگیوں میں ایک معنی رکھتا ہے۔اور ہم اُن کے ساتھ کیسے رہنے جا رہے ہیں۔ مخلصی حقیقت کے ذریعے سے متعارف ہوئی کہ **ہماری فضل تک رسائی ہو گئی ہے۔چاہے ہم جس حال میں بھی ہوں۔** ہم اِس میں باقاعدگی اور تیزی کے ساتھ بڑھتے جائیں گے، لیکن ہم اِس نقطہ کو نظر انداز کرنا نہیں چاہتے۔کہ یہ کفارہ کے کام اور یسوع مسیح کی نمایاں کامیابی کا ایک حصّہ ہے۔یہ اُس میدان پر تھے کہ لوتھر کھڑا ہوا۔جب اُس نے مختلف قسم کی تابعداری کی تعلیم کا اعلان کیا۔اِس میں، وہ سچائی کے قریب آ گیا اگرچہ اُس نے اسے تھوڑا کھو بھی دیا۔اور ایک سمت میں نشانہ بنایا جو اُسے سچائی سے چھٹکارے والی زندگی میں لے آئی۔ہم سچائی کے ساتھ کھڑے

رہنے کی کوشش بھی کریں گے۔اور آگے ،ارد گرد یا چھلانگ لگانے کی کوشش کریں گے یا خود بخود بھاگ جائیں گے،تاکہ ہمارے لیے کچھ نہ ہو۔

باب نمبر16

رومیوں17:5 کیُونکہ جب ایک شخص گناہ کے سبب سے موت نے اُس ایک کے ذرِیعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راستبازی کی بخشش اِفراط سے حاصل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یِسُوع مسیح کے وسِیلہ سے ہمیشہ کی زِندگی میں ضرُور ہی بادشاہی کریں گے۔

رومیوں 18:5 غرض جیسا ایک گناہ کے سبب سے وہ فَیصلہ ہُوا جِس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا وَیسا ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جِس سے راستباز ٹھہر کر زِندگی پائیں۔

رومیوں 19:5 کیُونکہ جِس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گُنہگار ٹھہرے اُسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہریں گے۔

رومیوں 20:5 اور بیچ میں شرِیعت آموجُود ہُوئی تاکہ گناہ زیادہ ہو جائے مگر جہاں گناہ زیادہ ہُوا وہاں فضل اُس سے بھی نہایت زیادہ ہُوا۔

رومیوں21:5 تاکہ جِس طرح گناہ نے موت کے سبب سے بادشاہی کی اُسی طرح فضل بھی ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زِندگی کے لئے راستبازی کے ذرِیعہ سے بادشاہی کرے۔

آدم کا گناہ دُنیا میں گناہ اور برائی کی حکمرانی کی وجہ بنا۔ جو اُس کے لیے اور اُس کی قربانی کے لیے بنایا گیا۔ یہ واضح ہے۔ یہاں پر کچھ ہے جس کی زیادہ بامعنی اور واضح ہونے کے طور پر پیروی ہوتی ہے۔ نئی مخلوق کے لیے جو اُس سے پیدا ہوئی یسوع مسیح کی راستبازی، راستبازی کی حکمرانی لے کر آئے گی۔ یہ اِس لیے ہوا کیونکہ وہ راستباز فطرت میں پیدا میں ہوئے، اور اُن کو مدد کے لیے خُدا کا فضل دیا گیا۔ یہ مزید واضح ہے کہ بُری فطرت اور بُرے خیالات جو فطرت سے آتے ہیں اور اُس کی وجہ سے موت آئی۔ راستباز فطرت اور راستباز اعمال جو خُدا کے فضل اور راستبازی کے نتیجہ کے ذریعے بادشاہی میں آتے ہیں۔ اور یہ موت سے مکمل طور پر آزاد ہے۔

غرض جیسا ایک گناہ کے سبب سے وہ فَیصلہ ہُوا جِس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا وَیسا ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جِس سے راستباز ٹھہر کر زِندگی پائیں۔

بُرائی کی غیر حاضری، فضل اور راستبازی کا تحفہ آپس میں جُڑے ہیں۔ جو منطقی طور پر موت سے آزاد ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن یہ انصاف اور خُدا کی عدالت کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں، یہاں پر ملامت کی کوئی جگہ نہیں ہے، جیسا کہ پرانی تخلیق اور آدم کے بچوں جیسے تھے۔ یسوع مسیح کی راستبازی اپنے بچوں میں دوبارہ پیدا کی گئی، اور گناہوں کی معافی کیونکہ یسوع مسیح نے عدالت میں ہماری جگہ لے لی، اِس کا مطلب ہے کہ خُدا کی عدالت میں انسانیت کی آزمائش کو لازمی طور پر معصومیت اور چھٹکارہ کا نتیجہ ہونی چاہیے۔ نئی فطرت میں کوئی بھی گناہ نہیں ہے، اور کوئی قصور اور جرائم نہیں ہیں جن کے متعلق بات کی جائے۔

کیُونکہ جِس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گناہگار ٹھہرے اُسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہریں گے۔

کفارہ میں، جو گناہگار فطرت اور جرائم دونوں سے معاملہ طے کرتا ہے۔، آدم نے ہمیں فطرت سے گناہگار بنایا۔ جو گناہوں کا سبب بنی۔ یسوع مسیح نے ہمیں فطرت سے راستباز بنایا، جس کا نتیجہ ہمیشہ سے زندگی میں راستبازی لاتی ہے۔ اخلاقی طاقت اور وہ مثال جو یسوع مسیح نے بطور انسان دُنیا میں قائم کی۔ یسوع مسیح نے زندگی کی آزمائش برداشت کی: حوصلہ شکنی، غصہ، اضطراب، غمگینی، جنسی شہوت پرستی، مغروری، ضروری مادی چیزیں سب کچھ برداشت کیا۔ لیکن اُس نے گناہ نہیں کیا۔ یسوع مسیح، اُس کی زندگی میں کوئی گناہ نہیں تھا، تمام بُری باتیں اُس سے دور تھیں۔ مقدس پولوس رسول بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ جو یسوع مسیح سے پیدا ہوا ہے۔ (مخلصی کی بات اور مسیحی زندگی کہ اِس مثال میں) وہ گناہ نہیں کر سکتی۔ اُس کی وجہ سے یسوع مسیح کا بیج اُس میں قائم رہتا ہے اور وہ (یسوع مسیح) گناہ نہیں کر سکتا، اور نہ ہی وہ لوگ جو اُس میں قائم رہتے ہیں۔

اور بیچ میں شَرِیعَت آموجُود ہُوئی تاکہ گناہ زیادہ ہو جائے مگر جہاں گناہ زیادہ ہُوا وہاں فضل اُس سے بھی نہایت زیادہ ہُوا۔

مقدس پولوس رسول ہمیں بتاتے ہیں۔ کہ **شریعت آموجود ہوئی تاکہ گناہ زیادہ ہو جائے**۔ وقت اور تاریخ کے دوران، خُدا انسان کے ساتھ کام کرتا رہا ہے جس کو اُس نے اپنے شبیہ پر آزاد مرضی کے ساتھ بنایا تھا۔ نہ صرف انسان ایک مخلوق کو اپنی شبیہ پر بنایا، بلکہ مخلصی کے اپنے پروگرام اور نجات کے ساتھ بھی، اور وہ چاہتا تھا کہ اپنی شبیہ کو محفوظ رکھے۔ اگر وہ مخلصی کے عمل میں اپنی شبیہ پر بنائے ہوئے انسان کو تباہ کرتا، تو پھر مخلصی کا عمل برباد ہو جاتا، اُس کی طاقت، قوت اور اختیار میں، اُس کے منصب میں بطور عدل کے عظیم منتظم، اور بطور مُنصف، خُدا شاید انسان کی آزاد مرضی کو مسترد کر سکا۔ وہ اُن پر شرائط، فیصلوں اور اعمال کو لاگو کر سکا، جس میں وہ انسان کی خواہش اور تمنا کو برقرار نہیں رکھ سکا۔ اگر وہ ایسا کرنا چاہتا تو۔ واضح حقیقت یہ ہے، تاہم، اگر خُدا یہ کرتا، وہ اپنی شبیہ پر بنے ہوئے انسان کو تباہ کرتا۔ انسان نے زیادہ عرصے تک خُدا کی مرضی کو پورا نہیں کیا، یا خُدا کے پاس آیا ہو، یا خُدا کے اثر اور بادشاہت کے حلقے میں آیا ہو کیونکہ وہ چاہتا تھا۔ انسان اصلی تعلق والی رسی کو توڑ کر ایک کٹھ پُتلی کی طرح ہو گیا۔ کہ جس سے وہ آزاد نہیں ہو سکا، جس کے بغیر وہ کوئی عمل نہیں کر سکتا تھا۔ اور ایسی طاقت جس کے خلاف وہ مزاحمت نہیں کر سکتا تھا۔

خُدا ایک خاندان چاہتا ہے

آخری رائے کہ یہ وہ کچھ نہیں تھا جو خُدا چاہتا تھا۔ اُس نے انسان کو اپنی شبیہ پر بنایا۔ خُدا کے پاس نوکر چاکر تھے۔ وہ خاندان چاہتا تھا۔ اُسکو کسی ایسے کی تلاش تھی جو اُس جیسا ہو جسے وہ پیار کر سکے اور جس کے ساتھ وہ بات چیت کر سکے جیسے باپ اپنے بچوں سے بات چیت کرتا تھا۔ وہ کسی ایسے کو چاہتا تھا جو کہ ایسا ہی کرے جیسا اُس نے کیا تھا۔ کیونکہ وہ اِس کی قدر دیکھتا تھا۔ خُدا کسی ایسے کے ساتھ ایسے حالات میں نہیں رہنا چاہتا تھا۔ کہ وہ اُس کو بزور طاقت کچھ کرنے کے لیے کہے وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا، اُس کا دِل ایسا نہیں تھا، اور اُس نے اِس طرح کا کام نہیں کیا۔

شریعت کا داخلہ

وقت اور تاریخ کے لحاظ سے، خُدا نے موسیٰ کے ذریعے سے شریعت دی۔ خُدا، علمِ سابق رکھتا ہے، وہ حقائق سے مکمل آگاہ تھا۔ کہ انسان اِس شریعت پر عمل نہیں کرے گا۔ وہ حقیقت سے مکمل طور پر

باشعور تھا کہ پرانا عہد نامہ انسان کو خُدا کے پاس لانے میں مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو گا۔ یہ اِس لیے تھا۔ کیونکہ اِس کی تشکیل کی بنیاد پرانی فطرت پر تھی۔ جو کام نہیں کر سکی اور نہ ہی کام کرتی ہے۔

سوال پھر یہ اُٹھتا ہے کہ خُدا نے کیوں شریعت دی۔ پس آؤ ہم سوال کو لیتے ہیں کہ خُدا نے کیوں شریعت دی؟ یہ ایک موضوعی جواب ہو سکتا ہے اور اِس جواب کی مزید تقسیم کرتے ہیں، یہ یہاں پر رومیوں باب نمبر 5 میں ہم بنیادی سچائی کی بات کر رہے ہیں۔ مقدس پولوس اِس سوال کا جواب دیتے ہیں۔ جب وہ اسے اِس طریقے سے لیتے ہیں۔ **"شَرِیعَت آموجود ہُوئی تاکہ گناہ زیادہ ہو جائے"** یہ ضروری تھا کہ خُدا نے بنی نوع انسان کو بذاتِ خود سبق سیکھنے کی اجازت دی ہوئی ہے، آدم اور اُس کے بچوں اور آدم کے بچوں کی فطرت سے متعلق اپنے لیے سبق۔ نسلِ انسانی کو انسانی کردار سے متعلق سچائی قبول کرنی ہے۔ اور ایک خود رائے اور کمال فیصلہ لے کیونکہ اُنہیں فضل اور خُدا کے رحم کی ضرورت ہے۔ لیکن سب سے پہلے اُنہیں یہ سیکھنا ہے کہ اِس کے علاوہ اپنے آپ کو بچانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

غرور و تکبر کی آخری حد

انسان کے اندر انا اور غرور کی بہت ہی طاقتور قوتیں ہیں۔ میری تیس سال سے زیادہ بطور خادم، میں نے بہت سے لوگوں کو مسحیت کو رد اور بے دینی کی راہ پر چلتے دیکھا ہے کیونکہ وہ آسانی کے ساتھ کچھ بھی قبول نہیں کرتے کہ اُن کی زندگیاں قابو میں نہیں ہیں۔ میں نے بہت سے لوگوں کو بے اعتقادی میں دوسری کسی بھی وجہ کے علاوہ غرور اور تکبر سے مرتے دیکھا ہے۔ سب سے بڑی رکاوٹ چہرے کے کھونے کا خوف، خاکساری، اپنے ساتھیوں کی نظروں میں اپنی ناموری کے کھونے کا خوف۔ پرانی فطرت کی انا اور خود پسندی کی موت بہت خوفناک ہے۔ آدمی مشترکہ بنیادوں نہ صرف اپنی عزت، اپنے کردار اور اپنے خاندانوں کے کھونے پر راضی ہیں، بلکہ اپنے غرور کی بجائے اپنی روحوں کے کھونے پر راضی ہیں۔ اِس تکبر اور غرور کی وجہ سے، انسانوں کے دِل اندھے ہیں۔ موسیٰ کے قانون سے پہلے، آدمی یقین رکھتا تھا۔ کہ اُس کی مشکل یہ تھی کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ کرنا کیا ہے۔ وہ سوچتا تھا کہ بڑی درستگی کے ساتھ اُسے معلوم ہے کہ خُدا اُس سے کیا چاہتا ہے۔ تسلیم کرنے کو وہ اپنے اندر کچھ رکھتا تھا۔ شریعت کے عہد کا مقصد اِس طرح کی سوچ کی تعلیم کا مغالطہ ہے۔ پرانے عہد نامہ نے یہ کیا۔ یہ اُن کے لیے تھا جو

ایماندار ہیں اور سبق سیکھتے ہیں۔ بد قسمتی سے، آج کل بہت ہیں جو اِس ثبوت کو دیکھنے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ ملامت کو قبول نہیں کریں گے کہ شریعت کا عہد لایا۔ یا وہ سچائی کہ جو انسان کو سکھاتی ہے۔ کسی کو بچانے کے لیے جھوٹی توقعات میں خُدا اپنے پروگرام میں دیر کرنے میں راضی نہیں ہے یہ کسی طرح سے بھی خُدا کا پروگرام نہیں تھا، اگرچہ یہ اُس کی خواہش تھی۔ یہاں تک، شریعت کا عہد اکیلا آیا اور اِس نے انسانی نسل کو سکھایا کہ انسان میں جاننے یا خُدا کی شریعت کو اپنے اندر رکھنے کی کوئی صلاحیت نہیں ہے۔ شریعت کے عہد کے تحت، انسان ابدی زندگی کے حق کا دعویٰ نہیں کر سکا۔ اُس کی سرگرمیاں ثابت کرتی ہیں کہ وہ اِس بارے میں غیر مستحق ہے۔

تاکہ گناہ زیادہ ہو جائے

دلچسپ بات یہ ہے کہ اِس قانون کا مقصد تھا۔ یہ سکول کا اُستاد تھا جس نے ہمیں سکھایا کہ ہماری مسیح کے لیے ضرورت فضل اور راستبازی کا تحفہ ہے۔ خُدا جانتا ہے کہ یہ انسان کے دِل میں ہے۔ یہ اُس کا پروگرام تھا کہ شریعت کا عہد برائی کو اُکساتا ہے۔ اور طغیانی کو اُبھارتا ہے۔ پس واضح ہے کہ انسان اِس کو زیادہ عرصہ نظر انداز نہیں کر سکا۔ جب شریعت کا عہد وقت اور تاریخ میں بطور عہد داخل ہوا۔ یہ برائی کا ایک شوکیس بنا۔ جو انسانی دِل میں ہے۔ اِس کو ظاہر کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ اگر تم والدین ہو اور تمہارے پاس ایک نازک اور ایک قیمتی آئینہ ہو۔ جو تم نے گیراج میں چھپایا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارے ذہن میں ایک گومگو کی کیفیت ہو۔ کیا تم بچوں کو بتاتے ہو۔ کہ وہ یہاں پر ہے اور وہ اسے چھوڑ دیں گے۔ کیا تم کو اُنہیں اِس کے متعلق بتانے کا خوف ہے۔ تو اُن کے شوق اور بُرائی کو اُبھارتے ہو۔ جو اُن کے اندر ہے۔ اِس واسطے یقین ہے۔ کہ وہ ڈھونڈ لیں گے۔ اور اُس کے ساتھ کچھ کریں گے۔ کیا یہ اچھا نہ ہوتا کہ آپ اِسے خفیہ رکھتے اور تمہیں یہ اُمید ہوتی کہ وہ اسے نہیں ڈھونڈ پائیں گے؟ یہی وہ اصول ہے جو ہمارے پاس ہے۔ شریعت برائی کو حرکت دیتی ہے جو کہ انسانی دِل کے اندر ہے۔ جب ہم نوجوان تھے تو سکول میں، یا ہفتے کی رات، یا فٹ بال کے کھیل کے بعد، ہم کچھ کرنا چاہتے تھے کہ ہم ایسا کرنے کی توقع نہیں کر رہے تھے۔ چاہے یہ پیا جا رہا تھا یا کھڑکی پر سے کسی پر پتھر پھینکا جا رہا تھا، یا کسی کے مکان سے دھکا دیا جا رہا تھا، ایک رجحان تھا، یا کچھ کرنے کے متعلق ایک خواہش ایک جوش تھا۔ یہ شریعت کے متعلق کچھ تھا۔

قدرتی طور پر پیدا ہونے والے بچے، بیل کے سامنے کیے ہوئے سرخ کپڑے کی طرح۔ یہ اُسے غصہ دلاتا ہے؛ یہ اُس طیش دلاتا ہے؛ یہ اُسے کھاتا ہے؛ یہ اُسے احساس دلات ہے کہ اُس سے ناانصافی کا سلوک کیا جارہا ہے۔ ہم ایک ایسے دور میں رہ رہے ہیں۔ جب بااختیار، شریعت اور حکمرانی ہر طرف سے یلغار کی زد میں ہے۔ یہاں تک کہ وہ بھی جو بڑے اہلِ بصیرت سمجھے جاتے ہیں۔ ایک غصہ ہے اور انسان کے دِل میں حکمرانی، قانون اور ہر بات کے متعلق ایک قہر ہے جس نے نظم وضبط اور قوانین کی جگہ لے لی ہے۔ انسان خُدا کی شریعت کا بُرا مناتا ہے، اور انسان کے اندر کی برائی کو شریعت حرکت میں لاتی ہے۔

مقصد کیا تھا؟

خُدا کیوں چاہتا ہے کہ **گناہ زیادہ ہو جائے؟** یہ اِس لیے تھا کیونکہ وہ انسان کے سامنے ایک آئینہ رکھنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ اپنے آپ ایک اچھی نظر ڈال سکے۔ انسان کے سامنے خُدا کے پاس آنے کا فیصلہ کرنے کا موقع تھا، تاکہ وہ اپنے آپ کو دیکھے جیسا کہ وہ ہے۔ پس خُدا نے انسانی فطرت کا آئینہ اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے۔ اُس نے شریعت دی۔ خُدا کی شریعت کے ساتھ انسان کا کینہ و بغض اور بے اطمینانی، اور اُس عظیم بات کو جو خُدا نے انسان کو اُس کے متعلق بتائی تھی توڑا گیا۔ " تم فطری طور پر بُرے ہو؛ تمہارا کردار بُرا ہے؛ اور اِس کے ساتھ بُرے کردار کے ساتھ بُرا عمل ہی آتا ہے،" اور خُدا نے کئی جگہوں پر اِس بات کو دہرایا۔

شریعت کے داخلے کے منفی پہلو

شریعت داخل ہوتی ہے اور یہ گناہ کے زیادہ ہونے کا سبب بنی لیکن اِس کے ساتھ استثناء کی لعنتیں بھی آئیں۔ استثناء 45,15:28

"لیکن اگر تُو ایسا نہ کرے کہ خُداوند اپنے خُدا کی بات سُن کر اُس کے سب احکام اور آئین پر جو آج کے دِن میں تجھ کو دیتا ہُوں اِحتیاط سے عمل کرے تو یہ سب لعنتیں تجھ پر نازِل ہونگی اور تجھ کو لگیں گی۔" (استثناء 15:28)

"اور چُونکہ تُوخُداوند اپنے خُدا کے اُن حکموں اور آئین پر جن کو اُس نے تجھ کو دِیا ہے عمل کرنے کے لئے اُس کی بات نہیں سُنیگا اِسلئے یہ سب لعنتیں تجھ پر آئینگی اور تیرے پیچھے پڑی رہینگی اور تُجھ کو لگینگی جب تک تیرا ناس نہ ہو جائے۔"(استثناء 28:45)

اِس بات نے خُدا کے انصاف کے ساتھ ایک تنازع کھڑا کر دیا۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ برائی کی سزا دی جائے۔ انصاف کی سچائی میں اِس بات کی ضرورت ہے کہ سچائی کی حالت کو سامنے رکھا جائے۔ یہ ایک نا قابلِ تسخیر مشکل دکھائی دیتی ہے۔ اِس برائی کا الزام ایک انسان پر کیسے لگایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ خُدا نے فتویٰ جاری کیا ہے، اور ابھی تک نسل ایسے محفوظ ہے جیسے خُدا نے مخلصی والے پروگرام میں مضبوط فیصلہ کیا۔ ہو سکتا ہے کہ انسان نے یہ کبھی بھی نہ کیا ہو۔ لیکن خُدا کا فضل سب کے لیے برابر ہے: **"مگر جہاں گناہ زیادہ ہُوا وہاں فضل اُس سے بھی نہایت زیادہ ہُوا۔"** دوسرے لفظوں میں، اپنے فوقِ ہوطیت پروگرام میں (وقت اور تاریخ سے پہلے)، خُدا جانتا تھا کہ اُس نے انسان کی گناہ گار فطرت کے ساتھ کیا کرنا ہے۔ اور وہ یہ جانتا کہ اُس نے مجرم کے ساتھ کیا کرنا ہے جو گناہگار فطرت سے نکلا ہے۔ خُدا جانتا ہے کہ انسان میں یسوع مسیح اور نئی نسل میں جو ایمان اور صلیب کے کام کے ذریعے سے پھوٹا ہے، تمام مشکلات خارج ہو جائیں گی (وہ جو اُس کے پاس توبہ اور ایمان کے ذریعے سے آتے ہیں)۔ لیکن انسان ایمان اور توبہ کے ذریعے سے کیسے اُس کے پاس آیا — آہ — اِس میں ایک بہت بڑی مشکل شامل ہے۔ پس شریعت کی کاروائی اِس مشکل کو لانے کے لیے وہاں تھی، لیکن وہاں پر اُس پر قابو پانے کے لیے فضل بھی تھا۔

تاکہ جِس طرح گناہ نے موت کے سبب سے بادشاہی کی اُسی طرح فضل بھی ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زِندگی کے لئے راستبازی کے ذرِیعہ سے بادشاہی کرے۔

کفارے کی سب سے نچلی سطح یہ ہے کہ آدم نے گناہ کیا اور موت آئی اور اس سے بڑھ کر یسوع مسیح کی راستباز فطرت آئی تاکہ اِس ملامت اور گناہ سے آزادی دلائے۔ اور یہ بھی، یسوع مسیح کی راستباز زندگی ہماری زندگیوں سے گناہ کی طاقت سے آزادی لائے۔ اِس کا مطلب کہ ہم گناہ سے معصوم بن جائیں کیونکہ یسوع مسیح نے ہمارے گناہ لے کر دور پھینک دیئے اور ہمیں نئی پیدائش دی جس نے ہمیں ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی ہمیشہ کی زندگی میں داخل کر لیا۔

یسوع مسیح کی اِس کاروائی، پھر، آدم کی کاروائی کا متضاد بنی۔ یہ بالکل برعکس تھی۔ اگرچہ یہ مرکزی شفاعت میں یہ بڑے سادہ طریقے سے عمل پیرا ہے۔ تمام برائیاں، مصائب اور موت جو آدم کی آزاد مرضی کے ذریعے سے بے عقلی اور غیر ضروری طریقے سے دھارے میں آئی۔ جو راستبازی، وفاداری اور یسوع مسیح کی ہمیشہ کی زندگی کے ذریعے سے ختم ہو گئی۔ مقدار اور معیار میں لامحدود زندگی، جو خُدا کی بھلائی اور یسوع مسیح کی زندگی، موت، دوبارہ زندہ ہونے اور مکمل انجیل مقدس کی کاروائی کے وسیلہ سے انسانی نسل کو دستیاب تھی۔

رومیوں 1:6 پَس ہم کیا کہیں؟ کیا گناہ کرتے رہیں تا کہ فضل زیادہ ہو؟۔

رومیوں 2:6 ہرگز نہیں۔ ہم جو گناہ کے اِعتبار سے مر گئے کیونکر اُس میں آیندہ کو زِندگی گزُاریں؟۔

رومیوں 3:6 کیا تُم نہیں جانتے کہ ہم جِتنوں نے مسیح یِسُوع میں شامل ہونے کا بپتِسمہ لِیا تو اُس کی موت میں شامل ہونے کا بپتِسمہ لِیا؟۔

رومیوں 4:6 پَس موت میں شامل ہونے کے بپتِسمہ کے وسِیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہُوئے تا کہ جِس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسِیلہ سے مُردوں میں سے جِلایا گیا اُسی طرح ہم بھی نئی زِندگی میں چلیں۔

رومیوں 5:6 کیُونکہ جب ہم اُس کی موت کی مشابہت سے اُس کے ساتھ پیَوستہ ہو گئے تو بیشک اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت سے بھی اُس کے ساتھ پیَوستہ ہوں گے۔

کیا گناہ فضل کے اظہار کے لیے خُدا کا ایک ہتھیار ہے؟

انسان کے لیے مفت تحفے اور فضل کی بات کا اصل مطلب کیا ہے؟ کیا گناہ خُدا کے فضل کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے؟ کیا خُدا یسوع مسیح کی موت کے ذریعے ہماری برائیوں سے لاتعلق ہے۔ کیا وہ خوش ہوتا ہے جب ہم گناہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اِس طرح اُس کا فضل زیادہ ہوتا ہے۔ اُس کے بیٹے کی فضیلت کے ساتھ خُدا کی خوشی کی وجہ، کیا وہ ہر حالت میں خوش ہوتا ہے۔ کہ برداشت کرنے کے لیے فضل اور کفارہ لاتا؟ کیا دُنیا کے لیے خُدا کی عظیم محبت یسوع مسیح کو ہمارے لیے مرنے کے لیے ہمیں خوش کرنے

کے لیے بھیجنا تمام فضل اور معافی میں جواب ممکن ہے۔ یہ کافی سے زیادہ ہے کہ ہر مرد اور ہر گناہ کے ارد گرد جایا جائے؟ مختصر یہ کہ، کیا ہم گناہ کو جاری رکھیں گے کہ فضل زیادہ ہو؟

ایک راست سوال

ایک جائز تجویز کی اصطلاح کی یہ ایک سوچ ہے۔ کہ کہیں کوئی مفکر کچھ کر سکتا ہے، اور حقیقت میں امریکہ میں یہ بڑے وسیع پیمانے پر اسے سکھایا جارہا ہے ہمارے موجودہ تجربے میں، کیا ہم ہمیشہ کہہ سکتے ہیں کہ گناہ، بالواسطہ، ایک اچھی چیز ہے؟ کیا گناہ ہمیں وہ میدان فراہم کرتا ہے جہاں فضل آتا ہے اور اُس دِن کو فتح کرتا ہے۔ اِس طرح اپنے عظیم کام کو اور یسوع مسیح میں خُدا کی محبت کا ثبوت دیا ہے؟ کیا ابھی تک گناہ فضل کی وجہ سے مغلوب ہے اور انسان کے گناہ اور خُدا کے فضل کے درمیان بحث میں گناہ ایک اچھی چیز ہے؟

یہ بطور جملہ ایک مضحکہ خیز بات لگتی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اِس سے ایک بامعنی سوال آتا ہے جب ہم اِس پر غور کرتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں نے اِس طریقہ سے سیکھا ہے۔ میں نے ایسے بہت سے لوگوں سے بات کی ہے جنہوں نے شکست کھائی ہے۔ بہت سے مواقع پر انہوں نے مجھے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ جو کچھ ہوا ہے وہ اچھا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات اِس میں سے اچھائی نکل آئے۔ ہو سکتا ہے کہ اُن کے لیے یہ " چالیس سال والے بیابان کی طرح ہو" جو خُدا نے اُنہیں تیار کرنے کے لیے بھیجا۔ پس آئیں ہم ایک سوال پوچھتے ہیں: کیا انسان کے لیے اِس طرح کا رویّہ ہمیشہ ٹھیک رہا ہے ہو سکتا ہے کیونکہ فضل کی وجہ سے اُس کا گناہ بہت بُرا نہیں رہا ہے؟ کیا خُدا اِس کو کوئی موقع نہیں دے سکتا، جیسا کہ اُس نے آدم کے گناہ کے وقت کیا؟ اپنے عظیم فضل کی وجہ سے جو میری خطاؤں کی وجہ سے بہت زیادہ ہو گیا، کیا خُدا اِس بات کو جیت میں نہیں بدل سکتا؟

ہم باب نمبر چھ کے شروع میں اِس کے معنی کو کھو نہیں دیں گے اگر اِس سوال کو سنجیدگی سے نہیں لیں گے۔ آئیں ہم بے اعتقادی سے خراٹے نہ لیں، اور نفرت میں تبدیل نہ کریں۔ ہمیں اِس بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کے لیے جواب واضح ہے، شاید تم پرانے عہد نامہ کی ذہنیت کی طرح سوچتے ہو۔ جس معاملے میں تم سمجھ نہیں پاتے کہ کون سے امور شامل ہیں۔ میرے خیال میں ہم یہ

کہتے ہوئے اِس کی وضاحت کر سکتے ہیں۔ ایک بیوی کو ہمیشہ محسوس کرنے کا حق ہے۔ کہ اُس کی جسمانی سر گرمیاں اچھی ہونی چاہیے کہ یہ اُسے اپنے شوہر کے لیے مواقع فراہم کرتی ہیں کہ وہ اپنی محبت کو ظاہر کرے اور اُس کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ وہ چومنے کے مواقع ڈھونڈتی ہے اور سجتی سنورتی ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بعض اوقات اچھی ثابت ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ میل ملاپ کے رویّے کو جنم دیتی ہے جو شادی کو تازگی اور فرحت بخشتی ہے۔ کیا یہ جائز سوچ ہے؟ (میں اسے اِس لمحے خاندانی منظر میں لانے کا خواہشمند نہیں ہوں اور یہ صرف سوال کو واضح کرنے کا بیان ہے۔) جواب ہے نہیں۔ یہ کبھی اچھی بات نہیں رہی کہ ہم گناہ کریں تاکہ خُدا کا فضل زیادہ ہو۔ یہ کسی بھی سوچ، سمجھ اور فلاسفی معیار کے مطابق اچھی بات نہیں ہے، اگر تم خوش ہو، جو خُدا فضل میں چلے جاتے ہو اور اِس کے ضرورت بھی ہے۔ آئیں حالت کے متعلق ایک لمحے کے لیے غور کریں کہ اِس کی وجہ سے انسانی نسل اور نتائج میں ظاہر ہوئی، اور خُدا نے کیا کیا اور کیوں۔ یہ یسوع مسیح کی انجیل کو سمجھنے کی کوششوں میں بڑی خاص معلومات ہیں۔ یہ ایک خوف رہا ہے کہ یہ معاملات صاف طور واضح نہیں ہیں۔ یا جو بائبل، خُدا اور سچائی کے متعلق سوچتے ہیں اُن لوگوں کو اچھے طریقے سے سمجھ نہیں آئی۔ آئیں اِس پر بڑی احتیاط کے ساتھ غور کریں۔ کہ یہاں پر کون سے معاملات ہیں۔

خُدا منع کرتا ہے ہمیں اِس طرح سے بالکل نہیں سوچنا چاہیے، مقدس پولوس کہتے ہیں۔ پھر وہ یہ سوال کرتے ہیں:

ہم جو گناہ کے اِعتبار سے مر گئے کیونکر اُس میں آیندہ کو زِندگی گزاریں؟۔ کیا تُم نہیں جانتے کہ ہم جِتنوں نے مسیح یِسُوع میں شامل ہونے کا بپتِسمہ لِیا تو اُس کی موت میں شامل ہونے کا بپتِسمہ لِیا؟۔ پَس موت میں شامل ہونے کے بپتِسمہ کے وسِیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہُوئے تاکہ جِس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسِیلہ سے مُردوں میں سے جِلایا گیا اُسی طرح ہم بھی نئی زِندگی میں چلیں۔ کیُونکہ جب ہم اُس کی موت کی مشابہت سے اُس کے ساتھ پیوستہ ہو گئے تو بیشک اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت سے بھی اُس کے ساتھ پیوستہ ہوں گے۔

مشکل کیا ہے، غلامی کیا تھی؟ تمام مشکلات اُس وقت شروع ہوئیں۔ جب برائی انسانی تجربے میں داخل ہوئی۔ موت بنی نوع انسان میں وارد ہوئی۔ جو برائی انسان کے تجربے میں داخل ہوئی۔ جیسا خُدا نے کہا وہ کرے گا: "جس دِن تو نے گناہ کیا تو مرا۔" غلامی، پھر، برائی ہے یا گناہ۔ ایک معنی میں غلامی عدالت لاتی ہے۔ خُدا کی عدالت نے پہلے یہ ایک دِن کی پیشن گوئی کی گئی۔ جب وہ بے دین لوگوں کی عدالت اور ملامت کرے گا۔ ایک معنی میں یہ غلامی ہی ہے جو ہمیں اور ہماری زندگیوں کو اسیر کر لیتی ہے۔ تمام کمتر باتیں جو اِس دُنیا میں ہوتی ہیں۔ اِس لیے ہوتی ہیں کہ انسان بُرا — چور، تشدد کرنے والا، زبردستی بدکاری کرنے والا، قاتل، خود غرض، دل توڑنے والا، اذیت پسند اور اِس طرح اور اور ہے۔ یہ تمام باتیں پیداوار ہیں اور گرے ہوئے کردار کا اظہار ہیں۔ ہم اپنی گری ہوئی فطرت کے غلام ہیں۔ اکثر شوہر، بیویاں، نوجوان لوگ اور بوڑھے لوگ مجھے بتاتے ہیں۔ کہ وہ ایسی باتیں کرنا نہیں چاہتے لیکن وہ صرف اُن کی مدد نہیں کر پا رہے۔ وہ درست کام کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ خوفزدہ رہتے ہیں کہ لوگ کیا سوچیں گے۔ وہ اپنے دوستوں کے متعلق سوچتے ہیں کہ وہ ہنسیں گے۔ وہ نہیں جانتے کہ وہ ذلت کے لیے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ہمیشہ سے یہ اِس طرح کا اظہار ہے: "میں غلام ہوں۔ میں پھنس گیا ہوں۔ میں برائی میں جکڑا ہوا ہوں۔ میں اِس سے نکل نہیں سکتا۔ میں نہیں جانتا کہ میں نے کیا کرنا ہے۔ میں اپنے ارادے بناتا ہوں میں اپنے منصوبے بناتا ہوں، لیکن میں ہمیشہ اُسی گڑھے میں گر جاتا ہوں"

مشکل بُرائی ہے اور حل فضل کے ذریعے سے راستبازی ہے۔ خُدا یسوع مسیح کے ذریعے ہمیں اِس شکنجے سے نکالنے کے لیے اپنے فضل میں آیا تا کہ ہم محفوظ ہو جائیں۔ نجات ایک لفظ نہیں ہے جو اکیلا کھڑا ہے۔ یہ ایک نوشتۂ دیوار ہے۔ نجات ایک اطمینان ہے اور یہ ایک متن بھی ہے۔ کس سے نجات؟ کہاں سے نجات؟ کسی چیز سے نجات، اور وہ چیز گناہ اور موت ہے جو ساتھ ہی آتی ہے۔ خُدا کا فضل وہاں پر بھلائی اور خُدا کا رحم دکھانے کے لیے نہیں ہوتا۔ یہ یقیناً وہاں پر کام کرتا ہے۔ لیکن اِس کا یہ بنیادی مقصد نہیں ہے۔ یہ ہمیں بُرے کردار، بُرائی کی غلامی جو اُس کردار میں پرورش پاتا ہے اور مستقبل کی عدالت منحوس پیشنگوئی جو اُس کردار کے نتائج اور رویّے ہیں سے چھٹکارہ دلاتا ہے۔ نجات **گناہ**، اُس کے **نتائج** اور اُس کی **قوت** سے ہے۔ مقصد یہ ہے ہمیں چھٹکارہ دلا کر راستبازی اور بھلائی کی آزادی میں — اچھے رویّے

؛ایسے کام جیسے خُدا کے کام—یہی ہے جو کچھ بھی اِس کے متعلق ہے۔اِس میں زندگی، سچائی، سچے آزادی، خوشی اور مستقبل ہے۔ نجات سے آزادی اور راستبازی میں داخلہ۔ زندگی وہاں نہیں ہے جہاں بُرائی ہے۔ بُرائی زندگی کی دشمن ہے اور زندگی کو تباہ کر دیتی ہے۔ اوراِس سے مرٹنا یقیناً سچائی ہے۔ برائی وہاں نہیں ہوتی جہاں پر راستبازی ہوتی ہے۔ راستبازی بُرائی کی دشمن ہے اور بُرائی کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ زندگی موت کی دشمن ہے۔ اوراسے تباہ کر دیتی ہے۔

اصلاح نہیں تخلیقِ نو

بائبل کی کہانی میں، نجات ہونے کے معنی واضح ہیں۔ بُرائی سے چھٹکارا صرف اصلاح سے نہیں ہو سکتا لیکن موت اور تخلیقِ نو سے ہوتا ہے۔ نجات موت میں جگہ لیتی ہے اور دوبارہ زندہ ہوتی ہے اور نئ زندگی ملتی ہے۔ بس بطور انسان اُس میں کچھ نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کی اصلاح کر سکے، اور نہ ہی اُس میں یہ کچھ ہے کہ وہ اپنے آپ کی تخلیقِ نو کر سکے۔ یہاں پر سوچ کی کچھ بگڑی ہوئی اقسام—دوبارہ جسم لینا اور انسان کے گرنے سے متعلق دوسرے عجیب نظریات—دوسری صورت میں کہتے ہیں، لیکن سچائی یہ ہے کہ اگر انسان یسوع مسیح کے بغیر مرتا ہے تو وہ مرتا ہے۔ اُس کے پاس روزِ قیامت دوبارہ زندہ ہونے کی کوئی قوت نہیں ہے۔ یسوع مسیح کی صلیب کے وسیلے سے، موت سے دوبارہ زندہ ہونے کی قوت مہیا کی جاتی ہے۔ لیکن ہمیں مرنے کی قوت بھی فراہم کی گئی ہے۔ یسوع مسیح کے ساتھ موت کے بغیر پرانی تخلیق سے چھٹکارہ نہیں ہے۔ اور صرف یسوع مسیح کے ساتھ موت میں دوبارہ زندہ ہونا اور نئ زندگی ہے۔ ہمارے اِس طرح مرنے کی قوت نہیں ہے۔ اگر ایسی موت جس میں ہم صرف مر سکتے ہیں ایک فانی موت ہے۔ صرف یسوع مسیح ہی ایک ایسی موت مرے تھے جو غیر فانی ہے جس نے موت کو بھی موت دے دی اور وہ دوبارہ زندہ ہوا اور زندگی میں داخل ہو گیا۔ موت میں ہمارا حصّہ توبہ اور تبدیلی سے آتا ہے۔ یہ ایک کم گہرے جذباتی نتیجے کے بحران کے سلسلے میں نہیں ہے۔ ایمان بچانے میں مُضمر تبدیلی ہے۔ پرانی فطرت سے آزادی کی اور مختلف شخص بننے کی خواہش ہونی چاہیے۔ ایمان کو بچایا نہیں جا سکتا اگر تبدیلی کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ پرانے راستوں سے آزاد ہونے کی خواہش ہونی چاہیے اور نئ زندگی اور نئے راستے ملتے ہیں۔ ہمیں جاننا اور یقین کرنا چاہیے کہ یہ صرف یسوع مسیح اور اُس کی صلیب کے ذریعے

سے ہے۔ ہمیں معافی پر یقین رکھنا چاہیے جو ہمیں مہیا کی گئی ہے۔ ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ نجات اور نئی زندگی ممکن ہے جب ہم ڈُھل جاتے ہیں، جب ہم یسوع مسیح میں روح القدس کے ذریعے سے ڈوب جاتے ہیں۔ یہ اُس کی موت میں ہے۔ اِس طرح ہم پرانی باتوں میں مرتے اور نئی باتوں میں زندہ ہوتے ہیں۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ہم یسوع مسیح میں مر رہے ہیں۔ ہمیں پرانی دُنیا میں اُس کے ساتھ مرنا چاہیے اور نئی دُنیا میں زندہ ہونا چاہیے۔

بپتسمہ کے ذریعے سے اُس کے ساتھ دفن ہونا

مذہبی دُنیا میں کسی دوسرے مضمون کی بجائے شاید بپتسمہ کے اِس مضمون کے بارے میں زیادہ تضادات اور گمراہ کن رائے ہے کچھ سوچ کے مالک لوگ اسے پرانے عہد کی ایک ریت اور رسم تصور کرتے ہیں۔ اُن کا زور **سچائی** کی بجائے **شرع اور ضابطے** پر ہے۔ اُن کا یک جہتی مذہب ہمیشہ اور صرف دستوروں اور ضابطوں پر مزکور رہتا ہے۔ وہ سوچتے ہیں کہ صرف مذہبی ریت ور سم کو ہی سہنا ہے، احکامات کی فرمانبر داری کا ہی بس خیال کرنا ہے۔ در حقیقت وہ سچائی کو کھودیتے ہیں۔ دیگر لیس دار علت خود نمائی کی قسم کی طرف ہی متوجہ رہتے ہیں۔ جس کے باعث وہ نشیلے اور ادھورے اظہار کی قسم کا لیکن جذباتیت، ناپائیداری اور تجرباتیت سے بھرپور مقدس روح کا بپتسمہ پاتے ہیں۔ یہ بھی سچائی کو غلط طریقہ سے پیش کرنا ہے۔ بیرونی مذہب کی اِن دو اقسام میں کسی میں کوئی نجات نہیں ہے۔ سچائی صلیب، اُس کی تعلیم، اِس کی قوت کے اصول میں پوشیدہ ہے۔ اور یہ مجھ پر اور آپ دونوں پر ایک خواہش اور ایک درخواست کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ نجات کے لیے بپتسمہ بہت ضروری ہے اِس بارے میں قطعاً کوئی شک نہیں ہے۔ اگر نجات بپتسمہ کے بغیر ہوتی تو یسوع مسیح کی پوری انجیل بے کار اور بے معنی ہوتی۔ یہی وہ خاص حقیقت ہے جو انجیلِ مقدس (خوشخبری) کو شریعت سے الگ کرتی ہے۔ بائبل کے سچے نشان بپتسمے اور ختنے کے درمیان فرق ہے، سچائی یہ ہے کہ کیوں انجیل کامیاب ہوئی اور شریعت ناکام ہوئی۔ در حقیقت، بپتسمہ عظیم نجات کے اِن تینوں پہلوؤں چھٹکارا، مخلصی اور جلال کے لیے بہت ضروری ہے۔ لیکن شاید اِس کا یہ مطلب نہیں جو مطلب تم سمجھ رہے ہو۔ اِس کا مطلب کیا ہے؟ ہم دیکھیں گے

باب نمبر 17

رومیوں 4:6 پَس موت میں شامل ہونے کے بپتِسمہ کے وسیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہُوئے تاکہ جِس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مردوں میں سے جِلایا گیا اُسی طرح ہم بھی نئی زِندگی میں چلیں۔

رومیوں 5:6 کیونکہ جب ہم اُس کی موت کی مشابہت سے اُس کے ساتھ پیوستہ ہو گئے تو بیشک اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت سے بھی اُس کے ساتھ پیوستہ ہوں گے۔

رومیوں 6:6 چُنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی اِنسانیت اُس کے ساتھ اِس لئے مصلُوب کی گئی کہ گناہ کا بدن بیکار جائے تاکہ ہم آگے کو گناہ کی غُلامی میں نہ رہیں۔

رومیوں 7:6 کیونکہ جو موا وہ گناہ سے بری ہوا۔

رومیوں 8:6 پَس جب ہم مسیح کے ساتھ موئے تو ہمیں یقین ہے کہ اُس کے ساتھ جئیں گے بھی۔

رومیوں 9:6 کیونکہ یہ جانتے ہیں کہ مسیح جب مردوں میں سے جی اُٹھا ہے تو پِھر نہیں مرنے کا موت کا پِھر اُس پر اختیار نہیں ہونے کا۔

رومیوں 10:6 کیونکہ مسیح جو موا گناہ کے اِعتبار سے ایک بار موا مگر اَب جو جِیتا ہے تو خُدا کے اِعتبار سے جِیتا ہے۔

رومیوں 11:6 اِسی طرح تُم بھی اپنے آپ کو گناہ کے اِعتبار سے مردہ مگر خُدا کے اِعتبار سے مسیح یِسُوع میں زِندہ سمجھو۔

رومیوں 12:6 پَس گناہ تُمہارے فانی بدن میں بادشاہی نہ کرے کہ تُم اُس کی خواہِشوں کے تابع رہو۔

رومیوں 13:6 اور اپنے اعضا ناراستی کے ہتھیار ہونے کے لئے گناہ کے حوالہ نہ کیا کرو بلکہ اپنے آپ کو مردوں میں سے زِندہ جان کر خُدا کے حوالہ کرو اور اپنے اعضا راستبازی کے ہتھیار ہونے کے لئے خُدا کے حوالہ کرو۔

رومیوں 14:6 اِس لئے کہ گناہ کا تُم پر اختیار ہو گا کیُونکہ تُم شَرِیعَت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہو۔

گناہ، سزا، فیصلہ اور توبہ اکیلے ہمیں بچا نہیں سکتے

جب ملاکی نبی نے یسوع مسیح کی آمد کی پیشنگوئی کی۔ تب اُس نے یہ پیشن گوئی بھی کی تھی کہ ایک آئے گا جو ایلیاہ کی طاقت اور روح میں ہو گا۔ وہ مسیح کا نقیب ہو گا اور اُس کے لیے راہ تیار کرے گا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا بیابان میں پیدا ہوا اور پرورش پائی۔ مخصوص وقت پر وہ یسوع مسیح کی آمد کے لیے راستہ تیار کرنے کے لیے بھیجا گیا۔ اُس کا بنیادی کام پشیمانی کی روح، سزایابی، توبہ اور پاکیزگی کی ضرورت کی پہچان تھا۔ وسیلہ جو خُدا نے یوحنا اصطباغی کو دیا اُس کو وہ لوگ مہیا کئے گئے تھے جنہوں نے بپتسمہ کی ضرورت کا اظہار کیا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے سے پہلے بپتسمہ کے بارے میں بائبل میں نہ تو کچھ کہا گیا اور نہ ہی کچھ سکھایا گیا۔ رسمی طہارت پرانے عہد نامہ میں لفظ کا تکنیکی مطلب تو ہو سکتا ہے۔ لیکن لوگوں کا بپتسمہ ، جیسا کہ بائبل میں اب ہم جانتے ہیں۔ اُس کا ذکر خاص طور پر نئے عہد نامہ میں ہی ہے۔ پرانے عہد نامہ کے وقت میں اِس کی نہ تو کوئی تاریخ ہے اور نہ ہی کوئی تعلیم ہے۔ جس کا کوئی ثبوت دیا جا سکے۔

ضرورت کی ایک پہچان

بپتسمہ صفائی و طہارت کے حوالے سے ایک زبردست اور انوکھا دستور ہے۔ متی کے تیسرے باب میں، مرقس کے پہلے باب میں، لوقا کے تیسرے باب میں، اور یوحنا کے پہلے باب میں یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ یوحنا کی تبلیغ کے ذریعے سے یہ واضح ہے کہ صفائی کی کتنی ضرورت ہے۔ عام لوگ پیغام سے بہت متاثر تھے اور یہوداہ کے بیابان میں بے شمار اور لاتعداد لوگوں نے اُس سے بپتسمہ لیا۔

تاہم، اُس کی تمام تبلیغ میں، یوحنا بپتسمہ دینے والے نے یہ واضح کیا کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ ایسا نہیں ہے کہ وہ کسی کو مکمل طور پر صاف یا پاک کر سکے یا اُس کے گناہوں کو لے سکے۔ یوحنا نے بارہا کہا کہ وہ توبہ کا بپتسمہ پانی سے دیتا ہے لیکن میرے بعد جو آنے والا ہے وہ اُن کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ یہ وہ ہو گا جو اُن کے گناہوں کو اُٹھا لے گا اور اُن کو صاف کر دے گا۔

علامتیں اپنے آپ میں سچی نہیں ہیں

یوحنا کا پانی کا بپتسمہ ایک طرح سے پرانے عہد نامہ کے نشان کی ایک شکل ہے جو روح القدس اور آسمانی آگ کے بپتسمہ کا ایک حوالہ ہے۔ یہ اُس دستور میں مُضمر تھا جو یوحنا نے لوگوں کو دیا۔ یوحنا نے کہا، تاہم، یہاں تک کہ بپتسمہ ایک عارضی بنیاد پر تھا اور اُن کے لیے یہ اتنا معتبر نہیں تھا جو اسے صرف معمول کے طور پر لیتے تھے۔ یہ اُن کے لیے اتنا مفید نہیں تھا جو یہ سوچتے تھے کہ رسمی بات اہم تھی۔ اور جنہوں نے زندگی کی تبدیلی کی سچائی کو کھو دیا تھا۔ فریسیوں کو اُس نے کہا، " تم سانپ کی اولاد ہو۔ تم یہاں پر کیا کر رہے ہو؟ اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو کہ جس کے کچھ معنی ہوں، تو تم میرے پاس یہاں بیابان میں بپتسمہ لینے نہ آؤ۔ واپس گھر جاؤ اور اُن باتوں پر عمل کرو جن کو کرنے کو تمہارا دِل راضی ہے۔ جاؤ اپنے ساتھیوں سے اچھا سلوک کرو۔ اپنے دشمنوں سے پیار کرو، تمہارے گھر میں جو بیوہ رہتی ہے اُس کے ساتھ دردمندی سے پیش آؤ۔ اور لگان نہ دو۔ اور اِس طرح کی دوسری باتیں۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے نزدیک دستور کے پیچھے چھُپی سچائی پر زور دیا گیا ہے نہ کہ رسم و رواج پر۔ اِس کے باوجود بھی صحیح روح کے ساتھ پانی کا بپتسمہ اُن لوگوں کی زندگیوں کو تبدیل نہیں کر سکتا جنہوں نے یوحنا کے دِنوں میں توبہ کی۔ پس وہ ابھی تک آگے دیکھ رہے تھے اور یسوع مسیح کی آمد کے منتظر تھے۔ جو کچھ یوحنا نے یسوع مسیح کے بارے میں کہا وہ مختصر یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ **" دیکھو وہ خُدا کا برّہ جو جہان کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے یہی ہے وہ جس کے بارے میں میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں تو تمہیں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔"** پس بپتسمہ جو یوحنا کے دِنوں میں آیا۔ یہ اِس بات کی گواہی ہے کہ صفائی و طہارت کی ضرورت ہے، آنے والے کے لیے جو یہ کرے گا اور روح القدس کے کام کے لیے جو وہ کرے گا۔

روح القدس کی فراہمی

پینتی کوست کے تجربے اور اُس کے فوراً بعد، نئے عہد نامے کا بپتسمہ جیسا کہ اُسے ہم نئی روایتی کلیسیاء میں سمجھتے آئے ہیں اُس کی ظاہری شکل بنی۔ نئے عہد نامے کا جہاں تک تعلق ہے یہ نجات کے تمام عناصر سے جُڑا ہوا ہے۔ جن میں روح القدس، جان اور جسم ہیں۔ سب سے پہلی تعلیم جو نئے عہد نامہ کے بپتسمہ میں شامل ہے وہ نجات ہے کہ مردہ روح کو زندہ کرنا اور اُس کو بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی

ہے جسے روایتی مسیحت باطنی بپتسمہ پکارتی ہے۔روح القدس کا یہ کام کہ توبہ کرنے والے شخص کو یسوع مسیح کی موت، دوبارہ جی اُٹھنے اور نئی پیدائش کے ساتھ ملا دیتا ہے۔یہ پرانی انسانیت اور آدم کی فانی زندگی کو لے کر توبہ کی طرف مڑنے میں شامل کر دیتا ہے۔یہ نئی تخلیق اور یسوع مسیح میں نئی زندگی کے طرف لاتی ہے کہ جو تبدیلی اور نومریدی کی طرف لاتا ہے۔یہ تعلیمات اعمال کے پہلے باب، گلتیوں 3:27،اور کلسیوں 2:12 میں سکھائی گئی ہیں۔پس نئے عہد نامہ یا مسیحی بپتسمے کی پہلی اور ابتدائی سوچ بچار یہ ہے کہ سچے توبہ کرنے والے کی زندگی اور دِل میں جگہ بنائی جائے یہ اُس کے ساتھ ایک باطنی کام ہے۔یہ ایک شخص ہے جو ایمانداری کے ساتھ اپنے آپ کو ختم کر کے یسوع مسیح کو اُس کی صلیب کو دیکھتے ہیں جو معافی اور تبدیلی، نئی زندگی اور مستقبل کی اُمید کا ایک ذریعہ ہے۔یہ وہ بپتسمہ تھا جس کا حوالہ یسوع مسیح نے اعمال 1:5 میں دیا ہے، جب اُس نے کہا، **"کیونکہ یُوحنّا نے تو پانی سے بپتِسمہ دِیا مگر تُم تھوڑے دِنوں کے بعد رُوحُ القدس سے بپتِسمہ پاؤ گے۔"**

مقدس پطرس نے بھی اِسی باطنی بپتسمے کا ذکر کیا ہے جب وہ اعمال 11:15,16 میں کہتا ہے، **"جب میں کلام کرنے لگا تو رُوح القدّس اُن پر اِس طرح نازِل ہُؤا جِس طرح شرُوع میں ہم پر نازِل ہُؤا تھا۔ اور مُجھے خُداوند کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے کہی تھی کہ یُوحنّا نے تو پانی سے بپتِسمہ دِیا مگر تُم رُوح اُلقدّس سے بپتِسمہ پاؤ گے۔"**

مخلصی

بائبل میں نئے عہد نامہ میں فوری طور پر پانی کے بپتسمے کا طریقہ کار ہے نئے عہد نامہ کی کلیسیاء میں پانی کا بپتسمہ یوحنا کے بپتسمے کو لے کر آگے نہیں بڑھتا۔اِس پر رسولوں نے روشنی ڈالی جب انہوں نے کچھ بے ترتیبی کو واضح کرنے کی طرف دھیان دیا۔جو ابتدائی چرچ میں اُٹھ گئی تھیں۔نئے عہد نامہ میں پانی کا بپتسمہ روح القدس کے بپتسمے کا ہی ایک حصّہ ہے۔یوحنا اصطباغی نے کہا کہ وہ آتا ہے اور یہ اُس بارے میں بات ہے جو یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو اعمال کے پہلے باب میں بتایا، جس کا ہم نے پچھلے پیراگراف میں حوالہ دیا ہے۔یہ پانی کا بپتسمہ ایک گواہی نہیں ہے کہ ایک شخص پشیمانی میں مبتلا ہوا اور تبدیل ہوا جیسا کہ آج اشتیاق ہے۔بائبل میں دُنیا کو دیکھے بغیر ایک ایماندار، اُس کی زندگی اور اُس کی گواہی

کے ساتھ کرنے کے لیے کچھ ہے۔ باطنی بپتسمہ، جو توبہ اور یسوع مسیح کی سچی قبولیت پر واقع ہوتا ہے۔ جو گمراہی سے انسان کی تبدیلی ہے، جو عام طور خُدا کے رُتبہ سے خُدا کے خاندان کی طرف ہے۔ یہ نئی تخلیق اور نئی پیدائش ہے۔ نئے عہد نامہ کا بپتسمہ ایمانداروں کے لیے تھا وہ غیر ایمان یافتہ لوگوں کے لیے نہیں تھا۔ اِس معاملے میں بائبل کو احتیاط سے پڑھنا ظاہر کرتا ہے۔ یہ تعلیمات اعمال 41:1, 36,18:8, 18:8 ,47:10 ہر معاملے میں نئے عہد نامہ کا بپتسمہ صرف اُن کے لیے ہے جو ایمان دار ہیں اور اُسے لینے کا اقرار کرتے ہیں۔ کرنیلیس کے خاندان کے معاملہ میں اعمال 47:10 میں یہ درج ہے کہ انہوں نے سُنا، وہ **ایمان لائے**، انہوں نے **روح القدس حاصل** کیا اور **اِس کا اظہار غیر زبانیں ہیں**۔ مقدس پطرس جو شک کے ساتھ وہاں گیا۔ نے کہا کہ یہ ثبوت ہے کہ خُدا اُن لوگوں کو دلائل کی بنیاد پر قبول کرتا ہے، اُس نے کہا، " کیا کوئی انسان اُنہیں پانی سے روک سکتا ہے، کہ اُنہیں بپتسمہ نہیں لینا چاہیے جنہوں نے روح القدس حاصل کر لیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے؟

پانی کے بپتسمہ کی علامتیں کیا ہیں؟

نئے عہد نامہ کے چرچ کے پانی کے بپتسمے کا کیا مطلب ہے اور کیا یہ ایک گواہی تھا؟ پانی کے بپتسمے کا مرکزِ نگاہ زندگی کی تبدیلی ہے۔ یہ یسوع مسیح اور اُس کی خدمات کے لیے فرد کی اپنی زندگی کی طرف سے ایک عوامی عزم تھا۔ یہ پرانی زندگی کے خاتمے اور آدم کی طرف سے ملنے والی قدرتی پیدائش کا وہ سب کچھ یسوع مسیح کے صلیب پر ترک کرنے کی ایک گواہی تھی۔ یہ خُدا کے کلام کے دستور کے ذریعے سے تمام قسم کی گندگی کو دھو کر صاف کرنا تھا جس کا اصطباغی پانی ایک قسم (افسیوں 26:5) تھی۔ یہ یسوع مسیح کے ساتھ زندہ ہوئے اور ایک نئی زندگی نئی تخلیق کے ساتھ بسر کر رہے ہیں۔ جیسی کہ یہ خُدا کی بادشاہت میں اب ہمیں میسر ہیں (افسیوں 6:2، کلسیوں 3:1)۔ یہ بالکل وہی بات تھی جس کے بارے میں یسوع اُنہیں بتا رہے تھے جب انہوں نے اعمال 3:1 میں بتایا: " **اُس نے دُکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو اُن پر زِندہ ظاہِر بھی کیا۔ چُنانچہ وہ چالیس دِن تک اُنہیں نظر آتا اور خُدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔** " آیت نمبر 8 میں یسوع مسیح اُنہیں بتاتا ہیں: " **لیکن جب رُوح اُلقدس تُم پر نازِل ہوگا تو تُم قُوّت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہوُدیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی اِنتہا تک میرے گواہ**

ہو گے۔" بپتسمہ روح القدس کی منسٹری کا ایک نشان ہے جو ہمیں مسیح کی موت، دفن اور دوبارہ جی اُٹھنے میں جگہ دیتا ہے اور نئی زندگی گزارنے کے لیے طاقت اور عقل دیتا ہے (کلیسوں 14:3, 12:2)۔ یہ صلیب کے اصول کے مطابق زندگی گزارنے جو مسیحی کی زندگی میں کام کرتی ہے میں روح القدس کی قوت سے بولتا ہے۔ اِس کا مقصد گناہ کی قوت اور موت کو جو مسیحی کی زندگی پر حکومت کو تباہ کرنا ہے (اعمال 35:19, 15:2, 58:1؛ رومیوں 6، کلسیوں 12:2؛ 1۔ کرنتھیوں 29:15؛ گلتیوں 27:3)۔ اِن پیرا گرافوں میں ایماندار کی زندگی، دنیا کی گواہی، اور ایک انفرادی شخص کی زندگی روح القدس کے کام پر زور دیا گیا ہے۔

مسیحی کی زندگی کے تین مطالب

نئے عہد نامہ کے پانی کے بپتسمہ کے مسیحی کے لیے تین مطالب ہیں۔ پہلی بات کہ پرانی باتوں کو قبر میں اُترنے کے ذریعے سے ختم کرنے میں راضی ہونا۔ بالکل ایسے ہی جیسے بپتسمہ کے وقت پانی میں نیچے جایا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ دُھل جانا اور کلام پر عمل کرتے ہوئے پانی میں اپنے آپ کو شفاف بنانا جو بذاتِ خود ایک علامت ہے۔ آخر کار روح القدس کی قوت سے دوبارہ زندہ ہونا۔ جو کہ پانی سے باہر آنے کی علامت ہے۔

آگ کا بپتسمہ

بپتسمہ کا دوسرا مطلب یسوع مسیح کی خاطر دُکھ سہنا ہے۔ یہ موت ہے جو اپنے آپ کو مارنے اور بائبل کی خاطر اذیت اُٹھانے کے لیے راضی ہونا ہے۔ یسوع مسیح کی مصیبتوں کے ساتھ شناخت کرنے کے لیے رضامندی ہے اور اِس کا نتیجہ ہماری زندگیوں کے لیے نجات اور چھٹکارہ ہے۔ یسوع مسیح نے بپتسمہ کا یہ تصور لوقا 50:12؛ مرقس 30:10؛ اور متی 20:20-23 سکھایا ہے۔ جب اُس نے شاگردوں سے پوچھا کہ کیا وہ بپتسمہ کے ساتھ ایسے بپتسمہ لینے کے قابل ہیں۔" جس کے ساتھ میں نے بپتسمہ لیا ہے۔" یہاں تک کہ اُن کا خیال ہے کہ بپتسمے کے ساتھ بپتسمہ لینے کے قابل ہیں۔ یسوع نے اُن کو بتایا کہ انہوں نے نہیں کیا لیکن وہ دن جلد آئے گا۔ جب وہ اِس قابل ہوں گے اور یہ ہو گا بھی۔

نوح کی کشتی، نوح کا طوفان، بپتسمہ، اور نجات

شاید نئے عہد نامہ میں 1۔ پطرس 3:21 خاص مرکزِ نگاہ بپتسمہ اور اِس کے ارد گرد کے متن کی بڑی مستند تعلیم ہے۔ یہ بہت زیادہ غلط سمجھ اور الزامات والا پیرا گراف ہے۔ ہمیشہ کی طرح، معنی متن سے ہی نکلتے ہیں۔ موضوع ہمیں اِس دُنیا میں یسوع مسیح کے واسطے دُکھ اُٹھانے کے خیالات کے ساتھ مسلح کرتا۔ معاشرے سے کٹے بغیر سچے مسیحی کی اقدار کے لیے اپنے آپ کو دے نہیں سکتے اور خُدا کی خدمت نہیں کر سکتے۔ تم مضحکہ خیز حقیر بنا دیئے جاؤ گے۔ شاگردیت کا مطلب تحریک اور مقاصد سے شکست مان لینا ہے جو کہ دنیاوی شخص کے پاس ہوتی ہے۔ یہ ہمیں بحرانی نقطہ پر لے آتا ہے۔ ہم ایک فیصلہ کرتے ہیں۔ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں؟

مثال نوح ہے۔ مقدس پطرس اُن دِنوں کو یاد کرتا ہے جب روح القدس نے اُن لوگوں کے لیے جو سیلاب سے پہلے گناہ کے اسیر تھے توبہ کی منادی نوح کے ذریعے سے کی۔ لیکن نوح کی منادی اور توبہ کی بلاہٹ بے احتیاطی سے کی گئی جیسے کہ آج کل کی جاتی ہے۔ نوح اپنی گواہی اور کشتی کی وجہ سے مضحکہ خیز اور حقیر بنا دیئے گئے۔ وہاں پر کوئی بھی بارش نہیں تھی، جو سیلاب کے لیے کافی ہوتی، اور اُن لوگوں نے اُس قریبی قیامت کا کوئی یقین نہ کیا۔ لیکن خُدا کی فرمانبرداری، مصائب اور صبر کے ذریعے سے جبکہ خُدا حلیمی کے ساتھ انتظار کرتا رہا اور اُن کو 100 سال تک توبہ کا موقع دیا۔ نوح نے کام کیا۔ جس بپتسمہ کو پطرس نے بیان کے طور استعمال کیا ہے جواب ہمیں دیا جاتا ہے۔ بپتسمہ کا یہ مخصوص تصور جسم کی گندگی کو دھونے پر مرکوز نہیں ہے۔ ہماری زندگیوں میں کلام مقدس کی فرمانبرداری ہو سکتی ہے جو ہمیں پاک کرتا ہے اور ہمیں خُدا کی نظر میں قابلِ قبول بناتا ہے۔ یہ پیرا گراف اُسی بپتسمہ کی آگ سے متعلق ہے۔ یہ مشکل کا بپتسمہ اور صبر کا بپتسمہ ہے جس میں ہمیں یسوع مسیح کی خاطر موت کا دُکھ سہنا پڑتا ہے۔ اِس طرح ہم اُس کے جی اُٹھنے اور اُس کی زندگی کے تجربے سے گزرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، یہاں پر صفائی کی بجائے تکالیف پر زور دیا گیا ہے۔ دونوں بپتسمہ میں شامل ہیں لیکن یہ دونوں مختلف خیالات ہیں کہ جو بائبل میں مختلف طریقے سے ظاہر کئے گئے ہیں۔ مسیحی کلیسیاء میں بپتسمے کا تیسرا مطلب پرانے جسم کے ساتھ موت ہے اور نئی ابدی زندگی کا حصول ہے۔ پرانے جسم کی موت اذیت کا ایک معاملا ہے—— اِس سے کون انکار کر سکتا ہے؟ لیکن یسوع مسیح کی دوسری آمد اور دوبارہ زندہ ہونا ہے، قبریں کھول دی

گئیں،اور نیا غیر فانی جسم وجود میں آ گیا۔ یہ بھی موت میں بپتسمہ ہے،شاید ہمارے لیے موجودہ ماحول میں یہ اتنا ضروری نہیں ہے جتنا کہ دوسروں کے لیے، لیکن طویل مدت کے لیے یہ یقیناً اہم ہے۔

خط اور روح

جھوٹے اور انسانی مذہب کی دُنیا۔ چاہے وہ قانونی ہو یا آزاد خیال، سچائی کے خط پر رجحانات مرکوز ہیں۔ چیز کی روح یا سچے مطلب کی بجائے نشان کے مقام کی اہمیت ہے۔اِس قسم کی روایت اور قانون پرستانہ مذہبی رجحانات اور خُدا کے پروگرام اور اُس کے کام میں ہمیشہ تذبذب پیدا کرتی ہیں۔ بت پرستی کو جو ہر نشان کی اہمیت پر قائم ہے اور اُس **سچائی کے خیال** کو کھو دیا ہے **جس طرف اشارہ کیا گیا** ہے۔ یہ جدید مسیحت میں ایک بہت بڑا سودا ہوا ہے۔ بہت سارے لوگوں نے بائبل میں رواج پرستی کے طریقے اور اسلوب کو دیکھا ہے۔اِس طرح کی باتوں کے متعلق بائبل کچھ نہیں سکھاتی۔ بہت سارے لوگوں نے اپنی تقریب پر اپنی اہمیت کو مرکوز رکھا، خاص طور پر تبدیل شُدہ یا بپتسمہ یافتہ زندگی پر اپنا مکمل غور کیے بغیر لوگوں کو برداشت کرنے کا جہاں تک تعلق ہے اِس نے تفریقیت، تقسیم، نام نہاد راستبازاور قانون پرستی پیدا کی ہے۔اُن کی بائبل نے ملامت کی ہے۔ 1۔ کرنتھیوں 11-17 میں، مقدس پولوس رسول نے کہا کہ اِس سطح پر آ کر جب چیزیں خراب ہوتی ہیں۔ اور اپنی تمام اخلاص سے کہہ سکا جن کے بارے میں وہ شُکر گزار تھا۔اُس نے اُن میں کسی کو بھی بپتسمہ نہیں دیا۔اُس نے اُن کو بتایا کہ خُدا نے اُسے بپتسمہ دینے کو نہیں بھیجا بلکہ یسوع مسیح کی انجیل پھیلانے کو بھیجا۔ کیا پولوس یہ کہہ رہا ہے کہ مسیحی بپتسمہ ہر قسم کی سوچ میں مکمل طور پر بائبل سے الگ ہے اور اِس لیے انجیل ایک چیز ہے اور بپتسمہ ایک اور چیز ہے؟ حقیقت میں ایسا نہیں کہا گیا ہے۔ بلکہ وہ کہہ رہا ہے کہ بپتسمہ کی تقریب انجیل مقدس سے الگ بھی ہو سکتی ہے اور اِس کا حصّہ بھی ہو سکتی ہے۔ یا اِس کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ اِس پر منحصر ہے کہ چرچ اور شراکت دار کیا سوچتے ہیں اور وہ کیا کر رہے ہیں۔ طریقے اور اسلوب جھگڑوں سے بالاتر ہیں۔ اور اُس کو اہمیت دیتا ہے کہ آپ کو کون بپتسمہ دیتا ہے۔ اور یہ لفظ کو اہمیت دیتا ہے نہ کہ اُس روح کو جو انجیل کا حصّہ نہیں ہے۔ مقدس پولوس کو یہ کرنے کو نہیں بھیجا گیا تھا،اور وہ خوش تھا۔ اور اُس نے اِس میں کوئی ملاوٹ نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ کرنتھس کے لوگوں نے اُس کو اِن جسمانی جھگڑوں کے معاملات میں نہیں اُلجھایا۔ بائبل کے اصل

معنی اتحاد پیدا کرنا ہے۔ یہ واضح طور پر افسیوں کے باب نمبر 4 میں سکھایا گیا ہے۔ جہاں پر ہمیں خود انکاری ،انسانیت میں روح کے اتحاد کو برقرار رکھنے کی اور دوسرے لوگوں کے لیے سوچ بچار کی نصیحت کی گئی ہے۔ اِس سلسلے میں یہ کہا گیا ہے کہ ایک ایمان ہے اور ایک ہی بپتسمہ ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اسیر ہو یا اُن کے ذریعے سے انفرادی ہو جو یہ کہنا چاہتے ہوں کہ اُن کا طریقہ اور اُن کی سمجھ صرف ایک ہے۔ یہ بالکل بائبل جو کچھ کہتی ہے اُس کے اُلٹ ہے۔ یہ ہدایت روح کے اتحاد کو برقرار رکھنے کی کوشش کے لیے ہے۔ ایمان متحد رکھتا ہے اور اِس میں کچھ بھی ایک طرف نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ کا طریقہ کار، اصول، رسمیں اور تقریبات، یہ اُن ہزاروں میں سے چند ہیں۔ جو مذہبی انسانوں پر سالوں سے سحر طاری کئے ہوئے ہے۔ بہت سے لوگ پُر یقین ہیں کہ صرف ایک راستہ ہے۔ اُن وقتوں پر وہ بہت زیادہ پُر یقین ہوتے ہیں۔ کہ وہ اُن مسیحی بھائیوں اور بہنوں کو موت کی طرف لے جاتے ہیں۔ جو اِس کے لیے راضی نہیں ہوتے۔ لیکن وہ غلط ہیں۔ کیا وہ غلط نہیں ہیں ؟ اچھا، وہ ہو سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے یہ نہیں کیا۔ جس طریقے سے ہم کرتے ہیں۔ اور یقینی طور پر ہم غلط نہیں ہیں —— یا ہم ہیں ؟

لفظ مارتے ہیں

علامت پر مرکوز رہتے ہوئے بُت پرستی کی روح کی بجائے سچائی کے الفاظ لیتے ہیں۔ ہمیں 2۔ کرنتھیوں 6:3 میں بتایا گیا ہے **"کیونکہ لفظ مارتے ہیں لیکن روح زندہ کرتی ہے"** یہ روح القدس نہیں ہے بلکہ سچائی کی روح ہے بجائے اِس کے الفاظ کے۔ ہمیں یقین ہو سکتا ہے کہ یہ بپتسمہ کی زندگی گزارنا ہے۔ کہ جہاں تک اُس کے ساتھ مسیح کا تعلق ہے دستور بذاتِ خود نہیں ہے۔

جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا

کیا بائبل نے یہ نہیں کہا کہ ایمان لانا اور بپتسمہ لینا نجات دیتا ہے؟ یہ واقع ہی کام کرتا ہے اور یہ کہ اِس کا مطلب کیا ہے۔ اگر آپ اِس پر غور کرتے ہو تمام نئے عہد نامہ کی تعلیم بپتسمہ کے معنی کے متعلق ہے یہ روح، جان اور جسم سے متعلق ہے۔ چاہے یہ جیسا بھی ہو اِس کے بارے میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں بڑے راز کے ساتھ نئی پیدائش میں داخل ہونے کے لیے یسوع مسیح میں روح القدس کا بپتسمہ لینا چاہیے اور اُس کے خاندان کا حصّہ بننا چاہیے۔

ہمیں اپنے آپ کو مارنا ہو گا۔ خُدا کے کلام کی فرمانبرداری کے ذریعہ سے اپنے آپ کو پاکیزہ بنانا، اوراِس دُنیا میں خُدا کی بادشاہی میں داخلہ کو حاصل کرنے کے لیے بپتسمہ شُدہ زندگی گزارنا(رومیوں 1،7:14۔ کرنتھیوں 2،20:4۔ پطرس 11:1)۔ گناہ کی قوت جو ہم پر حکمرانی کرتی ہے سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے ہمیں دوبارہ جی اُٹھنے کی زندگی گزارنی چاہیے۔ اور موت جو اُن پر آتی ہے جو شہوت پرستانہ زندگی گزارتے ہیں۔ ہمیں دوسروں تک اُس کے جلال کو پہنچانے کے لیے یسوع کی خاطر اذیتیں سہنی ہوں گی۔ نئے جسم کے ساتھ جی اُٹھنے کے تجربے کے لیے ہمیں آخر کار جسمانی طور پر مرنا ہو گا۔ صرف وہی شخص جو یقین رکھتا ہے اور اُس کا بپتسمہ محفوظ کیا جائے گا۔ روح القدس کے بعید الفہم بپتسمہ کے نتیجہ میں گناہ کی سزا سے نجات ہے۔ مخلصی میں، جسمانی بپتسمہ میں یسوع کی موت، دفن ہونا اور دوبارہ جی اُٹھنے کے نتیجے میں زندگی اور روح کی نجات ہے۔(اِس مثال، میں یونانی میں یہ دونوں الفاظ ایک ہیں) جلال میں، گناہ کی موجودگی سے بچانے اور حیاتِ ابدی میں دوبارہ زندہ ہونے کے لیے قبر کی موت میں جسم کا بپتسمہ بہت ضروری ہے۔

نئے عہد نامہ کا اصول پیدائشِ نو ہے، اصلاح نہیں

پس جب ہم اِس باب نمبر 6 کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں، تو یاد رکھیں کہ بپتسمہ کی توجہ انسان کے یسوع مسیح کے ساتھ مرنے، موت کے ذریعے گناہوں سے اور اُس کے بندھن سے چھٹکارے پر ہے، یسوع مسیح کے ساتھ دوبارہ جی اُٹھنے کے حوالے سے نئی زندگی بسر کرنا ہے۔ بوڑھے انسان اور پرانی مخلوق کی موت کا ایک مفہوم ہے۔ پرانے عہد نامہ میں عہد کا نشان، جو ختنہ تھا، پرانی فطرت میں کوئی موت نہیں تھی۔ جسم سے الگ ہونا اور زندگی کی اصلاح صرف ایک ہی راستہ ہے۔ نئے عہد نامہ کا نشان، جو کہ بپتسمہ ہے موت، دفن ہونا، دوبارہ زندہ ہونا اور نئی زندگی ہے۔ نئے عہد نامہ میں ہر چیز نئی پیدائش کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ اصلاح جو زندگی کی صفائی وطہارت ہے اور موت کے بغیر خُدا کو خوش کرتی ہے، پرانے عہد نامہ میں بھی ساتھ ساتھ ہے۔ یہ ناکامی کا ایک حصّہ ہے۔ یہ انجیل کو حصّہ نہیں ہے۔ یہ تمام روح القدس کا کام ہے۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے بپتسمہ کے ذریعے کچھ بھی نہیں آتا۔

باب نمبر18

رومیوں 3:6 کیا تُم نہیں جانتے کہ ہم جِتنوں نے مسیح یِسُوع میں شامِل ہونے کا بپتِسمہ لِیا تو اُس کی موت میں شامِل ہونے کا بپتِسمہ لِیا؟۔

رومیوں 4:6 پَس موت میں شامِل ہونے کے بپتِسمہ کے وسِیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہُوئے تاکہ جِس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسِیلہ سے مُردوں میں سے جِلایا گیا اُسی طرح ہم بھی نئی زِندگی میں چلیں۔

رومیوں 5:6 کیُونکہ جب ہم اُس کی موت کی مشابہت سے اُس کے ساتھ پَیوستہ ہو گئے تو بیشک اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت سے بھی اُس کے ساتھ پَیوستہ ہوں گے۔

رومیوں 6:6 چُنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی اِنسانیت اُس کے ساتھ اِس لئے مصلُوب کی گئی کہ گناہ کا بدَن بیکار جائے تاکہ ہم آگے کو گناہ کی غُلامی میں نہ رہیں۔

رومیوں 7:6 کیُونکہ جو مُؤا وہ گناہ سے بری ہُوا۔

مذہبی خیال میں وہ مسیحی نہیں ہے۔ آدمی کو مذہبی بنانے کی کوشش یا انسان کو سکھانا کہ فطری انسان کی تمام اصطلاحوں کے مرکز پر وہ کیسے مذہبی بن سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اِس طرح کی صلاحیتوں کو جلا بخشنے کی مذہبی کوششیں یہ کہلاتی ہیں۔ کہ اُس میں ضمیر ہے۔ اپنے راستے کی اصلاح کرنا اور جو کام کیے جاتے ہیں اور اُن سے کوئی فائدہ نہ ہونا اُن میں غلطیاں دیکھنا اِس تمام باتوں کی کوششیں انسانی معیار کے مطابق کی گئی ہیں۔ یہاں تک کہ دس احکام کا دعویٰ بھی اِس طریقہ پر کیا جاتا ہے۔ اور یہی ہے جس کی وجہ سے یسوع مسیح کی موت اور دوبارہ زندہ ہونا، مسیحیت کو دوسرے تمام مذاہب سے الگ کرتا ہے۔ مسیحیت میں یسوع مسیح کی موت ایک حقیقت ہے بہت ساری وجوہات میں خُدا کی مرضی کو پورا کرنا بہت ضروری ہے۔ سب سے پہلے، یہ اِس لیے ضروری تھا کہ یسوع مسیح ہماری جگہ پر موا اور گناہ گاروں کے لیے خُدا کے قہر کو برداشت کیا۔

پرانی فطرت کا خاتمہ

سب سے بڑی وجہ کہ جس کے لیے خُداوند یسوع مسیح نے موت کو قبول کیا۔ایک طاقت باغِ عدن میں حرکت میں آگئی۔اور وہ اُس وقت تک قابو میں نہ آئی جب تک وہ زندہ رہی یہ طاقت سرکش، قدرتی، فانی انسان اور اُس کے ذہن کی تھی۔پرانے عہد کی تمام کوششیں دکھانے کے لیے اکٹھی کردی گئیں۔جنہوں نے ایک دفعہ انسان کو گری ہوئی مخلوق بنادیا تھا۔وہ ناقابل اِصلاح ہو گیا تھا۔اِس گندی قوت کو ختم کرنے کی ایک ہی صورت تھی اور وہ موت تھی۔لیکن الجھاؤ اور تذبذب کی بات یہ تھی۔کہ اگر فطری انسان خُدا کی عدالت میں آتا ہے۔اور اپنے بُرے اعمال کی ایک جائز سزا پاتا ہے۔جو کہ موت تھی۔یہ انسان کا اختتام تھا۔قدرت اور فانی انسان میں ابدی حیات نہ تھی۔اگر وہ مرتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے تو طبعی طور پر اُس میں یہ قابلیت نہیں ہے کہ وہ قبر سے زندہ ہو قبر سے باہر نکل آئے۔اور دوبارہ زندہ ہو جائے۔

یسوع مسیح کی صلیب اور اُس کے دوبارہ زندہ ہونے سے مشکل حل ہو گئی تھی۔قوت حرکت میں آ گئی تھی۔اور اِن دونوں کی وجہ سے پرانی انسانیت، گری ہوئی فطرت ختم ہو گئی تھی۔نئی زندگی اور نئی تخلیق شروع ہو گئی تھی۔

مسیحیت کا مرکزی خیال صلیب کا حصول ہے۔" **لیکن خُدا نہ کرے، کہ میں کسی چیز پر فخر کروں سوائے خُداوند یسوع مسیح کی صلیب کے جس سے دُنیا میرے اعتبار سے مصلوب ہوئی اور میں دُنیا کے اعتبار**" گلتیوں 6:14 صلیب پر یسوع نے نہ صرف گناہوں کی سزا برداشت کی۔بلکہ اُس نے گناہ کی قوت کا خاتمہ بھی کر دیا۔وہ تمام لوگ جو انجیل کی استدعا کو سمجھتے اور قبول کرتے ہیں۔وہ اپنے آپ کو گناہوں کے اعتبار سے ختم کر پائیں گے۔وہ پھر اپنے وجود کے نقطہ پر آ جائیں گے۔جہاں پر فانی زندگی اپنے آپ کے قابل قبول ہونے کے لیے اکیلی پڑ جاتی ہے۔یہ اِس وجہ سے ہے۔کہ اُن کی اقدار اُن کو حال میں اور مستقبل میں مکمل کرنے میں ناکام ہو گئی ہیں۔اِس طرح کا انسان اپنے آپ کو اِس برائی کی بادشاہت کا حصّہ سمجھتا ہے۔جہاں پر چیزیں بہت بُری ہوتی ہیں۔اور پھر بہت ہی خوفناک ہو جاتی ہیں۔اِس پشیمانی کی حالت میں، انسان اپنے آپ سے مڑ کر خُدا کی طرف ہو جاتا ہے۔یہ اُس کی سمجھداری ہونی چاہیے۔کہ حقیقت میں وہ خُدا کا بیٹا ہے۔وہ جانتا ہے۔کہ یسوع مسیح میں وہ دُنیا کے حوالے سے مر گیا ہے۔اور نئی

زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ جہاں اقدار اور معیار روحانی اور اخلاقی طور پر نئے طریقے پر قائم ہو گئے ہیں۔ یہ صرف اِس طرح نہیں ہے۔ کہ وہ سمجھے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ بلکہ یہ وہ ہے۔ کہ وہ جانے اور چاہے کہ کیا ضروری ہے جو کرنا ہے۔

اِس طرح کی سوچ سے جس کا پولوس رسول حوالہ دیتا ہے۔ انجیلِ مقدس کی تمام پیشن گوئی یہ کہ انسان، یسوع مسیح کے ذریعے دُنیاداری، پرانے طور طریقوں اور پرانی فطرت کے اعتبار سے مر جاتا ہے۔ اگرچہ موت اور دوبارہ زندہ ہونے کی وجہ سے وہ نئی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے۔ **"اِس لیے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے (لفظی طور پر نئی تخلیق) پرانی چیزیں جاتی رہیں دیکھو وہ نئی ہو گئیں۔ اور سب چیزیں خُدا کی طرف سے ہیں۔ جس نے مسیح کے وسیلہ اپنے ساتھ ہمارا میل ملاپ کر لیا اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپرد کی۔"** 2۔ کرنتھیوں 18,17:5 یہ سمجھداری ایک انسان میں مسیحی ہوتے ہوئے ہونی چاہیے۔ لیکن اُس کی سمجھ زندگی کے معاملات کے حوالے اب اور زیادہ ہونی چاہیے۔ یسوع مسیح کی موت نہ صرف گناہوں کی سزا سے چھٹکارے اور نجات کے لیے تھی۔ بلکہ ہمیں دُنیا کی قید و غلامی سے رہائی بھی دلائی۔ یسوع مسیح کے دوبارہ زندہ ہونے نے ہمیں نئی پیدائش اور نئی زندگی میں نئی بادشاہت بھی عطا کی۔

وہ جو مر گیا

اِس کا مطلب ہے جو پولوس رسول ہمیں بتانا چاہتا ہے۔ جب وہ کہتا ہے۔ **" پس موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ کے وسیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہوئے تاکہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مردوں میں جلایا گیا اُس طرح ہم بھی نئی زندگی میں چلیں"** رومیوں 4:6 خُدا کے فرزند کے پاس دوسرا کوئی خیال یا خواہش نئی زندگی میں چلنے کے کے لیے نہیں ہونی چاہیے۔ اگر اُس نے یہ نقطہ کھو دیا ہے تو اس نے بطور مسیحی یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کا مطلب بھی کھو دیا۔ خُداوند یسوع مسیح کا جی اُٹھنا صرف ایک عظیم تاریخی واقع نہیں ہے۔ اور بطور خُدا کے بیٹے کے اُس کی الوہیت کا عظیم ثبوت ہے یہ ایک عظیم عمل اور حقیقیت تھی جس نے میرے اور تمہارے لیے دوبارہ زندہ کی ہوئی زندگی مہیا کی خُدا کی بادشاہی میں یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے بغیر کسی کے لیے بھی دوبارہ جی اُٹھنا ممکن نہیں تھا۔ مقدس پولوس اسے

کرنتھیوں کے خط کے 15 ویں باب میں واضح کرتے ہیں جب وہ بپتسمہ کا مطلب بیان کرتے ہیں۔ کہ اِس کا نشان دوبارہ جی اُٹھنا ہے۔" **اگر مردے جی نہیں اُٹھتے تو پھر کیوں موت کا بپتسمہ لیتے ہیں۔ کون اجنبی شخص موت کو پسند کرے گا۔ اگر یہ اُس کا خاتمہ ہے۔ اگر تم اِس گواہی کو سمجھ لیتے ہو اور تم موت کا بپتسمہ لے رہے ہو۔ تو پھر تم زندہ ہو سکتے ہو، پھر یہ کیسے ہو سکتا کہ تم میں سے چند کہیں کہ مردے جی نہیں اُٹھتے؟**" بپتسمہ کا مکمل مطلب موت، دوبارہ جی اُٹھنا، نئی زندگی اور گناہ سے چھٹکارہ ہے۔ **رومیوں 5:6 کیونکہ جب ہم اُس کی موت کی مشابہت سے اُس کے ساتھ پیوستہ ہو گئے تو بیشک اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت سے بھی اُس کے ساتھ پیوستہ ہوں گے۔** اب " اُس کی موت سے مشابہت" کا مطلب ہے کہ معافی پر گرفت اور انجیلِ مقدس کی سمجھ اور یسوع مسیح کی موت کا مقصد۔ ہم یہ بحثیتِ مجموعی اُس نقطہ کو کھودیں گے اگر ہم سوچتے ہیں۔ کہ اُس کی موت کی مشابہت کسی نہ کسی طریقہ سے بپتسمہ کے طور طریقہ کو جنم دیتی ہے۔ بائبل میں کہیں بھی اِس بارے میں ہنر مندی اور ماہرانہ پن نہیں ہے۔ اِس کا تعلق ہماری سمجھ کے ساتھ ہے۔ کہ یسوع مسیح کی زندگی کُلی طور پر کیسی تھی وہ کیوں مرا؟ اور ہمیں اور آپ کو اُس کے ساتھ توبہ اور تبدیلی کے ذریعے سے نئی پیدائش کے لیے مرنا ضروری ہے اُس کی موت کے مشابہت کا مطلب ہے کہ پرانی زندگی کو اور پوری دُنیا کو مکمل طور پر ترک کرنا ہے۔ جیسا یسوع مسیح نے کیا، اُس کی مخلصی یا ہماری مسیحی زندگیاں، اِس کا مطلب ہے۔ کہ ہم اُس آنے والی زندگی میں خُدا کی بادشاہت اور ابدیت کے گلے لگانے کے لیے اِس زندگی کی قربانی دے دیں۔ یہ ہے جو مکمل طور یسوع مسیح کی موت کی مشابہت سے پیوستہ ہونا ہے۔

اگر ہم نے اسے سمجھ لیا ہے اور اگر ہم اپنی توجہ سے خُدا کے خاندان میں آ گئے ہیں۔ تو ہمیں مسیحی سچائی کی فلاسفی کے مطابق اپنے آپ کو ظاہر کرنا ہے۔ اور اپنی پہچان دینی ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اِس کا نتیجہ اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت میں ہے۔ یقینی طور یسوع مسیح واپس آئیں گے۔ اور ایک دِن جسمانی طور پر جی اُٹھنا ہونے والا ہے۔ جس میں ہم بھی شامل ہوں گے۔ لیکن یہاں پر اِس خیال کا سیاق و سباق وہ نہیں ہے۔ مقدس پولوس رسول یہاں پر مسیحیوں کے رویّوں کی بات کر رہے ہیں۔ وہ یہاں پر اور

اِس وقت یہی بات کر رہا ہے نئی زندگی، ہمارا روزانہ کا چال چلن، ہمارا مسیحی تجربہ۔ اب ہم کو اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت رکھنا ہو گی۔

موت، دفن ہونا، جی اُٹھنا اور نئی زندگی

حقیقت میں یہ ایک مسیحی فلاسفی ہے۔ یہ ہے جو انجیل مقدس کی سچائی ہے۔ (جیسا کہ اِس دُنیا میں ہماری زندگیوں پر لاگو ہوتا ہے اور ہمارے راستباز رشتوں میں اور یسوع مسیح اور اُس کی صلیب کی خُدا کے سامنے قدوسیت سے) یہ سب کچھ ہے۔ اگر ہم اُسے نہیں دیکھتے تو ہم اصل نقطہ کو کھو دیتے ہو۔ اِس واقعہ میں، ایماندارانہ کوششوں کے ساتھ ہمیں اپنے نقشِ پا کو دیکھنا ہے کہ ہماری توبہ اور چرچ کے ساتھ ہمارے تعلق کا معیار و مطلب کیا ہے۔ اگر ہم موت کے اصول، طہارت و صفائی، دوبارہ جی اُٹھنا اور نئی زندگی کی سمجھ نہیں رکھتے۔ تو ہم مسیحی بپتسمے کے بائبل کے مطلب کی سمجھ نہیں رکھتے۔

حقیقت جو ایمان سے ہوتی ہے نہ کہ آنکھوں دیکھے پر

اب آئیں اِس نقطہ پر اپنے ذہن کو صاف کر لیں۔ جب ہم یسوع مسیح کی موت، دفن ہونے اور دوبارہ جی اُٹھنے اور اپنے اُس کے ساتھ تعلق کی بات کرتے ہیں۔ جو ہماری موت، دفن ہونے اور نئی زندگی میں دوبارہ زندہ ہونے کے نتیجہ میں ہو گی۔ تو ہم کسی تمثیل یا خیالی زبان میں بات نہیں کرتے شاید ہم کسی ایسی چیز کے بارے میں بات نہیں کر رہے۔ جو مکمل طور پر جسمانی ہے۔ (جو شاید کسی حد تک ہے) لیکن ہم اُس کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ جو کہ بالکل سچ، حقیقی اور اصل ہے۔ بطور نجات، ہم دفن ہوئے اور اُس میں دوبارہ زندہ ہوئے۔ گناہ ہمیشہ کے لیے چلا گیا۔ اور ہم ہمیشہ کے لیے اُس میں نئے اور ابدی ہو گئے۔ ’’نئی پیدائش کے ہوتے ہوئے‘‘ مقدس پطرس نے 1۔ پطرس 1:3,2 میں کہا ہے، ’’ **اور خُدا باپ کے علمِ سابق کے موافق روح کے پاک کرنے سے فرمانبردار ہوئے اور یسوع مسیح کا خون چھڑکے جانے کے لیے برگزیدہ ہوئے ہیں۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خُدا اور باپ کی حمد ہو جس نے یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث اپنی بڑی رحمت سے ہمیں زندہ اُمید کے لیے نئے سرے سے پیدا کیا۔** ‘‘ ہماری نجات اتنی یقینی ہے جیسی خُدا کی زندگی جو غیر فانی ہے۔ جیسے مخلصی۔ جب ہم خُدا کی طرف سچی توبہ اور تبدیلی سے پرانی انسانیت کے اعمال سے اور خیالات سے توبہ اور تبدیل ہو کر مڑتے ہیں تو ہم

یسوع مسیح میں نئے ہوتے ہیں۔ جو خدا کی طرف اپنے ایمان میں حقیقت پر ہیں وہ نئی زندگی پاتے ہیں۔ یہ تبدیل شُدہ زندگی ہے — چھٹکارہ شُدہ زندگی — نئی اقدار، نئے مقاصد اور نئی دلچسپیوں کے ساتھ ہے۔

عملی راستبازی جو سچائی کے اطلاق کے ساتھ شامل ہو

یہ نہیں کہا جاتا کہ بہت سے مسیحی لوگ بہکاوے میں آ کر دریا کے پار نہیں جاتے ہیں۔ جب تک ہم اِس جسم کے گھر میں ہیں، تو آزمائشیں ہیں۔ وہ حقیقی آزمائشیں ہیں۔ اور بہت سی بلاہٹوں کا جواب ملا ہے۔ تم تمام کو یہ کرنا ہے۔ اور اپنے ارد گرد نام نہاد مسیحیوں پر نظر رکھنا ہے اُن میں سے کچھ لوگ شاید مسیحی نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن اُن میں سے کچھ ہیں روح کے بہت سے دشمن ہیں، بہت سی ایسی موشگافیاں ہیں۔ جو بہت سے عظیم واضح نامور مسیحی لوگوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ پھر بھی جو مسیح یسوع کے ذریعے خُدا کے پاس آتے ہیں۔ اور یہ ثبوت ہے کہ اُن کی زندگیاں تبدیل ہوئی ہیں۔ یسوع مسیح کی موت، دفن ہونے اور دوبارہ زندگی پانے میں حقیقی قوت ہے جو سچی سوچ میں پرانی انسانیت کو نئی انسانیت کے لیے زندگیوں کو تبدیل کرتی ہے۔

ایک شہر جو پہاڑی پر قائم ہے

دُنیا کے سامنے ہماری اِس تبدیل شُدہ زندگی میں ایک گواہی تمام اہم عنصر رکھتی ہے۔ اصل میں یہ ہماری گواہی ہے۔ الفاظ بہت اہم ہیں۔ اور جو اِن کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ گمراہ ہیں خداوند یسوع مسیح بیان کرنے والے استدلال کرنے والے یا تصور کے طور پر نہیں آئے تھے۔ وہ کلمہ کی صورت میں آئے۔ انجیل مقدس صرف ظاہر ہی نہیں کر سکتی — یہ بتایا گیا ہے۔ ایک تصویر میں ہو سکتا ہے۔ کہ ہزاروں الفاظ کا ذخیرہ ہو۔ لیکن اُسے بیان کرنے کے لیے الفاظ چاہیے۔ اور الفاظ کے بغیر تصویر کے کچھ بھی معنی نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ یہ ایک حقیقت ہے جو کہ گواہی دینے والے کی زندگی میں بولتی ہے۔ جو خُدا کے ساتھ اور انسان کے ساتھ ایک قوت ہے۔ کچھ عرصہ پہلے میں کمیونٹی میں ایک کاروباری شخص سے بات کر رہا تھا۔ وہ ہمیشہ سے دلچسپ رہا ہے۔ اور وہ مجھے ادھر اُدھر کھڑا نہیں ہونے دے رہا تھا۔ اُس خاص دِن وہ مجھے بتا رہا تھا کہ اُس کے خداوند یسوع مسیح کے لیے فیصلہ کرنے میں کتنے دِن لگے تھے۔ ”میں نے مسیحی ہونے کے متعلق سوچا“ اُس نے کہا، ”میں اپنے بچوں اور اسی طرح اپنی بیوی

کے لیے راہنمائی لینے کے بارے میں چرچ گیا۔ اور واقع ہی میں نے اُس میں شامل ہونے کے بارے میں سوچا۔ لیکن میں نے مسیحیوں کو دیکھا جن کو میں جانتا تھا۔ میں نے اپنے کندھے اُچکائے اور ایمانداری سے کہتا ہوں کہ میرے اور اُن کے درمیان کوئی فرق نہ تھا۔ میں اُن کے گھروں میں گیا۔ اُن کا اپنی بیویوں اور بچوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک دیکھا۔ جیسا میں اپنے بچوں اور بیوی سے کرتا ہوں۔ اُن کو جو چیزیں متاثر کرتی ہیں۔ وہی چیزیں مجھے بھی متاثر کرتی تھیں۔ پس جیسا میں کہہ سکتا ہوں وہ میری طرح کے ہی ٹی وی پروگرام دیکھتے ہیں۔ جیسے میں دیکھتا ہوں۔ اُن کے کاروبار کے وہی اصول تھے جو میرے تھے۔ میں کچھ الگ دیکھنا چاہتا تھا۔ جو میں نے سوچا کہ وہاں ہونا چاہیے۔ اور میں نے اندازہ لگایا کہ مجھے کہنا ہے کہ میں وہاں پروہ نہیں دیکھ سکا۔'' یہ آدمی کوئی نقاد نہیں تھا۔ وہ بڑی سادگی سے مجھے بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ اگر وہ لوگ جنہیں وہ جانتا تھا۔ کاش وہ ایک مثال ہوتے۔ وہ یہ نہیں دیکھ سکا کہ وہاں پر اُس کے ساتھ یہ کام کرنے کی وجہ کیا تھی۔ اُس نے نہیں دیکھا۔ کہ وہاں پر اُس کے لیے کچھ ہے۔ میں تمہیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ وہ آدمی مسیحی ہو گیا۔ اور اب وہ ایک زبردست مسیحی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اب اُس نے بہت سے مبلغ اور کام کرنے والے تیار کیے ہیں۔ کوئی بھی اُسے کہہ نہ سکا۔ کہ وہ اُس کی زندگی کی حقیقت کی نہیں جانتے۔ میرا خیال نہیں ہے۔ لیکن نقطہ یہ ہے۔ وہ زندگی نئی اور مختلف اور اُن نئی اقدار کی طرف نہیں مڑ سکتی جو دُنیا کو متاثر نہیں کرتی۔ میرا دوست بے قرار و ناخوش، خالی اور تلاش میں تھا۔ بعد میں اُسے وہ کچھ نہیں مل سکا۔ جو وہ اپنے جاننے والے مسیحیوں میں دیکھنا چاہتا تھا۔ پھر بعد میں اُسے وہ سب کچھ مل گیا۔ اور وہ خُدا کے پاس آ گیا۔ لیکن اُس وقت جب وہ کچھ تلاش کر رہا تھا۔ جو ہماری زندگی میں مشترک ہے۔ تم کیسے اُسے کچھ بتا سکتے ہو۔ جو ہماری اور اُس کی زندگیوں میں کچھ بھی مختلف نہیں پاتا۔ جو وہ تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ تم اُسے کیسے قائل کر سکتے ہو کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے اُسے اُس کی ضرورت محسوس ہو۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے۔ اگر اُس کے پاس پہلے سے ہے۔ تم اُسے کیسے راغب کر سکتے ہو۔ کہ تمہارے پاس جو کچھ ہے۔ وہ اُس سے زیادہ ہے۔ جو کچھ اِس زندگی میں ہے۔ تم اُسے کیسے قائل کر سکتے ہو۔ یہاں پر کچھ نیا اور ابدی ہے۔ اور یسوع مسیح بہتر دُنیا اور زندگی ہے۔ اگر تمہاری اپنی زندگی نئی بادشاہت کے ساتھ مکمل طور پر منسلک ہے۔

تبدیل شُدہ زندگی

ہم یہاں پر کاملیت کی بات نہیں کر رہے۔ کیونکہ اِس زندگی میں کوئی بھی مکمل نہیں ہے۔ اگر یہ ایک مثال ہے ہمیں اِس کے لیے جدوجہد کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن ہم مختلف زندگی کی بات کر رہے ہیں۔ ایک گواہی سے بھرپور زندگی جو محبت اور دیکھ بھال اور خیال کرتی ہے۔ جو حقیقی ہے۔ جو ہماری ارد گرد کی دُنیا پر خُدا کو عیاں کرتی ہے۔ ہماری گواہی سے لوگ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ مختلف قسم کے لوگوں کی طرف سے مختلف قسم کی اقدار کو نہیں دیکھتے جو زندگی گزارنے کی مختلف وجوہات بیان کرتی ہیں۔ اگر ہم زندہ نہیں ہیں تو پھر کیا ہو سکتا ہے۔ اور ہماری زندگی میں حقیقیت میں کیا ہونا چاہیے۔ اور یہ کہ مسیحی زندگی میں کیا ہوتا ہے۔ کون یسوع مسیح کی موت میں اور اُس کے جی اُٹھنے میں ہمیں پہچان سکتا ہے۔ تاہم یہ سوچنے سے کہ خُدا کا فضل ہمیں گناہ کا لائسنس دیتا ہے۔ ہمیں یہ واضح طور پر سمجھ لینا چاہیے۔ کہ خُدا کا فضل ہمیں قوت دیتا ہے۔ کہ ہم گناہ سے آزاد ہوں اور نئی زندگی بسر کریں۔

مخلصی میں صلیبی موت کی اہمیت

رومیوں 6:6 چُنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی انسانیت اُس کے ساتھ اس لئے مصلُوب کی گئی کہ گناہ کا بدَن بیکار جائے تاکہ ہم آگے کو گناہ کی غُلامی میں نہ رہیں۔ بہت سارے لوگ مسیحی اور غیر مسیحی اُن کو ایک ہی اُلجھن اور گومگو کی کیفیت کا سامنا ہے۔ وہ تبدیل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ پہچان گئے ہیں۔ کہ اُن کے ساتھ چیزیں ٹھیک نہیں ہو رہی—— ہو سکتا ہے۔ یہ تشدد، شرابی، زناکاری، حرامکاری و زناکاری کے خیالات، لالچ، بے ایمانی، بے ہودگی اور اِس طرح کی دوسری باتیں—— لیکن وہ یہ نہیں کر سکتے انہوں نے کوشش کی اور ناکام ہوئے—— ایک دفعہ سے زیادہ اور اکثر بہت دفعہ۔ وہ جو کچھ ہیں اُسے وہ پسند نہیں کرتے۔ اور زندگی میں وہ کہاں جا رہے ہیں۔ اور وہ کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ جو مختلف ہے۔ لیکن اُنہیں تبدیل ہونے کے لیے قوت نہیں مل رہی۔ ہر دفعہ وہ پیچھا چھڑانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ پرانی عادتوں میں غرق ہو جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ پرانے دوستوں کا ڈر اور خوف ہو۔ جو بہت لوگوں میں ہے۔ اور وہ پرانی راہوں پر چلے جاتے ہیں۔ جلدی اصلاح کی کوششیں اُن کے لیے چکی کا پاٹ بن جاتی ہیں اور وہ تھک جاتے ہیں۔ ” میں کوشش کرتا ہوں میں ناکام ہو جاتا ہوں“ ، ” میں کوشش

کرتاہوں میں ناکام ہو جاتاہوں'' مشکل کیا ہے؟ خدا اُنہیں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ پھر وہ یہ کیوں نہیں کر پاتے۔ ہم ناکام ہوتے ہیں۔ کیونکہ جسم گناہ ہے — پرانی فطرت، پرانا انسان، پہلی تخلیق، آدم کی اولاد، قدرتی پیدائش کے ساتھ — جس نے ہمیں خامیوں، برائیوں اور بُرے راستوں پر ڈال کے باندھ دیا ہے۔

دانی ایل کی مشکل

ہر شخص یہ سوچنا پسند کرتا ہے۔ کہ وہ دوسروں سے مختلف ہے، '' اچھا میں یہ نہیں کرتا اور میں نے یہ کبھی نہیں کیا'' لیکن اندر سے وہ کیا ہے۔ وہ یہ بہتر جانتا ہے۔ وہ شکست اور برائی کے جال میں بُری طرح پھنسا ہوا ہے۔ اور یہ بھی نہیں جانتا ہے۔ کہ اِس میں سے کیسے نکلا جس سکتا ہے۔ وہ کوشش کرتا رہتا ہے، کرتا رہتا ہے۔ وہ ایک لومڑی کی طرح ہے جو بڑی مشکل سے باہر نکلنا چاہتی ہے۔ یا ہاتھی جو دلدل سے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جتنی زیادہ وہ کوشش کرتا ہے، اتنی ہی زیادہ اُن کی توجہ اِس طرف ہوتی ہے۔ اتنا ہی زیادہ حاصل ہوتا ہے اور اتنا زیادہ ہی وہ گہرائی میں جاتا ہے۔ اِس اُلجھی ہوئی کیفیت کا صرف ایک ہی جواب ہے اور وہ ہے موت۔ جب ایک فانی انسان مرتا ہے، تو قید سے رہائی مل جاتی ہے اِس سے پہلے رہائی نہیں ملتی! یسوع مسیح اور اُس کی صلیب کے ذریعے سے، توبہ کے لیے ہمیں رضاکارانہ طور پر ایک راستہ فراہم کر دیا گیا ہے۔ یہی ہے جو سچے مسیحی کی توبہ ہے۔ سب کچھ چھوڑ کر مر جانا سچی توبہ نہیں ہے۔ یسوع مسیح میں دوبارہ زندہ ہونے اور زندگی کو دوبارہ حاصل کرنے کی قوت ہے۔ یسوع مسیح کے ساتھ مصلوب ہونے کا مقصد اِس اسیری کو ختم کرنا ہے۔

رومیوں 6:6 چُنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی اِنسانیت اُس کے ساتھ اِس لئے مصلُوب کی گئی کہ گناہ کا بدَن بیکار جائے تاکہ ہم آگے کو گناہ کی غُلامی میں نہ رہیں۔

دوسرے لفظوں میں، یہ اُس کی زبان کو قوت دیتا ہے جو حقدار ہے: **''تاکہ ہم آگے کو گناہ کی غُلامی میں نہ رہیں۔''** فطری انسان، ایک طریقہ سے یا دوسرے، برائیوں کے ایک سلسلے یا دوسرے، یہ سب گناہ کی غلامی ہے۔ وہ اُس پھندے میں پھنس چُکا ہے۔ وہ اُس سے نکل نہیں سکتا۔ یہ اُس میں پھنس چُکا ہے۔ لیکن یسوع مسیح کی صلیب کے ذریعے سے یہ قید ٹوٹ سکتی ہے۔ ہم رہا ہو سکتے ہیں! ہم آزاد ہو سکتے ہیں!

یسوع مسیح میں مرنا——یسوع مسیح میں جی اُٹھنا——یسوع مسیح میں زندہ رہنا

یہ ذہنیت ہے——خیال، فلاسفی، ناسمجھی——صلیب کی سچائی اور جی اُٹھنے کے پیچھے جیسے کہ یہ ہمارے روّیے اِس دُنیا میں ہماری زندگیوں پر لاگو ہوتا ہے۔ اور گناہ کی قوت ہم پر حکمرانی کرتی ہے۔ اور صلیب اِس بندھن کو توڑ دیتی ہے۔

ایک خادم کو ایک کہانی بتائی گئی جو مقدس سرزمین (اسرائیل) گیا۔ اور ایک چٹان پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور کلوری کے پہاڑ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ سیاحوں کی راہنمائی کرنے والا مقامی شخص جو اُس کے قریب کھڑا تھا اُس نے اُس سے پوچھا،

"سر، کیا آپ یہاں اوپر پہلے کبھی آئے ہیں؟"

"ہاں" خادم نے جواب دیا، "میں پہلے بھی اوپر آ چُکا ہوں۔"

"کتنا عرصہ پہلے آپ یہاں آئے تھے" اُس گائیڈ نے بات چیت کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تقریباً 2000 سال پہلے" اُس شخص نے جواب دیا۔

آخر کار اِس کہانی میں ایک شخص ہے۔ جس سے نجات کو سمجھ لیا ہے: یسوع مسیح کی موت ہمارے لیے ہوئی، ایمان سے ہم اُس کی موت میں پہچانے گئے۔ اور اُس کے ساتھ مرتے ہیں اور ایمان کے ذریعے سے ہم جی اُٹھنے میں پہچانے جاتے ہیں۔ اور اُس کے ساتھ زندہ رہتے ہیں۔ موت——اور صرف موت——اِس بندھن کو توڑتی ہے۔

وہی جو گناہ سے ہماری مخلصی کے لیے موا

یہ سب کچھ ممکن ہے جو ہم اِس طرح کی گفتگو اور اِس طرح کی زبان بولتے ہیں۔ جو اِس کا مطلب کھو دیتی ہے۔ اور اِس نقطے کو مبہم کر دیتی ہے۔ "اوہ، اچھا، یہ ایک تعلیمی اصطلاح ہے اور میں اسے اجازت نہیں دیتا۔" کیا یہ ایسا تھا؟ کیا کچھ ایسا تھا۔ جو واقع ہی ہماری پہنچ میں نہیں تھا۔ آئیں اب اِس کو جانچیں۔ مجھے کہنے دیں کہ تمہارا ایک انکل ہے جو الکوحل لیتا ہے۔ اتنی دیر سے وہ الکوحل لے رہا ہے جتنی دیر سے تم اِس کے خاندان کے متعلق سوچ سکتے ہو۔ تمہاری انٹی روتی چلاتی ہے۔ اور اپنے ہاتھوں کو مروڑتی ہے۔ وہ تمہارے باپ کے پاس آتی ہے۔ اور اُس کو ساتھ لے کر اپنے خاوند کو شراب خانے سے

اپنے گھر لے جاتی ہے۔ ایسا بار بار ہوتا رہتا ہے۔ ہر طرح کی کوشش کر کے دیکھ لی گئی ہے۔ تمہاری انٹی نے اُسے تختوں کے ساتھ باندھ دیا۔ اور کھٹملوں والی بگھی میں رکھا۔ اور کوڑے مارے۔ پڑوسیوں نے بھی اُسے رسوا کیا۔ اُس وقت وہ اے اے جانے پر راضی ہو گیا۔ اور وہ جاتا رہا۔ لیکن کچھ نہ ہوا اور کوئی مدد نہ ہوئی۔ پھر ایک دِن تمہاری انٹی اُسے دیکھنے کمرے میں جاتی ہے۔ کہ رات کو شراب پینے کے بعد وہ جاگا ہے کہ نہیں، اور وہ کیا دیکھتی ہے کہ وہ مر چُکا ہے۔ اب مجھے آپ سے ایک سوال پوچھنا ہے۔ کہ کیا اُس کی موت نے اُس کی فانی زندگی کا یہ بندھن توڑ دیا جس نے اُس شخص کو غلاموں کی طرح کنٹرول میں لیا ہوا تھا؟ ظاہر ہے موت نے اُس کو مشکل سے نکال لیا۔ ہم اب اِس مثال کے بعد سوچ نہیں رہے۔ کیا اُسے دوبارہ زندگی ملے گی یا نہیں۔ ہم یہ نہیں پوچھ رہے کہ موت اُسے اچھی حالت میں لے گئی یا بُری حالت میں۔ ہم یہ نہیں پوچھ رہے کہ موت نے اُس کے شراب پینے کے بندھن کو توڑ دیا یا نہیں، کیا یہ ہوا یا نہیں ہوا؟ موت نے اُس آدمی کو آزاد کیا۔ جیسا کہ ظاہر ہے ہم اِس سچائی کو دوسری باتوں پر لاگو کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی درد میں مبتلا ہے یا وہ لنگڑا ہے اور وہ مر جاتا ہے، وہ اِس حالت سے نکل جاتا ہے۔ موت نے اُس بندھن کو توڑ دیا۔ تم کہتے ہو، ”اچھا، ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بہت ہی بُری حالت میں چلا گیا ہو!“ وہ اچھی حالت میں بھی ہو سکتا ہے، لیکن یہ اِس حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتی کہ موت نے بندھن کو توڑ دیا ہے۔

رومیوں 8:6 پس جب ہم مسیح کے ساتھ موئے تو ہمیں یقین ہے کہ اُس کے ساتھ جئیں گے بھی۔

جب ایک مسیحی یسوع مسیح کے ذریعے سے پرانی طرز پر مرتا ہے، یسوع مسیح کی موت اُس کی زندگی سے گناہ کا بندھن توڑ دیتی ہے۔ نجات کی وجہ سے وہ مستقبل میں اچھی سمت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ لیکن وہ موجودہ حال میں نئی مخلوق کے طور پر بھی نئی زندگی گزار رہا ہے۔ مستقبل میں ابدی زندگی ہی صرف اُمید نہیں ہے۔ بلکہ ایک زندہ اظہار کے طور پر، وہ اُس کے لیے پہلے سے ہی شروع کیا جا چُکا ہے۔ یہی مقدس پولوس رسول کا مطلب ہے جب وہ ٹموتھی کو کہتا ہے، 1۔تھمتھیس 12:6 : **”اِیمان کی اچھی کُشتی لڑ۔ اُس ہمیشہ کی زِندگی پر قبضہ کر لے جِس کے لئے تُو بُلایا گیا تھا اور بہت سے گواہوں کے سامنے اچھا اِقرار کیا تھا۔“** مقدس پولوس رسول ٹموتھی کو تجویز نہیں دے رہا۔ کہ ہو سکتا ہے کہ وہ نجات یافتہ نہیں ہے۔ اور یہ کہ اُس کا دوبارہ جی اُٹھنا یقینی نہیں ہے۔ وہ اُس سے یہاں اور اِس وقت

کے متعلق بات کر رہا تھا۔" اُس ہمیشہ کی زندگی پر قبضہ کر لے **آج تمہارے تجربات اور تمہارے مطالبات۔** وہ یہی ہے کہ خُدا تمہیں بلا رہا ہے۔ یہ ایمان کی اچھی کشتی کے ساتھ شامل ہے۔"

بائبل کی کہانی کے فلسفیانہ متن کی سمجھ تمہیں ہو یا نہ ہو،اِس بارے میں ایک لمحہ کے لیے سوچیں۔ یسوع مسیح کی موت میں تمہارے اور میرے لیے ایمان کے ذریعے سے کوئی مشابہت ہے اگر یہ ممکن ہے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ کیا ہمارے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے ساتھ مشابہت رکھیں؟ اگر یسوع مسیح کی موت ہماری زندگیوں میں سے گناہ کا بندھن کو توڑنے کے سلسلے میں موئثر ہے، یہ بھی واضح نہیں ہے۔ کہ کیا یسوع مسیح کا جی اُٹھنا ہمیں نئی زندگی میں نئے پروگرام کے ساتھ ہمارے لیے موئثر ہو سکتا ہے؟ ہاں مقدس پولوس رسول نے کہا، یہ وہ ہے کہ جس پر ہمیں ایمان کے ساتھ یقین ہے۔ یہ سچائی ہے کہ جو ہمارے لیے پہلے سے ہے۔ **اگر ہم اُس میں مرتے ہیں تو ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ ہم اُس میں زندہ بھی کیے جائیں گے۔**

موت یسوع مسیح کے ساتھ مزید کچھ نہیں کر سکتی

یہ سب کچھ یسوع مسیح اور اُن کے نمایاں کارناموں کی وجہ سے ہے۔

رومیوں 9:6 کیُونکہ یہ جانتے ہیں کہ مسیح جب مردوں میں سے جی اُٹھا ہے تو پِھر نہیں مرنے کا موت کا پھِر اُس پر اختیار نہیں ہونے کا۔

رومیوں 10:6 کیُونکہ مسیح جو مؤا گناہ کے اِعتبار سے ایک بار مؤا مگر اَب جو جِیتا ہے تو خُدا کے اِعتبار سے جِیتا ہے۔

یسوع مسیح مرنے کے لیے پیدا ہوئے۔ وہ بنی آدم کے گناہوں کے لیے مرنے کے لیے دُنیا میں آیا۔ یسوع مسیح کو روکنے کے لیے شیطان کی سب سے بہترین کوششوں کے باوجود، اُس نے یہ کیا۔ ہمارے گناہوں کو اٹھانے کے لیے وہ گناہگار بن گیا۔ اور گناہ کے لیے مر گیا۔ پھر وہ دوبارہ جی اُٹھے اور وہ زندہ ہے۔ کیا یہ عمل بار بار دہرایا جانے والا ہے؟ کیا ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح پھر کبھی نہیں مرے گا؟ بے شک ایسا نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں گناہ کا معاملے کا بڑا خیال رکھا گیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ گناہ ہی وہ چیز تھا، اور صرف یہی چیز تھی۔ جس کی وجہ سے خداوند یسوع مسیح نے صلیبی موت قبول کی۔ حالانکہ

اُس نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا۔اب موت کا اُس پر مزید کوئی اختیار نہیں ہے۔دُنیا میں صرف ایک ہی وجہ ہے۔جو کہ اُس کے مرنے کا سبب بنی وہ اب بالکل ختم ہو چُکی ہے۔

یسوع مسیح کی موت میں ہمارا حصّہ

اب یہی سچائی تم میں منتقل ہوتی ہے۔

رومیوں 6:11 اِسی طرح تُم بھی اپنے آپ کو گناہ کے اِعتبار سے مردہ مگر خُدا کے اِعتبار سے مسیح یِسُوع میں زِندہ سمجھو۔

رسول زندگی کے متعلق بات کر رہا ہے—— وہ زندگی جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے، زندگی جو یسوع مسیح کی نمایاں کامیابیوں اور کمالیت کا نتیجہ ہے۔ہم کچھ ایسی چیز کی بات نہیں کر رہے جو آپ نے یا میں نے کی ہے۔ہم کچھ ایسے کام کی بات کر رہے ہیں۔جس کا ہم ایمان کے وسیلے سے حصّہ بنے ہیں۔یہ یسوع مسیح کے کمالات ہیں۔یسوع مسیح گناہ کی وجہ سے مر گیا، پھر وہ زندہ ہوا اور زندہ ہو کر خُدا کے پاس ہے—— اگر موت کی اُس پر کوئی قوت اور کوئی اثر نہیں ہے، تو یہ اُن کے لیے سچ ہے جو یسوع کے ہیں جو اُس کے ساتھ مرے ہیں اور اُس کے ساتھ زندہ بھی ہوئے ہیں۔اُس زندگی کے لیے جو یسوع مسیح میں ہے، اور طاقت جو کہ ہم اپنی زندگیوں میں یسوع مسیح کے روح القدس کے ذریعے سے رکھتے ہیں۔پس اب گناہ کی تم پر اور مجھ پر کوئی حکمرانی نہیں ہے۔جیسا کہ اِس نے یسوع مسیح پر غلبہ پانے کی کوشش کی تھی ۔جہاں تک اِس کا تعلق ہے کہ یہ ہے کیا ہو سکتا ہے یا ہونا چاہیے، ہم گناہ سے ایسے ہی آزاد ہیں جیسا مسیح یسوع گناہ سے آزاد تھا یہ اُس کی زندگی ہے اور راستبازی ہے۔جو ہم میں انجیل اور اُس کے ایمان کے وسیلہ سے ہے۔

باب نمبر19

رومیوں 12:6 پَس گناہ تُمھارے فانی بَدَن میں بادشاہی نہ کرے کہ تُم اُس کی خواہِشوں کے تابع رہو۔

رومیوں 13:6 اور اپنے اعضا ناراستی کے ہتھیار ہونے کے لئِے گناہ کے حوالہ نہ کیا کرو بلکہ اپنے آپ کو مردوں میں سے زِندہ جان کر خُدا کے حوالہ کرو اور اپنے اعضا راستبازی کے ہتھیار ہونے کے لئے خُدا کے حوالہ کرو۔

رومیوں 14:6 اِس لئِے کہ گناہ کا تُم پر اِختیار ہو گا کیونکہ تُم شَرِیعَت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہو۔

آج کل مسیحیت میں شریعت کے بدلے میں فضل کے معنی کو جاری رکھنا سب سے بڑا مسئلہ ہے یہ اکثر فرض کر لیا جاتا ہے۔ کہ شریعت کا عہد بے رحم، بدسلوکی اور خُدا کے سخت مطالبے کے حوالے سے پُر ہے۔ شریعت کے ذریعے سے خُدا کا مطالبہ پاکیزگی، راستبازی اور انسانیت کے لیے عظیم ترین اخلاقی اور مذہبی رویّہ ہے۔

دوسری طرف، فضل کے عہد کی موجودگی خُدا کے حصے کو نرمی کے طرف لے جاتا ہے۔ اب خُدا بے رحم نہیں ہے۔ اُس کے معیار اتنے اونچے نہیں ہیں۔ اُس کے مطالبات بھی اب اتنے کٹھور نہیں ہیں۔ فضل میں ہم سکون میں ہیں۔ اور ناکامی کو قبول کرتے ہیں۔ اب خُدا، اپنے فضل کی وجہ سے کاملیت سے تھوڑے سے کم درجے کو بھی برداشت کر لیتا ہے۔ وہ اپنے فضل کے ہاتھوں جال میں پھنس گیا۔ وہ بغیر دانتوں والے بوڑھے شیر کی مانند لگتا ہے۔ وہ غراتا ہے لیکن فضل کی وجہ سے ہم اُس کے ہاتھوں سے مجروح ہونے سے بچے رہتے ہیں۔

یہ یا اِس طرح کے کچھ، خُدا کے فضل کی جدید نزدیکی پانے کی خواہش کا تسلسل ہے۔ جیسا کہ بائبل کی تجربے کے حساب سے وہ تسلسل میں ہے۔ تاہم یہ، تقریباً مکمل طور پر انجیلی پیغام اور خُدا کے فضل کے مقصد کو کھو دینا ہے. یہی ہے جو پولوس رسول رومیوں کی کلیسیاء کو نیچے دی گئی ذہنیت یا انجیل میں فضل کی فلاسفی بتانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیوں فضل کا عہد ساتھ آیا۔ اِس کی لیے ضرورت کیوں

محسوس کی گئی؟ خُدا کے ذہن میں کیا تھا جب اُس نے یہ کیا، اور میرے لیے اور تمہارے لیے اِس کا مطلب کیا ہے؟

فضل کی سچی تاریخی روایتی تعلیم

اوپر بیان کیے گئے رویّے کے برعکس جو روشن خیال، خود کار مبلغ، جمہوری الہیات، مجھے بتانے دیں کہ تاریخی روایتی مسیحی کلیسیاء کے پاس دونوں غیر محفوظ دُنیا اور مسیحی کلیسیاء کے لیے فضل کا مطلب کیا ہے۔ فضل سمجھتا ہے کہ خُدا نے انسان کو اپنی شبیہ پر آزاد مرضی پر بنایا ہے انسان میل ملاپ میں خوشی، محبت مقصد کا اتحاد اور خود خُدا کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے، عمل کرے، سوچے اور خوشی بانٹنے کے قابل ہو۔ نسلِ انسانی کے ابتدائی دِنوں میں آزاد مرضی کے ساتھ اظہار اور تجربہ میں، گناہ آیا اور اُس نے یکجہتی، امن، آسائش اور اچھی حالت جو خُدا نے تخلیق کی۔ انسان کی تمام پشیمانی اور خُدا کی طرف پھرنے کی اُس کی خواہش اور اچھے تعلقات کو دوبارہ سے بحال کرنا جو باغ سے نکالے جانے سے پیشتر تھے۔ جو اُس کو بحال کرنے کے قابل نہیں تھا۔ پس خُدا اپنے فضل میں حالت اور گومگو کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا۔ جس میں انسان مبتلا تھا اور وہ اپنی مخلوق کو اِس کیفیت سے نکالنے کے کچھ کرنا چاہتا تھا۔ وہ یہ کرنے کے لیے دُنیا میں آیا اُس نے اپنے آپ کو انسان کا روپ دے دیا۔ اُس نے اپنے آپ کو انسان کے معاملات میں شامل کر لیا۔ اُس نے انسان کو ایک راستہ مہیا کیا جس کے ذریعے سے انسان اپنی آزاد مرضی سے سمجھ اور صلاحیت کے بل بوتے پر کچھ ایسا تلاش کر سکے کہ جس میں انسان اپنے لیے مکمل طور پر اپنے اور خُدا کی طرف سے کر سکے لیکن وہ کر نہیں سکا۔

خُدا کی بادشاہی میں راستبازی کی تاکید

پس راستبازی کو غیر ضروری بنانے سے، خُدا کے فضل نے راستبازی کو ممکن بنایا۔ گناہ اور اِس کی قید میں پڑے انسان کو قابل معافی اور قابل قبول بنانے کے لیے خُدا کے فضل نے اِس کو ختم کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اُس نے تباہ کرنے کے لیے ایک راستہ دیا وہ قوت ہے جس نے انسان کو کمتری، برائی اور تباہ کرنے والی قوت سے آزاد کرنے کو ممکن بنایا جو بنی نوع انسان پر حکمرانی کر رہا تھا جو باغِ عدن کے گرائے جانے سے شروع ہوا۔ فضل ضروری تھا۔ کیونکہ راستبازی کی تاکید کی گئی تھی۔ پاکیزگی کے بغیر

کوئی انسان خُداوند کو نہیں دیکھ سکتا۔ مکمل پاکیزگی کے بغیر کوئی اُس کی حضوری میں اپنے آپ کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ یہ فضل کی بنیادی تعلیم ہے۔ اگر آپ دیکھیں کہ یہ مسیحی ہے اور فضل کی بائیبلی فلاسفی ہے،

فہم جو یقین کو ممکن بناتی ہے

ایک مناسب رویہ جو ہمیں دیا گیا ہے اُس کا عمل، ہمیں یہ وضاحت بھی دی گئی ہے کہ یہ کیسے کام کرتا ہے۔ کیا چیز اسے ممکن بناتی ہے۔ موت، دفن ہونا اور یسوع مسیح کا دوبارہ جی اُٹھنا اور صلیب کی کمالیت اور فضیلت جس نے سزا کو، قوت کو اور اُس گناہ کی موجودگی کو جو ہر بات کو ممکن بنا دیتا تھا کو ختم کر دیا، اِس سے پہلے کہ اکیلا فضل آتا یسوع مسیح اور صلیب کے ذریعے سے خُدا کو قبول کرنے اور انفرادی طور پر توبہ کرنے سے پہلے، انسان اِس حالت میں تھا کہ وہ درست کام کرے لیکن وہ یہ نہ کر سکا۔ لیکن فضل کے عہد کے استحکام تک، وہ تمام جنہوں نے توبہ کی تھی۔ اور یسوع مسیح کے ذریعے سے خُدا کے پاس آئے وہ نئی مخلوق کے شہری بن گئے اور راستبازی کے ساتھ رہنے کے قابل ہو گئے۔

گناہ سے راستبازی تک نجات ہے۔

معلومات دینے کے معاملے میں کلام مقدس دوہرا کام کرتا ہے۔ پہلا، یہ انسان کو معلومات دیتا ہے کہ کیا سچ ہے۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے اگر ہم اُس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے، یا یہ کیسے عمل کرتا ہے۔ ہم کسی بات کی بھی پیروی نہیں کر سکتے اگر اُس کے بارے میں غافل ہیں ہم کسی بھی بات کے بارے میں اپنی آزاد مرضی اور پسند کے ساتھ کوئی بھی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ اگر ہمیں اُس کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے نئے عہد نامے کے عظیم حصّے میں دیا گیا تعلیمی مضمون بالاتر ہو کر دیا گیا ہے۔ اور کمتر حصّہ —— تقریباً کلیسیاء کے نام ہر خط کا ایک تہائی حصّہ —— عملی نصیحت کے لیے مختص ہے۔ عملی نصیحت ہمیں کچھ بھی اچھا نہیں بنائے گی۔ اگر ہم یہ نہیں جانتے کہ یہ کیسے کام کرتی ہے۔ تمام جھوٹے مذاہب کے بارے میں کوئی اچنبا نہیں ہے جو کلیسیاء کو دھوکہ دینے سے پرے ہیں۔ وہ علمِ الٰہیات اور تعلیمات کے بارے میں ذلت آمیز ہیں۔ اگر وہ آپ کو سچائی کے کاموں کے انکشاف کے بارے میں اندھیرے میں رکھتے ہیں۔ وہ آپ کو ماتحت، نادانی، کمزور مذہبی لوگوں کی حالت میں جوڑ سکتے ہیں۔ تم ایک ناتواں شخص کی طرح کے ہو جاؤ گے جس نے فریسیوں کے دور میں ہیکل کے باہر زمین کو گندا کیا۔ جھوٹے

مذہب کو سادہ لوح بدنصیب کی کُڑکڑاہٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو جھوٹے نبی، اُس کی وفاداری، دماغ، جسم اور پیسے دینے میں ہیرا پھیری کر رہے ہیں۔ لیکن سچائی اور خُدا کی بادشاہت اُن کو استعمال نہیں کر سکتی۔ اور اُن کو نہیں چاہتی۔ پس خُدا نے اپنے لوگوں کو اِس مشکل سے نکلنے سے آگاہ کرنے کے لیے اور زندگی کی تلاش، جیت، کاملیت، اُمید اور جلال کے لیے منکشف کلام کو بھیجا۔ یہ تمام ایک وراثت کی طرح ہے—اگر تم جانتے ہو کہ کیسے کام کرنا ہے۔ ہم اسے بہت سے طریقوں سے پیش کر سکتے ہیں۔ مجھے کہنے دیں کہ تم کار کے پُرزوں کی دوکان سے کار کے لیے اُن میں سے ایک ترتیب دیا ہوا بجلی کا آلہ خریدتے ہو۔ اُس پر لکھا ہوا ہے کہ یہ ہر کار کے لیے موزوں ہے اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے وہ جدید ٹیکنالوجی سے مزین ہو۔ آپ اُسے گھر لے آتے ہو اور اپنے پڑوسی کو بڑے فخر سے دکھاتے ہو جو تم نے لیا ہے، اور تم اُسے بتاتے ہو کہ یہ کام کرے گا۔ پڑوسی اِس سے بڑا متاثر ہوتا ہے۔ تم اپنی کار سے ڈبہ باہر نکالتے ہو، اور اُسے کار میں لگاتے ہو۔ اور پیچھے ہٹ جاتے ہو۔ اور اُس کے بہتر اسٹارٹ ہونے کا انتظار کرتے ہو۔ آپ ایک طویل انتظار کرتے ہو کیونکہ اُسے نہیں پتہ کہ کیسے کام کرنا ہے۔ جب کچھ بھی نہیں ہوتا، ہو سکتا ہے کہ تم مایوس ہو، غصے ہو اور اُس آلے پر اور اُس کو بیچنے والے پر تنقید کرتے ہو۔ لیکن یہ کام کرتا—اگر تم اُسے ڈبے سے باہر نکالتے اور اُس کی ہدایات کو بغور پڑھتے اور اُس درست جگہ پر لگاتے۔ تمھیں پتہ ہونا چاہیے کہ چیزیں کیسے کام کرتی ہیں۔ جب تم ایک دفعہ جان جاتے ہو، تو تم اُسے درست جگہ پر لگا سکتے ہو اور اُس سے فائدہ لے سکتے ہو۔

یہ ایک سادہ سی کہانی ہے۔ جو یقینی طور پر تمام بنیادوں پر نہیں چھاتی۔ ہماری توجہ کو ہماری جانی ہوئی درست تعلیم کی اہمیت کی طرف لے آتی ہے۔ ہمیں جاننا چاہیے کہ کسی چیز سے کوئی بھی فائدہ لینے سے پہلے وہ چیز کام کیسے کرتی ہے۔ یہی ہے وہ جس کے بارے میں خط میں کلیسیاء کو ہدایات دی گئی ہیں۔ یہ یسوع مسیح کی صلیب، یسوع مسیح کی نمایاں کامیابیاں، اور قوت جو نمایاں کامیابیوں پر حرکت میں قائم تھی جو اِن تمام کو ممکن بناتی ہے میں ہائی سکول کے دوڑ کے ٹریک پر تھا اور کچھ وجوہات کی بنا پر میں نے فیصلہ کیا میں چاہتا تھا کہ دوڑ کر فاصلہ طے کروں۔ میرے پاس فاصلہ دوڑ کے طے کرنے کے لیے طاقت اور رفتار تھی، لیکن میرے پاس اِس کو کرنے کے لیے دماغ نہیں تھا۔ میں ٹریک پر تھا جب میرے پھیپھڑوں نے

جلنااور میری ٹانگوں میں درد شروع ہو گیا، میں نے اپنے آپ سے پوچھا، " میں یہ کیوں کر رہا ہوں ؟" جیتنے کے لیے میرے پاس کوئی شدید خواہش نہیں تھی۔اور نہ ہی تکلیف اور درد سہنے کی کوئی رضامندی تھی۔ میں صرف کھڑا ہو گیااور دوڑنے والوں کی دوڑ کو دیکھنے لگا،اور میں نے سوچاتو یہ ایک کھیل دکھائی دیا۔اور اِس میں بہت زیادہ جلال دکھائی دیا، یااِسے ایک طرف ہو دیکھا۔اور جب مجھے پتہ چلا کہ یہ ایک شغف تھا جلد ہی یہ سب کچھ جاتا رہا۔ پس میں نے ایک اچھافاصلہ نہیں دوڑا۔ مجھ میں صلاحیت تھی، لیکن میری رضا نہیں تھی۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بہت سے دوسرے لوگ تھے جو دوڑنا چاہتے تھے لیکن اُن میں جسمانی صلاحیت نہیں تھی۔

مرضی اور صلاحیت کا

شریعت کے عہد کے تحت انسان کے پاس مرضی تھی لیکن اُس کے پاس صلاحیت نہیں تھی۔ فضل کے عہد کے تحت ہمارے پاس صلاحیت ہے۔اب ہمارے پاس مرضی بھی ہے۔ سچ، اب جو اِس فضل کے نئے عہد کے دور میں رہ رہے ہیں اور اُن کے پاس خُدا کی خدمت کے لیے دماغ نہیں ہے اور اُن کے پاس دِل بھی نہیں ہے اچھا بے شک وہ، اُن کا استحقاق ہے۔ خُدا ایک شخص نہیں ہے جو اپنی طاقت اور اپنی مرضی لوگوں پر رکھتا ہے۔ خُدا تمام لوگوں کو بچانا چاہتا ہے لیکن تمام لوگ بچ نہیں پائیں گے۔ یہ خُدا کی مرضی نہیں ہے کہ تمام لوگ سزا پائیں لیکن بہت سے لوگ سزا پائیں گے۔ خُدا نہیں چاہتا تھا کہ باغِ عدن میں انسان گناہ کرے اور اِس مقصد کے لیے اُسے احکامات بھی دیئے۔ لیکن خُدا نے اُن قوانین پر عمل کرنے کے لیے لوگوں پر زبردستی نہیں کی۔ خُدا چاہتا ہے کہ دُنیا کے تمام لوگ یسوع مسیح کے مکمل طور مشابہہ ہو جائیں۔ لیکن ہم میں سے ایک بھی خُدا کی اِس مرضی کو سمجھ نہیں سکا۔اور خُدا نے ہمیں ایسا نہیں بنایا تھا۔ لیکن یسوع مسیح کی خوشخبری (انجیل) ہمیں سکھاتی ہے کہ اب ہم مسیحیوں میں صلاحیت ہے۔ مرضی کی فراہمی کے لیے جو کچھ بھی رہتا ہے وہ خُدا کے فرزندوں کے لیے ہے۔ باب نمبر سات میں ہم دیکھتے ہیں۔ مرضی و خواہش ہر وقت ہمارے ساتھ رہتی ہے۔ یہ خُدا کا ایک تحفہ ہے جو پیدائشی ہے۔اور یہ انسان سے حاصل نہیں کی جا سکتی جب تک وہ زندہ ہے۔ بے شک، جب تک وہ اپنا ذہن نہ کھو دے۔ وہ وجہ کے لیے مشکل سہنے کے لیے قربانی، عزم اور رضامندی کا طالب ہے خُدا کا فضل فنا سے فنا کی لعنت کو

نکال نہیں دیتا۔ لیکن صلیب نے خُدا کے فرزندوں کو اذیتوں اور مشکلات سے پاک ہونے کا ایک راستہ دیا ہے۔اِس طرح وہ حیاتِ ابدی حاصل کرتے ہیں۔ یہ ہے جو اُسے با معنی بناتا ہے۔اور آج میرے لیے بامقصد ہے۔ اگر کوئی انسان یہ کہتا ہے کہ اُس کے کوئی چناؤ نہیں ہے یا تو وہ بے وقوف ہے یا وہ جھوٹا ہے یا دونوں۔ یہ وہ فیصلے ہیں جو ہم لیتے ہیں۔ لیکن فضل ہمیں یہ سکھاتا ہے۔ کہ خُدا ہمیں یسوع مسیح کے ذریعے سے مقدس، فتح منداور زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ ہماری پہنچ سے باہر نہیں ہے (مسیحیوں میں مخلصی کے لیے یہ بحث ہے) یہ ایک بار تھا۔ فطری پیدائشی انسان میں خُدا کی خدمت اور راستبازی کی زندگی گزارنے کی وراثتی، قابلیتی اور پیدائشی اچھائی کے طور پر یہ صلاحیت نہیں ہے۔

تاہم اب یسوع مسیح میں نئے انسان کے لیے اور صلیب کی نمایاں خوبیوں اور یسوع مسیح کے دوبارہ زندہ ہونے سے یہ کام کرنے کی خوبی وصلاحیت ہے۔ ہمارا ذہن یسوع مسیح اور اُس کی صلیب اور اُس کی کاملیت سے ہدایات لیتا ہے۔ گری ہوئی انسانیت کی تمام قوتیں، نتائج اور اِس دُنیا کے معاملات جو یسوع مسیح کی موت کے لیے یکجا ہو گئے تھے یا اُن پر اطمینان، فتح تھی یا صلیب پر تباہ و برباد ہوئے۔ وہ پاتال میں اُتر گیا، زندہ ہوا، اور آسمان پر اُٹھایا گیا اور ہمارے لیے خُدا کے حضور ہمارے لیے مسلسل حاضر رہتا ہے۔ وہ تمام مطالبات جو اِس کو ممکن بنانے کے لیے جب عید پینتی کوست کو بھیجے گئے روح القدس سے ملنے کے لیے انسان کے لیے ضروری تھے۔ یہ مجھے اور تمہیں پیدائشی، روحانی شخص اور خُدا کی قوت طور پر دیا گیا ہے۔ یہ اِس لیے ہے تاکہ ہم خُدا کی مرضی کو جان سکیں اور اُسے پورا کر سکیں۔ ہر چیز کا حوالہ صلیب کے لیے ہے۔

ریکسن کی طرح تم بذاتِ خود

پس، اِس سوال پر غور کرتے ہوئے۔ کیا تم یہ حقیقت کو قبول کرتے ہو۔ کہ یسوع مسیح پر موت کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ کیا تم اِس بات کو قبول کر سکتے ہو۔ کہ وہ ایک دفعہ مر چُکے ہیں۔ اور زندہ ہو چُکے ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے؟ اور کیا حقیقت کو قبول کر سکتے ہو کہ یسوع مسیح، دوبارہ زندہ ہونے کا شہنشاہ، جو آسمان پر خُدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ اور وہ دوبارہ نہیں مرے گا؟ اچھا، اگر تم یہ کر سکتے ہو، پھر تم یہ حقیقت بھی قبول کر سکتے ہو کہ کوئی قوت نہیں ہے جو اِسے گناہ کے لیے اور موت کے لیے لازمی بنائے کہ

اُس پر قابو ہو۔ اگر تم خُدا کے فرزند ہو، یہ زندگی، قوت اور یسوع مسیح کی نمایاں کامیابیاں، نئی مخلوق کے آباؤاجداد، جو ہماری فتح کو ممکن بناتے ہیں۔ اُس کی موت نے ہماری زندگی سے گناہ کا بندھن توڑ دیا۔ اُس کی موت ہمارے لیے تھی، اور نئی زندگی کا معجزہ یہی ہے۔ جب سچی توبہ کر کے تم خُدا کی طرف آتے ہو۔ (اِس کا مطلب ہے کہ اسے تم سے مکمل طور پر بطور مایوسی کے معاملے پر پرے رکھا اور معافی اور نجات کے خُدا کی طرف موڑ دیا)، کہ یسوع مسیح کی موت تمہارے لیے ہے۔ تم ایک یقینی جنون لیکن ایک حقیقی سوچ میں مرتے ہو۔ یسوع مسیح کے ساتھ صلیب پر موت، گناہ کا بندھن توڑنا ہے۔ اِس نئی، روحانی پیدائش میں تم ایک مملکت کے خادم ہو جہاں پر کوئی گناہ نہیں ہے اور کوئی بندھن نہیں ہے۔

یہ نئی پیدائش ہے۔ اِسی بات کا بائبل نے حوالہ دیا ہے جب یہ نئی **پیدائش یعنی دوبارہ پیدا ہونا** ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ اصطلاح جدید معاشرے، بہت سارے لوگوں جن میں یہ بولی جاتی ہے کی نظر میں ایک خبطی سی بات ہے جو ایک مایوسی بھرا تصور نہیں رکھتے۔ جس کے بارے میں بات کی جا رہی ہے۔ اُن کا مطلب ایک نئی روح، ایک نئی شروعات، ایک نئی اُمید یا کچھ اِسی طرح کا۔ لیکن بائبل کے نقطۂ نظر سے، لیکن ہم خُدا کے خاندان میں انجیل کے ایمان اور صلیب کے کارناموں پر یسوع مسیح کے فرزند بننے کے لیے نئی پیدائش سے تھوڑے سے بھی کم کی بات نہیں کر رہے۔ ہم اسے کیسے دیکھتے ہیں۔ پولوس رسول اِس بارے میں کہتے ہیں۔

اِسی طرح تُم بھی اپنے آپ کو گناہ کے اِعتبار سے مُردہ مگر خُدا کے اِعتبار سے مسیح یِسُوع میں زِندہ سمجھو۔

جب ہم مرتے ہیں، جو فانی زندگی سے متعلق ہوتے ہیں—— بھوک، درد، غم، کوشش، زندہ رہنے کی جدوجہد، اور اِس طرح اور کچھ—— خارج ہونا۔ جب یادگاری عبادت (میموریل سروس) میں ہم اپنے آشناؤں سے اپنی ہمدردی ظاہر کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ کہ باقیات جو تابوت میں پڑی ہوتی ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ وہ شخص دُنیا سے رحلت کر گیا ہے۔ ہم کہتے ہیں، ”کہ جہاں تک اِس شخص کا تعلق ہے اِس کی تمام قسم کی جدوجہد اور کوششیں ختم ہو گئی ہیں،“ اور یہ سچ ہے۔ اب ایسا لگتا ہے کہ یہ سب کچھ یسوع مسیح کے ذریعے ہے۔ تم پرانی انسانیت میں مر گئے ہو۔ ہم مثبت پہلو میں بات نہیں کر رہے۔ ہم نفسیاتی پہلو کے متعلق بھی بات نہیں کر رہے۔ یہ کوئی ذہنی کھیل بھی نہیں ہے جو ہم کھیل رہے

ہیں۔ ہمارے تعلیم یافتہ اور نفسیاتی معاشرے میں، سب ذہنی کھیلیں ہوتی ہیں۔ ہم اپنے لیے اور دوسروں کے لیے چالیں کھیلتے ہیں۔ کچھ بھی حقیقی نہیں ہوتا؛ یہ اُس معاملے سے متعلق ہے کہ ہم نفسیاتی طور پر اپنے آپ کو کیسے قائل کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ نقطہ نہیں ہے جس کے بارے پولوس رسول رومیوں کی کلیسیاء سے بات کر رہے ہیں۔ وہ اُس چیز کے متعلق بات کر رہے ہیں جو سچ ہے جسے لوگ سادگی کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں۔ اِس کے لیے مثبت سوچ یا "قوتِ ارادی" کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اِس راستے پر غور کرنے کی ضرورت ہے — کہ تم گناہ میں مرتے ہو اور خُدا میں زندہ ہو گے۔

اپنے عقائد پر عمل کرو

اگر وہ سچ ہے، کہ موت اور گناہ کی قوت ہم پر حکمرانی کرتی ہے — بندھن جس میں ہم ایک دفعہ جکڑے گئے — بُرائی کا جبر اور قوت — چلی گئی۔ نہ ہی شیطان۔ نہ ہی بُرے لوگ، نہ ہی پیدائشی بُرائی جو ہر انسان میں ہے اُسے ہم کو ہر بات میں دھکیلنے کا اختیار اور اجازت حاصل ہے۔ یہ ہو گا، اگر تم اسے اجازت دو گے، لیکن یہ صرف اُس وقت ہو سکتا ہے جب تم اُسے اجازت دیتے ہو۔ پس اسے اجازت نہ دو **گناہ** کو اپنی فانی زندگی پر اُسے **حکمرانی** نہ کرنے دو۔ صرف اِس لیے تم ابھی تک اِس دُنیا میں ہو اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم پر فتویٰ دیا گیا ہے اور کمتری اور ناکامی کے لعنت کی گئی ہے۔ یسوع مسیح کی خوشخبری (انجیل) میں قوت ہے کہ جو تمہاری زندگی میں لائی گئی ہے۔ جو اِس بندھن سے آزاد ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم پرانے عہد نامہ کی حالت کی متعلق کہتے ہوں۔ یہ اُس انسان کی مانند ہے جو دروازے سے باہر جا رہا ہے۔ محافظ نے اُسے اپنے بازوؤں میں لیا ہوا ہے۔ دروازہ کُھلتا ہے۔ اور اُسے اُس میں سے دھکا دے دیا گیا۔ اور پیچھے سے دروازہ بند ہو گیا۔ آدمی نے ادھر اُدھر دیکھا اور وہ دیکھتا ہے کہ وہ ایک کوٹھڑی میں ہے جس کی دیواریں بہت موٹی ہیں اور کھڑکی کی موٹی سلاخیں ہیں۔ وہ اُس میں قید ہے اور اُس میں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

فضل اِس طرح کا ہے کہ ایک آدمی دروازے کی طرف جاتا ہے۔ دروازہ کھلتا ہے، آدمی کو دھکا دیا جاتا ہے اور پیچھے سے دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے کہ وہ جیل کے باہر کھڑا ہے دونوں آزاد دُنیائیں اُس کے سامنے ہیں یہ عمل باہر دھکا دیئے بغیر اُسے بندھن سے آزاد کرتا ہے ہم اِس بندھن

سے آزاد کر دیئے گئے ہیں۔ یہ قوت پھانستی، قید کرتی ہے ہماری روحوں اور ہمارے ذہنوں کو قید کرتی ہے۔اور خُداوند یسوع مسیح کی صلیب اِس سے آزادی کو ممکن بناتی ہے۔

ایمان، سچائی، مثبت سوچ کا نہ ہونا، جعلی پن

ہم مثبت سوچ کی بات نہیں کر رہے ہمیں یسوع مسیح کے بندے میں اعتماد اور اُس کی نمایاں خوبیوں سے سروکار ہے۔ "اپنی فانی زندگیوں پر گناہ کو حکمرانی نہ کرنے دو۔ شہوت کی فرمانبرداری نہ کرو۔" ہو سکتا ہے کہ لوگ کہیں، "کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔" یہ مسیحیوں کے لیے سچ نہیں ہے۔ جب بھی ہم بُرائی کرتے ہیں۔اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اُسے کرنے کو راضی ہوتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم یہ نہیں کرتے، لیکن ہم کرتے ہیں۔ میری ہمیشہ لوگوں کے ساتھ بات ہوتی رہتی ہے۔ جو شراب کی مشکلات میں گرفتار ہوتے ہیں۔ وہ اُس دور سے بھی گزرے ہیں جب وہ نہیں پیتے تھے۔ پھر انہوں نے اِس بارے میں سوچا اور اِس میں گر گئے۔ جلد ہی وہ پرانے راستوں اور پرانے خیالات کی طرف پھرتے ہوئے خواہش کے قبضہ میں چلے گئے۔ ایسا کرنے کے بارے میں فیصلہ لینے میں زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا۔ وہ اُن کو قائل کرتے ہیں۔ کہ وہ اُن کی مدد نہیں کر سکتے۔ اگر تم خُدا کے فرزند نہیں ہو تو اِس طرح کی برائی یا اِس طرح کی دوسری برائیوں کے بارے میں یہ سچ ہے۔اگر تم خُدا کے فرزند ہو تو یہ سچ نہیں ہے۔ یہ ایک جیل گارڈ کے سڑک پر آزاد آدمی کی طرح آنے کا ہے اور کہہ رہا ہے، " پال آؤ تمہارے پاس واپس آنے کا یہ وقت ہے۔" آدمی جواب دیتا ہے، " ایک منٹ انتظار کریں۔ میں قیدی نہیں ہوں تم اور تمہاری جیل کا میرے اوپر کوئی اختیار نہیں ہے۔ میرا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ تم ایک غلط انسان ہو۔"

ہم شیطان کی اِس طرح کی بات کو سُننے کے لیے مجبور نہیں ہیں۔ ہم کسی طرح کے بندھن میں نہیں ہیں۔ ہم آزاد ہیں۔ ہم آزاد لوگ ہیں۔ ہم گناہ کی حکمرانی میں نہیں ہیں۔ یہ ایک سچا معاملا ہے۔ راستبازی ہی آزادی ہے۔ گناہ ایک بندھن ہے، اور ہر کوئی یہ جانتا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ اِس کا اقرار نہیں کرتے۔ یہ ایک خامی، خرابی، قوت، بدیانتی، تشدد اور تمام دوسری باتیں جو حقیقی طور پر لوگوں کو اپنے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ اُداس، غمگین، مایوس، متنفر بنا دیتا ہے۔ اپنے ساتھ ایسا نہ ہونے دیں۔ اِن

نفسانی خواہشوں کے تابع نہ ہوں۔اپنا سر گناہ میں ناراستی کے ہتھیار کار کن بننے کے لیے نہ جھکاؤ۔فرض کریں کوئی آپ کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے" ہائے دوست، مجھے تمہاری بندوق اُدھار چاہیے۔میرا دوست مجھے بے وقوف بنا رہا ہے میں نہیں چاہتا کہ میں اُسے اپنی بندوق سے گولی ماروں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بندوق کا نمبر پکڑا جائے اور پھر میں بھی پکڑا جاؤں؛اِس لیے میں تمہاری بندوق استعمال کرنا چاہتا ہوں۔" کیا تم اُسے بندوق دو گے۔جب شیطان آتا ہے اور کہتا ہے،" آؤ دوست مجھے اپنا جسم،اپنا ذہن،اپنے ہاتھ، اور اپنی دولت اُدھار دو۔آؤ نیچے چلتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں،" اُسے کہو نہیں۔"تم میری زندگی نہیں لے سکتے۔تم میری صلاحیتیں استعمال نہیں کر سکتے۔میں تمہیں یہ نہیں دے سکتا۔" لوگ ہمیشہ میرے ساتھ اپنے دوستوں کے متعلق بات کرتے ہیں۔کہ اُن کا اثر اُن پر کیسا ہے۔میں تمہیں حوصلہ دیتا ہوں۔اور تم سے ایک سنجیدہ سوال کرتا ہوں کہ چاہے وہ تمہارے دوست ہیں، تم اپنے دوستوں کو اپنی زندگی اور اپنا گھر تباہ نہ کرنے دو۔

درست بلاہٹ کو تسلیم کرو

اپنے اِن اراکین کی باتوں کا اثر نہ لو۔دوسری طرف،اپنے آپ کو خُدا کا مطیع کر لو۔مثال کے طور پر میں آپ کے دروازے پر آتا ہوں اور کہتا ہو،"آؤ میرے ساتھ سفر کرو۔میں باہر جانا چاہتا ہوں اور نوکری دیکھنا چاہتا ہوں،" یا" میرے پاس وہاں ایک جگہ ہے میں اُسے بیچنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ چلو۔" تم کہتے ہو،یقیناً۔ایک منٹ انتظار کریں میں اپنا کوٹ لوں گا اور تمہارے ساتھ چلوں گا۔" خُداوند آتا ہے اور ہمیں کہتا ہے،"مجھے اپنی زندگی میں آنے دیں۔ہم باہر جاتے ہیں اور کچھ بامقصد اور کارآمد کام کرتے ہیں۔آئیں اِس ضائع ہوتی ہوئی زندگی سے باہر آئیں۔آئیں اپنی زندگی کو قابلِ قدر سرگرمیوں کی طرف موڑ دیں۔" کیا تم یہ کر سکتے ہو؟ یقیناً تم یہ کر سکتے ہو۔اپنی زندگی خُدا کے اختیار میں دے دو ایسے جیسے وہ مردہ پن سے زندہ ہوئے ہیں۔اور اپنے ارکان،اپنے ہاتھ،اپنے پاؤں،اپنی آنکھیں،اپنا ذہن،اپنا منہ خُدا کو بطور راستبازی کے ہتھیار کے طور پر دے دو۔اوہ، حقیقت میں تم یہ کر سکتے ہو۔کیونکہ یسوع مسیح کی صلیب اور تم یسوع مسیح کے ایمان میں رہتے ہوئے خُدا کے فرزند ہو، خُدا نے تمہیں یہ صلاحیت دی ہے۔

جس حد تک ہو سکے تم اُس کے مطیع اور نوکر ہو

میں اکثر اوقات لوگوں سے بات کرتا ہوں۔ جو مجھے بتاتے ہیں۔ کہ چیزیں جو بطور مسیحت اُنہیں ناکامی کے خوف میں رہنے سے دور رکھتے ہیں۔ اُنہیں خوف ہے کہ وہ یہ نہیں کر سکتے۔ لیکن بالکل ایسا ہی شخص جس کو کوئی خوف نہیں ہے اگر کوئی کہتا ہے، ''آج ہم جیل سے چکر کاٹتے ہوئے باہر جاتے ہیں۔ یہ شخص یہ نہیں کہتا،'' میں یہ نہیں کر سکتا۔ مجھے ڈر ہے کہ میں فیل ہو جاؤں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ میں حاصل نہیں کر پاؤں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ میں وہ کچھ نہیں کہہ پاؤں گا اُس وقت مجھے جو کچھ کہنا ہے۔''اُس کے پاس دھوکا دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ فطری طور پر وہ اِس چیز سے مسلح ہے کہ وہ برائی کر سکتا ہے، اور راستبازی کرنا اُس کی فطرت کے خلاف ہے۔ وہ سوچتا نہیں ہے کہ وہ کیا کر سکتا ہے، لیکن انجیلِ مقدس یہ کہتی ہے۔ کہ تم یسوع مسیح کے ذریعے خُدا کے پاس آ سکتے ہو وہ یہ کر سکتا ہے۔ یہ اتنا ہی پُریقین ہے جتنا یہ کہ تم بُرائی نہیں کر سکتے، اور تم میں بھلائی کرنے کی صلاحیت بھی ہے، ''گناہ کا تم پر کوئی اختیار نہیں ہے۔'' یہ تم پر حکومت نہیں کر پائے گا۔ جیسا کہ بادشاہ یا آقا تم پر حکومت کرتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ تم شریعت کے ماتحت نہیں ہو، لیکن تم فضل کے ماتحت ہو۔ تم زیادہ عرصہ بُرائی کے ماتحت نہیں رہ سکتے جس میں ہر کوئی تمہاری قابلیت اور تمہارے اخلاقی کردار کی طرف آتا ہے۔ لیکن تم فضل کے ماتحت ہو جس ہر چیز کا حوالہ خداوند یسوع مسیح کے کردار اور صلیب کی کمالیت کی طرف جاتا ہے۔

یہ سوال پوچھنے کی ضرورت ہے اور خُدا کے ہر فرزند کو اِس کا جواب دینے کی ضرورت ہے: کیا یسوع مسیح دیانتداری اور گناہ سے آزاد ہے؟ انجیل مقدس کی کہانی اور تعلیم کے مطابق اگر خُداوند یسوع یہ کرنے کے قابل ہے تو تم بھی ہو۔

باب نمبر20

رومیوں 15:6 پَس کیا ہوا کیا ہم اِس لئے گناہ کریں کہ شَرِیعَت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہیں؟ ہرگز نہیں۔

رومیوں 16:6 کیا تُم نہیں جانتے کہ جِس کی فرمانبرداری کے لئے اپنے آپ کو غُلاموں کی طرح حوالہ کردیتے ہو اُسی کے غُلام ہو جِس کے فرمانبردار ہو خواہ گناہ کے جِس کا انجام موت ہے خواہ فرمانبرداری کے جِس کا انجام راستبازی ہے؟

رومیوں 17:6 لیکن خُدا کا شُکر ہے کہ اگرچہ تُم گناہ کے غُلام تھے تَو بھی دِل سے اُس تعلیم کے فرمانبردار ہو گئے جِس کے سانچے میں تُم ڈھالے گئے تھے۔

کیا ہم گناہ کرسکتے ہیں اور پھر بھی نجات یافتہ رہتے ہیں

یہاں پر جو سوال اُٹھا ہے یہ اُس سے تھوڑا مختلف ہے جو پچھلے باب کے شروع میں اُٹھا تھا۔ یہاں تک کہ جس جملے کو استعمال کیا گیا وہ کسی قدر ایک جیسا ہے۔ وہاں پر سوال تھا: " کیونکہ خُدا کا فضل اُس وقت بڑھ جاتا ہے جب گناہ انسان کے تجربہ میں وافر مقدار میں آجاتا ہے۔ کیا یہ اچھی بات ہے کہ ہم میں گناہ ہیں؟"

یہاں پر سوال ہے: "اگرچہ ہم جانتے ہیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ کہ ہم میں گناہ ہے اور ہم جانتے ہیں کہ خُدا کے فضل نے ظاہر کیا ہے کہ گناہ سے دور رہو، ابھی تک، کیونکہ ہم فضل کے تحت ہیں۔ کیا ہم گناہ میں رہتے ہوئے خُدا کے فرزند ہو سکتے ہیں؟" آئیں ایک سخت سوال پوچھتے ہیں۔ یہ وہ سوال ہے جو مذہبی حلقے میں اکثر محاورے کے طور پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ بہت بے وقوفانہ سوال ہے اور لوگ اِسے پوچھتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ لیکن اب بھی بہت سے لوگ اپنے آپ سے یہ پوچھتے ہیں۔ اور اپنی زندگی میں اِس بارے میں بہت جدوجہد کرتے ہیں۔ کیا میں دو دُنیاؤں میں رہتا ہوں؟ کیا میں خُدا کے فضل کے ذریعے ایک مسیحی ہوں؟ اور کیا اِس بات کی گارنٹی ہے کہ میں جنت میں جاؤں گا، اور ساتھ ہی میں دُنیا میں رہتے ہوئے گناہ گار زندگی بسر کرتے ہوئے اِس دُنیا کی دُنیاوی چیزوں اور تمام عیش و عشرت سے لطف

اندوز ہوں؟ کیا خُدا کا فضل مجھے یہ کرنے کی اجازت دیتا ہے؟ کیا میں دونوں کو ساتھ ساتھ اکٹھے رکھ سکتا ہوں؟ کیا یہ میرا استحقاق ہے؟ مجھے اِس کے متعلق کیسے سوچنا چاہیے؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ دُنیا میں بہت سی مزیدار، دلکش اور اچھی چیزیں ہیں۔ جس میں، اگر ہم دوزخ میں جانے کے متعلق خوفزدہ نہیں تھے، تو ہم ایک طرح سے راضی سمجھے جاتے ہیں؟ اب میں خُدا کے فضل کو جانتا ہوں کہ وہ کیا نجات لائی اور میری بھلائی نہیں ہے مجھے اِس بارے میں کیوں نہیں سوچنا چاہیے؟ مجھے دونوں کے بارے میں سوچنا ہوگا۔ میں گناہ کروں گا کیونکہ میں فضل کے ماتحت ہوں۔ میں اِس دُنیا میں وہی کروں گا جو میں کرنا چاہتا ہوں، لیکن خُدا کا فضل اور یسوع مسیح کی صلیب میرے لیے قیامت کے دِن نجات کو یقینی بناتی ہے۔

گناہ، بندھن——راستبازی، آزادی

پولوس رسول ایک لمحے کے لیے تجزیہ کرنا چاہتا ہے۔ آئیں ہم دیکھتے ہیں۔ اگر ہم بائبل سے کچھ سیکھ سکتے ہیں——خُدا کی خبروں سے، یسوع مسیح کی سچائی سے کچھ سیکھ سکتے ہیں——جو ہمیں اِس سوال کے حوالے سے اپنی سوچوں کو ترتیب دینے میں مدد کر سکتی ہیں۔

کیا تُم نہیں جانتے کہ جِس کی فرمانبرداری کے لئے اپنے آپ کو غُلاموں کی طرح حوالہ کر دیتے ہو اُسی کے غُلام ہو جِس کے فرمانبردار ہو خواہ گناہ کے جِس کا انجام موت ہے خواہ فرمانبرداری کے جِس کا انجام راستبازی ہے؟

یہ بات یاد رکھیں کہ گناہ (یا بُرائی) ایک بندھن ہے اور راستبازی آزادی ہے۔ خُدا کے ذہن میں ہمارے لیے مطلوبہ نتیجہ اور مقصد یہ ہے کہ ہم بُرائی سے اِس کے بندھن اور منفی نتائج سے آزاد ہوں۔ خُدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم ادراک کریں کہ زندگی کی تمام کمتر چیزیں——نہ صرف پرانی بڑھتی ہوئی چیزیں اور جسمانی طور پر مرتا ہوا عمل لیکن المناکی، ضرر، دل شکنی، قلت، غریبی، جہالت، خوف، تنہائی اور مایوسی——جو بلاواسطہ یا بالواسطہ بُرائی اور اِس کی دُنیا میں موجودگی اور اثر کا نتیجہ ہیں۔ راستبازی کسی قسم کی احساس کمتری نہیں لاتی۔ تمام کمتری کی باتیں بُرائی سے ہی آتی ہیں۔

اب سوال جو یہاں پر پوچھا جا رہا ہے۔ کہ دُنیا میں میری خوشی اور خوشحالی کس سے ہے؟ اِس کو جواب پوچھنے سے دکھائی دے گا۔ کیا خُدا کے فضل کی وجہ سے مجھے ضرر پہنچا ہے مجھ پر تہمت لگی ہے یا میں

اپنے آپ میں ذلیل ہوا ہوں؟ کیا خُدا کے فضل نے مجھے یہ اجازت دی ہے کہ میں ناخوش ہوں۔ کیا خُدا کے فضل نے مجھے یہ اجازت دی ہے کہ میں اپنے خاندان کو یا اپنے دوستوں کو ضرر پہنچاؤں اپنی زندگی کو تباہ کروں اور اپنی ہر پسندیدہ چیز کو تباہ و برباد کردوں؟ یہ ایک طرح کی سوچ ہے کہ بیابان میں اسرائیل کے بچوں میں وبا پھوٹی۔ مصر میں تمام اچھے دِنوں کے خیالات، شام کے وقت آگ کے گرد وہ شاندار وقت، گوشت پکانے والے برتن اور کھیرے، پیاز، لہسن اور خربوزے ـــــ اور، میرے، اور اُن پرانے دِنوں کے وہ لطف! اب صرف یہ تھا کہ انہوں نے یہ محسوس کیا کہ وہ کتنے اچھے ہیں۔ مشکل یہ تھی۔ کہ اسرائیل کے بچے وہ بھول گئے کہ وہ پرانے دِن کس طرح کے تھے۔ وہ کوڑوں، بیزاری، مشقت، سخت جدوجہد اور سنگدل آقاؤں کے کاموں کو بھول گئے جنہوں نے اُنہیں سادیتی طریقے سے مارا تھا۔ جب تک کہ اُن کی کمر پر خراشیں نہ پڑ گئیں اور خون نہ بہنا شروع ہو گیا۔ ایک خیالی وقت میں جو کبھی موجود نہیں تھا کے خوشگوار ماضی اور گندے خیالات کی یاد کی مقدس روشنی کے ذریعے سے اپنے پیچھے دیکھنے میں شیطان نے اُنہیں دھوکا دیا۔ وہ پرانے دِنوں کی اچھی چیزوں کی سوچ میں پڑ گئے۔ حقیقت میں اُن کے بارے کچھ بھی اچھا نہیں تھا۔ اُن لوگوں پر خُدا کی برکت کیا ہی خوب ہے جن کو اُس نے مصر کی زندہ موت سے چھڑا لیا تھا، اور وہ لوگ بھی کیا ہی خوش ہیں۔ جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور اُس کے بعد! لیکن وہ کتنی جلدی اِس کو بھول گئے!

گناہ کا جھوٹ اور انسانی دِل کا اندھا پن

یہ بہت بے وقوفی اور دھوکا ہے تم یہ کیوں پوچھتے ہو: کیا میں گناہ کر سکتا ہوں کیونکہ میں فضل کے تحت ہوں؟ تم حقیقت میں جو سوال پوچھتے ہو یہ وہ ہیں: "کیا اب میں شیطان کا غلام ہو سکتا ہوں؟ کیا میں بُرائی اور گناہ کا غلام بن سکتا ہوں؟ کیا میں، فضل کی وجہ سے، اپنی گری ہوئی فطرت اور اس کی فریبی اور چالاکی اور جسمانی برائیوں کا غلام بن سکتا ہوں؟ کیا میں یہ کر سکتا ہوں؟ کیا میں اِس کے بغیر رہ سکتا ہوں؟ کیا فضل اِس کی اجازت دیتا ہے؟" جواب یہ ہے کہ شاید فضل اِس کی اجازت دے دے، لیکن تم یہ کیوں کرنا چاہو گے؟ تم اپنی زندگی کیوں ضائع کرنا چاہو گے؟ تم اپنے آپ کو کیوں برباد کرنا چاہو گے؟ تم اپنی زندگی گزارنے کی وجہ اور اپنے مستقبل کا اجر کیوں پھینکنا چاہو گے؟ تم اپنے اوپر موت لانا کیوں چاہو

گے ؟گناہ کی مزدوری موت ہے۔ یہ ہمیشہ کا مسئلہ رہا ہے۔ گناہ ہمیشہ ایک سے دوسرے کی طرف موت لے کر آتا ہے۔اِس مسئلہ میں، یہ آپ کی جان کی موت نہیں ہے بلکہ تمہاری روح کی موت ہے۔(جیسا کہ ہم جلد ہی باب نمبر 8 دیکھیں گے)بلکہ یہ ایک ایسی ہی موت ہے۔

نوکری، آقا اور اُجرت

تمہیں سمجھنے کی ضرورت ہے، پھر، جس شخص کی بھی تم چاہو خدمت کرو، جس کے بھی تم نوکر ہوں۔ اگر تم گناہ کی خدمت کرنے کا فیصلہ کرتے ہو، تم اپنے آپ کو موت، اذیت، مایوسی اور غمی کا اجر لے رہے ہو۔" کیا میں بے وقوف بن سکتا ہوں؟ کیا میں نامعقول بن سکتا ہو؟ کیا میں جھوٹوں میں گر سکتا ہوں؟ کیا میں اپنی اور ہر اُس شخص کی قدر کے لیے سب کچھ دے سکتا ہوں جو مجھے جانتا ہے اور پیار کر سکتا ہے؟" اور پولوس رسول کہتا ہے کہ تم یہ کرتے ہو اور یہ وہ ہے جو حقیقت میں تم کرنا چاہتے ہو۔ لیکن آئیں پہلے یہاں پر مسئلے کو سمجھتے ہیں۔ اگر تم اپنے آپ کو گناہ کا غلام بناتے ہو، پھر یہ ہے جو تم ہو۔ تم گناہ کا اجر تو پاؤ گے، جو موت ہے۔ دوسری طرف، اگر تم اِس حالت میں ہو کہ تم راستبازی کے مطیع ہو، خُدا کے فرمانبردار ہو، اور راستباز زندگی جیسا قیمتی انعام حاصل کرتے ہو۔ تم اِس حالت میں ہو کہ اچھے کام کر سکو، تو اپنی سوچ میں زندہ رہو۔ اور برکتیں، کاملیت، اور اپنی زندگی میں مقصد لاؤ۔ تم بُرے کی بجائے اچھے ہو سکتے ہو۔ اپنے دوستوں پر اثر چھوڑو، اور یسوع مسیح کے دِن انعام لو گے اور روشنی کی بادشاہی، سچائی اور راستبازی کا حصّہ ہو گے —— اور خُدا کی بادشاہی۔ بطور خُدا کے فرزند کون گناہ کے بندھن سے آزاد ہو چُکا ہے، تمہارے پاس یہ چناؤ ہے۔

حوالات میں ایک قیدی

تم گناہ کے غلام تھے۔ تمہارے پاس ماضی میں کوئی چناؤ نہیں تھا۔ تم صرف بُری فطرت رکھتے تھے۔ تم خُدا کے خاندان میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ تمہارے پاس چھڑایا ہوا ذہن نہیں تھا۔ اِس طرح کی زندگی گزارنے کے لیے مدد کرنے کے لیے تمہاری زندگی میں کوئی قوت نہیں تھی۔ تم آزاد نہیں تھے۔ دروازہ بند ہو چکا تھا۔ اور تم اُس کے اندر تھے۔ پھر، خُدا کا شکر ہے، تم نے سچائی کے بارے میں سُنا اور تم نے اُس کے بارے میں جانا۔ تم پورے دِل کے ساتھ اُس کی طرف مڑے" تم نے **دِل سے** فرمانبرداری کی

اُس تعلیم کی جو تم نے سُنی تھی۔ جس نے **تمہیں چھٹکارہ دیا تھا۔**" جو الفاظ موٹے لکھے ہوئے ہیں۔ وہاں نہیں ہونے چاہیے یہ وہ نہیں جو حقیقت میں کہے گئے ہیں۔" تم نے اُس تعلیم کی دِل سے فرمانبرداری کی جس نے تمہیں چھٹکارہ دیا۔" "تم غلام تھے لیکن خُداوند یسوع مسیح کی خوشخبری (انجیل) آئی۔ اور اُس نے دروازہ کھول دیا۔ اُس نے اُس زنجیر کو توڑ دیا۔ جس سے تم بندھے ہوئے تھے۔ صلیب پر یسوع مسیح کی موت کے وسیلہ سے اور نئی پیدائش کے وسیلہ سے تم آزاد ہوئے ہو۔ اب تم بالکل غلام نہیں ہو۔ تم جیل سے باہر آ گئے ہو۔ شیطان اور اُس کی فوجیں اور پرانی گری ہوئی فطرت، جو تمہارے اندر بسیرا کیے ہوئے ہے۔ اور لمبے عرصے سے تمہاری ہمت بڑھا رہی ہے۔ لمبے عرصے سے تمہیں اپنا نہیں بنا رہا تھا۔ اب تم یسوع مسیح کے ساتھ ہو۔ اب تمہیں آزاد کر دیا گیا ہے۔

ایک آزاد آدمی کام کی تلاش میں

اب تم حالت میں ہو کہ چناؤ کر سکو۔ صرف غلامی میں رہنے کی بجائے کچھ بول سکو۔ جو باہر جائے اور آج کھیت میں سے روئی چُن لائے۔ تم کام کرنے کے لیے بالکل آزاد ہو۔ تمہارے لیے بہت سے مواقع ہیں۔ تم کون سے کام کرنا چاہتے ہو؟ تم اپنی زندگی کے لیے کون سا کام کرنا چاہتے ہو؟ تم اپنی کوششوں سے کیا کرنا چاہتے ہو؟ یہ وہ حالت ہے جس میں تم اب ہو۔ جب تم خُداوند یسوع مسیح کی تعلیمات پر عمل کرتے ہو تو تم کو چھٹکارہ مل چکا ہے۔

نجات یافتہ اور غیر نجات یافتہ

بے شک اُن لوگوں کے لیے صرف یہی بات سچ ہے جو خداوند یسوع مسیح کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ یہ تمام لوگوں سے کہی گئی کوئی عالمگیر سچائی نہیں ہے۔ وہ انجیلِ مقدس (خوشخبری) کے ذریعے سے آزاد ہو چکے ہیں۔ وقت کے ساتھ وہ نجات کے عقیدہ میں آ چکے ہیں۔ جو یہ سوچتے ہیں۔ اور اِس کے لیے دلائل دیتے ہیں۔ لیکن یہ روایتی نہیں ہے اور چرچ کے ساتھ اِن کی کوئی عقیدت بھی نہیں۔ یہ صرف اُن کے لیے درست ہے۔ جن لوگوں نے سچائی کو سُنا۔ اور اُس پر عمل کیا۔ **"رومیوں کی کلیسیاء کے لوگو" پولوس رسول نے کہا،" تم نے تعلیم سُنی اور اِس پر یقین بھی کیا۔ تم نے اُسے قبول کیا، اور تم**

خُدا کے خاندان میں پیدا بھی ہوئے۔ زنجیر ٹوٹ چکی ہے، اور تم آزاد شخص ہو" اب پھر، کیا کرنے جا رہے ہو؟

اور گناہ سے آزاد ہو کر راستبازی کے غلام ہو گئے(18:6)

فرمانبرداری کہاں سے آتی ہے؟

مختلف ادوار میں یہ چپقلش چرچ میں جاری ہے کہ کیا نجات یافتہ کی نشانی اچھے کام ہیں یا کہ نہیں جو اچھے کاموں کی تعریف کرتے ہیں۔ اور زندگی تبدیل کر لیتے ہیں۔ اُن لوگوں کے اِس حق میں بڑے مضبوط دلائل ہیں کہ بچائے جانے کی صورت میں تمہیں اچھے کام کرنے ہیں۔ جبکہ دوسرے خُدا کے فضل کی حمایت کرنا پسند کرتے ہیں۔ اور انسان کے تمام کام برقرار رکھتے ہیں۔ موسیٰ کی پرانی شریعت کو اِس میں سے نکال دیتے ہیں۔ اور یہ دلائل دیتے ہیں۔ کہ اچھے کام کرنا ضروری نہیں ہیں۔ **" کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے سے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔ اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خُدا کی بخشش ہے۔" افسیوں 9,8:2 "اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے"** پس یہاں پر معاملہ کیا ہے؟ اچھا سچائی بہت سادہ ہے۔ اور حقیقت میں یہ دلائل کا نقطہ نہیں ہونا چاہیے۔ نہ ہی چھٹکارے کے معاملہ میں نجات کے لیے اچھے کام (اعمال) درکار ہیں۔ یہی ہے جس سوال کے بارے میں ہم بات کر رہے ہیں۔ لیکن توبہ اور تبدیلی درکار ہے۔ دوسرے لفظوں میں، جب تم خُدا کے پاس آتے ہو۔ تو تم یہ پہچانتے ہوئے آتے ہو۔ کہ تم گناہ گار ہو۔ اور بُرائی جیسی خامی کا شکار ہو۔ اور گناہگار فطرت اور دُنیا کے بُرے اعمال میں قید ہو۔ تمہیں معافی کی ضرورت ہے۔ تمہیں دُنیا میں آزاد ہونے کی ضرورت ہے۔ اور تمہیں تبدیل ہونے کی ضرورت ہے۔ اور تمہیں تبدیل ہو جانا چاہیے۔ اگر تم مرضی کے ساتھ اور سمجھداری کے ساتھ یسوع مسیح کے پاس نہیں آتے۔ تو تم کبھی بھی یسوع مسیح کے پاس نہیں آسکتے۔ تبدیلی —— تبدیلی کے لیے رضامندی —— ایک نجات یافتہ ایمان کے لیے بہت ضروری ہے وہاں جہاں پر تبدیلی کے لیے رضامندی نہیں ہوتی وہاں پر گناہ کی سزا سے بچنے کی صرف خواہش ہوتی ہے اور اِس قسم کی زندگی کی قوت سے آزادی ضروری ہے اور کہ خُدا تمہیں تبدیل کرے اِس بات کی توجہ کی خواہش نہیں ہوتی یہ بچائے جانے کی توبہ نہیں ہے۔ تبدیلی کا آغاز خُدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ لیکن تبدیلی کی رضامندی لازمی طور پر

مریض کی طرف سے ہونا ہوتی ہے۔ایمان کو بچانے کے لیے توبہ اور تبدیلی ایک جزولازم ہے جب ایک انسان یسوع مسیح کے پاس آتا ہے۔اور خوشخبری پر یقین رکھتا ہے اور آزاد ہوتا ہے یہ ہمیشہ کے لیے اُس کی زندگی میں تبدیلی ہے۔یہ اُس کے لیے مشکل نہیں ہے۔جو خُدا کا فرزند بن گیا ہے۔کیونکہ یہ وہ تبدیلی ہے۔جو وہ چاہتا ہے۔اور وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا تو وہ نجات نہیں چاہتا۔خُدا کا ردِ عمل اُسے گناہ سے آزاد ہونے کی سمجھداری دینا ہے۔لیکن قوت یہ ہے۔کہ فوراً بدلی ہوئی مختلف زندگی گزارنا شروع کر دینا ہے ہم میں وہ تمام جو کئی سالوں سے خدمت کا کام کر رہے ہیں۔جبکہ ہم نے اپنے تجربات سے اپنے آپ کو تعلیمات کے مطابق منظم نہیں کیا۔خاص طور پر اِس طرح کا کام ہوتا نہیں دیکھ پائیں گے۔کچھ لوگ ہیں جو بائبل کو ادنیٰ چیز سمجھتے ہیں وہ کراہتے ہیں۔باتیں بناتے ہیں۔اور دلائل دیتے ہیں۔وہ یہ کرنا چاہتے ہیں۔اور وہ یہ کرنے کے بارے میں سوچتے ہیں۔اِس یا اُس بارے میں تمام باتیں التواء میں رہ جاتی ہیں۔لیکن پھر تم کسی کے بارے میں دیکھتے ہو۔جو شکستہ دِلی کے ساتھ آتا ہے۔اور وہ بڑی سچائی کے ساتھ اور بڑی سادگی ،قربانی، محبت اور خواہش کے ساتھ خداوند یسوع مسیح کو قبول کرتے ہیں۔اُن کی زندگیوں میں تبدیلی آجاتی ہے۔اور وہ سیدھے راستہ پر چلنا شروع کر دیتے ہیں۔یہ کیمپ والوں کے لیے سچ نہیں ہے۔جو ارد گرد جرائم پیشہ لوگوں کی ملی جُلی بھیڑ ہے جو اِس کو حاصل کرنا پسند کرتے ہیں۔لیکن وہ اپنے آپ کو پوری طرح سپرد نہیں کرتے تم اُن کی زندگیوں میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھ پاؤ گے۔یہ تمام وہی پرانے پریشان کرنے والے دلائل ہیں جنھوں نے اُس کو گھیر اڈالا ہوا ہے۔اور اُس پر دو دنیاؤں میں رہنے کی زبردست آزمائش ڈالی ہوئی ہے۔لیکن جب ہم تائب شخص کو دیکھتے ہیں۔تو ہم ایک تبدیل شُدہ زندگی دیکھتے ہیں۔ایسا کیوں ہے؟ یہ اِس لیے کہ روح القدس اُس کی زندگی میں آتا ہے۔اور اُس شخص کی اقدار پر اثر انداز ہوتا ہے۔وہ سوچ کے نئے انداز لاتا ہے۔اور اُن میں زندگی کی قوت اُن کو اوپر اُٹھاتی ہے سادہ الفاظ میں روح القدس ایک بہتی دھارا ہے۔اور کھلی زندگی ہے۔جس میں سچائی کی تڑپ ہے۔اور خُدا کو خوش کرنا چاہتا ہے۔ چاہے جو بھی قیمت ادا کرنا پڑتی ہو۔قربت کے لیے ایک چھوٹا سا نقطہ ہے۔اور انسان کہتا ہے۔" تم جانتے ہو، دوست، اگر تم چاہو تو تم گناہ کی طرف جا سکتے ہو۔کیونکہ تم فضل کے ماتحت ہو۔"تم غلط آدمی کی بات

کر رہے ہو۔ وہ گناہ کے لیے معذرت کی طرف نہیں دیکھ رہا، وہ گناہ سے آزاد زندگی کی طرف دیکھ رہا ہے۔ وہ اپنی زندگی کے لیے خُدا کی مرضی کو دیکھ رہا ہے۔

رومیوں 18:6 اور گناہ سے آزاد ہو کر راستبازی کے غُلام ہو گئے۔

ہمیں یہ نہیں بتایا جا رہا کہ ہم گز کو نہیں ڈھونڈ سکتے۔ جس سے ہم اپنے ارد گرد کے لوگوں کو ماپ سکیں۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ کیا اُن کا شعبہ جائز ہے یا نہیں۔ یہ انفرادی طور پر کہا جا رہا ہے۔ کہ تم آزاد تھے اور تم تبدیل شُدہ شخص بن گئے ہو۔ تم نے یہ جانا، تم نے یہ چاہا، اور تم اِس کے لیے شکر گزار ہو۔ یہ مسیحی تعلیم کی ذہنیت ہے ـــــ پر ہر سمت، ہر رُخ اور گناہ کے اثر سے بھاگنا۔ یہ ہے ہر بات سے چھٹکارہ۔ تم اِس مسئلے کے بارے میں جو سوچتے ہو اُس کے متعلق کچھ کہنا چاہیے۔

اِس جسم میں گھر پر

رومیوں 19:6 میں تُمہاری اِنسانی کمزوری کے سبب سے اِنسانی طور پر کہتا ہُوں۔ جِس طرح تُم نے اپنے اِعضا بدکاری کرنے کے لئِے ناپاکی اور بدکاری کی غُلامی کے حوالہ کِئے تھے (19 اے)

مقدس پولوس رسول جانتے ہو۔ کہ رومی مسیحی ابھی تک اِس دُنیا کے ہیں۔ تبدیل شُدہ لوگ بھی ابھی تک آزمائشوں، امتحانوں اور جانچ پڑتال کے مطیع ہیں۔ آنے والی ابتری اور بربادی کا خطرہ ہے۔ پرانی انسانیت کی طرف واپس جانے کا خطرہ ہے۔ یہاں تک کہ ہر بات سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ اب ضرورت ہے کہ اِس بارے میں سمجھا جائے۔ کہ اُن میں درست رویّے کو قائم کیا جائے۔ تاکہ وہ اِس سوال کے درست جواب کی طرف آ سکیں۔ ''کیا میں فضل کے باعث گناہ کر سکتا ہوں؟'' بے شک، یہ ممکن نہیں ہے۔ یہ ایک مناسب گفتگو ہوتی۔ کچھ لوگ دلائل دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر تم واقعی ہی نجات یافتہ ہو تو تمہیں اِس طرح کا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔ اور اگر تم کرتے ہو۔ تو یہ اِس بات کا اشارہ ہے کہ تم حقیقت میں واقع سنجیدہ نہیں ہو۔ اچھا یہ تو صرف ایک خالی منہ کی بات ہے۔ اصلی حقیقت یہ ہے۔ کہ خُدا کا فرزند، کہ اگر وہ واقع کام میں اپنے آپ کو راستبازی کے معاملہ میں خُدا کی محبت اور کام میں نہیں رکھتا۔ اور وہ بُری عادتوں کو پروان چڑھاتا ہے وہ جھوٹی باتوں سے دھوکا کھا سکتا ہے۔ اُس کے باغ میں پرانے بیج پھر سے اُگ سکتے ہیں۔ اور وہ پرانی انسانیت میں پھر گر سکتا ہے۔ میں نے کئی سالوں سے اکثر ایسا ہوتے دیکھا

ہے۔ جو کہ کبھی بھی نہیں ہونا چاہیے۔ ایسے معاملات میں ہماری سوچیں بالکل سیدھی نہیں ہونی چاہیے۔ کہ وہ خطرات کے لے آئیں۔ یہ حقیقیت میں ہوتا ہے پس ہمیں اُس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کہ اِس بات میں خطرہ ہے یہ نہیں کہا جارہا کہ مسیحی تیز دھار پر چل رہے ہیں۔ اور وہ مستقل طور پر شکست سے ایک قدم کے فاصلے پر ہیں۔ کہ کہا جارہا ہے کہ اُس کو اپنی سوچوں کی درست رکھنا چاہیے۔ یا پھر وہ بننے کا ذمہ دار ہو گا۔

رومیوں 19:6 میں تُمہاری اِنسانی کمزوری کے سبب سے اِنسانی طَور پر کہتا ہُوں۔ جِس طرح تُم نے اپنے اِعضا بدکاری کرنے کے لئِے ناپاکی اور بدکاری کی غُلامی کے حوالہ کِئے تھے اُسی طرح اَب اپنے اِعضا پاک ہونے کے لئِے راستبازی کی غُلامی کے حوالہ کردو۔(19بی)

پسند تمہاری ہے۔ جب تم پرانی انسانیت میں رہ رہے ہو۔ اور بُرے کام کرتے ہو تم نے ایسے کیا کیونکہ تم نے ایسا کرنا چاہا۔ اور کیونکہ تم نے ایسا کرنے کا فیصلہ کیا اگر آزمائش شخص اور چیز کی صورت میں آ گئی ہے۔ تو تم یہ چناؤ کر سکتے ہو۔ تم نے اپنے آپ اُس کے سپرد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اُس آزاد مرضی کا استعمال کریں۔ اچھائی کرنے کے چناؤ کے لیے جب خُدا تمہارے راستہ میں آتا ہے۔ اِس درخواست کے ساتھ کہ وہ اُس کو اپنی زندگی، اپنے ہاتھ، اپنا ذہن اور ہر چیز اُسے دے دے۔ اپنے ارکان کو بطور خادم اُس کو دے دیں۔ تم کہتے ہو،" اچھا، میں یہ نہیں کر سکتا۔" ہاں تم یہ کر سکتے ہو۔ اگر تم خُدا کے فرزند ہو۔ اگر تم انجیل کی فرمانبرداری کرتے ہو۔ تو تم غلام بنانے والے گناہ کی قوت سے آزاد ہو۔ ہو سکتا ہے۔ کہ تمہارے گھر میں کوئی ایسا شخص ہو جو یہ کہتا ہے۔" تم نہیں جا سکتے، تم یہ نہیں کر سکتے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں تم نہیں کر سکتے" لیکن تمہارا جواب یہ ہو سکتا ہے۔" ہاں میں یہ کر سکتا ہوں میں آزاد ہوں۔ تم مجھے کنڑول نہیں کر سکتے۔ میں وہ کر سکتا ہوں جو میں چاہتا ہوں اور میں اُس کے ساتھ چل رہا ہوں۔" یہی ہے جو ہمیں خُدا کو کہنے کی ضرورت ہے اپنا آپ اُس کے سپرد کر دو۔

رومیوں 20:6 **کیونکہ جب تُم گُناہ کے غُلام تھے تو راستبازی کے اِعتبار سے آزاد تھے۔**

جب تم پرانی انسانیت میں رہتے تھے۔ تو تمہیں اچھا کام کرنے کے بارے میں کوئی فکر نہ تھی۔ تو تمہیں چرچ جانے کے بارے میں کوئی فکر نہ تھی۔ تمہیں دُعا میں وقت گزارنے سے کوئی سروکار نہ تھا۔

اور بائبل کا مطالعہ کرنے کی کوئی فکر نہ تھی۔ تو تمہیں اپنے شوہر کے ساتھ یا اپنی بیوی کے ساتھ وفادار ہونے میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ تم اِس بارے میں کوئی فکر نہیں کرتے تھے۔ کہ تم نے لوگوں کو کاروبار میں دھوکہ نہیں دیا۔ اور تم نے یقینی طور پر محسوس کیا۔ تم اِس سے بھاگ سکتے ہو۔ بے غرضی کے بارے میں تم کوئی بھی تنگی محسوس نہیں کرتے۔ تمہیں صرف اپنے راستے پر چلنے کی ضرورت ہے۔ اور تم نے وہ کیا جو کچھ کرنا چاہتے تھے۔۔ اور کسی بھی طریقے سے اسے حق بجانب ثابت کیا۔ اگر اِس زندگی نے تمہیں بھرا ہے۔ اور تمہیں وہ کچھ دیا جس کی تمہیں ضرورت تھی۔ وہ چیزیں جس پر تم فخر کر سکو جس سے تم مستقبل کو دیکھ سکو۔ پھر کیوں یسوع کے پاس آؤ گے؟

رومیوں 21:6 **پس جِن باتوں سے تُم اَب شرمندہ ہو اُن سے تُم اُس وقت کیا پھل پاتے تھے؟ کیونکہ اُن کا انجام تو موت ہے۔**

رومیوں 22:6 **مگر اَب گناہ سے آزاد اور خُدا کے غُلام ہو کر تُم کو اپنا پھل مِلا جس سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور اِس کا انجام [اُن چیزوں کا] ہمیشہ کی زِندگی ہے۔**

لیکن اب تمہیں اُن تمام چیزوں سے پناہ حاصل کرنی ہے۔ جس کو کرنے سے تمہیں شرمندگی ہوتی ہے۔ اپنے بارے میں کم درجے کی رائے۔ تم خوف اور گناہ سے آزاد ہو۔ تم روح القدس اور نئی فطرت کے ذریعے اپنی زندگی میں چیزیں رکھتے ہو۔ جو اچھی، خالص اور بامعنی ہیں۔ تم ہمیشہ کی اُمید میں ہو۔ اِن تمام چیزوں کا اختتام ہمیشہ کی زندگی میں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ آیات اکثر نجات کے بارے میں بات کرتے ہوئے بولی جاتی ہیں۔ لیکن ضرور تم سے کہتا ہوں کہ یہ متن اور بحث نہیں ہے۔ یہ تمہاری زندگی کے متعلق ہے۔ اور تمہاری زندگی اعمال پر مشتمل ہے۔ جو تم روزانہ کرتے ہو۔ بطور مسیحی، تم وہ کام کرو گے جو تمہاری زندگی کو ابدیت بخشتے ہیں۔ زندگی کے تحفے کے ذریعے جو خُدا نے تمہیں دیا ہے۔ یا تم وہ کام کرتے ہو۔ جو تمہیں موت کے صلے میں ملے ہیں۔ اِس معاملے کا مطلب تمہاری زندگی کا کھونا ہے۔ کیونکہ تمہاری زندگی کاموں، خیالوں اور اقدار پر مشتمل ہے۔ اسی طرح کہ ہماری زندگیاں ہیں۔ یہ اعداد و شمار نہیں ہیں۔ وہ زندہ، متحرک اور چلنے پھرنے والی ہیں۔ مہربانی کر کے مجھے یہ نہ بتائیں۔ کہ تمہاری

زندگی کا تمہارے ساتھ کوئی مطلب نہیں ہے۔اور تم اِس میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔چاہے یہ محفوظ ہو چاہے نہ ہو۔کیونکہ یہ کم عقلی ہے اور ہم دونوں یہ جانتے ہیں۔

رومیوں 6:23 **کیُونکہ گناہ کی مزدُوری موت ہے مگر خُدا کی بخشش ہمارے خُداوند مسیح یِسُوع میں ہمیشہ کی زِندگی ہے**

یہ بڑا سادہ اصول ہے۔اِس میں کچھ بھی پیچیدہ نہیں ہے۔اگر تم شیطان اور اُس کی فوجوں کے لیے کام کرتے ہو۔اور اگر تم اپنے جسمانی فطرت کو خوش کرنے کے لیے کام کرتے ہو، تم اِس کی قیمت ادا کرنے جا رہے ہو۔جب ادائیگی کا دِن آتا ہے۔کیا تم جانتے ہو کہ اِس کی قیمت کیا ہو گی—موت۔گناہ موت لاتا ہے۔تم اِس دستک کو شکست نہیں دے سکتے،میرے دوستو۔خُدا کہتا ہے،" جس دِن تم نے گناہ کیا، تم مرو گے۔" خُدا اِس کو تبدیل نہیں کر سکتا،اور دوسرا کوئی شخص بھی۔اور تم بھی ایسا نہیں کر پاؤ گے۔پس اگر تم گناہ کی خدمت کرتے ہو۔تو تم اِس کی موت کی صورت میں ادائیگی کرنے جا رہے ہو۔

لیکن خُدا کا تحفہ یسوع مسیح کے ذریعے ہمیشہ کی زندگی ہے اِس کا مطلب یہ ہے۔کہ جب تم مرو گے تو جنت میں جاؤ گے۔ہاں ہمیشہ کی زندگی کا مطلب یہ ہے، لیکن اِس سیاق وسباق کے مطابق اِس کا مطلب اِس سے کہیں زیادہ ہے۔اِس کا مطلب ہے۔کہ اگر ہم خُدا اور راستبازی کے کام کرتے ہیں۔تو ہم اِس کی ادائیگی زندگی میں کریں گے۔اِس کا مطلب **حال** اور **مستقبل** ہے۔اِس کا مطلب ہے کہ **اب اور یہاں** اور **کسی دِن**۔اِس کا مطلب ہے کاملیت۔اِس کا مطلب وجہ، مقصد، خوشی، یا وہ کچھ جو ہمیں آگے لے جائے۔اور تمہارے بارے میں اچھا محسوس کرے۔یہ تمہارے لیے موقع ہے،اور یہ تمہارے لیے کھلا ہے۔ایسا کیوں نہ کیا جائے؟ تم اپنے ساتھ جھگڑے کے ارد گرد کیوں بیٹھے رہو۔چاہیے یہ
تمہارے لیے برائی کرنے کے انتخاب کا حق ہو۔یقین رکھیں تم بطور مسیحی بُرائی کر سکتے ہو۔اور پھر بھی نجات یافتہ رہو گے، لیکن تم ایسا کرنا کیوں چاہو گے؟ گناہ کی مزدوری موت ہے۔لیکن خُدا کا فضل ہمیشہ کی زندگی ہے۔اپنی زندگی کی ابدیت کے لیے یہ قیمتی موقع ضائع نہ کریں—میرا مطلب ہے، یہ زندگی، بالکل یہاں، بالکل ابھی، آج۔گناہ کی تم پر کوئی بادشاہی نہیں ہے،اور نہ ہی تم پر شریعت کا کوئی بندھن ہے۔لیکن تم فضل کے ماتحت ہو۔

کیا میں اِسے جان سکتا ہوں

ہو سکتا ہے کہ تم گناہ سے آزادی کے موقع کے بارے میں سحر میں مبتلا ہو، لیکن میں گناہ سے آزادی ملنے کے بارے میں دعوے میں گرفتار ہوں۔ تم جاؤاور کوٹھڑی میں جا کر بیٹھ جاؤ۔اور **پرانے دِنوں** کے بارے میں خواب دیکھو۔ جب ہم قید میں تھے اور چوہوں کے درمیان گندگی میں رہتے تھے۔اور روٹی کھاتے اور پانی پیتے تھے۔اگر تم وہ کرنا چاہتے ہو۔میں اپنے دِل کی گہرائیوں سے خُدا کا شُکر ادا کرتا ہوں۔کہ میں باہر نکال لیا گیا ہوں،اور میں واپس جانے کے بارے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔میری یاداشت تمہارے مقابلے میں بہت کم ہے۔مجھے پرانے اچھے دِن یاد نہیں ہیں۔میرے اچھے دِن خُدا کی خدمت کے جلال اور لطف میں اب ہیں۔میں نے اپنی کافی زندگی ضائع کر دی ہوئی ہے۔اور جو باقی بچی ہے اُسے میں بچا کر رکھنا چاہتا ہوں۔خُدا کا شکر ہے، کہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے فضل نے یہ ممکن کیا۔

باب نمبر21

رومیوں 1:7 اَے بھائِیو! کیا تُم نہیں جانتے (مَیں اُن سے کہتا ہُوں جو شَرِیعت سے واقف ہیں) کہ جب تک آدمی جیتا ہے اُسی وقت تک شَرِیعت اُس پر اختیار رکھتی ہے؟۔

رومیوں 2:7 چُنانچہ جِس عَورت کا شَوہر موجُود ہے وہ شَرِیعت کے موافِق اپنے شَوہر کی زِندگی تک اُس کے بند میں ہے لیکن اگر شوہر شوہر مر گیا تو وہ شَوہر کی شَرِیعت سے چھوٹ گئی۔

رومیوں 3:7 پَس اگر شَوہر کے جِیتے جی دُوسرے مرد کی ہو جائے تو زانِیہ کہلائے گی لیکن اگر شَوہر مر جائے تو وہ اُس شَرِیعت سے آزاد ہے۔ یہاں تک کہ اگر دُوسرے مرد کی ہو بھی جائے تو زانِیہ نہ ٹھہریگی۔

رومیوں 4:7 پَس اَے میرے بھائِیو! تُم بھی مسیح کے بدَن کے وسِیلہ سے شَرِیعت کے اِعتبار سے اِس لئے مردہ بن گئے کہ اُس دُوسرے کے ہو جاؤ جو مُردوں میں سے جلایا گیا تاکہ ہم سب خُدا کے لئے پھل پَیدا کریں۔

رومیوں 5:7 کیُونکہ جب ہم جسمانی تھے تو گُناہ کی رغبتیں جو شَرِیعت کے باعث پَیدا ہوتی تھیں موت کا پھل کرنے کے لئے ہمارے اعضا میں تاثِیر کرتی تھیں۔

رومیوں 6:7 لیکن جِس چِیز کی قَید میں تھے اُس کے اِعتبار سے مر کر اَب ہم شَرِیعت سے اَیسے چھوٹ گئے کہ رُوح کے نِئے طَور پر نہ کہ لفظوں کے پُرانے طَور پر خِدمت کرتے ہیں۔

رومیوں 7:7 پَس ہم کیا کہیں؟ کیا شَرِیعت گناہ ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ بغَیر شَرِیعت کے میں گناہ کو نہ پہچانتا مثلاً اگر شَرِیعت یہ نہ کہتی کہ تُو لالچ نہ کر تو میں لالچ کو نہ جانتا۔

مقدس پولوس روم کی کلیسیاء پر مخلصی کی تعلیم دیتے ہوئے صلیب کی اہمیت اور معنی پر زور دے رہا ہے۔ یا دوسرے لفظوں مسیحی زندگی پر، یہ واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ کس طرح صلیب نے گناہ کے قوت کو ختم کر دیا۔ اور انسان کو اُس کی گرفت سے چھٹکارہ دے دیا۔ چھٹکارہ دے کر راستبازی اور قابلِ قبول رویّے میں لے آئی۔ اِس طرح اُس نے مسیحی زندگی میں گناہ کا فلاسفی سودا کیا۔

گناہ بالکل اچھا نہیں ہے۔ یہ خُدا کے فضل کو کبھی بھی نہیں سراہتا۔ یہ ایک انفرادی مسیحی کو بے وقوف بناتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے۔ کہ فضل کے ماتحت ہے ہو سکتا ہے کہ وہ نتائج کے بغیر گناہ میں رہتا ہے۔ دونوں جہانوں میں انسان دوست اور جھوٹے خیالات ہیں۔ گری ہوئی آلودہ دُنیا میں ایک فناپذیر انسان کے لیے کچھ بھی اچھا نہیں ہے۔ انسانی معاملات میں یسوع مسیح کی دخل اندازی نے یہ ضروری کر دیا۔ کہ اُس کی موت، کمتری، غم، بے یارومددگاری، اور یہ فناپذیری انسان کو موجودہ حقیقت اور مستقبل کی اُمید کے طور پر پیش کرتی ہے۔

ہر بات جو اچھی اور بائبل کے لحاظ سے بامعنی ہے۔ وہ اُمید ہے۔ گناہ ہمیشہ موت لاتا ہے۔ جہاں بھی یہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہاں موت، تباہی، اور ناخوشی لاتا ہے۔ اور اپنے مرنے کا احساس دلاتا ہے۔ اِس لیے جو شخص یہ کہتا ہے۔ میں فضل کے ماتحت ہوں لیکن ہو سکتا ہے کہ میں گناہ کے بھی ماتحت ہوں۔ تو اُس کا اندازہ فضل کے مطلب کے لحاظ سے غلط ہے۔ بلکہ بڑے افسوس کے ساتھ کہ زندگی کے بارے میں بھی وہ غلط فہمی کا شکار ہے۔

پھر رسول گناہ اور اِس کی قوت کے بارے میں اپنی رائے کا مزید اظہار کرتا ہے۔ جو انفرادی شخص کی زندگی پر ہے۔ وہ بات کرتا ہے۔ کہ ہمیں اِس بارے میں کیسے سوچنا چاہیے۔ اور یہ کہ خُدا نے اِس کو ختم کرنے کے لیے مسیح کے ذریعے کیا کام کیا۔ اِس کی وجہ سے اُس نے کہانی بیان کی۔ جو بڑی عام ہے اور بڑی سمجھی جانے والی ہے۔ اُن کے لیے جو اِس میں بنیادی دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ایمان کے متعلق سمجھداری رکھتے ہیں۔ یہ بیان ہے۔ رسول کی توجہ صرف اسی بات پر ہی نہیں ہے۔ کہ وہ اِس موضوع پر خاص طور پر بات کر رہا ہے۔ بلکہ وہ اسے روحانی طور پر ڈرامائی شکل دے رہا ہے۔

موت تک ہم اِس کے حصّہ کے طور پر کام کرتے ہیں۔

وہ تمام جو خُدا کی شریعت کو جانتے ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ جب تک وہ اِس دُنیا میں زندہ ہیں اِس کو لوگوں پر قوت حاصل ہے۔ مقدس پولوس لوگوں کے لیے خُدا کی شریعت کی بات کر رہا ہے۔ جو اِس دُنیا میں رہتے ہیں۔ لیکن وہ کسی خاص علاقہ کے لوگوں کے ساتھ بات نہیں کر رہا۔ بلکہ بائبل کی بات کر رہا ہے۔ اور خُدا کی ناقابل تبدیل شریعت کی بات کر رہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ عورت جس کا

ایک شوہر ہے وہ خُدا کی شریعت کے تحت ہے جب تک وہ زندہ ہے اپنے شوہر کی پابند رہے گی۔ وہ اِس بندھن سے صرف اُس وقت رہائی حاصل کر سکتی ہے۔ جب اِس کا شوہر مر جاتا ہے۔ پس اگر اُس کا شوہر زندہ ہے۔ اور وہ کسی اور سے شادی کر لیتی ہے۔ تو وہ زناکاری کرتی ہے۔ اور وہ زانیہ کہلائے گی۔ خُدا کے لوگوں کے درمیان کوئی بھی عورت جو کسی دوسرے کے ساتھ شادی کرتی ہے۔ جبکہ اُس کا شوہر زندہ ہے۔ اُس کے بارے میں زناکار کا اعلان کر دینا چاہیے۔ اگر اُس کا خاوند مر گیا ہو۔ تو وہ قانوناً آزاد ہے تاکہ جب وہ دوسرے شخص کے ساتھ شادی کرتی ہے تو وہ زانیہ نہ کہلائے۔

انسان دوستی بمقابلہ خُدا کا کلام

ہمارا بے دین، ناپاک و گناہ گار، مخلوط خیالات والا اور چھوٹ دینے والا معاشرہ، ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم قوت کا مظاہرہ کریں اور اِس شریعت کے مطالب اِس سے پہلے کہ ہم اِس کا استعمال کرنے والے ہوں۔ ہمارے بیانات کی بنیاد پر، شادی والے تمام انسانوں کے رواج اور دستور ہیں کوئی بھی معاشرہ دستور، عدالت، قوم، آئین، بادشاہ، صدر، گورنر، سربراہ، مالک یا کوئی بھی قوانین جن سے ہم زندگی سے واقف ہوتے اِن سے پہلے شادی کی رسم تھی۔ آپ یہ پیدائش 2:24 میں پڑھ سکتے ہو۔ ’’اِس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی کے ساتھ ملا رہے گا۔ اور وہ ایک تن ہوں گے۔‘‘

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خُدا کے لوگ ایک قوم اسرائیل کی صورت میں اکٹھے ہو گئے۔ استثناء کی کتاب میں ہم شادی کے قوانین پڑھتے ہیں۔ کہ کون سے قوانین اِس سلسلے میں دیئے گئے باب نمبر 22 کی 13 ویں آیت سے شروع ہونے والے قوانین مقرر کیئے گئے ہیں۔ یہ زناکاری اور حرامکاری کے متعلق قوانین کہلائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی ایک عورت سے شادی کرتا ہے۔ جو اُسے کنواری پیش کی گئی ہو لیکن شادی کی رات اُسے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے اُس سے دھوکہ کیا ہے تو اُس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اُسے اپنے سے بدکاری کی وجہ دور کرے وہ اُسے نہ رکھے۔ زناکاری ایک ایسی اصطلاح ہے کہ جس کا مطلب ہے ہر قسم کے ناجائز تعلقات قائم کرنا، یہ دراصل اُس قسم کی زناکاری ہے جب شادی شُدہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ناجائز جنسی تعلقات قائم کیے جاتے ہیں۔ پھر ایک وہ بھی قسم ہے۔ جب صرف خیالات میں جنسی حرکات کی جاتی ہیں۔ جس میں یہ خیال نہیں ہوتا کہ کوئی ایک شادی شُدہ ہے یا نہیں۔

حرامکاری اور زناکاری کے متعلق قوانین

استثناء کے 22 ویں باب میں غیر شادی شُدہ لوگوں کے جنسی میل ملاپ کے متعلق بڑا واضح حوالہ دیا گیا ہے۔ اگر کوئی آدمی بیوی لاتا ہے۔ اور وہ یہ پاتا ہے کہ اُس کی بیوی کنواری نہیں ہے۔ تو وہ اُسے اپنے پاس سے دور کر سکتا ہے۔ خُدا کی طرف سے اُسے یہ قانون نہیں دیا گیا تھا۔ کہ وہ اُس عورت کو رکھے جس نے اُس کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو اِس طرح غلط پیش کیا ہے۔ شروع ہی سے خُدا نے یہ اجازت دی ہے۔ کہ وہ اپنے شوہری وعدوں (شادی کے وقت دُلہا جو وعدے کلیسیاء اور لوگوں کے سامنے کرتا ہے) پابند نہیں ہے اگر وہ اِس طرح کے حالات دیکھتا ہے۔ تاہم اُس کو اپنے الزامات کا ثبوت پیش کرنا ہو گا۔ اور یہ اُس کو فوراً کرنا ہو گا۔ اُس کو یہ فیصلہ لینا ہو گا۔ کہ اُس نے اُسے رکھنا ہے یا اپنے آپ سے دور کرنا ہے۔ اگر وہ اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ اپنی ذمہ داریوں سے بری الذمہ ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اِس بات کو وہ تمام عمر نہیں اُٹھائے گا۔ وہ اُسے اُس (بیوی) کے خلاف استعمال نہیں کر سکے گا۔ اور اِس کو وجہ بنا کر اسے مستقبل میں چھوڑے گا بھی نہیں۔ اُسے اپنی شادی کی رات ہی فیصلہ کرنا ہو گا۔ " کیا میں اِس عورت کو رکھوں یا نہ رکھوں" اُس کو اجازت دی گئی ہے۔ اور وہ اُسے اپنے ساتھ رکھنے کے اپنے شوہری وعدوں پابند نہیں ہے۔

شادی کے قوانین

استثناء کے 24 ویں باب کی پہلی آیت سے وہ قانون شروع ہوتا ہے۔ جس کا تعلق شادی کے ساتھ ہے۔ قانون میں کہا گیا ہے۔ اگر انسان ایک عورت سے شادی کرتا ہے۔ اور وہ اُس کے پاس آتا ہے۔ اور وہ اُس سے خوش نہیں ہوتا یا اُس میں دلچسپی کھو دیتا ہے۔ تو وہ اُس کو طلاق نامہ لکھ دے۔ اور اُس سے الگ ہو جائے جب یسوع مسیح اِس زمین پر تھے اور جب فریسیوں نے اُسے موسیٰ کی شریعت کے بارے میں چیلنج کیا تھا اور خُدا کی شریعت کے بارے میں بھی چیلنج کیا تھا۔ اور اُس کو جال میں میں پھانسنے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے پوچھا، " کیا انسان اپنی بیوی کو چھوڑ سکتا ہے؟" کیا وہ بہت سی وجوہات کی بناء پر اُسے طلاق دے سکتا ہے؟ یسوع مسیح نے اُسے جواب دیا کہ ابتداء میں خُدا نے اُسے نر اور ناری پیدا کیا۔ جِسے خُدا نے جوڑا ہے اُسے انسان جُدا نہ کرے۔ اِس کا ارادہ نہیں کیا گیا تھا پس اُن کے سوال کا جواب تھا۔ نہیں!

انسان اپنی بیوی کو نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر انہوں نے کہا، " اچھا، اگر یہ درست ہے پھر موسیٰ نے کیوں اجازت دی کہ طلاق نامہ لکھ دے۔ اور اپنی بیوی کو چھوڑ دو" یسوع مسیح نے جواب دیا یہ صرف اُن کی سخت دِلی کے سبب سے تھا۔ کہ موسیٰ نے اُن کو یہ کہا۔ لیکن شروع سے ایسا نہ تھا۔ اُس وقت جو بھی شخص یہ کرتا تھا۔ اور اپنی بیوی کو کسی بھی وجہ سے چھوڑ دیتا تھا۔ وہ زناکاری کے اِس قانون کی پابندی کرتا تھا۔ تو اپنی بیوی سے زناکاری کروانے کی وجہ سے قصوروار ہوتا تھا۔ یسوع مسیح کے جواب کا جامع مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یسوع مسیح نے کیا کہا ہے۔ پرانے عہد نامہ میں (خُدا کے فرزندوں میں روح القدس اور نئی تخلیق سے پہلے وہ بہت اُونچے اور باوقار رویّے کے قابل تھے۔ جو خُدا نے ہمیشہ اپنے بچوں سے چاہا تھا۔) یہ پیش کش اُن کی سخت دِلی، بے حسی اور کوتاہی کی وجہ سے کی گئی اِس کی بجائے یا پھر انسان کو خُدا بالکل چھوڑ چُکا ہوتا۔ کیونکہ وہ ایسا نہ کر پاتا جیسا اُس سے تصور کیا جاتا۔ اُس میں یہ کچھ نہیں تھا۔ ہم پیدائش کے باب نمبر 6 میں یہ دیکھتے ہیں۔ کہ خُدا نے ذہن میں بنی نوع انسان سے چھٹکارے کا فیصلہ کر لیا۔ اُس نے کہا کہ اُس نے سوچا ہے کہ اُس نے اُس انسان کو تباہ کر دیا ہوتا جسے اُس نے تخلیق کیا ہے۔ اور اُسے بھول جائے۔

لیکن پھر اُس نے ایک اور منصوبہ بنایا اور کو اپنے رحم میں بخش دیا۔ خُدا کی یہ برداشت (جیسا کہ ہم نے اِس کارومیوں 3 باب میں مطالعہ کیا ہے) صرف اُس دِن تک کے لیے جب تک یسوع مسیح نہیں آتا۔ اور ہمیں نئی مخلوق اور نئی فطرت نہیں دے دیتا۔ جس میں انسان رہ سکے۔ پھر اُس طرح کا رویّہ جس کا خُدا نے انسان سے شروع ہی سے تصّور کیا تھا۔ جو کہ ممکن ہوتا۔ جب یہ وقت آیا۔ یسوع مسیح نے بتایا۔ کہ یہ کم تر رویہ زیادہ دیر تک قابلِ قبول نہیں ہوگا۔ زناکاری کا قانون کھڑا ہے اور ابھی تک موجود ہے۔ آدمی کے لیے یہ ابھی تک جائز ہے۔ کہ شادی کی رات کے وقت اپنی بیوی کو رَد کر سکتا اور وہ اپنے طور پر مکمل طور پر اپنے آپ کو اُس کے سامنے پیش نہیں کرتی۔ اگر وہ یہ کہہ کر اُس کے ساتھ فراڈ کرتی ہے۔ کہ وہ ایک کنواری ہے۔ حالانکہ وہ نہیں ہے۔ لیکن طلاق کا قانون زیادہ دیر تک قابلِ قبول نہیں رہا کیونکہ آدمی کے لیے زیادہ دیر تک قابلِ قبول نہیں رہا کہ اِس کی کی ہوئی غلطی میں زندہ رہے۔

اِس سے بہتر ہے۔ کہ وعدہ نہ ہو بجائے اِس کے کہ وعدہ ہو اور پورا نہ ہو

جب دو لوگوں اور کلیسیاء کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔اور اپنے آپ کو ایک دوسرے کے لیے وقف کرتے ہیں۔ جب تک موت اُن کو جُدا نہ کرے۔انہوں نے اپنے آپ کو اُس کام کے لیے وقف کیا ہے۔ جس میں خُدا نے اُن کو جوڑا ہے۔ یہ فیصلہ ہے۔اور حلف ہے جو ایک قانون اور شرعی چرچ اُن سے لیتا ہے۔ بد قسمتی سے کلیسیاء میں ایسے راہنما داخل ہو گئے ہیں۔ جس کے گردا گرد گرے ہوئے لوگ ہیں۔ جو لوگوں کو خوش کرنے کے لیے رضا مند ہوتے ہیں۔اور اُن کو وہ باتیں بتاتے ہیں جو وہ سُننا چاہتے ہیں۔اور اُن کے خارش زدہ کانوں کو نوچتے ہیں۔ وہ جھوٹے دعوے کرنے والے، جھوٹے بھائی اور روحانی طور پر بزدل لوگوں کو اجازت دے دیں گے۔ کہ وہ اپنے شوہروں کو چھوڑ دیں۔اور علیحدہ ہو جائیں۔ لیکن خُدا ایسا نہیں کرے گا۔ خُدا کا قانون اِس کی اجازت نہیں دیتا! نہ ہی اُن جائز خادموں کو یہ اجازت دیتا ہے جو سچائی سے میں بہت زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ بڑی شہرت کے حامل ہیں۔اِس سے تم یقین کر سکتے ہو۔ ہمارے موجودہ چرچ یا زمینی شریعت کچھ اجازت دے دے۔ لیکن خُدا اِس کی اجازت نہیں دیتا۔ جب ہم یہ اصول بناتے ہیں —— موت تک ہم جُدا ہو نہیں پاتے —— خُدا اور اُس کی شریعت کی نظر میں ہم اِس کے پابند ہیں۔اِس وعدے اور اِس بندھن کو موت کے علاوہ کوئی نہیں توڑ سکتا۔ جس کو خُدا نے جوڑا انسان اُسے جُدا نہ کرے۔ لیکن جب خُدا کا بندہ کلام کرتا ہے، "جسے خُدا نے جوڑا ہے اُسے آدمی جُدا نہ کرے" ہم اِس چیز کی بات نہیں کر رہے کہ خُدا نے اپنی کلیسیاء کو کیا کرنے کی اجازت دی ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ کیا ممکن ہے۔ جس کو خُدا نے جوڑا ہے انسان الگ نہیں کر سکتا۔۔ وہ صرف ایسا کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ لیکن اُس کی کوشش کامیاب نہیں ہو گی۔ پس وہ جو خُدا کے اِس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔اور اِس بے ایمان، عیاشی و بدکاری اور آزادانہ اختلاط میں شامل ہو جاتے ہیں وہ خُدا کی شریعت سے باہر ہیں۔اور اپنی زندگیوں کا حقیقی طور پر ستیاناس کرتے ہیں۔اور شادی شُدہ لوگوں کے حوالے اِس نقطہ پر کچھ نہیں کرتے یہ قابلِ تحسین ہے۔

اے خُدا تیرا کلام ہمیشہ کے لیے آسمان پر قائم ہے

یہی وہ راستہ ہے یہ بحث کے قابل نہیں ہے یہ واضح ہے مقدس پولوس بڑی تفصیل کے ساتھ اِس پر بات کرتے ہیں۔ سوال کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اگر اُس کا شوہر زندہ ہے اور وہ کسی اور سے

شادی کر لیتی ہے۔ تو وہ زانیہ کہلائے گی۔ یہ اِس لیے ہے۔ کہ وہ اپنے شوہر کے لیے خُدا کی شریعت کا پابند ہے۔ جب تک وہ دونوں زندہ ہیں۔ تم جو بھی مشکلات چاہتے ہو۔ اُن کو پروان چڑھا سکتے ہو۔ لیکن حقیقیت یہ ہے کہ یہ تمام بد قسمتیاں نافرمانی اور کوتاہی کے بُرے نتائج ہیں۔ یہ اکثر مقامی حالت کی طرف لے جاتے ہیں یہ کبھی بھی پاکیزہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہاں پر خُدا کی شریعت کی نافرمانی ہوتی ہے۔ سچائی یہ ہے کہ عورت اُس وقت تک اپنے خاوند کی پابند ہے جب تک وہ زندہ ہے۔ یہ بات ہمیں بائبل میں بتائی گئی ہے۔ بائبل کہتی ہے۔ کہ اگر وہ جھگڑالو، بدمزاج، ظالم اور غیر ایمان یافتہ ہے اور وہ اُس کے ساتھ نہیں رہتی۔ یہاں تک کہ اُس کا خاوند ابھی تک زندہ ہے۔ اور وہ کسی دوسرے کے ساتھ شادی نہیں کر سکتی۔ آئیں اُس کے ساتھ صلح کروا دیں یا وہ اکیلے رہیں۔

مخلصی کی مثال

اگر ہم نے اِس تعلیم کی قوت کو نہیں سمجھا ہم اِسے کہانی کو کسی بھی مقصد کے لیے بالکل ایسے ہی استعمال نہ کریں۔ کیونکہ ہم نے ابھی تک سمجھداری کا نقطہ حاصل نہیں کیا۔ نقطہ یہ ہے کہ آدمی اور عورت کے درمیان یہ حالت فطری انسان کے گناہ کے بندھن کے متعلق یہ کہانی یا بیان استعمال کی جارہی ہے۔ وہ اِس بندھن میں ہے اِس سے آزاد ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ یقینی طور پر کچھ بھی نہیں ہے۔ جو وہ کر سکے۔ اصلاح کی ہر کوشش، ہر نئے سال والے دِن پر کچھ مختلف کرنے کا وعدہ، اور انسان نوازی، اور مذہب کے بارے میں ہر کوشش یا دوسرے لفظوں میں، روحانی بدکاری میں اِس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ ہم اپنے پرانے شوہر، برائی اور پرانی برائی کی فطرت کے خلاف بدکاری کر رہے ہیں۔ بندھن موجود رہے گا۔ موت ہی اسے توڑے گی۔

صلیب اسے مختلف بتاتی ہے

یہ یسوع مسیح کی صلیب کی کامیابیاں، معنی اور مسیحیوں اور مسیحیوں کی زندگی کے لیے وضاحت کرتا ہے۔ یسوع مسیح کی موت کے ساتھ ہماری مشابہت کے ذریعے، ہم مرتے ہیں، اور پرانی فطرت کا بندھن توڑتے ہیں۔ یہ صرف اور صرف موت سے ٹوٹ سکتا ہے۔ صرف ہم موت کے وسیلہ سے ہی آزاد ہو سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے ایمان دار اور قانونی مسیحی گروہ کو یسوع مسیح کی تعلیم پر اصرار کرنا چاہیے۔

یسوع مسیح کی موت—— مردوں میں سے جی اُٹھنا، نئی فطرت،اور راستبازی کے ساتھ رہنے کے لیے روح القدس کی قوت کا دیا جانا۔اس کے علاوہ، کوئی اُمید نہیں ہے کوئی موقع نہیں ہے۔اخلاقی اصلاح سے اپنے راستوں کو تبدیل کرنے کی کوششوں کے لیے ایک توبہ کرنے والا شخص کوئی قابلِ ستائش نہیں ہے۔ یہ سارا کچھ اُس جیسا ہے جیسے ایک عورت ہے جو اپنے شوہر کو پسند نہیں کرتی اور وہ دوسرے شخص کے ساتھ خوشیاں تلاش کرنے کی کوششوں میں مصروف رہتی ہے یہ غیر شرعی، سزا یافتہ، قابلِ حقارت اور قابلِ ستائش نظر نہیں آنا چاہیے۔ایک چیز قابلِ ستائش ہے: کہ یسوع مسیح کے پاس آیا جائے، توبہ کی جائے اور یسوع مسیح کو اور اُس کی نجات کو مکمل طور پر قبول اور تسلیم کیا جائے ہم اس سے پہچانے جائیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ یسوع مسیح کی صلیب نے پرانے انسان کی موت کی جگہ لے لی ہے۔اور دوبارہ زندہ ہونے سے نئے انسان کی پیدائش کی جگہ لے لی ہے پینتی کوست کے دِن روح القدس کا بھیجا جانا ایک نئے دور کی ابتداء تھی۔جب انسان ایک نئی طاقت کے ذریعے کام کرنے لگا۔ کیا نئی زندگی گناہوں کے بندھن سے آزاد ہے۔یسوع مسیح کی صلیب نے یہ کر دیا ہے۔اِس میں وہ تاثیر ہے۔اِس نے میرے لیے اور آپ کے لیے یہ ممکن کر دیا ہے۔صلیب کے بغیر یہ ناممکن تھا۔" خُدا منع کرتا ہے کہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی صلیب میں جسے دُنیا نے میرے لیے اور مجھے اُس کے لیے مصلوب کیا میں بچائے جانے کے وسیلے سے مجھے جلال چاہیے"

پَس اَے میرے بھائیو! تُم بھی مسیح کے بَدَن کے وسِیلہ سے شَرِیعَت کے اِعتبار سے اِس لئے مردہ بن گئے کہ اُس دُوسرے کے ہو جاؤ جو مردوں میں سے جلایا گیا تاکہ ہم سب خُدا کے لئے پھل پَیدا کریں۔

ہمارا تعلق اب ایک مختلف خاندان سے ہونا چاہیے۔ ہمیں اب ایک مختلف بادشاہی میں کام کرنا چاہیے۔ ہمیں نئے آقا کی خدمت کرنی چاہیے۔اب ہم پرانے آقا کے غلام اور خدمت گزار نہیں ہیں۔ کیوں؟اِس لیے کہ یسوع مسیح کی صلیب نے ہماری موت کی جگہ لے لی ہے۔ جہاں پر پرانی انسانیت کے بندھن ٹوٹ گئے ہیں۔ شادی کی کہانی کا جائز طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن اِس کے باوجود یہ ایک کہانی یا بیان ہے۔آدمی کے عورت کے ساتھ تعلقات اِسی طرح کے ہیں۔ جیسے خُدا کے انسان کے ساتھ ہیں۔ افسیوں کی کتاب میں یہ عظیم پیراگراف جو اکثر شادیوں کے موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ ہم سیکھتے ہیں۔" یہ بھید

تو بڑا ہے لیکن میں مسیح اور کلیسیاء کی بابت کہتا ہوں۔" افسیوں 32:5 جیسا کہ کلیسیاء یسوع مسیح کے تابع ہے۔ پس بیویوں کو بھی شوہروں کے لیے ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اور اسی طرح دوسرے معاملات۔ شادی انسان کے ساتھ خُدا کے تعلقات کی کہانی ہے۔ شادی بیان کرتی ہے۔ کہ یسوع مسیح پر ایمان، توبہ اور تبدیلی سے خُدا کے فرزند بن جاتے ہیں۔ یسوع مسیح کے ساتھ بندھنے سے، اُس کے معتمد ہونے سے، اُس کے ساتھ ایک ہونے سے، اُس کے ساتھ ایک ہی مقصد ہونے سے، اُس کی بادشاہی میں پھل لانے سے اور اُس کے خاندان میں ہمارے چلنے سے یہ تمام ایک طرح سے شادی کی کہانی کی طرح ہے۔ ہم اِس خط کو اُس طرح نہیں لے سکتے جیسے بعض لوگ اِسے لیتے ہیں۔ اور حقیقی طور پر شادی کی تقریب اور یسوع مسیح کے ساتھ ہماری شادی۔ یہ ہے وہ بات جسے خط میں ختم کر دیا گیا ہے۔ اِس نقطہ کو یہاں چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ وہ نہیں ہے۔ جو یہاں سکھایا جا رہا ہے۔ اور سچائی کی روح میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ لغوی طور پر ہم یسوع سے شادی کرنے نہیں جا رہے۔ لیکن روح میں ہم یسوع مسیح سے شادی کرنے جا رہے ہیں۔ عام طور پر صرف کلیسیاء ہی یسوع کی دُلہن کی تصویر ہے۔ ہماری اُس سے شادی روحانی سوچ کے مطابق ہے۔ وہ ہمارا شوہر ہے۔ ہمارا خُداوند اور آقا بن جاتا ہے۔ اور یہ وہی ہے۔ جس کے ساتھ ہم اپنی وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور صلیب اسے ممکن بناتی ہے۔ یہی وہ تجویز ہے جو مسیحوں کو زندگی گزارنے کے دی گئی ہے۔ جس پر ہمیں غور کرنا چاہیے۔

پَس اَے میرے بھائیو! تُم بھی مسیح کے بَدَن کے وسِیلہ سے شَرِیعَت کے اِعتبار سے اِس لئے مُردہ بن گئے کہ اُس دُوسرے کے ہو جاؤ جو مُردوں میں سے جلایا گیا تاکہ ہم سب خُدا کے لئے پھل پَیدا کریں۔

شریعت پرانا شوہر ہے۔ انسان پرستی؛ پرانی فطرت کے رحم میں اور ترتیب میں رہنا صرف لفظوں کا جاننا ہے۔ اور سچائی کی روح پرانے عہد کا حصّہ نہیں تھی۔ جو کہ پرانا شوہر تھا۔ اب یسوع مسیح میں ہم اُس تمام میں مر گئے ہیں۔ ہم خُدا کے خاندان میں پیدا ہوئے ہماری شادی ایک نئے شوہر سے ہوئی۔ بادشاہی میں خدمت کرنے کے لیے جو کہ راستبازی کے کام ہیں۔ ہم ہر طرح سے آزاد ہیں۔

لیکن جِس چِیز کی قَید میں تھے اُس کے اِعتبار سے مَر کر اَب ہم شَرِیعَت سے اَیسے چھوٹ گئے کہ رُوح کے نِئے طَور پر نہ کہ لفظوں کے پُرانے طَور پر خِدمت کرتے ہیں۔

بہت سی عورتیں ملال میں رہتی ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے باپ، اپنی ماں یا اپنے پاسٹر کی بات کیوں نہ مانی اُس نے اپنی عقل کو کیوں استعمال نہ کیا۔ اور اِس آدمی سے شادی کر لی۔ اُسے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی۔ جدید حل یہ ہے۔ کہ جائیں اور طلاق حاصل کر لیں۔ اور اُسے چھوڑ دیں۔ یہ غیر اخلاقی اور غیر روحانی اور خُدا کی شریعت کے متضاد ہے۔ یہ ایک پرہیز گار اور ایماندار عورت کا رویہ نہیں ہے۔ سچ یہ ہے کہ وہ اِس بندھن سے آزاد نہیں ہو سکتی۔ وہ اِس بندھن سے آزاد نہیں ہو سکتی۔ وہ اِس سے بندھی ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ماہر نفسیات کے پاس جائے جو اُسے بتائے کہ اُس کی سزا صرف گناہ کو محسوس کرنا ہے۔ جو کہ اُس پر مذہب نے تھوپی ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اُسے اِس بارے میں اپنے آپ کو قائل کرنا چاہیے۔ اور اُسے ارد گرد کے لوگوں کا بتانا چاہیے کہ وہ ایسا سوچ رہی ہے۔ جب تک کہ اُسے کوئی شخص قوت مہیا نہ کرے اور اِس حالت سے نہ نکالے لیکن تم دیکھتے ہو کہ سب کچھ فریب ہے اور اِس کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہے یہ بدیانتی ہے یہ گناہ سے آزاد نہیں ہوتا یا اِس کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ جو اُن بندھنوں کی وجہ سے ہمارے اوپر بوجھ ہے تم اِس کو توڑ نہیں سکتے۔ جو کچھ تم نے خُدا کے سامنے اور کلیسیاء کے سامنے عہد کیا ہے تم نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ تم نے شوہر ہوتے ہوئے جو وعدے کیے ہوئے ہیں۔ اُن کے پابند رہو گے۔ اپنی تمام زندگی بھر تم جو کرتے ہو۔ یا نہیں کرتے۔ لیکن بندش جاری رہتی ہے۔

پرانے عہد نامہ کی بات کی ناکامی

لوگ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُنہیں مسیحیت یا مسیح کی کوئی ضرورت نہیں ہے، " میں اپنی قسمت کا کپتان ہوں۔ میں اچھا ہوں ایک اخلاقی انسان ہوں۔ میں تبدیل ہو سکتا ہوں اور تبدیل ہوں گا" تم ایسا نہیں کر سکتے تم پرانی فطرت کی فرمانبرداری کے مقروض ہو۔ اور جب تک نہیں مرتے اور خُدا کے خاندان میں پیدا نہیں ہوتے۔ اور نئے اثر میں نہیں آ جاتے۔ تم اُتنی دیر تک بندھن میں رہو گے۔ تم اِس کے قبضہ میں ہو تم اِس کے شکنجے میں ہو۔ ایک شخص اِس سے نکلنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ لیکن ناکام رہا۔ پھر اُس کا حوصلہ ٹوٹ گیا۔ اور وہ شکست خوردہ ہو گیا۔ اپنی ناکامی کے وجہ سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ اِس پر دھوکے سے پورا اُترتے ہیں۔ جو کہ ایک انسان کو اِس سے دور لے جاتا ہے۔ یہ اُس کو دوسری مصیبت میں ڈال دیتا ہے۔ یہ جسمانی بُرائی کو تم سے دور رکھتا ہے۔ اور تمہیں ذہنی بُرائی دے دیتا ہے۔ جو

بھی ہے۔ صرف موت اِس بندھن کو توڑ سکتی ہے۔ یسوع مسیح اور اُس کی صلیب اور اُس پر ایمان ہمیں چھٹکارا دلا سکتا ہے۔ **" اُس کے اعتبار سے مر کر اب ہم شریعت سے ایسے چھوٹ گئے کہ روح کے نئے طور پر نہ کہ لفظوں کے پرانے طور پر خدمت کرتے ہیں"**

باب نمبر22

رومیوں 8:7 مگر گناہ نے موقع پا کر حکم کے ذرِیعہ سے مُجھ میں ہر طرح کا لالچ پَیدا کر دِیا کیُونکہ شَرِیعَت کے بغَیر گناہ مُردہ ہے۔

رومیوں 9:7 ایک زمانہ میں شَرِیعَت کے بغَیر میں زِندہ تھا مگر جب حکم آیا تو گناہ زِندہ ہو گیا اور میں مر گیا۔

رومیوں 10:7 اور جِس حکم کا منشا زِندگی تھا وُہی میرے حق میں موت کا باعث بن گیا۔

رومیوں 11:7 کیُونکہ گناہ نے موقع پا کر حکم کے ذریعہ سے مجھے بہکایا اور اُس کے ذِریعہ سے مجھے مار بھی ڈالا۔

انسان کو بڑھایا گیا ہے۔اور قدرتی پیدائش کے ذریعہ سے پرانی فطرت کا غلام بنا دیا گیا۔وہ قوت اور صلاحیت جو ہم میں قدرتی طور پر تھی۔وہ صرف اور صرف ہمیں یہ کام کرنے کے لیے کمتر زندگی گزارنے پر ملی۔جو ہمیں خُدا کو اور دوسروں کو مایوس کرتی ہے۔یہ وہ چیز ہے جس کے ہم تمام فانی دِنوں میں غلام بنا دیئے گئے جیسے کہ بیوی اپنے خاوند کی غلام بنا دی جاتی ہے۔جب تک کہ اُس کا شوہر زندہ ہے۔ لیکن اب یسوع مسیح کی صلیب کے ذریعہ سے ہمارے پاس موت کی اِس خامی و کمی کی مشکل کا ایک حل ہے۔یہ جواب موت، دوبارہ زندہ ہونا، نئی زندگی اور نئی فطرت میں مضمر ہے۔خداوند یسوع مسیح کی صلیب تاریخ میں دوسری چیزوں کے درمیان لوگوں کو نئی سمجھ کا نیا منبع دینے کے لیے وہاں تھی۔یہ اُنہیں نئے کردار کے ساتھ، زندگی کے نئے پہلو کے ساتھ اور مستقبل کی نئی سوچ کے ساتھ دیا گیا۔ایمان، توبہ، سچائی کی سمجھداری اور خُدا کے لیے زندگی گزارنے کے ذریعے سے یہ سب کے لیے دستیاب ہے۔یہ قوت یسوع مسیح کے وسیلہ سے ملی۔یہ وہ کچھ ہے جو خُدا نے اُس کے لیے کیا۔خُدا باپ، بیٹا اور روح القدس تینوں نئے عہد کو پُر اثر کرنے کے لیے متفق تھے۔نئے عہد نامہ نے معافی اور نئی زندگی کو سادہ ایمان، توبہ اور رضامندی کی بنیاد پر اسے ممکن بنایا۔کہ اِس موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔اِس معاملے پر ہمارے ذہنوں پر مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے جس کا ہمیں سامنا تھا۔اور اِس سلسلے میں انجیلِ مقدس کا کیا مطلب ہے

۔ہم نے دیکھا کہ صلیب سے پہلے انسان روح اور ایمان اور نئی تخلیق کے وسیلہ سے زندگی گزارنے کے قابل ہوا۔ ہم پرانے عہد کے بندھن میں تھے۔ پرانے عہد پر " شریعت" یا"شریعت کے عہد" کا لیبل لگا ہوا تھا۔" پرانے عہد" کی اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو روحانی اور اخلاقی قوت مہیا کی گئی ہے۔ اُسے پُر اثر بنانے کے لیے یہ انسان کے اندر سے آتی ہے۔ اُس میں کوئی قابلیت نہیں ہے۔ لیکن یہ وہ ہے۔ جس فطرت کے ساتھ وہ پیدا ہوا ہے۔ اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ خُدا کی شریعت کے ساتھ اسے اپنے اندر اور اپنے لیے تسلیم کرے۔ اُس کے پاس وہ فطری کردار جو بنایا گیا ہے۔

گناہ کی قوت شریعت ہے

ہر بار خُدا کی شریعت لوگوں پر اپنا مطالبہ رکھ دیتی ہے۔ اور وہ ہے موت۔ ہم اِس کا اُس قرض لی ہوئی دولت سے موازنہ کر سکتے ہیں۔ جو کبھی قرض کے طور پر لی ہی نہیں۔ ہر بار وہ شخص جو مقروض ہے اُس پر آتی ہے۔ اور یہ ایک بہت ہی بد قسمتی ہے۔ کیونکہ انسان اِس کو پورا کرنے کی حالت میں نہیں ہے۔ اِس میں اُس شخص کا کوئی قصور نہیں جو اِس میں آتا ہے۔ قرض کے بارے میں کچھ بھی غیر اخلاقی نہیں ہے۔ حالات کی خرابی صرف قرض دینے والے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جو بائبل ہمیں اُس آدمی کے متعلق دیتی ہے۔ جو پرانے عہد کے تحت ہے۔ یہ بُری حالت نہیں ہے۔ کیونکہ خُدا کی شریعت کے ساتھ کچھ غیر اخلاقی بات ہے۔ یہ اِس لیے نہیں تھا۔ کہ وہاں پر اصولوں کے لحاظ سے کچھ غلط تھا، اِس حالت کے ساتھ جو ظاہر ہوئی۔ یہ اِس لیے تھا کہ انسان عمل نہیں کر سکا۔ مسئلہ انسان کے ساتھ تھا۔

شریعت گناہ نہیں تھی

یہ وہی نقطہ ہے جو پولوس رسول واضح کرنے کے لیے اِس مضمون کو لیتا ہے۔" پس ہم کیا کہیں ؟ کیا شریعت گناہ ہے ؟" اگر شریعت ایسی حالت کو جنم دیتی ہے جہاں انسان اُس حالت کا غلام بنتا ہے جس میں وہ کچھ نہیں کر سکا۔ اور اگر انسان نے شریعت کے اصول وضوابط کو برقرار رکھا تو کیا یہ بُری بات تھی ؟" خُدا منع کرتا ہے" پولوس رسول جواب دیتا ہے۔ **"بغیر شَرِیعَت کے میں گناہ کو نہ پہچانتا مثلاً اگر شَرِیعَت یہ نہ کہتی کہ تُو لالچ نہ کر تو میں لالچ کو نہ جانتا۔"** شریعت خُدا کی راستبازی، قدوسیت اور

عدل کو ظاہر کرتی ہے۔ کیاسچ اور کیا بُرا ہے۔ خدا کی شریعت اِس کو واضح کرتی ہے۔ خُدا کے احکامات انسان کو بتاتے ہیں۔ کہ کیاوہ درست ہے یا کیاوہ غلط ہے، جوانہوں نے کیاہے خُدا کی شریعت گناہ نہیں ہے سارا مسئلہ بس انسان کے ساتھ ہے۔

مگر گناہ نے موقع پاکر حکم کے ذریعہ سے مُجھ میں ہر طرح کالالچ پَیداکردِیاکیُونکہ شَرِیعَت کے بغَیر گناہ مردہ ہے۔

یہاں پر لالچ کی اصلاح کا مطلب بُری خواہش اور بُری سرگرمی ہے۔نقطہ یہ ہے کہ جب خُدا کی شریعت نے انسان کو بتایا۔ کہ کچھ ایسی باتیں ہیں جو انسان کے پاس نہیں ہیں۔اور نہ اُس نے کیں ہیں۔ یہ صرف انسان کی پرانی انسانیت میں پائی جاتی تھیں۔" اوہ نہیں ! یہی وہ بات ہے جو میں نے چاہی اور بات میں کرنے کے لیے تیار تھا"اِس بات کا پیچھا ضدی اور پُرعزم شخص نے کیا جس نے اپنی تمام زندگی کچھ حاصل کرنے کے پیچھے لگادی جس کے بارے میں اُس کا خیال تھا کہ وہ اُسے مطمن کرے گی۔اوراُس نے مایوسی اور دھوکہ محسوس کیا۔ کیونکہ کسی چیز، شخص اور کسی کاروائی نے یہ نہ کیا۔اِس کی وجہ کیا تھی؟ کیا خُدا کی شریعت نے؟ نہیں خُدا کی شریعت اِس کی وجہ نہیں تھی۔اِس کی وجہ انسان کے اندر اُس کی پیدائشی شہوت تھی۔ صرف خُدا کی شریعت کے وسیلے سے یہ موقع میسر آیا۔ جس سے خواہش ظاہر ہوئی۔

انسان مسئلہ ہے

یہ بیان کرتے ہوئے کہ ہم کیا بات کر رہے ہیں۔آئیں ہم بات کرتے ہیں۔ کہ اپنے سامنے ڈیسک پر ایک کیلکولیٹر رکھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہماری پسند کا جواب سامنے آجائے۔ پس ہم کچھ معلومات لیتے ہیں۔اوراُس میں ڈالتے ہیں۔ پھر ہم میزان (ٹوٹل) کا بٹن دباتے ہیں۔ لیکن غلط جواب سامنے آتاہے۔ مشکل کیا ہے؟ ہمارے سامنے غلط جواب کیوں آیا؟ اچھا یہاں پر دو ممکنات ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے مشین میں غلط معلومات داخل کی ہوں۔ دوسری طرف ہو سکتاہے ہم نے درست معلومات درج کی ہوں لیکن مشین نے درست کام نہ کیا ہو۔ یا ہو سکتا ہے کہ مشین میں اتنی صلاحیت ہی نہ ہو۔ کہ اِن معلومات پر درست عمل کرے اور درست نتیجہ پر پہنچے اِس کہانی کے ذریعے ڈرامائی طور پر تلاش کیا گیا ہے کہ مسئلہ شریعت کے ساتھ نہیں ہے۔ بلکہ مسئلہ انسان کے ساتھ ہے خُدا کی شریعت درست معلومات

تھیں۔ تعطل اسے سمجھنے کی ہماری صلاحیت اور ذمہ داری کے عمل کی وجہ سے پیدا ہوا۔ بنی نوع انسان کی تاریخ کے دوران نئی معلومات حاصل کرنے کی عمرانیات کی ایک جستجو ہے۔ یہ فرض کیا گیا کہ ہم نے ابھی تک درست معلومات حاصل نہیں کیں۔ اسی وجہ سے ہم نہیں جان پائے کہ کس طرح زندگی گزارنی ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ کیسے رہنا ہے۔ اور یہ اکثر خاندانوں کے ٹوٹنے کا سبب بنا ہے اور کیوں والدین اور بچے اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ اسی وجہ سے کاروباری شراکت دار مسلسل ناکام ہو جاتے ہیں۔ اور تشدد اور اِس طرح کی دوسری باتوں کی وجہ سے شہروں میں مسائل کیوں ہیں ہم نے درست کلیہ نہیں پکڑا ہمیں انسان کو تربیت دینے کی ضرورت ہے۔

شریعت درست معلومات تھیں

مجھے یاد ہے۔ کہ میں جب 40ویں اور 50ویں دہائی کے دوران بڑا ہو رہا تھا۔ توروشن خیالی کو ایک بہت بڑا دھچکا لگا ——زیادہ سے زیادہ تعلیم کی ضرورت تھی۔ ہم نے سوچا کہ آپ اِس بات کو زیادہ نہ سُنیں۔ لیکن میں نے لوگوں کو یہ کہتے سُنا۔ " کہ اگر ہم دُنیا کے غیر روشن خیال لوگوں کے گروہوں کو تعلیم دے سکتے ہیں۔ تو ہم دُنیا کی مشکلات کو ختم کر سکتے تھے۔" تعلیم جواب تھا۔ لوگوں سے نیا مواد حاصل کریں۔ اُن کے ذہنوں میں جا کر نئی سوچیں حاصل کریں۔ تاکہ وہ مختلف معلومات کو لے کر اُن پر عمل کر سکیں۔ اور یہ بات دُنیا کے مسائل کو حل کرے گی۔ روشن خیال لوگوں کے اور کائنات کو مشکل میں ڈالنے والے مسائل کو حل کرے گی۔ لوگ تھوڑے سے تھے (لوگ تھوڑے سے تھے، جیسے میرا باپ) جو اِس پر شک کرتے تھے۔

بائبل کہتی ہے۔ کہ ایسا نہیں تھا۔ انسان کے پاس معلومات بالکل درست تھیں۔ مسئلہ معلومات کے ساتھ نہیں تھا۔ مسئلہ مشین کے ساتھ تھا۔ مسئلہ انسان کے ساتھ تھا۔ وہ یہ فرق جان ہی نہ سکا۔ کہ پروگرام کے لیے کون سی معلومات اُسے چاہیے۔ اور وہ غلط نتیجہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ یہ خُدا کی شریعت نہیں تھی۔ جو پرانے عہد نامہ میں بُری تھی۔ یہ انسان تھا۔ اور شریعت نے اُسے اور دبا دیا۔ اور انسان کی طرف سے زیادہ برائیاں آئیں۔ خُدا کے احکامات کی وجہ سے گناہ کو موقع مل گیا۔ کہ ہم میں تمام برائیوں کو شامل کر دے۔ یہ انسان کی تمام دُنیا میں عالمگیر حالت کو بیان نہیں کر رہی۔ لیکن یہ مسیحیوں کی گومگو کی

کیفیت ہے۔ جب تک کہ وہ صلیب، فضل اور نئے عہد نامہ کے سبق کو نہیں سیکھتا۔ اِس پیرا گراف میں ہم بالکل غیر مسیحیوں کی بات نہیں کر رہے۔ یہ خُدا کے فرزند کی انفرادی بات ہو رہی ہے۔ اُس کی زندگی میں گناہ اور اُس میں کچھ تعمیری ہو سکتا ہے۔

ناکام ہونے کے لیے پیدا ہوئے

بہت سے لوگ مجھے کہتے ہیں، ''میں چیزوں کو آسانی سے نہیں کر سکتا میں جانتا ہوں کہ مجھے کرنا چاہیے۔ میں اُس طرح کی زندگی نہیں گزار سکتا میں جانتا ہوں کہ خُدا ایسی زندگی نہیں چاہتا۔ میں یہ کام کرنے والا ہوں، لیکن کوئی مجھے لائین سے ہٹا رہا ہے۔ یہ ہر وقت لگتا ہے کہ میں خُدا کے لیے کام کرنے کے بارے میں فیصلہ کرنے والا ہوں۔ پھر چھت مجھ پر آ گرتی ہے۔'' مقدس پولوس رسول کہہ رہے ہیں۔ کہ یہی راستہ ہے یہ اُس وقت ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ جب تک تم پرانے کردار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اگر تم اپنے آپ پر بھروسہ کرتے ہو تو تم صرف ناکام ہو سکتے ہو۔ اور فطری ہوتے ہوئے تم اچھائی کی طرف دیکھ سکتے ہو۔ انسان قدرتی طور پر بُرا ہے بے شک، گستاخ، غیر روشن خیال عمرانیات یہ تسلیم نہیں کرتی۔ یہ دعویٰ کرنا پسند کرتی ہے۔ کہ بنیادی طور پر انسان اچھا ہے۔ یہ تاریخ جنگوں، زنا بالجبر، قتل، تہذیب کی تباہی اور اسی طرح بہت سی باتوں کی تمام گواہیوں کو نظر انداز کرتی ہے۔ عمرانیات تاریخ کی اِن تمام گواہیوں کو جبراً نظر انداز کرتی ہے۔ اور مسلسل یہ دعویٰ کرتی ہے۔ کہ انسان بنیادی طور پر اچھا ہے۔ لیکن خُدا جو انسان کا سچا دوست ہے۔ اِس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ ہم سچائی سے ابتداء کریں۔ آپ کو دھوکا دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم شُتر مرغ کی طرح اپنا سر ریت میں نہیں چھپا سکتے ہیں۔ لیکن صحرائی ٹرک آتا ہے اور ہمارے اوپر سے گزر جاتا ہے۔ جب ہم یہ کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمیں حقیقت کا سامنا ضرور کرنا چاہیے۔ یہ جھوٹ ہے جو ہمیں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ انسان بنیادی طور پر اچھا ہے! ایسا نہیں ہے انسان بنیادی طور پر بُرا ہے۔

پس پرانی حالت کے تحت (اور ہم اپنی زندگیوں میں پرانے عہد کی حالت کے ماتحت ہو بھی سکتے ہیں اگر بطور مسیحی ہم صلیب پر اعتماد نہیں کرتے) ہم شکست کھا جائیں گے۔ پھر احکامات ایک جنگی میدان

بن جاتے ہیں۔ جہاں پر انسان انہیں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو کہ بالکل ٹھیک ہے لیکن ناکام اور بُرائی سے شکست خوردہ جواُن میں ہے۔

ایک زمانہ میں شَرِیعَت کے بغَیر میں زِندہ تھا مگر جب حُکم آیا تو گناہ زِندہ ہو گیا اور میں مر گیا۔

ایک آسان سبق آپ کو کیسے مارتا ہے

سب سے اہم بحث یہ ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ میں آپ کے لیے اِس کی وضاحت کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔ کیونکہ مسیحیوں کے سمجھنے کے لیے یہ بہت ہی اہم معاملا ہے ہم خُدا کے پاس آتے ہیں۔ اور ہم توبہ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس ایک نرم دِل ہے ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کام غلط ہو رہے ہیں۔ اور ہمیں اپنی زندگیوں میں خُدا کی ضرورت ہے۔ آخر کار ہم توڑ دیئے گئے ہیں۔ خُدا کے ساتھ درست ہونے کے لیے فوری احساسیت کے لیے گستاخی اور بے ہودگی کو ختم کرنا ضروری ہے اِس نئے تلاش کیے ہوئے ایمان میں ہم کسی قدر خاندان میں بالکل شیر خوار بچوں کی طرح ہیں۔ ہم نے مکمل طور پر اپنا بوجھ اُٹھایا ہوا ہے۔ ہماری عادتیں بگڑی ہوئی ہیں اور ہم آزاد ہیں۔ ہمارے لیے ہر کام کر دیا گیا ہے۔ ہمیں خوراک دی جاتی ہے۔ کپڑے تبدیل کیے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح کے تمام کام کیے جاتے ہیں۔ جب تک ہم تھوڑے بڑے نہیں ہو جاتے۔ اور اُس عمر کو پہنچ نہیں جاتے جہاں ہماری ذمہ داریاں شروع نہیں ہو جاتیں۔ جو ہمارے لیے ضروری ہیں۔ پس ایک مسیحی شخص جس نے نیا لطف، احساس کرنے کی سوچ اور خُدا کے خاندان میں معافی کے لیے احساسیت پالی ہے۔ اُس نے مسیحی سفر شروع کر لیا ہے۔ اور اپنی زندگی میں حقیقی لطف حاصل کر لیا ہے۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہے۔ مسیحی زندگی کے معاملات اور قدوسیت اُس کی زندگی میں مزید واضح اور بامقصد ہو جاتی ہے۔ اُس سے اپنی جگہ لینے کے لیے اور حصہ ادا کرنے کے لیے مزید مطالبات کیے جاتے ہیں۔ جو اُسے کرنا چاہیے فضل غیر ذمہ داری نہیں سکھاتا۔

اِس موقع یا نقطہ پر ایک بہت بڑا خطرہ ہے بہت لوگ یہاں پر کھو جاتے ہیں۔ جو خُدا کے ساتھ مفید نہیں رہتے۔ کیونکہ یہاں پرانے کردار میں گرنے کی آزمائش ہے۔ جیسا کہ خُدا کو قبول کرتے ہوئے اور اُس کے خاندان میں آتے ہوئے فوراً ہوا تھا۔ کہ کون سی چیز اب بھلائی سے پہلے بُری تھی۔ یہاں ایک

بہت بڑی اُلجھن ہے۔اور میں اسے موجودہ جدید مذہبی تحریکوں میں دیکھتا ہوں۔ یہ تھوڑی سی مختلف ہوتی ہے۔اگروہ جذباتی تحریکیں، عقلی تحریکیں، نفسیاتی تحریکیں ہوں——وہ تمام انسانی ہیں۔اور وہ تمام پرانی فطرت اور پرانی تخلیق پر اپنی قوت کے ذرائع اور عقل کے لیے انحصار کرتی ہیں۔انہیں صلاحیتیں اور قابلیتیں اور تحفے کہا جاتا ہے کہ جیسے یہ قدرتی چیزیں ہیں۔جو انسان میں پیدائشی ہیں اور تھیں۔کچھ لوگوں کی گانے کے لیے آوازیں بڑی اچھی ہوتی ہیں۔کچھ لوگوں کے وکیلوں جیسے ذہن ہوتے ہیں۔کچھ لوگ اچھے سیلزمین ہوتے ہیں۔کچھ سکولوں میں پڑھاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔فرض کریں فوراً آپ کو تحفے میں روح القدس مل جاتا ہے۔لیکن یہ بالکل ایسے نہیں ہے۔یہ ایک بہت بڑی غمزدہ اور اُجاڑنے والی غلطی ہے۔لیکن ہر بات جو خُدا کی بادشاہی میں اچھی اور مفید ہوسکتی ہے۔وہ نئے عہد کی طرف سے اور مسیح میں نئے انسان کی طرف سے آتی ہے۔ہر بار پرانی فطرت اور کردار میں گر جاتے ہیں۔جو فطرت اور گناہ کی وجہ سے قبضہ کرنے لیے واپس آتے ہیں۔ہوسکتا ہے یہ بہت خوبصورت اور مذہبی گناہ ہو جیسے فریسی کرتے تھے۔لیکن یہ گناہ ہے اور یہ تمام ایک جیسے ہوتے ہیں۔بہت سارے مذہبی پروگراموں کا نتیجہ غیر اخلاقیت، بناوٹ، گستاخی، علیحدگی، بے رحمی، گروہ بندی یا کچھ دوسرے انسانی اظہار ہوتے ہیں۔یہ لوگوں کی یسوع مسیح میں زندگی کو روحانیت سے دور لے جاتے ہیں۔اور یہ اُن کو تنظیمیت اور مذہب کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔کیونکہ اِس کا رحجان پرانی فطرت کی طرف ہوتا ہے۔اور وہ قدرتی اور فطری صلاحیتوں پر انحصار کرتے ہیں۔جب ہم یہ کرتے ہیں۔تو ہم اُسی شکست اور موت کو پالیتے ہیں۔جو انسان کو ہمیشہ وہاں مل جاتی ہے۔وجہ اِس کی یہ ہے۔کہ موت اور ناکامی وہی ہے۔جس کی پرانی فطرت لائق ہے۔اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ پرانی فطرت مسیحی کی ہو یا غیر مسیحی کی۔اِس حالت میں پرانی فطرت پرانی فطرت ہی ہوتی ہے۔یسوع مسیح کی صلیب اُس شخص کو بالکل کوئی فائدہ نہیں دے پاتی۔کیونکہ وہ اُس پر ایمان کے ذریعے سے انحصار نہیں کر رہا ہوتا۔"احکامات واپس ہو جاتے ہیں اور گناہ اُجاگر ہو جاتا ہے۔اور میں مر جاتا ہوں۔" (میری تشریح)

خُدا کی شریعت بمقابلہ عہد کی شریعت

مقدس پولوس رسول یہ نہیں کہہ رہا۔ کہ ایک مسیحی کی زندگی میں —— خُدا کے شریعت —— کے کوئی احکامات نہیں ہیں۔۔ وہ کہہ رہا ہے کہ ہم پرانے عہد کی شریعت کی طرف واپس چلے جاتے ہیں۔ ہم اُس حالت میں واپس چلے جاتے ہیں۔ جہاں پر پرانی فطرت میں پیدا ہونے والے شخص کا کردار کو جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ اور خُدا کی شریعت کو اپنی قوت کے بل بوتے پر پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ''دعا''، ''خُدا کی تعریف''، ''خُدا کا فضل'' اور ''صلیب'' اُس کی زندگی میں الفاظ سے زیادہ کچھ نہیں لاتے۔ وہ ایک بنیاد پرست مذہب کی ایک غیر ملکی زبان —— تجارتی زبان —— سے زیادہ کچھ نہیں ہیں۔ پرانی فطرت اُن کو سمجھ نہیں سکتی۔ یہ اُن کی حقیقت اور قوت میں نہیں رہتی۔ انسان اُس کے اثر میں رہ کر وہ وہ کچھ کرتا ہے جو وہ ہمیشہ سے کرتا آیا ہے۔ وہ اسے اپنی قوت سے، اور اُس کے طریقہ سے کرتا ہے۔ جو اُس نے اپنی جوانی سے سیکھا ہے۔ اور وہ اپنے کردار میں پختہ ہے۔ جس نے اُسے ہدایت دی ہے۔ اور اُس کی صلاحیتوں اور موت کے لاعلاج نتیجہ کو بڑھایا ہے۔ صرف وہ اور ہمیشہ سے وہ!

اگر کوئی خِدمت کرے تو اُس طاقت کے مطابِق کرے جو روح دے

موجودہ جدید مذہب کا یہ رحجان ہے کہ وہ غلط باتوں پر زور دیتا ہے۔ ہم ذمہ داریوں کو دیکھتے ہیں۔ ہم لوگوں کو کرشماتی طور پر دیکھتے ہیں۔ ہم قدرتی پیدائش والے لوگوں کو دیکھتے ہیں —— جو لوگوں کو مشتعل کر سکتا ہے۔ اور اُن میں حیوانی خصلت کو پیدا کر سکتا ہے —— قدرتی جھکاؤ کو آگے لاتے ہیں۔ ہم نام نہاد '' آگ '' کو اخلاقی معیار پر دیکھتے ہیں۔ وہ اوقات ہیں جب یہ ظاہر ہوتی کہ وہ جو اِس طرح کی کامیاب ہونے والی شخصیات کو رکھتے ہو۔ لیکن اکثر ہم شکست، حوصلہ شکنی، اور ایک شخص کی اخلاقی یا مالی ذلالت کو دیکھتے ہیں۔ لیکن دوسروں کی حوصلہ شکنی کی گئی اور اور اُن کو دھوکے سے نکالا گیا۔ جب اُن کے ہیرو، جوانا پرست بد معاشیاں، غلط راستوں میں گھر گئیں۔ لیکن یہ لاعلاج ہے! '' جب احکام آئے، گناہ بڑھا اور میں مر گیا '' مجھے اِس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ تم کون ہو۔ اور تمہاری شخصیت کیا ہے۔ اور تم کس حد تک مثبت سوچ کے مالک ہو۔ یا تم کہاں تک سوچتے ہو۔ کہ تم میں کتنی قوتِ ارادی ہے اگر تم پرانے کردار پر بھروسہ کرتے ہو۔ اور نئے کردار پر نہیں کرتے۔ تو آخر کار گناہ تم کو مل جائے گا۔ جنگ ہو سکتا ہے لمبی اور خوفناک ہو۔ ہو سکتا ہے تم ایسے دور میں کھڑے ہو جو دوسروں کی نسبت لمبا ہو۔ لیکن آخر کار تم گرو گے۔

تم یہ نہیں کر سکتے کیونکہ گناہ پرانی فطرت پر ہمیشہ قابض رہتا ہے۔جب ہم پرانے بیان کی طرف جاتے ہیں——خُدا کی شریعت اور ہماری پیدائشی صلاحیت——ہم شکست سے دھوکا کھارہے ہیں۔اور یہ ہم پر وقت پر آئے گی۔

اور جِس حکم کا منشا زِندگی تھا وُہی میرے حق میں موت کا باعث بن گیا۔

یقینی طور پر خُدا کا حکم جس کا منشاء زندگی تھا۔خُدا ہمیں کبھی بھی حکم اِس لیے نہیں دیتا۔کہ وہ ہمارے لیے کوئی بُری نیت رکھتا ہے۔خُدا کی تمام شریعت بھلائی اور ہماری بھلائی کی نیت رکھتی ہے۔لیکن جب ہم اِس گری ہوئی فطرت کے ذریعے سے اُن پر عمل کے ذریعے سے اُن کو حاصل کرتے ہیں۔تو پھر آخری نتیجہ موت ہوتی ہے۔میں کوشش کرتا ہوں۔لیکن فطری طور پر خُدا کی شریعت یا قوانین پر عمل پیرا ہونے میں ناکام ہوتا ہوں۔کیا بطور مسیحی میرے لیے کوئی اُمید نہیں ہے؟ کیا فتح ایک ایسی چیز ہے جو میں صرف تعلیم سے سیکھ سکتا ہوں؟ کیا یہاں پر کوئی حقیقت نہیں ہے۔دراصل اِس مسئلہ کا حل ہم مستقبل قریب میں دیکھیں گے۔لیکن اور بھی بہت سے مسئلے اور مشکلات ہیں۔جن کو پہلے جاننے کی ضرورت ہے۔ہو سکتا ہے۔کہ تم سوچتے ہو کہ تم اب تمام غمزدہ تفصیلات جانتے ہو۔میرا خیال ہے کہ نہیں۔میں نے غیر ایمانی اور غصے کی غراہٹ سُنی۔جو رومیوں کے 7 ویں باب کے آخر میں دیئے گئے کی پیروی کرنے کا انکار کرتے ہیں۔تو جب تک اِس معاملے کا حل بہت دور ہے۔تمہیں تمام بُری خبریں سُننا ہوں گی۔اور ہر ایک کو تھوڑے غور سے تسلیم کرنا ہوگا۔اگر تم بھول بھلیوں میں اپنا راستہ تلاش کرنا چاہتے ہو۔تو بائبل کی تشریح کا ایک مکمل حصّہ ہے کہ صلیب کیسے مشکلات اور مسیحی زندگی کی ضرورت کا سامنا کرتی ہے۔

باب نمبر23

رومیوں 11:7 کیونکہ گناہ نے موقع پا کر حکم کے ذِریعہ سے مجھے بہکایا اور اُس کے ذِریعہ سے مجھے مار بھی ڈالا۔

رومیوں 12:7 پَس شَرِیعَت پاک ہے اور حکم بھی پاک اور راست اور اچھّا ہے۔

رومیوں 13:7 پَس جو چِیز اچھی ہے کیا وہ میرے لئے موت ٹھہری؟ ہر گز نہیں بلکہ گناہ نے اچھی چِیز کے ذِریعہ سے میرے لئے موت پَیدا کر کے مجھے مار ڈالا تاکہ اُس کا گناہ ہونا ظاہِر ہو اور حکم کے ذِریعہ سے سے گناہ حدّ سے زِیادہ مکرُوہ معلوم ہو۔

رومیوں 14:7 کیُونکہ ہم جانتے ہیں کہ شَرِیعَت تو رُوحانی ہے مگر میں جِسمانی اور گناہ کے ہاتھ بِکا ہوا ہُوں۔

رومیوں 15:7 اور جو میں کرتا ہُوں اُس کو نہیں جانتا کیُونکہ جِس کا میں اِرادہ کرتا ہُوں وہ نہیں کرتا بلکہ جِس سے مُجھ کو نفرت ہے وُہی کرتا ہُوں۔

رومیوں 16:7 اور اگر میں اُس پر عمل کرتا ہُوں جِس کا اِرادہ نہیں کرتا تو میں مانتا ہُوں کہ شَرِیعَت خُوب ہے۔

رومیوں 17:7 پَس اِس صُورت میں اُس کا کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مُجھ میں بسا ہُؤا ہے۔

رومیوں 18:7 کیُونکہ میں جانتا ہُوں کہ مُجھ میں یعنی میرے جِسم میں کوئی نیکی بسی ہُوئی نہیں البتّہ اِرادہ تو مُجھ میں موجود ہے مگر نیک کام مُجھ سے بن نہیں پڑتے۔

رومیوں 19:7 چُنانچہ جِس نیکی کا اِرادہ کرتا ہُوں وہ تو نہیں کرتا مگر جِس بدی کا اِرادہ نہیں کرتا اُسے کر لیتا ہُوں۔

رومیوں 20:7 پَس اگر میں وہ کرتا ہُوں جِس کا اِرادہ نہیں کرتا تو اُس کا کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مُجھ میں بسا ہُؤا ہے۔

رومیوں 21:7 غرض میں اَیسی شَرِیعَت پاتا ہُوں کہ جب نیکی کا اِرادہ کرتا ہُوں تو بدی میرے پاس آموجُود ہوتی ہے۔

رومیوں 22:7 کیُونکہ باطنی اِنسانیّت کی رُو سے تو میں خُدا کی شَرِیعَت کو بہت پسند کرتا ہُوں۔

رومیوں 23:7 مگر مجھے اپنے اعضا میں ایک اَور طرح کی شَرِیعَت نظر آتی ہے جو میری عقل کی شَرِیعَت سے لڑ کر مجھے اُس گناہ کی شَرِیعَت کی قَید میں لے آتی ہے جو میرے اعضا میں موجُود ہے۔

رومیوں 24:7 ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہُوں! اِس موت کے بدَن سے مجھے کَون چھڑائے گا؟۔

رومیوں 25:7 اپنے خُداوند یِسُوع مسیح کے وسِیلہ سے خُدا کا شُکر کرتا ہُوں۔ غرض میں خُود اپنی عقل سے تو خُدا کی شَرِیعَت کا مگر جسم سے گناہ کی شَرِیعَت کا محکُوم ہُوں۔

مسیحیوں کے خیال میں جیسا کہ رومیوں کے خط میں یہاں پر پولوس رسول نے بیان کیا ہے، پرانی سرشت بُرائی کی غلام تھی۔ اور اِس بندھن کو صرف موت ہی توڑ سکتی تھی۔ اور وہ موت یسوع مسیح کے ذریعے سے صلیب پر مہیا کی گئی۔ اور اُس کے دوبارہ زندہ ہونے سے نئی زندگی مہیا کی گئی۔ لیکن انسان کی طرف سے مرضی اور پسند انجیل کے پیغام میں شامل ہے۔ یسوع مسیح کے ساتھ موت اور نئے انداز سے زندہ ہونا بائبل کی سچائی کی سمجھداری میں شامل ہونا ہے جیسا کہ یہ یسوع مسیح کی کامیابیوں اور کمالیت کا اطلاق ہے۔

خُدا کی فراہمی اور انسان کی مرضی

یہ انسان کی پرانے راستوں سے مکمل طور پر دستبردار ہونے کی (اور یہی ہے جہاں پر اکثر مشکل آتی ہے) مرضی میں بھی شامل ہوتی ہے۔ یہ پرانی دُنیا — مرضی اور پسند کی موت میں انسان کا حصّہ ہے۔ یہ صدائیں بہت سادہ اور آسان ہیں۔ جب ہم یسوع مسیح کی خوشخبری کو کم کرتے ہیں یہ ایک جذباتی اپیل کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پھر یہ بہت آسان ہو۔ لیکن جب ہم سمجھے کہ واقعی کیا ملوث ہے — کہ یہ شخص فطرت کے ہاتھوں ٹوٹ پھوٹ گیا ہے اور کبھی بھی راستبازی کو اہمیت نہیں دے سکتا — یہ موت ہے جو بہت اذیت ناک ہے۔ پرانی فطرت سے مکمل طور پر مرنے کی لیے

نارضامندی، ناقابل بیان مشکلات، شکستوں، مسیحیوں کی زندگیوں میں المیوں کی وجہ سے ہے، لیکن یہ کیا جاناچاہیے۔ یہی ہے جسے پولوس رسول ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ پرانی فطرت میں اور پرانے عہد کے تحت، جو پرانی فطرت سے استدعا کرتی ہے وہ موت اور شکست ہے۔

بطور عالمگیر اصول شریعت کے ذریعے سے نجات

تم کہتے ہو کہ پرانے عہد نامہ کے دِن چلے گئے ہیں۔ ہاں، دُنیامیں انسان کے ساتھ خُدا کی متعلق بہ تقدیر معاملات کے لحاظ سے وہ چلے گئے ہیں۔ لیکن تم اُن حالات کی طرف انفرادی طور پر واپس جا سکتے ہو اور اُن کے ماتحت زندگی کی کوشش کرتے ہو، کس معاملے میں تم تجربہ حاصل کرو گے جو بالکل ویسی مایوسی ہے۔ یہاں تک کہ وہ جو خُدا کے پاس ایمان اور توبہ کے ذریعے سے آئے جو اُن کو شریعت کی حالت کے ماتحت خُدا کی مرضی کو پورا کرنے کی کوشش کر کے لیکن قدرتی صلاحیتیوں پر بھروسہ کر کے لا سکتی ہے۔ یہ وہ ہے جو پولوس رسول نے اِس خاص نقطہ پر اپنے تجربات کی روشنی میں بیان کی ہے۔ "میں کبھی شریعت کے بغیر رہتا تھا، لیکن جب احکام آئے (اِس کا مطلب پرانے عہد کی حالت میں واپسی ہے) گناہ دوبارہ سے زندہ ہو گیا اور میں مر گیا۔" دوسرے لفظوں میں، گناہ ایک بار پھر اُس کی زندگی پر کنٹرول کے قابل ہو گیا اور پاکیزگی کے حوالے سے اُس کی روحانی موت لایا۔ ہمیں اپنے آپ میں اِس کو سمجھنے کی کوشش ضرور کرنی چاہیے کہ کچھ بھی اچھا نہیں ہے؛ مکمل جواب صلیب میں ہے—یسوع مسیح کی موت نے اِس بندھن کو توڑا—اور دوبارہ زندہ ہونے کی قوت اور اصلیت میں جو نئی زندگی نئی پیدائش میں بطور عملی حقیقت میں لائی۔

شریعت بطور کاملیت کا معیار

"پس شَرِیعَت پاک ہے اور حکم بھی پاک اور راست اور اچھّا ہے۔" مسئلہ گناہ تھا جس نے اِس حکم کو مکر، دھوکے سے مار ڈالنے کا موقع حاصل کر لیا۔ اِس کا کیا مطلب ہے جب وہ یہ کہتے ہیں: **"کیونکہ گناہ نے موقع پاکر حکم کے ذِریعہ سے مجھے بہکایا"** اُس کا مطلب ہے اُس نے حوّا کی طرح کا کچھ تجربہ کیا۔ جب باغِ عدن میں شیطان اُس کے پاس آیا۔ وہ اُس کی انا، اُس کی خود پسندی، اُس کی اپنی عزت آپ

کروانے کی سوچ، اُس کی خود اعتمادی اور اُس کی آزادی سے کھیلا۔ اُس نے اُس کو اِس سوچ میں دھوکہ دیا۔ کہ وہ کچھ تھی لیکن وہ تھی نہیں۔ کہ وہ کچھ کر سکتی تھی لیکن وہ کچھ نہ کر سکی۔

مذہبی دُنیا میں، مثبت سوچ میں ہم نے خوفناک حد تک کمی ہے جو اُس میں سے ایمان کے وسیلہ سے گذری۔ اُس نے لوگوں کو اوپر اُٹھایا اور اُنہیں سوچ دی کہ وہ، وہ سب کچھ کر سکتے ہیں جو وہ نہیں کر سکے۔ یہ دلائل دیتی ہے تم وہ ہو جو تم سوچتے ہو، اور وہ تمام قسم کی لغویات جنہوں نے بہت سے لوگوں کا دھوکہ وفریب دیا ہے۔ گناہ ہم میں آتا ہے اور کہتا ہے، " تم یہ کر سکتے ہو۔ تم ایک اچھے شخص ہو۔ تم دوسروں کی طرح نہیں ہو سکتے۔ تم یہ نہیں کر سکتے، اور تم نے یہ کیا بھی نہیں۔" یہ ہمارے پرانے کردار میں اعتماد کو بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ہمیں سوچوں میں دھوکہ دیتا ہے۔ "میں اِس سے نپٹ سکتا ہوں۔ مجھے خُدا کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے صلیب کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنی تقدیر کا مالک ہوں۔ میں اپنی روح کا کپتان ہوں۔ میں اِسے کر سکتا ہوں۔" یہ تمہیں دھوکہ دیتا ہے، اور پھر یہ تمہیں مار ڈالتا ہے، کیونکہ یہاں پر کوئی جیت نہیں ہے، یہاں پر پرانی فطرت میں صرف شکست اور موت ہے۔ یہ موت اور شکست صرف گناہ سے آتی ہے۔ یہ خُدا کی شریعت سے نہیں آتی۔ گناہ اِس شریعت سے موقع پاتا ہے۔ اور تم میں یہ سوچ پیدا کرتا ہے کہ تم کچھ ہو یا کہ نہیں یا، دوسرے لفظوں میں، یہ ہمیں احکامات کے ذریعے سے دھوکہ دیتا ہے۔ پھر بُرائی کہاں تھی؟ احکامات کے ساتھ تھی؟ نہیں بُرائی انسان میں ہے۔

"پس شریعت پاک ہے اور حکم بھی پاک اور راست اور اچھا ہے۔" اچھا، اگر یہ درست ہے، **"پس جو چیز اچھی ہے کیا وہ میرے لئے موت ٹھہری؟"** بالکل ٹھیک، ہم خُدا کی شریعت کو جانتے ہیں۔ وہ اچھی ہے لیکن کیا یہ قوانین ہمیں دے رہی ہے—ہمیں نیا عہد نامہ دے رہی ہے—یہ ہمارے اوپر موت لے کر آئی؟ اگرچہ یہ اچھی تھی۔ اِس نے اچھی چیزیں کیں۔ خُدا نہ کرے اِس طرح کے اسباب ہوں۔ خُدا کی شریعت کا عہد بُرا نہیں تھا۔ اِس نے لوگوں کو راستباز بنانے کے لیے بطور عہد کام نہ کیا، لیکن یہ شریعت کا قصور نہ تھا۔ شریعت کے ساتھ کوئی مسئلہ نہ تھا۔ یہ یاد رکھیں کہ شریعت سے پہلے، گناہ دُنیا میں

موجود تھا تبھی تو موت تھی۔ مسئلہ انسان اور موت کے ساتھ تھا۔" ہر گز نہیں بلکہ گناہ نے اچھی چیز کے ذِریعہ سے میرے لئے موت پیدا کر کے مجھے مار ڈالا تا کہ اُس کا گناہ ہونا ظاہِر ہو"

شریعت بطور انسان

گلتیوں کی کلیسیاء کے نام خط کے باب نمبر 3، آیت 24 میں مقدس پولوس رسول کہتے ہیں۔ **"پس شَرِیعَت مسیح تک پہنچانے کو ہمارا اُستاد بنی تا کہ ہم ایمان کے سبب سے راستباز ٹھہریں۔"** یہ کچھ ہمیں تعلیم کے لیے دیا گیا ہے۔ شریعت ہمیں ہماری راستبازی قائم کرنے میں ناکامی کے بارے میں سکھاتی ہے (کم از کم وہ جو سیکھنا چاہتے ہیں)۔ مثال کے طور پر، جب میں فارم میں لڑکا تھا۔ وہاں پر یقینی طور پر کچھ ایسی چیزیں تھیں جن کو میں لازمی طور پر کرنا چاہتا تھا۔ ایک وقت مجھے یاد ہے میں گھوڑوں کی ٹیم کے پیچھے جانا چاہتا تھا۔ میں فرینسو کھرپی کی باڑ کے ساتھ لٹک گیا۔ میرا باپ مجھے کہتا رہا، " نہیں تم یہ نہیں کر سکتے۔ تم زیادہ بڑے نہیں ہو۔ تم زیادہ مضبوط نہیں ہو۔ تمہیں انتظار کرنا چاہیے جب تم بڑے نہیں ہو جاتے۔" لیکن میں نے نافرمانی جاری رکھی۔ " برائے مہربانی ابو میں یہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں اسے کیوں نہیں کر سکتا؟" آخر انہوں نے کہا، " بہت اچھا، بار آؤ اور کوشش جاری رکھو" اچھا، یہ کھرپی نیچے گھس گئی اور آگے کو جھک گئی اور مجھے باہر پھینک دیا اور اُس نے تقریباً مجھے مار ہی دیا تھا۔ وہاں پر گھوڑوں کی ٹیم، کھرپی اور کھیت کے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ میں اِس مہم کے قابل نہیں تھا، لیکن اِس نے مجھے سبق سکھانے کا ایک تجربہ دیا۔

شریعت نے انسان کو سکھایا کہ وہ اِس اچھے کام کو کرنے کے قابل نہیں تھا۔ جیسے کہ خُدا اُسے ہر حالت میں دیکھتا ہے: "۔۔۔ گناہ نے اچھی چیز کے ذِریعہ سے میرے لئے موت پیدا کر کے مجھے مار ڈالا تا کہ اُس کا گناہ ہونا ظاہِر ہو۔۔۔" خُدا کی شریعت ــــ عہد اور احکامات ــــ لیکن گناہ نے موقع پا کر، گناہ نے اپنے آپ کو ظاہر کیا کہ یہ ہماری زندگیوں میں تھا۔ یہی وہ چیز تھی جو میرے لیے بُری تھی۔ **"۔۔۔ گناہ حد سے زِیادہ مکرُوہ معلوم ہو۔۔۔"** انسان میں یہ قابلیت نہیں ہے کہ وہ خُدا کی مرضی اور خُدا کے کام کرے، اور ابھی تک شریعت کا عہد (احکامات) اُس کے لیے یہ مطالبہ کرتا ہے۔ پس اِس حکم کے ذریعے سے گناہ ظاہر ہو گیا کہ وہ کیا ہے۔ انسان کا کردار ظاہر ہو گیا کہ یہ پرانے عہد کے تحت تھا۔ ہم چاہتے ہیں تو اپنی ناکامی

کاالزام خُدا کی شریعت کو دیتے ہیں۔ لیکن ہماری ناکامی کی وجہ ہم خود ہیں، خُدا کی شریعت کی وجہ سے نہیں ہے۔ خُدا کی شریعت اِن ناکامیوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ ہم آج کے معاشرے میں یہ دیکھتے ہیں۔ یہ تمام تشدد، بداخلاقی، برگشتگی، اور تمام قسم کی بے وقوفی اور اِس طرح کی دوسری باتیں ہیں۔ اور کیا ہوتا ہے؟ ہر کوئی اِس بات کے لیے شریعت کو موردِ الزام ٹھہراتا ہے۔ وہ پولیس، مُنصف اور عدالتوں کو الزام دیتے ہیں۔ "یہ نوجوان مجھ پر شریعت کو نافذ کرنے اور مجھے اِس میں محصور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اِس بات نے مجھے اِس قابل بنایا کہ مجھے یہ کام کیسے کرنا ہے۔" انسان اپنی ناکامیوں کا الزام خُدا کو دینے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ "اچھا، اُس نے ہمیں شریعت دی اور اِس نے ہمیں مایوس کیا۔ اُس نے ایسا کیوں کیا، جو بھی ہو؟ کیوں وہ ہمیں تنہا نہیں چھوڑ سکتا اور ہمیں خود ہی کرنے دیں؟" میں نے یہ بات اُس وقت سُنی جب میں بچہ تھا۔ میں نے یہ سکول اور یونیورسٹی میں سُنا اور سیکھا۔ "انہوں نے یہ تمام قوانین تمہاری طرف دھکیل دیئے جب تم جوان ہو۔ تم چرچ جاتے ہو اور سیکھتے ہو فرض کیا تم یہ نہیں کرتے اور تم وہ نہیں کرتے۔" کسی نہ کسی صورت میں ہم نے اپنی تمام ناکامیوں کا ذمہ دار خُدا کی شریعت کو ٹھہرا دیا۔ اگر شریعت وہ چیز ہے جس نے ہمارے لیے بُرائی کو جنم دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ خُدا کی شریعت صرف بُرائی کو اُجاگر کرتی ہے جو ہمیشہ ہمارے اندر ہے۔ مسئلہ انسان کے ساتھ ہے۔ یہ غلط چیز ہے، یہ ذمہ داری کا ایک حیلہ بہانہ ہے۔ اور شریعت کو الزام دینا بے ایمانی ہے—دس احکام، خُدا کی شریعت—ہماری کوتاہی کے لیے ہے۔

شریعت انسانی کردار کے برعکس ہے

ہم جانتے ہیں کہ شریعت تو روحانی ہے

ہر کوئی، یہاں تک کہ ماہرِ عمرانیات جو یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ خُدا کی شریعت اور دس احکام بھی مشکلات و مسائل کے اُتنے ہی ذمہ دار ہیں، ہم بہتر طور پر جانتے ہیں۔ وہ جانتا ہے یہ سچ نہیں ہے۔ شریعت روحانی ہے۔ مسئلہ میرے ساتھ ہے۔ میں جسمانی ہوں۔ میں روحانی نہیں ہوں۔ میں فطری طور پر راستباز نہیں ہیں۔ میں قدرتی طور پر خُدا کے برعکس ہوں۔ میں جھوٹا، فریبی، چور اور گھٹیا خیالات کا مالک ہوں۔ اور خود غرضی پر مبنی کام کرتا ہوں۔ صرف واحد خُدا ہی ہے جو یہ کام نہیں کرتا۔ میں یہ کرتا

ہوں۔ میں گناہ میں بکا ہوا ہوں۔ محاورہ ''گناہ کے تحت بکا ہوا''اِس کا مطلب ہے ایک غلام کے طور غلامی کے بھاری پتھر میں جکڑا اور بکا ہوا۔ میں گناہ کا غلام ہوں۔ میں اُس کے ہاتھوں بکا ہوا ہوں۔ میں اُس کا ملکیتی ہوں۔ بُرائی میری پرانی فطرت پر حکمرانی کرتی ہے۔ تم مجھے کہہ سکتے ہو،'' کیا تم جانتے ہو؟ میرا خیال ہے میں اِس دور سے نکلنے جارہاہوں میں اندر ہوں اور میں کچھ مختلف کرنے جارہاہوں۔'' نہیں تم نہیں ہو۔ تم غلام ہو۔ تم وہ کرنے جارہے ہو جو تم نے کہا۔ میں ہر وقت اُن لوگوں سے بات کررہاہوں جو مجھے بتارہے ہیں،'' میں پینا چھوڑنے جارہاہوں اور ادھر اُدھر دوڑرہاہوں۔ میں اِسے ترک کرنے جارہا ہوں،اور میں اُسے ترک کرنے جارہاہوں۔'' لیکن یہ بذاتِ خود بڑے وثوق کے کہا گیا بیان ہے۔ یہ سب انا کی بات ہے۔ بے شک، لوگوں کے ساتھ تمہارا رویہ سنگدلی پر مبنی ہے۔ اور اُن کی دل شکنی ہوتی ہے ۔اور موقع پر ہی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ لیکن تم اپنے آپ سے کہہ سکتے ہو، نہیں، تم کچھ بھی کرنے نہیں جارہے۔ تم کوشش کرنے جارہے ہو۔ لیکن تم تھپڑ کھانے اور پیچھے دھکیلے جانے والے ہو۔''

اور یہ اُن تمام کے ساتھ جاتی ہے جو اپنے کردار کی قوت کے ساتھ اوپر اُٹھتے ہیں۔ وہ گناہ کے غلام ہوتے ہیں۔ یہ اُس غلام کی طرح ہے جو بھاگنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ اُس کے مالک اپنے بھاڑے کے ٹٹوؤں اور شکاری کتوں کو بھیجتے ہیں۔ وہ اسے حاصل کرنا اور واپس بھیجنے والے ہیں۔ وہ دور نہیں ہوگا۔ اِس طرح کے چال چلن والا انسان گناہ کا غلام ہے۔ وہ گناہ کے ہاتھوں پرانے کردار پر بھروسے کے ذریعے بکا ہوا ہے، وہ اِس بندھن سے نکل نہیں سکتا۔

شریعت مایوسی کے طور پر

اب سُنیں پولوس رسول کیسے زندگی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے کہ اُس نے اپنے آپ کو پایا ہے جب اُس نے شریعت کے عہد کے ذریعے سے خُدا کے مطالبے کو تسلیم کرنے کی کوشش کی:'' جو میں کرتا ہوں اُس کی اجازت نہیں ہے۔'' وہ واضح کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ کہ یہ وہ ہی ہے جو جسمانی ہے اور خُدا کی شریعت نہیں۔ مسئلہ اُس کے ساتھ ہے۔ وہ، وہ کچھ کرتا ہے جس کو کرنے کا اُس کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ اور کیا یہ تمہارے ساتھ اکثر ہوا؟ مقدس پولوس کہتا ہے۔''کیونکہ جس کا میں ارادہ کرتا ہوں وہ نہیں کرتا۔'' ہم اپنی تشریح بناتے ہیں۔ ہم بہت سے اچھے کام کرنے جارہے ہیں۔ لیکن ہم اُنہیں کر

نہیں پاتے۔" بلکہ جس سے مجھے نفرت ہے وہی کرتا ہوں" ہماری بُرائی سوار فطرت ہے۔ جو محبت کرنے والے لوگ ہیں اُن سے ہم نفرت کرتے ہیں یا ہم کچھ کرتے ہیں اور کہتے ہیں،" میں وہ کیوں کرتا ہوں؟ میں یہ کرنے کی وجہ سے اپنے آپ سے نفرت کرتا ہوں۔ میں اِس کو دوبارہ نہیں کرنے والا۔ میں دوبارہ بے صبرا نہیں ہونے والا اور دوبارہ کینہ پرور اور نفرت انگیز کام نہیں کرنے والا۔" لیکن ہم کرتے ہیں۔ وہ تمام کام جن سے ہمیں نفرت ہے وہ ہم کرتے ہیں۔ فطری طور پر انسان ایسا ہی ہے، اور وہ اِس کی مدد نہیں کر سکتا۔ ہم گناہ اور ذمہ داری کو نمایاں کرنے کی کوشش نہیں کرتے کیونکہ یہ وہاں ہے۔ انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے، لیکن وہ فطری حالت میں اِس میں گھرا ہوا ہے۔" بلکہ جس سے مجھے نفرت ہے وہی کرتا ہوں"

شریعت بطور ایک مقصد

اور اگر میں اُس پر عمل کرتا ہوں جس کا ارادہ نہیں کرتا۔ تو میں مانتا ہوں کہ شریعت خوب ہے

یہ ایک بہت سادہ دلیل ہے اگر میں کہتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ مجھے نہیں کرنا چاہیے۔ اور میں ہر صورت میں اُسے کرتا ہوں۔ میں یہ مانتا ہوں کہ میں نے غلط کیا ہے۔ کہ شریعت خوب ہے۔ اور میں اُسے توڑ رہا ہوں۔ قانون یا شریعت جو بھی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ زناکاری کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے۔ میں جانتا ہوں کہ شراب نہیں پینی چاہیے۔ میں جانتا ہوں کہ جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ میں جانتا ہوں کہ مشکلات کا شور شرابہ نہیں ہونا چاہیے۔ میں شریعت کو جانتا ہوں جس نے کہا ہے،" کہ یہ نہ کرو" خوب ہے اور میں یہ مانتا ہوں کہ یہ خوب ہے۔ جب میں یہ کہتا ہوں۔" میں نہیں جانتا کہ یہ نہیں کرنا چاہیے" اور میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ مسئلہ انسان کے اندر ہے جب میں یہ کہتا ہوں،" میں نے یہ کیا جس کے بارے میں شریعت نے کہا تھا کہ یہ نہیں کرنا، اور میں جانتا ہوں کہ مجھے یہ نہیں کرنا چاہیے۔"

گناہ جو مجھ میں بسا ہوا ہے

اور اگر میں اُس پر عمل کرتا ہوں جس کا ارادہ نہیں کرتا تو میں جانتا ہوں کہ شریعت خوب ہے۔ اب اِس صورت میں اِس کا ذکر کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہوا ہے۔

یہاں پر کچھ ہے۔ جو بہت ہی اہم ہے۔ میں اِس قوت کو آسانی سے فرو گزاشت کر سکتا ہوں اگر ہم نے وہ کیا تو ہم اِس بحث کے معنی خیز حصّہ کو نظر انداز کرتے ہیں۔ مسیحیوں میں کچھ ہے۔ جو کہتا ہے، ''مجھے یہ نہیں کرنا چاہیے'' یہاں تک کہ کچھ حد تک غیر مسیحیوں میں بھی کچھ ہے۔ جو یہ کہتا ہے۔ لیکن یقینی طور پر خُدا کا فرزند، جو وہ راستبازی کی زندگی گزارنے کی طرف آتا ہے۔ تو اُس کے اندر سے ایک آواز آتی ہے '' نہیں نہیں نہیں تمہیں یہ نہیں کرنا چاہیے'' لیکن ہمارے اندر کچھ ایسا بھی ہے جو کہتا ہے، '' لیکن میں یہ کرنا چاہتا ہوں'' اور ہم وہ کرتے ہیں۔ یہاں پر ایک دلیل پیش کی جارہی ہے ہو سکتا ہے۔ کہ تم اِسکے بارے میں اِس طرح نہ سوچتے ہو۔ لیکن ایک لمحہ کے لیے ٹھہریں اور اِس پر غور کریں ہمارے اندر ایک جدوجہد اور کشمکش ہے۔ ہمارے اندر سے ایک آواز آتی ہے۔ جو کہتی ہے نہیں۔ ہمارے اندر کچھ ہے جو نہیں چاہتا کہ یہ کیا جائے۔ اور وہ جانتا ہے کہ یہ غلط ہے لیکن پھر بھی ہمارے اندر کچھ اور بھی ہے۔ جو کہتا ہے '' لیکن تم ایسا کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن تم اُسے کرنے جارہے ہو، تم جو کام کرنا چاہتے ہو اُنہیں ہر صورت میں مخصوص کر سکتے ہو۔ لیکن زیرِ بحث مسئلہ یہ ہے کہ خُدا کا فرزند جانتا ہے۔ کہ اُسے غلط کام نہیں کرنا چاہیے۔ اور وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا۔ پھر بھی وہ کرتا ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہوا ہے؟ میری زندگی میں کوئی سکونت کر رہا ہے۔ جس نے میری مرضی کو مجھ سے دور کر دیا۔ اور مجھے غلط کام کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اور اسے اندر بسا ہوا گناہ کہتے ہیں یا گناہ جو میری زندگی میں بسا ہوا ہے۔ میری زندگی میں ایک قوت ہے۔ جس نے میری پسند، چناؤ، نیکی اور بھلائی کو میری سوچ سے نکال دیا ہے۔ جو مجھ پر حکمرانی کرتا ہے اور مجھے اِدھر اُدھر دھکیل دیا ہے۔ یہ ایک موروثی گناہ ہے یہ وہ گناہ کی فطرت ہے جو مجھے میں فطری گناہ کی وجہ سے ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ دو قوتیں ہمارے اندر کام کر رہی ہیں۔ ورنہ ہم یہ کبھی بھی نہ کہہ پاتے، '' میں جانتا ہوں کہ مجھے یہ نہیں کرنا چاہیے'' اور اِس کا مطلب ہے کہ ہم اِن چیزوں کا حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، اور ہم اپنی خطاؤں کی معافی کے لیے دعا بھی نہیں کریں گے۔ جو ہم نے کیں۔ اور ہمارے اندر دوسری قوت نہیں ہے۔ جو کہتی ہے کہ ہمیں یہ نہیں کرنا چاہتے، یہ ہماری عقل، سوچ اور ایمانداری کی شریعت ہے؛ لیکن اندر بسا ہوا گناہ بھی ہے۔

کوئی نہیں جو اچھا عمل کرے

کیُونکہ میں جانتا ہُوں کہ مُجھ میں یعنی میرے جِسم میں کوئی نیکی بسی ہُوئی نہیں۔

کوئی بھی شخص جو کبھی بھی خُدا کے پاس اور یسوع مسیح کے پاس ایمان اور توبہ جو اُس نے اقرار کر کے کی ہو کے بعد آیا ہو۔ اور اُس کے پاس نیکی کرنے کی قابلیت اور صلاحیت نہ ہو۔ خُدا میں آنے کے مقاصد میں سے ایک وہ مدد ہے۔ جب پولوس رسول اِن کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ تو ہمارے اندر کوئی بھی نیکی نہیں ہو رہی، تو وہ روح القدس کا انکار نہیں کر رہا۔ جو ہر انسان کی زندگی کے اندر بسنے کے لیے آتا ہے۔ وہ ہماری قدرتی صلاحیتوں کی بھی بات کرتا ہے۔ **"البتّہ اِرادہ تو مُجھ میں موجود ہے"** اوہ! میں چناؤ کر سکتا ہوں۔ میں کہہ سکتا ہوں۔" میں یہ نہیں کروں گا۔ یا میں وہ نہیں کروں گا۔" ارادہ کے ساتھ مسئلہ نہیں ہے۔ ارادہ تو مجھ میں ہے۔ انسان ارادہ کی تخلیق ہے۔ وہ چناؤ کر سکتا ہے۔ لیکن سوال اور مسئلہ یہ ہے، نیکی کیسے کی جاتی ہے۔ **"مگر نیک کام مُجھ سے بن نہیں پڑتے۔"** میں نے چناؤ کا راستہ ڈھونڈا ہے۔ ٹھیک ہے: لیکن اُن کے چناؤ کی پیروی کرنے کا طریقہ مجھے ملا۔ میں اپنی تشریح قائم کر سکتا ہوں۔ بالکل ٹھیک ہے! لیکن میں اُن کو جاری نہیں رکھ سکتا۔

پرانا انسان نا قابل اصلاح

چُنانچہ جِس نیکی کا اِرادہ کرتا ہُوں وہ تو نہیں کرتا مگر جِس بدی کا اِرادہ نہیں کرتا اُسے کر لیتا ہُوں۔ پَس اگر میں وہ کرتا ہُوں جِس کا اِرادہ نہیں کرتا تو اُس کا کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مُجھ میں بسا ہُؤا ہے۔

مرضی کے لحاظ سے، میں درست کام کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن مجھ میں کچھ ایسا بسا ہوا ہے جو ہمیشہ غلط کام کرنا پسند کرتا ہے۔

دو غیر روحانی شریعتیں

پھر میں ایک اور شریعت پاتا ہوں

اب یہ اُس طرح کی شریعت نہیں ہے۔ جس طرح خُدا شریعت ہوتی ہے۔ یہ نیوٹن کے قانون کی طرح کا ایک اصول ہے۔ جیسے ہر عمل کا ایک ردِ عمل ہوتا ہے۔ مقدس پولوس رسول نے فرمایا اُس کو ایک اصول ملا ہے۔ جو ہر مسیحی کی زندگی میں عمل کرتا ہے۔

غرض میں اَیسی شَرِیعَت پاتا ہُوں کہ جب نیکی کا اِرادہ کرتا ہُوں تو بدی میرے پاس آموجُود ہوتی ہے۔

جب بھی میں نیکی کرنے لگتا ہوں تو برائی میرے خیالات اور جذبات کی بولی لگاتی ہے۔ یہ ایسے ہی کرتی رہے گی جب تک میں اِس دُنیا میں زندہ ہوں۔ یہ شریعت ہے—— یہ ہمیشہ اِس طرح ہی ہوتی ہے: ہر دفعہ میں نیکی کرنے لگتا ہوں اور بدی ہو جاتی ہے۔ اور یہ سب کچھ بالکل میرے سامنے ہوتا ہے۔

کیُونکہ باطنی اِنسانیّت کی رُو سے تو میں خُدا کی شَرِیعَت کو بہت پسند کرتا ہُوں۔

میں وہ کرنا چاہتا ہوں جو درست ہے۔ خُدا کا بیٹا ہونے کے ناطے سے میں اُسے خوش کرنا چاہتا ہوں۔

مگر مجھے اپنے اعضا میں ایک اَور طرح کی شَرِیعَت نظر آتی ہے جو میری عقل کی شَرِیعَت سے لڑ کر مجھے اُس گناہ کی شَرِیعَت کی قَید میں لے آتی ہے جو میرے اعضا میں موجُود ہے۔

ایک اور بات ہے جو اکثر ہوتی ہے جب جدوجہد جگہ لے لیتی ہے، تو بسا ہوا گناہ ہمیشہ جنگ جیت لیتا ہے—— وہ ہمیشہ عقل کی شریعت پر فتح حاصل کر لیتا ہے۔

مثبت سوچ کا جھوٹ

یہ مثبت سوچ کی غلطی ہے عقل کی نسبت اندر بسا ہوا گناہ زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ جنگ جیت جائے گا۔ ہر وقت ایک جدوجہد ہے اور میں قوتِ ارادی سے، ذہنی قوت سے اور مثبت سوچ سے وہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں جو درست ہے میں کھو دوں گا۔ یہ اِس وجہ سے ہے کیونکہ میری زندگی میں کام اور ایک بہت بڑی قوت کام کرتی ہے—— گناہ اور موت کی شریعت، اور یہ مجھے نیچے موت کی طرف کھینچ لے گی۔ یہ ہمیشہ ہوتا ہے۔ ہر وقت عقل اور موروثی گناہگار فطرت کے درمیان جدوجہد جاری رہتی ہے۔ بُری فطرت جیت جاتی ہے۔ یہ شریعت ہے۔

پرانی فطرت کا استحکام

ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہُوں! اِس موت کے بدَن سے مجھے کَون چھڑائے گا؟۔

یہ کہا گیا ہے کہ مقدس پولوس رسول نے رومی حکمران کا تصور کیا ہے۔ جس کے دور میں قاتلوں کو مقتول کا ساتھ منہ سے منہ اور ہاتھ سے ہاتھ جوڑ کر زنجیروں کے ساتھ باندھ دیا جاتا تھا۔ اور

اُنہیں دھوپ میں نمائش کے طور پر مرنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ وہ (پولوس) اپنے آپ کو اُس مرے ہوئے شخص کے ساتھ بندھا ہوا دیکھتا ہے۔ اور وہ اُس سے اپنے آپ کو الگ نہیں کر سکتا۔ میں اِس پرانی فطرت سے اپنے آپ کو کیسے آزاد کر سکتا ہوں؟ میں چاہتا ہوں لیکن میں یہ کر نہیں سکتا۔ میں کوشش کرتا ہوں لیکن ناکام ہو جاتا ہوں میں کامیاب ہونے کے قابل نہیں ہوں۔ میں کمبخت آدمی ہوں: میں اِس سے کیسے باہر نکلوں؟ کیا میرے لیے کوئی مدد ہے؟ میں اِس بات سے کیسے چھٹکارہ پاؤں؟

ایک اصول کے تحت رہنے کے لیے شریعت کے عہد کی ناکامی

یہ فانی انسان کی حالت ہے یہ وہ ہے۔ جہاں وہ اپنی ہی قابلیت کے ساتھ ہے۔ اور یہ گناہ ہے۔ اِس کا صرف ایک ہی جواب ہے اور وہ ہے یسوع مسیح کی صلیب۔ اِس بندھن سے آزاد ہونے اور نئی فطرت میں زندگی گزارنے کے لیے مرنا ضروری ہے۔ پرانی فطرت میں اُمید اور اعتماد کو ختم کر دیا گیا۔ تم کہتے ہو، "اچھا، اب میں مسیحی ہوں" یہ ایک عمدہ بات ہے۔ لیکن اپنے کردار کی طرف بھروسہ کرنے کے لیے نہ جائیں۔ صرف تمہارے مسیحی ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پرانی فطرت ادھر اُدھر لٹکی رہے۔ تم اِس پر بھروسہ کرنا شروع کر سکتے ہو، تم اُسی گڑھے میں گر سکتے ہو۔ میں یقین کرتا ہوں کہ آج کل کی مسیحیت میں یہ ایک متعدی چیز ہے۔ پس کہا جا رہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ مسیحیت پرانی فطرت کے مذہب سے زیادہ کچھ نہیں ہے— بالکل اسی طرح پرانی چیزیں جو کہ اگلے زمانے سے ہم نے کیں ہیں۔ اپنی تمام تر خوبصورتیوں، بے اصل بات اور التجا کے ساتھ مذہب صلیب، نئی عقل اور یسوع مسیح میں نئے انسان اور خُدا کی کلام کے لیے ضروری نہیں ہے۔ یہ کچھ ہو سکتا ہے کہ پرانی فطرت سے اخراج اور، اگر ایسا ہے، یہ موت اور شکست لاتا ہے۔ اُس میں کوئی چھٹکارہ نہیں ہے۔

صلیب کا راستہ

پس حل کیا ہے، یا کیا کوئی ایک ہے؟ ہم پرانے انسان، گناہ اور موت سے کیسے آزاد ہونے جا رہے ہیں۔ کہ اُسے یہ ایک مرضِ مخصوص ہے؟ مقدس پولوس رسول کہتے ہیں۔ کہ ایک حل ہے۔ **اپنے خُداوند یسُوع مسیح کے وسِیلہ سے** [میں چھٹکارہ پا سکتا ہوں] **خُدا کا شُکر کرتا ہُوں۔ غرض میں خُود اپنی عقل سے تو خُدا کی شَرِیعَت کا مگر جسم سے گناہ کی شَرِیعَت کا محکُوم ہُوں۔**

اب سوال آتا ہے: کیا ہر جگہ پر قوت ہے جو عقل کو قابو میں کر سکتی ہے؟ کیا کوئی چیز ہے؟ جو گناہ کے اِس بندھن کو توڑ سکتی ہے اور خُدا کے فرزند کے لیے یہ ممکن بنا سکتی ہے کہ وہ وہ کچھ کرے جو وہ چاہتا ہے۔ اُسے وہ کرنا چاہیے۔ اور وہ کیا کرنا چاہتا ہے؟ رسول کہتا ہے کہ کچھ ہے جو وہ کر سکتا ہے۔ اور وہ یسوع مسیح کے صلیب کے ذریعے سے ایک راستہ ہے۔

باب نمبر24

رومیوں 1:8   پَس اَب جو مسیح یِسُوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں۔ جو جسم کے مطابق نہیں چلتے بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں۔

رومیوں 2:8   کیُونکہ زِندگی کے رُوح کی شَرِیعَت نے مسیح یِسُوع میں مجھے گناہ اور موت کی شَرِیعَت سے آزاد کر دِیا۔

رومیوں 3:8   اِس لئِے کہ جو کام شَرِیعَت جِسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خُدا نے کیا یعنی اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جِسم کی صُورت میں اور گناہ کی قُربانی کے لئِے بھیج کر جِسم کی میں گناہ کی سزا کا حکم دِیا۔

رومیوں 4:8   تاکہ شَرِیعَت کا تقاضا ہم میں پُورا ہو جو جِسم کے مطابِق نہیں بلکہ رُوح کے مطابِق چلتے ہیں۔

رومیوں 5:8   کیونکہ جو جِسمانی ہیں وہ جِسمانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں لیکن جو رُوحانی ہیں وہ رُوحانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں۔

رومیوں 6:8   اور جِسمانی نِیّت موت ہے مگر رُوحانی نِیّت زِندگی اور اِطمینان ہے۔

پَس اَب جو مسیح یِسُوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں۔ جو جسم کے مطابق نہیں چلتے بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں۔

جسم سے میں میں گناہ کی شریعت کی خدمت کرتا ہوں، لیکن اب، یسوع مسیح کی صلیب کے وسیلہ سے، ہم جسم کی پیروی نہیں کرتے۔ اگر تم مسلسل جسم کی پیروی کرتے ہو۔ تو تم گناہ کی شریعت کی خدمت کرتے ہو۔ لیکن جانے کے لیے ایک اور راستہ بھی ہے۔ آگے بڑھنے کے لیے ایک دوسرا راستہ کیوں ہے؟ کیونکہ خُدا، یسوع مسیح کے وسیلے——انسانی معاملات میں خُدا کی مداخلت، اُس کی صلیب اور اُس کی کامیابیاں اور اُس کا دوبارہ زندہ ہونا——نے مخلصی اور چھٹکارے کو ممکن بنایا۔ یہ عظیم نجات کا حصّہ ہے——ہماری زندگیوں میں گناہ کی قوت سے چھٹکارہ۔ آگے بڑھنے سے پہلے میں اِس پہلی آیت کی تشریح

کرتاہوں تاکہ تم سمجھ سکو اور جان سکو کہ پولوس رسول یہاں پر کیا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ''مسیح میں ایک ایماندار کے لیے کوئی ناکامی نہیں ہے اگر وہ جسم میں چلنے کی بجائے روح میں چلتا ہے۔''

پاکیزگی کا مسئلہ نہ کہ نجات کا

میں جانتا ہوں کہ یہ آیت نجات سے متعلق تعلیم دینے کے لیے استعمال کی گئی ہے — اگر تم یسوع مسیح کے پاس آتے ہو اور اُسے قبول کرتے ہو۔ تو تم عدالت سے آزاد ہو جاؤ گے، اور تمہارے پاس ہمیشہ کی زندگی ہو گی۔ یہ ایک عظیم سچائی ہے میں اِس سے الگ ہونا نہیں چاہتا۔ لیکن ہمیں اِس موضوع کو بھلا نگنا نہیں چاہیے کیونکہ اگر ہم اِس نقطہ کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ تو ایک بہت اہم نقطہ نظرانداز ہو رہا ہو گا۔ یہاں پر سزا کا ذکر اِس حوالہ سے ہوا ہے کہ یسوع کی زندگی کی سزا۔ کیونکہ اِس عمل میں گناہ کی تاثیر، اثر اور نتائج ہیں۔ یہاں پر اُن مسیحیوں کے لیے کوئی شکست، عدالت اور ناکامی نہیں ہے جو روح میں چلتے ہیں۔

چناؤ تمہارا ہے

باب نمبر 7 کی اٹھارویں آیت میں پولوس رسول نے فرمایا: ''**البتہ اِرادہ تو مُجھ میں موجود ہے**''

مسئلہ یہ ہے سوال میں چیزیں کیسے کرتے ہیں۔ ایک چیز جو تمام آدم کی اولاد میں مشترک ہے، اور تمام مسیحیوں میں یقینی طور پر مشترک ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے پاس چناؤ ہے۔ کہ ہمارے پاس وہ وقت کبھی نہیں آتا کہ ہم چناؤ نہ کر سکیں۔ تم چناؤ کرو یا نہ کرو یہ ایک دوسرا مسئلہ ہے۔ کوئی بھی ہم سے چناؤ کی قابلیت نہ چھینتا ہے نہ چھینے گا اور نہ چھین سکتا ہے۔ جب تک ہم درست دماغ میں اور فانی طور پر زندہ ہیں۔ خُدا کی مشابہت کے بطور انسان حصّہ ہوتے ہوئے، یہاں تک کہ گری ہوئی حالت میں، اور یقینی طور پر نجات یافتہ حالت میں بھی ہوں تو خُدا کے بچوں کے پاس چناؤ کی صلاحیت ہے۔ تم انسان کو لے کر جیل میں بند کر سکتے ہو۔ تم اُس کے منہ میں گودڑ ٹھونس سکتے ہو۔ اور اُس کے کانوں کو بند کر سکتے ہو۔ تاکہ وہ سُن نہ سکے تم اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھ سکتے ہو۔ اور اُس کے ہاتھ پاؤں باندھ سکتے ہو۔ تاکہ وہ حرکت نہ کر سکے۔ تم اُسے گوشہ نشینی میں ڈال سکتے ہو۔ لیکن تم اُس کے ذہن کو بند نہیں کر سکتے۔ جب تک وہ زندہ ہے۔ وہ چناؤ کر سکتا ہے۔ وہ وہاں بیٹھ سکتا ہے اور سوچ سکتا ہے۔ '' لڑکے جب میں یہاں سے نکلوں گا۔ تو میں اُس لڑکے

کو دیکھ لوں گا جس نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے۔" اور وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے۔"اگر میں یہاں سے نکلا تو میں اِس طرح کی حرکت دوبارہ نہیں کروں گا۔"،" مجھے افسوس ہے کہ میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا گیا اور مجھے یہ بات پسند نہیں آئی۔" یا "مجھے میرے کیے کی سزا ملی ہے"کچھ بھی ہو، یہ سب کچھ اُس کے ذہن میں ہے وہ کچھ بھی چناؤ کر سکتا ہے۔ ہم چناؤ کر سکتے ہیں۔

جب بھی خُدا کا فرزند جسم کی پیروی کرتا ہے۔ وہ ایسا اِس لیے کرتا ہے کیونکہ اُس نے ایسا کرنا پسند کیا۔ کیونکہ وہ اندر بسے ہوئے گناہ کے ہاتھوں قائل اور خوفزدہ ہوا۔ کیونکہ وہ جسم کی خواہش کے ہاتھوں تیار کیا گیا۔ اُسے اشتعال دے کر غصّہ دلایا گیا۔ بے ایمانی اور پیوندکاری کے ذریعے سے وہ ضرورت کے ایک چھوٹے سے احساس کی طرف سے مجبور کیا گیا۔ کچھ بھی ہو۔ اُس نے ایسا کرنا پسند کیا۔

شعور کی طاقت

خُدا کے لوگوں کی زندگیوں میں شیطان کی مشترک چالاکیوں میں سے اِس عام سی چالاکی کے بارے میں کہا جاتا ہے۔" کہ تمہارے پاس کوئی چناؤ نہیں ہے تم اپنے ذہن میں ایک غلام ہو یہ خُدا کی پیروی کا چناؤ نہیں کر سکتے۔" لیکن یہ سچ نہیں ہے۔ روح میں چلنے کے تعلق سے جو ضروری ہے وہ چناؤ ہے۔" تم کہتے ہو،" اِس کی پیروی کی قوت کے بارے میں کیا ہے۔" اچھا یہی وہ نقطہ ہے جس کو پولوس بتا رہے ہیں۔ خُدا کے فرزند اور اُس کی مسیحی زندگی کے لیے صلیب کا مطلب کیا ہے روح میں چلنے کی صلاحیت خُدا کی طرف سے ملتی ہے۔ یہ نئی فطرت میں وراثتی ہے۔ ہم نے نئی پیدائش کے سلسلے میں کیا وصول کیا ہے۔ یہ اُس کا حصّہ ہے یہ ایسا نہیں ہے کہ "اسے خُود کرو" یا،" اپنا سامان تم اکٹھے مل کر اِسے اٹھاؤ" یہ خداوند یسوع مسیح کی صلیب پر کامیابی کا حصّہ ہے۔

سب سے عظیم طاقت

ہم دو طرح کی شریعت دیکھتے ہیں، لیکن یہاں ہم ایک اور طرح کی شریعت دیکھتے ہیں۔

کیُونکہ زِندگی کے رُوح کی شَرِیعَت نے مسیح یِسُوع میں مجھے گناہ اور موت کی شَرِیعَت سے آزاد کر دِیا۔

اور اِس طرح، یہاں پر شریعت کہتی ہے۔ کہ تم ہر وقت بھلائی کر سکتے ہو، کرنے کے لیے بُرائی موجود ہے۔ اور پھر، یہاں پر ایک شریعت ہے جو کہتی ہے کہ عقل کی شریعت سے گناہ کی شریعت زیادہ

بڑی ہے۔اور ہمیشہ تمہیں بندھن میں لے آتا ہے۔ لیکن یہاں تیسری اور حتمی شریعت ہے——یسوع مسیح میں روح کی زندگی کی شریعت جو اندر بسے ہوئے گناہ کی شریعت سے بڑی ہے اور ہمیشہ اُن رجحان پر غالب آ سکتی ہے جو ناکام ہوتی ہے۔اِس کے برعکس، یہ اصول ہے کہ ہمیشہ ہم کو فتحیاب کرواتی ہے۔

یسوع مسیح کا دوبارہ جی اُٹھنے کا ثبوت

یہ ہمیشہ کام کرتا ہے۔ ہم یہ کیسے جان سکتے ہیں؟ ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ سچ ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح اسی طرح اور اِسی قوت کے ساتھ مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ یہ سچ ہے کیونکہ موت کا اور گناہ کا اُس پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ گناہ اُس کی موت کا سبب بنا۔ کیونکہ اُس نے بنی نوع انسان کے گناہ خود اُٹھا لیے لیکن یہ اُس کو فتح نہ کر سکے۔ زندگی کی روح جو یسوع مسیح میں ہے وہ گناہ اور موت کی قوت سے زیادہ عظیم تر ہے۔ یسوع مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے نے یہ ثابت کر دیا ہے اور اندر بسے ہوئے گناہ کی قوت اور یسوع کے درمیان چپقلش یسوع یسوع مسیح فاتح ہوا ہے۔ " اب خُدا کا شکر ہے جو ہمیشہ یسوع مسیح میں ہمارے لیے فتح کا سبب ہے۔" پولوس رسول نے کہا فتح ہماری ہے جو دُنیا میں ہے اُس سے بہت عظیم ہم میں ہے۔ بائبل ہمیں سکھاتی ہے۔ کہ یسوع مسیح میں زندگی کا اصول ہے۔ جو سب سے زیادہ عظیم ہے۔ نہیں، گناہ کا تم پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ اور وہ تم پر حکمرانی نہیں کر سکتا۔ جب تک تم جسم کی بجائے روح میں چلتے رہتے ہو۔

ایک مضبوط تعلیم کی اہمیت

اِس مسئلے کا حصّہ یہاں سمجھ میں سے ایک ہے۔ بدقسمتی سے جدید مسیحیت کی مکمل اور مضبوط تعلیم میں کچھ خامیاں ہیں۔ بہت سے مسیحیوں کو صلیب کی حقیقی سمجھ نہیں ہے۔ جیسا کہ یہ پاکیزگی اور مسیحی زندگی رکھتی ہے۔ اور کچھ مسائل جہالت اور انتظام کی آگاہی کی کمی بھی ہو سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے بائبل ہمارے پاس ایک لکھی ہوئی شکل میں ہے۔ کہ کیوں انسان نے خُدا کی طرف سے روح القدس کے ذریعے سے انعامات حاصل کیے ہیں۔ یہ اِس لیے ہے کہ بہت سے اساتذہ اور مبلغ ہیں۔ اور یہ اِس لیے ہے تاکہ اِن تمام چیزوں کے متعلق آگاہ رہیں۔

انفرادی ذمہ داری

بے شک یہاں پر ایک اور بات ہے۔ جو ہمیں روح میں چلنے میں قائم رکھ سکتی ہے یہاں پر غیر دلچسپی ہے یہاں پر شخصی طور پر فیصلہ بھی ہے۔ کہ وہ دنیاوی چیزوں کو پسند کرتا ہے۔ بجائے اِس کے کہ وہ خُدا کی بادشاہی کی چیزوں کو پسند کرے۔ ہم اِس میں کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ ایک مسئلہ ہے جو کہ ایک انسان کا اپنے آپ سے نمٹنا ہے۔ لیکن نظرانداز کرنے کا مسئلہ ہم میں سے نکالا جا سکتا ہے۔ ہم تم پر خُدا کے کلام کے ذریعے سے واضح کرتے ہیں۔ کہ خُداوند یسوع مسیح کی زندگی میں کام کرنے والی روح کی طاقت ہم میں کام کرتی ہے۔ یا کم از کم تمہارے لیے دستیاب تو ہے۔ تم نے اِسے نئی پیدائش کے ذریعے سے ورثہ میں پایا ہے۔ یہ خُدا کی طرف سے تمہیں تحفہ کے طور پر دی گئی ہے۔ جب تم نے توبہ کی اور خداوند یسوع مسیح کے پاس آئے یہ تمہیں اِس قابل بناتی ہے۔ کہ تم اپنی زندگیوں میں گناہوں پر غلبہ پاؤ اور فتحیاب ہو جاؤ۔ یہ لازمی ہے۔ تاہم تمہیں انسان دوستی پر انحصار نہیں کرتا۔ آج کل مذاہب میں یہ عجیب کشمکش ہے ہم میں نفسیاتی مسیحت اور بشارت ہے۔ ہم نفسیاتی اور بکتی ہوئی دُنیا سے چالیں سیکھ کر اُنہیں استعمال کرتے ہیں۔ اور ہم پیشہ ورانہ دُنیا اور سکولوں میں استعمال ہونے والے نظام کو اُدھار لیتے ہیں۔ ہمارے پاس کلیسیاء کی ترقی اور بشارت کے لیے جو اصول وضوابط ہیں۔ وہ بنیادی طور پر انسانی ہیں وہ بہت بڑا دھبا بنا رہے ہیں۔ لوگوں کو پُرجوش بناتے ہوئے اور بہت سے کام کرتے ہو۔ لیکن تم دیکھتے ہو۔ کہ یہ صلیب سے نہیں ہے۔ یہ خُدا کے مذبح کی آگ کی طرح اُتنا ہی واضح ہے۔ جتنا کہ ہم کسی چیز کے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔ اور جبکہ بڑی اور عظیم تنظیمیں ترقی کر رہی ہیں۔ روشنیاں آسمان پر کھیلتی ہیں۔ اور لوگ اپنے ذہنوں سے باہر بہت پُرجوش ہوتے ہیں۔ اور یہ مسیحیوں کی زندگی میں فتح کے سلسلے میں کوئی مدد نہیں کرتے۔ انہوں نے ان کے لیے مذہبی اثنائے راہ تیار کی ہے۔ وہ پُرجوش گھڑ سواری، پاپ کورن اور کینڈی سیب، ہنسنے والا پُتلا، نیزہ بازی، براواں جانور اور پسپا ہوتی ہوئی ہیجان کی سوچ میں مشغول رہتے ہیں۔ لیکن خُدا کی مرضی جاننے کے لیے انسان کی کوئی مدد نہیں کرتے۔ یہ "بلندی" کی ایک اور قِسم ہے۔ یہ اوپر اُٹھنے کا ایک طریقہ ہے۔ لیکن یہ بنیادی ترقی، استحکام اور فتح نہیں لاتی۔ اور آج کل کے بہت سے عظیم راہنما جو اپنے پیروکاروں کے لیے چھوٹے خُدا ہیں۔ اپنے گھر میں بطور باپ اور خاوند اچھا کردار ادا نہیں کر سکتے۔ وہ خودغرض، انا پرست اور جذباتی طور پر بہت مضبوط، بے چین، چڑچڑے اور جنسیت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

اُن میں کردار کی پاکیزگی کی بجائے بہت سی اخلاقی اور بہت سی دوسری بنیادی بُرائیاں ہیں۔ خُدا بہت بڑی کاروائیوں میں دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔ لیکن یسوع مسیح نے اپنی دُنیاوی زندگی میں یہ ثابت کیا۔ خُدا اپنے بندوں اور فرزندوں کی زندگیوں کے کردار میں دلچسپی رکھتا ہے۔

"فطرت" کلید ہے

ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اِس پرانی فطرت اور پرانے عہد پر انحصار نہیں کر سکتے۔ اگر ہم کرتے ہیں۔ تو ہم گناہ اور موت کے اصولوں سے شکست کھا جائیں گے۔ یہی ہے آج کل جو بہت سے مسیحیوں کی زندگی میں ہو رہا ہے۔ یہ ہمارا فیصلہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنی زندگیاں نئے عہد کی خوشحالی اور روشنی میں گزاریں۔ صلیب، اُس کا دوبارہ جی اُٹھنا اور یسوع مسیح میں نئے انسان ہونا۔

یسوع مسیح منبع ہے

ہم اسے یہ سوالات کر کے مزید بڑھا سکتے ہیں۔ کیا مسیح واقع ہی مردوں میں سے جی اُٹھا تھا؟ کیا گناہ کا اُس پر کوئی اختیار تھا۔ اور کیا وہ اُس پر غالب آیا؟ کیا موت کا اُس پر غلبہ تھا؟ اور کیا وہ اُس پر غالب آیا؟ کیا یسوع مسیح میں کوئی گناہ تھا؟ آپ کیا سوچتے ہیں؟ وہ کیا کر سکتا ہے؟ کیا وہ خُدا کی مرضی کو پورا کر سکتا ہے؟ کیا وہ زندگی کی آزمائشوں سے اُن کے گڑھوں سمیت (جس کا اُس نے روزمرہ کی خدمت میں بائبل کے مطابق اِس کا تجربہ کیا ہو) سے بچاؤ کر سکتا تھا اور کیا اُس نے خُدا کی نظر میں اچھے کام کیے ہیں؟

کام ختم ہو گئے ہیں

یہ بنیادی معاملات ہیں۔ کیونکہ نیا عہد نامہ ہمیں بتاتا ہے۔ یہی ہے جو یسوع مسیح نے ہمیں دیا ہے۔ اور جو اُس نے ہمارے لیے کیا ہے جو اُس نے فرق پیدا کیا ہے۔

کیُونکہ زِندگی کے رُوح کی شَرِیعَت نے مسیح یِسُوع میں مجھے گناہ اور موت کی شَرِیعَت سے آزاد کر دِیا۔

آئیں اب ہم یہاں پر کچھ سمجھتے ہیں۔ اِس یسوع مسیح میں روح کی شریعت نے کیا کیا ہے۔ یہ وہ کچھ نہیں ہے۔ جو کام کرے گا اگر تم سوچتے ہو کہ یہ کام کرے گا۔ یہی ہے وہ جو کام کرتا ہے۔ اور جس نے پہلے کام کیا ہوا ہے۔ یہ سچائی اور کاملیت ہے جس پر تم اپنی زندگی میں انحصار نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ اِس کی حقیقت اور قوت کے بارے میں کچھ نہیں کرتی۔ یہ بہت پہلے سے قائم ہو گئی تھی۔ کہ یسوع مسیح نے

موت اور گناہ پر فتح پالی ہے۔ یہ بہت پہلے قائم ہو چُکی تھی۔ کہ یہ تحفہ ہے۔ایک وراثت اور کلیسیاء کی حقیقت، پینتی کوست کے دِن جب روح کلیسیاء میں، ہم میں بسیرا کرنے پر واپس بھیجا گیا تھا، عظیم اور شاندار وضاحت دی گئی۔ انہوں نے دُنیا پر ثابت کیا اور کلیسیاء اور انفرادی طور پر لوگوں پر خُدا کی حضوری ظاہر ہوئی اِس وجہ سے یہ ظاہر کرنے کے لیے یہ چیزیں وہاں تھیں۔ کہ حقیقیت میں خُدا میں آیا۔ اور اُس نے انسان کے ساتھ رہنا شروع کیا۔

علامتوں کا مقصد

ہو سکتا ہے کہ کوئی نئی جگہ پر مارکیٹ کھولے۔ آسمان پر سیدھی پڑنے والی روشنی کے لیے وہ ایک آرک لائیٹ کرائے پر لے۔ یہ انسان کے کہنے اور حاصل کرنے کے لیے ہے۔" میں حیران ہوں کہ وہاں پر کیا ہونے والا ہے۔" اور وہ اُسے دیکھنے کے لیے جاتے ہیں۔ کہ یہ چیز کیسے توجہ حاصل کرتی ہے ۔یہ علامتیں اور حیران کرنے والی چیزیں، جن کے بارے میں عبرانیوں کے خط میں بتایا گیا ہے۔ کیا اُس نے حقائق کی توجہ حاصل کی تھی۔ کہ یہ ایک نیا انتشار ہے۔اور اِس نئے دور میں، یسوع مسیح، خُدا باپ، اور خُدا روح نیچے آ گئے۔ تا کہ خُدا کے لوگوں کی زندگیوں میں سکونت کرے۔ اور اِس کا وعدہ یسوع مسیح نے یوحنا 14 ویں باب میں کیا۔ یہ مقدسوں کی وراثت کا حصّہ تھا۔اُس کی ابدی حضوری کے علاوہ اُس کا کچھ دوسرا مقصد بھی تھا۔ یہ ہمیں نئی صلاحیت (قوت اور سمجھداری کے لحاظ سے) خُدا کی بادشاہی کے کاموں کے لحاظ سے کام کرنے کے لیے دی گئی۔ یہ وہی ہے جس کے بارے میں یسوع اعمال 1 باب اُن کے آسمان پر اٹھائے جانے سے تھوڑا پہلے بات کر رہے تھے۔" تم قوت حاصل کرو گے، تم میرے گواہ ہو گے۔ تم تمام دنیا میں جاؤ گے اور تم شاگرد بناؤ گے۔ (جو شاگرد بننے کے لیے راضی ہوں گے)" اِس وعدے کی قوت پر، اور اِس پر پورے اعتماد سے، رسول باہر گئے اور انہوں نے وہ کام کیے جو صرف خُدا کر سکتا تھا۔ انہوں نے مردے زندہ کیے اور دوسرے بہت سے شاندار معجزے کیے۔ جو صرف مافوق الفطرت قوت سے ممکن تھے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ خُدا اُن لوگوں میں نہ صرف اقدار کے لحاظ سے تھا۔ بلکہ لوگوں میں قوت کے لحاظ سے بھی تھا۔ اِس واقعہ میں بہت عرصے پہلے یہ ثابت کر دیا گیا تھا۔ کہ **یسوع مسیح میں زندگی**

کی شریعت در حقیقت **گناہ اور موت کی شریعت** سے عظیم تھی۔ اب اِس کا درست طور پر استعمال اور سمجھ میرے اور تمہارے لیے کیا گیا ہے۔

ایمان سے، نہ کہ آنکھوں دیکھے پر

جب ہم اِس کے استعمال کے متعلق بات کرتے ہیں۔ تو ہمیں کچھ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہم اِس کے عقلی اور دماغی تصور کو حاصل کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ تاکہ ہم اُس کو یقینی طور پر محسوس کر سکیں کہ ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم اُس کے ظاہر ہونے پر بات نہیں کر رہے تاکہ ہم دوسروں کے سامنے یہ بات کر سکیں۔ کہ ہمارے پاس یہ ہے۔ خُدا نے پہلے ہی یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ کلیسیاء کے پاس یہ ہے۔ اسے تمہاری اور میری انا میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہم اپنی زندگیوں میں اِس کے اعتماد اور روشنی میں رہنے کے متعلق کیا بات کر رہے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ہماری زندگیوں میں چیزیں بذاتِ خود کیسے ظاہر ہوں گی۔ اور یہ مسئلہ نہیں ہے۔ خُدا کے لیے یہ کنٹرول میں ہیں۔ اور وہ پورا کرنے کے لیے اپنی مرضی لائے گا۔ لیکن یہاں پر کچھ چیزیں ہیں۔ جو ہم کر سکتے ہیں اور جان سکتے ہیں۔ یہ ہمیں گناہ سے آزاد زندگی گزارنے کی قوت دیتے ہیں۔ اور یہ ہر مسیحی کے لیے بہت عملی، قابلِ رسائی اور فوری مسئلہ ہے۔

باب نمبر25

رومیوں 3:8 اِس لئے کہ جو کام شَرِیعَت جِسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خُدا نے کیا یعنی اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جِسم کی صُورت میں اور گناہ کی قُربانی کے لئے بھیج کر جِسم کی صورت میں گناہ کی سزا کا حکم دِیا۔

رومیوں 4:8 تا کہ شَرِیعَت کا تقاضا ہم میں پُورا ہو جو جِسم کے مطابِق نہیں بلکہ رُوح کے مطابِق چلتے ہیں۔

یسوع مسیح میں زندگی کا اصول ایک عظیم عملی قوت ہے جو یہاں پر، مسیحیوں کی زندگی میں نازل ہوئی۔ بُرائی کی قوت نے ایک قدرتی انسان پر قابو پایا، اُس پر حکمرانی کی اور اُس پر سلطنت کی۔ لیکن خُدا، اُس کی راستبازی، اُس کی بھلائی، اُس کی زندگی، اُس کی قوت اور اُس کی طاقت پر قابو نہیں پا سکتی۔ یہی قوت اور سچائی مسیحیوں کو موروثی طور پر دی جاتی ہے۔ یہ ہماری شخصیت کا حصّہ نئی پیدائش کے معیار کے ذریعے سے بنتی ہے۔ یہ **ہماری نئی فطرت ہے اور یہ ہماری ہے۔ جِسے ہم استعمال کرتے ہیں۔** یہ ہمیں بُرائی کے لولے لنگڑے اثرات سے آزاد کرتی ہے۔ یہ آدم کی اولاد ہونے کے سبب سے ہم سب کی زندگیوں پر حکمرانی کرتی ہے۔ یہ اُن مسیحیوں کے لیے خاص طور پر لازمی سوچ بچار ہے جو خُدا کے خاندان میں پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن جو جہالت یا بُری حرکت کی وجہ سے اِس عظیم تحفہ کا جو خُدا کے خاندان کا حصّہ ہونے کے نتیجے میں ہمارے پاس ہے استعمال نہیں کرتے۔۔ یہ نئی پیدائش کی وجہ سے ہماری ہے یہ ہمیں گری ہوئی فطرت کی مخلوق کی تمام کمتر چیزوں سے چھٹکارہ دے سکتی ہے۔ اور نئی تخلیق میں زندگی دیتی ہے۔

ہم نے اسے ساتویں باب میں دیکھا ہے۔ کہ خُدا کی شریعت کے ساتھ تو کچھ بھی غلط نہیں تھا۔ شریعت تو عمدہ مقدس اور بھلی ہے۔ شریعت کے عہد کے ساتھ تو کچھ بھی بُرا نہیں ہے۔ مسئلہ حقیقت میں شریعت کے عہد میں چھپی ہوئی اُس کمزوری سے ہے جس کا تعلق زنجیروں کے ساتھ ہے ۔اِس کا انحصار انسان کی کامیابی کے ساتھ منسلک ہے۔ شریعت کا عہد خُدا کا ایک عمل تھا۔ جس میں وہ

انسان کو ابدی زندگی اور برکت دیتا ہے۔ اگر انسان اپنی اخلاقی قوت اور کردار سے خُدا کی شریعت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور اپنی زندگی اُس کے مطابق گزارتا ہے۔ فرمانبرداری کی وجہ سے وہ ویسا بن جاتا ہے جیسا خُدا چاہتا ہے کہ وہ بنے۔ خُدا کی شریعت کا یہ عہد کامیاب نہ ہو سکا۔ **" اِس لیے کہ جو کام شریعت جسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی۔۔۔"** مزید کوئی بھی راسبتازی بنی نوع انسان کو شریعت کے عہد سے چھٹکارہ نہ دلا سکی۔ انسان جس کو خلق کرنے کے قابل نہ تھا۔ شریعت کے عہد میں خُدا کی طرف سے کوئی بھی تحفہ نہیں تھا۔ یہ صرف ایک معاہدی رشتہ تھا۔ جس میں خُدا انسان کو برکتوں سے نوازتا ہے۔ اگر انسان اُن کو حاصل کرتا ہے۔ اور شریعت انسان کو گناہ کی لعنت سے آزاد نہ کر سکی۔ کیونکہ اِس کے پاس کوئی انعام نہیں تھا۔ کوئی وراثت اور صلیب اور دوبارہ جی اُٹھنے کی قوت نہیں تھی۔ یہ صرف خُدا اور انسان کے درمیان عہد تھا۔ جس کا انحصار انسان کے اخلاقی کردار اور کام پر تھا۔

نیا عہد اُس بات میں کامیاب ہوا جس میں پرانا عہد ناکام ہوا تھا۔ کیونکہ یہ انسان کے اخلاقی کردار یا انسان کی موروثی نیکی پر انحصار نہیں کرتا۔ بلکہ اِس کے برعکس یہ یسوع مسیح، اُس کے کردار، اُس کی کامیابیوں، اُس کی قوت اور اُس کے انسان کے لیے تحفے پر انحصار کرتا ہے:

اِس لئے کہ جو کام شَرِیعَت جِسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خُدا نے کیا یعنی اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جِسم کی صُورت میں اور گناہ کی قُربانی کے لئے بھیج کر جِسم کی صورت میں گناہ کی سزا کا حکم دِیا۔

سادہ کہانیوں کی بہت بڑی تعداد ہے جنہیں ہم ظاہر کرنے کی کوشش کرنے کے لیے یہاں لا سکتے ہیں۔ کیا کہا جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے یہاں پر کوئی یقینی خوف ہو۔ جو معاشرے پر حکمرانی کر رہا ہو۔ اور بادشاہ اُس چیز کو: حیوان، بھوت یا کچھ بھی ختم کرنے اور لوگوں کے چھٹکارے کے لیے اپنے جاسوسوں کو بھیجتا ہے۔ بالکل ایسے ہی، بُرائی نے نسلِ انسانی پر حکمرانی کی ہے۔ انسان ہمیشہ کشمکش میں رہا۔ لیکن اُس نے اپنے آپ کو اِس سے دور رکھا۔ کیونکہ یہی ایک راستہ یا طریقہ تھا جس پر وہ کام کرتا ہے۔ **" جب آدمی کے سبب سے موت آئی "** مقدس پولوس رسول نے 1۔ کرنتھیوں

21:15 میں فرمایا، " **تو آدمی ہی کے سبب سے مُردوں کی قیامت بھی آئی**" اگر خُدا انسان سے الگ، انسان کے ارد گرد اور انسان کے سوا یہ تمام کام کرتا رہا۔ تو پھر انسان زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہتا۔ انسان ایک سایہ ہے۔ یہ ایک فالتو سی مخلوق ہے۔ اِس کی کوئی حصّہ داری اور نمایاں کامیابی نہیں ہے۔ اور وہ صرف کنارے پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور خُدا آسمان پر اپنے تخت سے تمام کام کر رہا ہے۔ یہ خُدا کے لیے اطمینان کی بات نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خُداوند یسوع مسیح نے اپنے آپ کو بنی نوع انسان کے لیے پیش کیا۔ وہ بطور انسان دُنیا میں آیا۔ اور دوسرے بچوں کی طرح پرورش پائی اور سیکھا۔

قسم میں ایک

خُدا جس نے انسان کو اپنی شبیہ پر بنایا۔ انسان کی صورت میں آ سکتا ہے۔ اور انسانی نسل میں شامل ہو گیا۔ اور اپنے اندر سے قوت مہیا کی۔ یسوع مسیح جو انسان تھے (لیکن وہ آدم کی اولاد میں سے نہیں تھے۔ اور نہ اُن میں گرا ہوا موروثی کردار تھا اِس کے باوجود وہ انسان تھے) وہ زمین پر آئے اور نسل انسانی میں شامل ہو گئے۔ وہ نسل کے لیے یہ چیزیں مہیا کر سکا۔ اور نئی نسل کا باپ بنا۔ ہم اُس آدمی سے صلاحیتیں اور راستبازی حاصل کر سکے۔، جیسے کہ ہم نے آدم (آدمی) سے گناہ کی صلاحیت کی وراثت حاصل کر سکے۔

ہم میں سے ایک

پس خُدا نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صُورت میں بھیجا۔ وہ اسی صورت میں آیا۔ جس صورت میں ہم تھے۔ اُس کے ہم وطنوں نے کہا، " **کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟**" اُس نے ناصرت میں پرورش پائی۔ جب یسوع یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پاس گئے۔ اور اُس سے دریائے یردن میں بپتسمہ لیا۔ یوحنا نے کہا، " میں یہ نہیں کر سکتا مجھے خود تم سے بپتسمہ لینے کی ضرورت ہے۔" یسوع مسیح نے کہا، "اب یہ ہونے ہی دے، یوحنا، اسی طرح میں نے اور تم نے تمام راستبازی کو پورا کرنا ہے؟" جبکہ یہاں پر بہت سی چیزیں ہیں۔ جن کے بہت سارے معاملات کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ مرکزی خیالات میں سے ایک —— اور ایک وہ جس کے بارے

میں یہاں گفتگو ہو رہی ہے۔ کیا یسوع مسیح پوری طرح نسلِ انسانی میں شامل تھا۔ در حقیقت وہ خُدا تھا۔ لیکن وہ انسان بھی تھا۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں بھیجا۔ وہ نیچے زمین پر آیا۔ اور ہمارے گناہوں کے بوجھ تلے اپنے آپ کو دے دیا۔ اور پھر وہ ہم میں سے اُٹھالیا گیا۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں بھیجا۔ اُس نے اُسے گناہوں کی خاطر بھیجا۔ خُدا کے بغیر ، بیٹا اور روح القدس زمین پر آئے۔ اور گناہ کے بارے میں کچھ کیا۔ ہم اور ہمارے ساتھ پورا پروگرام بھی ختم ہو سکتا تھا۔ کیونکہ انسان اس سے مناسب طور پر نپٹ نہیں سکا۔ اور ابھی تک بھی اِس سے نپٹ نہیں سکا۔ انسان کے لیے یہ ایک بہت بڑی مشکل ہے۔ یہ ایک ایسی قوت تھی جس کا وہ مقابلہ نہ کر سکا۔ پس خُدا گناہ آلودہ جسم کی صورت میں بھیجا گیا۔ اور نسلِ انسانی میں شامل ہو گیا۔ اور گناہ کی قوت کو ختم کیا۔ یسوع مسیح گناہ آلودہ جسم کی صورت میں بھیجا گیا۔ اور گناہ کے لیے (یا دوسرے لفظوں میں گناہ سے نمٹنے کے لیے) اور اُس نے جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔ اُس نے موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے۔ یسوع مسیح نے اُس کی قوت کو تباہ و برباد کر دیا۔ وہ تمام لوگ جو مسیح یسوع میں ہیں۔ اُن پر حکمرانی کرنے والی بُرائی کی قوت تباہ ہو گئی۔

معلومات، تضادات یا کوئی بھی وجہ ہو کی کمی کے سبب بہت سے لوگ اِس موقع سے فائدہ اُٹھانے میں ناکام رہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ صلیب اور یسوع مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے نے گناہ کی اِس قوت کو ختم کر دیا۔ انہوں نے اُسے تباہ و برباد کر دیا۔ اور اِس معاملے کی سادگی، شفافیت اور کڑوی سچائی یہ ہے۔ کہ گناہ تم پر حکمرانی نہ کر سکا۔ اگر تم مسیحی ہو جب تک تم اُسے چھوڑتے نہیں ہو۔ اِس میں کوئی قوت نہیں ہے۔ اِس کی قوت تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ جسم میں گناہ کو خُدا کے بیٹے کی طرف سے سزا کا حکم ہو چکا ہے۔ جو صلیب کے ذریعے سے، مسئلے کے ساتھ نمٹنا، سزا یافتہ گناہ، اور دوبارہ جی اُٹھنے کے ذریعے سے گناہ آلودہ جسم کی صورت میں آکر اُس نے مخلصی مہیا کی۔

کچھ سے کچھ تک نجات ہے

یہ خُدا کی طرف سے اپنی قوت، اپنا پیار یا دونوں کے اظہار کو کائی سا معاملہ نہیں ہے۔ اُس نے یہ ایک مقصد کے تحت کیا۔

تاکہ شَرِیعَت کا تقاضا ہم میں پُورا ہو جو جِسم کے مطابِق نہیں بلکہ رُوح کے مطابِق چلتے ہیں۔

اِس بات کی اتنی اہمیت نہیں ہے۔ کہ تم کتنے سر گرم ہو، تمہاری توجہ جتنی بھی اچھی ہو۔ اچھی نیت کے ساتھ تم کتنے بھی مذہبی ہو۔ اگر تم جسم میں چلتے ہو اور تم اپنے آپ پر، مذہبی قوت پر، روایات پر یا دوسری کسی بھی بات پر بھروسہ کرتے ہو۔ تو تم خُدا کی راستبازی کو پورا نہیں کر سکتے۔ کلیسیاء عام طور پر یہ کر رہی ہے۔ ہم بڑی تیزی سے چالیں اور چیزیں بنا رہے ہیں۔ ہم خوبصورت اور موہ لینے والی چیزیں حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن بائبل آگاہ کرتی ہے۔ کہ چیزیں جو انسان کی نظر میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ وہ خُدا کی نظر میں کراہیت والی ہے۔ اگر تم اِن باتوں سے باز آکر یسوع کی طرف مڑ جاتے ہو، اُس کی پیروی کرتے ہو۔ تو بائبل کہتی ہے۔ خُدا کی شریعت کی راستبازی تم میں پوری ہو جائے گی۔ کیوں؟ یہ خُداوند یسوع مسیح میں زندگی کے اصول کی وجہ سے، قوت کے دیکھنے، جاننے اور غالب آنے کی وجہ سے ہے: **"تاکہ شَرِیعَت کا تقاضا ہم میں پُورا ہو جو جِسم کے مطابِق نہیں بلکہ رُوح کے مطابِق چلتے ہیں۔"**

وہ لوگ جو جسم میں چلتے ہیں، دو باتیں—بندھن اور بسا ہوا گناہ—اُن کی زندگی کے بارے میں حتمی تشریح لکھے گا۔ لیکن وہ جو جسم میں چلنے سے باہر آگئے۔ اور روح میں چلنا شروع کر دیا، یسوع میں زندگی کی روح کا اصول بامعنی ہے۔ جو کنڑول کرتا ہے۔ گناہ کو تباہ کرنے کی یسوع مسیح کی زندگی کی قوت اور دی گئی راستبازی ہمارے اندر ہے یہ ہے جو خُدا نے یسوع مسیح کے ذریعے سے ہے۔ اسی لیے موت (پرانے راستوں سے) دوبارہ جی اُٹھنا، اور یسوع مسیح میں نئی زندگی بہت ضروری ہیں۔

سنگم پر

ایک مسیحی شخص کے سامنے چلنے کے لیے دو راستے ہیں: ایک جسمانی راستہ اور دوسرا روحانی راستہ۔ بعض اوقات مسیحی لوگ فرض کر لیتے ہیں۔ کہ جب سے وہ مسیحی ہیں اُن کا مقصد اچھا ہے، وہ بہت دُعا کرتے ہیں۔ وہ سختی کے ساتھ چرچ جاتے ہیں۔ اور اسی طرح کی دوسری باتیں کرتے ہیں۔ وہ دو دنیاؤں میں رہ سکتا ہے۔ اُن کا ذہن دُنیا کو پسند کرتا ہے۔ وہ خود پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ وہ

اپنی انا کے سفر پر ہو سکتے ہیں۔ وہ اپنے بگڑے ہوئے اور گرے ہوئے راستوں میں گھٹیا اجر اور جلال کے لیے کام کی تلاش کر سکتے ہیں۔ پھر بھی، کیونکہ وہ مسیحی ہیں۔ وہ سوچتے ہیں۔ کہ وہ خُدا کو خوش کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ بہت سوں کے بارے میں فرض کر لیا جاتا ہے۔ کہ ایسے مسیحی بننے کا مطلب ہے پرانے راستوں سے چھٹکارہ حاصل کرنا۔ تاہم، یہ سچ نہیں ہے۔ یہ آج کل مسیحیت میں عظیم پریشانیوں اور مشکلات میں سے ایک ہے۔ پرانی باتوں کو تباہ و برباد کر کے نئے بننا اور پرانے طور طریقوں میں اصلاح لانا یسوع مسیح کی خوشخبری ہے۔ یہ پرانی انسانیت کو پاکیزہ نہیں کرتی۔ یا اِس میں کوئی نئی ترکیب لاتی ہے۔ یہ پرانی انسانیت کسی طریقے سے خُدا اور اُس کے پروگرام کے لیے قابلِ قبول ہو جائے۔

اور جسمانی نیّت موت ہے۔۔۔

یہ کچھ ہے جس کے بارے میں بہت ہوشیاری اور احتیاط سے ہمیں آگاہ ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں تکلیف اور خوفزدہ زندگی گزارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ہمیں تمام جسمانی عادات واطوار سے کنارہ کش ہونے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آج کل بہت سے لوگ جسمانی زندگی گزار رہے ہیں۔ ایک طرح سے وہ جسم کو پاکیزگی کی طرف لا رہے ہیں۔ یسوع مسیح نے متی 7:13،14 میں فرمایا ہے، " **تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ چوڑا ہے۔ اور وہ راستہ کشادہ ہے۔ جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے۔ اور اُس سے داخل ہونے والے بہت ہیں۔ کیونکہ وہ دروازہ تنگ ہے۔ اور وہ راستہ سُکڑا ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے اور اِس کے پانے والے تھوڑے ہیں**" لیکن ایک تکلیف دہ اور کڑی صدا کا مصرف، میں دوبارہ کہتا ہوں۔ کہ جسمانی شخص کے لیے گری ہوئی مخلوق کے لیے مذہب نئی چیز نہیں ہے۔ مذہب لوگوں کے لیے ایک پرانی خامی ہے۔ سنجیدہ ہونا درحقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔ اچھی نیت کا مطلب کچھ بھی نہیں۔ اگر ہم وہ سب کچھ سُنیں جو پولوس رسول نے باب نمبر 7 میں فرمایا ہے، ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ کیسے گناہ کی قوت کے باوجود اچھی نیتیں بے معنی ہیں۔ جسمانی شخص بننا موت ہے۔ اور اِس جسمانی نیت میں مذہب کے لیے جگہ، اچھی نیتیں، جوش اور اُس

طرح کی تمام چیزوں کے لیے جگہ ہے۔ لیکن ابھی تک انسانیت ہے جو کہ انسان پر اور اُس کی قابلیت پر اپناد باؤ رکھتی ہے۔اور صرف موت لاتی ہے۔

مگر رُوحانی نیّت زِندگی اور اِطمینان ہے۔

اتنا یقین کہ جتنا ہو سکتا ہے۔ جسمانی نیت صرف موت لاتی ہے۔اور روحانی نیت زندگی لاتی ہے۔ایسا کیوں ہے؟ کیا روحانی نیت ہونے کے لیے کچھ جسمانی قوت بھی ہے؟ **کیا روحانی خیالات** کے لیے کیمیکل عمل بھی ہے۔ جو ہمیں عظیم قوت دیتی ہے؟ نہیں وہ ابھی تک انسان اور اُس کی ذہنی قوت پر دباؤ ڈال رہی ہے۔ اصطلاح '**روحانیت**' پھر غلط راہنمائی کرتی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ **پرانی فطرت کا مذہب** ہم اپنے آپ سے اور پرانے راستوں سے مڑنے کی بات کر رہے ہیں۔ اِس کی بجائے ہم یسوع مسیح کی صلیب میں رہتے ہوئے سمجھنے کے بعد پیروی کرتے ہیں۔ پرانے راستوں پر موت ہے۔اور دوبارہ جی اُٹھنے میں نئ زندگی ہے۔ جب ہم اِس نئ تخلیق پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں۔ تو روح القدس سچائی کی روح کے بارے میں ہمیں سکھاتا ہے۔ یاد کریں۔ کہ پولوس رسول کیسے باب نمبر 7 کی آیت نمبر 6 سکھاتا ہے۔ **"ہمیں روح میں نئے طور پر نہ کہ لفظوں میں پرانے طور پر خدمت کرنی چاہیے۔"** اُس کی صلیب اور قوت جو اُس میں ہے کی وجہ سے یسوع مسیح ہمیں سچائی کا روح، امن اور زندگی دیتا ہے۔ روحانی نیت والے شخص کے پاس زندگی اور امن ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح میں زندگی ہے

یسوع مسیح کی پیروی میں گناہ اور دشمنی سے جو خُدا اور انسان کے درمیان تھا سے چھٹکارہ ملا ہے۔ جو شخص روح میں چلتا ہے۔ اُس کو اعتماد و بھروسہ ہوتا ہے کہ خُدا اُس کی رہنمائی کر رہا ہے۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ کچھ اچھا ہو رہا ہے۔ مقدس پطرس کہتے ہیں۔ بالفرض زندگی کے اوقات میں تھوڑی مشکل ہو جاتی ہے۔ اور بہت سی آزمائشوں کے ذریعے سے ہم بہت زیادہ غم میں ہیں۔ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہمارے اندر گہرائی میں ایک سوچ ہے۔ کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ روحانی رغبت نہ صرف ہمیں ضمانت دیتی ہے۔ کہ ہمارے اندر زندگی ہے۔ بلکہ یہ ہمارے لئے امن اور علم لاتی ہے۔ کہ ہم پٹڑی سے اُترے ہوئے نہیں ہیں۔ جہاں تک زندگی کے لازمی معاملات کا تعلق ہے ہم اپنے

پہیے کو گھما نہیں رہے۔ ہم اپنی زندگیوں کو ضائع نہیں کر رہے۔ بلکہ ہم وہ کر رہے ہیں۔ جو لازمی اور ضروری ہے۔ یہ سوچ اُن لوگوں میں آتی ہے جو روحانی رغبت کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ نئے عہد نامہ کی تعلیم اور یسوع مسیح کی پیروی پر مشتمل ہوتی ہے۔

رومیوں 8:7 اِس لیے جسمانی نیت خُدا کی دشمنی ہے

جسمانی نیت موت ہے، کیونکہ جسمانیت (شہوت) خُدا کی دشمن ہے۔ ہو سکتا ہے یہ ہمیشہ مذہبی رہے اور ہو سکتا ہے۔ یہ عظیم آرزوئیں، منزلیں اور ارادوں سے بھری ہوئی ہو۔ ہو سکتا ہے۔ یہ ہوشیار اور بہت مصروف ہو، لیکن یہ خُدا کی دشمن ہے اپنے لیے یہ سرفرازی اور خوشی تلاش کرتی ہے۔ یہ انسانوں کے مقبرے اور یادگاریں بنانے کی جستجو میں رہتی ہے۔ یہ خُدا کے کلام سے کنارہ کشی کرتی ہے۔ اور اپنے خیالات، سوچوں، اقدار اور خواہشوں کو خُدا کی سچائی کی جگہ رکھتی ہے۔

رومیوں 8:7 کیونکہ نہ تو خُدا کی شریعت تابع ہے نہ ہو سکتی ہے

جسمانی نیت خُدا کی شریعت کے تابع نہیں ہو سکتی۔ ہر وہ چیز جو خُدا کے لیے کھڑی ہے اُس سے یہ جسمانی نیت مایوس ہوتی ہے۔ اور اُسے تکلیف پہنچتی ہے۔ جسمانی نیت دوسرے کام کرنا چاہتی ہے۔ یہ خُدا کی پیروی کو پسند نہیں کرتی۔ یہ اُس کے راستوں پر چلنا پسند نہیں کرتی۔ اور یہ وہ کام کرنا پسند نہیں کرتی جو خُدا کی نظر میں قابلِ قبول ہیں۔ مختصر یہ کہ یہ خُدا کی شریعت کے ماتحت نہیں ہوتی۔ یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ نہیں رہے گی۔ اور یہ کچھ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اِس کی تمام اقدار کا طریقہ کار اُس سے مکمل طور پر مختلف ہے۔ جو خُدا رکھتا ہے۔

رومیوں 8:8 اور جو جسمانی ہیں وہ خُدا کو خوش نہیں کر سکتے۔

ہر ایک جو صرف اور صرف جسمانی نیت رکھتا ہے۔ وہ خُدا کے خاندان میں پیدا نہیں ہوا۔ اور اُس کی نیت روحانی نہیں ہے۔ وہ خُدا کی طرح سوچ نہیں سکتا۔ کیا وہ شخص خُدا کو خوش کر سکتا ہے؟ نہیں وہ نہیں کر سکتا۔ وہ یہ کیسے کر سکتا ہے۔ " **اور جو جسمانی ہیں۔ وہ خُدا کو خوش نہیں کر سکتے۔**" لیکن مسیحیوں کے ساتھ یہ معاملہ نہیں ہے۔

رومیوں 8:8 لیکن تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو۔ بشرطیکہ خُدا کا روح تم بسا ہو مگر جس میں مسیح کا روح نہیں ہے وہ اُس کا نہیں ہے۔

ہر وہ شخص جس میں روح القدس کا بسیرا نہیں وہ خُدا کا فرزند نہیں ہے۔ اِس سچائی سے میں دِل کی گہرائی سے متفق ہوں۔ اور کہتا ہوں اِس کے لحاظ سے یہ نہیں ہو سکتا۔ ہر وہ شخص جو یہ سکھاتا ہے۔ کہ تم روح القدس کے بغیر خُدا کے فرزند ہو سکتے ہو۔ کہ کسی نہ کسی جگہ اُس نے سمت کو کھو دیا ہے۔ مجھے یہ کہنا چاہیے۔ تاہم ہمیں درستگی کی غرض سے اِس کو جاری رکھنا چاہیے۔ میرے خیال میں حقیقت میں اِس متن کا نقطہ نہیں ہے تعلیم بالکل سادہ ہے۔ اگر تم میں خُدا کی سمجھداری ہے اور اُس کے راستوں پر چلنے کی خواہش ہے اور اُس کی شریعت کو پورا کرتے ہو؛ اگر تم میں خُدا کا روح ہے جس نے تمہیں گناہ اور موت کی قوت سے چھٹکارہ دلا دیا ہے؛ اگر تم سچائی کو ڈھونڈنا چاہتے ہو۔ اور خدا کی راستوں پر چلتے ہو؛ پھر تم روح میں ہو۔ اگر تم ضابطے اور تکنیکی لحاظ سے خُدا کے فرزند ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ اور خُدا کو خوش کرنے کی خواہش نہیں ہے۔ تو تمہارا تعلق خُدا کے ساتھ نہیں ہے۔ اِس بحث میں ہم اُن لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔ جن میں خواہش تو ہے لیکن اپنی زندگی میں گناہ پر فتح حاصل نہیں کر پائیں گے۔ ہم اُن کی بات نہیں کر رہے ہیں۔ جو خُدا کی خدمت کرنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتے اور بُرائی سے آزاد ہونے کے لحاظ سے نہیں سوچتے۔ اور اپنی فطرتوں میں بُرائی سے آزاد ہونے کے متعلق نہیں سوچتے۔ اِس طرح کی لوگ بُرائی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اور بُرائی کی پیروی کے لیے اپنے آپ کو ترتیب دینے کے لیے باہر جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھار اپنے رُتبے اور اپنے دوستوں کو متاثر کرنے کے لحاظ سے وہ بڑے پیار سے خُدا اور مذہب کی بات کرتے ہیں۔ لیکن اُن میں یقین واعتماد اور ایمان وضمیر کی کمی ہوتی ہے۔

ایمان کے بچاؤ کے لیے توبہ ناگزیر ہے

یہ بنیادی اور اساسی حقیقت ہے۔ کہ توبہ کا مطلب ہے تبدیلی چاہنا، یا بدلنے کی خواہش ہونا، اپنے راستوں سے مطمیئن نہ ہونا۔ اور خُدا کے راستوں پر چلنے کی خواہش رکھنا اگر کوئی شخص یہ کرنا نہیں چاہتا۔ تو وہ توبہ نہیں کرتا۔ یہ بہت سادہ اور لازمی مسئلہ ہے۔ خُدا نے مفت آگ کی یقین

دہانی کی پیشکش نہیں کی ہوئی۔ اُس نے یہ پیشکش اُن کو کی ہوئی ہے۔ جو خُدا سے بچتے رہے۔ جن کو معاف کیا گیا ہے۔ اور جنہوں نے نئی زندگی حاصل کی ہے اُس کے فضل کی وجہ سے، خُدا نالائق بے وقوفوں کو دیکھ نہیں رہا۔ فضل کی طرف سے ہمیں کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں دی جارہی۔ جس کی وجہ سے ہم گناہ کے نتائج سے گناہ گار فطرت کے قابو میں آئے بغیر یا اُس کو تبدیل کرنے کی چاہ کے بغیر باہر نہیں آسکتے تھے۔ یہ صرف جدید مبشرین کے عجیب بیانات اور اختراعیں ہیں۔ جو خُدا کی پیش کش کو سمجھ نہیں سکے۔ خُداوند یسوع مسیح کی صلیب نے گناہوں کو لے لیا۔ بائبل کہتی ہے، '' جو شخص گناہ کرتا ہے۔ وہ ابلیس سے ہے۔ کیونکہ ابلیس شروع ہی سے گناہ کرتا رہا ہے۔ خُدا کا بیٹا اِس لیے ظاہر ہوا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے۔'' 1۔یوحنا 8:3 اور یسوع مسیح نے یوحنا 10:10 میں کہا ہے، '' میں اِس لیے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔''

گناہ سے آزادی کی خواہش نجات سے منسوب ہوتا ہے

وہ لوگ جو گناہ سے آزاد ہونے کی تمنا رکھتے ہیں۔ وہ **روح میں ہیں**۔ اور جن کی یہ خواہش نہیں ہے۔ وہ **روح میں نہیں ہیں**۔ یہ ہے جو تم کیسے کہہ سکتے ہو (اپنے بارے میں یا دوسروں کے بارے میں)۔ تم کہتے ہو۔ '' ہو سکتا ہے کہ میں مسیحی نہ ہوں'' ہو سکتا ہے کہ میری توبہ حقیقی نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ میں نے اِس کا ارادہ نہ کیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ میں نے بچائے جانے کے متعلق دعا کی ہو۔ لیکن میں نے حقیقت میں بچائے جانے کے لیے نیت نہ کی ہو۔'' خیر، اِس مسئلہ کو حل کرنے کا ایک بڑا آسان طریقہ ہے۔ کیا وہ تم (جس نے توبہ کی ہو اور خُدا کی طرف آیا ہو یا کم از کم یا اچھی وجہ سے سوچا ہو کہ وہ تم ہو) ہو۔ جس نے ایمانداری اور سنجیدگی کے ساتھ خُدا کو خوش کرنے کی خواہش کی ہو۔ کیا تم اُس کے راستوں پر چلنے، اُس کی مرضی کو جاننے اور اُسے پورا کرنے کا شوق رکھتے ہو؟ اگر تم رکھتے ہو۔ تم اُس کے بندوں میں سے ایک ہو۔ تم روح میں ہو۔ ہو سکتا کہ اندر بسا ہوا گناہ آپ پر فتح حاصل کر لے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں اِس بات کی سمجھ ہو کہ تمہاری زندگی میں صلیب کا کیا انتظام اور بندوبست ہونا چاہیے۔ کہ تمہیں یہ چیزیں سیکھنے اور اُنہیں تعلیم دینے، اور یسوع مسیح میں زندگی کے اصول تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ جو تمہاری زندگی میں عمل کر سکیں۔ لیکن مہربانی کر کے

اِس یقین کو مٹادیں۔ کہ تم اُس کے نہیں ہو۔اگر تمہاری توبہ حقیقی ہے اور گناہ سے چھٹکارے کی تمہاری خواہش حقیقی ہے تو تمہارے اندر خداوند یسوع مسیح کا روح ہے۔ تو تم خُدا کو خوش کرنے کی خواہش رکھتے ہو۔ تمہیں اپنے گناہ اور ناکامیوں اور اپنے گناہوں کا پچھتاوا اور گناہ کی سمجھ ہے اگر تم خُدا کے فرزند نہ ہوتے۔ تو یہ سب کچھ تم میں نہ ہوتا۔

دوسری طرف، اگر تمہارے اندر خُدا کو خوش کرنے کی خواہش نہیں ہے۔اور صرف اپنے آپ کی اور اپنی شہوانی خواہشات کی خدمت کرنے کی خواہش ہے۔ تو کچھ غلط ہے ہو سکتا ہے اگر تمہارا تمام تر سروکار لوگوں کو اپنے پیچھے آنے سے دور رکھنا ہے۔ لیکن جب کوئی بھی تمہارے دِل کو بُرائی کی طرف جُڑا ہوا نہیں دیکھ رہا۔ یہی فکر کی وجہ ہے۔ اگر خُدا کا راستہ اور خُدا کی سچائی تمہاری خواہش نہیں ہے تمہاری نیت میں نہیں ہے۔اور تمہارے دِل کے ساتھ جُڑا ہوا نہیں ہے۔ تو پھر تمہاری روح کی تلاش کے لیے سنجیدہ اور کچھ بہتر کرنا ہے۔ وہ کیا تھا۔ جو تم کر رہے تھے۔ جب تم توبہ کے جذبات میں سے گزرے؟

باب نمبر26

باغِ عدن میں منحرفی سے، تمام انسانیت گناہ اور موت سے متاثر ہوئی۔ تاریخی طور پر اور روایتی کلیسیاء کی تعلیمات کے مطابق انسان سہ جُزی کا شکار رہا، اِس کا مطلب ہے کہ وہ تین بنیادی حِصّوں پر مشتمل ہے۔ جسم، جان اور روح کے متعلق بہت سی پوشیدہ او پیچیدہ گفتگو، مقالہ جات، مضامین ہیں—— وہ کیا ہیں۔ کیسے وہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور اِس طرح کی بہت سی اور باتیں۔ کامل تحقیقات جانے بغیر، ہم جسم، جان اور روح کو پہچاننے کا ارادہ کرتے ہیں۔

جسم

یہ واضح ہے کہ جسم کیا ہے۔ جسم کی موت بھی بالکل عیاں ہے۔ اور اِس میں بسے رہنے کے بارے میں بہت سے نقاط نہیں ہیں۔

جان

جان کے لیے یونانی لفظ جس کے معنی زندگی ہے نئے عہد نامہ میں بہت سی جگہوں پر استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ psuche (psookhay') ہے۔ کنگ جیمز ورژن میں یہ لفظ 30 بار استعمال ہوا ہے۔ psuche کا مطلب زندگی ہے۔ بائبل میں یسوع مسیح نے اپنی تعلیم میں یہ لفظ بطور جان اور زندگی میں بدلتے ہوئے استعمال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ **"کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے۔ اور اُسے کھوئے گا۔"** اور دوبارہ، **"اور آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے؟"** الفاظ زندگی اور جان دونوں یونانی میں اِس مثال میں ایک جیسا مطلب رکھتے ہیں۔ جب ہم اِن پیرا گراف میں جان کے بدلے زندگی کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ واضح ہو جاتی ہیں۔

متی 20:2 اُٹھ اِس بچّے اور اِس کی ماں کو لے کر اِسرائیل کے ملک میں چلا جا کیونکہ جو بچّے کی جان کے خواہاں تھے وہ مر گئے۔

متی25:6 اِس لئے میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پیئیں گے ؟اور نہ اپنے بدَن کی کہ کیا پہنیں گے ؟کیا جان خوراک سے اور بدَن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟

متی39:10 جو کوئی اپنے جان بچا تا ہے اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطِر اپنی جان کھوتا ہے اُسے بچائے گا۔

متی4:3 اور اُن سے کہا سَبت کے دِن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا؟ جان بچانا یا قتل کرنا؟ وہ چُپ رہ گئے۔

یوحنا11:10 اچھّا چرواہا میں ہُوں۔ اچھّا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔

یوحنا25:12 جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے وہ اُسے کھو دیتا ہے اور جو دُنیا میں اپنی جان سے عدَاوَت رکھتا ہے وہ اُسے ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے محفُوظ رکھے گا۔

اعمال22:27 مگر اَب میں تُم کو نصِیحت کرتا ہُوں کہ خاطِر جمع رکھو کیُونکہ تُم میں سے کسی کی جان کا نُقصان نہ ہو گا مگر جہاز کا۔

رومیوں 4:16 اُنہوں نے میری جان کے لئے اپنا سر دے رکھا تھا اور صِرف میں ہی نہیں بلکہ غَیر قَوموں کی سب کلِیسیائیں بھی اُن کی شُکر گزار ہیں۔

فلپیوں30:2 اِس لئے کہ وہ مسیح کے کام کی خاطِر مرنے کے قریب ہو گیا تھا اور اُس نے جان لگا دی تاکہ جو کمی تُمھاری طرف سے میری خِدمت میں ہُوئی اُسے پُورا کرے۔

اِن تمام پیرا گرافوں میں، بائبل میں یہ یونانی لفظ psuche صرف جان کے لیے ہے۔ صرف یہی وہ لفظ ہے جو یہاں پر زندگی کے لیے استعمال ہوا ہے۔ زندگی کے لیے اور بھی یونانی الفاظ ہیں۔ لیکن جان کے لیے psuche کے علاوہ کوئی لفظ نہیں ہے۔ یہ پیرا گراف اِس بات کو واضح کر دیتے ہیں۔ کہ تمہاری جان کیا ہے۔ مسیحیوں کی طرف سے اِس بارے میں سوچ بچار کیا جاتا ہے کہ یہ کیسے ہے۔ تمہاری **جان** تمہاری زندگی ہے۔

روح

دو متنازع اعتراضات (متی 26:14، مرقس 49:6) یہاں پر زندگی کے لیے صرف ایک لفظ ہے۔ یہ لفظ pneuma (pnyoo'mah) ہے۔اور یہ تقریباً دو سو دفعہ سے زیادہ مرتبہ نئے عہد نامہ میں آیا ہے، اِس کا ترجمہ جان کا نہیں کیا گیا۔اِس کا مطلب جان نہیں ہے اور مترادف کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔اِس کا مطلب **سانس**، **یا بادِ صبا** ہے۔اِس کا مطلب روح، ایک جاں بخش اصول، ذہنی آراستگی یا ایک قُدسی ہے۔

سہ جزوی انسان کے لیے ایک بائبلی ماڈل یا خاکہ

اگر ایک ٹھیکیدار اپنے کام پر ایک پہلے سے موجود کام کو بڑھانے کے لیے ارادہ کرتا ہے، پہلی چیز یہ ہے کہ اُس کے پاس ایک ماڈل ہو۔ یہ ایک نقشہ بھی ہو سکتا ہے اور نقشوں کا ایک مجموعہ بھی ہو سکتا ہے۔ جو واضح طور پر یہ ظاہر کرے کہ ماڈل وجود میں آ کر کیسا لگے گا۔ ٹھیکیدار جانتا ہو گا۔ کہ تمام پانی، قوت اور سیوریج کے پائپ کہاں ہوں گے۔ دوسری اہم خصوصیت کے درمیاں وہ ماڈل کو دوبارہ ترتیب دیتے ہوئے چیزوں کو تباہ کرنا شروع نہیں کرے گا۔

بائبل کے طالب علم کے لیے جو چاہتا ہے کہ چیزوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے جب وہ بائبل سے اِس باتوں کی کھوج کر رہا ہو، خُدا نے ہمیں ایک سادہ سا "ماڈل" دیا ہے۔ جو ترکیبی اجزاء کا ظاہر کرتا ہے۔ جو انسان کی تخلیق کی کیفیت ہے۔ سب سے پہلے خُدا نے جسم بنایا۔

"اور خداوند خُدا نے زمین کی مٹی سے انسان کا بنایا۔۔" یہاں پر ہم انسان کی پیدائش کا سادہ بیان دیکھتے ہیں۔ دوسرے درجے میں، **"اور اُس کے نتھنوں میں (خداوند خُدا نے) زندگی کا دم پھونکا۔"** یہاں پر اضافی طور انسان کے لیے روح کا ذکر ہے۔ یہواہ خُدا نے انسان میں دم پھونکا "زندگی کا دم"۔ یہی لفظ روح کا اصل مطلب ہے اِس سے مزید اچھا بیان نہیں دیا جا سکتا۔ خُدا نے جسم میں دم پھونک دیا۔ لیکن یہ صرف ہوا نہیں تھی۔ یہ " زندگی کا" سانس تھا۔ نتھنوں میں اِس دم کے پھونکے جانے سی ذہنی آگاہی اور شعوری معیار پر خالق کے لیے ردِ عمل بھی آیا۔ **"اور انسان جیتی جان ہوا"** جسم کی بناوٹ سے اور جسم کے اندر روح کے داخل ہونے سے، ایک روح وجود میں آیا۔ اور روح صرف جسم نہ تھی بلکہ اِس روح نے وضع اختیار کی۔ اور اِدھر اُدھر چلنے پھرنے لگی۔ روح

کا صرف ذی فہم اور عقلی پہلو نہیں تھا بلکہ یہ خُدا کے بارے میں سوچ، غور کرنے کے قابل تھی۔ روح زندگی تھی جو اِس عمل کا نتیجہ تھی۔ انسان کی زندگی اُس کا جسم نہ تھی۔ انسان کی زندگی اُس کی روح نہ تھی۔ بلکہ ایک متحرک جسم اور زندہ روح کے بغیر انسان میں زندگی نہیں تھی۔ روح موجود نہیں ہوتی جب تک جسم میں روح نہیں ہوتی۔ روح کے بغیر جسم تھوڑی دیر تک وجود رکھ سکتا۔ لیکن روح جسم کے بغیر ہمیشہ تک زندہ رہ سکتی ہے۔ جیسا کہ روح وہ زندگی ہے جو ظاہر کی گئی ہے۔ اور وہ اعمال جو جسم میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ ہمیں فلسفیانہ طریقے سے جسم **کی** زندگی اور جسم **میں** زندگی میں فرق کی پہچان کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم مردہ خانہ میں جاتے ہیں، جیسا کہ ہم فوت ہونے والے کے سوگواران سے ہمدردی کے لیے وقتاً فوقتاً کرتے ہیں، یہ ہمارے لیے ایک ثبوت ہے کہ جو جسم میں تھا وہ چلا گیا ہے۔ جو کوئی بھی وہاں تھًا اب وہ وہاں نہیں ہے۔ کہ جسے ہم کچھ دِن پہلے جانتے تھے یہاں تک کہ اُسے ہم اِس حالت میں لیٹے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ کوئی جسم کو چھوڑ گیا ہے۔ زندگی جو اِس میں تھی اب وہ چلی گئی ہے۔ روح جو انسان کی شکل میں تھا۔ جس نے اُس کا میل ملاپ، تعلق اور خُدا کے ساتھ جوڑے رکھا۔ آج ہم اُس آدمی کو آج کی دُنیا میں خُدا کے ساتھ میل ملاپ نہیں دیکھ سکتے۔ وہ خُدا کی شریعت کے ساتھ متفق نہیں ہوتا۔ وہ ایسا نہیں سوچتا جیسا خُدا سوچتا ہے۔ وہ خُدا کے ساتھ اپنے گھر، اپنے معاشرے اور اِس طرح کے دوسرے کام کے ساتھ تعلق میں جُڑا ہوا نہیں ہے۔ مزید برآں، ایسا کرنے اُسے کوئی شوق نہیں ہے۔ منحرف فطرت کے ساتھ کچھ ایسا ہوا ہے کہ اُس نے خُدا کے ساتھ میل ملاپ سے باہر نکال دیا۔ انسان کے اپنے اندر خُدا کی زندگی نہیں ہے۔ اُس کی زندگی فانی ہے لیکن الہامی، پاک اور مقدس زندگی نہیں ہے جو سوچے اور خُدا کی شریعت کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ اور آج کل کے معاشرے کی نسبت وہ زیادہ اشکارہ کبھی بھی نہیں تھا۔

اسی طرح خُدا کی مخلصی تمام انسانوں پر اثر چھوڑتی ہے۔ یاد رکھیں کہ ہم اِس مخصوص پیرا گراف میں پاکیزگی کے معاملے پر بحث کر رہے ہیں۔ پاکیزگی کا مطلب ہے **الگ کیا ہوا**۔ کچھ حوالوں سے پاکیزگی اور نجات کے بارے میں ایک جیسے اخلاقی مسائل سے دوچار ہیں۔ لیکن متعلقہ

مخصوص حوالہ سے یہ مختلف ہیں۔ ہمیں یہ جج اور مجرم اور باپ اور بیٹے کے درمیان تعلقات کے فرق کے طور پر بیان کرنا چاہیے۔ جب باپ اپنے بیٹے سے نظم وضبط، میل ملاپ، گھر اور خاندان کے حوالے سے برتاؤ کرتا ہے بالکل ایسے ہی اِسی طرح کے معاملوں پر جج کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔ اِس معاملے میں ملکی قانون، ایمانداری، اخلاقی، راستبازی اور عزت وغیرہ کے معاملے ہیں۔ اِس کے باوجود کچھ ایک جیسے معاملات کو نمٹایا جارہا ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ایک جیسے زیرِ غور معاملات کی بات کر رہے ہیں۔ کسی بھی واقعے میں ہمیں یہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے کہ مخلصی کا پورا مقصد راستباز بننا اور خُدا کے ساتھ میل ملاپ کی طرف واپس لانا ہے۔ خُدا کا فضل اور عظیم نجات کا مطلب اور موادِ اِس خیال کے ساتھ منسلک ہے۔ آدمی کو واپس حالت میں لانا مقصد ہے۔ جہاں اُن کا رہنا، اپنے خالق کے ساتھ میل ملاپ رکھنا، اور اُس کے پیروکار ہوتے ہوئے درست کام کرنا ہے۔ خُدا اُن تمام چیزوں کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جو سرکشی میں کھو گئی تھیں۔ جو زمین پر اور کئی صدیوں سے انسان کے معاشرے میں متعدی بیماری کی طرح پھیل گئی تھیں۔

اب ہم وہ کچھ دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو عظیم نجات کی بات چیت کے لیے بہت اہم ہے۔ یہ بحث ہے جس کو سننا اور سمجھنا بہت اہم ہے اگر ہم خُدا کی فرزندوں کی زندگیوں سے راستبازی کے اِس معاملے کی سوچ کو پیدا کر رہے ہیں۔ ایک لمحے کے لیے کہ تم بھول جاؤ کہ تم رومیوں باب 8 کے متعلق کیا خیالات رکھتے ہو۔ یا تم پاکیزگی کے مسئلے پر کیا سوچتے ہو۔ احتیاط سے اور دھیان سے عمل کریں۔

رومیوں 10:8 اور اگر مسیح تُم میں بدَن تو گناہ کے سبب سے مردہ ہے مگر رُوح راستبازی کے سبب سے زِندہ ہیں۔

اِس کا کیا مطلب ہے؟ ہم کس قسم کے شخص کا یہاں پر ذکر کر رہے ہیں؟ اگر کوئی آپ کے پاس آیا اور آپ سے کہا، ''تم ایک مذہبی شخص ہو، تم ایک اچھے صاحبِ فکر شخص اور ایک ایسے شخص ہو جو بائبل پڑھتا ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ شخص کون ہے۔ مجھے اِس شخص کے بارے میں بتاؤ۔ اُس کی حالت کیا ہے؟ مجھے یقین نہیں ہے کہ میں سمجھ گیا ہوں کہ یہاں پر کیا کہا جارہا

ہے۔'' تمہارا جواب کیا ہو گا؟ کیا ہم ایک ایسے شخص کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ جو نجات کے معنی کے لحاظ سے بچایا گیا ہو۔ نہیں، کیونکہ **خُداوند یسوع مسیح اُن میں ہے** اور راستبازی کی وجہ سے **روح زندگی ہے**، ہو سکتا ہے کہ یہ وہ جو مر گیا ہے۔ کیا اِس کا یہ مطلب ہے جب یہ کہتا ہے، '' جسم گناہ کی حالت مر گیا ہے؟'' نہیں، اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کیونکہ یہ کہتا ہے کہ مسیح اُس میں ہے کیونکہ راستبازی کی وجہ سے روح زندگی ہے۔ قبرستان میں لیٹا ہوئے **مردہ جسم میں مسیح نہیں ہے۔** اُس شخص میں **روح نہیں ہے۔** جسمانی طور پر مرے ہوئے شخص میں کوئی زندگی نہیں ہوتی۔ ہم اُس کی بات کر رہے ہیں۔ جس کا تعلق خُدا کے ساتھ ہے **لیکن گناہ کی وجہ سے جسم میں وہ مردہ ہے۔**

اِس شخص کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ اگر ہم متن کی پیروی کرتے ہیں تو جواب بڑا سادہ ہے۔ یہ بالکل وہی شخص ہے جس کی نشاندہی باب نمبر 7 میں پولوس رسول نے کی ہے اور اُس نے کہا ہے، ''میں وہ کرنا چاہتا ہوں جو درست ہے لیکن وہ کر نہیں پاتا'' یہاں پر مجھ میں موت اور گناہ کی قوت ہے۔ جو میرے جسم (یا زندگی) کے اعمال اور کاموں پر حکومت کر رہی ہے۔ اور مجھے گناہ کے بندھن میں لا رہی ہے۔ یہاں ایک شخص ہے جو خُدا کے خاندان میں پیدا ہوا ہے، جو نجات پا سکتا ہے۔ اور جو اپنے اندر خُدا کی زندگی رکھتا ہے۔ لیکن اُسے اپنی زندگی میں فتح نہیں ملی۔ یہ صرف تعلیم کے لیے ضروری ہے کیونکہ بہت ضروری معلومات ہمیں دیتی ہے۔ لیکن یہ اِس لیے بھی ضروری ہے۔ کہ یہ خُدا کے بہت سارے فرزندوں کے بارے میں بیان بھی کرتی ہے۔ اُنہیں بڑی شدت کے ساتھ سچائی کو سننے، اُس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ جانتے ہیں کہ کس طرح اسے اپنی زندگی پر نافذ کرنا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو شکست کھا چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگوں کو اُن کی راہوں سے دور رکھنے کے قابل ہوں کیونکہ وہ بہت چالاک ہیں اور وہ اپنی برائیوں کا چھپائے رکھتے ہیں اور ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ لیکن اُن کے اندر روحانی ابتری ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اپنی زندگیوں میں وہ خُدا کے ساتھ ٹھیک نہیں ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ خُدا کی خدمت کرنے کی چاہت کے اونچے خیالات کے بارے میں ذمہ داری کو کیسے نبھانا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ گستاخانہ گناہوں پر کیسے غلبہ پانا ہے جو ہمیشہ اُن کو نشانہ بناتے ہیں۔ خواہ غصہ، اُداس کیفیت، خلافِ شرع فاسق خیالات، خود

غرضانہ خواہشات، یا کچھ دوسری چیزیں ہوں۔ چاہے ناکامی کے مقامات میں، یہ شخص اپنے ہی ہاتھوں سے گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ جانتا ہے۔ اُسے حاصل کرنے کے لیے اُنہیں کوئی راستہ نہ ملا۔ ابھی تک وہ خُدا سے تعلق رکھتا ہے۔ اُس نے توبہ کر لی ہے۔ اُس نے سنجیدگی اور سچائی کے ساتھ خُدا کو پکارا ہے۔ وہ وہ کچھ کرنا چاہتا ہے۔ جو درست ہے۔ وہ اِس حالت میں اپنے آپ کو پسند نہیں کرتا۔ وہ شخص زیرِ غور ہے۔ ہم شکست خوردہ اور جسمانی مسیحی کی بات کر رہے ہیں۔

دو جنگجو صرف ایک فاتح

رومیوں کے 8 باب کی 6 اور 7 ویں آیت میں پولوس رسول نے کہا ہے۔ کہ جسمانی نیت والا خُدا کو خوش نہیں کر سکتا۔ جو لیکن جو روح میں چلتے ہیں وہ یہ کر سکتے ہیں، لیکن ایک اور نیت ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ درست کام کرے۔ وہ کیا ہے جو کیا جا سکتا ہے؟ یاد رکھیں کہ ہماری زندگیوں میں ایک بہت ہی بڑا اصول کام کر رہا ہے۔ وہ موت اور گناہ کی قوت ہے۔ عظیم قوت یسوع مسیح میں روح کی زندگی کا اصول بھی ہے۔ کائنات میں سب سے عظیم قوت بھلائی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ہمیشہ ایسے انسانی معاشرے میں نظر نہ آئے، لیکن یہ ایک عارضی کیفیت ہے۔ یہ صرف خُدا کی طرف سے روا رکھی جاتی ہے۔ اُس کے رحم کی وجہ سے جب تک اِس دُنیا کے ساتھ اُس مقصد کو پورا نہیں کیا جاتا۔ پھر تم راستبازی کی غالب طاقت دیکھتے جا رہے ہو۔ جو **بُرائی کے قوت** کے ساتھ مقابلہ میں ہے۔ اور آخر کار ہمیشہ کے لیے تباہ ہو جاتی ہے۔ یسوع مسیح ایک انسان ہے۔ جو اچھا کرنے کے لیے گئے۔ ہم اب مخلصی کے کام کے متعلق بات نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ خُدا کے بیٹے کے کردار کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ اگر وہ ایک اچھا انسان نہ ہوتا تو وہ ہمارے گناہوں اور مخلصی کے لیے موت کو قبول نہ کرتا۔ صلیب کی فتح **بُرائی پر نیکی** کی فتح کا شادیانہ تھی۔

بُرائی بھی ایک عظیم قوت ہے۔ ہر وہ شخص جس کی آنکھیں کھولی گئی ہیں وہ آج کل کے معاشرے میں اِسے دیکھ سکتا ہے۔ لیکن راستبازی بھی ایک عظیم قوت ہے۔ کیونکہ انسان منحرف مخلوق کی طرف سے سانچے میں ڈھالا گیا ہے، وہ بُرائی کا ساتھ دیتا ہے۔ "اگر تم ہمیشہ فاتح ہونا چاہتے ہو تو ہمیشہ درست کہہ سکتے ہو۔" یہ اُس کا رویہ ہے، " لیکن وہ لوگ جو دولت اور شہرت حاصل

کرنے جارہے ہیں۔ وہ راشی، مضبوط انسان اور ایک مافیہ کی طرح اور اسی طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔'' ایسا شخص نہیں جانتا ہے۔ یا اسے بھول چُکا ہے۔ کہ آخری لفظ ابھی تک کہا نہیں گیا۔ جنگ راستبازی میں ہوئی ہے۔ آخر کار سچائی فتح مند ہو گی۔ تم اِس پر اعتماد کر سکتے ہو۔ تم روزِ عدالت کی طرف جا رہے ہو۔ اور تم اِسے ہوتے ہوئے دیکھنے جا رہے ہو، جو بھی تمہارے لیے ہونے جارہا ہے۔ وہ ہونے والا ہے۔ سچائی آخر کار غالب آئے گی۔

اِس تعلیم کے عملی فوائد

اب ہمیں یہ بتایا جا رہا ہے۔ کہ زندگی اور یسوع مسیح میں راستبازی کی یہ طاقت تمہاری زندگی میں موجودہ وقت میں کام کر سکتی ہے۔ یسوع مسیح کے فضل اور صلیب اور دوبارہ جی اُٹھنے کی قوت کے ذریعے سے بُرائی کے اِس پرانے رحجان پر تم نے قابو پایا جس سکتا ہے تم یہ کر سکتے ہو اور تم یہ کرو گے۔ یسوع مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے، روح القدس کے دیئے جانے اور اُس کے جی اُٹھنے سے متعلقہ معجزات کے واقعات نے یہ ثابت کیا ہے کہ اب **خُدا انسان کے اندر** رہے کے ذریعے سے بُرائی کے رحجان پر قابو پانا یقینی بنا دیا گیا ہے، تم یہ کر سکتے ہو اور تم یہ کرو گے۔ خُدا نے، اپنے کلام کے ذریعے سے، یہ کہا ہے کہ **روح تمہارے اندر** ہے اور تم یقین کر سکتے ہو۔

رومیوں 11:8 اور اگر اُسی کا روح تُم میں بسا ہُوا ہے جِس نے یِسُوع کو مُردوں میں سے جِلایا تو جِس نے مسیح یِسُوع کو مُردوں میں سے جِلایا وہ تُمہارے فانی بدَنوں کو بھی اپنے اُس رُوح کے وسِیلہ سے زِندہ کرے گا جو تُم میں بسا ہُوا ہے۔

خُدا نے، اندر بسے ہوئے روح کے ذریعے سے، وہ قوت اندر ڈال دی جو یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کا سبب بنی۔ یہ قوت تمہارے فانی بدن میں (اور یہی to quicken زندہ کیے جانے کا مطلب ہے) زندگی لا سکتی ہے۔ یہاں یہ بات نہیں ہو رہی کہ اِس کا مطلب غیر فانی بدن میں زندگی لانا ہے۔ یہاں **کسی دِن** دوبارہ ہونے کی بات نہیں ہو رہی۔ یہاں **اب** تم میں زندگی ڈالنے کی بات ہو رہی ہے۔

جسم اور روح

جسم گناہ کی وجہ سے **مر چُکا** ہے اب پولوس رسول کہتا ہے۔ **جسم زندہ رہ سکتا ہے۔ راستباز فطرت کی قوت کی** وجہ سے— تمہاری **زندگی میں یسوع مسیح کی موجودگی** سے۔ وہ تمہارے فانی بدن میں زندگی میں دے سکتا ہے— اب تم زندہ رہ سکتے ہو۔اِس کا مطلب ہے کہ تم خُدا کی نظر میں درست کام کر سکتے ہو۔اور تم بُرائی کرنے کے رجحان پر قابو پا سکتے ہو۔اِن تمام چیزوں نے تمہیں بیماری میں مبتلا کر دیا ہے، تمہیں ایک بُرا ضمیر دے دیا گیا ہے، تمہیں خوف میں مبتلا کر دیا ہے اور گمراہ، بے ایمان اور سخت دِل شخص بنا دیا ہے اور تمہیں تمہاری زندگی سے نکال دیا ہے۔ تم **راستبازی میں زندہ** ہو۔ تم اپنے خُدا میں زندہ رہ سکتے ہو۔ جو تمہیں دوسروں کے ساتھ تعلقات بنانے کے لیے زندگی میں ذمہ داریاں دیتا ہے۔

کام ہاتھ میں

یہ ہمیں زندگی اور اِس کے اِرد گرد مشکلات کے راستے دے رہا ہے۔ زندگی کے ارد گرد اور ہمارے اوپر مطالبات کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ ہمیں زندگی کی مشکلات، جسمانی مشقت اور مصائب کے خلاف کھڑے ہونا ہے لیکن **فطری انسان اِس سے نمٹ نہیں سکتا**، پس وہ فرار کے کچھ راستوں کو تلاش کرتا ہے۔ یہ غیر اخلاقیت، کسی دوسرے کے ساتھ دھوکہ کرنا، نشہ، شراب، اور ہر وقت ٹیلی ویژن کی طرف نظریں گاڑے بیٹھنا، اور غیر حقیقت پسندانہ طریقے سے زندگی گزارنا ہو سکتا ہے پس وہ سوچ نہیں سکتا۔ پس وہ فرار ہوتا ہے اور غیر حقیقی اور جھوٹا شخص بن جاتا ہے۔ لیکن یہ اُن کے لیے ضروری نہیں ہے جو روح میں ہیں۔ فنا پذیری کے ذریعے سے وہ ابھی تک موجود ہیں۔ خُدا تمہیں **نمٹنے کی قوت** دیتا ہے اور زندگی کی آزمائشوں میں ثابت قدم رہنے کی ہمت اور زور دیتا ہے۔

مذہب— جھوٹے اور سچے

ایک دفعہ کارلس مارکس نے تہمت لگائی کہ مذہب نمازوں کا نشہ ہے۔اِس میں اُس کا مطلب ہے کہ مذہب بھی اُس طرح ہی ہے جیسے افیم کا عادی افیم لیتا ہے، شراب کا عادی جام چڑھاتا ہے۔اور ہوائی قلعے تعمیر کرنے والا اپنے ہی تصورات میں کھویا رہتا ہے۔ یہ ایک ''بلندی'' ہے۔

مارکس کے مطابق یہ درد کو ختم کرنے والی دوائی اور حقیقت کو نظرانداز کرنا ہے۔ بہت سے واقعات میں یہ سچ ہے، لیکن یہاں پر نقطہ یہ ہے کہ یہ سچ ہوتا نہیں ہے۔ مسیحیت ہمیں حقیقت سے فرار اختیار نہیں کرنے دیتی۔ لیکن اُس کا مقابلہ کرنے کی قوت دیتی ہے۔اُس میں رہ کر تم اپنی ذمہ داریاں پوری کر سکتے ہو، تم جانتے ہو کہ جب سخت فیصلے لینے ہیں تو کیا کرنا ہے،اور مرجھا دینے والے دباؤ میں کیسے ثابت قدم رہنا ہے۔ یسوع مسیح کی قوت تمھیں تمہاری عادات اور دستورالعمل میں حقیقی، زندہ، خُدا ترس اور راستباز شخص بنا دیتی ہے۔انسانی مذہب یہ سب کچھ نہیں کر سکتا۔ درحقیقت، کوئی مذہب یہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ ایسے سچے مذہب جو خُدا سے متعلق ہیں یا خُدا کے ہیں۔ یہ یہ نہیں کر سکتا۔ جوابات کے لیے مذہب کی طرف رجوع کرنا ہی جھوٹ، غیر حقیقت کو لاتا ہے،اور نقطہ سے ایک طرف ہٹ کر اُن لوگوں میں سے جو اسے درست تسلیم کرتے ہیں۔ **مذہب کا معاملہ** مسیحیت کی **بنیاد** نہیں ہے، حالانکہ مذہب اِس کے ساتھ جُڑا ہوا ہے۔ زندگی کا معاملہ مسیحیت کی بنیاد ہے۔ یسوع مسیح نے یہ نہیں کہا، **"میں اِس لیے نہیں آیا کہ وہ مذہب کو حاصل کر سکیں۔"** یہ حقیقت ہے کہ اِس بات کی کوئی مثال اور ریکارڈ نہیں ہے کہ یسوع مسیح نے کبھی مذہب کا لفظ استعمال کیا ہو۔ یسوع مسیح نے کہا، **"میں اِس لیے آیا کہ تم زندگی پاؤ اور کثرت سے پاؤ۔"**

شریعت کا عہد اور انسانی مذہب جو ساتھ ساتھ چلتے ہیں اِس کی مذمت کرتے ہیں۔ لیکن یسوع مسیح نے کہا۔ کہ میں اِس لیے دُنیا میں نہیں آیا کہ دُنیا کو مجرم ٹھہراؤں اِس کو مجرم ٹھہرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔انسان پہلے سے مجرم ٹھہرایا گیا ہے،اور وہ یہ جانتے ہیں۔ وہ پہلے سے مجرم ٹھہرائی گئی دُنیا میں آیا۔،اُس کے وسیلے سے مخلصی بھی ہوئی۔ کس سے مخلصی؟ گناہ اور اِس کے تمام اثرات اور نتائج سے مخلصی اور چھٹکارہ۔

ہم آدم، پرانی فطرت اور جسم کے احسان مند نہیں ہیں

پَس اَے بھائیو! ہم قرضدار تو ہیں مگر جِسم کے نہیں کہ جِسم کے مطابِق زِندگی گزاریں۔

اپنی پرانی فطرت کی وجہ سے تم قرض تلے دبے ہوئے اور غلام ہو۔ یسوع مسیح کے روح، جو تم میں بسا ہوا ہے، اُس نے تمھیں زندہ کر دیا ہے۔اور گناہ کے لولے لنگڑے اثر سے تمہاری زندگی

آزاد کر دی ہے۔ یسوع مسیح میں زندگی کے روح کی وجہ سے تم زندہ ہو۔اب ہم کسی بھی طرح سے پرانی فطرت کے مقروض نہیں ہیں۔ یسوع مسیح کی صلیب کے وسیلہ سے جس سے دُنیا ہمارے اعتبار سے مصلوب ہوئی اور ہم دُنیا کے اعتبار سے۔ وہ جو مر گیا آزاد ہے۔

باب نمبر 27

نئی پیدائش کی حقیقت

یہاں پر نئی پیدائش اور روح القدس کے دیئے جانے کے وسیلے سے خُدا کے فرزند کی زندگی میں ایک قوت کام کرتی ہے۔ جو پرانے راستوں اور پرانی فطرت کے ہاتھوں میں غلام بنے رہے، کی ضرورت سے چھٹکارہ حاصل ہوتا ہے۔ پرانی فطرت فطری طور پر پیدا ہونے والے شخص پر حکمرانی کرے گی۔ وہ پرانے راستوں کی مسلسل خواہش کرے گا اور پرانی عادتوں میں پھر گر جائے گا۔ وہ غلطیوں پر قابو پانے کی قوت کو ڈھونڈ نہیں پایا جنہیں وہ اپنے آپ میں دیکھتا ہے۔ لیکن اب ہمیں نئی فطرت کے بارے میں مطلع کیا گیا ہے۔ جو **نئی پیدائش** کی وجہ سے ہماری ہے۔ یہ نئی پیدائش تقریر کے اعداد و شمار نہیں ہیں۔ بلکہ یہ **بالکل نئی فطرت** ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو مکمل طور پر مادی مملکت ہے۔ یہ فانی نہیں ہے۔ اور اِس لیے یہ دیکھی نہیں جا سکی اور اِس کا مشاہدہ نہیں کیا جا سکا اور اِس کی تشریح فطری نیت کی طرف سے کی گئی ہے۔ لیکن یہ اسے حقیقی صورت میں نہیں رکھتی۔

سچائی کی شاندار فطرت

خُدا کے بارے میں بہت سی حقیقی چیزیں جیسے اُس کی حضوری، اُس کے تخت، تثلیث اور ہمارے اندر خُدا کے بڑے راز کا عالم اور جسمانی نیت والے لوگ اِس کی وضاحت نہیں کرتے۔ لیکن یہ اِس کے باوجود اِس کی کوئی کم حقیقی نہیں ہے۔ خالص منطقی نقطہ نظر سے مذہبی سچ تک پہنچ کی کوشش نے خلافِ شریعت بات کی طرف راہنمائی کی۔ کہ عقلی بنیادوں پر اُن عظیم سچائیوں کو چیلنج کیا گیا۔ ہمارے مفکرین کے تکبر اور خود نمائی میں، **مکاشفہ۔ کی۔ بجائے۔ وجہ۔ اور۔ تجربہ** کار معاشرے، میں سے بہت سوں نے ایک تمثیلی اصطلاح ''نئی پیدائش'' بنانے کی کوشش کی۔ یا مجازی چیز ہے کیونکہ یہ شعوری فہم نہیں دے سکتی۔ اور اس کی وضاحت کرنے کے لیے اِس کی منطقی تشریح نہیں کر سکتی۔ اسے ایسا ہی ہونا ہے جیسے اسے ہونا چاہیے تھا۔ یہاں پر کچھ سچائیاں ہیں

جن کا واسطہ حیاتِ جو دانی، ابدیت اور لا محدودیت سے ہے۔ جو ہمارے تجربے کی سلطنت کے باہر ہے۔ یہ ماورائی سچائیاں ہیں۔ جو تجربات اور وجوہات کی بناپر نہیں جانی جا سکتیں۔ یہ صرف خُدا کی طرف سے دیئے گئے الہام سے جانی جا سکتی ہیں۔ یہ مکمل طور پر بائبل سے جنم لیتا ہے اور یہ دلائل کا معاملہ نہیں ہے:

ایوب 8,7:11 کیا تُو تلاش سے خُدا کو پا سکتا ہے؟ کیا تُو قادرِ مُطلق کا بھید کمال کے ساتھ دریافت کر سکتا ہے؟ وہ آسمان کی طرح اُونچا ہے۔ تُو کیا کر سکتا ہے؟ وہ پاتال سے گہرا ہے۔ تُو کیا جان سکتا ہے؟

یسعیاہ 8:55 خُداوند فرماتا ہے کہ میرے خیال تُمہارے خیال نہیں اور نہ تُمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔

یسعیاہ 9:55 کیُونکہ جِس قدر آسمان زمین سے بُلند ہے اُسی قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بُلند ہیں۔

رومیوں 34:11 خُداوند کی عقل کو کس نے جانا؟ یا کَون اُس کا صلاح کار ہُوا؟۔

1۔ کرنتھیوں 16:2 خُدا کی عقل کو کس نے جانا کہ اُس کو تعلیم دے سکے؟ مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے۔

1۔ کرنتھیوں 2:7-12 بلکہ ہم خُدا کی وہ پوشیدہ حِکمت بھید کے طَور پر بیان کرتے ہیں جو خُدا نے جہان کے شُرُوع سے پیشتر ہمارے جلال کے واسطے مقرّر کی تھی۔ جِسے اِس جہان کے سَرداروں میں سے کسی نے نہ سَمجھا کیُونکہ اگر سَمجھتے تو جلال کے خُداوند کو مصلُوب نہ کرتے۔ بلکہ جَیسا لکھا ہے وَیسا ہی ہُوا کہ جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے دِل میں آئیں۔ وہ سب خُدا نے اپنے محبّت رکھنے والوں کے لِئے تیّار کر دِیں۔ لیکن ہم پر خُدا نے اُن کو رُوح کے وسِیلہ سے ظاہِر کیا کیُونکہ رُوح سب باتوں بلکہ خُدا کی تہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے۔ کیُونکہ اِنسانوں میں سے کَون کسی اِنسان کی باتیں جانتا ہے سِوا اِنسان کی اپنی رُوح کے جو اُس میں ہے؟ اِسی طرح خُدا

کے رُوح کے سِوا کوئی خُدا کی باتیں نہیں جانتا۔ مگر ہم نے نہ دُنیا کی رُوح بلکہ وہ رُوح پایا جو خُدا کی طرف سے ہے تاکہ اُن باتوں کو جانیں جو خُدا نے ہمیں عنایت کی ہیں۔

نئی پیدائش اِس زمرے میں آتی ہے۔ یہ فطری انسان کے ذریعے اور اُس کی گمراہنیت سے سمجھی نہیں جاسکتی، قبول نہیں کی جاسکتی اور ذہن میں نہیں لائی جاسکتی۔ یہ خُدا کے کلام میں ایمان رکھنے سے قبول کی جاسکتی ہے۔ اِس خاص نئی پیدائش سے نئی فطرت آتی ہے جو حقیقی ہوتی ہے۔ یہ راستبازی کی قوت سے آتی ہے۔ جو ہمارے باپ سے آتی ہے۔ جو نئی نسل کا جِدِ امجد ہے۔ رویے کے احترام جو یسوع مسیح میں زندگی کا روح ہے، خُدا نے، یسوع مسیح کے ذریعے سے، اِس دُنیا میں ہمیں عظیم طاقت ——راستبازی پر چلنے کی صلاحیت اور قوت دی۔

یہ قوت، جس نے خُداوند یسوع مسیح کو موت سے زندہ کیا۔ اور جو ہم میں ہے۔ اگر ہم یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے اُس کے پاس آنے کے لیے توبہ کرتے ہیں، تو کیا اِس بے ایمان زندگی اور پرانے راستوں سے ہمیں چھٹکارہ مل سکتا ہے۔ یہ روحانی اور ہمیشہ کی زندگی ہماری فانی زندگی میں ڈال سکتی ہے۔ ہم پرانے راستوں پر چلنے کے پابند نہیں ہیں۔ ہم مقروض کی قید میں نہیں ہیں۔ ہم عہد و پیمان کے احسان مند نہیں ہیں۔ ہم بندھن کی قید میں نہیں ہیں۔

اب مجھے کہانی بیان کرنے کی کوشش کرنے دیں۔ ہم ایک آدمی کے بارے میں جو جیل میں قید ہے اُس کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ وہ وہاں پر ہے؛ جہاں پر دیواریں موٹی ہیں؛ سلاخیں بڑی ٹھوس ہیں؛ اُن کے لیے بھاگنے کے لیے کوئی موقع نہیں ہے؛ اور دروازے بڑی زبردست چیزوں سے بند ہیں جن کو صرف باہر ہی سے کھولا جاسکتا ہے۔ یہاں پر ایک آدمی ہے جو قید میں ہے۔ وہ آزاد نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک جیل میں بند ہے۔ وہ بڑے اشتیاق سے کھڑکی میں سے دیکھتا ہے اور سرسبز کھیتوں کو دیکھتا ہے، لہراتی ہوئی گھاس، اور بہار کے موسم کے درختوں کو جھولتے ہوئے دیکھتا ہے، اور وہ سوچتا ہے، "اگر میں یہاں سے نکل سکا۔ اگر میں یہاں کے اندھیرے، مایوسی کی حالت سے آزاد ہو سکا۔ جب وہ ایسا سوچ رہا ہے۔ ایک آدمی دروازہ کھٹکھٹاتا ہے، چابی کو گھُماتا ہے، چٹخنی کو گراتا ہے اور کہتا ہے، " دوست تم آزاد ہو چکے ہو دروازہ کھل چُکا ہے جب تم چاہو یہاں سے

جا سکتے ہو" اسی طرح یہاں پر ایک اور آدمی اپنی جیل میں بیٹھا ہوا ہے، وہ باہر کی دُنیا کو دیکھ رہا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے، "اوہ، اگر میں آزاد ہو سکا، "اور باہر سے ایک آواز آتی ہے، " تم کھڑے ہوتے ہو اور یہاں سے باہر جانا چاہتے ہو؟ دروازہ کھلا ہے اور تم اب قید میں نہیں ہو۔" لیکن یہاں پر ایک شخص ہے جس میں جیل کی ذہنیت پختہ ہو چکی ہے۔ اور اُس کے اعتماد کو مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔ وہ صرف یہاں پر بیٹھتا ہے اور کہہ رہا ہے، " میں ہمیشہ قید میں رہوں گا؛ اور میں صرف ایک قیدی کے طور پر سوچ سکتا ہوں۔ میں یہاں سے نہیں نکل سکتا۔ یہ بہت اچھا ہو جائے گا۔ لیکن اپنے آپ کو مذاق کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ یہ نہیں ہو گا۔" ہم اپنے سر کو نوچتے ہیں اور ہم کہتے ہیں، " نقلی، یہاں سے نکلو، ویسے بھی تمہیں کیا ہو گیا ہے؟""

ہم ایمان پر چلتے ہیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر

یہ تمثیل کا ایک کمزور طریقہ ہے جو پولوس رسول یہاں کہنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کوئی تم سے تبدیل ہو چُکا ہے، اگر تم خُدا کے فرزند ہو۔ زنجیر جس نے تم کو باندھ دیا ہے اور ہتھکڑی جو تمہارے بازوؤں پر تھی ٹوٹ چکی ہے۔ تمہارے ذہن پر حکمرانی کرنے والی قوت، اور شہوانی اور گمراہ کن رحجان جو تم میں ہے اور تمہیں ادھر اُدھر دھکیل سکتا ہے چلا گیا ہے۔ یسوع مسیح کی صلیب اور دوبارہ جی اُٹھنے کے وسیلے سے بندھن ٹوٹ چُکا ہے۔ اب تمہارے بازوؤں پر یہ زنجیریں نہیں رہیں۔ تم صرف سوچ سکتے ہو کہ تم وہاں ہو۔ اگر تم توبہ اور یسوع مسیح پر ایمان رکھنے سے خُدا کی طرف آتے ہو، تو تم ایک آزاد انسان ہو۔ تم راستبازی سے زندہ رہنے کی قابلیت اور اخلاقی کردار کے ناطے سے آزاد ہو۔ لیکن شیطان جانتا ہے۔ کہ انسان اپنی آزاد مرضی کے ساتھ پیدا ہوا ہے۔ اور ایک مشین نہیں ہے۔ جھوٹی بات پر یقین رکھتے ہوئے ہم گمراہ کیے جا سکتے ہیں۔ سچی بات پر یقین نہ کرنے سے بھی آپ کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ ایک انسان عمل کرتا ہے، حقائق کے مطابق نہیں بلکہ اُس بات پر جس پر وہ یقین کرتا ہے۔

انسانی اختیارِ خود مختاری بمقابلہ گناہ سے بائبل کے مطابق آزادی

میں کسی کو اُلجھانا نہیں چاہتا۔ یہ ایسی بات چیت نہیں ہے جس میں جسمانی تصور کی آزادی کو تقویت پہنچانا ہے۔ پاکیزگی کی خالص ترین حالت میں ہم ابھی تک خُدا کے اختیار کے نیچے ہیں۔ اور اُس کے احکامات کی پابندی کرتے ہیں۔ اختیار، شریعت پر عمل اور خود مختاری یہ سب چیزیں آزادی کے مطلب کو واضح نہیں کرتے۔ اختیار کے تحت رہتے ہوئے کوئی بندھن نہیں ہے۔ اگر یہ راستبازی اور انصاف کی قوت ہے۔ یہ صرف انسانی نظریہً ہے۔ جو ہمارے معاشرے میں زیادہ تر مشکلات کے پیچھے کارفرما ہے۔ لیکن ہم **گناہ کی قوت** سے **آزاد ہیں**۔ ہم کمتر چیزوں سے آزاد ہیں۔ جو ہمیں تمام زندگی اپنی گرفت میں رکھتی ہیں۔ اِس کے بعد ہم جسمانی قرض کے قبضے میں نہیں ہیں۔ **فضل آزاد مرضی کو ختم نہیں کرتا۔ اُسے آزاد کرتا ہے۔**

تاہم، یہاں پر کچھ جس کے بارے میں ہمیں سمجھنا ہے۔ صرف بندھن ٹوٹنے سے دروازے کھل گئے ہیں، اور انتظام مکمل ہو گیا ہے، اب یہ اِس بات کا پیچھا نہیں کرتی کہ اب انسان اخلاقی خود مختاری میں نہیں ہے۔ بعض اوقات یہ منکر اخلاقیات، جعلی مسیحی خیالات میں سکھایا جاتا ہے جن کے بارے میں واقع تم جان جاؤ کہ آزادی کیا ہے تو تم فوائد اور روشنی کی زندگی میں آ جاؤ گے۔ اختیارِ خود مختاری اور طرزِ حکومت کی اصطلاح میں یہ ظاہر ہو گا۔ یہ کیا ہے تمام اختیار اور فرض کا اندازہ لگا کر اِس سے ایک ہی بار فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ اِس قسم کی سوچ کی غلطی اور خطرے کا پولوس رسول نے ادراک رکھا۔ پس اُس نے روم کے لوگوں سے کہا کہ یہاں پر کچھ ہے جسے وہ سمجھ نہیں پائے۔ گناہ کی وجہ سے اُن کی زندگیوں میں مردہ پن ہونے سے، خُدا کے فرزندوں کے لیے اِس بندھن میں رہنا **ممکن** ہے، لیکن یہ **ضروری** نہیں کہ وہ ہمیشہ اِس راستہ پر رہیں۔ اِس سلسلے میں، اِس کو سمجھنا بھی لازمی ہے کہ خُدا کی شریعت کی وجہ واثرات کے نتائج ابھی تک اُن پر نافذ ہیں، اگرچہ بندھن ٹوٹ چُکا ہے۔

رومیوں 13:8 **کیُونکہ اگر تُم جِسم کے مطابق زِندگی گزارو گے تو ضرُور مرو گے:**

تم محسوس کر سکتے ہو۔ کہ یہ ایک تضاد ہے۔ اگر ایسا ہے، مجھے یہ بتانے دیں بوکھلاہٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ آئیں اُس انسان کی طرف واپس جاتے ہیں۔ جو جیل میں بیٹھا ہوا ہے۔ یہاں تک

کہ دروازہ بھی کھلا ہوا ہے۔اور باہر جانے کی اجازت بھی مل چکی ہے۔ کیا تم کوئی دلیل دیتے ہو کہ کچھ بھی تبدیل نہیں ہوا اُس آدمی نے جیل کو نہیں چھوڑا اور اِس موقع کا فائدہ نہیں اُٹھایا؟ وہ ایک آزاد آدمی ہے جہاں تک شریعت کا تعلق ہے۔، اور وہ پہلے قیدی تھا۔اب وہ صرف اور صرف اپنے ذہن کا قیدی ہے۔ شریعت نے اُسے نہیں پکڑا ہوا۔ شریعت نے اُسے آزاد کر دیا ہے۔ در حقیقت یہ ایک بہت بڑی تبدیلی ہے۔ وہ جب بھی چاہے اِس قید کو چھوڑ سکتا ہے۔ یہ حقیقت ہے۔ چاہے وہ اِس کا فائدہ اُٹھائے یا نہ اُٹھائے وہ اِس حقیقت کو تبدیل نہیں کرتا۔ جس نے اُس کو اِس حالت میں رکھا ہوا ہے۔ اگر وہ اسے پسند کرتا ہے۔ لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ کچھ بھی تبدیل نہیں ہوا۔ اِس کا صرف یہ مطلب ہے کہ اُس کے اعمال میں کچھ بھی تبدیل نہیں ہوا۔ کیونکہ اُس نے اِس انتظام کا فائدہ نہیں اُٹھایا۔ جو اُس کے لیے بنایا گیا تھا اور وہ موقع جو اُسے دیا گیا تھا۔ یہی پولوس کا وہ خوف ہے کہ جس کا تعلق مسیحی دُنیا سے تھا، اور خاص طور پر رومی کلیسیاء سے۔ پس وہ اُس نے اُن سے کہا، " اب سنو۔ اگر تم جسم میں جیتے ہو، تم مر جاؤ گے۔ میں کوئی دوسری صورت نہیں کہہ رہا۔ جسم کی پیروی تمہارے فانی بدن میں موت لے کر آئے گی۔ اور تمہیں واپس گمراہ اور زندگی کی کھوئی ہوئی حالت میں لے جائے گی۔ جو ہر اُس شخص کو نام دیتی ہے جو جسم میں زندگی بسر کرتا ہے۔ میں سادگی سے یہ کہتا ہوں کہ آپ کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" **"پس اَے بھائیو! ہم قرضدار تو ہیں مگر جِسم کے نہیں کہ جِسم کے مطابِق زِندگی گزاریں۔"** فضل اور آزادی کی سچائی جو اِس سے آتی ہے یہ ذہنیت اور نظریہ نہیں ہے۔ ہم آزاد نہیں ہیں کیونکہ ہم نے سمجھ لیا ہے کہ یسوع مسیح نے اِس کو ممکن بنایا ہے۔ **ممکنہ صورت** ہمیں مہیا کر دی گئی ہے لیکن ہم (اپنی زندگیوں میں) آزاد ہیں **کیونکہ ہم نے اِس صورت، امکان اور موقع سے فائدہ اُٹھایا ہے۔** اگر ہم جیل میں بیٹھنے جا رہے ہیں، ہم صرف اُس حد تک قیدی ہیں جس حد تک پہلے تھے۔ وجہ مختلف ہو سکتی ہے۔ اب یہ ایک خود ساختہ بات ہے، لیکن اِس کے باوجود، یہ ایک حقیقت ہے،

رومیوں 13:8 کیُونکہ اگر تُم جِسم کے مطابِق زِندگی گزارو گے تو ضرور مرو گے اور اگر رُوح سے بدَن کے کاموں کو نیست و نابُود کرو گے تو جِیتے رہو گے۔

"روح" بے شک، **روح القدس** ہے جس کے متعلق باب نمبر 8 کی آیت نمبر 2 میں پڑھتے ہیں، **"کیونکہ زِندگی کے رُوح کی شَرِیعت نے مسیح یِسُوع میں مجھے گناہ اور موت کی شَرِیعت سے آزاد کر دِیا۔"** مسیح میں زندگی کی روح کا اصول، گناہ اور موت کے اصول سے زیادہ بڑا ہے، روح القدس کی قوت کی طرف اشارہ ہے، ایمان اور فضل اور صلیب کے وسیلے سے کام کرتے ہوئے۔

Mortify کا مطلب ہے مر جانا۔ لفظ mortuary کا ماخذ بھی یہی ہے۔ اگر تم، روح القدس کے ذریعے سے، موت کی سزا دینا، پھانسی دینا اِس پرانے کردار اور اُس کی خواہش زندگی پر حکمرانی کرنا ہے، تم زندہ رہو گے۔ **جسم کے کاموں** کا مطلب یہ ہے۔

خیال کے سیاق و سباق کے ساتھ ہم ہمیشہ ایک جیسی اصطلاح کا استعمال کرتے ہیں۔ علمِ الٰہی اور اکیلے الفاظ سے باہر تعلیمات کو قائم کرنے کا رجحان تیار ہے۔ الفاظ صرف ذرائع ہیں۔ **جسم کے کاموں سے** مراد یہ ہے۔ مثال کے طور پر، **کمتر اور جسمانی چیزیں جو مسیحی اپنی زندگی میں کر سکتا ہے۔** یقینی طور پر یہاں پر جسم میں کچھ چیزیں ہیں۔ جو اچھے اور قابلِ قبول اور لازمی اور یہ بائبل کی طرف سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ جب ہم جسم کے اعمال کے لیے موت ڈالنے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ ہم ضرور تا اچھے وقت کے لیے پکنک پر جانے اور کھانے کا حوالہ نہیں دے رہے (اگرچہ اِن میں سے کچھ چیزیں کئی بار بُری بھی ہو سکتی ہیں۔) ہم اُن چیزوں کا حوالہ دے رہے ہیں۔ جو گمراہ فطرت یا پرانی مخلوق ہیں۔ وہ چیزیں ہیں۔ جن کی برائیوں کے طور نشاندہی کی گئی ہے۔ (جیسے کہ شراب نوشی، غیر اخلاقیت، افسران کے طرف سے بے عزتی، غصہ، خود غرضی، سخت دِلی، فرض سے غفلت اور اِس طرح کی اور اور۔ تاہم، یہ چیزیں، جو تم سے باہر آئیں۔ جس کا مطلب تمہاری سرگرمیوں سے ہی ہو، صلیب کے وسیلے سے نئے انسان میں زندہ رہنے کے لیے یہ موت سے علیحدہ ہونی چاہیے۔

تم محسوس کر سکتے ہو۔ کہ یہ بہت اُلجھا ہوا لگتا ہے۔ اچھا، آئیں اِس کو ایک مختلف اصطلاح میں دیکھیں۔ کیا درستگی کے سلسلہ میں تمہیں کہنا چاہیے یہ وہ نہیں جو غلط ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اتوار کی

شام کو دو لوگ ایک ہی وقت میں تمہارے دروازہ پر آتے ہیں۔ اور اُن میں سے ایک کہتا ہے، ''آئیں گاؤں میں چلتے ہیں۔ اور پیچھے اکٹھے بیٹھ کر حقہ پیتے ہیں۔'' دوسرا کہتا ہے، ''آؤ قرب وجوار میں سفر پر جاتے ہیں۔'' یا '' باسکٹ بال کھیلتے ہیں۔'' یا '' چرچ جاتے ہیں۔'' تمہیں دوسرے کی طرف جانے سے پہلے، پہلے کو نہیں کہنا پڑے گا۔ فیصلہ کرنا — یہی ہے جس کے متعلق ہم بات کر رہے ہیں۔

یردن کو پار کرنا

بائبل عظیم نجات کی تعلیم میں مخلصی اور پاکیزگی کے درمیان پہچان کا ایک عظیم ترین طریقہ ہے، بحیرہ قلزم کا بپتسمہ یا دریائے یردن کا بپتسمہ 1۔ کرنتھیوں 10: 14 **''اَے بھائیو! میں تُمہارا اِس سے ناواقف رہنا نہیں چاہتا کہ ہمارے سب باپ دادا بادل کے نیچے تھے اور سب کے سب سمندر میں سے گُذرے اور سب ہی نے اُس بادل اور سمندر میں موسیٰ کا بپتِسمہ لِیا۔ اور سب نے ایک ہی رُوحانی خوراک کھائی۔ اور سب نے ایک ہی رُوحانی پانی پِیا کیُونکہ وہ اُس رُوحانی چٹان میں سے پانی پیِتے تھے جو اُن کے ساتھ ساتھ چلتی تھی اور وہ چٹان مسیح تھا۔''** یہاں پر پولوس رسول بحیرہ قُلزم کی تجربے کی بارے میں بیان کرتا ہے۔ عبرانیوں کے خط میں (نئے عہد نامہ سب سے زیادہ نہ سمجھا جانے والا اور جو صلیب کی روشنی اور تکمیل میں پاکیزگی کی تشریح کے طور پر لکھا گیا)، یردن کا بپتسمہ پاکیزگی کی پہچان کے طور پر دیا جاتا تھا۔ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے جس کے بارے میں ہم یہاں پر بات چیت کر رہے ہیں۔ بیابان کے بنجرپن سے باہر نکل کر پھلدار تجربے میں جانے کے سلسلے میں، کسی کو بھی بپتسمہ (موت، دفن ہونا اور دوبارہ جی اُٹھنا) لیناضروری ہے یہ معاملہ بھی نجات کے معاملے کی طرح ہی ہے، لیکن مختلف مقاصد اور نتائج کے ساتھ۔ جیسا کہ عبرانیوں 10،9:4، وہ شخص جو مسیحی کی کثرت کی زندگی کی اچھی جگہ میں داخل ہو گا وہ اپنے کاموں کو پورا کرے گا۔ حالانکہ پرانے راستوں کا جسمانی مذہب اور، اپنے آپ کو اپنی زندگی کی جسمانی ہار تسلیم کرنے کے ذریعے یسوع مسیح کے آرام میں داخل ہوں۔ جیسا کہ اب میں اسے سادہ بنانے کی اُمید کرتا ہوں۔ یہ نئے عہد نامہ کی کلیسیاء کے پانی کے بپتسمہ میں سچائی شامل ہے۔ پرانے راستے سے

انکار اور نئے کی پیروی ایک داخلی معاملہ نہیں ہے۔ دِن بہ دِن چیزیں انفرادیت پسند بن رہی ہیں، لیکن یہ ایک خارجی بات بھی ہے۔ اگر تم یسوع مسیح کے پیروکار ہو، پھر تمہیں اپنے زندگی ایک نقطہ پر، ایک فیصلہ لینا ہوگا اور ذمہ داری لینا ہوگی۔ تمہارے لیے یہ پسند کھلی ہے۔ اگر تم نے اپنی زندگی میں تبدیلی لانا ہے تو تمہیں یہ کرنا ہے۔ یہ اُس آدمی کی طرح ہے جو کہتا ہے، ''میں اِس جیل میں اب نہیں رہوں گا۔ میں یہاں سے نکل جاؤں گا۔'' ہو سکتا ہے کہ اگلی جیل میں شخص کہتا ہو، ''دوست، تم باہر نہیں جا سکتے، میں نے ایسا کرنے کی بہت دفعہ کوشش کی ہے۔'' تم کہہ سکتے ہو، ''ہاں، مجھے ڈر ہے کہ تم ٹھیک کہتے ہو،'' اور تم واپس جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔ یا تم جواب دے سکتے ہو، ''لیکن تم سمجھتے نہیں۔ میرا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جو قوت مجھے یہاں روکے ہوئے تھی وہ ختم ہو چکی ہے''

سچائی تمہیں آزاد کرے گی

اِن پرانے طور طریقوں کو موت کے حوالے کر سکتے ہیں پھر ہم زندہ ہو جائیں گے۔ یا ہو سکتا تم اِس بات کو کسی اور طریقے سے سمجھو۔ یہاں پر اصطلاح اہم نہیں ہے۔ لیکن یہ یاد رکھیں: **تعلیم یہ ہے۔** وہی لفظ استعمال کریں جو تم چاہتے ہو، لیکن سچائی کی بصارت کو رد نہ کریں۔ کیونکہ **یہ وہ سچائی ہے** جو ہمیں آزاد کر سکتی ہے۔ یہ بہت سے لوگوں کے ساتھ ہوا ہے۔ انہوں نے بائبل کی اصطلاح کو تبدیل کیا ہے، اور اِس عبارت میں انہوں نے **نقطہ کو کھو دیا ہے اور سچائی کو کھو دیا۔** بہت سے لوگوں نے بائبل اور سچائی کے متعلق سوچا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں، گھروں کا ڈھیر لے لیا ہے، وہ اپنے دِنوں، سالوں اور مواقع کے ساتھ سب کچھ کر رہے ہیں۔ وہ نئی زندگی جینا چاہتے ہیں۔ بائبل کہتی ہے کہ **اگر رُوح سے بدَن کے کاموں کو نیست و نابُود کرو گے تو جِیتے رہو گے۔** تم اب اِسے کر سکتے ہو کیونکہ تمہاری زندگی میں قوت ہے جو گناہ اور موت کی قوت سے زیادہ عظیم ہے۔ یہ صلیب اور دوبارہ زندہ ہونے سے آنے والی قوت ہے۔ یہ تمہارے ایمان اور توبہ کے نتیجے میں ہوا۔ یہ وجہ اور اثر والی بات ہے۔

خدا کی بہم رسانی کام کرتی ہے

اگر تمہاری جگہ پر بجلی کام کر رہی ہے، اگر سوئچ بالکل ٹھیک کام کر رہا ہے، اگر تم وہاں جاتے ہو اور اگر تم نے سوئچ کو دبایا۔ اگر سوکٹ میں اچھا بلب جل رہا ہے۔ اور اگر سوکٹ اور سوئچ میں اچھا تعلق ہے، تو روشنی ہو جائے گی۔ کیا تم اِس بات پر یقین کرتے ہو؟ اچھا تمہیں یہ کرنا چاہیے کیونکہ تم روزانہ ایسا کرتے ہو۔ کیا تم نہیں کرتے؟ **"اگر رُوح سے بدَن کے کاموں کو نیست و نابُود کرو گے تو جِیتے رہو گے۔"** تم خُدا کی اِس کی زندگی کو اپنے بدن میں کام کرنے دو گے۔ یہ دلائل کے قابل مسئلہ نہیں ہے۔ یہ بحث کرنے کا بیان نہیں ہے — "میں کہتا ہوں کہ تم رہو گے، تم کیا کہتے ہو؟" یہ خُدا کی طرف سے قسمت کا اعلان ہے۔ **تم زندہ رہو گے!** یہ کام کرتا ہے۔ یہ میرے لیے کام کرتا ہے۔ اِس نے ہمیشہ کام کیا ہے — کسی بھی شخص کے لیے اور ہر شخص کے لیے — اگر یہ حالات ملتے ہیں۔ کیا تم اِس بات پر یقین کرتے ہو؟ اگر اِس نے تمہارے لیے کام نہیں کیا، تو اِس کا مطلب ہے کہ تم اِس بات کی کوشش نہیں کی۔

اصل جھوٹے

اِس بات کو سمجھنا بہت ضروری ہے کہ یہ سچ ہے، کیونکہ یہ شیطانی چالوں میں سے ایک کہ تمہارے اعتماد کو متزلزل کیا جائے۔ "تم یہ نہیں کر سکتے۔ تم راستباز بن کر خُدا کو خوش کرنے جا رہے ہو۔ کیا یہ دوسروں کے لیے ایک اچھی مثال ہے؟ ہاہ! کون یہ سوچتا ہے کہ تم مذاق کر رہے ہو؟ چلو، کیا یہ ایک مضحکہ خیز تجویز نہیں ہے؟ یہ صرف مذہبی فصاحت و بلاغت ہے۔ تم جانتے ہو کہ جب بھی تم کوشش کرو گے یہ ہمیشہ تمہارے لیے کام نہیں کرنے والی اور وہ تمام چیزیں جو تم کرتے ہو۔" اگر کوئی ابلیس، اِس طرح کے حملوں سے جو ہمارے اعتماد کے خلاف ہیں سے محتاط نہیں ہے تو یہ انجیل کے بنیادی دعویٰ کو دھندلا سکتا ہے۔ یسوع مسیح گناہ گاروں کے لیے مرا۔ اُس نے بنی نوع انسان کے گناہ اپنے اوپر لے لیے۔ وہ مرا اور پاتال میں اُتر گیا، اُس جگہ پر جہاں پر سزا یافتہ رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ وہ سزا تھی جس کا وہ حقدار تھا۔ وہ زندہ ہوا کیونکہ اُس کو نجات کی قوت دی گئی بلکہ پاکیزگی کی قوت بھی۔ اپنے بچوں کی زندگیوں میں معافی کے اُس کے کام نے گناہ کی قوت کو توڑ دیا۔ یہ اُن کو چھٹکارہ دے سکتا ہے۔ اور مقصد، امن اور خوشی لاتا ہے۔ جو زندگی کا مطلب ہے۔

ہمارے فانی تجربات کی خلاصی مصیبتیں ہیں۔

ہم آسان زندگی کے متعلق بات نہیں کر رہے۔ نہیں۔ایک زندگی جو یسوع مسیح کے لیے گزاری جاتی ہے وہ آسان نہیں ہے،اور نہ اِس کے آسان ہونے کا کوئی ارادہ ہوتا ہے۔ لیکن اچھے ہونے کے سلسلے میں ہمیں اِس کے آسان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں صرف ایک وجہ کی ضرورت ہے۔ جو مضبوط ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ نیچے کی لکیر ہے۔ کہ ہم جیتیں گے۔ پھر تمام مشقت اور داغ اور آنسو جنگ کے لمحات اور کامیابیوں کے نشانات بن گئے۔اُس کی زندگی میں کتنا سچ ہے۔ ہم پاس بیٹھے ہیں۔اور بات کرتے ہیں۔ جب ہم کوئی خطرناک کام کرتے ہیں۔ یا کچھ بہت ہی زیادہ بھاری چیز اُٹھاتے ہیں۔اور بڑے ہی پیچیدہ کام کرتے ہیں،اور بڑے فخر کے ساتھ ہم کہتے ہیں،" لیکن ہم نے یہ کیا۔"اِن چیزوں کے مطلب کا ایک بہت بڑا حصّہ ہے۔ یہاں پر ہمیں کیا دیا جا رہا ہے۔وہ مہیا کیا جا رہا ہے جو ہمارے لیے بنایا گیا ہے۔ جو ناکام نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ناکام ہو گا۔ اگر ہم مہیا کی ہوئی چیزوں پر بھروسہ کرتے ہیں، تو پھر ہم ناکام نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ہم ناکام ہوں گے۔

رومیوں 14:8 اِس لئے کہ جتنے خُدا کے رُوح کی ہِدایت سے چلتے ہیں وُہی خُدا کے بیٹے ہیں۔

اگر تم نے،روح کے ذریعے سے، جسم کے اعمال کو موت دی تو تم زندہ ہو گے۔ایک بار پھر یہ بات لازمی طور پر یاد رکھنی چاہیے کہ اِس پیرا گراف کے الفاظ اِسی تناظر میں دیکھے جانے چاہیں ۔اور خیالات اور اُن تعلیمات کا جس کا پولوس رسول اظہار کرتے ہیں کا متن کے ساتھ ربط ہونا چاہیے۔ مسیحی زندگی کے چال چلن اور زندگی میں یقینی طور پر یہ پیغام صرف اُن کے لیے ہے جو ذلیل وخوار ہوئے یا پرانی فطرت کے کاموں کو موت دے دی گئی اور جو روح القدس کی راہنمائی میں چلتے ہیں۔خُدا کے بیٹے کی طرح کوئی بھی کام نہیں کرتا۔ جب تک وہ اُس طرح کا چال چلن نہ رکھے جس کے بارے میں خُدا نے کہا ہے۔اور اُس کی مرضی اور ارادہ کی پیروی نہ کرے۔ یہ اُس کی سوچ میں ہے کہ ہم خُدا کے بیٹے ہوتے ہوئے بات کر رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، ہم اپنے **چال چلن اور طور طریقوں** میں خُدا کے بیٹے ہیں۔ یہ پاکیزگی کا پیغام ہے۔ تمہیں ہمیشہ رہنے والی آزمائش کی واپسی

کے بارے میں ردِ عمل کا اظہار کرنا چاہیے۔اور نجات دیکھنے کی کوشش،اور دیکھنا شروع کرنا۔ یہ صرف ابتری، نا سمجھی اور تعلیم غلطی کا نتیجہ ہے۔رومیوں کے خط کے تیسرے اور چوتھے باب میں، جہاں پر نجات موضوع ہے،وہاں پر پولوس فرمانبرداری، روح میں چلنے جیسا کہ خُدا کے بیٹے کے لیے لازمی ہے کچھ نہیں کہتا۔ یہاں پر وہ ایمان بغیر اعمال کے، فضل بغیر اعمال کے، کی بات کرتا ہے،وہ کام جو منع کیا گیا ہے بطور ضرورت یا تصور۔ایمان اور یقین ——اور الگ—— یہ وہ مطلب ہے جس کی سبب سے ہم خُدا کے بیٹے بنے۔

لیکن اِس پیرا گراف میں، ہم پاکیزگی کی تعلیم کی بات کر رہے ہیں، جو پاک زندگی ہے۔ اِس معاملے میں، یہ اُن کے محسوس کرنے کے لیے یہ بہت ضروری ہے جو خُدا کے بیٹے کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ پاکیزگی میں، جہاں پر روح کا کاموں پر زور دیا گیا ہے جو ہمارے زندگیوں میں ظاہر ہوتا ہے فرض کی غیر حاضری میں پاگیزہ کردار نہیں ہے۔صرف وہی جو روح میں چلتا ہے وہ اپنی زندگیوں میں خُدا کی شبیہ کو ظاہر کرتے ہیں۔

رومیوں 15:8 کیونکہ تُم کو غُلامی کی رُوح نہیں ملی جِس سے پھِر ڈر پَیدا ہو بلکہ لے پالک ہونے کی رُوح ملی جِس سے ہم ابّا یعنی اَے باپ کہہ کر پُکارتے ہیں۔

ناکامی کا خوف

راستبازی میں چلنا اور خُدا کے ساتھ زندگی گزارنے میں مشکل کا ایک حصہ یہ ہے کہ ناکامی کا خوف ہوتا ہے۔زیادہ تر لوگوں کے ساتھ یہاں پر خوف کے لیے تاریخی بنیاد ہے۔اُنہیں ہمیشہ ناکامی ہوتی ہے۔اُن کی کامیابی کی کوئی بھی کوشش کبھی بھی کامیاب نہیں ہوئی،اور جب وہ بیٹھتے ہیں اور بڑے لوگوں کی کامیابیوں کے باتیں سُنتے ہیں، یہ صرف اُن کے لیے احساسِ کمتری کا سبب بنتی ہے۔چاہے اُن ""عظیم"" انسانوں نے سچ بیان کیا ہے یا نہیں، یہی وہ اثر ہے۔یہاں پر ایک بندھن کی روح ہے اور ایک خوف کی روح ہے۔ ""یقینی طور پر، اگر میں عظیم شخص تھا——ایک عالم شخص——اگر میں ایک پاکباز شخص تھا، تو میں یہ کر سکا۔ لیکن یہ تمام چیزیں جو میرے لیے ہوتی ہیں۔مجھے کمتر اور خوف محسوس کرنا سکھاتی ہے۔وہ مجھے میری زندگی، مشکلات اور پریشان کن

معاملات کے متعلق سوچنے کے قابل بناتی ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے سُننا بھی پسند نہیں کرتا۔ یہ مجھے پریشان کرتی ہے۔ یہ مجھے مضطرب کرتی ہے۔ یہ مجھے دِق کرتی ہے۔ میں اِسے چھوڑنا چاہتا ہوں تاکہ میں آگے جا سکوں صرف دعویٰ ہے۔ کہ میں بالکل درست راستہ پر ہوں کیونکہ میں سست کاموں سے قابو نہیں کر سکتا۔"

بہت اچھا، یہ ہے جو شریعت (وہ پرانی خلاصی) نے ہمارے لیے کیا ہے۔ یہ متواتر ہمیں یاد دہانی کرواتی ہے۔ کہ ہم نے کیا اچھا نہیں کیا۔ لیکن یہ نقطۂ نظر نہیں ہے جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمارے پاس ہے۔ **" کیونکہ تُم کو غُلامی کی رُوح نہیں ملی جِس سے پھر ڈر پَیدا ہو بلکہ لے پالک ہونے کی رُوح ملی جِس سے ہم ابّا یعنی اَے باپ کہہ کر پُکارتے ہیں۔"**

لفظ "لے پالک" بڑا دلچسپ ہے۔ ہمارے معاشرے میں اِس کے مطلب کے بہت سے رنگ لے لیے ہیں۔ جیسا کہ یہ ایک جیسے نہیں ہیں۔ جیسے کہ بائبل نے اِن کو استعمال کیا ہے۔ آج کل اِس کا مطلب ہے کہ تم جائز بیٹے نہیں ہو، لیکن تم متبنیٰ تھے۔ لیکن بائبل کا یہ استعمال نہیں ہے۔ لیکن یونانی لفظ *huiothesia* (wee oth-es-ee-'ah) کا مطلب **کسی بطور بچہ اپنے خاندان میں جگہ دینا ہے۔** یہ لفظ ایک مجموعہ ہے: یہ لفظ *huios* سے آیا ہے جس کا مطلب ہے **بیٹا**، اور لفظ *tithemi* ، جس کا مطلب **اُمید سے ہونا ہے، آزاد زندگی گزارنے کے قابل ہو جانا، کسی کے سامنے گھٹنوں کے بل ہو جانا** اور **سو جانا۔** دوسرے لفظوں میں، اِس کا مطلب ہے **مکمل طور پر اپنے گھر میں ہونا، مکمل طور پر محفوظ ہونا، مکمل طور پر، میں بس جانا، میں پیدا ہونا۔** ہمیں بیٹے کا رُتبہ دے دیا گیا: **"اب ہم خُدا کے بیٹے ہیں"** (1۔یوحنا 2:3) لفظ *adoption* کا مطلب یہ ہے۔ جو یونانی میں استعمال ہوا ہے۔ اِس کا مطلب وہ نہیں ہے جو انگلش میں آج کل ہو رہا ہے۔ اور یہ اِس کا مطلب کبھی بھی نہیں رہا۔ اگر تم یہاں پر اِس کا مطلب سمجھنا چاہ رہے ہو۔ تو تمہیں انگلش زبان کی بجائے یونانی زبان کے استعمال کی طرف رُخ کرنا پڑے گا۔ انگلش زبان کے مستقل حوالے صرف الجھاؤ پیدا کر سکتے ہیں اور تمہیں گمراہ کر سکتے ہیں۔ یونانی میں یہ لفظ مکمل طور پر متضاد معنی رکھتا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ خاندان میں ایسے پیدا ہونا جیسا کہ باپ دادا کے نتیجے میں والدین کی

طرف جو خُدا ہے کی طرف سے ہوتا ہے۔ یہی ہے جو یہاں پر ترتیب دیا گیا ہے۔ تم خُدا کے خاندان میں پیدا ہوئے ہو۔ تم خُدا کے گھر میں بس گئے ہو۔ تم اِس میں مضبوط ہو گئے ہو، خُدا تمہیں باتیں اِس لیے نہیں بتاتا کہ تمہیں خوفزدہ کرے اور یا تم اپنے آپ کو غیر محفوظ خیال کرو۔ محبت سے باہر ہو کر وہ کہتا ہے، ''میرے پاس آؤ میرے بچو اور میری گود میں بیٹھو اور اپنی زندگی لے لو۔ میں کچھ چیزوں کی وضاحت کرتا ہوں جو میں تمہاری مدد کے لیے کر سکتا ہوں۔''

پھر بائبل کیوں ''منہ بولا بیٹا بنانے؟'' کو کہتی ہے

پھر، کیوں، لفظ 'لے پالک' استعمال کیا گیا ہے؟ یہ کیوں نہیں کہا گیا کہ ہم خُدا میں **پیدا** ہوئے ہیں؟ کیونکہ نقطۂ یہاں پر یہ ہے۔ کہ ہم خُدا کے پیدا ہوئے بچے نہیں ہیں۔ جیسے کہ یسوع مسیح تھا۔ بعد میں ہم اُس کے خاندان میں شامل ہوئے۔ یہاں تک، کہ ہم نئی پیدائش اور موت کے عمل سے اِس میں آئے، اور جدید اور لے پالک ہونے کے انسانی عمل سے نہیں آئے۔ یہاں پر مقصد یہ ہے کہ حقیقت پر نظر کو مرکوز رکھا جائے۔ جس کو ہم نے بطور بیٹے مکمل طور پر حاصل کیا اور قبول کیا۔ اور خوشی اور شُکر گزاری کا تجربہ کیا جو محسوسیت سے آتا ہے۔

''میرا شاندار، گرم جوش، دیکھ بھال کرنے والا، پالنے پوسنے والا، وفادار، عظیم الشان باپ''

لفظ abba ایک آرامی لفظ ہے یہ لفظ Papa کی طرح کا ہے۔ جو یورپ کی روایت سے لیا گیا ہے۔ Papa وہ لفظ ہے جو حقیقت میں لڑکیاں اپنے باپ کے لیے بولتی ہیں (لڑکے یہ کبھی کبھار ہی بولتے ہیں)۔ اور اِس کے پیچھے بڑی عزت، پیار، اُلفت اور محبت ہوتی ہے۔ یہ حقیقی طور پر ایک بڑا بامعنی اور قوت والا لفظ ہے، یہ اپنی ثقافت سے باہر بھی زندہ رہا اور موجود رہا۔ کیونکہ یہ لوگوں کے لیے بڑی شاندار اقدار رکھتا ہے۔ یہ لفظ abba ہے۔ یہ پرانی آرامی لفظ (جس کا مطلب ہے ''میرے پیارے ابّا جان، میرے ڈیڈی، میرے پاپا) یہ واضح کرتا ہے کہ یسوع مسیح کی انجیل کا رشتہ کس طرح کا ہے۔ اِس نے ہمیں باپ کے ساتھ ایک عزم دیا ہے۔ اگر آپ کبھی بھی اِس طرح کا رشتہ اپنے باپ یا اپنے بیٹے کے ساتھ رکھنا چاہیں۔، صرف اسے یاد رکھیں: اگر خُدا نے تمہیں اپنے شبیہ پر پیدا نہیں کیا تو تم اس طرح کے جذبات کا نہیں رکھ سکتے۔ بہت پہلے کوئی عورت یا

مرد کبھی اپنے بچے یا باپ کے لیے یہ محسوس کرے، خُدا اِس طرح محسوس کرتا ہے۔ اور اِس طرح کے پیارے، قیمتی، امیر، دِلی دوستی والا ہمارے ساتھ رشتہ رکھنا چاہتا ہے۔ خُدا کے لیے سنگین بے عزتی والی اور ناانصافی والی سوچیں نہ رکھو کہ جو تم اپنے بچوں کے لیے زیادہ خیال رکھتے ہو جیسا وہ رکھتا ہے۔ تجزیے کے آخر میں، اِس خواب کو محفوظ رکھنا تھا۔ کہ یسوع مسیح پیدا ہوا اور مرا اور دوبارہ زندہ ہوا۔ وہ اُس کے پاس آنا چاہتا ہے، اُس کی شاندار مہیا کی ہوئی چیزوں کو قبول کرتا ہے، اُس کی موجودگی کی خوشی مناتا ہے۔ جیسا تم اپنے بچوں کے ساتھ کرنا چاہتے ہو۔ یا اپنے باپ کی موجودگی میں کرنا چاہتے ہو۔ وہ تمہارے ساتھ چلنا چاہتا ہے اور عدن کو بحال کرتے ہوئے تمہارے ساتھ اِس طرح بات کرنا چاہتا ہے یہ نہ صرف مستقبل کی بلکہ حال کے بھی قبضہ میں ہے۔

باب نمبر28

رومیوں 16:8 رُوح خُود ہماری رُوح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔
رومیوں 17:8 اور اگر فرزند ہیں تو وارِث بھی ہیں یعنی خُدا کے وارِث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھائیں تاکہ اُس کے جلال بھی پائیں۔

ہمارے اندر ایک روح ہے جو خُدا کے روح کی طرح ردِ عمل دیتا ہے۔اور ہمیں اعتماد اور تحفظ کا احساس دیتا ہے۔یہ مقصد اور کارہائے نمایاں کی سوچ دیتا ہے۔روح گواہ ہے کہ ہم خُدا کے وارث ہیں۔ہر انسان اپنی زندگی سے باہر کچھ مفید، بامقصد اور بامعنی راستے دیکھ رہا ہے۔وہ زندگی کو پوری طرح ظاہر کرنے کا طریقہ دیکھ رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ موجودہ دور کے لیے ایک چیلنج ہے۔اور مستقبل کے لیے ایک اُمید ہے جو بامعنی ہے۔پھر وہ اپنے آپ کو اپنی وجہ کے بڑے عظیم انتساب کے ساتھ اور مستقبل کی عظیم اُمید کے ساتھ زندگی میں سے گزرے گا۔یہاں پر صرف ایک ہی راستہ ہے جو آ سکتا ہے۔اور وہ خدا کی بادشاہی کے ذریعے سے ہے۔صرف یہاں موجود رہنے کے لیے کوئی ایک حقیقت موجود نہیں ہے۔صرف خُدا کی بادشاہت ہی فنا سے بالاتر ہے۔یہ موت میں بدل جاتا ہے، جو کسی بھی دوسرے معیار کے لیے سخت منحوس ہے۔جو ہمیں اُس دوازے سے محروم کرتی ہے جس سے ہم بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔اِس کے ذریعے سے ہم اُس ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہوتے ہیں، اور وہ لامحدود طور پر بہت خوبصورت، بامعنی اور کامل ہے۔ایماندار مسیحی کے لیے موت اختتام نہیں ہے بلکہ یہ شروع ہے۔چرچ کے اِس پرانے گیت کے الفاظ یاد رکھیں:

یہ موت کا کوئی اندھیرا دروازہ نہیں ہے۔میرے لیے یہ زندگی کا سنہرا دوازہ ہے۔
ایک رشتے کے بعد دوسرا رشتہ ٹوٹتا جاتا ہے۔

پائیر زپلومین کہتا ہے کہ موت ایک شریف بھائی ہے۔ایک سند تقسیم کرنے کے دِن، ہم اپنی سند لینے کے لیے جانے والے تھے اور یہاں سے روانہ ہوئے۔روح القدس ہمارے پاس خُدا کی فرمانبرداری کے ذریعے آتا ہے۔ہم آسمان کی خزانوں کے وارث ہیں۔ہم خُدا کے وارث ہیں۔ہم

یسوع مسیح کے ساتھ وارث ہیں۔ ہر وہ چیز جس میں خُداوند یسوع مسیح خُدا کے فرمانبرداری سے وارث ہے، یسوع مسیح کے سبب سے ہم بھی اُن سب چیزوں کے وارث ہیں۔ لیکن یہ روح القدس صرف اُن لوگوں میں آتا ہے۔ جو یسوع مسیح میں اس نئی زندگی سمجھتے ہیں اور اِس کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور جو راستبازی کے ساتھ اِس سے منسلک ہیں۔ **"اور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں یعنی خُدا کے وارِث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھائیں تاکہ اُس کا جلال بھی پائیں۔"**

چوراہے پر

ہم اِس پیراگراف کی خوبصورتی اور قوت کی بات کو یاد کرنا کھو دیں گے۔ اگر ہم لفظ اذیت پر اپنی توجہ کو مرکوز کریں اور متن سے نظر ہٹا دیں گے۔ اذیتوں کے بارے میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے۔ اِس دُنیا سے مرضی کو الگ کرنے کی اِس خاص مثال پر نگاہ کو مرکوز کرنا اور خُداوند یسوع مسیح کے ساتھ پہچان بنانا ہے۔ اِس کا مطلب ذہنی کرب اور نامناسبت کے ساتھ شناخت بھی ہے۔ جو کہ موجودہ دور میں پرانی فطرت میں لائی جاتی ہے۔ ہم میں سے زیادہ تر لوگ جانتے ہیں۔ کہ وہ کیا ہے۔ میں نے لوگ دیکھے ہیں۔ جو یسوع مسیح کا کام اپناتے ہیں، انسان جو چرچ میں بطور بچے اُٹھ چکے ہیں۔ اور جو میرے پاس بڑے رازدارانہ طریقے سے آئے اور ایمان کے متعلق بہت سارے حقیقی جذبے بیان کیے۔ تاحال وہ دُنیا میں گئے۔ اور شیطان کی آگ میں دھکیلے گئے۔ وہ مذہبی، چرچ جانے والے لوگ کہلانا پسند نہیں کرتے۔ وہ تضحیک، تحقیر اور زخموں کو برداشت کرنا نہیں چاہتے اور وہ ایک فلاحی کام کرنے والے، بائبل کی دلیل دینے والے یا کسی کی طرح پہچانے جانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ غیر مذہبی انسان یہ اصطلاحیں مصیبت اور ذلالت کی کوشش کے لیے استعمال کرتے ہیں

(پلومین مذہب اور شاعری کے کام کے ہوائی قلعے تعمیر کرنے والا ایک شخص تھا۔ پائیر ز پلومین کی رویا، ایسی فطرت جس میں مصنف کے ساتھ دلائل ہیں، جو کہ عام طور پر ولیم لینگ لینڈ کی طرح کا سمجھا گیا) اور اُن کے لیے اپنی حقارت کا اظہار کرتے ہیں جو خُدا کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن وہ پیروی نہیں کرتے۔ بہت سے لوگوں کے لیے یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ میں اپنی زندگی میں ایک وقت کو یاد کر سکتا ہوں۔ جب میری زندگی میں اِس کا بڑا کردار تھا۔ لیکن پھر وہ وقت آیا۔ جب میں اِس فانی، بے

اعتدال اور دروغ گو دُنیا میں رہ رہ کر تھک گیا تھا۔ میں نے فیصلہ کیا۔ کہ میں خُدا کے لیے زندگی گزارنے کی کوشش کروں گا۔ ایک دفعہ جب فیصلہ ہو گیا۔ تو اِس نے اِس مسئلے کو بالکل ختم کر دیا کہ دوسرے کیا سوچتے ہیں۔ میں کسی فریب کے بغیر اور تمام تر سنجیدگی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ دُنیا میرے متعلق کیا کہہ رہی ہے مجھے یہ چیزیں زیادہ پریشان نہیں کر سکتی۔ میں زندگی کے راستے سے باہر آ گیا ہوں۔ اور درختوں کے نیچے بیٹھا ہوا ہوں۔ اور منصوبے بنا رہا ہوں (یا اِس طرح کے حالات) اور لوگوں نے میرے ایمان پر مجھے سرزنش کی۔ میں اُن کے بارے میں افسردہ ہو سکتا ہوں۔ میں واقعی اُنہیں بتانا چاہتا ہوں، اگرچہ ہمیشہ وقت پر نہیں ہوتا۔ یسوع مسیح کے ساتھ اپنی پہچان میں میں نے اُن کی نفرت کی تھوڑی سی بھی پرواہ نہ کی۔ میرا اِس سے تعلق کیا ہے۔ خُدا میرے بارے میں کیا سوچتا ہے اِس استحقاق کے بارے میں جو خُدا کے ساتھ اُس کی میز پر میرا بیٹھنا، اُس کا چہرہ دیکھنا اُس سے باتیں کرنا اُس کا ہاتھ تھامنا اور اُسے بطور باپ پہچاننا اُس کی بہت عظیم اہمیت ہے۔ اِس سے زیادہ کوئی چیز اہمیت کی حامل نہیں ہے کہ یہ اچھے احساسات رکھنا کہ یہ جانتے ہوئے آتے ہیں۔ کہ تم خُدا کے ساتھ درست چلتے ہیں۔ اور تم اُس کے ساتھ اپنی زندگی گزارتے ہو۔ اگرچہ تم ادھورے ہو۔ اُن وجوہات کی بناء پر جو درست ہیں اور اجر کے قابل ہیں۔ حال میں تم میں اعتماد ہے۔ اور مستقبل کے بارے میں اُمید ہے۔ یہی ہے جس نے زندگی کو بامعنی بنایا ہے یہی ہے جس سے مجھے فرق پڑتا ہے اُن کی نفرتیں جو نہیں سمجھتے، وجہ چاہے کچھ بھی ہو، وہ مجھے بالکل نہیں ڈرا سکتے۔ وہ تمام قسم کی بے وقوفیاں جو میں نے ترک کر دیں ہیں جو خُدا نے مجھے جھوٹے اجتماعوں کی کھوکھلی پرستش، خالی، بے ایمانی، کم عقلی، ڈرے ہوئے انسان کی وجہ سے دی تھیں؟ میں حکم عدولی، گستاخی، یا غصہ کرتا تھا، لیکن حقیقت میں اور سچائی سے بولتا ہوں جب میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ میں خیال نہیں کرتا کہ انسان مسیح کے ساتھ میری پہچان کے بارے جو بھی سوچتا ہے اُنہیں کہنے دو جو وہ کہیں گے، یہ کوئی معنی نہیں رکھتے۔ یہ وہی جس کے بارے کہا گیا ہے: **"اور اگر فرزند ہیں تو وارِث بھی ہیں یعنی خُدا کے وارِث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھائیں تا کہ اُس کا جلال بھی پائیں۔"** تمہیں اپنے ذہن کو جلا بخشنے کی ضرورت ہے تمہارے دوست کون ہیں۔ اور تمہاری پہچان کیا ہے۔ کیا تم کھوئے ہوئے یا ناخوش

لوگوں کے درمیان بیٹھنا چاہتے ہو۔ جو دوسرے کھوئے ہوئے، بے چین اور ناخوش لوگوں کے ساتھ میں قوت کی یقینی پیائش میں ڈھونڈتے ہیں۔ کیا تم اِس سے بھاگنا چاہتے ہو، خُدا کا بندہ ہوتے ہوئے چاہے کوئی بھی لعنتیں ملامتیں اِس زندگی میں آئیں ہو اُن کو برداشت کرو۔ اور کیا خُدا کی بادشاہی میں یسوع مسیح کے ساتھ اپنی پہچان ڈھونڈتے ہو۔ تمہیں یہ فیصلہ کرنا ہے۔ اگر تم پُر لطف، گرم جوشی اور تحفظ کے اچھے احساسات کو چاہتے ہو اور یہ جاننے کی یقین دہانی کہ تمہارا خُدا کے ساتھ اچھا میل جول ہے۔ اور تمہارے ساتھ سب کچھ اچھا ہے، تب تم خُدا کے ساتھ پہچان کے لیے راضی ہو سکتے ہو۔ تمہیں یسوع مسیح کے ساتھ فرمانبرداری کو قبول کرنا ہو گا۔ نہ صرف یہ کہ تمہیں **راضی** ہونا ہو گا۔ بلکہ تمہیں یہ **کرنا** ہو گا۔ پھر تمہارے پاس یہ امن ہو گا۔ اور تمہارے پاس دُنیا کی یہ ملامت بھی ہو گی۔ اُس کے ساتھ اذیتیں اور تکالیف بھی آئیں گی۔ یہ عملداری کا حصّہ ہے، لیکن یہ بڑی چھوٹی سی بات ہے۔ مقدس پولوس رسول، اِس فناپذیری، انسان کی انا، اور دوسری تمام چیزوں کے جلال اور شہرت والی دُنیا میں رہتے رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں:

رومیوں 18:8 کیونکہ میری دانست میں اِس زمانہ کے دُکھ درد اِس لائق نہیں کہ اُس جلال کے مُقابِل ہو سکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے۔

اگر کوئی صلیب کے دُکھ نہیں جھیلتا، تو وہ تاج نہیں پہن سکتا

ہاں، یہاں پر یہ آرام ہے؛ یہ روح؛ یہ چھٹکارہ ہمارے لیے بنایا گیا جس کے سبب سے ہم آسانی سے اور گھر میں محسوس کر سکتے ہیں۔ اور خُدا کے ساتھ اور اُس کی بادشاہت میں پوری طرح شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن تم یہ روح صرف اُس وقت لے سکتے ہو۔ جب تم اِس روح میں چلتے ہو۔ یہ آرام تمہارا ہو سکتا ہے جب تم روح کے مطابق چلتے ہو، جب تم خُدا کے ساتھ پہچانے جاتے ہو، اور جب تم فیصلہ لیتے ہو۔ کیونکہ ترجیحی اقدار اور یسوع مسیح کے ساتھ زندگی کی نیکی، تم خُدا کی منظوری کے سلسلے میں دُنیا کی لعنت ملامت برداشت کرنے کا فیصلہ کرتے ہو۔ میرے دوستو یہ اِس طرح کام کرتا ہے۔ تم اِس کے اِردگِرد کوئی راستہ نہیں پاتے۔ یہاں پر صلیب کی خلاف ورزی ہے۔ دراصل یہ خُدا کا بندہ ہوتے ہوئے کج نظری ہے۔ اور اگر تم خُدا اور اُس کی حضوری سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہو،

تم نے اسے صرف اِس طریقے سے کرنا ہے جیسے یسوع مسیح نے کیا، جیسے صدیوں سے خُدا کے لوگ کرتے آئے ہیں۔ تمہیں آکر اِس کو مضبوطی سے پکڑنا ہے؛ تم نے حقیقت میں اسے کرنا ہے کہ اُس کی اذیتوں اور مصائب کو لوگوں کو بتا کر اُس کے ساتھ حکومت کرنا اور اُس جلال میں شریک ہو جانا ہے۔

باب نمبر29

مخلصی اور نئی مخلوق

ہم خُدا کی مخلصی کی بات کر رہے ہیں جو خُدا نے ہمارے لیے پرانے طریقوں طور طریقوں سے دی۔ میں تمھیں کار آمد اور با معنی زندگی کی قوت اور مکمل زندگی دے سکتا ہوں، تاہم سخت اور اذیتوں کے ساتھ اُن کے لیے ہو سکتا ہے۔ یہ مخلصی خُداوند یسوع مسیح، اُس کی صلیب اور اُس کے جی اُٹھنے کے ذریعے سے ہے۔ یہ زندگی ہے جو اچھی ہے، اِس کا مقصد ہے، اور اِس میں مسقبل کے لیے خوشحالی ہے۔ اِس نقطہ پر مقدس پولوس رسول موجودہ دور کی اذیتوں کے خیال کو گفتگو میں داخل کرتا ہے۔ اور مستقبل میں کامیابیوں اور جلال کے تعلق سے وہ کیا لاتے ہیں۔ وہ ہمیں موجودہ وقت کو قبول کرنے کی طرف بلاتے ہیں۔ ہماری موجودہ حالت میں دو تخلیقات ہیں (پرانی اور نئی)۔ ہمیں نئی میں زندگی گزارنے کے لیے فیصلہ کرنا چاہیے۔ اگرچہ یہ پرانے کی قیمت پر ہے۔ فانی انسان اور رومانوی خیال کے ساتھ، ہمیشہ سے اِس کو بہتر کرنے کے لیے کوشش ہونی چاہیے۔ انسان دوست ہمیشہ سے اِس کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ چیزیں اتنی بُری نہیں ہیں جتنی نظر آتی ہیں۔ وہ چیزوں کے کمتر پہلو کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور صرف اچھے حصّوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ بیچنے کی ایک چال ہے۔ اگر تمہیں بُرا نہ لگے تو، چیز کو اِس طرح دکھانا کہ جیسے کے یہ بہت خوبصورت ہے (ایسے کہ جیسے اِس کے کوئی منفی پہلو ہیں ہی نہیں)، اور ہم سے اِس کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ بائبل کی سچائی اور انسان دوستوں کے خیالات میں ایک بہت بڑا فرق یہ ہے کہ بائبل یہ نہیں کرتی۔ اگر خُدا ہمیں کوئی بھی چیز ہمیں بتاتا ہے۔ فرق یہ ہے خُدا ہمیشہ ہمیں سچ کہتا ہے۔

اذیتوں کی ناگزیریت اور ضرورت

مسیحی زندگی کے مسئلے کے لحاظ سے میں سوچ رہا ہوں۔ خُدا کے ساتھ پہچان، نئی زندگی رکھتے ہوئے، اپنے اندر امن رکھتے ہوئے، خُدا کی مرضی کو حاصل کرتے ہوئے، اور مقدسوں کی میراث حاصل کرتے ہوئے —— یہ وہ تحائف ہیں۔ جو صرف مشکل اور اذیت کے ذریعے سے جیتے جاتے ہیں۔ موجودہ

دور میں اذیتیں جو تمہاری مرضی کے نتیجے میں تم میں لائی گئی ہیں پرانی زندگی میں ظاہر ہوئیں اور نئی زندگی میں یسوع مسیح کے ساتھ پہچانی گئیں۔

تم بھی دور ہو جاؤ گے؟

یہ اکثر نشاندہی کی گئی ہے کہ جانی زندگی میں ہماری موجودگی ہر طرح سے اذیتوں میں سے ایک ہے، اور کسی بھی موقع پر ہم اذیت سے بھاگ نہیں سکتے۔ یسوع مسیح کی خاطر اذیت سہناؤ دنیا کی کسی بھی اذیت سے زیادہ بہتر ہے، جو بغیر کسی اجر کے موت لاتی ہے۔ جو یقینی طور پر سچ ہے اور اِس کا تمام تر نقطہ یہ ہے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ پھر بھی، ہمیں یہ لازماً واضح کرنا ہے۔ کہ خُدا کی خدمت کرنے کی قیمت ہے۔ یہ ایک مسئلہ ہے کہ ہمیں اِس بارے میں سوچنا ہے اور ایک مسئلہ کہ ہم ایک مضبوط اور جانے بوجھے فیصلے اور ذمہ داری سے داخل ہوں۔ تمہیں اپنی زندگی ایک لائین پر ڈالنی ہوگی۔ تمہیں کچھ چیزیں ترک کرنا ہوں گی (یہاں تک کہ وہ پوری بھی نہیں اُترتی نہ ہی وہ چیزیں جو تم میں قطع امن اور خوشی لاتی ہیں) جو فانی انسان کے لیے با معنی ہیں۔ تمہیں کاروبار بنانا ہے۔ یسوع مسیح ہمیشہ اپنے شاگردوں کو یہ سکھاتے تھے۔ بیٹھو اور اِس کی لاگت کا اندازہ لگاؤ۔ اگر تم نہیں سوچتے کہ تم اِسے کر سکتے ہو، تو پھر، اسے نہیں کر سکتے۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اگر تم اِس سے بیزار ہو، تو واپس جاؤ، یسوع مسیح نے اُنہیں کہا۔ اُس نے کسی سے بھک نہیں مانگی کہ اُس کی پیروی کرے۔ تم نے کبھی نہیں سُنا کہ یسوع مسیح نے کہا ہو۔" اوہ، مہربانی کر مجھے چھوڑ کر نہ جانا، میں تم پر اعتماد رہا ہوں، تم جانتے ہو،" اور تم کبھی نہیں کرو گے۔ خُدا وہ کرنے جارہا جس کے کرنے کا اُس نے ارادہ کر لیا ہے۔ وہ انسان سے محبت کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اُس کے پاس آیا جائے۔ وہ جلال اور کامیابیوں کو اُن کے ساتھ بانٹنا چاہتا ہے۔ لیکن انسان ایسا کرنا نہیں چاہتا۔ پس یہ انسان کے لیے کتنا خطرناک ہے۔ ہمیشہ اُس کے ساتھ غیر اخلاقی باتیں رہی ہیں —— خُدا کی بادشاہی اور ایمان کا انعام جتنے کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اندھیرے کی بادشاہی سے باہر آیا جائے۔ اِس کا مطلب ہے کہ پرانی زندگی کو ترک کر دیا جائے، پرانی فطرت کو مار دیا جائے، فانی بادشاہت میں اذیتیں اور یسوع می خاطر قربانیاں دی جائیں۔ تم دونوں راستوں پر نہیں چل سکتے۔ یہ راستہ یا وہ راستہ۔ تمہیں اپنا ذہن بنانا ہوگا۔ کہ تم اپنی زندگی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا تم اپنی سالمیت کی زندگی کے ساتھ اور اندر عزت داری اور ایمانداری چاہتے

ہو؟ یا تم چاہتے ہو کہ بے ایمانی، کم ضرفی اور بزدلی کے ساتھ ساتھیوں کی طرف سے عارضی تعریف، سر کشی یا اِس طرح کی دوسری چیزیں جو لعنت اور مرتی ہوئی مخلوق لاتی ہیں کو خریدنا چاہتے ہو؟ اگر تم وہ ہو جو سوچتے ہو کہ تم دونوں کام کر سکتے ہو، تو تم جھوٹ کی بدترین حالت میں رہ رہے ہو۔ دُنیا کی اذیتیں موت لاتی ہیں۔ تم خُدا کی پیروی سے انکار کر سکتے ہو۔ تم صلیب کی اذیتوں کا انکار کر سکتے ہو۔ تم یسوع مسیح کے ساتھ پہچان بنانے میں ناکام ہو سکتے ہو۔ تمھیں یہ ذلت اُٹھانا نہیں ہو گی۔ تمھیں اُن لوگوں کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا جو تم پر لاٹھیاں اُٹھائے ہوئے ہوں۔ تمھیں صلیب کی مصیبتوں کے ساتھ کھڑا نہیں ہونا پڑے گا۔ لیکن تمھیں اذیتیں سہنا ہوں گی۔ تم جو بھی کرو گے وہ ادھر اُدھر دیکھا جائے گا۔ ٹوٹے ہوئے گھر، کھوکھلی زندگیاں، المناک نظریں، بے صبری اور پریشانی دیکھیے۔ معنی تلاش کرنے کی کوشش میں لوگوں کی بے وقوفیاں دیکھیں۔ وہ اپنے آپ پر زبردست ذہن، جذباتی اور جسمانی تباہی لاتے ہیں——اور کس لیے؟ اُن کو وہ نہیں دیا جا رہا جس کو حاصل کرنے وہ یہ کر رہے ہیں، اور یہ مسقبل کے لیے کچھ بھی پیش نہیں کر رہی۔ کوئی اُمید نہیں ہے۔ دوسری طرف، صلیب کی مخصوص اذیتوں کو جھیلنا۔ اور یسوع مسیح کے ساتھ پہچان میں ہوتے ہوئے اذیتیں سہنا تمھیں اندرونی طور پر کچھ دیتا ہے اور مستقبل کے لیے اُمید کی پیشکش کرتا ہے:

رومیوں 18:8 کیونکہ میری دانِست میں اِس زمانہ کے دُکھ درد اِس لائق نہیں کہ اُس جلال کے مقابِل ہو سکیں جو ہم پر ظاہِر ہونے والا ہے۔

زندگی عارضی ہے۔ یہ کوئی خادمانہ زبان نہیں ہے، لیکن یہ واضح حقیقت ہے۔ یہاں پر اِس دُنیا کے سینکڑوں ہزار، شاید میلین، نشان لگے قبرستان کے مناظر یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ زندگی عارضی ہے اور یہاں پر صرف وقت گزار رہے ہیں۔ تم ایک شہر سے دوسرے شہر میں اُن کی کچھ کو بتائے بغیر نہیں جا سکتے۔ ایک دِن تم خُدا کے سامنے کھڑے ہونے والے ہو۔ اور ابدیت اصل مسئلہ بننے والی ہے۔ اور پھر کیا ہو گا؟ یہی ہے وہ ایشو، تم دیکھتے ہو۔ ایک ایماندار کے لیے، یہ جلال ہو گا۔ جو ہم میں منکشف ہو گا۔ موجودہ دور کی اذیتوں کو تبدیل کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے جو ہمیں قائم رکھے گا۔ کیونکہ ہم امور کے متعلق سمجھ رکھتے ہیں۔ اور قربانیاں دینے کے لیے راضی ہیں۔

کائنات دردِ زہ میں ہے

اب پولوس رسول خُدا کی مرضی، خُدا کی رحم دلی، خُدا کی بھلائی اور خُدا کی پیروی کا فہم جیسے امور میں بسا رہنا چاہتا ہے۔ وہ چھوٹے راستوں کو رد کرنے کے بارے میں کہہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ موجودہ دور کی کچھ مشکلات کا اُس سے تعلق ہے وہ اُنہیں بہت سے طریقوں سے کرنے جا رہا ہے۔ جس پر اب ہم غور کرتے ہیں۔ وہ اِس سے تھوڑا مختلف ہے۔ وہ خُدا کے ہمارے بارے میں منصوبہ کے متعلق بات کرنے والا ہے۔ کہ اِس کی روشنی میں کس طرح اِس زندگی کا مطلب ہے۔ خُدا کے منصوبے سے اختلاف کرنا کتنا کمزور ہے۔ یہی بات وہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ وہ اِس بات کی طرف اشارہ کرکے بنیاد رکھنا چاہتا ہے۔ کہ ہمارے ارد گرد گمراہ انسان کی یہ ایک گواہی ہے۔

رومیوں 19:8 کیونکہ مخلوقات کمال آرزو سے خُدا کے بیٹوں کے ظاہر ہونے کی راہ دیکھتے ہیں۔

لفظ creature (مخلوق) کا ترجمہ the creation (تخلیق) بھی کیا بھی کیا گیا ہے۔ اور یہاں پر حقیقی نقطہ یہ ہے۔ ”creation“ سے ایماندار نہ توقعات یہی ہیں۔ creation کیا ہے؟ جب باغِ عدن میں خُدا کے خوف بغاوت کی گئی تو گمراہ انسان سے متاثر ہو کر خُدا نے تخلیق کیا تھا۔۔۔ مادی زمین اور تمام پودے اور اِس کے کے اوپر جانوروں کی زندگی۔۔۔ یہ ”تخلیق“ ہے۔ یہ انسان کے گناہ اور باغ سے نکالے جانے اور خُدا کے زمین پر لعنت ڈالنے کے بعد تک نہیں تھا۔ اُس نے پیدائش تیسرے باب میں کہا ہے۔ ” آدم تمہاری خاطر زمین لعنتی ہوئی اِس پر اونٹ کٹارے اور کانٹے پیدا ہوں گے اور تو اپنے منہ کے پسینے کی کمائی کھائے گا۔ جب تا خاک میں چلا نہیں جاتا کیونکہ تو خاک سے لیا گیا اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا۔“ گمراہی کی وجہ سے یہ لعنت انسان پر آئی بلکہ یہ گمراہی کی وجہ سے تمام مخلوق پر آئی۔ ” **تو اونٹ کٹارے اور کانٹے اگائے گی۔** “ یہاں پر یہ اشارہ نہیں ہے کہ گمراہی سے پہلے جانور گوشت خور ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کا شکار کریں گے۔ یہاں پر یہ اشارہ نہیں ہے کہ درخت پرانے اور بوڑھے بھی ہوں گے گلیں سڑیں گے اور گریں گے بھی۔ باغ کی کاملیت گندگی، گلنے سڑنے اور مرنے کے عمل سے محفوظ تھی۔ موت خُدا کے خلاف انسان کی بغاوت کی وجہ سے آئی۔ پس خُدا نے مخلوق پر موت لاگو کی۔

نئی مخلوق دردِزہ اور مشقت سے آزاد پیدا ہوئی

خُدا نے یہ کیوں کیا؟ مخلوق میں کوئی گناہ نہیں تھا۔ نہیں، لیکن ہر چیز فنا پذیری اور خُدا کی کمالیت میں قائم ہے۔اور ہر چیز اپنی ترتیب اور تخلیقی مقصد کے ساتھ موجود اور شامل ہے۔ خُدا نے انسان کے رہنے کے لیے یہ زمین بنائی اِسی وجہ سے یہ کائنات یہاں ہے۔اور ایک دوسری وجہ ،اُس نے انسان کی خوراک کے لیے اِس زمین پر سبزیاں اور پھل دار درخت اُگائے اور زمین کی خوبصورتی کے لیے بغیر پھلوں کے درخت زمین کی خوبصورتی کے لیے اُگائے۔اُس نے ستارے، سورج، چاند اور دوسرے اجرامِ فلک آسمان پر بنائے۔تاکہ زمین پر روشنی ہو اُس نے نشانات بنائے تاکہ موسموں، سالوں اور دِنوں کی پہچان ہو۔ یہ سب کچھ اُس نے انسانوں کے فائدے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بنائے۔زمین کی قسمت ——اِس کی تخلیق کا مقصد —— خُدا کی شبیہ والے انسان کی خدمت کے لیے تھا۔انسان کے خیال میں یہ ایک الجھاؤ ہے۔دُنیاوی انسان ملحد خیالات پر پورا اُترتا ہے۔آج کل بے ادب، بے احترام تصورات میں انسان زمین پر زمین کے فائدے کے لیے ہے۔ ہم زمین کے لیے آئے ہیں۔ ہم زمین کا احترام کرتے ہیں۔ زمین ہماری خالق ہے۔ اور ہم اِس کی بھلائی کے لیے ہیں۔ یہ بے شک سچ نہیں ہے۔ یہ سچائی کے بالکل مختلف ہے۔زمین انسان کے لیے خلق کی گئی۔اور خالق کی طرف سے انسان کو حکم اور اجازت دی گئی ہے کہ اسے ماتحت کرو اور اسے محکوم بناؤ۔انسان زمین کے لیے بالکل نہیں بنایا گیا۔اِس استحقاق اور اختیار سے ذمہ داری اور نتائج آئے۔انسان اِس زمین کا ذمہ دار تھا۔زمین کی قسمت بڑی پیچیدگی سے انسان کے ساتھ گندھی ہوئی ہے۔ ا،س لیے جب انسان گمراہ ہوا تو خُدا نے اِس کو دیکھتے ہوئے اپنی بھلائی کی خوبی کی وجہ سے کہا۔" میں بالکل وہی موت زمین پر بھی لاؤں گا یہ غیر ارادی ہو گا۔ کیونکہ یہاں پر جانوروں نے گناہ نہیں کیا۔ سورج، چاند اور ستاروں نے گناہ نہیں کیا۔ آدمی نے گناہ کیا۔اور اُمید ہے کہ ایک دِن میں غیر ارادی طور پر میں موت اور کرپشن کا بندھن اِس پر سے توڑ دوں گا۔اور اِس کو رہائی دوں گا۔اور اِس طرح زمین اور آسمان اُس مقصد کا احساس کریں گے۔ جس مقصد کے لیے اسے تخلیق کیا گیا ہے—— یہ بسنے کی جگہ، خادم اور انسان کی ساتھی بن جائے گی۔

رومیوں 20:8 اِس لئے کہ مخلُوقات بطالت (بطالت کا مطلب ہے جہالت، نالائق ہونا، حاصل کرنا، پورا کرنا) **کے اِختیار میں کر دی گئی تھی۔ نہ اپنی خُوشی سے بلکہ اُس کے باعث سے جِس نے اُس کو۔ اِس اُمید پر بطالت کے اِختیار میں کر دِیا۔**

اپنے طریقے سے، پوری مخلوق نے اُس دِن کے انتظار کی سچائی کو ظاہر کیا۔ جب تبدیلی آئے گی۔ مقدس پولوس رسول نے کہا ہے کہ ہم اُس دِن کو دیکھتے ہیں۔ جب اجرام فلک شدت کی حرارت سے پگھل جائیں گے زمین پر کے تمام کام جل جائیں گے اور تباہ ہو جائیں گے اور آسمان بڑے شور کے ساتھ گزر جائیں گے۔ اور یہ تمام چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ اور پھر یہ نہیں ہوں گی۔ وہ لوگ جو اِس بات کی تعلیم دیتے ہیں۔ کہ زمین تباہ و برباد نہیں ہو گی۔ وہ اپنی اِس مخالفت کی وجہ سے گناہ گار ہیں۔ وہ بائبل کی بڑی لازمی اور وضاحت شُدہ سچائی کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ —— یہ پرانے میں مرنا اور نئے میں جنم لینا ہے۔ زمین کو محفوظ کرنا اُن کی جاہلانہ خواہش ہے۔ اُن کو اِس سے صرف اُمید ہے کہ یہ ہمیشہ موجود رہے گی۔ لیکن چونکہ تخلیق کے معاملے میں، چھٹکارہ غیر ارادی ہے۔ وہ صرف اپنے ذہن کے مطابق اسے کرتے ہیں۔ یہ تخلیق کو تباہ نہیں کرے گی۔ لیکن جو اِس طرح کی تعلیم دیتے ہیں۔ اُن کے لیے یہ بہت بُرا ہے۔ ہم اِس کو مستحکم کرنے اور پرانے کو تھوڑا کرنے کی کوشش پسند نہیں کرتے۔ کیا تم نوے سال کے ہونا پسند کرتے ہو۔ اور پھر اچانک خُدا نے کہا، " میں تمہارے اندر بداعمالی کا سلسلہ روک دوں گا۔ " میں اِس ٹوٹی ہوئی ٹانگ کو مضبوط کر دوں گا۔ میں تمہاری آنکھوں کی آدھے روشنی بحال کر دوں گا۔ میں تمہیں اسی حالت میں ہی منجمد کر دوں گا۔ اور ایسے ہی جانے دوں گا۔ اور ہمیشہ کے لیے تمہارا السر، تمہاری تھکاوٹ، تمہارے اعضاء اور اسی طرح سب کچھ ویسے ہی رہے گا۔ کیا یہ ہے جو تم چاہتے ہو؟ کیا تم زمین کے ساتھ یہ چاہتے ہو؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ زمین ہمیشہ بگڑی اور آلودہ رہے اور دوسری فرسودگیوں اور فناپذیری اس پر آئے۔ بے شک نہیں۔ چاہے ہم یہ چاہیں یا نہیں۔ ہم اسے حاصل نہیں کرتے۔ کیونکہ خُدا اسے تباہ و برباد کرنے والا ہے۔ مقدس پطرس کہتے ہیں۔ کہ خُدا ایک نئی زمین بنانے والا ہے۔ ہم نیا آسمان اور نئی زمین دیکھنے والے ہیں۔ جہاں پر راستبازی بسی ہوئی ہے پس ہمارے ارد گرد تمام مخلوق ہے۔ اپنے ہی طریقے سے، اور اب کرپشن کے بوجھ تلے دبی ہوئی کراہ رہی ہے اور اِس وقت وہ چھٹکارے کی خواہشمند ہے۔

رومیوں 8:21 اِس اُمید پر بطالت کے اِختیار میں کر دِیا کہ مخلُوقات بھی فنا کے قبضہ سے چھوٹ کر خُدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخِل ہو جائے گی۔

رومیوں 8:22 کیُونکہ ہم کو معلوم ہے کہ ساری مخلُوقات مل کر اَب تک کراہتی ہے اور دردِزِہ میں پڑی تڑپتی ہے۔

رومیوں 8:23 اور نہ فقط وُہی بلکہ ہم بھی جِنہیں رُوح کے پہلے پھل ملے ہیں آپ اپنے باطِن میں کراہتے ہیں اور لے پالک ہونے یعنی اپنے بدَن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں۔

مزید علیحدگی نہیں

تمام مخلوق خُدا کے بیٹوں کے ظہور کا انتظار کرتی ہے (اِس کا مطلب ہے ظاہر ہونے اور حقیقت میں آنے کا وقت آرہا ہے)۔ کیونکہ مخلوق یا تخلیق خُدا کے فرزند کی جلالی آزادی میں کرپشن کے بندھن سے بھی چھٹکارہ پالے گی۔ کیا اِس کا مطلب ہے کہ جانور، پودے اور درخت کو نئ صورت ملے گی یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ کیا مجھے اِس کا یقین ہے ؟ میں مکمل طور پر اِس پر یقین کرتا ہوں۔ یہ وہ وقت ہے جو افلا طونی ہے۔ غنا سطی کہانی جو مسیحیوں کے ذہن میں لمبے عرصے سے ہے — کہ تمام مادی اور جسمانی چیزیں چارو ناچار بُری ہیں — اُنہوں نے روایتی کلیسیاء کی تعلیمات ترک کر دیا ہے۔

ہم نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھتے ہیں۔ جہاں پر راستبازی بسی ہوئی ہو گی۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ سب کچھ وہاں نہ ہو جہاں آسمان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ وہاں نہ ہو جہاں خُدا ہو۔ ہو سکتا ہے یہ وہاں نہ جہاں ہم مستقبل کی ابدیت میں ہوں گے۔ مکاشفہ کی کتاب اِس مسئلے کا حل پیش کرتی ہے۔ **پھِر میں نے شہرِ مقدّس نئے یروشلیم کو آسمان پر سے خُدا کے پاس سے اُترتے دیکھا اور وہ اُس دُلہن کی مانند آراستہ تھا جِس نے اپنے شَوہر کے لئے سِنگھار کیا ہو۔ پھِر میں نے تخت میں سے کسی کو بُلند آواز سے یہ کہتا سُنا کہ دیکھ خُدا کا خَیمہ آدمِیوں کے درمِیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ سُکُونت کرے گا اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے اور خُدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن کا خُدا ہو گا۔ اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسُو پونچھ دے گا۔ اِس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ دَرد۔ پہلی چِیزیں جاتی رہیں۔ اور جو تخت پر بَیٹھا ہُؤا**

تھااُس نے کہادیکھ میں سب چیزوں کو نیابنادیتاہُوں۔ پھراُس نے کہالکھ لے کیُونکہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں۔ مکاشفہ 21:2-5

آسمانی شہر آسمان سے خُدا کی طرف سے نیچے آتا ہے۔ اور نئی زمین پر ٹھہر گیا۔ یہ نو پیدا شُدہ، نئی پیدائش اور اور نئی تخلیق کی ہوئی زمین ـــ اور پرانے عہد نامے کی زمین کی طرح اِس کی تجدید، ترمیم اور نہ اِس پر دوبارہ سے کام کیا ہے۔ صلیب کے، دوبارہ جی اُٹھنے کے ذریعے سے یہ زمین دوبارہ سے غیر فانی حالت میں موت، دفن ہونے اور دوبارہ جی اُٹھنے کے سبب سے بنائی جائے گی۔ جیسے کہ چیزیں نئے عہد نامہ میں ہیں۔ خُدا اور انسان جسمانی طور پر آپس میں مل گئے جیسے کہ نئے طور پر ہم روحانیت میں آپس میں جُڑ گئے ہیں اور نئی تخلیق میں جسمانی حقیقت میں ہمیشہ کے لیے اکٹھے ہو کر زندگی گزارتے ہیں۔ اِس نئی تخلیق میں درخت، جانور اور پودے بھی ہیں۔ وہ پودے نہیں جو کھانے میں زہریلے ہیں۔ اور وہ سانپ بھی نہیں جو تمھیں ڈنک [2] مار سکتے ہیں۔ وہاں پر کوئی شیر بھی نہیں ہو گا۔ جو غزالوں کو مار ڈالتا ہے۔ اور وہاں گلنے سڑنے والا، اور تمہارے سر پر گرنے والا کوئی درخت نہیں ہو گا۔ کیوں نہیں؟ کیونکہ مخلوق کو کرپشن سے چھٹکارہ مل چُکا ہو گا۔ خُدا کے بچوں کی شاندار آزادی میں خُدا نے وہ چیزیں نہیں بنائیں یا اُن کو نہیں اُگایا جو پرانی ہو جائیں یا گل سڑ جائیں یا مر جائیں یا آلودہ ہو جائیں۔ اور سمندروں میں غرق نہیں ہو سکتے۔ خُدا نے اُن کو ہمیشہ قائم رہنے کے لیے بنایا ہے۔ یہ انسان کی بُرائی ہے کہ وہ زمین پر موت اور کرپشن لایا۔ یسوع مسیح کے ذریعے خُدائی زندگی، چھٹکارہ اور خُود مخلوق کا لایا۔ لیکن موجودہ وقت میں ہم اُس کو نہیں دیکھ سکتے ہم اپنے ساتھ صبر سے انتظار اور اپنے ساتھ مصیبتیں دیکھ رہے ہیں۔

رومیوں 8:22 کیُونکہ ہم کو معلوم ہے کہ ساری مخلُوقات مل کر اَب تک کراہتی ہے اور دردِزہ میں پڑی تڑپتی ہے۔

آدمی اور عورت دونوں مل گئے انہوں نے باہر جانا شروع کیا۔ وہ محبت میں گرفتار ہو گئے۔ اور شادی کا فیصلہ کیا۔ اور ایک خاندان بنایا۔ لڑکی نے فیصلہ کیا۔ کیا وہ درد سہنے کے لیے راضی ہے اور کسی بھی طریقے ذلیل ہو۔ لیکن اُس نے ایک بچے کو جنم دیا۔ اور ایک خاندان بنایا؟ کوئی عورت اُس وقت تک بچے کو جنم نہیں دے سکتی۔ کیونکہ جب تک وہ بچے کی پیدائش کے سلسلے، آزمائش اور اذیت کو پسند نہیں کرتی۔ یا

اپنی جسمانی حالت کو بگاڑ لیا جب وہ بچے کو اُٹھائے پھرتی تھی۔ وہ یہ کرتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ خاندان بنانا چاہتی ہے۔

2حقیقیت میں کسی سانپ کا کوئی وجود نہیں ہے۔ سانپ کے خلاف نا قابل تنسیخ لعنت کے نتیجے میں شیطان کے نائب کے طور پر اپنے حصّے کے طور پر جو اُس نے باغ میں دھوکا دیا۔ سانپ پر لعنت ہوئی۔ اور نجات کے ہونے کے لیے وعدے سے پہلے وہ خارج تھا۔ نجات کا وعدہ کس میں سانپ کے سر کے کُچلے جانے کا ذکر ہے وہ جزولازم ہے۔

پس وہ اُس لطف اور اجر کے لیے عارضی اذیت سہتی ہے جو اجر آنے والا ہے۔ یہی ہے جو اِس وقت ہمارے ساتھ ہے اور ساری مخلوق کے ساتھ بھی ہے۔ موجودہ وقت کی شدید تکالیف اب برداشت کروائی جارہی ہیں۔ کیونکہ منزل تک پہنچنے کے لیے یہ ضروری ہیں۔ جیسے عورت بچے کو پانے کے لیے دُکھ اور درد سہتی ہے۔ اِسی طرح مخلوق موجودہ وقت کی زیادتی، ذلت اور حقارت کو سہہ رہی ہے۔ اُس حاملہ ماں کی طرح جو بڑے صبر کے ساتھ انتظار کرتی ہے۔ اُس دِن کا جب چھٹکارہ نصیب ہوگا۔

رومیوں 23:8 اور نہ فقط وُہی بلکہ ہم بھی جِنہیں رُوح کے پہلے پھل ملے ہیں آپ اپنے باطِن میں کراہتے ہیں اور لے پالک ہونے یعنی اپنے بَدَن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں۔

ایک بابرکت اُمید

تم کہہ سکتے ہو کہ اب ہم مسیحی ہیں۔ اور ہمارے پاس روح کے پھل ہیں۔ ہم خُدا کے خاندان میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور تبدیلی کی یقینی سوچ ہمیں پہلے سے ہے۔ اور تاریکی کی بادشاہی سے پہلے ہی باہر آ چکے ہیں۔ اور خُدا کے بیٹے کی بادشاہت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور اب ہم مکمل سوچ کے مطابق گمراہ اور گناہ گار مخلوق نہیں رہنا چاہتے۔ لیکن ہماری نئی پیدائش ہے۔

اُمید کا موجودہ پہلو

یہ سچ ہے لیکن یہاں تک کہ ہم اِس جسمانی بدن کی حدود کے اندر مصائب اور اذیتیں سہتے ہیں ہمیں دانت کا درد اور کان کا درد اور بدہضمی اور زخمی گھٹنے اور کمر کا درد سخت محنت سے تھکاوٹ اور اِس طرح کی دوسری بیماریاں ہوتی ہیں۔ ہم آہ بھرتے ہیں اور اُس دِن کی خواہش رکھتے ہیں۔ جب ہم غیر فانی

حالت دوبارہ جنم لیں گے۔اور ہمارا غیر فانی جسم ہوگا۔اور جسمانی طور پر ہر چیز بالکل کامل ہوگی۔ سخت مشقت ختم ہوجائے گی اور صرف ابدی لطف اور خوشی ہوگی۔ کیا تم اِس کے لیے آگے نہیں دیکھ رہے؟ میں یقینی طور پر تمہیں کہہ سکتا ہوں۔ جو میں کرتا ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جسمانی طور پر بھی لے پالک بنے جس طرح روحانی طور پر لے پالک بنے۔ تم دیکھتے ہو کہ ہم پیدا ہونے کے لیے خواہشمند ہیں۔ جسمانی طور پر خُدا کی بادشاہی میں پیدا ہونے کے لیے ——یہی نقطہ ہے جس کے لیے ہم بات کر رہے تھے۔ جیسے کہ ہم روحانی طور پر اب پیدا ہوئے ہیں۔ اُس بے چاری روح کے لیے افسوس جو یقین
نہیں کرتی۔ کہ دوبارہ زندہ ہونے پر ہم جسمانی بدن میں ہوں گے! میرے خُدا یہ کیسا خوفناک ہے۔ انسان جسم کے بغیر قابلِ فہم نہیں رہا۔ ہم جسم کی مخلصی کے خواہشمند ہیں،اور ہمارے پاس یہ ہوگی—— پیدائش، لے پالک ہونا، اگر آپ بُرا نہ منائیں دوبارہ جی اُٹھنے پر ہم جسمانی طور پر فنا ہو جائیں گے۔اور اِس میں کون سی چیز ہمیں برقرار رکھے گی۔

بائبل کی اُمید

دوبارہ، بائبل اُمید کا لفظ شک کی سوچ کی بنا پر نہیں کر رہی۔ ہم یہ نہیں جانتے کہ یقینی طور پر کیا ہوگا۔ لیکن صرف اُمید ہے کہ یہ ہوگا۔ ہم اُس کے بارے میں بات نہیں کر رہے کہ جس کے بارے میں ہمیں یقین ہے کہ ہوگا۔ لیکن یہ ابھی تک نہیں ہوا۔ یہ احساس کہ کسی دِن ہوگا۔ یہ ہمیں کس مقام پر رکھتا ہے۔ میں نے ہمیشہ یہ سچائی اِسی طریقے سے بیان کی ہے۔ چیزیں اسی طریقے سے چلتی ہیں۔ جب میں سکول میں تھا تو مجھے گرمیوں کی چھٹیوں کی اُمید ہوتی تھی۔ اور بھی بہت سے مہینے ہوتے تھے۔ جب میں باہر ہوتا تھا۔ اور میں جانوروں، مچھلی اور دوسرے شکار کے لیے جا سکتا تھا۔ میں کئی دوسروں کے غرور کو مٹی میں ملانے والوں کا جانتا ہوں۔ جو تمہارے بچوں کو اُٹھا لیتے ہیں۔ اور اُن کو بارہ مہینوں کے لیے سکول میں رکھتے ہیں۔ اور اُن بچوں کے لیے میرا دِل بہت پُرجوش ہے۔ کیا اُن کو اُن کی طرح گرمیوں کی چھٹیوں کی امید نہیں ہوتی ہوگی۔ جو سکول کے سال میں نو مہینے سکول میں گزارتے ہوں گے۔ میں اپنے آپ سے کہہ سکتا ہوں۔ ”اب وہ بہت زیادہ لمبے نہیں تھے۔۔۔“ تم دیکھتے ہو۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اُن کے لیے بارہ مہینوں کا سکول سوچنا ناقابلِ معافی جرم ہے۔

ایک اور کہانی ہے۔ کہ تم رات دیر گئے تک گاڑی چلائی ہو۔ اور ٹرپ سے واپس گھر جانے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم بہت تھکے ہوئے ہو۔ اور تمہارے پورے جسم میں درد ہو رہی ہو۔ اور تم اشاروں کو بڑی بے چینی سے دیکھ رہو ہو۔ اور تمہارا گھر بالکل قریب آ گیا ہے۔ تم سڑک کو چھوڑ کر آرام کرنا چاہتے ہو۔ اور تمہاری اُمید گھر جانے کی طرف لگی ہوئی ہے۔ یہی وہ نقطہ ہے جو بائبل میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہی وہ کام ہے جو ہم اِس دُنیا میں کر رہے ہیں۔ ہم اُمید سے محفوظ ہیں۔ اُن کے لیے جو خُداوند یسوع مسیح کے ساتھ منسلک ہیں۔ اور صلیب کی اذیتوں اور موجودہ دور کے مادی دباؤ کو سمجھتے ہیں۔ اُنہیں آگے کی طرف دیکھنا ہے۔ اور یہی بات اُنہیں آگے بڑھاتی رہتی ہے۔

مختلف اوقات میں لوگوں کو یہ مشکل تصور اپنے غلبے میں لے آتا ہے۔ کیونکہ اِس کی طرح وہ چھوڑنا نہیں چاہتے۔ وہ کہتے ہیں، ''میں جسم میں آہیں نہیں بھر رہا۔ میں اِس فانی بدن کو رکھنا چاہتا ہوں اور یہاں کی جانا نہیں چاہتا۔ میں بالکل ایسا ہی رہنا چاہتا ہوں۔ اچھا یہاں پر خُدا کے لوگوں میں سمجھداری، ایمان اور اعتماد میں ایک عارضی خرابی ہے۔ لیکن دوراندیشی سے یہ نقطہ اچھے طریقے سے سمجھ میں آ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہم اِس نقطہ کے بارے میں نہ سوچیں تو بھی۔ کچھ سال پہلے میں نے ایک بوڑھے دوست کے ساتھ کچھ وقت گزارا۔ اُس وقت اُس کی عمر 94 برس تھی۔ اور اُس کی زندگی کے آخری ایام چل رہے تھے۔ وہ بڑا سخت بوڑھا آدمی تھا۔ وہ گِھسا پٹا اور آخری دِنوں کے قریب تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا، '' اوہ میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔ اِس ساری مشکل کے ساتھ میں گھر جانا چاہتا ہوں۔'' یا اِس عام اثر کے ساتھ وہ الفاظ جو پولوس رسول بیان کر رہے ہیں۔ تم اِس سے بھاگ نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ ہمارے اردگرد ہے۔ اگر ہم ابھی تک جسمانی فنا نہیں دیکھتے اور ہم یہی چاہتے ہیں۔ اگر تم محسوس نہیں کرتے کہ اِس طرح سے تم نے اپنے مسیحی ایمان کو جانچنے کے لیے اچھا آغاز کیا ہے۔ مقدس پولوس رسول نے پہلے کرنتھیوں کے باب نمبر 15 میں کہا ہے۔ اگر اِس زندگی میں ہم نے صرف اُمید کی ہے۔ تو ہماری حالت دوسرے تمام لوگوں کی طرح خستہ ہے۔ مسیحی اُمید کی بنیاد روزِ قیامت اور تبدیلی اور غیر فناپذیری کا آنا ہے۔ وہ آسمان، زمیں، اور یہاں کے انسان کے خاتمے کا انتظار کرتا ہے۔ یسوع مسیح کے ذریعے سے نئی اور غیر فانی بدنوں جب کا تعلق خُدا کے ساتھ ہے۔ مسیحی لوگ اُس آسمان اور زمین کی نئی جسمانی پیدائش کو

دیکھتے ہیں۔اِس سلسلے میں بے کار الفاظ سے کسی کو دھوکا نہ دو۔ 1۔ کرنتھیوں 15: 44-53 میں فرمایا گیا ہے۔ نفسانی جِسم بویا جاتا ہے اور رُوحانی جِسم جی اُٹھتا ہے۔ جب نفسانی جِسم ہے تو رُوحانی جِسم بھی ہے۔ چُنانچہ لکھا بھی ہے کہ پہلا آدمی یعنی آدم زِندہ نفس بنا۔ پِچھلا آدم زِندگی بخشنے والی رُوح بنا۔ لیکن رُوحانی پہلے نہ تھا بلکہ نفسانی تھا۔ اُس کے بعد رُوحانی ہُؤا۔ پہلا آدمی زمین سے یعنی خاکی تھا۔ دُوسرا آدمی آسمانی ہے۔ جَیسا وہ خاکی تھا وَیسے ہی اَور خاکی بھی ہیں۔ اور جَیسا وہ آسمانی ہے وَیسے ہی اَور آسمانی بھی ہیں۔ اور جِس طرح ہم اِس خاکی کی صُورت پر ہُوئے اُسی طرح اُس آسمانی کی صُورت پر بھی ہوں گے۔ اَے بھائِیو! میرا مطلب یہ ہے کہ گوشت اور خُون خُدا کی بادشاہی کے وارِث نہیں ہو سکتے اور نہ فنا بقا کی وارِث ہو سکتی ہے۔ دیکھو میں تُم سے بھید کی بات کہتا ہُوں۔ ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔ اور یہ ایک دم میں۔ ایک پل میں۔ پِچھلا نرسنگا پُھونکتے ہی ہو گا کیونکہ نرسنگا پُھونکا جائے گا اور مُردے غَیرفانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔ کیونکہ ضرُور ہے کہ یہ فانی جِسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جِسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہنے۔ ایک آسمانی بدن ہے۔ اور وہ طبعی ہے۔ ہمارے پاس وہ ہو گا۔ اور ہم یسوع مسیح کی شبیہ والا جسم رکھیں گے۔ جیسے زمین پر ایک بدن ہے جو آدم کی شبیہ پر ہے۔

موجودہ وقت کے لیے سبق

پس ہم جسمانی ابدیت دیکھ رہے ہیں اور ہماری یہ خواہش ہے ابھی تک پیراگراف کا مقصد زمین، آسمان اور نئی پیدائش کے بارے میں گفتگو کرنا نہیں ہے۔ اور نہ ہی خاص طور پر غیر فانی بدن کی کمتری کے بارے میں بات کرنا ہے۔ یہاں پر اِس دونوں نقاط پر گفتگو کرنے کا مقصد اِس پیراگراف کا متن اور سیاق وسباق کا بیان کرنا ہے۔

رومیوں 8:24 چُنانچہ ہمیں اُمید کے وسِیلہ سے نجات ملی مگر جِس چِیز کی اُمید ہے جب وہ نظر آجائے تو پھر اُمید کَیسی؟ کیونکہ جو چِیز کوئی دیکھ رہا ہے اُس کی اُمید کیا کرے گا؟

رومیوں 8:25 لیکن جِس چِیز کو نہیں دیکھتے اگر ہم اُس کی اُمید کریں تو صبر سے اُس کی راہ دیکھتے ہیں۔

رومیوں 8:26 اِسی طرح رُوح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے کیونکہ جِس طَور سے ہم کو دُعا کرنا چاہئے ہم نہیں جانتے مگر رُوح خُود اَیسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جِن کا بیان نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح ــــاِسی طریقے سے مخلوق تبدیلی کے لیے آگے دیکھ رہی تھی۔اورابدیت میں اِس فانی منظر سے چھٹکارہ چاہ رہی تھی۔ جہاں پر صرف امن اور ہمیشہ کے لیے خوشی ہو ــــاور مقدس روح بھی ہمارے لیے چھٹکارہ چاہتی ہے۔ **پرانے راستوں سے ہماری زندگیوں** میں یہ چھٹکارہ ہے۔ یہ نئی مخلوق میں مخلصی ہے۔ یہی کچھ ہے۔ جو موجودہ دور میں ہمارے لیے ہے۔ کیونکہ نئی مخلوق میں جان اور روح کی یہ سوچ پہلے سے ہی آچکی ہے۔ نئی پیدائش، جسم، آسمان اور زمین میں نہیں آئی روح اور جان کے مسئلے کے بارے میں گفتگو میں ہم موت اور دوبارہ جنم لینے کی نئی پیدائش اور نئی زندگی کی بات کرتے ہیں۔ یہ ایک موزوں زبان ہے۔ کیونکہ یہ سچائیاں اپنے منفرد انداز سے ہر ایک پر لاگو ہوتی ہیں۔ پاکیزگی میں یہ سچائی کا یہ عظیم اصول جان پر یا زندگی پر اثرانداز ہوتا ہے۔ موجودہ خدمت میں اور اِس مخلصی میں، روح القدس، جو ہم میں ہے چاہتا ہے کہ ہم پرانے طور طریقوں کو چھوڑ دیں۔ وہ نئے طریقے سے، نئی زندگی سے اور نئی چیزوں سے ہماری مخلصی کے لیے دُعا کرتا ہے۔ یہ بالکل وہی چاہے جانے کے خواہش ہے۔ لیکن یہ مختلف وقت اور مقصد میں ہے۔

روح القدس ہمارے روگوں، بیماریوں میں ہماری مدد کرتا ہے۔ لفظ infirmitiesکا مطلب ہماری کمزوریاں، یا ہماری کمیاں، اور کوتاہیاں ہے۔ کیونکہ ہم بدنی زندگی اور اِس جسم میں ابھی تک فانی ہیں۔ ہم میں کمزوریاں ہیں۔ ہم کامل نہیں ہیں۔ جیسے کہ ہم یسوع مسیح کی دوبارہ آمد کے وقت دوبارہ پیدا ہونے کے بعد تمام باتوں میں ہوں گے۔ ہم ابھی تک کچھ کمزوریوں اور لاچاریوں کے معاملے میں سخت جدوجہد کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہم ہمیشہ نہیں جانتے کہ ہمیں کیسے کرنی چاہیے۔

اِس مرحلے پر ہمیں بہت احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اِس تعلیم میں اِس موقع پر بہت سنجیدہ اور نقصان دہ غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ خُدا ہماری مرضی اور شراکت کے بغیر مخلصی کے سلسلے میں ہمارے لیے کچھ بھی نہیں کرنے جا رہے ہیں۔ یہ مکمل طور پر میری اور آپ کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ جس کی ہمیں ضرورت ہو گی۔ لیکن ہمیں کہنا پڑے گا، یعقوب 4:2 میں رسول کہتا ہے، "***تُم خواہش کرتے ہو اور تمہیں ملتا نہیں۔ خُون اور حسد کرتے ہو اور کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ تُم جھگڑتے اور لڑتے ہو۔ تمہیں اِس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں۔***" یوحنا کی انجیل 14:14 میں یسوع مسیح کہتے ہیں۔

"اگر میرے نام سے مُجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وُہی کرُوں گا۔"اور دوبارہ یوحنا16:24میں کہتے ہیں۔ "اب تک تُم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔مانگو تو پاوگے تاکہ تمہاری خُوشی پُوری ہو جائے۔"اِس کا انحصار مجھ پر ہے۔کہ ہم حاصل کرنے کے لیے مانگتے ہیں۔اور یقیناً پتہ ہونا چاہیے۔کہ خُدا سے کیسے مانگنا ہے اور کیا مانگنا ہے۔خُدا اپنی طرف سے لوگوں کو گھٹیا اور بے ڈھنگی چیزیں نہیں بخشتا۔خُدا ہماری آزاد مرضی کے ساتھ ہمارے ساتھ کام کرتا ہے۔وہ اپنے بچوں پر اپنی مرضی نہیں تھوپتا یہاں پر ایک سوال، ایک قبولیت، ایک پہچان ہے۔اور وہ یہ کہ بہت مسیحی اُلجھن کا شکار ہیں۔" اچھا میں یہ یقین کرتا ہوں کہ خُدا میرے لیے یہ کرے گا۔لیکن یہ کیسے ہوتا ہے۔کیا میں جانتا ہوں کہ کیا پوچھا جائے گا؟ کیسے ہوتا ہے میں جانتا ہوں کہ میں کیا چاہتا ہوں؟ کیسے ہوتا ہے میں جانتا ہوں کہ میری کیا ضرورت ہے؟ کیا یہ مجھے مایوس کرتا ہے؟" بائبل اسے تسلیم کرتی ہے یہ ایک جائز اور مشکل تعلق ہے۔یہ وقت ہے جب تم نہیں جانتے کہ کیا پوچھا جاتا ہے یا کیسے پوچھا جاتا ہے لیکن اِس کے لیے ایک شرط ہے۔

ایک مددگار

روح القدس تم میں ہے۔کہ اُس وقت تمہاری زندگی میں آیا۔جب تم نے توبہ کی اور خُدا کے پاس آئے۔اور اُس کے خاندان میں پیدا ہوئے۔یہ روح القدس خُدا روح اور روح اور خُدا کا ذہن رکھتا ہے۔وہ جانتا ہے۔کہ اِس کے لیے کیسے پوچھنا ہے۔

کاملیت، تمام قوت بھر دعائیں کیسے کھو جاتی ہیں جو آسمانی قوت کو موڑ دیتی ہیں۔

پس جب ہم دُعا کرتے ہیں۔تو روح القدس ہمارے ساتھ دعا کرتا ہے۔(غور کریں جب ہم دُعا نہیں کرتے تو روح القدس ہمارے لیے دُعا نہیں کرتا۔کم از کم اِس پیرا گراف کے مطابق، نہیں، اور میں کسی دوسری بات پر یقین نہیں کرتا) ہم وہ بات کہتے ہیں۔جو نہیں جانتے، وہ کہنا جانتا ہے۔اور شفاء پیش کرتا ہے۔یا وہ خُدا سے چیزوں کے لیے کہتا ہے۔بہت سی ایسی ضرورتیں جن کو ہم الفاظ میں نہیں ڈھال سکتے۔کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ وہ کون سی ہیں۔لیکن وہ بطور ہمارا مددگار یہ کرتا ہے۔وہ خُدا کا روح ہے لیکن وہ ہمارا روح ہے۔1۔کرنتھیوں 2 باب کے مطابق، کہ کچھ معاملات کو اُٹھاتا ہے کہ یہاں پر اس میں ہم آنے والے قابل نہیں ہیں۔لیکن تمہیں اِس کو ضرور سمجھنا چاہیے روح القدس کی اِس مخلصی کا مطلب

ہے۔ کہ یہ میرے لیے ہے۔ لیکن اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ پھر بھی یہ مرے لیے ہے۔(گلتیوں 20:2)۔ یہی وہ سچائی ہے کہ جو پینتی کوست کا معجزہ بطور گواہ ہمیں دیا گیا۔ یہ کہتے ہوئے، **"آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہو سکتا۔"** مقدس پولوس چیزوں کو حیران کن اور دلکش بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ جذباتی شخص کے لیے کہ کوئی بائبل کی مخلصی نہیں ہے۔ کہ وہ جادوئی لکیر سے بھاگ جائے گا۔ وہ کچھ اِس بارے میں کہہ رہا ہے۔ جو کہ بڑا مضبوط، جانا پہچانا، خاص اور مخصوص کیا ہوا ہے۔ یہ اُن چیزوں کی بات ہے۔ کہ جن کے بارے میں ہم نہیں جانتے۔ کہ کیسے پوچھی جا سکتی ہیں۔

آئیں ایک کہانی کو استعمال کرتے ہیں۔ فرض کریں۔ کوئی آپ کے چھ سالہ بیٹے کو سالگرہ پر دس ڈالر کا تحفہ دیتا ہے۔ وہ مشینی انداز سے جُھک گیا۔ اور آپ کی دوکان سے مسحور ہو رہا ہے اور تمہارے کام کو بغور دیکھ رہا ہے۔ پس وہ فوراً فیصلہ کرتا ہے۔ کہ وہ ہارڈ ویئر کے سٹور پر جانا چاہتا ہے۔ اور اوزاروں اور سامان پر پیسے خرچ کرنا چاہتا ہے۔ تم اُسے چاہتے ہو۔ کہ تم یہ نہیں چاہتے کہ وہ اِس طرح کا کوئی کام کرے۔ جِسے وہ ٹھیک طرح سے نہ کر سکے۔ یا جس سے اُس کی انگلیاں کٹ جائیں یا جس سے اُسے کوئی نقصان پہنچ جائے۔ پس تم اُس کے ساتھ سٹور پر جاتے ہو۔ وہ کاؤنٹر پر آدمی کو کچھ بتانے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ اُسے کیا چاہیے۔ جب لڑکا اُسے نہیں دیکھ رہا ہوتا ہے تو سٹور والا تمہیں ترچھی نگاہ سے ایک نظر دیکھتا ہے۔ تم ہوشیاری کے ساتھ دوسری چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہو۔ تم اُسے اُس کا کام کرنے دیتے ہو۔ کہ اِس حالت کے پیچھے ایک پُختہ عقل اور سمجھ ہے۔ کہ آدمی کو بات سمجھائی جائے۔ کہ کس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ جو زیادہ فائدہ منداور محفوظ ہے۔ کہانی بیان کرنے کی یہ ایک کمزور سے کوشش ہے۔ ہماری زندگی میں روح القدس ہمارے لیے کیا کرتا ہے جب ہم خُدا کے سامنے آتے ہیں۔

"آہیں بھرتا ہے جو بیان نہیں کی جا سکتیں" ایک اور نقطہ کو اُٹھاتا ہے۔ کیا تم نے کبھی اِس نقطہ کو سمجھا ہے۔ کہ کہاں پر تم مکمل طور پر پریشان ہوئے اور ناکام ہوئے اور کہا، "میں نہیں جانتا کہ میں کیا کرنے جا رہا ہوں؟ میں نہیں جانتا کہ جواب کیا ہے؟ مدد! مجھے مدد کی ضرورت ہے!" اچھا، یہاں پر یہ بات شامل ہے۔ لفظ (groaning) آہیں بھرنا، (stenagamos) ہے۔ اور اِس کا ماخذ

stenazo ہے جس سے یہ نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے، مجبور ہو کر آہیں بھرنا اور آرزو کرنا، اپنے اندر گہرے طور پر آہیں بھرنا۔

خُدا کی کامل مرضی

یسوع مسیح کنویں پر بیٹھ گیا کیونکہ دِن بھر کے سخت کام اور سفر کی وجہ سے وہ تھکا ہوا تھا۔ اور گمراہ لوگوں کی حالت سے وہ پریشان اور افسردہ تھا۔ (یوحنا 4 دیکھیں) وہ شہر سے دور، جہاں پر وہ تھا، کچھ عورتوں سے باتیں کر رہا تھا جو اخلاقی یا ناقابلِ حل خاندانی مشکلات یا اِسی طرح کی دوسری ظاہری مشکلات میں گرفتار تھیں۔ شاگرد پیچھے کھڑے حیرت میں مبتلا تھے۔ اور اُن میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔ جیسے چھوٹے بچوں کا کوئی گروہ ہو اور کسی مدد کی بجائے وہ سامریوں کو ختم کرنے کے خواہاں تھے۔ فضل کی مخلصی کی سوچ یا کلیسیاء کا کام محض دکھاوا تھی۔ اُن کے بارے میں سمجھا جا سکتا تھا۔ کہ اِن کی کچھ ذمہ داری ہے وہ خُدا کی بادشاہی کو ختم کرنے جا رہا تھا۔ وہ اُن کے ساتھ تھا۔ اُن کی دو سال سے زیادہ تربیت کی گئی تھی۔ اور ایک سال سے کم کا عرصہ تھا۔ جب وہ اُن کا سب کچھ چھوڑا تھا۔ پھر بھی آج وہ بالکل غیر سنجیدہ اور ناسمجھ دکھائی دے رہے تھے۔ اُس دِن کی طرح جب انہوں نے اپنے گھروں کو چھوڑا تھا۔ اور اُس کے پیچھے ہو لیے تھے۔ وقت گزر رہا تھا۔ اور چیزیں درست نہیں ہو پا رہی تھیں۔ کیا اُن کے ساتھ اُس کی منسٹری مین کوئی ایک ہوگا۔ جو اچھا کام کر رہا ہوگا۔ یا وہ بے سود کام کر رہا تھا۔ یقینی طور پر اُس کا تمام بھروسہ خُدا میں یا رسولوں میں یا بائبل میں تھا۔ لیکن کیا انسان کو دیکھنے کی توقع نہ تھی۔ کہ کم از کم ایک بار کوئی کام ہو جائے۔ اُس نے آسمان کی طرف اوپر دیکھا اور آنسو بہہ کر اُس کے رخساروں پر آ گئے۔ اور **اُس نے اپنے اندر ہی اندر آہ بھری۔** 3 یہی وہ بحث ہے جو یہاں پر ہو رہی ہے۔ تقریباً یہی وقت ہے مقام آ جاتا ہے۔ جہاں پر تمہیں معلوم نہیں ہے۔ کہ کیا کرنا ہے۔ پس تم خُدا کی طرف دیکھتے ہو۔ اور خُدا تمہاری طرف بڑی اُمید کے ساتھ دیکھتا ہے۔ لیکن بڑی سادگی کے ساتھ تم نہیں جانتے کہ کیا کہنا ہے۔ تم کچھ کہنے کے لیے انتظام کرتے ہو۔ یقینی طور پر یہ بہت اچھا نہیں ہوتا۔ ی تمہیں متاثر نہیں کرتا۔ کیا تم کبھی اِس نقطہ پر آئے ہو؟ اچھا اگر تم کہتے ہو نہیں تو میں تمہیں اچھا نہیں سمجھتا۔ کیونکہ میں وہاں بہت عرصہ رہا ہوں۔ یہ اُس نقطہ پر ہے۔ جیسا

کہ روح القدس لئ بارے میں ہم یقین رکھتے ہیں۔تو ہمارے لیے کوئی وجہ ڈھونڈواور کچھ بامعنی اور بامقصد سامنے آئے۔اور ردِ عمل دے کیونکہ ـــــ اگر تم دوسری کوئی بات نہیں کہتے تو اِسے سنو۔

رومیوں 27:8 اوردِلوں کو پرکھنے والا جانتا ہے۔کہ روح کی کیا نیت ہے۔کیونکہ وہ خُدا کی مرضی کے موافق مقدسوں کی سفاعت کرتا ہوں۔

خُدا روح، تثلیث کا تیسراا قنوم ہے۔(روایتی مسیحی عقیدے کے مطابق یہ تینوں، ہر پہلو سے یکساں ہیں۔خُدائے ثلوث کی دوسری شخصیت کے لحاظ سے)،اِس دُنیا کے خُدا کے فرزندوں کی مدد کے لیےاِس مشن اوراِس موجودہ منصب کے ہوتے ہوئے، ہمارے لیے دُعا کریں۔خُدا ہمارے دِلوں کے اندر دیکھتا ہے۔اور روح القدس کی نیت کو جانتا ہے۔روح القدس " خُدا کی مرضی کے موافق شفاعت کرتا ہے"۔ایک لمحے کے لیے یہ نہ بھولیں۔کہ جب ہم نے توبہ کی۔اور معافی حاصل کرنے کے لیے خداوند یسوع مسیح کے پاس آئے۔اور ہماری زندگیاں تبدیل ہوئیں۔خُداوند یسوع مسیح کی روح ہم میں آئی۔روح القدس نے ہمیں اپنا گھر بنایا۔لیکن وہ ہمارے گردوں، پھیپھڑوں یا ہماری بڑی آنت میں نہیں رہتا۔وہ روح ہے اُس کی سورج کی طرح جسمانی خصوصیات نہیں ہیں۔وہ ہماری روحوں میں رہتا ہے۔ہم نئ بادشاہت میں پیدا ہوئے ہیں۔اور ہم نئ زندگی بسر کرتے ہیں۔،پس یہاں پر روح القدس ہے وہ ہماری مدد کے لیے آتا ہے۔تلاش کرتا ہے۔اور بالکل درست کام کرتا ہے۔

3سی ایف یوحنا6:4، مرقس12:8، مرقس9:34-35،لوقا9:52-56، متی 17-16:15،عبرانیوں7:5

ہم سے اِس لیے پوچھا گیا ہے۔خُداوند یسوع مسیح نے دوبارہ جی اُٹھ کر یہ صلیب پر دیا ہے۔یسوع مسیح نے کہا کہ وہ یہاں سے جاتا ہے۔کیونکہ جب تک وہ یہاں تھا روح القدس بھیجا نہیں گیا تھا۔ہم اُس کے پاس جا سکتے ہیں۔اُس سے بات کر سکتے ہیں۔اور اُس کے معجزوں کی عظیم قوت دیکھ سکتے ہیں۔لیکن ہمارے لیے شامل ہونے کے لیے اندر سے باہر آنا ہے۔ہمیں اپنے اندر خُدا کی ضرورت ہے۔کوئی ایسا ہونا چاہیے۔جس کے خیالات ہمارے خیالات ہوں۔تاکہ وہ ہم ہوں جو یہ کام کر رہے ہوں۔اور سوچ رہے ہوں۔اس کے باوجود وہ خُدا ہے۔جب تک یسوع مسیح آسمان پر نہیں گئے اور روح القدس پہنچی

کوست والے دِن نازل نہ ہوا۔ تو وہ جگہ لینے کے لیے جس آپریشن کی ضرورت تھی وہ نہیں ہوا۔ خُدا نے دوسر مختلف قسم کا مددگار بھیجا۔ (فارقلیط — سُکھ دائی اور غمخوار) جو ہمارے ساتھ ہوتا اور ہمارے اندر ہوتا۔ جب وہ آیا۔ تو اُس نے اِن جسمانی مندروں میں سکونت کی۔ (یقینی طور پر ہمارے جسم کے اندر ہماری روح) یقینی طور پر پینتی کوست کا تجربہ بڑے عظیم نشانات، عجائب اور معجزات لایا۔ وہ حتمی طور پر اِسے ثابت کرنے کے لیے بھیجے گئے۔ کہ خُدا اِس لوگوں میں تھا۔ کیونکہ یہ اُن سے کہا گیا تھا۔ کوئی نہیں صرف خُدا ہی زندگی اور موت دیتا ہے۔ کوئی نہیں صرف خُدا ہی سوکھے ہوئے بازو اور تکلیف دینے والے اعضاء کو واپس لے کر اُنہیں نئے اور کام کرنے والے بناتا ہے۔ کوئی نہیں لیکن خُدا یہ کر سکتا ہے۔ اور بے شک یہی وہ نشانات اور عجائب تھے جو ہوئے اِس نے انسان اور اُن کے تحائف پر نظریں مرکوز نہیں کیں۔ بلکہ خُدا کی حضوری کو مدِ نظر رکھا۔ نشان اِس لیے دیئے گئے کہ خُدا کی موجود قوت کو ظاہر کیا جائے۔ جو کلیسیاء میں کام کر رہی تھی۔ اور خُدا کی یہ شخصیت یعنی روح القدس جو ہم میں ہے۔ اور خُدا کی بادشاہی اور اِس دُنیا میں ہماری زندگیوں میں راستبازی کو مضبوط کر رہا ہے۔ خُدا باپ روح القدس کی آواز کو سُنتا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہماری زندگیوں میں روح القدس ہمارے لیے شفاعت کرتا ہے۔ اور وہ یہ سب کچھ خُدا کی مرضی سے کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میں اور آپ یہ نہ جانتے ہوں۔ کہ ہماری زندگیوں میں خُدا کی مرضی کیا ہے۔ لیکن خُدا کا روح القدس یہ جانتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم نہ جانتے ہو کہ تمہاری ضرورت کیا ہے۔ لیکن روح القدس یہ جانتا ہے ہو سکتا ہے۔ کہ ہم وہ چیزیں چُنیں جو ہمارے بُری اور نقصان دہ ہوں علم اور رویا اور دور اندیشی کی کمی کی وجہ ہے۔ لیکن روح القدس یہ نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ چیزیں چُنتا ہے۔ جو درست اور ٹھیک ہوتی ہیں۔ اور خُدا باپ یہ دعائیں سُنتا ہے وہ ہماری دعائیں سنتا ہے۔ لیکن وہ یہ روح القدس کی مددگار خدمت کی سُنتا ہے۔ اور اُن دعاؤں کے ذریعے سے جواب دیتا ہے جو مکمل طور خُدا کی مرضی کے مطابق کی جاتی ہیں۔

رومیوں 28:8 اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خُدا سے محبّت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لئے جو خُدا کے اِرادہ کے موافق بُلائے گئے۔

رومیوں 29:8 کیُونکہ جِن کواُس نے پہلے سے جاناُان کو پہلے سے مقرر بھی کیاکہ اُس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔

یہاں مشاہدہ کرنے کے لیے ایک احتیاط ہے۔اور پریشانی کا باعث ایک مسئلہ ہے کہ ضرورتوں میں ایمانداری ہونی چاہیے۔یہ اکثر کہا جاتا ہے۔کہ اچھائی کے لیے ہمیشہ کام کرنا چاہیے۔فرض کریں کہ بائبل کا بیان ہے۔لیکن یہ بائبل کا بیان نہیں ہے۔بلکہ یہ بائبل کے بیان کا ایک حصّہ ہے۔اُن کے لیے ہر چیز اچھائی کے لیے کام کرتی ہے۔خُدا سے محبت کریں اور اُس کی بلاہٹ کی پیروی کریں۔

خُدا کا پہلے سے مقرر منصوبہ

وہ کیوں ہے؟ یہ اِس لیے ہے کہ یہ صرف انسان کی زندگی نہیں ہے۔جس نے خُدا کے راستوں کے لیے یہ کیا ہے۔جس کو روح القدس کنٹرول کررہا ہے۔یہ صرف ایماندار لوگوں کی زندگیوں میں ہوتا ہے۔جو روح القدس کی آگ کو ٹھنڈا نہیں کرتے۔کیونکہ روح القدس وہ آواز ہے۔جِسے خُدا سنے گا۔روح القدس تمہاری زندگیوں کو فتح کر کے جگہ نہیں لیتا۔اور تمہاری مرضی کے بغیر تمہاری زندگیوں پر حکومت نہیں کرتا۔رسول اِسے واضح کرتا ہے،" اور نبیوں کی روحیں نبیوں کے تابع ہیں۔"(1۔کرنتھیوں 32:14)خُدا تمہاری زندگیوں میں زبردستی نہیں کرتا۔جو تمہارے ہاتھوں کو جھٹک دے یا تمہارے ہاتھوں کو پکڑ کر تمہارے ساتھ ویگن چلائے۔یہ عجیب روحیں جو تمہیں بے ہوش کرنے والی جگہ پر سانچے مین ڈھال دیتے ہیں۔اور تمہیں غلط اور جھوٹی روحوں کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔وہ اچھی نہیں ہیں۔خُدا کی روح کام نہیں کرتی۔اور اِس نے اِس طرح کام کیا ہے۔اور بائبل میں اِس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔کہ اُس نے اِس طرح کیا ہو(بلعام مے معاملے میں دلائل یہاں دیکھے جا سکتے ہی ں میں فرض کرتا ہوں)اور وہ آج بھی اِس طرح کام نہیں کرتا۔خُدا کسی کی انفرادی زندگی میں بھی ایسا نہیں کرتا۔جو اُسے کام کرنے نہیں دیتا۔یہ کہا جاتا ہے۔خُدا کی بادشاہی میں انسان کی زندگی میں واقعی اچھا نہیں کرتا۔پس ہر کوئی اچھائی کے لیے اُن کے ساتھ مل کر کام کررہا ہے۔جو خُدا سے محبت کرتے ہیں۔وہ جو اِس بلاہٹ کی پیروی کرتے ہیں۔

ہم میں یسوع مسیح کی شبیہ

یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ یہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ روح القدس یہاں پر ہے۔ وہ خُدا کی مرضی کے بارے میں اور اُس کی زندگی کے بارے میں خُدا سے بات کر رہا ہے۔ ہم خُدا کی مرضی کو کیا جانیں ؟ اچھا ہم یہ جانتے ہیں۔ **"کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے جانا اُن کو پہلے سے مقرر بھی کیا کہ اُس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔"**

اِس آیت سے یہ نظریہ نہ لینا کہ یسوع مسیح خُدا کے کسی بھی دوسرے بیٹے سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ کچھ مماثلتیں ہیں اور انہی مماثلتوں پر یہاں پر بات چیت ہو رہی ہے۔ جیسا کہ اِس دُنیا میں یسوع ایک انسان تھے۔ خُدا کی مرضی کے مطابق بطور خُدا کے بیٹے، پس میرے لیے اور آپ کے لیے یہ حکم اور فیصلہ ہے وہ جنہیں اُس نے پہلے سے جانا اُنہیں مکمل طور پر خُدا کی مرضی سے جانا۔

علم قبل الوقوع

علم قبل الوقوع کیا ہے ؟ اِس کا مطلب ہے کہ خُدا دُنیا کے ماضی کو شروع اور آنے والے لامحدودیت کے متعلق جاننے کے قابل ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کون اُسے قبول کرنے جا رہا ہے۔ اور کون نہیں۔ اور جو اُسے قبول کرتے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ کون اُسے ترک کر کے پھر دنیاداری کی طرف مڑ جانے والا ہے۔" پس کیا اِس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم آزاد مرضی کے مالک نہیں ہیں ؟" منطقی طور پر تو ایسا ہی لگتا ہے لیکن ایسا ہے۔ نہین۔ خُدا کے تمام کاموں کے متعلق سمجھ کے لیے کوشش کرتے ہوئے اِس جال میں نہ پھنس جانا۔ اگر تم یہ کر سکے تو تم خُدا ہو۔ اِس مسئلے میں خُدا تمہارا خادم ہوتا۔ اور تم سے کمتر ہوتا۔ آئیں اب اِس معاملے پر پٹڑی سے نہ اُتریں۔ حقیقیت یہ ہے۔ کہ علم قبل الوقوع رکھتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ کون اُس کے پاس آئے گا۔ اور کون نہیں آئے گا۔ مختصراً باب نمبر 10,9 اور 11 میں ہماری بات چیت میں ہم اِس پر روشنی ڈالیں گے۔ لیکن ایک لمحے کے لیے ہم سچائی میں رہنا چاہتے ہیں۔ کہ جب خُدا نے دیکھا۔ کہ کوئی قبول کرنے والا ہے۔ تو اُس کا اُس کی زندگی کے لیے پہلے ہی منصوبہ تھا۔ ایک پہلے سے مقرر منصوبہ کا کیا مطلب ہے ؟ 5 پس اِس سب کے بعد ہماری آزاد مرضی نہیں ہو گی ؟ اچھا، اب، یہاں پر بہت جلد بازی نہ کریں اب آئیں۔ اِس کو ایک لمحہ کے لیے اِس طریقہ سے دیکھیں۔ فرض کیا تمہارا ایک

بیٹا ہے۔اور تمہارا ایک کاروبار بھی ہے۔جو صدیوں سے تمہارا خاندانی کام ہے۔یہ فائدہ مند، پُر لطف اور تمہارے لوگوں کے ساتھ روایتی بھی ہے۔ تم چرنی میں پڑا ہوا ایک بچہ دیکھتے ہو اور تمہارا ذہن سوچنا شروع کرتا ہے۔" میں اسے اپنے ساتھ لے لیتا ہوں۔جب یہ کافی بڑا ہو جائے گا۔میں اسے کاروبار سکھاؤں گا۔ جیسے میرے باپ نے مجھے سکھایا تھا۔جب میں بوڑھا ہو جاؤں گا۔میں اسے سربراہ بنا دوں گا اور آخر کار تمام چیزیں اُس کے حوالہ کر دوں گا۔کیا تم جیسا تم نے منصوبہ بنایا ہے ویسا ہی ہو جائے گا؟

4 روایت میں 'علم قبل او قوع' اور 'پہلے سے مقرر خُدا کا منصوبہ' کے بارے میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ یہ دونوں مکمل طور پر دو مختلف مسائل ہیں۔علم قبل او قوع ایسے ہی غیر متغیر ہے۔جیسے خُدا کا تم علمِ غیب ہے اور' پہلے سے مقرر خُدا کا منصوبہ' اِس میں خُدا کا رحم بھی شامل ہوتا ہے۔اور خُدا کی مرضی بھی کہ انسان انسان رہے۔اور اپنی کی ہوئی نافرمانی کی سزا بھی برداشت کرے۔جیسے کی خداوند یسوع مسیح یروشیلم کی حالت پر افسردہ ہوا۔جہاں پر وہ واضح طور پر اِس کے بارے میں اپنا منصوبہ ظاہر کرتا ہے۔خُدا کا اپنی دی ہوئی کے بارے میں ہلاکت کا کوئی منصوبہ نہیں وہ اپنے علمِ غیب اور علمِ قبل الوقوع میں، ہلاکت اسی طرح لاتا ہے۔جیسے یروشیلم کے معاملے میں کیا۔

5 آگسٹین' خُدا کے پہلے سے مقرر منصوبے' کے بارے میں آرتھوڈکس کی پوزیشن کو واضح کرتا ہے۔ یہ اقتدارِ اعلیٰ کو لاگو کرتی ہے۔کہ ہر انسان ٹھیک وقت پر آئے گا۔اُس کے لیے خُدا کا پہلے سے مقرر منصوبہ کہلاتا ہے۔جیسا کہ یہ آزاد مرضی پر لاگو ہوتا ہے۔کوئی انسان ہمیشہ سب کچھ نہیں رہے گا۔کہ وہ یسوع میں رہ سکے۔بالکل اسی طرح، واضح طور پر اور مکمل طور پر میری سوچ' خُدا کے پہلے سے مقرر منصوبے' میں ہے۔

پھر باپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ اِس طرح سے کام نہیں ہو سکتا تمہارے پاس اپنے بیٹے کے لیے منصوبہ ہو سکتا ہے۔اور دُنیا میں یہ سب سے اچھا منصوبہ ہو سکتا ہے۔س لیکن اِس بچے کا اپنا ہی ایک منصوبہ ہے اور جب وہ بڑا ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ یہ نہ کرے۔بہت سی مثالون میں، باپ تنگ نظر اور خود غرض ہوتے ہیں۔میں باپوں کے خلاف بات نہیں کر رہا۔اور نہ ہی اسلیے، ادب سے بعید ہونے کے ساتھ میں بیٹوں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہوں۔ابھی بھی فانی دُنیا میں، یہ ہمیشہ کام نہیں کرتا۔اور بعض اوقات یہ اچھا

ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ تر یہ ہوتا نہیں۔ لیکن خُدا کے ساتھ ہر سلسلے میں یہ بچوں کے لیے بہتر ہوتا ہے۔ کہ وہ وہ کام کریں۔ جس کا اُن کے باپ نے پہلے سے منصوبہ بنایا ہوا ہے۔ کیونکہ یہ اُن کے لیے بہتر ہے۔ یہ اِس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ کام یسوع مسیح کے ہمشکل ہے۔ اب بہت سے خُدا کے فرزند یہ نہیں کر رہے۔ وہ باغی، ضدی اور بے عزتی کرنے والے ہیں۔ اور اپنے آپ کو گھسیٹ رہے ہیں۔ اور یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی زندگیوں کے لیے خُدا کی مرضی کا احساس نہیں کرتے۔ لیکن ایسے ہی، خُدا ک ہر اُس شخص منصوبہ ہے۔ جو اُس کے مقصد کے مطابق بلایا گیا ہے۔ ہر اُس شخص کے لیے جو خُدا سے محبت کرتا ہے۔ اور اُس کی پیروی کرتا ہے۔ ہر کام اُن کے لیے اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ اُن کے لیے خُدا کی مرضی ہے۔ خُداوند یسوع مسیح کے ہمشکل ہونے کے لیے یہ اُن کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ اُن کی زندگی میں کام کیا جا رہا ہے۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کہ یہ انفرادی دخل اندازی سے کیسا دکھائی دیتا ہے۔ تم کہتے ہو، " اچھا، مجھ پر بہت سی اذیتیں اور مصیبتیں ہیں۔ اور بہت سی دوسری چیزیں ہیں جن کی میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا۔" اچھا، یہ سب کچھ ٹھیک ہے یہاں پر کچھ بھی غلطی سے نہیں ہوا۔ یہ منصوبے کا حصّہ ہے۔ یہ فناپذیری سے چھٹکارے کا ایک حصّہ ہے یہ خُدا نے ابدی اجر اور موجودہ فائدے کے تجربے کے لیے تمہیں دیا ہے لعنت ہم پر آئی۔ لیکن خُدا نے اپنی مرضی اور اپنی بھلائی کی وجہ سے ہماری زندگیوں کے لیے دی۔ تاکہ یہ ہماری زندگیوں کو موت اور روزِ عدالت سے بچائے۔ جب تم خُدا کی پیروی کرتے ہو۔ جب اُس کے مصائب جھیلتے ہو یا نہیں۔ تم کچھ سمجھ پاتے ہو یا نہیں۔ خُدا کی مرضی تمہاری لیے کام کرتی رہتی ہے۔ اِس دُنیا میں یسوع مسیح کے ہم شکل ہو جانے کے ثبوت کے طور پر خُدا تمہاری قسمت کو دوبارہ سے ترتیب دیتا ہے۔ اور تاکہ ہم کیسے جانتے ہیں۔ کہ ہماری زندگی میں آتا ہے۔ وہ بھلائی کے لیے ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ مصائب اور دُکھ تکلیفیں بھی؟ اچھا یسوع مسیح کے بارے میں بھی؟ پولوس رسول کے بارے میں؟ ایلیاہ کے بارے میں؟ کیا انہوں نے مصائب اُٹھائے؟ کیا اُن کے مسائب جلال کا باعث بنے؟ ایوب کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا ہم پیچھے دیکھتے ہیں۔ اور ایوب کی اذیتوں کے بارے میں غور کرتے ہیں۔ اور اِس کے ذریعے سے دُنیا کے لیے جو عظیم پیغام دیا گیا ہے؟ ہر چیز —— ہر کام بھلائی کے لیے ہے۔ ہر کام الٰہی منصوبے کے تحت ہوتا ہے۔ تاکہ تمہیں یسوع مسیح کا ہم شکل ثابت کیا جائے۔

باب نمبر 30

بائبل کی کہانی کو جاری رکھتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے کہ یسوع مسیح کی صلیب نے ہمیں نئی زندگی دی۔ ہم نئی قوت کے ساتھ نئی سلطنت میں رہتے ہیں جہاں پر پرانی انسانیت پر خُدا کے فرزندوں کی فتح ہوتی ہے۔ لیکن ہم نے اقدار میں فرق دیکھا ہے۔ لیکن خاص قدرتی آدمی فتح پر حکومت کے لیے، اچھے تجربے کے لیے، چوٹی پر ہونے کے لیے، پرستش کرنے کے لیے، پہچانے جانے کے لیے، اور اِس دُنیا میں آرام دہ زندگی کے لیے اکیلا ہے۔ ہو سکتا ہے، کہ وہ بطور مذہبی آدمی خُدا کو تلاش کر رہا ہے۔ پرانے عہد نامہ کی عقیدے اور معیار کے تحت کام کر رہا ہو۔ لیکن پھر وہ **فطری انسان** ہے۔ یہ اُس کے لیے لازمی ہے کیونکہ یہ اُس کے اقدار کا طریقہ کار ہے۔ یہ اُس کے لیے اِس لیے بھی لازمی ہے۔ کیونکہ یہی سب کچھ اُس کے پاس ہے۔ سنجیدگی کے اِس طرف اجر اور مطلب میں مذہب ایک نئی تخلیق نہیں ہے۔ یہی بات ہے جو میسیحیت کو تمام دوسرے مذاہب سے الگ کرتی ہے۔ کوئی بات نہیں آسمان کے بارے میں اُن کی فرسودگی اور زندگی سے پرے اُن کے پاس سچی محبت میں تجربہ، اقدار، معانی، وجود اور غیر فناپذیری میں اجر ہے۔ یہ زندگی ایک مہاجرانہ سفر ہے۔ ہم یہاں پر صرف مسافر ہیں۔ بہت بڑا کام اور حقیقی اہمیت ابھی آنا باقی ہے۔ ہماری زندگیاں اور اقدار مستقبل کی اِس جنتی دُنیا میں صرف آسرا ہیں۔ پس دُنیا کو اِس مشن اور سیاق وسباق کی روشنی میں دکھایا گیا ہے۔ یہ نہیں ہے۔ کہ اِس دنیا کو کم اہمیت حاصل ہے۔ یا یہ تجربات بے معنی ہیں۔ نقطہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے مطالب غیر فناپذیری میں ڈھونڈتے ہیں۔ جو خُدا کی موجودہ بادشاہی کے متن میں یہاں ہے۔ یہ حقیقیت ہمارے تمام تجربات اور ہماری زندگیوں کو دی گئی ہدایات کی وضاحت کرتی ہے انسان کی گراوٹ (باغِ عدن) میں خُدا نے انسان کے لیے زمین کو لعنت دی۔ اپنے چہرے کے پسینے سے انسان اپنی روزی کمائے گا۔ اور اذیتیں سہے گا اور آخرکار مر جائے گا۔ دوبارہ پیدا ہونے اور نئی پیدائش کے ذریعے اِن فانی زندگیوں کے لیے نجات اور مخلصی ہے۔ موجودہ صورت میں نئی مخلوق اب خُدا کی بادشاہی میں زندہ ہے (خُدا کی بادشاہی میں یہ سب کچھ نہیں کیونکہ یہاں مستقبل اور جسمانی درجہ بھی ہے) فناپذیری کی نجات مکمل ہوتی ہے۔ خُداوند یسوع کی خاطر دُکھ سہنے سے، نئے عہد نامہ کا بپتسمہ (

موت، دفن ہونااور دوبارہ جی اُٹھنا) موت میں سے دوبارہ زندہ ہونے اور فتح کا راستہ مہیا کرتا ہے۔ جب یسوع مسیح اور اُس کی بادشاہی کی خاطر رضاکارانہ کام کرتے ہیں۔ خلاف ورزی، بوجھ اور مسیحی زندگی کی اور صلیب کے فرائض اور بے شرمی، انکار اور موجودہ دور کی بے آرامی کو برداشت کرنے کے ذریعے سے، اور ہم اُنہیں ہمیشہ رکھیں گے۔ یہ فلاسفی ہماری تلاش اور تحریک لاتی ہے۔ ہم کسی اچھے مقصد کے بغیر مرنے کے متلاشی نہیں ہیں۔ لیکن موت اور اُس کے کاموں کی شکست اور موت اور اُس کی فتح کو مٹانے کے لیے عقلمندی کے ذریعے سے اپنی زندگیوں کے ابدیت کا محاصرہ کرنا ہے۔ ہمیں یقین ہے جیسا کہ ہم via dolorosa میں چلتے ہیں۔ کہ ہر چیز بھلائی کے لیے ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ خُدا ہماری زندگیوں میں ایک مقصد کے لیے کام کر رہا ہے۔ ہمارے لیے بڑی عمدہ چیزیں کرنے کے لیے یہ منصوبہ بڑی خوبصورتی سے بنایا گیا ہے۔ جو اِس دُنیا میں یقینی طور پر ہو گا۔ اور یہ بات یقینی ہے۔ کہ ہم خُداوند یسوع مسیح کے ہم شکل ہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہم، روح میں اور اصول میں، اُسی طرح ہیں جیسا خُداوند یسوع مسیح دُنیا میں ہوتے ہوئے تھے۔ خُدا باپ کی مرضی کو لے کر چلنے کی تلاش میں رہے۔ یہ ایک شاہی حقیقت ہے اُن کے لیے جن کے بارے میں آیت نمبر 28 میں لکھا گیا ہے کہ وہ" خُدا کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ہیں" یونانی لفظ **Klatos** کہلاتا ہے. اور یہ اُن کے لیے یہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اِس صلاحیت میں آتے ہیں۔ **جو اِس پیشے میں کام کرتے ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اُنہیں ساری زندگی کے لیے بلایا گیا ہے** جو اِس راستے کے ملازم ہیں۔ آیت نمبر 28 میں جو لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ یہ اُن کے لیے بالکل سچا ہے۔ مقدس پولوس یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ کیوں سچا ہے۔

کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے جانا اُن کو پہلے سے مقرر بھی کیا کہ اُس کے بیٹے کے ہمشکل بھی ہوں۔

خُدا کے پاس علم الوقوع ہے۔ عظیم، لامحدود، تمام تر عقل کے ساتھ، ابدی اور غیر فانی خُدا وقت کے دریچوں کے ذریعے سے نیچے دیکھ سکتا ہے اور دیکھتا ہے۔ کہ کون اُس کی اپیل پر ردِ عمل دے گا۔ اُن کے لیے اُس کے پاس پہلے سے تیار کیا ہوا منصوبہ ہے۔ یہاں پر پہلے سے تیار کیے ہوئے منصوبے کے بارے میں کچھ ہے۔ جو دہرایا جا رہا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ تم اِس بارے میں واضح ہو گے۔

کیونکہ تمہاری طرف سے اِس کے بارے میں درست سمجھداری ہونا ضروری ہے۔ پاکیزگی کے حوالے سے تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ تمہارے متعلق خُدا کا پہلے سے مقرر منصوبہ کیا ہے۔ اِس نقطہ پر یسوع مسیح کے خیالات میں تھوڑی سی الجھن ہے۔ بہت سے لوگ یہ فرض کر لیتے ہیں۔ کہ تمہارے بارے میں کوئی منصوبہ پہلے سے تیار کر لیا گیا ہے۔ کہ تم کیا کرنے والے ہو۔ اچھا، اِس مغالطہ اور فریب کو ظاہر کرنے کے لیے زیادہ سوچنا نہیں پڑتا۔ خُدا نے ہم میں ہر ایک کے بارے میں ایک منصوبہ تیار کر رکھا ہے۔ تاکہ خُدا کے بیٹے کے مکمل طور پر ہم شکل ہو جائیں —— ہم یہاں پر تھوڑی دیر کے لیے پڑھنا روک رہے ہیں کہ افسیوں 4:1 ہمیں کہتا ہے۔ کہ اُس نے ہم کو بغیر قصور کے چُن لیا ہے۔" چنانچہ اُس نے ہم کو بنائے عالم سے پیشتر اُس میں چُن لیا۔ تاکہ ہم اُس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔" لیکن ہم میں سے کون اِس دعویٰ کی جسارت کر سکتا ہے۔ کہ ہم اپنی زندگیوں میں اِس منصوبے اور مرضی کے مطابق زندگیاں گزاریں گے۔ کیا تم مکمل طور پر اس دنیا میں اپنی زندگیوں میں یسوع مسیح کے ہمشکل ہو؟ کیا تم بغیر کسی قصور اور بغیر کسی الزام کے ہو؟ پھر بھی یہ جانتے ہوئے ہم حوصلہ مند ہیں کہ یہ منصوبہ ہے۔ اور یہی سمت ہے۔ جس میں ہماری زندگیاں آگے بڑھ رہی ہیں۔ جب ہم خُدا کے روح القدس کے کنٹرول اور انتظام کے تحت ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، جب ہم سچائی اور خُدا کی تلاش کرتے ہیں۔

مقدس پولوس رسول ہماری سہولت اور ہدایات کے لیے اِس کو تھوڑا طول دیتے ہیں۔

رومیوں 30:8 اور جن کو اُس نے پہلے سے مقرر کیا اُن کو بلایا بھی اور جن کو بلایا اُن کو راستباز بھی ٹھہرایا۔ اُن کو جلال بھی بخشا۔

وہ لفظ کو آیت نمبر 28 میں استعمال کرتا ہے یہ لفظ 'call بلانے' سے تھوڑا مختلف ہے یہ یونانی لفظ *kaleo* ہے۔ اِس کا مطلب **نام مقرر کرنا، کوئی ٹائٹل (رتبہ) دیا جاتا، کوئی بلاوہ آنا** یہ جو کچھ کہا گیا اِس کے بارے میں سمجھانے کے تعلق سے میں ایک کہانی بیان کرتا ہوں۔ آئیں فرض کرتے ہیں۔ کہ تم نے ایک بڑی اہم نوکری کے لیے درخواست دی ہے یہ وہ جو تم ہمیشہ کرنا چاہتے تھے، اور آخر کار تم نے جرأت کر کے یہ قدم اُٹھا ہی لیا۔ انچارج کہتا ہے،" اچھا، تم نے درخواست کیوں دی ہے؟ ہم نے اِسے فائل میں رکھ لیا ہے۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ اِس کا کیا کرنا ہے۔" بعد میں، شاید چند ہفتوں بعد، نوکری

کی تلاش سے ایک دِن تم تھکے ہوئے گھر آتے ہو۔ تمہاری بیوی تم سے کہتی ہے،'' کہ فلاں فلاں کمپنی کی طرف تمہیں بلایا گیا ہے۔ کہ اگر تم پسند کرو تو اِس پیشے کے لیے مینجر کی نوکری نکلی ہے۔ جس کے لیے تم نے درخواست دی تھی۔ یہی اِس لفظ کا مطلب ہے تمہارے لیے بلاوہ آ چُکا ہے۔ خُدا نے کہا ہے کہ اگر تم اسی کو قبول کرتے ہو تو تمہارے لیے ایک عہدہ رکھا گیا ہے۔ تم بُلائے جا رہے ہو۔ تم درست راستے پر آؤ۔ اگر تم کام کرنے کے لیے تیار ہو۔

کام کرنے کے لیے بلاوہ

دُنیا کے مختلف حصّوں سے لوگ بلانے کے سلسلے میں بڑی سنسنی خیز کہانیاں سُنا کر لوگوں کو اُلجھن میں ڈالتے ہیں۔ یہ وہ ڈرامائی ساز باز کرنے والی کہانیاں اور عجائب کے بارے میں سُناتے ہیں،'' کیوں میں نے اِس طرح بلاہٹ کبھی نہیں سُنی ؟'' میرا مطلب یہ نہیں ہے کم از کم اِس مثال میں کسی پر تنقید کرنے کے تجربات، یا اُن پر کوئی جملہ کسنے کی بات میں نہیں جانتا کہ اُن کا تجربہ کیا ہے۔ اور کیا نہیں ہے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جس کو بائبل کے نقطہ نظر کے مطابق ہم سامنے لا سکتے ہیں۔ جیسے کہ آج کلا بہت سے دعوے کیے جاتے ہیں۔ کہ جیسے بائبل کے ضابطوں اور قوانین کے خلاف جانا۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ کیا تم بلاہٹ کا انتظار کر رہے ہو۔ تم نے موقع ہاتھ سے گنوا دیا ہے۔ کیونکہ بلاوہ تو پہلے ہی آ چُکا ہے۔ جو پہلے سے بُلائے گئے ہیں، جن کے بارے میں پہلے سے منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اور جن کے بارے میں پہلے سے منصوبہ بنایا کیا گیا ہے۔ اُن کو بلایا بھی گیا ہے۔ تم اپنی زندگی کے ساتھ کیا کر رہے ہو۔ اگر تم ایماندار اور جان نثار مسیحی ہو اور خُداوند یسوع مسیح کی دی گئی بلاہٹ تم میں ہے۔ اِس بارے میں کوئی معنی خیز بات ہے یا نہیں۔ ہمارے کون سے تجربات اور جذبات بتائے گئے ہیں۔ خُدا کے کلام میں ہمیں کیا بتایا گیا ہے۔ یہ ایمان ہے جو لازمی اور تجربیت نہیں رکھتی۔ ہمارے محسوس کرنے سے زیادہ ارد گرد کے مذہبی لوگ زیادہ بد عنوان اور بے ایمان ہیں۔ ہم نے مذہبی دُنیا میں تجربات کے بارے میں بہت ہی ڈراؤنی باتیں سُنی ہیں۔ یہ سب جو تم محسوس کرتے ہو؟ تمہارا سبب کیا ہے؟ کیا تم بتاؤ گے؟ وغیرہ وغیرہ روایتی مسیحی کلیسیاء واقعات کے بارے میں تجربات نہیں رکھتی۔ جو تعلیم اور علمِ الٰہیات میں کوئی اہمیت نہیں دیتی۔ تجربات ہمارا حصّہ ہیں۔ اور یہ بہت اہم ہیں۔ لیکن یہ صرف بچے کھچے اثرات ہیں۔ اِن تجربات میں

نہ ہی قوت ہے۔اور نہ ہی سچائی ہے۔ کیا وہ بہت اہم ہے۔ جو ہمیں خُدا کے کلام میں بتایا گیا ہے۔ تم اپنی بلاہٹ کے متعلق جو سوچتے ہو۔ وہ بہت ہلکا معاملا ہے۔ وہ مسلۂ کیا ہے۔ **"جن کو اُس نے پہلے سے مقرر کیا اُن کو بلایا بھی"** خُدا نے تمہیں دیکھا جیسے یسوع مسیح نے نتھانی ایل کو انجیر کے درخت کے نیچے دیکھا۔اِس دُنیا کو بنانے سے پہلے، خُدا نے تاریخ میں دیکھا۔ اور تمہیں دیکھا۔ اور تمہارے اور تمہاری زندگی کے لیے قسمت کو دوبارہ ترتیب دیا۔ اور تمہیں بلایا گیا۔ اگر تم انتظار کر رہے ہو۔ کہ خُدا پہلا قدم اُٹھائے تو مہربانی کر کے تمہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ اور تمہارا شک دور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ یہ کام پہلے ہی کر چکا ہے۔ تم کرنے کے لیے آنے سے پہلے ہی بلائے جا چکے ہو۔ اور اگر تم اپنی زندگی میں خُدا کی مرضی کو پورا کرتے ہو۔ تو تم (بائبل کے اِس حصّے کا یہی نقطۂ ہے۔) اِس کام کے لیے رکھ لیے گئے ہو۔ روح القدس تمہاری شفاعتیں کرتا ہے۔ خُدا نے قدم اُٹھا لیا ہے۔ وہ چیزیں جن کا تم نے تجربہ کر لیا ہے۔ یہ صرف وہ نہیں جن کا تم نے اپنی زندگی میں خُدا کے پہلے سے مقرر منصوبے کے تحت نسبت قائم کر لی ہے۔ لیکن یہ صرف ثبوت ہے کہ تم نے بلاہٹ کا جواب دے دیا ہے۔

اگر تم خدا میں زندگی گزارتے ہو تو خدا تمہاری زندگی کی ذمہ داری لیتا ہے

جب تم خُدا کی مرضی کے مطابق چلنا شروع کرتے ہو۔ تو ہم کیسے جانیں کہ ہم اُن باتوں میں بالکل درست ہیں۔ جو ہم کرتے ہیں۔ میں نے سنجیدہ لوگوں سے اکثر یہ سوال کیا ہے۔ ہم وہ کرنا چاہتے ہیں۔ جو درست ہے۔ ہم اپنی زندگیوں میں خُدا کی مرضی کے لیے دُعا کریں۔ اور لازمی شراکت واقعی چاہتے ہیں۔ اور ہم خُدا کی مرضی کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ کیسے ہماری زندگیوں میں خُدا کی مرضی ظاہر ہو۔ لیکن یقین کرنے کے لیے تم جانتے ہو۔ کہ کچھ لازمی ہو رہا ہے۔ ہم واقع ہی کیسے جانتے ہیں؟ ایسا لگتا ہے۔ کہ ہمارے لیے کچھ شاندار نہیں ہوا ہے۔ ہماری طرف کوئی بھی زیادہ توجہ نہیں دیتا۔ ہمیں اپنی پہچان کے لیے تھوڑی سی بھی توجہ نہیں ملی۔ ہم کیسے یقین کر سکتے ہیں۔ کہ ہم ٹھیک ہیں۔ پولوس رسول اِس کا جواب دیتے ہیں۔ **"۔۔۔اور جن کو بلایا ہے۔ اُن کو راستباز بھی ٹھہرایا اور اُن کو جلال بھی بخشا۔"**

خُدااِس بات کی ذمہ داری بھی لیتا ہے۔ جو تم کرتے ہو۔ تم کو اپنے لیے کام کرنے کے لیے کسی کو بلانا پڑتا ہے۔اور تم اُس کو کوئی خاص کام دوگے۔ کوئی ماہر بندہ آتا ہے۔اور پوچھتا ہے۔" تم یہ کیوں کر رہے ہو؟" اگر وہ درست اور ہوش مندی سے کام کر رہا ہو گا۔ تو وہ تمہاری طرف اشارہ کرے گا۔ جس نے مجھے یہ کام دیا ہے۔ وہ شخص ہے جس نے اِس کا معاوضہ دینا ہے۔ وہ وہی کر رہا ہوں۔ جو کرنے کے لیے مجھے کہا گیا ہے۔ اگر تم وجہ جاننا چاہتے ہو کہ یہ کیوں ہو رہا ہے۔ جائیں اُس شخص سے پوچھو جس نے مجھے یہ کرنے کا کہا ہے۔"

کئی سالوں سے لوگوں نے ایک طریقے سے یا دوسرے طریقے سے اکثر مجھ سے کہا ہے، فرض کریں اب تم مسیحی ہو اور وہ تمام عظیم کام کرتے ہو۔ جو خُدا کی بادشاہی کے لیے ہیں۔ فرض کریں تم نے آسمان سے خزانہ جمع کیا ہے۔ اور یہ سب کچھ بہت غیر محدود طور پر شاندار لگتا ہے۔ ابھی تک تم زندگی میں بہت چھوٹے کام کر رہے ہو جو کسی بات کا اندازہ نہیں کرتے تم یہ کس لیے کر رہے ہو۔ اگر تم کسی عظیم اور بڑے کام کے لیے مختص نہیں ہو؟ بعض اوقات چہروں پر اُلجھانے والے بہروپ لیے نظر آتے ہیں۔ دہشت کے احساس نے اُن مسیحیوں کی نیت کو بدل دیا ہے۔ جنہوں نے اِن سوالوں کو حاصل کیا ہے۔ وہ بذاتِ خود حیران ہیں۔" میں یہ کیوں کر رہا ہوں۔" ہم خُدا کو دیکھتے ہیں۔ اور خُدا کہتا ہے۔" جن کو میں بلاتا ہوں اُن کو راستباز بھی ٹھہراتا ہوں" تم جو کچھ کر رہے ہو اُس کے بارے میں لوگ جو کچھ بھی کہتے ہیں۔ تم اُن کے بارے میں زیادہ پریشان نہ ہو۔ تم جاؤ اور اُنہیں کرو۔ اگر میں یہ کرنا نہیں چاہتا۔ تو میں تمہیں یہ کرنے کے لیے نہ کہتا۔ مجھے پریشان ہونے دیں تم صرف جاؤ اور یہ کرو۔

جلالی سال

تم کہہ سکتے ہو،" ہاں۔ لیکن تم جانتے ہو یہاں پر کچھ ہے۔ جس نے تم کو اُن مسائل کے مرکز کی طرف جُھکا دیا ہے۔ جو میں نے محسوس کیا۔ میں نے ہمیشہ یہ سیکھا ہے۔ کہ خُدا کی خدمت کرنا بہت عظیم اور پُر جلال ہے۔ اور خُوشی سے بھر جانا ہے۔ اور بہت سی شاندار چیزیں جو خوشی دیتی ہیں۔ اب تم کہتے ہو تم میرے راستے پر ہو۔ اور میرا چھوٹا سا کام کرتے ہو۔ اور حقیقیت کو تسلیم کرتے ہو۔ جو خُدا کے لیے اہم ہے۔ جلال کے بارے میں کیا خیال ہے؟ بہت اچھا، میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔ میں جلال میں رہنا

چاہتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ میں زندگی کی لازمی اور اہم چیزوں کو کھو دوں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ پولوس رسول اور ابرہام اور داؤد اور بلی گراہم میں سے کوئی ہو جو خُدا کی بادشاہی میں ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ میں بھی ہوں۔ میں کسی خاص بات میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ میں کچھ کارآمد کام کرنا چاہتا ہوں۔ پس اِس کے بارے میں کیا خیال ہے؟،" اور جن کو راستباز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا۔" اِس کو درست سمت میں رکھنے کے لیے یہ ایک بہت خاص نقطۂ ہے۔ احتیاط سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جب یسوع مسیح دُنیا میں آئے۔ تو یہ ظاہر ہوا کہ حقیقت میں کیا ضروری ہے۔ حقیقت میں کیا بامعنی ہے، قادرِ مطلق خُدا کے لیے سب سے نمایاں کیا ہے اُس نے یہ کر کے دکھایا۔ کہ زندگی کو کس طرح فائدہ منداور جلال سے بھرپور گزار جا سکتا ہے۔ یسوع مسیح بہت بڑے سیاستدان کے طور پر نہیں آئے تھے۔ اور وہ کوئی بہت بڑے لکھاری یا مصنف کی صورت میں بھی نہیں آئے تھے۔ وہ کوئی ایکٹر یا شوبز کی بہت بڑی شخصیت بن کر نہیں آئے تھے۔ وہ کوئی ماہر تعمیرات، انجنیئر یا سائنسدان یا فلاسفر بن کر نہیں آئے تھے۔ وہ ایک حلیم مزاج، سادہ گلیلی تھے۔ انہوں نے تعلیم دی اور یہ دکھایا کہ انسان خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے ناطے سے، اُس کو بچوں کی طرح ہونا چاہیے۔ اُس نے کہا زندگی میں سب سے عظیم بات یہ ہونی چاہیے۔ کہ خُدا سے محبت اور بھائیوں سے محبت کرو۔ وہ جو بڑا بننا چاہتا ہے۔ اُسے چھوٹا بننا ہو گا۔ اور وہ جو سب کا آقا بننا چاہے اُسے سب کا خادم بننا ہو گا۔

ایک دِن یسوع نے اپنے شاگردوں سے ایک سوال کیا۔ دُنیا میں سب سے بڑا کون ہے؟ کیا وہ آدمی نہیں جو میز پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور اپنے ملازموں سے خدمت کروا رہا ہے؟ کیا وہ بڑا نہیں ہے؟ لیکن حقیقت کیا ہے۔ وہ دُنیا میں تھا۔ اُس کی طرح بنو۔ جو خدمت کر رہا ہو بجائے اِس کے کہ وہ خدمت کروا رہا ہو۔ یہ ہمیں خُدا کی بادشاہی کے متعلق سکھاتی ہے۔ یسوع نے دکھایا گیا ہے۔ کہ بڑا پن اصل میں کیا ہے۔ جسمانی اور دنیاوی نیت اُسے رَد کرتی ہے۔ پس مذہبی دُنیا نے یہ کیا۔۔۔۔ قدیمی یہودی سربراہ، سرگرم اور وقف فریسی جو نسلوں سے مسیحا کے منتظر تھے۔ اُس عظیم بادشاہ کے آنے کا جو تمام دشمنوں پر بادشاہی کرے گا۔ اور مادی، معاشی اور فوجی طور پر اُنہیں اپنے ماتحت کرے گا۔ وہ رومیوں کی طرح کی حکومت چاہتے تھے۔ جنہوں نے یروشلیم پر چڑھائی کی۔ اپنے دشمنوں کو رتھوں کے پہیوں کے ساتھ باندھ دیا۔

جنون، چیخ و پکار، شان و شوکت اور جھوٹی دھوم دھام کے ساتھ۔ لیکن یہاں پر حلیم اور صابر شخص تھا۔ جو یروشلیم میں گدھے پر داخل ہوا۔ اور انہوں نے کہا۔" نہیں نہیں معاف کرنا یہ وہ نہیں جس کا ہم صدیوں سے انتظار کر رہے تھے۔ ہم اُس شخص کے منتظر ہیں۔ ہم سب سے اعلیٰ کو چاہتے ہیں۔ ہم دُنیا پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم شاباش لینا چاہتے ہیں۔ اور قبول کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے!" پس انہوں نے مسیح کو اور اُس سادہ سی بادشاہت کو رَد کیا، اسی وجہ سے آج بھی دنیاوی شخص اُس کو بادشاہت کو رَد کرتا ہے۔ پھر بھی بائبل کہتی ہے کہ وہ چیزیں جن کو کرنے کے لیے خُدا تمہیں ہدایت دیتا ہے۔ تمہارے ایمان کے نتیجے میں، ہو سکتا ہے انسان کی نظر میں وہ چھوٹی ہوں۔ لیکن خُدا اُنہیں جلال کے حوالے کر دیتا ہے۔

درست کنارہ چُننا

اگر تم خُدا کے بیٹے ہو اور تم خُدا کی مرضی کے مطابق کام کرنا چاہتے ہیں۔ اور تم یقیناً کرنا چاہتے ہو۔ کہ خُدا تم سے خوش ہے۔ اور تمہاری زندگی کا کوئی مطلب ہے۔ آئیں ایک سوال پوچھتے ہیں آئیں اِس مسئلے کا ایمانداری سے سامنا کرتے ہیں۔ تم اپنا جلال کہاں چاہتے ہو۔؟ کیا تم اِس دُنیا میں لوگوں کے سامنے اپنا جلال چاہتے ہو۔ جہاں پر تم بوڑھے ہو رہے ہو۔ اور کچھ دُکھ اور دردوں کو بڑھا رہے ہو۔ تمہیں یہ تسلیم کرنا ہے کہ اِس دُنیا میں تمام تعریفیں تمہیں کسی دِن آنے والی موت اور ختم ہونے سے بچا سکتیں ہیں۔ اور اِن سب باتوں کو پیچھے چھوڑ دینے سے، کیا یہ جگہ ہے جہاں پر تم جلال حاصل کرنا چاہتے ہو؟ تم یہ جلال اُس دِن لینا چاہتے ہو۔ جب تم خُدا کے سامنے کھڑے ہو گے؟ یا تم اسے اُس دِن حاصل کرنا چاہتے ہو۔ جب نئی پیدائش حقیقت کا روپ دھارے گی۔ ہمارے اجسام دائمی ہیں۔ ہم جنت کو دیکھ رہے ہیں۔ جہاں پر کوئی موت، درد، غم یا دِل کی نامکمل خواہشات نہیں ہوں گی؟ کیا تم یہ اُس وقت لوگے؟ یا تم اسے اب لوگے؟

یہاں پر خُدا تمہیں کچھ کہتا ہے۔" جیسا کہ روح القدس تمہارے لیے دُعا کرتا ہے۔ اور وہ تمہاری زندگی کے لیے کام کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں تمہیں اُس دِن جلال حاصل ہو میں نہیں چاہتا کہ تمہیں یہ انسانوں کے سامنے حاصل ہو۔ یہ اُس گھاس کی مانند ہے۔ جو کچھ مہینے پہلے سرسبز اور شاداب تھی۔ لیکن آج مرجھا گئی ہے اور ہوا کے ساتھ ادھر اُدھر اُڑتی پھرتی ہے یہ جلال کی کوئی قسم نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ تم میں ہو میں چاہتا ہوں کہ تم ابدی اور غیر فانی اور نہ مرجھانے والا جلال ہو"

کیااِس کے بارے میں ہم پُریقین ہو جائیں۔ کیونکہ جو راستباز ٹھہرا اور جلال بھی دیا گیا۔ خُدا ہمیں بتاتا ہے کہ نہ گھبراؤ تم چاہتے ہو کہ تمہیں جلال حاصل ہو۔ جتنا بھی تم چاہتے ہو۔ لیکن یہ سب کچھ اُس پر چھوڑ دو۔ آئیں اُسے یہ فیصلہ کرنے دیں۔ کہ تمہیں کس طرح کے جلال کی ضرورت ہے اور کس طرح تمہیں یہ حاصل ہو گی۔ کیونکہ وہ یہ چیزیں کرنا چاہے گا تو پھر یہ چیزیں بالکل درست طریقہ سے ہوں گی۔ لیکن اگر وہ ہماری خواہشات کو قبول کر لیتا ہے۔ اور ہمیں ہمارے راستوں پر چلنے دیتا ہے۔ تو ہم واپس وہاں پر جا رہے ہیں۔ جہاں پر آدم اور حوّا تھے۔ تو پھر ہم وہاں جانے والے ہیں۔ جہاں پر جسمانی مذہبی لوگ اور انا پرست لوگ شروع سے رہ رہے ہیں۔ پس ایمان رکھیں۔ اور اعتماد رکھیں۔ تم کہتے ہو۔ کہ تم یہ دیکھ نہیں سکتے۔ اچھا، یہ سب ٹھیک ہے۔ ہم ایمان میں اور آنکھوں دیکھے پر چلتے ہیں۔ جو تمہارا تجربہ تمہیں بتاتا ہے۔ وہ لازمی نہیں ہے سب سے اہم یہ ہے۔ " جن کو اُس نے راستباز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا" میری بہنو اور بھائیو۔ اگر تم خُدا کی مرضی کے مطابق چلتے ہو۔ اور اپنی زندگی میں ایمانداری سے خُداوند کو دیکھتے ہو۔ تو بائبل سکھاتی ہے۔ تو تم جلال کو کھو نہیں دو گے۔ جو بائبل سکھاتی ہے۔ تم دوسری کسی بات پر یقین نہیں کر سکتے کیونکہ یہ بالکل سچ ہے۔ اور اِس میں کچھ بھی غلط نہیں ہے۔

فتح اور کامیابی کی ضمانت

رومیوں 8:31 پس ہم اِن باتوں کی بابت کیا کہیں؟ اگر خُدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے؟

ہم اِن سب باتوں کے کس اختتام کی طرف ہم بڑھ رہے ہیں۔ ہمارے پاس ہمارے لیے دعا کرنے والا روح القدس ہے۔ ہم پُریقین ہیں کہ خُدا نے مقررہ وقت سے پہلے ہی ہماری زندگیوں کے لیے منصوبہ بنا رکھا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم بلائے گئے ہیں۔ کہ آؤ اور حصّہ لو۔ جو ہم کرتے ہیں۔ خُدا اُن کی ذمہ داری لے لیتا ہے۔ ہمیں یقین دلایا گیا ہے۔ کہ آخری فیصلے کے وقت ہم جلال سے محروم نہیں ہوں گے۔ پس اِس سب کی آخری حد کیا ہے؟ پس اختتام کیا ہے۔ جہاں پر ہم پہنچے ہیں۔ خُدا ہماری طرف ہے! ہمارے سامنے کچھ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ جو کچھ معنی رکھتا ہو۔ یا اثر رکھتا ہے۔ اور یقینی طور پر، لوگ ہمارے مخالف ہو سکتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ پُراثر طریقے سے کون ہمارا مخالف ہو سکتا ہے؟ جو کچھ ہم نے

حاصل کیا ہے کون ہمیں اُس سے بالکل نکال سکتا ہے ؟ کون خُدا کے فرزند کے راستے میں کھڑا ہو کر اُسے اُن اقدار سے محروم کر سکتا ہے۔ جو اُس نے سیکھی ہیں ؟ اِس خیال میں اُس نے اضافہ کرتے ہوئے کہا۔

رومیوں 32:8 جس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا۔ بلکہ ہم سب کی خاطر اُسے حوالہ کر دیا۔ وہ اُس کے ساتھ اور چیزیں بھی ہمیں کس طرح نہ بخشے گا؟

ایک لمحے کے لیے اِس بارے میں سوچیں ہم مکمل طور پر غیر دلکش اور معیار کے بغیر تھے۔ ہم گناہ گار اور خُدا کے خلاف گستاخ تھے۔ اِس حالت میں، لامحدود، قادرِ مطلق، عقلمند، سب کچھ جاننے والا اور محبت کرنے والے خُدا نے ہمیں معافی کا مطلب دینے کے لیے اپنے بیٹے کو خود مخلصی کے لیے چھٹکارے کا درد دیا۔ اور ہمیں نئی زندگی دی۔ تمہیں اچانک یہ شک کیسے ہو گیا۔ کہ خُدا، جو تمہارے لیے یہ تمام چیزیں کرتا ہے۔ تمہیں اِس نقطۂ پر لے آیا؟ خُدا تمہیں کیوں بے معنی اور بے کار زندگی میں رہنے دے گا۔ جو جلال سے محروم ہو تم یہ کیسے سوچ سکتے ہو؟

خُدا کا خوف تمہیں جسمانی نیت کے رحجان سے چُھڑا سکتا ہے تم اِس طرح کے خیالات کہیں بھی نہیں پا سکتے۔ جو بائبل میں ظاہر ہوئے ہوں۔ یا اُن کا اشارہ دیا گیا ہے۔ خُدا کی اِس طرح کی چیزوں کے بارے میں ہمیں کسی بھی جگہ حوصلہ نہیں ملے گا۔ یہ سچائی کہ خُدا نے ہمیں بلایا ہے۔ اور ہمارے راستوں کو ترتیب دیا ہے۔ اور ہمارے لیے پہلے سے منصوبہ تیار کیا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے باہر ہو گیا ہو—اِن باتوں کو ایک طرف رکھ کر ہم اُس سے درخواست کر سکتے ہیں۔۔ خُدا کی بادشاہی سے متعلق تمام چیزیں ہمیں مفت دیتا ہے۔ اور وہ زندگی جو اِس دنیا کے لیے لازمی ہے۔ **" اَے چھوٹے گلّے نہ ڈر "** یسوع مسیح نے لوقا 32:12 میں کہا ہے، **" اے چھوٹے گلے نہ ڈر کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ تمہیں بادشاہی دے۔ "**

باب نمبر31

الزام اُس پر ثابت نہیں ہو گا

رومیوں 33:8 خُدا کے بر گزیدوں پر کَون نالِش کرے گا؟ خُدا وہ ہے جو اُن کو راستباز ٹھہراتا ہے۔

سوال، وضاحت یہ ہے۔ کون بڑی کامیابی کے ساتھ اُن باتوں کے متعلق ملامت کر سکتا ہے۔" خُدا کے روح القدس کی راہنمائی اور اُس کے پہلے سے مقرر کردہ منصوبے کے نتیجے میں ہم اپنی زندگیوں میں جو کچھ کر رہے ہیں؟" مقامی زبان میں، کون ہمارے خلاف نالش کرے گا اور اُسے ثابت کرے گا۔اِس کا یہ مطلب نہیں کہ لوگ الزامات نہیں لگائیں گے۔اِس کا یہ مطلب ہے۔کہ کوئی اثر اور کامیابی سے یہ کر نہیں سکتا۔کون جائز الزام لگا سکتا ہے؟کون ہمارے خلاف کھڑا ہو کر ہمیں جلال سے محروم کر سکتا ہے؟اسے کرنے میں خُدا ہماری راہنمائی کرتا ہے۔اِس میں کون فرق پیدا کرتا ہے اگر وہ خُدا کے منصوبے کے نہیں سمجھے۔اور خُدا کے کام ہمیں ایسی باتوں پر ملامت کرتے ہیں۔جو ہماری زندگیوں میں جگہ بنا لیتے ہیں۔اور ہماری زندگیوں کے موافق آتے ہیں۔

رومیوں 34:8 کَون ہے جو مُجرم ٹھہرائے گا؟ مسیح یِسُوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مردوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خُدا کے دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔

جب تمہیں ایک اچھے وکیل کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگرچہ جدید دور میں یہ سچائی منطقی مذہب میں کھو چکی ہے۔یہ آرتھوڈکس مسیحت کی حالت ہے اور بائبل کی واضح تعلیم ہے۔کہ مسیح موجودہ خدمت اور منصب میں ہے۔وہ کام کر رہا ہے۔خُدا کی حضوری میں یہ شفاعت کی خدمت اور اختیار ہے۔روح القدس کا اختیار،اِس زمین پر اور موجودہ مخلصی میں، ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ہمیں عقل و فہم، تسلی و آرام اور آزمائش کی گھڑیوں میں قوت دیتا ہے۔بیٹے کا اختیار خُدا کی حضوری میں ہمارا شافی ہے۔وہ درمیانی ہے—— اگر تم پسند کرو تو عدالت کے دِن تمہارا وکیل ہے۔اُن چیزوں کے بارے جو اپنے بچوں کے لیے انفرادی طور پر

یا کلیسیاء کے لیے بطور بدن کہنا چاہتا ہے وہ خُدا کے پاس ہوتا ہے۔ یسوع مسیح (افسیوں کے خط میں اور دوسری جگھوں پر) کلیسیاء کا سر براہ ہوتے ہوئے، بیان کرتے ہیں۔ جو اُس کا بدن ہے۔ ہمیں عبرانیوں کے خط میں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ ہمارا ترتیب میں رکھنے والا راہنما اور ہماری نجات کو کپتان ہے۔ اُس کی خدمت صلیب پر کیے ہوئے کام پر منحصر ہے — کامیابی کفارے اور دوبارہ زندہ ہونے کی قوت کو بناتی ہے۔ اُس کا تمام کام، جیسا کہ اُس کا مطلب اور اختیار، اُس کے جی اُٹھنے اور بادشاہی کے لیے آسمان پر اُٹھائے جانے سے تھا۔ اُس کی گذارشیں، اُس کی عظیم، ابدی، کامیابیوں اور حقائق پر مبنی ہے۔ یسوع ہمارے لیے شفاعت کر رہا ہے۔ پھر جیسا کہ ہم یسوع مسیح کی پیروی کریں گے۔ ہم جانتے ہیں ہم وہ کرتے ہیں جو ہم کرنا چاہتے ہیں۔ چارو ناچار شیطان اور اُس کے ساتھی ہم پر الزامات لگاتے ہیں۔ '' تمھیں یہ نہیں کرنا چاہیے'' تم کسی بھی مسئلے میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔ تمہاری زندگی اہم نہیں ہے۔ تم جلال میں شامل نہیں ہو۔ کون یہ سوچتا ہے۔ کہ تم فرزند ہو؟ تمھیں اِس بڑے کام اور اُس بڑے کام میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔ تمھیں دولتمند، صحت مند اور مشہور ہونا چاہیے۔ یا تمھیں کچھ بھی ہونا چاہیے یا کوئی بھی ہونا چاہیے۔ تمہاری زندگی بہت عام اور بے معنی ہے۔'' ہم میں سے یہ فرق کون پیدا کرتا ہے۔ کہ انسان یا شیطان اِس قسم کے مشاہدات، جانچ یا پرکھ لاتا ہے؟ اُن مسیحیوں کا نمایاں پن جو ایمان سے چلتے ہیں یہ ہے کہ ہماری دعاؤں کے نتیجہ میں اور خُدا کی مرضی کو پورا کرنے کی ہماری خواہش، جو ہمارے پاس ہے وہ یہ ہے۔ جو ہم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کرتے ہیں۔ ہم مطمئن ہو سکتے ہیں۔ کہ یہی راستہ ہو سکتا ہے۔ اِس لیے دوبارہ ترتیب دی گئی اور دوبارہ لکھی گئی تقدیر نے خُدا کے وسیلہ سے ہماری زندگیوں میں کام کیا ہے۔ جو ہمارا خیال رکھتا ہے۔ جو ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے کہ کہیں ہم جلال کو نہ کھو دیں۔

فتح سے بڑھ کر غلبہ

رومیوں 35:8 کَون ہم کو مسیح کی محبّت سے جُدا کرے گا؟ مُصِیبت یا تنگی یا ظُلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟۔

رومیوں 36:8 چُنانچہ لکھاہے کہ ہم تیری خاطر دِن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔ ہم ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گِنے گئے۔

مسیحت میں بہت بدعتیں ہیں۔ جو چرچ کے کاموں میں دخل اندازی کرتی ہیں۔ اور ایمانداروں کی روح کو پریشان اور تہ وبالا کرتی ہیں۔ اِن میں سب سے بڑی نیکلیوں کی تعلیم ہے۔ جس کے بارے میں یسوع مسیح مکاشفہ میں فرماتے ہیں۔ وہ ایسی تعلیم ہے جس سے یسوع مسیح کو نفرت ہے۔ اِس اصطلاح کے بارے میں کچھ اُلجھنیں ہیں۔ ذاتی طور پر، میرا یہ خیال نہیں ہے۔ کہ یہ بہت زیادہ پیچیدہ ہے۔ اور یہ زیادہ پریشان کن بھی نہیں ہے۔ حقیقت میں یہ ایک ملی جلی اصطلاح ہے یہ ایک یونانی لفظ nikos سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے **فتح**، **جیت** یا **نصرت** ہے۔ اور لفظ laos ہے جس کا مطلب ' لوگ ' ہے۔ ایک دوسرے لفظ میں، جو بدعت خُدا کے لوگوں کو سکھائی جارہی ہے۔ ہمیشہ جسمانی اور اخلاقی راستوں میں فتح حاصل کرنا ہے۔ اُنہیں کاروبار میں صحتمند، دولتمند اور کامیاب ہونا چاہیے۔ اور پسند کیے جانے والے اور قابلِ عزت ہونا چاہیے۔ اِس طرح سے یہ خُدا کے فرزندوں کو سکھائی جارہی ہے۔ اِس بدعت کے مطابق؛ بائبل کو اِس معاملہ میں توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سب اپنے بچوں کے لیے خُدا کی مرضی ہے۔ یہ سب آج کل کے لوگوں کے لیے فیشن پرستی اور رحجان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ حقیقت میں ہم کوئی ریڈیو آن کریں۔ اور وہاں سے یہ تعلیم دی جارہی ہو۔ مذہب کو ایک بیوپار بنایا جارہا ہے۔ اور سیدھے سادھے لوگوں کو اِس قسم کی ذہنیت والوں کے ذریعے سے برباد کیا جارہا ہے۔ " ہمیں اپنے خالی پرس بھیجو ہم اُس پر دُعا کریں گے۔ اور خُدا اُسے بھر دے گا۔ " کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ کو صحت مند ہونا چاہیے۔ اگر تمہیں کوئی جسمانی مشکل ہے۔ تو دوست، یہ تمہارے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ آئیں اِس بات کے لیے دُعا کریں۔ ہمیں تھوڑے سے پیسے بھیجیں ہم تمہیں تمہارے قدموں پر اچھا کر کے پھر سے کھڑا کر دیں گے۔ یا " تم دُنیا کی بڑی باتوں میں شامل ہو سکتے ہو۔ جو دُنیا کی تعریف اور ستائش کے لیے ہیں۔ جو ہمارے ساتھیوں کی طرف سے ہمارے لیے حسد کا سبب بنتا ہے۔ " یسوع مسیح نے کہا یہ غلط، گمراہ کن، قابل مذمت اور بدعتی تعلیم ہے۔ جس سے وہ

جذبات کے ساتھ نفرت کرتا ہے۔اِس طرح کی کوئی بات سچ نہیں ہے۔اوراِس طرح کی باتیں کبھی سچ نہیں ہوئیں۔اورنہ اِس طرح کی باتیں کبھی سچ ہوسکتی ہیں۔خُدا کے لوگوں کے ساتھ ''ہم تیری خاطر دِن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔ہم ذبح ہونے والی بھیڑوں کی مانند گنے گئے۔'' ہم یہ تجربات کرنے جارہے ہیں۔اِس دُنیا میں ایماندار لوگوں کے لیے یہی راستہ ہے۔اور ہمیشہ سے یہی راستہ رہا ہے۔یوسف،اپنی وفاداری کے بدلے میں اپنی زندگی میں زیادہ دیر تک جیل میں رہا۔موسیٰ اپنی وفاداری کے بدلے میں مصر سے نکال دیا گیا۔اورایک مجرم کے طور پر جانا گیا۔یرمیاہ اپنی وفاداری کی وجہ سے ہی مٹی کے گڑھے میں ڈال دیا گیا۔اور مرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ایوب کو اپنی وفاداری کے بدلے میں ہی جسمانی اذیت سہنا پڑی۔اسی طرح اور لوگوں کو بھی اپنی وفاداری کی وجہ سے اذیتیں سہنی پڑیں۔اور برداشت کی عظیم مثالیں قائم کیں۔یسوع مسیح انسانی معاشرے میں تاریخ میں سب سے زیادہ اذیت،ملامت،لوگوں کا پیچھے پڑ جانا،طعنے اور مذاق،رَد کیے جانے والے بنے۔پولوس رسول نے اپنی منتخب کی ہوئی چیزوں کی خاطر اذیتیں سہیں۔اور جس کسی نے بائبل کی کہانیوں کو پڑھا ہے۔انہوں نے یقیناً پولوس،پطرس، تھمتھیس،یوحنا اور دوسروں کے متعلق پڑھا ہوگا۔کہ انہوں نے کس طرح انجیلِ مقدس کی خاطر اذیتوں کو سہا۔پس یہی وہ اعلان اور حقیقت ہے۔کرنتھیوں کے نام خط کے چوتھے باب میں جس بات کے بارے میں پولوس رسول نے کہا ہے۔'' اے لوگو تم اچھے نہیں ہو اور تم اِس زندگی میں بادشاہوں کی طرح حکومت کرتے ہو۔تم ہمیں اپنے پاس بطور رسول نہیں چاہتے۔کیونکہ یہ تمہارے لیے پریشانی اور گھبراہٹ کا باعث بنتا ہے۔تمہارا خیال کہ بطور بادشاہ حکومت کر رہے ہو۔میری مراد ہے کہ تم کر رہے تھے۔اوراگر تم کر رہے تھے۔تو میں تمہارے پاس آتا۔تو میں تمہارے ساتھ حکومت کرتا؛لیکن حقیقت میں تم دھوکا کھا رہے ہو۔'' میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔کہ خُدا نے رسولوں کو دُنیا کے لیے،فرشتوں کے لیے اور آدمیوں کے لیے ایک مثال ٹھہرایا ہے۔اُن کی زندگیوں کو دیکھ کر ہم اِس بات کو جان سکتے ہیں۔کہ ہمیں اپنی زندگی میں کیا قبول کرنا ہے۔خُدا کی پیروی کرنے کے نتیجے میں اُن کی مثال کیا تھی؟وہ جانوروں کی طرح شکار ہوئے،محتاج،ننگے،اور انسانیت کے لیے غلاظت سمجھے جاتے ہیں۔اوراِس

بگڑی ہوئی دُنیا، مذہبی اور غیر مذہبی دونوں قسم کے لوگوں سے، اور اِسی طرح کے لوگوں سے رَد کیے گئے تھے۔ پولوس رسول اپنے بھائیوں کو شرمندہ کرنے اور اُن کو بے عزت کرنے کے لیے یہ سب کچھ نہیں لکھ رہا۔ بلکہ اُن کو آگاہ کرنے کے لیے غلطیوں اور بدعتوں کے متعلق اُن کو بتا رہا تھا۔ یہ کوئی دس ہزار کے قریب سکھانے والے لوگ ہیں۔ جواِس طرح کی بے وقوف باتوں سے لوگوں کو بھرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ رسول ہی ہیں۔ جنہیں خُدا نے گواہ بنایا ہے۔ اُنہیں رسول کی سُننی تھی اُس کی زندگیوں کو دیکھنا تھا۔ دیکھنا تھا کہ کیا توقع ہے۔ اور اُن مثالوں کی پیروی کرنی ہے۔ '' میرے پیروکار بنو'' اُس نے کہا اُن غلط لوگوں کی تعلیمات کی پیروی نہ کرو۔ جو جھوٹی باتوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن پولوس رسول نوجوان مبشر تھمتھیس کو بتاتا ہے۔ کہ وہ پولوس رسول، نے انجیل کی خاطر دُکھ اُٹھائے ہیں۔ اور وہ جو خداوند یسوع مسیح میں پرہیز گار زندگی بسر کرتے ہیں۔ مقدس پولوس رسول لکھتے ہیں، ا۔ پطرس 4:1-2 **'' پس جب مسیح نے جسم کے اعتبار سے دُکھ اُٹھایا اُس نے گناہ سے فراغت پائی تاکہ آئندہ کو اپنی باقی جسمانی زندگی آدمیوں کی خواہش کے مطابق نہ گزارے بلکہ خُدا کی مرضی کے مطابق''**

ایک سپاہی کی زندگی

اِس دُنیا میں کلیسیاء ایک فوج کی طرح ہے۔ جب تم میدانِ جنگ میں دشمن سے نبرد آزما ہوتے ہو۔ تو تم آرام اور تسلی کا نہیں سوچ سکتے۔ اور اپنے جسمانی شخص کو بگاڑ دیتے ہو۔ تم جلال اور تعریف کا نہیں سوچ سکتے۔ تم میدانِ جنگ میں اپنی موجودگی اور حکم کی تعمیل کے متعلق سوچتے ہو جو تمہیں دیا جاتا ہے۔ اور مقصد کو آگے بڑھاتے ہو۔ تم جنگ جیتنے کی کوشش کرتے ہو تاکہ تم اپنے گھر جا سکو، امن سے رہ سکو۔ اور زندگی کی برکتوں سے لطف اندوز ہو سکو۔ اِس زمین کی بادشاہت کلیسیاء کو فوج کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ یہ ایک عارضی حالت ہے یہ جنگ کا وقت ہے۔ ہم یہاں پر جنگ جیتنے کے لیے ہیں۔ نئی پیدائش کے مادی ظہور میں آرام، چین اور خوشی بعد میں آتی ہے اور یہ خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد پر ہو گا۔ نئی زمین، نئے آسمان کی تخلیق اور آسمان

پر اُٹھائے جانے پر، جلالی بدن اور جلالی موجودگی جس کی پیروی کی جائے گی۔ یہ اب نہیں ہے یہ دُلہن کے دردِ زہ کا وقت ہے۔ یہ جنگ کا وقت ہے۔

کیا میں صلیب کا سپاہی ہوں

برے کا ایک پیروکار؟

کیا میں اُس کی منشاء کو اپنانے کی کوشش کرتا ہوں؟

یا اُس کے نام کو پکارنے کی حیاء ہے؟

مجھے آسمانوں کو لے کر چلنا ہے

اور پھولوں کی سیج کا آرام

جبکہ دوسرے انعام جیتنے کے لیے لڑ رہے ہیں۔

اور خونی سمندر میں تیرتے ہیں؟

اگر مجھے جیتنا ہے تو مجھے لڑنا ہو گا

اے خُداوند میری ہمت کو بڑھا!

میں صلیب اور شرم کو برداشت کروں گا

اپنے کلام کے ذریعے سے میری مدد کر۔

یہ وہ ذہنیت ہے، جو ایک مسیحی کلیسیاء کو اِس دُنیا میں رکھنی ہے۔ یا یہ مکمل طور پر مسلح نہیں ہے۔ اور اُس کام کے لیے موزوں ہے جو بالکل قریب ہے۔ **چُنانچہ لکھا ہے کہ ہم تیری خاطر دِن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔ ہم ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گِنے گئے۔** کیا یہ تجربات ہمیں تباہ کر دیں گے؟ اچھا، رسول کیا کہتا ہے؟ **کَون ہم کو مسیح کی محبّت سے جُدا کرے گا؟ مُصِیبت یا تنگی یا ظُلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟**

یہ وہ وقت ہے جب یہ کلام وافر ہے۔ ہم تمام مسیحیوں کے مصائب کے بارے میں تجربات بیان کر سکتے ہیں۔ 14 مرتبہ یا اِس سے زیادہ مرتبہ نئے عہد نامہ میں بائبل یہ کہتی ہے۔ **"اور وہ اُس شہر میں خوشخَبری سُنا کر اور بہت سے شاگرد کر کے لُسترا اور اِکُنیُم اور انطاکیہ کو واپس**

آئے۔ اور شاگردوں کے دِلوں کو مضبُوط کرتے اور نصیحت دیتے تھے کہ اِیمان پر قائِم رہو اور کہتے تھے ضرُور ہے کہ ہم بہت مصیبتیں سہہ کر خُدا کی بادشاہی میں داخِل ہوں۔"(اعمال 22,21:14) "بلکہ پہلے بھی جب ہم تُمہارے پاس تھے تو تُم سے کہا کرتے تھے کہ ہمیں مُصِیبت اُٹھانا ہوگا چُنانچہ اَیسا ہی ہُؤا اور تُمہیں معلوم بھی ہے۔" (1-تھسلنیکیوں4:3)

بعض اوقات ہم(persecution)ایذارسانی کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ اور اِسے پُر اثر بناتے ہیں۔ لیکن اِس مثال میں رسول خواہش کرتا ہے۔ کہ مسیحی تجربے کی مکمل تصویر کا احاطہ کرنے کے سلسلے میں اِن باتوں کو مزید اچھے انداز سے ختم کرے۔ ہمیں اِس سب کے بارے میں سب کچھ جاننے کی ضرورت ہے۔ ہم اِس کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ یہ لازمی ہے جیسا کہ یہ الفاظ اِس پیرا گراف میں استعمال کیے گئے ہیں۔(tribulation)مصیبت کا مطلب ہے۔ بوجھ تلے آنا، مشکل میں پڑ جانا، دباؤ میں آجانا، ذلیل ہونا۔ (Distress) ستانا کا لفظی مطلب ہے، کمرے کی تنگی، یہ اِس طرح ہے کہ جیسے کوئی تمہیں دبوچ لے اور آپ کے بازوؤں کو آپ کی طرف کر کے کیل لگادے، اِس دُنیا میں زیادہ حرکت کرنے کے لیے جگہ نہ ہونا۔ اِس کا مطلب ہے، کہ ہر وقت ہراساں کرنا اور تمام وقت اِس میں دھکیل دینا۔ ایذارسانی(Persecution) کا مطلب ہے رگیدنا، رکھنا، بھاگ جانا، بچ جانا، کوئی ایسا جو تمہارا پیچھا کر رہا ہو۔ مذہبی جنونی سے دہشت زدہ ہونا۔(Famine) قحط کا مطلب ہے۔ خوراک کے بغیر،(Nakedness)برہنگی کا مطلب ہے۔ مادی چیزوں کے بغیر، دھن کے بغیر۔(Peril) خطرہ کا مطلب ہے مختلف عناصر سے اور زندگی کی تباہی و بربادی سے ڈر وخوف، مصیبت۔ تلوار جسمانی طور پر نقصان پر پہنچاتی ہے۔ اور خوفزدہ کرتی ہے۔ اِس دُنیا میں مسیحی انجیل کی خاطر اِس طرح کے تجربات رکھتے ہیں۔ اور اِس طرح کی چیزوں کے تجربات کرتے رہیں گے۔ اِس طرح کے تجربات مسیحیوں کے ساتھ ہر دور میں ہوتے رہے ہیں۔ اِس کو غور سے سُنیں۔ پس جب تمہیں ہراساں کیا جائے، ڈرایا دھمکایا جائے تو تیار رہنا۔ جب تم ضروریاتِ زندگی اور مادی چیزوں کے بغیر ہو گے تو یہ تمہاری مدد کرے گی۔ جب لوگ تمہیں اذیتیں دیں گے، جب زندگی کی باگ دوڑ ہاتھوں سے نکل جائے گی۔ اور تمہیں " خُدا

سے الگ کر دیا جائے گا۔" اچھا، یہی ہے جو جدید مفکرین چاہتے ہیں۔ کہ ہم یقین کریں۔ لیکن بائبل کہتی ہے۔ کہ ایسا نہیں ہے۔ پولوس رسول نے کہا ہے۔ کہ دُنیا کی کوئی چیز ہمیں خُدا کی محبت سے جُدا نہیں کر سکتی۔

رومیوں 36:8 مگر اِن سب حالتوں میں اُس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

ہم جنگ میں ہیں؛ ہم جنگ جیت جائیں گے؛ اور ہم جیت رہے ہیں۔ تو ہارنے والی حالت سے دور، یہی وہ میدانِ جنگ ہے جہاں فتوحات کو جیتا جاتا ہے۔ ہم فخر کے ساتھ واپس آتے ہیں۔ کہ جو ہماری زندگیوں میں بڑے فائدے کے ساتھ سنوارا جاتا ہے۔ میں اکثر یہ مثال استعمال کرتا ہوں۔ کہ ایک نوجوان ایک فٹ بال کے میچ کے دوران ایک بینچ پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کھیل نہیں رہا تھا۔ اُس کے سر کے اوپر کوئی بینڈ بھی نہیں تھی۔ اور اُس کے یونیفارم پر مٹی بھی نہیں لگی تھی۔ کھیل کے بعد وہ دوڑ کر اپنے باپ کے پاس چلا گیا۔ اور اُس سے کہا، "کیا میری قسمت اچھی نہیں تھی؟ انہوں نے مجھے نہیں لیا۔ میں کھیل کی اِس جنگ میں نہیں تھا۔ میں زخمی نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ گرا بھی نہیں۔ لوگو، دیکھو میں نے اُس کے لیے پسینہ بھی نہیں بہایا۔ انہوں نے میری طرف دیکھا بھی نہیں۔" ہم سوال کرتے ہیں۔ کیا اِس نوجوان کو سمجھ آگئی تھی۔ کہ اُس کے ساتھ کیا ہونے جا رہا ہے۔ اگر یہ اُس کا رویہ ہے۔ تو پہلے وہ ٹیم کے لیے کیا کر رہا تھا؟ ظاہری طور پر وہ بطور کھلاڑی اپنے لیے عظمت چاہتا تھا۔ لیکن اُس کے ساتھ کوئی مشکلات نہیں آئیں۔ ہم مسیحیوں کے لیے بھی یہی سوال اُٹھاتے ہیں۔ جو آسانی کے ساتھ یہ سب کچھ چاہتے ہیں۔ جو تمام آزمائشوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ جو ہر چیز کو پھولوں کی سیج سمجھتے ہیں۔ کیا اُنہیں سمجھ آگئی ہے؟ کیا وہ جانتے ہیں کہ کیا ہونے جا رہا ہے؟ کیا وہ جانتے ہیں کہ ہم کیوں بُلائے گئے ہیں؟ اور شاید اِن سب میں ضروری یہ ہے۔ کیا وہ پرواہ کرتا ہے؟ ہم اِس لیے نہیں بلائے گئے۔ " تمہاری خاطر ہم دِن بھر مارے جاتے ہیں۔" لیکن یہ کیا ہے؟ اِن مادی چیزوں کا کھو جانا کیا معنی رکھتا ہے؟ ہم نے یہ سب کچھ کسی دِن کھو تو دینا ہی ہے۔ وہ چیزیں مطمئن نہیں کرتیں۔ کون اُن کو رکھتا ہے۔ یہ اُن کو آسودہ نہیں کرتی جن کے پاس پہلے سے ہے۔

لیکن آسمان کے خزانے، ایمان کی سچائیاں وہ چیزیں ہیں۔ جو خُدا ہمیں دیتا ہے۔ اور مرضی، اور مرضی ہماری زندگیوں میں ایمان کو نتیجہ لاتی ہے—آہ، یہ ایک الگ کہانی ہے۔ مرضی وہ سب کچھ لاتی ہے جس کی ہمیں اب اور مستقبل میں خواہش ہوگی۔ خُدا کی مرضی، مرضی اِن چیزوں کو ہماری زندگیوں میں آنے کا راستہ دیتی ہے۔ لیکن ایک ایماندار شخص جو اُس کی بلاہٹ کی پیروی کرتا ہے اور خُدا کی مرضی کو تلاش کرتا ہے۔ وہ روح القدس کی راہنمائی میں چلتا ہے۔ مرضی زندگی کے کسی تجربے کو تباہ و برباد نہیں کرتی۔ اور نہ ہی سچی اقدار پر کوئی منفی اثر ڈالتی ہے۔ ہم اسے پورا کر سکتے ہیں۔ ہم بچ جائیں گے۔ ہمارے پاس قوت اور صلاحیت ہے۔ خُدا نے ہمیں اِن چیزوں کے ذریعے سے غلبہ حاصل کرنے کے لیے بلایا ہے۔ نہ کہ اِن کے پیچھے بھاگنے کے لیے۔ چرچ آنسوؤں کی وادی سے، موت کی وادی سے، اور میدانِ جنگ سے آگے بڑھتا ہے۔ ہم اِس کے ارد گرد ڈوبتے نہیں۔ ہم چاپلوسی نہیں کرتے۔ اور اندھیرے میں چُھپتے نہیں اور دُشمن کے ارد گرد رینگتے نہیں ہیں۔ ہم واضح طور پر اُس کے ساتھ منسلک ہیں۔ اور قوت کے ساتھ جنگ جیتتے ہیں اور وہ قوت یسوع مسیح میں ہے۔

رومیوں 38:8 کیونکہ مجھ کو یقین ہے۔ کہ خُدا کی جو محبت ہمارے خُداوند یسوع مسیح میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جُدا کر سکے گی اور نہ زندگی۔

رومیوں 39:8 نہ فرشتے نہ حکومتیں، نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں، نہ قدرت نہ بلندی، نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق۔

مخلوق، یہاں کسی دوسری خلق کی ہوئی چیز، طاقت، شے کا حوالہ دیتی ہے۔ کوئی بھی چیز ہمیں یسوع مسیح کی محبت سے دور رکھنے یا باز رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ جو قوت ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہے۔ یہ ہمیں دکھانے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ کہ کس طرح یہ تمام چیزیں ایمانداروں کے ساتھ تجربات رکھتی ہیں۔ اور کوئی غلط اشارہ نہیں ہوتا۔ جو ہمارے اوپر احساسِ کمتری یا گناہ کے احساسات چھوڑ سکے۔ وہ خُدا کی منظوری کے اشارات ہیں۔ کہ ہماری اُس میں، اُس کی بادشاہت میں کیا اہمیت ہے۔ اُن سے، اُن میں اور اُن کے ذریعے سے ہم خُدا کی مرضی، خُدا کے

منصوبہ،اور خُدا کی قوت (روح القدس کے ذریعے سے) جو ہماری زندگیوں میں کام کرتا ہے کو جاننے کے بارے میں حوصلہ پایا ہے۔اُس نے ہمیں اِس میں فتح دی ہے۔اور اُس میں ہم جلال میں اضافہ کررہے ہیں۔اُس میں ہم نے راستبازی حاصل کی ہے۔اُس میں ہم خُدا کے ہمارے لیے پہلے سے مرتب الٰہی منصوبے کو تلاش کررہے ہیں۔ نہیں، یہ باتیں ہمیں خُدا سے جُدا نہیں کر سکتیں۔ یہ ہمیں خُدا کے قریب لاتی ہیں۔اور اگر ہم اُنہیں درست طور پر سمجھ جائیں۔ یہ ہمیں بتاتی ہیں۔ کہ ہم بائبل کی خاطر،ان چیزوں کی خاطر اذیتیں سہنے میں ثابت قدم رہے ہیں۔ **"مُبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔جب میرے سبب سے لوگ تُم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تُمہاری نِسبت ناحق کہیں گے تو تُم مُبارک ہو گے۔ خُوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تُمہارا اجر بڑا ہے اِس لئے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تُم سے پہلے تھے اِسی طرح ستایا تھا۔"**(متی 5:10-12) **" کہ ہم قَید خانہ کو تو بڑی حِفاظت سے بند کیا ہُؤا اور پہرے والوں کو دروازوں پر کھڑے پایا مگر جب کھولا تو اَندر کوئی نہ مِلا۔ جب ہَیکل کے سَردار اور سَردار کاہِنوں نے یہ باتیں سُنیں تو اُن کے بارے میں حَیران ہُوئے کہ اِس کا کیا انجام ہو گا۔"**(اعمال 5:23-24)

باب نمبر32

رومیوں 1:9 میں مسیح میں سچ کہتا ہُوں۔ جھوٹ نہیں بولتا اور میرا دِل بھی رُوح القُدس میں گواہی دیتا ہے۔

رومیوں 2:9 کہ مجھے بڑا غم ہے اور میرا دِل برابر دُکھتا رہتا ہے۔

رومیوں 3:9 کیُونکہ مجھے یہاں تک منظُور ہوتا کہ اپنے بھائیوں کی خاطر جو جِسم کے رُو سے میرے قرابتی ہیں میں خُود مسیح سے محرُوم ہو جاتا۔

رومیوں 4:9 وہ اِسرائیلی ہیں اور لے پالک ہونے کا حق اور جلال اور عُہود اور شَرِیعَت اور عبادت اور وعدے اُن ہی کے ہیں۔

رومیوں 5:9 اور قَوم کے بُزرگ اُن ہی کے ہیں اور جِسم کے رُو سے مسیح بھی اُن ہی میں سے ہُؤا جو سب کے اُوپر اور ابد تک خُدا ہی محمُود ہے۔ آمین۔

کام کے لیے ایک دِل

یسوع مسیح کی انجیل کی بنیاد کی بات چیت میں، مقدس پولوس رسول باب نمبر نو میں سچائی کو ظاہر کرتے ہوئے شروع کرتے ہیں۔ کہ یہ آسمان کی طرف سے اُس میں ہے۔ یہ اسرائیل کی قوم کے لیے غم اور محبت میں کی گئی ہے۔

جب یسوع مسیح اِس دُنیا میں تھے۔ اُنھوں نے غیر ایمان یافتہ نمازیوں کو دیکھا۔ اور اُن پر رویا، کیونکہ اُسے اُن پر ترس آیا۔ اُس نے اُنہیں بغیر گڈریے کے بھیڑوں کے طور پر دیکھا۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ دُنیا کی تبلیغ کے عزم میں، ایک بہت ہی اہم سوچ بچار، ایک مبلغ اور اُس کی جد وجہد کے لیے محبت اور ترس رکھنا ہے۔ مذہبی انسان نے قدیم ہی سے ثابت کیا ہے۔ کہ غلط مقصد کے تحت ایک شخص کی مذہب کے لیے ایک عظیم کوشش میں شامل ہونا ہے۔ یسوع مسیح کی مرضی میں کچھ کم نہیں تھا۔ کہ وہ خود یہ کرے گا۔ اگر ہم خُدا کی اُمید رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں کام میں عزت اور برکت دے گا۔ مبلغ خود اپنے آپ کو پہچان سکتے اور خود بخود خدمت کر سکتے ہیں۔ یہ کسی کی بھی اپنی کامیابی

اور جلال سے ہو سکتا ہے۔ یہ کسی کی تنظیم بنانے یا توجہ حاصل کرنے سے یا اپنے مخصوص مکتبۂ فکر یا مذہبی معاشرہ سے ہو سکتا ہے۔ اِن میں سے کوئی بھی سچا بائبلی، روحانی مقصد نہیں ہے کہ یسوع مسیح کی انجیل کو اُن تک پہنچایا جائے جن کو اِس کو سُننے کی ضرورت ہے۔ دو چیزوں محبت اور ترس کی ضرورت ہے:

اُس کے لیے لازوال مستقبل

ہم میں سے کتنے روح القدس کو اپنا گواہ بناتے ہوئے، ایمانداری کہہ سکتے ہیں، کہ اپنی مرضی کے ساتھ ''مرضی کے ساتھ لعنتی'' بننا چاہتے ہیں۔ اگر اِس کا مطلب کسی کی نجات ہے؟ بے شک، ہمیشہ پیروکار اور جلال کے متلاشی جو اِس طرح کی اصطلاحوں کو لیتے ہیں اور ذاتی ترقی کے لیے بڑے بے چین رہتے ہیں۔ لیکن یہ وہ نہیں جو رسول کر رہا ہے۔ یہ مقدس صحیفوں کا حصّہ ہے۔ یہ روح القدس کی تحریک سے بولنے والا ایک مقدس شخص ہے۔ وہ یاد رکھنے کے لیے کہہ رہا ہے، ''کیوُنکہ مجھے یہاں تک منظُور ہوتا کہ اپنے بھائیوں کی خاطر جو جِسم کے رُو سے میرے قرابتی ہیں میں خُود مسیح سے محرُوم ہو جاتا۔''

ابراہام کے فطری بچے

اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ کس سے بات کر رہا ہے۔ وہ فطری طور پر اور اسرائیلی خون و گوشت میں پیدا شُدہ شخص ہے: '' اپنے بھائیوں کی خاطر جو جِسم کے رُو سے میرے قرابتی ہیں'' وہ مزید سمجھنے کے لیے پرانے عہد نامہ سے ایک اور حوالہ دیتا ہے۔ اور ماضی کے بہت سے اختیار اور جلال سے جو اُس عہد میں تھا۔ ''جس کو اُس نے لے پالک ہونے کا حق دیا۔'' اُس نے کہا، ایک عام اسرائیلی یا حقیقت کہ خُدا قوم کو مخلصی کے لیے اپنے ماتحتی میں لے لیتا ہے۔'' **اور عہُود اور شَرِیعَت اور عبادت اور وعدے اُن ہی کے ہیں۔۔۔**'' یہ پرانے عہد نامہ کا ایک حوالہ ہے، اپنی تمام عبادت، شان و شوکت، اختیار، اور بہت سے وعدے جو خُدا کی طرف سے اسرائیلی قوم کے لیے تھے۔

اور قَوم کے بُزرگ اُن ہی کے ہیں اور جِسم کے رُو سے مسیح بھی اُن ہی میں سے ہُوا جو سب کے اُوپر اور ابد تک خُدا ہی محمُود ہے۔ آمین۔

قدیم میں اسرائیلی قوم کے لیے ایمان کے بزرگ آئے: داؤد، ایلیاہ، موسیٰ اور اِن کے طرح کے دوسرے۔ اسرائیلی قوم سے، جسم کی روسے، یسوع مسیح سے پیدا ہوئے۔ بے شک، ہم بائبل کی تعلیمات سے جانتے ہیں۔ کہ یہ یسوع مسیح کا شروع نہیں تھا؛ یہ صرف اور صرف تجسم کی ابتداء تھی۔ مقدس پولوس رسول '' جسم کی روسے '' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ اِس کا مطلب خُدا کو خوش کرنے کے لیے داؤد اور اسرائیلی قوم؛ ابرہام کے تخم کے ذریعے سے یسوع مسیح کو اُٹھایا۔ یہ قوم کے لیے ایک عظیم عزت اور امتیاز تھا۔ روئے زمین پر، اور فطری معیار پر، وہ بہت زیادہ با برکت ہوئے۔ یہ وہ چیزیں ہیں۔ جو پولوس رسول کے دِل میں تھیں۔ جو وہ اسرائیل قوم سے بات کرتا ہے۔

روحانی طور پر ابرہام کے بچے

اب وہ آیت نمبر 6، میں ایک بہت بامعنی بیان کا اضافہ کرتا ہے:

رومیوں 6:9 لیکن یہ بات نہیں کہ خُدا کا کلام باطِل ہو گیا۔ اِس لئے کہ جو اِسرائیل کی اَولاد ہیں وہ سب اِسرائیلی نہیں۔

باب نمبر 8، ہم نے خُدا کی مرضی کی بات کی۔ یہ بتایا گیا۔ کہ کس طرح وہ جو خُدا کے راستے کے لیے اپنے آپ کو مخصوص کرتا ہے وہ اعتماد اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کر سکتا ہے اور خُدا کی مرضی کام کرے گی۔ جو کسی دباؤ اور شکست کو نہیں مانتا، اُن تمام چیزوں پر فوقیت لے جائے گا۔ وہ کام کو پورا کرنے کے لیے مقرر ہوا ہے۔

تاریخ کا سب سے زیادہ دباؤ والا سوال یہ ہے، جو دونوں مذاہب اور لادینی مفکرین کے ذہن میں اُٹھتا ہے۔ (بعض اوقات ایمانداری سے اور بعض اوقات نہیں) وہ یہ تھا۔ خُدا قادرِ مطلق، تمام تر قوت، تمام تر عزت اور ہر چیز کے ساتھ جو اِس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے بروئے کار لاتا ہے، اگر وہ اسے زمین پر ہمیشہ سے کر دے گا، پھر اسرائیل کی قوم کے ساتھ کیا ہوا؟ کیا

یہ درست نہیں ہے کہ یہ اسرائیلی خُدا کا تمام قوموں کے دِل میں اپنے آپ کو لانے کا منصوبہ اور توجہ اور مقصد تھا؟ کیا یہ خُدا کی اُن کے لیے مرضی نہیں تھی کہ اسرائیل کو دوسری قوموں کے لیے ایک مثالی قوم بنائے تاکہ وہ اِس قوم کی پیروی کریں؟

پولوس رسول کہتے ہیں کہ یہ **سچ نہیں** ہے۔ یہ صرف ایک نقطۂ ہے۔ یہ خُدا کی مرضی نہیں ہے۔ اسرائیلی اختیارات کا بہت بڑا نقصان، اور اُن کی سخت دِلی اور غیر ایمانداری کی وجہ سے ہے، اسے خُدا کی خلاف ورزی اور منصوبہ بندی میں کبھی بھی خرابی نہیں سمجھا جاسکتا۔ پولوس رسول کا اِس پر بولنا واضح طور پر ضروری ہے۔ اور یہ ہمارے لیے بھی اُتنا ہی ضروری ہے۔ ہم اِس موضوع کو جاننے کے لیے کہ پولوس نے یہ الفاظ کیوں ڈالے کا بڑی احتیاط سے مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن یہ بات نہیں کہ خُدا کا کلام باطِل ہو گیا۔

غیر ایمان یافتہ اسرائیلی نے اُس میں دراڑ نہیں بنائی جس کا خُدا نے منصوبہ بنایا، پیش گوئی کی، تدبیر کی اور وعدہ کیا۔ اِس کے برعکس۔ اُس کی وضاحت اِس سے ہو رہی ہے:

اِس لئے کہ جو اِسرائیل کی اَولاد ہیں وہ سب اِسرائیلی نہیں۔

اسرائیل کا مطلب ہے **خُدا کا شہزادہ**۔ ایک درست قسم کی سوچ میں، اِس کا مطلب ہے کہ **شہزادہ خُدا کی طرح حکومت** کرے گا۔ قدیمی عبرانی مصنفین اِس کی اِس طرح تشریح کرتے ہیں کہ اِس کا مطلب ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اور حکومت کرتا ہے —— نہ صرف یہ کہ خُدا کی طرف سے، بلکہ خُدا کی طرح۔ مادی اور انسانی معیار پر اور پرانے عہد نامہ کی محدود سوچ میں، اسرائیلی قوم نے یہ کردار پورا کیا۔ اِس نے خُدا کی طرف سے اور اُس کے لیے حکومت کی، اور قوم کے ذریعے خُدا نے بڑے کام کیے؛ لیکن اِس سے پہلے، اور اُس کے ساتھ ساتھ، یہ اُس دستور العمل میں تبدیلی کے لیے نبوت تھی۔ پرانے عہد نامہ میں علامتیت بہت محتاط اور کثرت سے تھی۔ ہم اسے خیمۂ اجتماع، عید کے دِنوں، شریعت، تہواروں اور دساتیر میں دیکھتے ہیں۔ جو سچے اسرائیل کے وجود کا گواہ تھا۔ جس میں قدرتی اسرائیل کی صرف ایک ہی مثال تھی۔ ہوسیع نبی نے لکھا ہے کہ جب اسرائیل ابھی بچہ ہی تھا۔ خُدا نے اُس سے محبت کی اور مصر سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا۔ بہت سارے لوگوں

کا خیال ہے کہ یہ مصر سے خروج کے وقت بحیرۂ قلزم کے ذریعے سے قوم کی خلاصی کا حوالہ ہے۔ متی کی انجیل کے باب نمبر 2 میں، ایک دلچسپ بات قلمبند کی گئی ہے۔ کہ جب ہیرودیس، بچہ یسوع کی زندگی کو ڈھونڈ رہا تھا، خُداوند کے فرشتہ نے یوسف اور مریم کو ہدایت دی۔ کہ ہیرودیس کے قہر سے بچنے کے لیے بچے کو لے کر مصر کو چلا جا، اور جس وقت فرشتہ یوسف سے کہے اُس وقت کسی دوسرے راستے سے واپس اسرائیل کو آنا۔ اور نبی کی معرفت کہا گیا یہ قول پورا ہوا کہ، " مصر سے میں نے اپنے بیٹے کا بلایا۔ "(متی 2:15)

نقطہ یہ ہے کہ یسوع مسیح اصلی اسرائیل تھا؛ خُدا کا اصلی شہزادہ؛ وہ جو خُدا کی طرح حکومت کرے گا۔ اِس وعدے میں یہ حقیقت سمجھی جاتی ہے کہ "اصلی اسرائیل" اُن لوگوں کو کہا جاتا ہے جو اسرائیل کے لوگ مانے جاتے ہیں۔ بہت سوں کا خیال ہے کہ یہ صرف قومی لوگوں کے بارے میں حوالہ ہے— وہ لوگ جن کی پولوس رسول گوشت کے ناطے سے اپنے بھائی اور رشتے دار نشاندہی کر رہا ہے۔ لیکن رسول— سابقہ سرگرم مذہبی انسان، جو اِن راستوں پر اسرائیلی مذہب کا شاگرد ہے اور ایک جو روح القدس سے متاثر ہے اور صحائف کو لکھنے کے لیے قائم کرتا ہے — کہتا ہے کہ یہ ایسا نہیں ہے۔

وہ " **تمام اسرائیلی** نہیں ہیں، جو **اسرائیل کی اولاد** سے ہیں، " اور نہ ہی وہ تمام ابراہام کے اصلی بیٹے ہیں۔ صرف اِس لیے کہ وہ اسرائیل کے تخم سے ہیں۔

رومیوں 9:6 لیکن یہ بات نہیں کہ خُدا کا کلام باطِل ہو گیا۔ اِس لئے کہ جو اِسرائیل کی اَولاد ہیں وہ سب اِسرائیلی نہیں۔

رومیوں 9:7 اور نہ ابراہام کی نسل ہونے کے سبب سے سب فرزند ٹھہرے بلکہ یہ لکھا ہے کہ اِضحاق ہی سے تیری نسل کہلائے گی۔

رومیوں 9:8 یعنی جِسمانی فرزند خُدا کے فرزند نہیں بلکہ وعدہ کے فرزند نسل گنے جاتے ہیں۔

جسمانی فرزند ہیں اور وعدہ کے فرزند ہیں۔ وعدہ کے فرزند ہی وعدہ کی عہد کی نسل ہیں۔

کہانی کے سلسلے میں، آئیں ایک مربع بناتے ہیں۔اور وہ قدرتی نسل گنے گئے ہیں۔ یا جسم کے مطابق اسرائیل ہیں:

قدرتی نسل

اسرائیل جسم

کے مطابق

آئیں اب ایک اور بڑا مربع بنائیں اور اُسے غیر قومیں کہیں، یا قومیں، اِس کا مطلب ہے کہ اسرائیل کے علاوہ دُنیا کی تمام قومیں:

غیر قومیں

یا قومیں

اب آئیں ایک دائرہ بناتے ہیں۔اور پہچان کے لیے اِس میں لائنیں لگاتے ہیں، اور اسے اصلی اسرائیل، روحانی نسل، وعدہ کے فرزند اور چنے ہوئے کہتے ہیں۔

وعدہ کے

سچے اسرائیلی

فرزند

آئیں اب اِن تینوں کو ''سچے اسرائیل'' اور ''جسمانی اسرائیل'' اور غیر قومیں'' کو ایک خاص طریقے سے ترتیب دیتے ہیں۔ یہ کسی متناسب نسبت کے اعتبار سے مدِ نظر نہیں ہے، بلکہ ایک کہانی کے طور:

قدرتی

اسرائیل

اصلی

اسرائیل

غیر قومیں

یہ دوبارہ یاد رکھیں کہ وہ نسل صرف وعدہ کے فرزندوں کے لیے بنائی گئی ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے خُدا کے خاندان میں آتے ہیں۔ وہ ابراہام کے وعدہ کے فرزند ہیں۔ وہ (گلتیوں 3:26-29) صرف وہ سب وعدہ کے مطابق وارث ہیں۔ خُدا نے ابراہام کی درخواست کو رَد کر دیا، کہ قدرتی نسل کو وعدہ میں وراثت دی گئی ہے۔ جب اُس نے کہا کہ لونڈی کی اولاد وارث نہیں ہو سکتی۔ اور اگلے سال خُدا نے سارہ سے ملاقات کی، کہ اُس کا ایک بیٹا ہو گا اور اُس سے ایک نسل چلے گی۔ یہ، ایک نبوتی زبان تھی، کہ یسوع مسیح میں وعدہ کا عہد پورا ہوا اور جس میں تمام دوسرے لوگ بھی شامل تھے۔ خاص اِس میں وہ لوگ شامل کیے گئے۔ جو صرف قدرتی نسل سے تھے۔ یہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے، پھر، وہ کیوں جسم کے اعتبار سے اسرائیل کے غیر چنے ہوئے لوگوں کو خُدا کے پروگرام اور منصوبے کی مایوسی یا رخنے پر غور نہیں ہو سکا۔ اب پولوس رسول کی مزید دستاویزات کہ یہ خُدا کا اندرونی پروگرام تھا۔ اور یہ وہ وقت تھا۔ جب تمام قدرتی نسلیں شامل تھیں۔

پیدائش کے 15 ویں باب میں، قومی عہد کی بنیاد دی گئی۔ زیرِ غور انسان ابرام تھا۔ ابرام کا مطلب ہے **قوم کا باپ**۔ اُس کی شادی ساری نام کی عورت سے ہوئی۔ اور ساری کا مطلب ہے **قوم کی ماں**۔ جو مسوپتامیہ میں رہتی تھی، اور سچے خُدا کی پرستار تھی۔ اُس کا باپ ایک بُت بنانے والا تھا۔ ابرام کو مسوپتامیہ چھوڑنے کا کہا گیا۔ اور اُسے کنعان میں لایا گیا۔ جسے بعد میں اسرائیل کے لیے وعدے کی زمین کہا گیا۔ خُدا کنعان میں ابرام پر ظاہر ہوا۔ اُس نے ابرام سے کلام کیا۔ اور اُس پر گہری نیند بھیجی اور اُسے جانوروں کو ذبح کرنے اور اُنہیں پتھر کی قربان گاہ پر قربان کرنے کا کہا۔ اپنی گہری نیند میں ابرام نے دیکھا کہ آسمان سے خُدا کی طرف سے آگ آتی ہے۔ اور قربانی کو چٹ کر جاتی ہے۔ ابرام پر خوفناک اندھیرا چھا گیا۔ پھر خُدا نے ابرام سے دوبارہ کلام کیا۔ خُدا (سب سے پہلے) نے کہا۔ کہ وہ اُسے ایک عظیم قوم بنائے اور ایک سرزمین دینے جا رہا ہے۔ اُس کی حدود کے بارے میں نمبر 15 میں بات کی گئی ہے۔ مصر کے دریا سے لے کر دریائے عرفات تک۔ اُس وقت اُس زمین پر بہت سے قبائل آباد تھے، اور اُن قبائل کے نام بھی تھے۔ خُدا کے عہد جانوروں کی

قربانیوں کے ساتھ منسلک تھے۔ جن کے کرنے کا خُدا نے ابرام کو حکم دیا تھا۔ جو آگ کے ساتھ خُدا کو نذر کی جاتی تھیں۔ خُدا نے ابرام کا بتایا کہ خوفناک اندھیرا اصل میں ایک رویا ہے۔ جو ایک حقیقت ہے کہ اُس کی نسل 400 سال تک مصر میں غلامی میں رہے گی۔ لیکن خُدا نے مزید یہ بتایا کہ 400 سال کے بعد اُس کی نسلیں بہت بڑے مال واسباب کے ساتھ وہاں سے آزاد ہوں گی۔ اور جہاں پر ابرام بیٹھا ہوا تھا وہ جگہ اُسے دینے کی بات کی۔ جہاں پر قربانی دی جارہی تھی۔ خُدا نے کہا کہ وہ ابرام سے اِس وعدے کے عہد پر پورا اُترے گا۔

خروج، یردن کا پار کرنا اور میراث پر قبضہ

یشوع 21 باب میں، آیت نمبر 43 سے شروع ہو رہا ہے، در حقیقت خُدا اسرائیلی قوم کو تمام زمین دیتا ہے کہ جس کا اُس نے وعدہ کیا ہوا تھا۔ انہوں نے اُس تمام زمین پر قبضہ کر لیا، اور خُدا کا کوئی بھی وعدہ ناکام نہیں ہوا۔ **"یوں خُدا نے اسرائیلیوں کو وہ سارا ملک دیا۔ جسے اُن کے باپ دادا کو دینے کی قسم اُس نے کھائی تھی۔ اور وہ اُس پر قابض ہو کر اُس میں بس گئے۔ اور خُداوند نے اُن سب باتوں کے مطابق جن کی قسم اُس نے اُن کے باپ دادا سے کھائی تھی۔ چاروں طرف سے اُن کو آرام دیا اور اُن کے سب دشمنوں میں سے ایک آدمی بھی اُن کے سامنے کھڑا نہ رہا۔ خُداوند نے اُن کے سب دشمنوں کو اُن کے قبضہ میں کر دیا۔ اور جتنی اچھی باتیں خُداوند نے اسرائیل کے گھرانے سے کہی تھیں۔ اُن میں سے ایک بھی نہ چھوٹی۔ سب کی سب پوری ہوئیں۔"** صیحونی مسیحیوں کی تمام تعلیمات ایمان کے ساتھ خُدا کے ابرام سے کیے گئے اُس وعدے کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں۔ جن کا ذکر پیدائش کے 15 ویں باب میں ہے۔ اُنہیں یقین ہے۔ کہ مستقبل میں پورا ہونے کے حصّے میں پرانا عہد پھر سے تیار کیا جائے گا۔ یہ سُننے میں غیر معمولی نہیں ہے۔ اُن کا اِس بہت سخت اور واضح پیرا گراف کی تشریح کرنے کی مایوسانہ کوشش کرنا سُننے میں غیر معمولی نہیں ہے یہ بدقسمتی ہے کہ وہ بائبل کی سچائی میں اتنی دلچسپی نہیں رکھتے۔ جیسا کہ وہ اپنی فرقہ پرستی میں ہیں۔

اسرائیلی 400 سال تک غلامی میں رہے۔ اُن کی بحیرۂ قلزم میں سے سینا کے بیابان میں راہنمائی کی گئی، جہاں پر اُن کی بطور قوم پہچان خُدا کی شریعت کے ذریعے سے کی گئی، اور اُن کی کنعان کی سرزمین پر راہنمائی کی گئی (اگرچہ فوری نہیں، پہلی نسل کی غیر یقینی کی وجہ سے)۔

جسم کے لیے کام

پیدائش 16 باب میں، ابرام نے مضطرب ہونا شروع کر دیا۔ کہ اُس کی کوئی نسل (کوئی بیٹا) نہیں ہے۔ اور ایک بیٹے کے بغیر اُس کی نسل چلنے کا وعدہ کیسے پورا ہو گا۔ ساری کے کوئی بیٹا نہیں تھا، اور وہ اِس بارے میں بہت پریشان رہتی تھی۔ اُس نے دیکھا کہ ابرام بھی اِس بارے میں بہت مضطرب اور پریشان ہے۔ اِس بات نے اُسے پریشانی میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اور اِسی وجہ سے اُس نے ابرام کو تجویز پیش کی کہ وہ اپنی لونڈی ہاجرہ کے پاس جائے اور اُس سے بیٹا حاصل کرے۔ پھر اُس کے بیٹا ہو گا جس کے ذریعے سے وارث ہونے کا وعدہ پورا کیا جائے گا۔ یہ ابرام کو اچھا لگا۔ اور اُس نے ایسا ہی کیا۔ شاید اُسے یہ بات اچھی نہ لگتی۔ اگر اُس کا دِل درست مقام پر ہوتا۔ اور اُس کا خُدا پر اعتماد زیادہ ہوتا۔ بجائے اِس کے کہ وہ اِس کا اظہار کرتا۔

خُدا کے فضل کا معجزہ

پیدائش کے باب نمبر 17 میں، خُدا اُس پر دوبارہ سے ظاہر ہوا، اور اُسے کہا، "ابرام میرے پیچھے چلو اور کامل ہو جاؤ۔" خُدا اُس کے ساتھ ایک عہد کرنے جا رہا تھا، لیکن پہلے اُس نے اُس کا نام تبدیل کیا۔ اُس کا نام ابرام سے **ابرہام** رکھ دیا۔ ابرہام کا مطلب ہے "**بہت سی قوموں کا باپ**۔" یہ ابرام کے نام سے بڑا نام ہے، جس کا مطلب ہے قوم کا باپ۔ دوسرا نام ایسا نام تھا جس میں تمام صفتیں آ جاتی ہیں۔ اِس میں ایک عظیم خطاب اور عظیم اختیار ہے، اسی لیے خُدا نے اُس کا نام ابرام سے ابرہام رکھ دیا، بے شک، اُس نے ساری کا نام بھی تبدیل کر کے **سارہ** رکھ دیا۔ جس کا مطلب ہے بہت سی **قوموں کی ماں**۔ ابرہام کو یہ بتایا گیا۔ کہ وہ بہت ساری نسلوں کا باپ بننے جا رہا ہے۔ جو تمام روئے زمین پر چھا جائیں گے۔ یہ خاندان اتنے لوگوں پر مشتمل ہو گا کہ جس کا شمار ساحل

سمندر کے ریت کے ذرّوں سے اور آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہو گا۔اور اِس وعدے نے اُس وقت حقیقت کا روپ دھارا جب سارہ کے بیٹا پیدا ہوا۔

ابراہام نے محسوس کیا کہ وہ دوسرے بیٹے کے لیے بہت بوڑھا ہو چُکا ہے، اور اِس بات کو بڑا حیران کن سمجھتا ہے۔ کہ خُدا نے یہ کہا ہے کہ اُس کی بانجھ بیوی حاملہ ہو گی۔ اُس نے خُدا کو یہ یاد دلایا کہ اُس کا پہلے سے ایک بیٹا ہے۔ اور اسمعیل کے لیے اپنی اُمید کا اظہار کیا، جو مصری لونڈی حاجرہ سے تھا، خُدا کے وعدے کی برکت پوری ہو گی۔ یہ اُس کی آرزو تھی جب اُس نے خُدا سے بات کی، ''کہ کاش اِسمٰعیل ہی تیرے حضور جیتا رہے۔'' لیکن خُدا نے کہا کہ یہ اِس طرح نہیں ہو گا۔ اسمعیل وہ نسل نہیں ہے جس سے بے شمار قومیں ہوں گی۔ بعد میں خُدا نے ابراہام کو حکم دیا کہ لونڈی اور اُس کے بیٹے کو گھر سے نکال دے۔ کیونکہ لونڈی کے بیٹے کو آزاد عورت کے فرزند کے ساتھ وراثت نہیں دی جاسکتی۔

بھید کی وضاحت

یہاں پر کیا وعدہ کیا جا رہا ہے اُس کو سمجھنے کے لیے، کہ ہم اِن کرداروں، اور اُن کے بہت سے کاموں اور مطالب پر روشنی ڈالنے کے لیے نئے عہد نامہ کا سہارا لیں۔ ہم اُس وقت تک اِس نقطہ کو آگے نہیں بڑھا سکتے جب تک ہم مضبوطی کے ساتھ سمجھتے نہیں کہ پولوس رسول کا کیا مطلب ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ خُدا کا کلام قومی اسرائیل کی ناکامی کے ذریعے سے یہ دراڑ نہیں بناتا۔ جب وہ یہ کہتا ہے کہ **تمام اسرائیلی، اسرائیلی نہیں ہیں**۔

نیا عہد نامہ ابرہام کے متعلق تبلیغ کرتا ہے

گلتیوں کے تیسرے باب میں پرانے عہد نامہ کا حوالہ دیتے ہوئے پیشن گوئی کی گئی ہے کہ خُدا ایمان کے ذریعے سے بے دینی کو ٹھیک کرتا ہے۔ یہ پیرا گراف کہتا ہے۔ کہ خُدا ابرہام کو یہ خوشخبری پہنچاتا ہے جب وہ کہتا ہے: ''تمہاری وجہ سے تمام قومیں بابرکت ہوں گی۔'' مقدس پولوس رسول کے مطابق، گلتیوں کے خط کا مصنف، کہ یہ انجیل یعنی خوشخبری جو ابرہام کو دی گئی تھی۔ یہ یسوع مسیح کی خوشخبری تھی۔ یہ ایمان کے ذریعے سے دُنیا کی نجات کے متعلق اچھی خبر

تھی۔ یہ بالکل وہی ایمان تھا جس کی ابرہام اِس طرح سے تائید کرتا ہے۔ **"پس جو اِیمان والے ہیں وہ اِیماندار ابرہام کے ساتھ برکت پاتے ہیں۔"** (گلتیوں 9:3)۔ اِس طرح ہم ابرہام کے ساتھ خُدا کے وعدے کا عہد پیدائش 17 باب میں دیکھتے ہیں۔ جو یسوع مسیح کی انجیل کے متعلق وعدہ ہے۔ اور اُس پر ایمان کے ذریعے سے تمام قوموں کے لیے برکت ہے۔ گلتیوں کے باب نمبر 3 کی آیت نمبر 13 تا 16 میں ہم مزید پڑھتے ہیں۔ **" مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شَرِیعَت کی لعنت سے چھڑایا کیُونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ تاکہ مسیح یِسُوع میں ابرہام کی بَرکت غَیر قَوموں تک بھی پہنچے اور ہم اِیمان کے وسِیلہ سے اُس رُوح کو حاصل کریں جِس کا وعدہ ہُوا ہے۔ اَے بھائیو! میں اِنسان کے طَور پر کہتا ہُوں کہ اگرچہ آدمی ہی کا عہد ہو جب اُس کی تصدِیق ہو گئی تو کوئی اُس کو باطِل نہیں کرتا اور نہ اُس پر کچھ بڑھاتا ہے۔** [بات یہ ہے، کہ اگر دو آدمی آپس میں ایک کاروباری معاہدہ کرتے ہیں۔ اور اُس کی نوٹری پبلک سے تصدیق ہوتی ہے اور دوسرے لفظوں میں وہ پکا ہو جاتا ہے۔ تو اُن میں کوئی اُس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور نہ اُس میں تبدیلی نہیں کر سکتا ہے۔ جب ایک دفعہ یہ معاہدہ ہو جاتا ہے تو پھر یہ ہر صورت میں برقرار رہتا ہے۔] **پس ابرہام اور اُس کی نسل سے وعدے کئے گئے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ نسلوں سے۔ جَیسا بہتوں کے واسطے کہا جاتا ہے بلکہ جَیسا ایک کے واسطے کہ تیری نسل کو اور وہ مسیح ہے۔"**

نئے عہد نامہ کی تشریح ہے کہ خُدا نے اپنے عہد کو پکا کیا ہے جب یہ بنایا گیا۔ اگرچہ پیدائش کے باب نمبر 17 میں اسے وضاحت دی گئی ہے یہ پہلے ابرہام کو دیا گیا۔ اور یسوع مسیح کے وقت اس کی تصدیق کی گئی، پیدائش کے باب نمبر بارہ میں یہ ہے جب خُدا نے پہلی بار کہا، **"تب خُداوند نے ابرام کو دِکھائی دیکر کہا کہ یہی ملک میں تیری نسل کو دُونگا اور اُس نے وہاں خُداوند کے لئے جو اُسے دِکھائی دِیا تھا ایک قُربان بنائی۔"**

پرانے عہد نامہ کے کنگ جیمز ورژن میں عبرانی متن (عُشر کرونالوجی) میں، تخلیق 4004 بی۔ سی میں ہوئی، سیلاب 2348 بی۔ سی میں آیا، ابرہام نے حاران 1921 بی۔ سی میں چھوڑا، خروج 1491 بی۔ سی میں ہوا۔ ڈاکٹر فرینک آر۔ کلیسن، کرونالوجیکل بائبل کے مطابق،

تخلیق 3975 بی۔ سی میں ہوئی، ابرہام حاران سے 1892 بی۔ سی میں روانہ ہوا۔ اور خروج 1462 بی۔ سی میں ہوا۔ میں عُشر کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔ لیکن دونوں تاریخی کتابوں کے مطابق مقدس پولوس نے گلتیوں 3:16-17 میں جو کچھ کہا ہے وہ پیدائش 12:7 کیا گیا وعدہ ہے۔

وعدے کا عہد جو ساری دُنیا کے لیے ہے وہ ایمان کے ذریعے سے نجات ہے وہ ابرہام کی **نسل** کے لیے ہے۔ **بہت سارے بچوں کے لیے** نہیں—ابرہام " نسل" کے لیے نہیں—لیکن خاص بچے کے لیے ہے۔ اور وہ بچہ کون ہے؟ کیا وہ اضحاق ہے؟ نہیں، یہ اضحاق نہیں تھا۔ اضحاق تو اُس بچے کا صرف علامتی نقیب ہے۔ جواب گلتیوں کے باب نمبر 3 آیت نمبر 16 میں ہے: "کہ تیری نسل کو اور وہ مسیح ہے۔"

" میرا یہ مطلب ہے کہ جِس عہد کی خُدا نے پہلے سے تصدیق کی تھی اُس کو شَرِیعَت چار سَو تِیس برس کے بعد آکر باطِل نہیں کرسکتی کہ وہ وعدہ لاحاصل ہو۔ کیُونکہ اگر مِیراث شَرِیعَت کے سبب سے ملی ہے تو وعدہ کے سبب سے نہ ہُوئی مگر ابرہام کو خُدا نے وعدہ ہی کی راہ سے بخشی۔" (گلتیوں 3:17-18)۔

ابرہام کے ساتھ دو عہد باندھے گئے، پہلا پیدائش 15 باب میں مرقوم ہے، یہ اُس وقت کیا گیا جب وہ ابرام تھا۔ اور یہ ایک قوم کے لیے تھا۔ یہ شریعت کا (عہد) تھا۔ یہ جسمانی نسل کے بارے میں تھا۔ یہ جغرافیائی زمین کے بارے میں تھا۔ شریعت کے عہد کی بعد میں تائید نہیں کی گئی۔ لیکن 430 سال کے بعد سینا کے بیابان میں جب شریعت دی گئی۔ اُس سے پیشتر، پیدائش 12:7 میں ایک اور عہد بنایا گیا اور پیدائش 17 باب اِس کا وضاحتی حصّہ ہے۔ یہ وعدہ کا عہد ہے۔ یہ عہد ابرام سے نہیں بلکہ ابرہام سے باندھا گیا۔ یہ قوم کے لیے نہیں تھا بلکہ ایک عظیم روحانی نسل کے لیے تھا جس میں **زمین کی تمام نسلیں** شامل ہیں۔ اِس عہد کی **اُس وقت** ابرہام اور اُس کی **نسل** کے لیے تائید کی گئی تھی۔ ہمیں بتایا گیا تھا، **یسوع مسیح تھا**۔ قومی عہد کے ساتھ کچھ نہیں ہوا (قوم کا عہد ابرام سے باندھا گیا جو وعدہ کرنے کے 430 سال بعد پورا کیا گیا۔ اور 350 سالوں سے زیادہ ہونے کے بعد قوم کے لیے عہد کی پیشن گوئی کی گئی۔) کیا اِس عہد نے دوسرے عہد پر کوئی اثر چھوڑا۔ اِس

کی پہلے سے ہی تصدیق کی جا چکی تھی اور اِسے استحکام، مہر بند اور قائم کیا جا چُکا تھا۔ شریعت کے عہد میں کیا ہوا، یہ ابرام کے ساتھ قوم کے لیے باندھا گیا، جو وعدہ کے عہد سے الگ اور باہر تھا۔ کہ ابرہام سے باندھا اور مضبوط کیا گیا۔ وعدہ کا عہد زمین کی قوموں کے باپ سے باندھا جا رہا تھا۔ اور مسیح کے ذریعے سے تمام دُنیا کی نجات کے لیے، جو یسوع مسیح کے ذریعے سے ختم کر دیا گیا۔ اِس کا مطلب ہے زمین کی تمام قوموں کے وہ لوگ جو یسوع مسیح میں ایمان لاتے ہیں۔ یہ عہد قائم کیا گیا

"پہلے — خُدا کا — یسوع مسیح میں۔"

یسوع مسیح میں خُدا کے فرزند ابرہام کی نسل ہیں

گلتیوں 26:3 میں، پولوس رسول کہتے ہیں۔ **"کیُونکہ تُم سب اُس اِیمان کے وسِیلہ سے جو مسیح یِسُوع میں ہے خُدا کے فرزند ہو۔ اور تُم سب جِتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتِسمہ لِیا مسیح کو پہن لِیا۔ نہ کوئی یہودی رہا نہ یُونانی۔ نہ کوئی غُلام نہ آزاد۔ نہ کوئی مرد نہ عَورت کیُونکہ تُم سب مسیح یِسُوع میں ایک ہو۔ اور اگر تُم مسیح کے ہو تو ابرہام کی نسل اور وعدہ کے مطابِق وارِث ہو۔" (گلتیوں 3:26-29)**

وعدہ کے عہد میں یہودیوں اور غیر اقوام میں کوئی بھی تمیز نہیں رکھی گئی۔ وہ سب یسوع مسیح میں نئے انسان بن جاتے ہیں، اور اُنہیں ابرہام کی نسل بنا دیتے ہیں۔ یہ اسرائیلیوں کی طرح جسمانی پیدائش والے نہیں ہیں، بلکہ یسوع مسیح میں روحانی پیدائش والے ہیں۔ اب وہ وعدے کے عہد کے مطابق وارث ہیں۔ جو خُدا نے ابرہام سے باندھا تھا۔ یہ مکمل طور پر ایک قوم والے عہد سے مکمل طور پر مختلف عہد تھا جو ابرام سے باندھا گیا تھا۔ پولوس رسول نے کہا ہے، کہ اِس طرح وہ تمام قومی یہودیوں کو روحانی نسل کا حصّہ بنانے کے لیے نہیں ہے۔

"اِس لئے کہ جو اِسرائیل کی اَولاد ہیں وہ سب اِسرائیلی نہیں۔ یعنی جِسمانی فرزند خُدا کے فرزند نہیں بلکہ وعدہ کے فرزند نسل گنے جاتے ہیں۔" اِس لیے، بہت سے اسرائیلی کا ایمان نہ لانا خُدا کے پروگرام میں رکاوٹ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ خُدا کا پروگرام نہیں ہے کہ تمام **قوم اسرائیل، روحانی**

اسرائیل کا حصّہ ہونا چاہیے۔ اور نہ ہی خُدا کا یہ پراگرام ہے کہ تمام روحانی نسل قوم اسرائیل سے لی جائے گی۔ پس، بے اعتقاد اسرائیلی، بد قسمتی سے اِن معاہدوں میں کبھی بھی شامل نہیں ہو سکتے۔

رومیوں 9:9 کیُونکہ وعدہ کا قَول یہ ہے کہ میں اِس وقت کے مطابِق آؤں گا اور سارہ کے بیٹا ہو گا۔

دو بیٹے دو عہد ہیں

گلتیوں کی کتاب میں اسمٰعیل اور اضحاق کے متعلق مزید وضاحت ہوتی ہے۔

ہم گلتیوں کی کتاب کے 4 باب کی 21 سے 24 آیت میں پڑھتے ہیں:

مُجھ سے کہو تو۔ تُم جو شَرِیعَت کے ماتحت ہونا چاہتے ہو کیا شَرِیعَت کی بات کو نہیں سُنتے؟ یہ لکھا ہے کہ ابرہام کے دو بیٹے تھے۔ ایک لونڈی سے۔ دُوسرا آزاد سے۔ مگر لونڈی کا بیٹا جِسمانی طور پر اور آزاد کا بیٹا وعدہ کے سبب سے پَیدا ہُؤا۔ اِن باتوں میں تَمثِیل پائی جاتی ہے:

بہت سارے لوگ جانتے ہیں۔ کہ یہ تمثیل کیا ہے۔ اِس مثال سے بہت سے امریکی الیکشن کے وقت آشنا ہوتے ہیں۔ تم نے یہ کارٹون یا اداریے دیکھے ہوں گے جس میں ایک گدھا ہاتھی کو دولتی مارتا ہے۔ یا ہاتھی نے اپنی سونڈ سے گدھے کو جکڑا ہوتا ہے۔ جب تم اِس طرح کی علامتیں دیکھتے ہو، تم جانتے ہو کہ ڈیموکریٹس اور ریپبلیکن ہیں۔ ہاتھی ریپبلیکن کی مثال ہے جبکہ گدھا علامتی طور پر ڈیموکریٹ کا علامتی نشان ہے۔

بائبل کہتی ہے کہ ابرہام کے دو بیٹے تھے — اسمعیل اور اضحاق — دونوں تمثیل ہیں۔ دونوں پر معنی پورے اُترتے ہیں یہ بات نہیں کہ لغوی، مادی معنی کیا ہیں۔ لیکن اُن کی تمثیلی علامت کیا تھی۔ اور وہ کیا تھا؟ یہاں پر ہے کہ وہ کیا تھا:

"۔۔۔اِن باتوں میں تَمثِیل پائی جاتی ہے اِس لئے کہ یہ عَورتیں گویا دو عہد ہیں۔ ایک کوہِ سینا پر کا جِس سے غُلام ہی پَیدا ہوتے ہیں اور وہ ہاجرہ ہے۔ اور ہاجرہ عرب کا کوہِ سینا ہے اور موجُودہ یروشلیم اُس کا جواب ہے کیُونکہ وہ اپنے لڑکوں سمیت غُلامی میں ہے۔" (گلتیوں 3:24-25)

ہاجرہ اور اُس کا بیٹا اسمٰعیل قومی عہد کا ظاہر کرتے ہیں۔ وہ جغرافیائی زمین کا، اسرائیلی قوم کے لیے (فلسطین کی زمین میں یروشیلم) جسمانی نسل کا عہد تھا، یہ اسمٰعیل کے لیے **تمثیل ظاہر** کی گئی ہے، اگرچہ وہ یہودیوں کا جسمانی طور پر باپ نہیں ہے۔

مگر عالمِ بالا کی یروشلیم آزاد ہے اور وُہی ہماری ماں ہے۔ کیُونکہ لکھا ہے کہ اَے بانجھ! تُو جِس کے اَولاد نہیں ہوتی خُوشی منا۔ تُو جو دردِ زِہ سے ناواقف ہے آواز بُلند کر کے چِلا کیُونکہ بے کس چھوڑی ہُوئی کی اَولاد شَوہر والی کی اَولاد سے زِیادہ ہوگی۔ پَس اَے بھائیو! (گلتی غیر قومی مسیحی) ہم اِضحاق کی طرح وعدہ کے فرزند ہیں۔ (گلتیوں 4:26-28)

بات یہ کہ اضحاق، اگرچہ جینیاتی طور پر اسرائیل کا باپ ہے، جو نئے عہد کے لوگوں اور نئے عہد کا ترجمان ہے۔ یہی سچا اسرائیلی ہے۔ اضحاق نئے عہد کی اور روحانی نسل کی تمثیل ہے۔ اضحاق یسوع مسیح کی علامت ہے۔ جو نسل تھا۔ ہم گلتیوں 3:16 میں پڑھتے ہیں۔ کہ یہ نسل ایک خاص فرزند تھا، "جو یسوع مسیح تھا۔" اِس لیے شروع سے خُدا کا پروگرام دو عہود پر مشتمل تھا؛ ایک ابرام کے ساتھ اور دوسرا ابرہام کے ساتھ۔ ایک، ایک قوم کے لیے تھا؛ جبکہ دوسرا روحانی لوگوں کے لیے تھا؛ اور یہ دونوں مکمل طور پر مختلف عہود تھے۔ جنہیں الگ ہی رکھا گیا تھا۔ اِسی وجہ سے خُدا نے اِس بات پر زور دیا۔ کہ غلام عورت اور اُس بیٹا گھر سے نکال دیا جائے۔ وہ آزاد عورت کے بیٹے کے ساتھ کبھی بھی وارث نہیں ہو سکتا۔ نقطہ یہ نہیں ہے۔ کہ اسمٰعیل، آدمی، وہ ایمان یافتہ شخص نہیں بن سکتا اور خُدا کے خاندان میں شامل نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے جو اسمٰعیل ظاہر کرتا ہے: **جسمانی لوگ**، جن کو منع کیا گیا ہے۔ دُنیاوی پیدائش والا شخص فانی حالت کے ساتھ خُدا کے فرزندوں پر غالب نہیں آسکتا۔ اِس طرح سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اِس طرح کا وعدہ کسی آدمی کے ساتھ کبھی بھی نہیں کیا گیا جو اثر انداز ہو سکے۔ اور یہی اُلجھن اور بدعت ہے جس کے بارے میں پولوس رسول واضح کرنے کے لیے گلتیوں 34 اور رومیوں کے 9 باب میں لکھ رہا ہے۔ تمہیں ضرور سمجھنا چاہیے، وہ رومیوں کو کہتا ہے۔ کہ **"جو اِسرائیل کی اَولاد ہیں وہ سب اِسرائیلی نہیں۔"** قوم اسرائیل کے خون اور گوشت والے لوگ نسل نہیں ہیں، اُس نے کہا ہے، کہ وعدے کے فرزند

کے طور پر انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں گا۔ ہم، یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے، خُدا کے لوگ ہیں اور ایمان کے ذریعے سے نجات کا وعدہ اُن کے لیے ہے۔

پس شروع سے خُدا کا پروگرام یہ نہیں تھا کہ تمام اسرائیلی قوم اُس کے کام، منصوبے اور دائمی پروگرام میں شامل ہو گی۔ بہت سارے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا ہی تھا۔ بہت سارے غیر ماہر اور جاہل مترجم اور شارح اِس طرح تصورات کو زیرِ بحث لاتے ہیں، لیکن بائبل اِس مضمون کے بارے میں بڑی واضح ہے۔ **نسل یسوع تھا۔ دو مختلف عہود تھے۔** وعدہ کے عہد سے شریعت کا کوئی تعلق نہیں ہوتی۔ وعدہ کے عہد کی "نسل" **خون اور گوشت سے پیدا نہیں ہوتی۔ نہ ہی وہ غیر قوم یا یہودی سے پہچانی جاتی ہے**، اور یسوع مسیح، نسل میں ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ وعدے کا یہ عہد اور خُدا کی بادشاہت میں زندگی حاصل کرنے کے لیے یسوع مسیح یوحنا کی انجیل کے بات نمبر 3 میں نیکودیمس سے فرماتے ہیں۔ تمہیں روح میں پیدا ہونا ضرور ہے۔ شروع سے خُدا کا یہ پروگرام تھا۔ اِس معاملے میں دائمی نیت اور خُدا کی مشورت نہیں ہے، کیا اسرائیلی قوم کو اور دُنیا کی دوسری قوموں کے بر خلاف کوئی طرف داری نہیں تھی۔ عہد میں سب کچھ ابرام کی قوم کے لیے قائم کیا گیا تھا—— پیدائش 15 باب میں اِس کا ذکر کیا گیا۔ اور عرب میں کوہ سینا پر اِس کی تائید کی گئی—— اور خُود قوم کے لیے کیا گیا۔ لیکن وعدہ کے عہد میں قوم کے لیے کچھ بھی نہیں کیا گیا تھا۔

شریعت کے عہد کی دُنیاوی حیثیت

جہاں تک اِس قومی عہد کی علیحدگی کا تعلق ہے بائبل میں اِس بارے میں بہت سی تعلیمات ہیں۔ اِس کے دائمی ہونے کا ارادہ نہیں کیا گیا تھا۔ یہ دائمی، غیر مشروط وعدہ نہیں تھا۔ یہ ایک مشروط چیز تھی: " اگر تم شریعت پر عمل کرو گے " استثناء 28:1-15، "یا اگر تم عمل نہیں کرو گے " آیت نمبر 16 سے لے کر باب کے اختتام تک۔ پیدائش کے 49 ویں باب میں اِس کے اختتام پر یہوداہ کے بارے میں اسرائیل کی نبوت ہے۔ جب تک شیلوہ نہ آئے۔ اِس کی بربادی کے وعدے کا ذکر دانی ایل نبی کی کتاب کے باب نمبر 9 کے آخر میں ہے۔ مسیحا (شہزادہ) زمین پر قومی نسل کے لیے قومی عہد کو قائم کرنے کے لیے آئے گا۔ اُن کی کراہیت کے پھیلنے کی وجہ سے یہ رَد کیا

جائے گا۔اِس کی تکمیل کے بارے میں متی 43:21، متی 38:23،لوقا 35:13،لوقا 18,17:20،اور مرقس 12-10:12 میں پڑھا جا سکتا ہے۔

دیوار کا توڑا جانا

افسیوں کے دوسرے باب میں، ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا یسوع مسیح کے ذریعے سے دو—— یہودی اور غیر قومیں——اور، یسوع پر ایمان کے ذریعے سے اور نئے عہد کے ذریعے سے،اِن دونوں کو ایک میں ضَم کر دیا گیا۔ خُدا نے جُدا اور الگ کرنے والی دیوار کو گرا دیا، جو قدرتی طور پر چنے ہوئے لوگوں کے ساتھ قومی عہد تھا۔افسیوں باب نمبر 3 میں پولوس رسول کہتے ہیں۔ کہ یہ ایک عظیم بھید ہے جو پہلے رہائی پانے والے لوگوں سے پوشیدہ رہا۔ وہ اسے سمجھ نہ سکے۔ یہ صرف صلیب چڑھائے جانے، دوبارہ جی اُٹھنے اور روح القدس کی انتظام کے بعد رسولوں، مقدس رسولوں اور نبیوں کے دِنوں میں ہی ظاہر ہوئی تھی:

"۔۔۔ شاید تُم نے خُدا کے اُس فضل کے اِنتظام کا حال سُنا ہو گا جو تُمہارے لئے مُجھ پر ہُوا۔ یعنی یہ کہ وہ بھید مجھے مکاشفہ سے معلوم ہُوا۔ چُنانچہ میں نے پہلے اُس کا مُختصر حال لکھا ہے۔ جِسے پڑھ کر تُم معلوم کر سکتے ہو کہ میں مسیح کا وہ بھید کس قدر سمجھتا ہُوں۔ جو اَور زمانوں میں بنی آدم کو اِس طرح معلوم نہ ہُوا تھا جِس طرح اُس کے مقدّس رَسُولوں اور نبیوں پر رُوح میں اَب ظاہِر ہو گیا ہے۔ یعنی یہ کہ مسیح یِسُوع میں غَیر قَومیں خُوشخبری کے وسِیلہ سے میراث میں شریک اور بدَن میں شامل اور وعدوں میں داخِل ہیں۔ (افسیوں 3:2-6)

اور اِس طرح، تم دیکھ سکتے ہو کہ یہ سب کے ساتھ وہاں تھا۔ پرانے وقتوں میں انسان اسے سمجھ نہیں پایا۔ اب روح القدس کے وسیلہ سے، خُدا نے اپنے مقدس رسولوں اور نبیوں کے ذریعے سے اسے آشکارہ کیا ہے۔ یہ فرض کر لینا ایک غلطی ہے کہ خُدا نے قوم کے لیے کوئی وعدہ کیا تھا جو پورا ہونے میں ناکام ہو گیا۔ یہ درست نہیں تھا، اور یہ درست نہیں ہے۔ خُدا کا پروگرام رُتبے اور عزت میں سچا ہے۔ عظیم روحانی خاندان، کہ "بہت۔ ساری۔ قوموں۔ کا۔ باپ" کہ خُدا نے

ابرہام کے لیے بنایا، جو ساتھ چل رہا ہے اور ساتھ چلا۔ وعدہ کا عہد اُن کے لیے جو خُدا کے پاس مسیح کے ذریعے سے آتے اُن کے لیے سمجھنے میں ہمیشہ بہت واضح رہا ہے۔

وہ پورا ہونے میں کیسے ناکام ہو سکتا ہے۔ جس کا کبھی کوئی مطلب ہی نہیں تھا؟

اور اِس طرح، جب قوم اسرائیل یسوع مسیح کو بطور مسیحا قبول کرنے میں ناکام ہوئی، اُس وقت سے خُدا کے پرو گرام کے ساتھ ٹکراؤ جاری رہا۔ یہ ناکامی بالکل اُن کے ساتھ رہی۔ قدرتی نسل کی یہ ناکامی شریعت کی گواہی کے لیے اندرونی اور علاقائی تھی۔ شریعت کے تحت انسان اپنے آپ کو خُدا کے حضور نہ لا سکا، اور ہمیں یسوع مسیح کے پاس لانے کے لیے یہ ایک سکول کی تدریسی خدمت کی طرح ہے (گلتیوں 3:24,25 کو ساتھ ملاتے ہوئے)

باب نمبر33

پولوس رسول ایک اور کہانی کے ساتھ اِس سلسلہ کو جاری رکھتا ہے:

رومیوں 10:9 اور صِرف یہی نہیں بلکہ رِبقہ بھی ایک شخص یعنی ہمارے باپ اِضحاق سے حامِلہ تھی۔

رومیوں 11:9 اور ابھی تک نہ تو لڑکے پَیدا ہُوئے تھے اور نہ نیکی یا بدی کی تھی کہ اُس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خِدمت کرے گا۔

رومیوں 12:9 تاکہ خُدا کا اِرادہ جو برگزِیدگی پر موقُوف ہے اعمال پر مبنی نہ ٹھہرے بلکہ بُلانے والے پر۔

رومیوں 13:9 چُنانچہ لکھا ہے کہ میں نے یعقُوب سے تو مُحبّت کی مگر عیسو سے نفرت۔

جب ربقہ عیسو اور یعقوب کو پیدا ہونے سے پہلے اُنہیں اُٹھائے پھر رہی تھی۔ خُدا نے اُسے کہا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔ یہ بات نہیں تھی۔ یہ ہونا چاہیے یا یہ قدرتی طور پر ہوتا۔ عبرانی رسم و رواج کے مطابق بڑے کو چھوٹے پر برتری حاصل ہے۔ لیکن خُدا نے اسے تبدیل کر دیا؛ اور اُس نے اُسے بھلائی کی بنیاد پر نہیں کیا۔ کہ اُس نے دیکھا یا اُن میں سے کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا۔ اُس نے یہ دکھانے کے لیے کیا کہ اُس کا مقصد منتخب ہونے والوں ساتھ تھا نہ کہ جسم کے فرزندوں کے ساتھ۔ منصوبہ اُس کی مرضی اور فضل کے ذریعے سے ہوگا۔ نہ کہ اُن کے کاموں کی وجہ سے۔ قدرتی نسل اور جہاں تک اُس کے دائمی منصوبے کا تعلق ہے رَد کر دئے گئے۔ ایک بات جسے مکمل طور پر واضح کرنا ضروری ہے کہ خُدا کی عیسو کے خلاف نفرت ظاہر کی گئی ہے، اور اُس کے ذریعے سے اسرائیل کی قوم، جہاں تک چناؤ کا معاملہ ہے۔ اِس سے پہلے کہ **وہ پیدا ہوتے** یا کچھ اچھا یا بُرا ہوتا۔ یہ تھا کہ اِس سے پہلے کہ **اسرائیل کے فرزند** موسیٰ کے دِن میں **ایک قوم بنتے**۔ قدرتی نسل کا خُدا کی طرف سے رَد کیا جانا اُن کی بُرائیوں کی وجہ سے نہیں تھا۔ یہ اُس کے اپنے فرمان کا عمل اور مرضی تھی۔ بعد ازاں، ابھی تک وہ نہیں تھا، کہ اُس نے کہا، **عیسو سے مجھے نفرت ہے**۔ لیکن یہ یہاں

پر بیان کیا گیا ہے۔ایک ایسے متن میں جیسے حقیقت کو برداشت کیا جائے کہ خُدا کا شاہی منصوبہ اور کہ کیسے اِس نے کام کیا۔ کہ خُدا عیسو سے نفرت کرتا ہے کیونکہ یہ اُس کی شاہی مرضی تھی کہ وہ ایسا کرے یہ خُدا کے شاہی کے منصوبے کو بیان کرنا تھا۔ کہ یہ کیسے اسرائیل قوم کو غیر ایمان کے ذریعے سے کام کرنا تھا۔ یہ اِس پیراگراف کا واضح طور پر رسول کے سوال کے لیے پُرزور ہونا تھا:

رومیوں 14:9 پس ہم کیا کہیں؟ کیا خُدا کے ہاں بے اِنصافی ہے؟ ہر گز نہیں!۔

رومیوں 15:9 کیُونکہ کہ وہ موسیٰ سے کہتا ہے کہ جِس پر رحم کرنا منظُور رہے اُس پر رحم کرُوں گا اور جِس پر ترس کھانا منظُور رہے اُس پر رحم کرُوں گا اور جِس پر ترس کھانا منظُور رہے اُس پر ترس کھاؤں گا۔

رومیوں 16:9 پس یہ نہ اِرادہ کرنے والے پر مُنحصر ہے نہ دَوڑ دھوپ کرنے والے پر بلکہ رحم کرنے والے خُدا پر۔

رومیوں 17:9 کیُونکہ کتابِ مقدس میں فرعون سے کہا گیا ہے کہ میں نے اِسی لئے تجھے کھڑا کیا ہے کہ تیری وجہ سے اپنی قُدرت ظاہِر کرُوں اور میرا نام تمام رُوئے زمین پر مشہور ہو۔

رومیوں 18:9 پس وہ جِس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جِسے چاہتا ہے اُسے سخت کر دیتا ہے۔

رسول ایک سوال پوچھتے ہیں۔ کیا خُدا غیر عادل ہے کیونکہ اُس نے ایک منصوبہ قائم کیا ہے کہ جس میں اسرائیل قوم کو خارج کر دیا گیا۔ اور بہت سے اسرائیل قوم کے بچے، کیونکہ شروع سے یہ ایک شاہی مرضی کا معاملہ ہے؟ اُس کا جواب نفی میں ہے۔ یہ خُدا کی تخلیق، اُس کی کائنات، اُس کی مخلصی کا پروگرام، اُس کی بادشاہی ہے، اور ہم اُس کے ہاتھوں کی کاریگری ہیں۔ جس کام میں وہ خوش ہو وہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ اُس کا حق ہے۔ وہ فرعون کی مثال دیتا ہے۔ خُدا نے اپنی نافرمانی کے لیے، باغی آدمی کے طور پر فرعون کو کھڑا کیا۔ تاکہ اسرائیلی قوم کی خاطر اُس کی نافرمانی کے ذریعے سے خُدا اپنی قوت کو ظاہر کرے۔ خُدا نے موسیٰ کو بتایا جب اُس نے کہا: **"اور خُداوند نے موسیٰ سے کہا جب تُو مصر میں پہنچے تو وہ سب کرامات جو میں نے تیرے ہاتھ میں رکھی ہیں فرعون کے آگے دِکھانا لیکن میں اُس کے دِل کو سخت کرونگا اور وہ اُن لوگوں کو جانے نہیں دے**

گا۔"(خروج21:4) اِس طرح خُدا نے اُس فطری نسل کا دِل سخت کر دیا تا کہ وہ رَد کر دیئے جائیں، کیونکہ یہ اُس کے الٰہی منصوبے کے تحت تھا۔ اور یہ ہی اُس کی سچائی ہے۔ خُدا چیزوں کے معاملے میں ہی سچا نہیں ہے۔ جو وہ کرتا ہے؛ لیکن اِس کے بر عکس جو چیزیں خُدا کرتا ہے وہ سچی ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ سچا ہے۔ ہر کام جو وہ کرتا ہے، یا اُس نے کر دیا ہے، وہ سچ ہے۔ ہر شخص جو خُدا پر یقین رکھتا ہے وہ یہ جانتا ہے۔ جو اُسے اپنے دِل میں تلاش کرنے میں شک کرتے ہیں اور اُس پر یقین نہیں کرتے۔ یہی وہ نقطہ ہے جس پولوس رسول بیان کر رہا ہے۔ ہم یہ سوال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے کہ خُدا نے اُس نسل کو کیوں رَد کیا۔ اور کئی زمانوں سے اپنے منصوبے میں وعدے کے فرزندوں کو چُنا ہے۔ یہ اُس کا حق ہے کہ وہ یہ کرے، اور ہم بائبل میں یہ قبول کرتے ہیں جو کچھ اُس نے کیا ہے۔

خاص طور پر اِن ابواب میں عیسو اور یعقوب کے درمیان یہ تمثیلی متنازعہ سوالات سمجھنے کے لیے یہ ایک خاص معاملہ ہے۔

یعقوب **تمام اسرائیل** کو پیش کرتا ہے، یا **روحانی نسل**۔ دوسرے لفظوں میں

اسرائیل

کے

وعدے کے

سچے فرزند

عیسو **فطری نسل** کو پیش کرتا ہے، یا **قوم اسرائیل**۔ دوسرے لفظوں میں:

جسم کے

لحاظ سے

قدرتی اسرائیل

نسل

رومیوں 19:9 پَس تُو مُجھ سے کہے گا پِھر وہ کیُوں عَیب لگاتا ہے؟ کَون اُس کے اِرادہ کا مُقابلہ کرتا ہے؟

کس نے اِس کی مرضی کے خلاف مزاحمت کی ہے؟

ہو سکتا ہے تم نے سوال اچھا اُٹھایا ہے، '' اگر یہ خُدا کی مرضی ہی تھی تو کیوں وہ قوم میں اُس کے غیر ایمان اور دِل کی سختی کا قصور ڈھونڈتا ہے، اور جس طریقے سے اُس نے شروع ہی سے منصوبہ بنایا؟ کیا فطری نسل خُدا کی مرضی کے خلاف مزاحمت کرسکی اور خُدا کی شریعت پر عمل کرنے اور ایمان کے ذریعے سے وارث ہو سکتے ہیں، اگر یہ اُس کے منصوبے کے مطابق تھا؟''

رومیوں 20:9 اِنسان بھلا تُو کَون ہے جو خُدا کے سامنے جواب دیتا ہے؟

رسول نے اِس سوال کے جواب میں دو باتیں کہی ہیں۔ پہلی کہ کوئی انسان یہ حق نہیں رکھتا کہ خُدا پر تنقید کرے۔ اور خُدا نے جو کچھ کیا ہے اُس کے بارے میں شکایت کرے۔ یہ ہمیں ایمان کے بارے میں بہت کچھ سکھاتا ہے۔ کہ یہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے، آج کل کی دُنیا کے نام نہاد مسیحیوں کی ذی فہم مشکلات کو بڑے زوردار طریقے سے بتاتا ہے۔ بُرائی کے اِن دِنوں میں اپالوجیٹکس کا اثر ہے جس کلیسیاء کی انتظامیہ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ سچ سائنسی، معقول، منطقی اور عقلی ہونا چاہیے۔ یہاں تک کہ جدید دور کا انسان کچھ اِس طرح کی تجویز پیش کررہے ہیں۔ کہ بائبل کی سچائی فلسفے کی سچائی ہے۔ اِس پس منظر کے روبرو پولوس رسول ایک سادہ سا دعویٰ کرتا ہے: خُدا نے وہ کیا جو اُس نے کرنا چاہا، اور کوئی اُس سے سوال کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔

تم صرف اسے قبول کرسکتے ہو۔ اور یہ ادب واحترام کے ساتھ قبول کرنا ہے۔ خُدا کی عقل، اُس کی سچائی اور اُس کی پاکیزگی کے بارے میں کوئی بھی سوال کرنا ایک مضحکہ خیز بات، غیر ایمانی اور بے ادبی ہے۔ ہم مخلوق ہیں، ہم خالق نہیں ہیں۔ اِس روئے زمین پر خُدا کی قادرِ مطلقیت کی اخلاقیات کے بارے میں کوئی سوال کرنا اخلاقی طور پر ہمیں زیب نہیں دیتا۔ خُدا کے پاس یہ حق ہے کہ وہ اپنی تخلیق کو کوئی بھی شکل دے جو وہ چاہتا ہے ہم خود یا کسی دوسرے کے کہنے پر شکایت یا سوال کا کوئی حق نہیں رکھتے، خُدا کا یہ پروگرام تھا کہ قدرتی نسل اپنی غیر ایمانی سے ناکام ہو۔ تاکہ وہ اُنہیں اپنے آپ سے دور کرسکے۔ پھر اُس نے اُن کے خلاف شکایت کی اور اُنہیں اُن کی آزاد مرضی کی بُرائی کی وجہ سے پرکھا، اور اُن کی بے حرمتی کی وجہ سے۔ یہ اُس کا خیال اور الٰہی حق ہے۔

پھر پولوس رسول (اور یہ یاد رکھیں کہ وہ یہاں پر اِس متاثر کرنے والے حوالے میں کیا کہتا ہے) نقطہ بیان کرنے کے لیے ایک کہانی بیان کرتا ہے،

رومیوں 20:9 ۔۔۔کیا بنی ہُوئی چِیز بنانے والے سے کہہ سکتی ہے کہ تُو نے مجھے کیُوں اَیسا بنایا؟۔

رومیوں 21:9 کیا کمہار کو مٹّی پر اِختیار نہیں کہ ایک ہی لوندے میں سے ایک برتن عزت کے لئے بنائے اور دُوسرا بے عزتی کے لئے؟

آئیں اسے اِس طرح دیکھتے ہیں۔ ایک کمہار پہیے کے پاس بیٹھا ہوا ہے، اور اُس کے سامنے ایک مٹی کا ڈھیلا پڑا ہوا تھا۔ وہ اپنے آپ سے کہتا ہے، ''میرا خیال ہے کہ میں اِس مٹی کے ڈھیلے سے ایک چھوٹا سا، پتلا، اور لمبی گردن والا ایک پھول دان بناؤں گا۔ جس میں میں پھول رکھوں گا۔ پھر میں لوبیا رکھنے کے لیے ایک اور چھوٹا، مختصر، چھوٹا مگر مضبوط برتن بناؤں گا۔'' پس وہ یہ بناتا ہے، پھر وہ اِس چھوٹے اور مضبوط برتن کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے، '' یہ یقینی طور پر اتنا خوبصورت نہیں ہے جتنا پہلے والا تھا۔'' جب وہ اِس بارے غور و خوض کر رہا تھا، تو چھوٹا برتن اُس کے خلاف چلا اُٹھتا ہے اور کہتا ہے، '' تم نے مجھے ایسا کیوں بنایا؟ تمہیں کیا حق تھا کہ تم مجھے اِس طرح کا مختصر چھوٹا بنایا؟ تم نے مجھے پھول دان جیسا کیوں نہیں بنایا؟ میں نے سوچا کہ میں اس برتن کو ڈھا کر دوبارہ مٹی کے ڈھیلے میں تبدیل کر دوں اور ایک اور لمبی گردن والا پھول دان بنا دوں۔'' کیا یہ ٹھیک نہیں ہے؟ کیا مٹی کمہار سے شکایت کر سکتی ہے۔ کیا مٹی کو کوئی اخلاقی حق ہے؟

ہم دیکھتے ہیں کہ طالب علم اُستاد سے شکایت کر رہے ہیں کہ آپ ہمیں کیا سکھاتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ملازم مالک سے شکایت کر رہا ہے کہ تم کاروبار کو کیسے چلاتے ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بچے اپنے باپ پر تنقید کر رہے ہیں۔ اور اسی طرح اور کچھ۔ کیا اُن کو یہ اخلاقی حق ہے؟ یقینی طور پر نہیں، بائبل کہتی ہے۔ لیکن اِن سب سے اوپر، کسی آدمی کو کوئی حق نہیں ہے۔ کہ وہ کچھ کہے، '' کہ اَے خُدا تم نے یہ کیوں کیا؟'' خالق کے کام کے خلاف یہ سوال کرنا مخلوق کے لیے اُتنا ہی غیر اخلاقی اور

نامعقول ہے جتنا کہ ایک برتن کے لیے کمہار کے عمل کے خلاف سوال اُٹھانا ہے۔ بائبل کے نقطہ نظر کے مطابق، اِس طرح کی کسی بھی بات کے ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اگر تم چاہو تو تم اِس سے مخالف نقطہ نظر بھی رکھ سکتے ہو۔ لیکن بائبل کہتی ہے کہ یہ غیر مقدس ہے۔ اگر تم گستاخی کرنا چاہتے ہو، تو آگے بڑھو اور یہ کر دو۔ لیکن آئیں اسے واضح کر دیں۔ کہ درست ہونے کی حالت کیا ہے اور اِس معاملے میں سچائی کیا ہے: تم خُدا کے ساتھ سوال کرنے میں راستی پر نہیں ہو۔ نہیں، نہیں، نہیں؛ تم یہ نہیں کر سکتے۔ مجھے اِس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ تمہیں کسی نے بتایا ہے کہ تم یہ کر سکتے ہو۔ مقدس پولوس، اِس حوالہ کے ساتھ، یہ واضح کرتے ہیں کہ یہ درست نہیں ہے۔ یہ گستاخی ہے؛ یہ بے حُرمتی ہے؛ اور یہ بے دینی ہے۔ تمہیں ضرور قبول کرنا ہے۔ کہ خُدا نے کیا کیا ہے۔ جو سچا ہونے کے ناطے وہ کر رہا ہے۔ یا دوسرا کوئی سایہ ظاہر ہوتا ہے۔ یا یہ تسلیم کرو کہ تم خُدا پر ایمان نہیں رکھتے۔ یا یہ مان لو کہ تمہارا اپنا خُدا ہے اور تمہاری نیت دوسری نیت سے بلند ہے اور خُدا کا کلام تمہارے نظریے کے مطابق ہے۔ اِس حقیقت کو مان لو کہ تم یقین کرو گے۔ اور تمہیں محسوس ہوتا ہے کہ تمہارے لیے سچ کیا اور کیا نہیں ہے۔ خُدا نے اپنے مقدس کلام میں کیا کہا ہے۔ ہمیں خُدا سے سوال کرنے کا حق نہیں ہے۔ خُدا نے فرعون کے دِل کو سخت کر دیا۔ کیونکہ وہ یہی چاہتا تھا۔ ہم یہ سب کچھ خُدا پر ایمان رکھنے کی بنیاد پر کہتے ہیں۔ اور یہ قبول کرتے ہیں۔ کہ خُدا جو کچھ کرتا ہے وہ درست کرتا ہے۔

رومیوں 22:9 پَس کیا تعجُّب ہے اگر خُدا اپنا غضب ظاہِر کرنے اور اپنی قُدرت آشکارا کرنے کے اِرادہ سے غضب کے برتنوں کے ساتھ جو ہلاکت کے لئے تیّار ہُوئے تھے نِہایت تحمّل سے پیش آیا۔

رومیوں 23:9 اور یہ اِس لئے ہُوا کہ اپنے جلال کی دَولت رحم کے برتنوں کے ذرِیعہ سے آشکارا کرے جو اُس نے جلال کے لئے پہلے سے تیّار کئے تھے۔

رومیوں 24:9 یعنی ہمارے ذرِیعہ سے جِن کو اُس نے نہ فقط یہودِیوں میں سے بلکہ غَیر قوموں میں سے بھی بُلایا۔

قہر کے برتن، ہلاکت کے لیے تیار ہوئے یہ فطری نسل ہیں (خارج کر دینا، بے شک، اُن میں چُن لیا) جن کو خُدا نے اُن کے غیر ایمان اور معیوب حرکت کی وجہ سے خارج کر دیا۔ یہ جس کا بھی کام ہو لیکن خُدا لوگوں کو دُنیا کے لیے اپنی طاقت، رحم اور حلیمی کو ظاہر کرنے کے لیے انسان کو بطور ترجمان استعمال کرتا ہے۔ اور اُن کو آخر میں اُن کے دِل کی سختی کی وجہ سے ختم کر دیتا ہے؟

کیا خُدا کو اُن کو غصے میں آ کر اور عادل ہوتے ہوئے اُن کو ختم کر دینے کا کوئی حق نہیں ہے؟ کیا وہ تمام قوموں، دونوں اسرائیل اور غیر قوموں میں چنے ہوئے لوگوں کو اپنی بادشاہت دینے کے ذریعے سے اپنے وعدے کے فرزند، اپنے رحم کو ظاہر کرنے کے لیے اِس حالت کو موقع کے مطابق استعمال نہیں کر سکتا؟

ہم یہاں پر پولوس رسول کے نقطے کو ضائع نہیں کر سکتے اور کھو نہیں سکتے: وہ یہ ہے کہ جس کی خُدا نے نبوت کی ہے کہ وہ یہ کرے گا۔ جس کی اُس نے پیشنگوئی کی ہے۔ اور یہ وہ جو اُس نے کیا ہے۔ تمہیں اور مجھے کوئی حق نہیں ہے کہ تنقید، شکایت یا کوئی اور اندازہ لگائیں۔ وہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ یہ خُدا کا منصوبہ ہے اور یہ اُس نے کہا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ یہ کرے گا۔

خُدا کا منصوبہ جوں کا توں ہے

آئیں جاری بات چیت میں خُدا کے حق کے بارے میں نقطہ کو نہ بھولیں۔ وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے ہے کہ خُدا کے منصوبے میں قوم اسرائیل کے لیے کیا واقع ہوا ہے۔ اب پولوس رسول اِس طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ کہ خُدا قوم اسرائیل بڑے صبر کے ساتھ برداشت کیا ہے۔ اسرائیل کی غیر ایمانی اُس کے منصوبے میں تھی، لیکن اُس نے اِسے بڑے لمبے عرصے تک برداشت کیا۔ اُس نے اُن کا لمبے عرصے تک سامنا کیا۔ اور آخر کار اُنہیں برباد کر دیا۔ اور بادشاہی دوسرے لوگوں کو دے دی۔ یسوع مسیح نے کہا، "۔۔۔ **خُدا کی بادشاہی تُم سے لے لی جائے گی اور اُس قوم کو جو اُس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔**" (متی 21:43) "**وہاں رونا اور دانت پِیسنا ہو گا جب تُم ابرہام اور اضحاق اور یعقُوب اور سب نبیوں کو خُدا کی بادشاہی میں شامل اور اپنے آپ کو باہِر نِکالا ہُؤا دیکھو گے۔ اور پُورب پچھّم اُتر دکھن سے لوگ آ کر خُدا کی بادشاہی کی ضِیافت میں**

شریک ہوں گے۔"(لوقا 29,28:13) **" دیکھو تمہارا گھر تمہارے ہی لئے چھوڑا جاتا ہے۔"**(لوقا 35a:13)

پس، تمہاری مشکل کیا ہے؟

پس، قوم اسرائیل کی غیر ایمانی کے ساتھ، پرانے عہد نامہ کی سطحی ہونا، یہ عارضی عہد جو وعدہ کے عہد سے شروع ہوتا ہے اور یسوع مسیح تک اور اُن کے یسوع کو بطور بادشاہ ماننے سے انکار کے آخر تک جاری رہتا ہے۔ اُن لوگوں کی عزت دار حالت کے گزر جانے کے ساتھ کہ انہوں نے خُدا کو چُنا۔ مزید پولوس رسول کہتا ہے، " اِس کا کیا؟ اُس کا کیا اگر اُن کو خدا نے چُنا ؟ کیا تم اِس بارے میں خُدا کے ساتھ سوال کرو گے ؟ کیا تم اِس بارے میں اُس سے جھگڑا کرو گے ؟ کیا اِس کو کرنا خُدا کا حق نہیں تھا؟ کیا اُس کو اختیار نہیں تھا؟ کیا تمہیں یقین ہے کہ تم بہت عقلمند ہو اور خُدا کی عدالت کرنے بیٹھے ہوئے ہو۔ اور کہتے ہو کہ خُدا نے یہ کام غلط کیا ہے۔ اُس نے اُن لوگوں کو، اُن کی شکایتوں کو، اُن کے چلانے کو، اُن کے کراہنے کو، اُن کے شک کو، اُن کی نافرمانی کو، اُن کے دوسرے خُداؤں کے طرف پھر جانے کو اور اِس طرح کی بے شمار کوتاہیوں کا بہت برداشت کیا ہے: لیکن اِس سے بھی زیادہ یہ بات ہے، کہ کیا خُدا نے اِس سب کو اپنا رحم اور اپنا پیار ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا؟ کیا یہ اچھا نہ ہوتا کہ اگر خُدا کے منصوبے میں قوم اسرائیل کی نجات کا منصوبہ بھی شامل کر لیا جاتا اور کوئی نہیں۔ کیا تم حقیقت میں اِس نظریے کے حق میں آنا چاہتے ہو۔ کہ کوئی دوسرا خُدا کے دائمی بیٹے کی طرح حکومت کرے ؟ کیا تم سوچتے ہو کہ کوئی زیادہ بہتر ہو ؟ کیا خُدا نے جو کیا ہے وہ بہتر نہیں ہے ؟"' یہی ہے وہ نقطہ جس بات ہو رہی ہے۔ **"پس کیا تعجّب ہے اگر خُدا اپنا غضب ظاہِر کرنے اور اپنی قُدرت آشکارا کرنے کے اِرادہ سے غضب کے برتنوں کے ساتھ جو ہلاکت کے لئے تیّار ہُوئے تھے نِہایت تحمّل سے پیش آیا۔** [یہ قومی لوگ ہیں—یہودی قوم — جس پر پولوس رسول آہ و فغاں کر رہا ہے۔] **اور یہ اِس لئے ہوُا کہ اپنے جلال کی دَولت رحم کے برتنوں کے ذرِیعہ سے آشکارا کرے جو اُس نے جلال کے لئے پہلے سے تیّار کئے تھے۔"**

یہ خُدا کا پروگرام تھا۔ یادرکھیں کہ خُدا نے وعدے کا عہد قائم کیا اور اِسے شریعت سے 430 سال پہلے ابرہام سے لے کر یسوع مسیح تک قائم رکھا۔ قوم ایک وقت اور تاریخ بن گئی۔ یہ خُدا کے ذہن میں تھا۔ اور یہ اُس کا شروع سے ہی منصوبہ تھا کہ وہ زمین کی تمام اقوام سے عظیم لوگ خلق کرے، اُس جسم میں (جیسا کہ ہم گلتیوں کے تیسرے باب میں پڑھتے ہیں) نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی۔ نہ کوئی غلام نہ آزاد۔ نہ کوئی مرد نہ عورت کیونکہ تم سب مسیحی یسوع میں ایک ہو۔ اگر خُدا اپنے منصوبے پر عمل کرتا اور وہ اِس منصوبے کو کامیاب کرنے کے لیے غیر ایمان یافتہ یہودی قوم کو استعمال کررہا تھا۔ (اور اِس غیر ایمانی کی وجہ سے اُس کا غصّہ اُن پر بھڑکا)

پس ہم، خُدا کے منصوبے کی عظمت کو دیکھتے ہیں۔ ہم اِس کے خلاف کیا کہہ سکتے ہیں؟ ہم اِس کے ساتھ کیا جھگڑا کرسکتے ہیں؟ تمام لوگ، جس میں یہودی اور غیر قومیں شامل ہیں۔ جو یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کی وجہ سے خُدا کے پاس آئے وہ رحم اور ترس کے برتن ہیں۔ مقدس پولوس کہتے ہیں۔ ’’یعنی ہمارے ذریعہ سے جن کو اُس نے نہ فقط یہودِیوں میں سے بلکہ غَیر قَوموں میں سے بھی بُلایا۔‘‘

رومیوں 9:25 چُنانچہ ہوسیع کی کتاب میں بھی خُدا یُوں فرماتا ہے کہ جو میری اُمّت نہ تھی اُسے اپنی اُمّت کہوں گا اور جو پیاری نہ تھی اُسے پیاری کہوں گا۔

رومیوں 9:26 اور اَیسا ہوگا کہ جِس جگہ اُن سے یہ کہا گیا تھا کہ تُم میری اُمّت نہیں ہو اُسی جگہ وہ زِندہ خُدا کے بیٹے کہلائیں گے۔

بہت عرصہ پہلے خُدا نے، نہ صرف اسرائیل کو وارننگ دی بلکہ اپنے منصوبے کا ایک منظر بھی پیش کیا: ’’ کبھی جو لوگ میرے نہیں کہلاتے تھے اب وہ میرے کہلائیں گے۔‘‘ یہ کلیسیاء کے متعلق پیشنگوئی تھی، وعدے کے فرزند، تمام دُنیا سے چنے جائیں گے۔ ’’ **اور اَیسا ہوگا کہ جِس جگہ اُن سے یہ کہا گیا تھا کہ تُم میری اُمّت نہیں ہو اُسی جگہ وہ زِندہ خُدا کے بیٹے کہلائیں گے۔**‘‘ خُدا نے اپنے منصوبے کو مختلف دوروں کے لیے مزید واضح کردیا؟

اگلا حصّہ پولوس رسول نے یسعیاہ سے حوالہ لے کر دیا ہے۔

رومیوں 27:9 اور یسعاہ اِسرائیل کی بابت پُکار کر کہتا ہے کہ گو بنی اِسرائیل کا شمار سُمندر کی ریت کے برابر ہو تُو بھی اُن میں سے تھوڑے ہی بچیں گے۔

رومیوں 28:9 خُداوند اپنے کلام کو تمام اور مُنقطع کر کے اُس کے مطابِق زِمین پر عمل کرے گا۔

رومیوں 29:9 چُنانچہ یسعیاہ نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر رُبّ الافواج ہماری کچھ نسل باقی نہ رکھتا تو ہم سدُوم کی مانِند اور عمُورہ کے برابر ہو جاتے۔

یسعیاہ کی نبوت اِس قوم کے لیے ایک بہت بڑے خاتمے کی پیشنگوئی تھی۔ "تم سمندر کی ریت کے ذروّں کے مانند ہو گے، لیکن ایک وقت آئے گا جب تمہارے بہت تھوڑے سے لوگ باقی بچیں گے۔" جیسا کہ ہم رومیوں کے دسویں اور گیارہویں باب کے طرف آتے ہیں۔ لیکن یہاں پر لوگوں کی بہت بڑی کمی کی نبوت ہے، تقریباً مکمل خاتمے کی بات ہے۔یسعیاہ نئے عہد کے آنے کی بات کرنے کے بعد، یہ پیشنگوئی کرتا ہے۔ کہ خُدا مکمل بربادی کے لیے کام کرے گا۔ ابھی یہ بربادی راستبازی کے ساتھ پورے عدل سے ہو چکی (یسعیاہ 23,22:10)۔ یہ شریعت کے خاتمے کا حوالہ ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ انسان کو خُدا کے ساتھ راست بنایا جائے اور نئے عہد نامہ میں ایمان کے ساتھ راستبازی اور صلیب کا آنا ہے۔

مزید یسعیاہ (9:1) کا حوالہ دیتے ہوئے، مقدس پولوس رسول کہتے ہیں، "**اگر رُبّ الافواج ہماری کچھ نسل باقی نہ رکھتا تو ہم سدُوم کی مانِند اور عمُورہ کے برابر ہو جاتے۔**" مثل "رب الافواج" کا مطلب ہے **آسمانی فوجوں کا رب یا فوجوں کا کپتان**۔اِس کا حوالہ یہاں پر بُرائی کا عظیم بدلہ لینے والے دیا گیا ہے کہ اُس کے ساتھ عظیم فوج دشمنوں کو تباہ کرنے کے لیے آتی ہے۔ سدُوم اور عمورہ کے برابر ہو جانے کا مطلب ہے کہ ہم اِس سے زمین سے مکمل طور پر غائب ہو جاتے۔ بقیہ کے لیے خُدا کی بھلائی کے علاوہ، اسرائیل کی قوم میں کچھ بھی نہیں بچے گا۔یسعیاہ نبی نے یہ بہت دفعہ کہا ہے، حقیقت میں یہ بہت سال پہلے واقع ہوا۔ پس خُدا نے اِس کی پوری طرح پیشنگوئی کر دی، سادہ زبان میں بڑی لطیف وارننگ، وہ کیا کرنے جا رہا تھا۔ تاہم، اسرائیل کے بچے، اُن کے

دِلوں کی سختی، وہ اپنے راستے پر چلے۔ لیکن یہ بھی خُدا کے منصوبے کا حصّہ تھا۔ اُن کے دِل سخت ہو گئے تھے۔ کیونکہ خُدا کا پروگرام شروع ہی سے کلیسیاء کو قائم کرنے کے لیے یسوع مسیح کو اِس دُنیا میں لانا تھا۔ پرانے عہد نامہ میں قوم اسرائیل کے لیے کوئی عارضی منصوبہ نہیں تھا۔ جو اِس منصوبے کو کسی دوسرے راستے پر ڈال دیتا۔ اور، جیسے پولوس رسول نے کہتا ہے، کچھ نہ ہوا۔

رومیوں 30:9 پَس ہم کیا کہیں؟ یہ کہ غَیر قَوموں نے جو راستبازی کی تلاش نہ کرتی تھیں راستبازی حاصل کی یعنی وہ راست بازی جو اِیمان سے ہے۔

رومیوں 31:9 مگر اِسرائیل جو راستبازی کی شَرِیعَت کی تلاش کرتا تھا اُس شَرِیعَت تک نہ پہنچا۔

رومیوں 32:9 کس لئے؟ اِس لئے کہ اُنہوں نے اِیمان سے نہیں بلکہ گویا اعمال سے اُس کی تلاش کی۔ اُنہوں نے اُس ٹھوکر کھانے کے پتھر سے ٹھوکر کھائی۔

رومیوں 33:9 چُنانچہ لکھا ہے کہ دیکھو میں صیّون میں ٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹان رکھتا ہُوں اور جو اُس پر اِیمان لائے گا وہ شرمندہ نہ ہو گا۔

" پَس ہم کیا کہیں؟ اِس سب سے کیا اختتام کیا جانے والا ہے؟" مقدس پولوس رسول پوچھتے ہیں۔

غیر قوموں نے خُدا کی یا شریعت کی پیروی نہیں کی۔ انہوں نے اِس کا دعویٰ کرنے کی کوشش بھی نہیں کی۔ کہ وہ راستباز لوگ ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ گناہ گار لوگ ہیں۔ جب وقت آیا۔ جب انجیل مقدس اُن کی دی گئی۔ اور وہ یسوع مسیح کی بادشاہی میں خُدا کے خاندان کے طور پر مدعو کیے گئے، وہ اِس بارے میں خوش تھے۔ ایمان کی وجہ سے وہ اپنے گناہوں پر پچھتائے، وہ تبدیل ہوئے، اور خُدا کے فرزند بن گئے۔

اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمام اقوام خُدا کے پاس آگئیں۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ اِس نے غیر قوموں میں ایک رحجان پیدا کر دیا — یقینی طور پر یہودیوں سے زیادہ۔ **"مگر اِسرائیل جو راستبازی کی شَرِیعَت کی تلاش کرتا تھا اُس شَرِیعَت تک نہ پہنچا۔"** یہ اسرائیلی ہی تھے جو مذہبی

تھے، صرف وہی دعویٰ کر سکتے تھے۔ کہ وہ خُدا کے لوگ ہیں، لیکن انہوں نے شریعت کی مانگوں کو پورا نہ کیا۔اور راستباز نہ بنے۔ پس وہ روحانی سوچ کے مطابق خُدا کے فرزند نہ ہوئے۔

یہ کیوں اور کیسے واقع ہوا؟ "کس لئے؟ **اِس لئے کہ اُنہوں نے اِیمان سے نہیں بلکہ گویا اعمال سے اُس کی تلاش کی۔اُنہوں نے اُس ٹھوکر کھانے کے پتھر سے ٹھوکر کھائی۔چُنانچہ لکھاہے کہ دیکھو میں صیّون میں ٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹان رکھتا ہُوں اور جو اُس پر اِیمان لائے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا۔** "اسرائیلیوں نے راستبازی کو پورا نہیں کیا۔کیونکہ وہ مغرور خود ساختہ راستباز بن گئے تھے۔وہ اپنے آپ پر بھروسہ کرتے تھے۔اسرائیلیوں کا رویہ یہ تھا۔" فریسی کھڑا ہو کر اپنے جی میں یُوں دُعا کرنے لگا کہ اَے خُدا! میں تیرا شُکر ادا کرتا ہُوں کہ باقی آدمیوں کی طرح ظالم بے اِنصاف زِناکار یا اِس محصُول لینے والے کی مانِند نہیں ہُوں۔(لوقا 18:11) میں چرچ جاتا ہوں میں دہ یکی دیتا ہوں۔ میں یہ کرتا ہوں میں وہ کرتا ہوں۔ میں تمام مواقع حاصل کروں گا۔"

اُن کی مراعات یافتہ حالت کی وجہ سے، انہوں نے اپنے لیے ایک غیر حقیقی رائے اور اپنی قدرو منزلت قائم کرلی اور اُس پر بھروسہ کرنے لگے۔اِس لیے، وہ راستباز نہیں تھے، کیونکہ جیسا کہ ہم رومن کے شروع میں دیکھتے ہیں، شریعت کے اعتبار سے کوئی جسم خُدا کی نظر میں راستباز نہیں ہو سکتا۔

جب لوگ خُود ساختہ نام نہاد راستباز بنتے ہیں، اور اپنے مذہب، اخلاقی کردار یا معاشرے میں مقام پر بھروسہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔، یسوع مسیح کی انجیل (خوشخبری)——اور اُس کی توبہ کی اپیل، معافی حاصل کرنا۔اور تبدیل ہونا——تو یہ ایک ناپسندیدہ تعلیم ہے۔یہ اُن کے "ٹھیس لگنے کا پتھر" ہے۔اور "ٹھوکر کھانے کی چٹان" ہے۔جو کوئی اِس پتھر سے گرتا ہے، بائبل کہتی ہے، وہ ٹوٹ جاتا ہے۔اُسے اِس لحاظ سے ٹوٹنا چاہیے کہ وہ خُداوند یسوع مسیح کے پاس آئے اور اپنے آپ کو حلیم بنائے، اور وہ ہو گا بھی۔ لیکن وہ جو اپنے آپ میں ٹوٹنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ تو روزِ قیامت یہ پتھر اُن پر گرے گا۔اور اُنہیں پیس کر پاؤڈر بنادے گا۔یسوع مسیح کی خوشخبری، جو مغرور، نام نہاد راستباز اور گھمنڈی لوگوں کے لیے ناپسندیدہ ہے۔اور کہ وہ اِس طرح کے تمام لوگوں کو تباہ

کر دے گا۔ لیکن اِس مثال میں، یہ یہودی لوگوں کو تباہ کرے گا (بقیہ کے علاوہ تمام کو) کیونکہ اُن کی جنگجو نام نہاد راستبازی اور مغروری اُن کا مسیحا اور ایمان کے ذریعے سے نجات کی خوشخبری کو رَد کرنے کا سبب بنی۔ سادہ، اپنے آپ کی نفی کرنا، بادشاہ اور اُس کی بادشاہت کے لیے اپنے آپ کو ذلیل ور سوا کرنا، اُن کے لیے نہیں تھا۔ انہوں پتھر کو توڑنے سے انکار کر دیا۔ اِس لیے وہ راستبازی کو حاصل نہ کر سکے اور خارج ہو گئے۔

باب نمبر34

رومیوں 1:10 اَے بھائیو ! میرے دِل کی آرزُو اور اُن کے لئے خُدا سے میری دُعا یہ ہے کہ وہ نجات پائیں۔

رومیوں 2:10 کیُونکہ میں اُن کا گواہ ہُوں کہ وہ خُدا کے بارے میں غَیرت تو رکھتے ہیں مگر سمجھ کے ساتھ نہیں۔

رومیوں 3:10 اِس لئے کے وہ خُدا کی راستبازی سے ناواقف ہو کر اور اپنی راستبازی قائم کرنے کی کوشش کر کے خُدا کی راستبازی کے تابع نہ ہُوئے۔

رومیوں 4:10 کیُونکہ ہر ایک اِیمان لانے والے کی راستبازی کے لئے مسیح شریعت کا انجام ہے۔

مقدس پولوس رسول یہاں پر قوم اسرائیل کے حوالے سے دو چیزوں کے بارے میں ذکر کرتا ہے۔ وہ بڑے واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ کہ اسرائیلی **محفوظ نہیں** ہے۔ اپنی قومیت کی وجہ سے، اپنی وراثت کی وجہ سے یا اپنے پرانے عہد کی وجہ سے وہ خُدا کے ساتھ **محفوظ حالت میں نہیں ہیں۔** ہمیں خُدا کے ساتھ اسرائیل کی مضبوط حالت کے بارے میں سوچنا نہیں چاہیے۔ اُن کی قومی صورتِ حال کی وجہ سے یہ سچ نہیں ہے۔ نئے عہد نامہ کے تحت بطور خُدا کے چنے ہوئے لوگ ہمیں اسرائیلیوں کے متعلق سوچنا نہیں چاہیے۔ یہ **سچ نہیں** ہے۔ ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے۔ کہ یسوع مسیح میں **نہ وہ یہودی ہیں نہ وہ غیر قوم ہیں۔** ہمیں صرف اُن دو **عہود** میں سے گزرنا ہے۔ وہ اپنے آپ کو **الگ رکھتے** ہیں۔ ہمیں صرف نئے عظیم عہد نامہ پر نظر کرنی ہے۔ کہ کوئی انسان خُدا کے ساتھ فطری پیدائش، جسم اور خون کے لحاظ سے کوئی دائمی وراثت نہیں رکھتا۔ ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے۔ کہ جب قوم کے ساتھ عہد باندھا گیا تھا تو ابرہام سے دائمی وراثت کا کوئی بھی وعدہ نہیں کیا گیا۔ یہ یسوع مسیح کی انجیل کے ساتھ سینہ زوری کرتا ہے۔ اور یہ نئے عہد نامہ کی سچائی کی تعلیم اور موضوع کے ساتھ ہم آہنگی سے باہر ہے۔ جس کے لیے کسی نے جدوجہد کی، اپنی اسرائیلی وراثت کی وجہ سے خُدا

کے ساتھ بڑی قریبی حالت میں ہے۔ یہ سچ نہیں ہے۔ نئے عہد نامہ کی خوشخبری کی تبلیغ سے اُسے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ جو اِس نظریے کو تھامے ہوئے ہے۔ اور اِس کی تعلیم دیتے ہیں۔ اُنہیں بڑی شدت سے ضرورت ہے۔ کہ اِس نقطہ پر وہ اپنی تعلیم پر نظرثانی کریں۔ اسرائیل محفوظ نہیں ہے۔ یہ قوم مکمل طور پر اور (لوگوں کی بہت بڑی اکثریت) محفوظ نہیں ہے۔ یقینی طور پر اسرائیلیت پر یقین کرتے ہوئے ہم اُنہیں آگاہ کرتے ہیں۔ خاص طور باب نمبر ۱۱ میں ہم اِس کا مطالعہ کریں گے۔ جو بقیہ سے متعلق ہے۔ لیکن ابھی ہم قوم اور پرانے عہد نامہ کے مطابق اُن کی حالت پر بات کر رہے ہیں۔ اور خُدا کے حوالے سے اسرائیلی آج کہاں کھڑے ہیں۔ اور اُن کا مستقبل اور سچائی دونوں بہت سادہ ہیں۔ اور اُن کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اسرائیل محفوظ نہیں ہے۔ اسرائیلی لوگوں کو نجات کی شدت سے ضرورت ہے۔ جیسے کہ دُنیا میں موجود کسی بھی قوم کے لیے نجات کی ضرورت ہے۔ پرانے عہد کے تحت اُن کے لیے خدا کی ہمدردی کا وقت گزر چکا ہے۔

دوسری جگہ پر پولوس رسول فرماتے ہیں، ''کیونکہ میں اُن کا گواہ ہوں کہ وہ خُدا کے بارے میں غیرت تو رکھتے ہیں۔ مگر سمجھ کے ساتھ نہیں'' جدید خیال کے مطابق یہ نظریہ وقت کے ساتھ ساتھ مزید بہتر ہوا ہے۔ کہ صداقت واخلاص ایک دل پسند چیز ہے۔ اگر کوئی مذہبی عقائد کے بارے میں سچا ہے کہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا کہ وہ کتنا سچا یا سنجیدہ ہے لازمی بات یہ ہے کہ کوئی انفرادی طور پر کتنا سچا و صادق ہے بلی گراہم نے اِس موضوع پر ایک بڑی خوبصورت لائین کہی ہے۔ وہ سوال اُٹھاتا ہے ''کیا مخلص ہونا کافی ہے؟'' پھر وہ ایک کہانی بتاتے ہیں۔ کہ جب اُسے کھانسی تھی اور اُس کی ماں میڈیکل سٹور پر کھانسی کا شربت لینے گئی۔ کھانسی کے شربت کی بجائے وہ آئیوڈین کی ایک بوتل لے آئی۔ اور پھر اُسے ایک چمچ آئیوڈین پلادی۔ اور وہ مرتے مرتے بچا۔ اُس نے غور کیا۔ کہ اُس کی ماں سے زیادہ مخلص کوئی نہیں تھا۔ اُس نے اُس کی مدد کی کوشش کی۔ لیکن وہ غلط تھی۔ اور اُس نے تقریباً اُسے مار ہی دیا تھا۔ بات یہ ہے۔ کہ یہ معنی نہیں رکھتا کہ جب تم سنجیدہ ہو مخلص ہو تو تمہارا ایمان کیسا ہے۔ یہ تمام فطری لوگوں، گمراہ لوگوں اور انسان کی فلاسفی کے ساتھ مذہبیت کا حصّہ ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ سچائی ایک بڑا خاص معاملہ ہے۔ جس کا ہم سامنا کرتے ہیں۔

ایک طرف سچائی ہے۔اوراِس کی علاوہ باقی سب کچھ غلط ہے۔ مخلص اور صادق بننے کے لیے یہ ہم پر لازم ہے۔ کہ مکمل طور پر مخلص ہوں۔ اگر تم غلط ہو لیکن مخلص بھی ہو تو تمہارا اخلاص و صداقت بالکل رائیگاں یا بے فائدہ ہے۔

میں اُن کا گواہ ہوں

مقدس پولوس رسول، ایک سر گرم یہودی، جو دمشق کی راہ پر تبدیل ہوا۔ وہ ساتھی اسرائیلیوں کے بارے میں کہتا ہے۔ کہ وہ یسوع مسیح کی طرف نہیں پھرے: وہ مخلص ہیں۔ لیکن وہ غلط ہیں۔اِس کی وجہ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ بچائے نہیں گئے۔ سچائی خُدا کی طرف سے آتی ہے۔ آدمی کے لیے درست ہونا، اپنے ایمان کے لیے خُدا کے سامنے اپنی قابلیت رکھنا، اور اپنی زندگی کے لیے کچھ اچھا کرنا۔ اُنہیں خُدا کی سچائی کے ساتھ کچھ اچھا کرنے کی ضرورت ہے۔اِس لیے بائبل میں خوشخبری کا اعلان کیا گیا ہے۔ خُدا نے سچائی کے مبلغین کو کیوں مقرر کیا۔ سچائی لازم ہے۔ تمہیں سچا ہونا چاہیے۔ تمہیں سچا ہونا چاہیے!

گستاخ انسانی خیال میں یہ خواہش ہے کہ وہ ایسا شخص جانا جائے جو بالکل ٹھیک ہو۔ بطور ایسے شخص کے جانے جائیں۔ جسے ہر بات کا پتہ ہو۔اور ہر شخص سے میل ملاپ ہو۔ ہم اچھا اور درست بننے کی بات نہیں کر رہے۔ کہ ہماری تعریف ہو۔ ہم دوسروں سے اچھے بن جائیں ہم اچھا اور سچا بننے کی بات کر رہے ہیں۔ کہ ہم سچے بن جائیں تاکہ ہمارا تعلق سچائی کے ساتھ ہو سکے۔

جہالت ناقابلِ معافی

اسرائیل کی مشکل یہ تھی۔ کہ وہ بڑے مخلص ہوتے ہوئے بھی غلط تھے۔ خُدا کی راستبازی لانے کے طریقہ کار کے متعلق وہ بالکل جہالت میں تھے۔ وہ اپنے ہی طریقہ کار کے مطابق راستبازی کو قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔اور خُدا کی راستبازی کو اپنے اندر نہیں آنے دے رہے تھے۔ خُدا کے بارے میں سر گرمی اُن کا سرمایہ ہوتا۔ کم از کم وہ خُدا میں دلچسپی لیتے۔ وہ مذہب میں دلچسپی لیتے۔اور اِس کے لیے اگر وہ سچائی کو سنتے تو وہ اُس کی طرف راغب ہوتے۔ بائبل میں کچھ مثالیں ہیں جن میں بہت کچھ واقع ہوا ہے۔ تاہم، اُن کا زیادہ تر حصّہ، سر گرمی، نام نہاد

راستبازی کے لیے تھی۔ جس نے سچائی کی طرف سے اُن کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تھا۔ وہ اپنی مراعات اور پرانے عہد نامہ کی ترتیب کے مطابق اپنی شان و شوکت سے، اور اُن دِنوں کی بطور قوم اپنی پسندیدہ حالت سے بڑے متاثر تھے۔ اور وہ اپنی ضرورت کو نہیں دیکھ سکے۔ انہوں نے یہ محسوس کیا۔ کہ سر گرمی اور سہولت کے امتزاج کو وہ خُدا کی طرف سے قبولیت اور حق سمجھتے تھے۔ تاہم، حقیقت یہ ہے۔ کہ ایسا نہیں ہے۔ شاید اسرائیل قوم، بہت سے مذہبی گروہوں کی طرح، اِس بات پر یقین رکھتی تھی۔ کہ خُدا کی طرف سے اُن کے لیے کچھ دیا گیا ہے۔ کچھ وعدہ کیا گیا ہے۔ پرانے عہد نامہ کے تحت اگر ایسا تھا، تو وہ غلطی پر تھے۔ جس کا ذمہ دار خُدا نہیں ہو سکتا۔ پرانے عہد کے تحت کسی سے دائمی وراثت کا وعدہ نہیں کیا گیا۔ اور پرانے عہد کے اصول و ضوابط کے ذریعے کوئی بھی راستبازی حاصل نہیں کر سکا۔

خون اور گوشت خُدا کی بادشاہی کا وارث نہیں ہو سکتا

ہم نے مطالعہ کیا ہے۔ رومیوں کے خط کے شروع والے حصّہ میں شریعت کی دستاویز کے مطابق، گوشت (جسم) بچایا نہیں جائے گا۔ یرمیاہ 31:31-34 میں، خُدا اعلان کرتا ہے۔ کہ پرانا عہد جس میں انسان کو راستبازی کے لیے کچھ کرنا پڑتا تھا۔ اب وہ کام نہیں کر رہا۔ وہ اعلان کرتا ہے۔ کہ وہ نیا عہد قائم کرتا ہے۔ اِس طرح کا نہیں جس طرح کا اُس نے اسرائیل کے آباؤاجداد کے لیے قائم کیا تھا۔ جب وہ اُنہیں ملکِ مصر سے نکال کر لایا تھا۔ پرانے عہد کے خلاف اپنا فیصلہ دیتے ہوئے وہ کہتا ہے۔ کہ خون اور گوشت کے حامل انسان ہمیشہ کی زندگی کی وراثت کی قابلیت نہیں رکھتے۔ وہ اسے کر نہیں سکتے اور اُنہوں نے اُسے نہیں کیا۔ جہاں تک نئے عہد نامہ کا تعلق ہے۔ ہم نے دیکھا کہ اسرائیل قوم سے عہد نہیں کیا گیا۔ نئے عہد نامہ میں اسرائیل قوم کا کوئی مقام نہیں ہے۔ یسوع میں، نہ کوئی یہودی رہا نہ کوئی یونانی۔ یہ ایسا نہیں تھا۔ انسانوں کی جہالت بائبل کی مذہبی تعلیم اور الٰہیات کو دوبارہ نہیں لکھ سکتی۔ انسان جو کچھ سوچتا ہو یا جو کچھ بھی اُس کی وجہ ہو۔ اصل سچائی یہ ہے۔ کہ پرانے عہد نامہ کے تحت انسان کے پاس کوئی دائمی وراثت نہیں ہے۔ مزید برآں،

اسرائیل قوم کا فطری پیدائش کی وجہ سے نئے عہد نامہ میں کوئی حصّہ نہیں ہے۔اسی لیا اسمٰعیل خُدا کی طرف سے رَد کر دیا گیا تھا۔اور لونڈی اور اُس کا بیٹا گھر سے نکال دیا گیا۔

یسوع مسیح شریعت کے عہد کا اختتام ہے

لیکن یہ احساس کہ اُنہیں خُدا کی طرف سے پسندیدگی ملی ہوئی ہے۔ یہ اُن کی سر گرمی گئی گئی ہے۔اسرائیل اپنے آپ بر بھروسہ کرتے ہیں۔اور وہ اپنے آپ کو خُدا کی راستبازی میں نہیں دیتے۔بے شک، پرانے عہد نامہ کے تحت ایک وقت تھا۔جب اُن کی محنت اور جدوجہد قابلِ قدر کوششیں تھیں۔ابھی تک اُن کی قسمت میں ناکامی تھی۔کیونکہ یہ سیکھنے کا وقت تھا۔اور قانونی معاہدہ ابھی تک پوری طاقت کے ساتھ موجود تھا۔یہ ایک عام سی حالت تھی۔گلتیوں کا تیسرا باب ہمیں بتاتا ہے۔کہ شریعت (مطلب شریعت کا معاہدہ اور اِس کا تمام پروگرام) ہمیں یسوع مسیح تک لانے کے لیے ہماری اُستاد تھی۔لیکن اب وہ دور گزر چکا ہے۔نئے عہد نامہ کے آنے سے پرانے عہد نامہ کا وجود ہمیشہ کے لیے مردہ ہو گیا۔" یسوع مسیح کے لیے" رومیوں 10:4 میں پولوس رسول کہتا ہے۔" کیا شریعت کا اختتام راستبازی کے لیے تھا۔" ہر اُس شخص کے لیے جو ایمان لاتا ہے یہ لاگو نہیں ہوتا۔کہ ہمیشہ ہر کوئی شریعت کے ذریعے سے راستباز بن جائے۔اِس کا سادہ سا مطلب یہ ہے۔کہ شریعت کا وقت اور انسان جو اُس کے تحت رہ کر راستبازی حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔اور اب یہ کوشش کرنے سعی باقی نہیں رہی۔پرانے عہد نامہ کے تحت، قربانی کرنا، عیدیں منانا اور اِس طرح کی دوسری باتیں قانونی اور فرض تھیں۔بلکہ یہاں تک کہ وہ بہتری لانے کے لیے الہامی تھیں۔انہوں نے صرف غلطیوں کو واضح کیا۔اور تعمیری سوچ کے مطابق ناکام ہوئیں۔تاہم، یہ باتیں اُن کے دِنوں میں لوگو تھیں۔لیکن وہ اب باقی نہیں رہیں۔خُداوند یسوع نے اُن سب کو مکمل کر دیا۔جیسا کہ دانی ایل نبی نے (دانی ایل باب نمبر 9) میں اِس بارے میں پیش گوئی کی گئی تھی مسیحا، جب وہ آئے گا۔تو وہ تمام پرانے معاہدوں کا ختم کر دے گا۔پرانا عہد پرستش کے لحاظ سے قابلِ قبول نہیں ہو گا۔یہ نقصان دہ ہو جائے گا۔یہ تضحیک آمیز بن جائے گا۔یہ یسوع مسیح کی

خوشخبری اور اُس کی کامیابیوں کے خلاف ایک بہتان بن جائے گا۔ کیونکہ اُس نے صلیب اور اُس کے ذریعے سے خُدا جو پروگرام لایا اُس کی بے قدری کی۔

موسیٰ نے احبار میں شریعت کے متعلق ایک اصطلاح قائم کی۔ اور یہ کہ انسان کے لیے اُس کا مطلب کیا ہے۔ جب اُس نے کہا کہ انسان شریعت کے کہے ہوئے کے مطابق عمل کرے۔ تو زندہ رہے گا۔ شریعت —— شریعت کا عہد —— شریعت کا دعویٰ اور شریعت کے ماتحت لوگ اور یہ روکھی اور بے رنگ حقیت اُن کے چہرے سے عیاں تھی۔ اِس کے تحت کوئی وعدہ، کوئی وراثت، کوئی رحم اور کوئی فضل نہیں ہے۔ یہ بڑی سختی کے ساتھ ایک دعویٰ ہے۔ اگر تم نے زندگی گزارنی ہے، تو تمہیں وہ کرنا ہو گا جو شریعت کا تقاضا ہے۔ تاہم یہ معلوم تھا کہ یہ پروگرام تبدیل ہو جائے گا۔ یہاں تک موسیٰ کے دِنوں میں بھی، ایمان کے عہد کے آنے کے متعلق نبوتیں اور پیش گوئیاں کی گئیں۔ کہ کیسے ظاہر ہو گا۔ (استثناء 30:11-13) میں، موسیٰ لوگوں کو یاد دلاتے ہیں۔ ” کیونکہ وہ حکم جو آج میں تم کو دیتا ہوں تیرے لیے بہت مشکل نہیں اور نہ وہ دور ہے وہ آسمان پر تو ہے نہیں کہ تو کہے کہ آسمان پر کون چڑھے اور اُس کو ہمارے پاس لا کر سنائے تا کہ ہم اُس پر عمل کریں؟ اور نہ وہ سُمندر پار ہے کہ تو کہے کہ سُمندر پار کون ہماری خاطر جائے اور اُس کو ہمارے پاس لا کر سُنائے تا کہ ہم اُس پر عمل کریں؟ بلکہ وہ کلام تیرے بہت نزدِیک ہے۔ وہ تیرے مُنہ میں اور تیرے دِل میں ہے تا کہ تُو اُس پر عمل کرے۔“

مقدس پولوس رسول رومیوں کے 10 ویں باب میں اِس کا حوالہ دیتے ہیں اور اِس کی تشریح کرتے ہیں۔

رومیوں 5:10 چُنانچہ موسیٰ نے یہ لکھا ہے کہ جو شخص اُس راستبازی پر عمل کرتا ہے جو شَرِیعَت سے ہے وہ اُسی کی وجہ سے زِندہ رہے گا۔

رومیوں 6:10 مگر جو راستبازی اِیمان سے ہے وہ یُوں کہتی ہے کہ تُو اپنے دِل میں یہ نہ کہہ کہ آسمان پر کَون چڑھیگا؟ (یعنی مسیح کے اُتار لانے کو)۔

رومیوں 7:10 یا گہراؤ میں کَون اُتریگا؟ (یعنی مسیح کو مردوں میں سے جِلا کر اُوپر لانے کو)۔

رومیوں 8:10 بلکہ کیا کہتی ہے؟ یہ کہ کلام تیرے نزدِیک ہے بلکہ تیرے مُنہ اور تیرے دِل میں ہے۔ یہ وُہی اِیمان کا کلام ہے جِس کی ہم منادی کرتے ہیں۔

رومیوں 9:10 کہ اگر تُو اپنی زبان سے یِسُوع کے خُداوند ہونے کا اِقرار کرے اور اپنے دِل سے اِیمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا تو نجات پائے گا۔

یہ فقرہ ''کہ کلام تیرے نزدیک ہے'' اِس طرح کہنے کا بائبل کا مطلب یہ ہے۔'' یہ سچائی تمہیں دستیاب ہے۔'' یہ تمہارے نزدیک ہے یہ تمہارے اندر ہے۔ یہ گزرنے کے لیے ہر انسان کی قابلیت کے اندر ہے۔ جب کہ شریعت انسان کو کچھ کرنے کا کہتی ہے۔ ایمان یہ نہیں کرتا۔ بلکہ ایمان کا عہد یہ کہتا ہے۔ کہ انسان وہ کرے جو وہ اندر سے کرنا چاہتا ہے۔ یا جس کے بارے میں اُس کے دِل کو یقین ہے۔ اور جس کا وہ منہ سے اقرار کرتا ہے۔ ہر انسان یہ کر سکتا ہے۔ اخلاقی قوت اور نمایاں کامیابی کی اصطلاح میں ہم وہ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ جو شریعت چاہتی ہے لیکن آزاد مرضی اور پسند کی اصطلاح میں یہ ہمارے پاس ہے اور ہمیشہ سے ہمارے پاس تھا۔ ہر آدمی کے پاس ہے۔ پس ایمان کچھ کرنے کی درخواست کرتا ہے۔ جو بڑا بنیادی اور آسان ہے۔ اور ہر انسان یہ کر سکتا ہے: دِل میں ایمان لیے ہوئے منہ سے اقرار کرنا ہے۔ یہ اُن سب باتوں کے برعکس ہے۔ جن کا مطالبہ شریعت کرتی ہے۔ یہ اُن بنیادوں اور اختیار کو شامل کرنا ہے جو اِس کے مطابق فطری لوگوں کے لیے ہے۔ اِسی وجہ سے اسرائیل محفوظ نہیں کیا گیا۔ اور اِسی وجہ سے پرانے عہد نامہ کے گزرنے سے وہ خُدا کے لوگوں کے ساتھ زیادہ دیر تک چل نہ سکے۔ خود سے حاصل کی ہوئی راستبازی کے نہ ہونے کی وجہ سے خُدا کے لوگ شریعت کے ماتحت نہیں ہیں۔ شریعت کے عہد کے ہمیشہ کے لیے ختم ہونے کی کوششوں سے کچھ حاصل کرنے کا اختیار مزید چل نہ سکا۔ ایک مخصوص وقت اِس کو کرنے کے لیے دیا گیا۔ لیکن یہ نہ ہو سکا۔ شریعت کا عہد باطنی نہیں تھا۔ یہ اپنے دور میں پورا نہیں ہوا؛ یہ مشروط تھا اِس سے پہلے کہ یہ مستحکم ہوتا یہ ناکام ہو گیا۔

یہ پیراگراف اسی بات کو جاری رکھتا ہے۔ اسرائیل کے ساتھ کیا ہوا، یہ کیوں ہوا، اور خُدا کے منصوبے اور ارادے کے مطابق ایسا کیوں ہوا۔ پرانے عہد کے تحت صرف اسرائیل خُدا کی قوم

تھی۔ جب انہوں نے نئے عہد نامہ کی شرائط کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے اِس دُنیا میں اپنا مقام کھو دیا۔ اور نئے عہد نامہ میں اُن کی قومی وراثت کا کوئی مطلب نہ رہا۔

انجیل کی تعلیم کے اِس متن کے حوالے سے کہ بائبل ہمیں کیا سکھاتی ہے، اپنے مشاہدے کو جاری رکھتے ہوئے ہم مزید کچھ سوالات اُٹھاتے ہیں۔

کہ اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خُداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دِل سے ایمان لائے کہ خُدا نے اُسے مردوں میں جلایا تو نجات پائے گا۔

اس آیت میں بہت سے معاملات اُٹھتے ہیں۔ جو کلیسیاء اور اُس کی تعلیم سے متعلق ہیں۔ اور ہم اُنہیں کچھ پہچان دیتے ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کیا تم منہ سے اقرار کیے بغیر اپنے دِل میں ایمان رکھتے ہوئے بچائے جا سکتے ہو۔ اگر کوئی یسوع مسیح اُس کی شخصیت، اُس کی زندگی، اُس کی موت اور اُس کے دوبارہ زندہ ہونے کے متعلق خوشخبری سُنے گا۔ اور اگر وہ اُسے قبول کرے گا۔ وہ بچایا جائے گا۔

پیراگراف میں بہت سارے سوالات اُٹھائے گئے ہیں۔ کہ کیا کوئی اپنے دِل میں سادہ ایمان رکھتے ہوئے بچایا جاسکتا ہے۔ یا کہ نہیں۔ یا اگر وہ اپنے منہ سے گناہوں کا اقرار کرتا ہے۔ جو کہ نجات کے لیے ضروری ہے۔ مجھے شک ہے کہ کوئی سچا نو مرید اگر مسیح کے بارے میں خاموش رہتا ہے۔ اِس کے بعد میرا نہیں خیال کہ کوئی اپنے دِل میں تحفظات رکھ کر یسوع مسیح کے پاس آسکتا ہے۔ میں تم پر یقین کروں گا۔ لیکن میری زندگی میں یقینی گناہ ہیں۔ جنہیں میں چھوڑنا نہیں چاہتا۔ یا اِس طرح کی دوسری چیزیں، کسی بھی چیز سے نجات، اور وہ چیز گناہ ہے۔ یسوع مسیح صرف مرے نہیں۔ وہ جس چیز کے لیے مرے وہ گناہ ہے۔ یہ نہیں کہا جارہا۔ کہ کوئی پہلے اپنی زندگی کو درست کرے اپنی زندگی کی درستگی کے لیے اُسے خُدا کے پاس آنے کے لیے مخصوص کرے۔ اُسے ترتیب دے کہ خُدا کو پسند آسکے۔ اگر تم اُس کے لیے اُس کے ذریعے سے بنائے جاتے ہو۔ تو تمہیں اپنے گناہوں سے توبہ کرنا ہو گی۔ اور تبدیل ہونا ہو گا۔ یا بدلنا پڑے گا۔ خُداوند یسوع مسیح کے قریب آنے سے پہلے انسان کو اپنی تبدیلی کے لیے فکر مند ہونا چاہیے۔ روح القدس تبدیلی کے لیے پہل کرتا ہے۔ اور یہ اُس کے ماننے اور رضامندی سے ہو گا۔

دِل میں یقین؛ قوت اور زبانی اقرار دیتا ہے

ابھی اِس سب کچھ کے لیے، میں یقین رکھتا ہوں کہ اِس پیرا گراف کا نقطہ اور مقصد یہ ہے کہ بنیادی سچائی کا ذکر کیا جائے۔ دِل میں ہونا کہ وہ آدمی یقین رکھتا ہے۔ اویہ منہ سے ہونا کہ وہ انسان گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ کیا یقین رکھتا ہے شاید وہ یہاں پر زور دیتا ہے۔ کہ منہ سے اقرار دِل میں یقین یا ایمان کے بغیر ہو۔ تو وہ بے معنی ہے انسان بے ایمان ہو سکتا ہے۔ وہ بہت سے دعوے کر سکتا ہے۔ یہ نفسیاتی، ذہنی اور جذباتی حالت ہو سکتی ہے۔ وہ تنگ راہداری کی طرف دھکیلا جا سکتا ہے۔ اور اُس کی سرزنش کی جا سکتی ہے۔ اُسے ذمہ داری، کاموں اور ہر قسم کی چیزوں کے لیے پریشانی اور دباؤ میں مبتلا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ وہ بات ہے کہ وہ اپنے دِل میں کیا ایمان رکھتا ہے۔ جو لازمی ہے تاہم، اقرار——دِل کے اندر ایمان کی لوگوں کے سامنے گواہی—— یہ حد بھی لازمی ہے کیونکہ یہ بائبل کا حصّہ اور توبہ کا حصّہ سمجھا جا سکتا ہے۔

اُسے کیوں اپنایا نہیں جاتا؟

آئیں اب کسی شخص کی بنیادی ذہنیت پر تھوڑی دیر کے لیے غور کریں۔ جو اپنے دِل میں ایمان رکھتا ہے۔ لیکن وہ اپنے منہ سے اقرار کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ وہ کیوں سچائی کی گواہی نہیں دیتا۔ جو اُس کے دِل میں ہے؟ کیا یہ انسانی خواہش نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے طریقے سے کام کرے۔ کیا وہ اپنی پرانی پہچان کا تحفظ نہیں کرتا۔ تاکہ وہ غیر ایماندار لوگوں کے درمیان رہ سکے۔ اور وہ ماحول میں گھل مل جائے؟ وہ اُمید کرتا ہے۔ کہ کوئی اُسے نہیں بچائے گا۔ پطرس کی طرح جب وہ صحن میں رات کے وقت بیٹھا آگ تاپ رہا تھا۔ جب یسوع مسیح پکڑوایا جاتا ہے۔ وہ تمام وجوہات جو کسی شخص کے اپنے ایمان کو دوسروں کے سامنے بطور گواہ اقرار نہ کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔ وہ جسمانی ہیں۔ یہ سچائی کے ساتھ دغابازی ہو سکتی ہے۔ کہ جو وہ سوچتا ہے۔ وہی اپنے دِل میں ایمان رکھتا ہے۔ یہ اُتنی خالص بات نہیں جتنی ہونی چاہیے۔ دُنیا کے لیے گواہی ہونا——ایک عام اصول کے تحت—— یہ ایمان کا حصّہ ہے۔ بائبل یہ کہتی ہے اسے ہر صورت میں ہمیں قبول کرنا چاہیے۔

کیا یہ مکمل کہانی ہے

مختلف اوقات میں یہ سوال پوچھا جاتا رہا ہے۔ کہ آیا یہ پیرا گراف وہ سب کچھ بیان کرتا ہے۔ جو خوشخبری کے لحاظ سے ضروری ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ یہ بیان کرتا ہے۔ اِس کو سمجھنا ضروری ہے۔ تاہم بائبل کا پیغام تمام کی کاملیت ہے۔ اِس لحاظ سے جو کچھ نئے عہد نامہ میں سکھایا گیا ہے۔ مقدس پولوس رسول یہاں پر توبہ کا ذکر نہیں کرتا۔ لیکن اِس کا ذکر وہ دوسری جگہوں پر کرتا ہے۔ پس ہم تصور کر سکتے ہیں۔ کہ توبہ کا دارومدار ایمان اور اقرار کے مطالبے پر ہے۔ یقینی طور پر ہم یہاں پر اِس پیرا گراف اور اُن لوگوں کے درمیان جو توبہ کے لیے بلائے گئے ہیں۔ ایک تنازع دیکھتے ہیں۔ جیسے ہم اِس مطالعہ میں آگے بڑھتے ہیں۔ ہم بائبل کی پوری سچائی کا خلاصہ اِس پیرا گراف میں دیکھیں گے۔ اِس کی تعریف کی گئی ہے۔ کہ یسوع مسیح کی خوشخبری کیا ہے۔ اور لوگ اِس میں کیسے حصّہ دار بن سکتے ہیں۔ اور اسرائیل کی نام نہاد راستبازی اُن کو اِس میں سے کیسے خارج کرتی ہے۔

رومیوں 10:10 کیُونکہ راست بازی کے لئے اِیمان لانا دِل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اِقرار مُنہ سے کیا جاتا ہے۔

رومیوں 11:10 چُنانچہ کتابِ مقدّس یہ کہتی ہے کہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے گا وہ شرمندہ نہ ہو گا۔

رومیوں 12:10 کیُونکہ یہودِیوں اور یُونانیوں میں کچھ فرق نہیں اِس لئے کہ وُہی سب کا خُداوند ہے اور اپنے سب دُعا کرنے والوں کے لئے فیّاض ہے۔

رومیوں 13:10 کیُونکہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔

رومیوں 14:10 مگر جِس پر وہ اِیمان نہیں لائے اُس سے کیونکر دُعا کریں؟ اور جِس کا ذِکر اُنہوں نے سُنا نہیں اُس پر اِیمان کیونکر لائیں؟ اور بغَیر منادی کرنے والے کے کیونکر سُنیں؟۔

رومیوں 15:10 اور جب تک وہ بھیجے نہ جائیں منادی کیونکر کریں؟ چُنانچہ لکھا ہے کہ کیا ہی خُوشنما ہیں اُن کے قدم جو اچھی چِیزوں کی خُوشخَبری دیتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں، انجیلِ مقدس جس کی ہم منادی کرتے ہیں کہتی ہے۔ کہ آدمی کو سچائی کے ساتھ اپنے آپ سے پھر جانا چاہیے۔ اور آپ پر اعتماد کرنا چاہیے، اور سچائی کے ساتھ یسوع

مسیح کی طرف اور اُس کی کامیابیوں کی طرف پھر جانا چاہیے، " کیونکہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا۔ وہ نجات پائے گا۔"لیکن صرف وہی جو سچائی کے ساتھ خُداوند کا نام لے گا۔

مجھے کیسے پتہ چلا کہ کب میں واقعی ایمان رکھتا ہوں؟

یہاں پر ہم کوئی بہت ہی علمی مشکل پیدا نہیں کر رہے۔ایک انسان کہہ سکتا ہے۔مثال کے طور پر " اچھا، میرا خیال ہے کہ میں خُدا کی طرف سے بلایا گیا ہوں۔ لیکن یقین کے لیے مجھے کیسے پتہ چلے گا۔ کیونکہ جو واقع ہی یہ کام کریں (ایمان لائیں گے، نجات پائیں گے) حقیقت یہ ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ چاہے ہم اِسے ظاہر کر دیں یا چاہے ہم اپنے دِلوں میں اور اپنی زندگی میں مخلص اور سنجیدہ ہوں۔ ہم مکمل ایمان کی بات نہیں کر رہے بلکہ ہم سچے اور راست ایمان کی بات کر رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ چاہے ہم نے سچی توبہ کی ہو اور خُدا نے اسے اپنی زندگیوں میں آنے کے لیے پوچھا ہو۔ اور اُنہیں تبدیل کیا ہو۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں۔ اگر ہم اپنے دوستوں، خاندان، کلیسیاء اپنے ذاتی تصور کے لیے یا کسی بھی بات کے لیے صرف دکھاوا کر رہے ہوں۔ بے شک، اِس طرح کی توبہ کے لیے پاؤں پر کھڑا ہونا توبہ نہیں بلکہ تبدیلی ہے۔ اور اِسی طرح ہم جانتے ہیں۔ چاہے ہماری توبہ اثرات کے لحاظ سے سنجیدہ اور مخلص ہو۔ جو ہماری زندگیوں پر ہوتے ہیں۔ آئیں اِسے سمجھنے کا یقین کر لیں۔ ہم خُدا کی طرف سے نہ صرف ہونٹوں سے کی ہوئی عبادت یا عقائد بلکہ سچی بلاہٹ کی بات کر رہے ہیں۔ ہم رسم و رواج کی بات نہیں کر رہے۔ ہم کچھ دستور العمل کی بات نہیں کر رہے ۔ کہ یہاں پر اپنا نام لکھیں، یا ڈیسکوں کے درمیان سے گزریں۔ یہاں پر کھڑے ہو جائیں یا اپنے ہاتھ کھڑے کریں یا یہ کریں یا وہ کریں۔ یہ سب کچھ ظاہری ہے۔ وہ حقیقی ہو سکتے ہیں۔ لیکن انفرادی شخص کے دِل میں کیا ہوا ہے۔ جو کہ نمایاں ہے۔ " کیونکہ راستبازی کے لیے ایمان لانا دِل سے ہوتا ہے اور نجات کے لیے اقرار منہ سے کیا جاتا ہے۔" خُدا کی بادشاہی اور اُس کے کاموں میں شامل ہونے کے لیے انسان کو مکمل طور پر تیار ہونا چاہیے۔ اُسے اپنی زندگی میں مکمل تبدیلی لانے کے لیے مکمل طور پر تیار اور راضی ہونا چاہیے۔ پرانی تخلیق پرانی دُنیا اور پرانی سلطنت کو

چھوڑنے کے لیے اور اعتماد کے ساتھ نئی زندگی حاصل کرنے کے لیے اُسے اپنے خیالات میں باغی نہیں ہونا چاہیے یہ مطالبہ اور حقیقت ہے۔

یسوع مسیح کے لیے سفیر

ہم زندگی کے نئے راستوں کے لیے سفیر بننے جا رہے ہیں۔ یہ عقلمندانہ اور حقیقی ہے۔ موت کا ہر شخص کو سامنا ہے بہترین حالت میں خُدا کے بغیر زندگی کی خصوصیت سوال طلب ہے۔ یہ پوری نہیں ہوتی ہے۔ یہ مستقبل میں بہتر کام نہیں کرتی۔ لیکن جو خُداوند کا نام لے گا۔ اور جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا۔ وہ شرمندہ نہ ہو گا۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ تم دُنیا میں ستائے نہیں جاؤ گے۔ تم پر ملامت نہیں کی جائے گی۔ در حقیقت، ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ صرف اُن کے لیے ہے جو یسوع مسیح کے شاگرد ہوں گے۔ لیکن کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ تم مایوس نہیں ہو گے۔ تم ایک بیوقوف کی طرح قیامت کے روز انجام کو پہنچو گے۔ تم اپنی زندگی میں پورے اُترو گے۔ اگر تم مخلص ہو گے۔ اور سچائی کے بارے میں حقیقت پسند ہو گے۔ اور اُس کے لیے اپنا آپ وقف کرو گے۔ تم روزِ عدالت الزامات سے بَری اور معصوم قرار دیئے جاؤ گے۔ جب سچائی ظاہر ہو گی۔ ہو سکتا ہے لوگ تمہارا مذاق اُڑاتے ہوں، لیکن ایک بات کے بارے میں تم پُر یقین ہو جاؤ۔ اگر تم سچے ہو، مخلص ہو اور خُداوند یسوع مسیح کے لیے اپنا آپ وقف کیا ہے۔ کوئی غیر ایمان یافتہ تمہارا مذاق نہیں اُڑا سکتا۔ یا روزِ عدالت تم ہنس نہیں سکتے۔ تم اِس بات کے لیے پُر یقین ہو جاؤ۔ " جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا۔ شرمندہ نہ ہو گا۔"

تمام مخلوقات

یسوع مسیح کی انجیل میں کبھی بھی کوئی تعصبی سلوک نہیں کیا گیا۔ یہودی قوم یا کسی کے ساتھ بھی کوئی ترجیحی سلوک نہیں کیا گیا۔ شروع سے ہی اپنی اپیل میں یہ کائناتی تھا۔ پولوس رسول آیت نمبر 12 میں فرماتے ہیں۔ " کیونکہ یہودیوں اور یونانیوں میں کوئی فرق نہیں اِس لیے کہ وہی سب کا خُداوند ہے اور اپنے سب دُعا کرنے والوں کے لیے فیاض ہے" انسانی نسل کی عظیم مخلوق — اِس دُنیا کے حکمران، وہ جو ہر جگہ کے رہنے والے تمام لوگوں کے لیے مرا — اُس نے

اپنا فضل اور رحم تمام لوگوں کے لیے بڑھا دیا۔ جو توبہ اور فروتنی میں اُس کے پاس آتے ہیں۔ یہ کوئی فرق نہیں چاہیے۔ زندگی میں کچھ بھی ہو۔ اُن کی قومیت کوئی بھی ہو۔ یہ نشان وہ حقیقت ہے۔ اِس نئے عہد نامہ میں اِس وعدہ کے عہد میں جو ابرہام سے باندھا گیا۔ اِس میں کسی قوم کے لیے کوئی حمایت ظاہر نہیں کی گئی۔

آدم کے بچوں کے حوالے سے وسوسہ

لیکن یا تم کہتے ہو کہ اسرائیل قوم کے لیے خاص حمایت دکھائی گئی ہے۔ شریعت کے عہد کے تحت یا پرانے کے تحت اگر کہا جاتا ہے تو یہ سچ ہے۔ لیکن اب ہم پرانے عہد نامہ کی بابت بات نہیں کر رہے۔ بلکہ نئے کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ ہم وعدہ کے عہد کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ جو یسوع مسیح کے زندہ ہونے سے، روح القدس کے دیئے جانے سے، اور کلیسیاء کے قائم ہونے سے حقیقت بن چُکا ہے یہی دائمی عہد ہے۔ جس کے بارے میں پوری بائبل میں یقین دلایا گیا ہے۔ اور جو ہمیشہ جاری رہے گا۔ پرانا عہد پورا ہو کر اب ختم ہو گیا ہے۔ اِس نئے عہد نامہ میں کسی کے لیے بھی کوئی ترجیحی سلوک نہیں ہے۔ خُدا لوگوں کی عزتیں نہیں کرتا۔ پیغام کے مقاصد آدم کے فرزند ہیں، جو گناہ میں پیدا ہوئے اور سب کے ساتھ ایک ہی مسلۂ ہے۔

کیا شہنشاہی اور چناؤ آزاد مرضی اور پسند کو ختم کر دیتا ہے

ہم نے قادرِ مُطلق کی فرمانروائی اور مختلف ادوار اور خُدا کے شاہی منصوبے کے متعلق بات کی۔ ہم نے اُس کے متعلق راستبازی اور سچائی سے بات کی۔ کیا ایسا ہی کیا ہے۔ کوئی رَدِ عمل میں کہہ سکتا ہے۔ ” اچھا، اگر یہی معاملہ ہے تو آزاد مرضی میں تھوڑا فرق ہے۔ یہ اُسی طرف ہی جا رہا ہے۔ جس طرف اِس نے جانا ہے۔ انسان کے پاس حقیقت میں کوئی چناؤ نہیں ہے۔ باہر جا کر گزرے وقت کی تبلیغ کرنے کا کوئی نقطۂ نہیں ہے وہ تمام لوگ جن کی نجات کا پہلے سے ہی منصوبہ بن چُکا ہے خُدا کی طرف سے اُن کا نقشہ کھینچا جا چُکا ہے۔ اور وہ جو اُس کے پاس نہیں آئیں گے وہ سُنیں گے بھی نہیں۔ پس حقیقت میں ہم اِس کے متعلق فکر مند نہیں ہیں۔ “ تم اِس کے بارے میں آگاہ ہو یا نہیں ہو۔ لیکن مسیحی کلیسیاء کے بہت سے فرقے ہیں۔ جو اِس قسم کے خیالات رکھتے ہیں۔ در

حقیقت وہ ہیں۔ کچھ یقینی ادارے ایسے ہیں۔ جو اِس طرح کے خیالات رکھتے ہیں۔ خوش قسمتی سے دوسرے ایسے خیالات نہیں رکھتے۔ حقیقت میں جان وائیٹ فیلڈ اور جان ویزلی کے دِنوں میں یہ ایک یادگار مشکل تھی۔ گورنمنٹ کی کلیسیاء کے متعلق پالیسی کے خلاف اُن کی جدوجہد تھی، کہ انجیل کی منادی ''گناہوں میں مرُدہ مکروہ لوگ'' میں کرنا بے وقوفی تھی۔ اِس کی کوئی ضمانت اور کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اِس طرح کی قوم ترغیت دینے والے فلسفہ کا نتیجہ تھی۔ یہ اختتامیہ ہے کہ لوگ آتے ہیں۔ جب وہ بائبل کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ اور اپنی منطق اور سوچ کے مطابق وہ اسے رد کرتے ہیں۔ یہ سچ نہیں ہے۔ نہ کبھی سچ تھا۔ اور نہ کبھی سچ ہو گا۔

وجہ سے نہیں بلکہ مکاشفہ کے ذریعے سے سچائی

پولوس رسول خوف کے بوجھ تلے ہے۔ کہ جب لوگ خُدا کی الوہیت اور قادرِ مطلقیت کی بات کرتے ہیں۔ تو یہ ہوتا ہے۔ جب ہم اُس کی ابدیت، ناگزیر منصوبے، چناؤ کے متعلق بات کرتے ہیں۔ اور نجات کتنی آسان ہے۔ اگر کوئی بہت خواہش کرتا ہے۔ انسان دُنیا کی ہر قوم تک بائبل کی منادی کرنے کے خُدا کے حکم کے لیے گستاخی کو بڑھانے کی طرف راغب ہے۔ ایمان لانے کی کوئی وجہ ہو بائبل میں ہمیں اِس بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ پس رسول اِس موضوع پر بولنا ضروری خیال کرتا ہے۔ ہاں، درحقیقت، وہ کہتا ہے کوئی بھی جسے بلایا گیا ہے۔ خُداوند کے نام پر وہ نجات یافتہ ہے۔ لیکن وہ بلائے کیسے جائیں گے۔ جو اُس پر ایمان نہیں لاتے؟ اگر یہ مفت دعوت ہے۔ تو یہ سب کے لیے ہے۔ اور اگر لوگ خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری کو سُنتے ہیں۔ اور اُس پر ایمان لانا پسند کرتے ہیں۔ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ کیسے کر سکتے ہیں۔ اگر وہ اِس کے متعلق جانتے ہی نہیں؟ وہ یسوع مسیح کی طرف سے کیسے بُلائے ہوئے ہیں اگر وہ اُس کی سُنتے ہی نہیں؟ وہ اچھی خبر کو کیسے قبول کر سکتے ہیں۔ جس کی اُن کے سامنے کبھی وضاحت ہی نہیں کی گئی۔ اور وہ کیسے اُس پر یقین کر سکتے ہیں۔ اگر وہ انجیل مقدس کے ساتھ واقفیت ہی نہیں رکھتے؟ کیسے وہ مناد کے بغیر سُن سکتے ہیں؟ شاید وہ مبالغہ آمیزی میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ لیکن ہم بات کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ جہاں

تک ممکن ہو سکے کلیسیاء کا مقصد ترغیب دینا ہے۔ صرف اور صرف ترغیب دینا ہے۔ مقدس پطرس (II۔ پطرس 3:8-10) کے مطابق کہ وقت گذرتا جاتا ہے۔

ادھر مناد ہیں اور اُدھر بھی مناد ہیں

کئی سالوں سے، مجھے کچھ لوگوں نے مذاق کا نشانہ بنایا۔ جو کہتے تھے، " اچھا، تم مناد ہو!" میں نے اُنہیں بتایا، "لیکن تم بھی تو مناد ہو" اور " ہم دونوں مناد ہیں۔" تمہیں صرف تھوڑا سا آگے آنا ہے۔ یہاں پر کچھ ہے۔ جو تم لوگوں کا بتانا چاہتے ہو۔ جب تم دوپہر کا کھانے کے وقت اکٹھے بیٹھتے ہو۔ یہ بات چیت کرنے کا وقت ہوتا ہے۔ بعض اوقات تم چاہتے ہو کہ کسی لفظ کی وضاحت کی جائے۔

بہت سے لوگ کہیں گے۔ " اچھا، میں بہت زیادہ بات نہیں کرتا۔" پھر وہ درست بات پر آتے ہیں۔ اور وہ دعویٰ کو جھوٹا ثابت کرتے ہیں۔ وہ بہت باتونی ہیں۔ اور بات چیت کرنے سے محبت کرتے ہیں۔ اُن میں سے ہر کسی کی کوئی نہ کوئی لائین ہوتی ہے۔ چاہیے یہ اعتدال پسند سیاست ہو یا مخالف اشتراکیت ہو۔ یا بندوق پر قابو پانا ہو۔ یا گورنمنٹ کی کوئی پالیسی ہو۔ یہ کچھ چیزوں کی مثالیں ہیں۔ جو لوگوں کے ذہنوں میں ہوتی ہیں۔ کہ وہ کسی موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی رائے کے اظہار کا موقع چاہتے ہیں۔ یہ ہے جو اِس تبلیغ کا مطلب ہے۔ کم از کم مبلغ عام طور پر یہی کرتے ہیں۔ اِس طرح کے مبلغین سے دُنیا کو اذیت پہنچتی ہے۔ جیسے کہ جوؤں سے بھرا ہوا کوئی پرانا مرغی خانہ ہو۔ تم اُنہیں ٹیلی ویژن پر، ریڈیو پر روتے اور بھنبھناتے ہوئے سُن سکتے ہو۔ کافی کی دوکان پر تم اُن کے بارے میں اخبار میں پڑھ سکتے ہو۔ تم لوگوں کو اکٹھا کر کے اپنا دباؤ ختم کر سکتے ہو۔ جنہوں نے کافی پینے کے لیے کام سے فراغت لی ہے۔ اور کچھ اپنے صابن والے ڈبے پر کچھ تھامے ہوئے ہیں۔ اگر تم نے اپنی دلچسپی دکھائی تو وہ موم کے بارے میں کچھ کہتا ہے۔ کہ یہ تو ایک چھوٹی سی موم بتی بنانے کے لیے بھی کافی نہیں ہے۔ لیکن یسوع مسیح کی انجیل کے مبلغ کے ساتھ یہ مختلف ہے۔ اُن کی زندگی میں بوجھ، درحقیقت اُن کا ولولہ، اُن کی دلچسپی اور اُن کا پیشہ لوگوں کی تلاش ہے۔ اور اُن کو یسوع مسیح کی انجیل سے آگاہ کرنا ہے۔ بے شک، اِس کے کرنے کے اُن کے

پاس بہت سارے طور طریقے ہیں۔ لیکن خُداوند یسوع مسیح کی انجیل کے مبلغ ان میں سے اپنی بلاہٹ کی تلاش کرتے ہیں۔ اور اُس کے ساتھ وقف ہو جاتے ہیں۔ وہ کیسے ہیں۔ جو یسوع مسیح کے متعلق سُننے نہیں جا رہے۔ جب تک مسیحیوں پر وہ بوجھ نہیں پڑتا۔ اور وہ مجبوری محسوس نہیں کرتے۔ اور یسوع مسیح کی خوشخبری لوگوں تک نہیں پہنچاتے۔

پس تم سوچتے ہو۔ کہ تم کلیسیاء کے باہر کام کر سکتے ہو؟ اچھا دوبارہ سوچو!

جب تک وہ بھیجے نہیں جاتے وہ کیسے منادی کریں گے؟

جب ہم کلیسیاء کی بات کرتے ہیں۔ ہم ہمیشہ خارجی اور دکھائی دینے والے چرچ کے درمیان پہچان کے لیے وقت نہیں دیتے۔ ظاہری چرچ جو ہو سکتا ہے۔ اور بہت سے دوسرے معاملات میں ثبوت دیئے جا سکتے ہیں۔ اور انسانی پروگرام کے ساتھ پہلے سے قابض ہونا، جس میں خُدا کچھ نہیں کرتا۔ اور نہ ہی وہ کوئی دخل اندازی کرتا ہے۔ (یسعیاہ 1) لیکن یہ انکار کرنے کے لیے مدِ نظر رکھنے والا طریقہ نہیں ہے۔ چرچ کے سچے وجود کے لیے یہ ہمیشہ ظاہری نہیں ہے۔ (یسوع مسیح نے کہا یہ کھانے میں پوشیدہ خمیر کی مانند ہے)۔ اور چرچ کے بہت سے ممبران اِس کا حصّہ نہیں ہے۔ یہ کلیسیاء خُداوند کا بدن ہے۔ اور سچائی کا ستون اور بنیاد ہے۔ پس کچھ مثالوں میں ہم کلیسیاء کی بات کرتے ہیں۔ جب ہم جدید مذہب کے منظر میں یسوع کی چھتری تلے اِس کے کام کا مطلب دیکھتے ہیں۔ لیکن اب ہم مسیحی کلیسیاء کے متعلق بات کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ یسوع مسیح کا بدن اور افسیوں 2 باب میں صرف اور صرف مقدس زندہ خُدا کا ایک بدن۔ سچ یہ ہے۔ کہ ہم روح القدس کے انفرادی مقدس ہیں۔ لیکن کلیسیاء مجموعی طور پر روح القدس کے ذریعہ سے خُدا کا مسکن ہے مذہبی اداروں کی طرف سے اعتراض۔ اِس کے خاموش تعلیمی بنیاد پر جائز ہے اور اگر وہ اسے صحیح طور پر جاری رکھتے ہیں۔ جو اِس خدمت کو کر سکتے ہیں یا جن کو یہ کرنا چاہیے۔ ایسا کرنے کی خواہش ہونی چاہیے۔ لیکن بہت سے کلیسیاء کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ کیونکہ وہ پیشہ ورانہ نقاد ہیں۔ وہ تمام اداروں، دوسرے لوگوں کے خلاف ہیں۔ جو کہ بہت عام اور تکلیف دہ ہے۔

ہماری آزادی میں، مغربی معاشرہ، ہم میں سے ہر شخص نے اپنا ہی رویہ قائم کیا ہوا ہے۔ جس کے باعث ہر وہ شخص انجیل کی تبلیغ کرنا چاہتا ہے۔ وہ باہر جا کر یہ کر سکتا ہے۔ یہ اُس کا کاروبار ہے۔ وہ، وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ جو وہ کرنا چاہتا ہے۔ اِس معاملہ میں ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ تاہم، بائبل ہمیں اِس معاملہ میں محسوس کرنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ کہ ہمیں اکٹھے مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں بحثیت جماعت کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کو اجازت دینے کی ضرورت ہے۔ جب یسوع مسیح نے اِس دُنیا میں اپنی کلیسیاء کو قائم کیا۔ تو اُس نے کچھ آزاد لوگوں کا گروپ بنایا۔ کہ وہ انفرادی طور پر جائیں۔ اور جو کچھ وہ طبعی طور پر محسوس کرتے ہیں۔ وہ کریں۔ یہاں تک کہ پولوس رسول کو مقامی کلیسیاء انطاکیہ میں بھیجا۔ اور اُسے بتایا گیا۔ کہ مطالعہ کرو، دعا کرو اور اپنے آپ کو وہاں پر تیار کرو۔ جب تک خُدا اُسے غیر قوموں کے علاقوں میں بھیجنے پر تیار نہ ہوا۔ وہ پولوس رسول کے پاس نہیں گیا۔ اور نہیں پوچھا، ''اب، پولوس، اِس کلیسیاء کو بھول جاؤ میں چاہتا ہوں کہ اُسے چھوڑو اور میری پیروی کرو۔'' اور اُس نے کلیسیاء کے بزرگوں سے چاہا اور اُس نے کہا، ''میرے پاس ایک آدمی ہے میں چاہتا ہوں کہ میرے لیے پولوس کو الگ کرو، میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ برنباس کو بھی الگ کرو۔''

انجیل کو بیچ دیا

برنباس کے اندر بھی ایک کہانی ہے۔ اُس کے پاس بہت زیادہ زمین تھی۔ اور وہ ایک امیر آدمی تھا۔ لیکن اُسے انجیل مقدس اور اُس کی اہمیت میں بہت دلچسپی تھی۔ اور اُسے مادہ پرستی میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ پس اُس نے اپنی زمین بیچی اور تمام رقم لی اور آکر کلیسیاء کو دے دی۔ اُس نے اُنہیں پُر اثر طریقے سے کہا، '' یہ لیں اور اِس سے وہ کام کریں جو آپ کرنا چاہتے ہیں۔ میری دوسری دلچسپیاں ہیں۔ میں اِس بائبل کا مطالعہ کرنے جا رہا ہوں۔ اور میں اپنی باقی زندگی سے خُداوند کی مدد سے کچھ مفید کام لینا چاہتا ہوں۔'' خُدا نے برنباس کو عزت دی۔ اور اُسے پولوس رسول کے ساتھی کے طور پر سفر کے لیے بلا لیا۔ اور پولوس رسول کی شہادت [6] تک پرانے عقائد رکھنے والا وہ سب سے نمایاں شخص تھا۔

یسوع مسیح نے کلیسیاء سے کہا، ''برنباس اور پولوس کو الگ رکھو۔'' اِس طرح ہم ایک بہت ہی اہم ضرورت کو دیکھتے ہیں۔ جو یسوع مسیح کی کلیسیاء کے تمام اداروں اور تنظیموں کے لیے ہے۔ جیسا کہ اُس کی وضاحت بائبل میں کی گئی ہے۔ اور جو بشارتی دُنیا کے تمام معاملات میں استعمال کی گئی ہے۔ منادوں کو ضرورت ہے۔ کہ وہ باہر نکلیں اور منادی کریں۔ اگر لوگ سُنتے ہیں۔ تو یقین رکھ سکتے ہیں۔ لیکن کلیسیاء کو اُنہیں بھیجنا چاہیے۔ یہ کہنا کافی نہیں ہے۔ کہ '' جو جانا چاہتا ہے اُس کو جانے دو۔'' ہمیں یہ بھی کہنا ضروری ہے۔ '' آئیں ہم اُنہیں تعلیم دیں، اُنہیں چیلنج دیں، اُنہیں متاثر کریں۔ اور اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔ اور اُنہیں اپنی برکات اور اپنے اختیار میں بھیجیں۔ یہ ابتدائی کلیسیاء کی مثال ہے اور اِس ذمہ داری سے لیت و لعل کرنا اور بے اعتقادی ہے۔ اُن دوسری نامحرومیوں کی طرح۔ وہ کیسے منادی کریں گے اگر وہ بھیجے ہی نہ گئے۔

اِس حملہ آور فوج کے سامنے جہنم کے دروازے قائم نہیں رہ سکتے

آج کل نقاد کلیسیاء پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ یہ لڑاکا اور جنگجو ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ مسیحیوں کو اپنے نظریات اپنے آپ تک محدود رکھنے چاہیں اور اپنے ارد گرد باہر کے لوگوں کو قائل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ یہ مسیحیت کے علاوہ کسی دوسرے کے نقطۂ نظر کو بڑھانے کی متعلق جارحانہ اور بالکل درست ہونا دکھائی دیتا ہے۔ ہم یسوع مسیح کے عظیم مختار ہیں۔ اور جو کلیسیاء کا سر ہے اور جو خُدا کی بادشاہی میں ہمارا بادشاہ ہے۔

6 تاریخی روایت کے مطابق برنباس نے الیگزنڈریا کے رہنے والے اپنے بھتیجے جان مارکس کی پیروی کی جس کا تعلق مشرقی تعلیمی مکتبۂ فکر سے تھا جو اُس عجیب مکتبۂ فکر کی کچھ آوازوں میں ایک آواز بن گیا۔

'' تمام قوت واختیار مجھے دیا گیا ہے۔'' اُس نے کہا، '' تم تمام دُنیا میں جاؤ۔ اور انجیل کی منادی کرو۔ تمام لوگوں کو شاگرد بناؤ اُن کو سب کچھ سہنے کی تعلیم دو۔ جیسا کہ میں نے تمہیں کرنے کا حکم دیا ہے۔''

خوشنما قدم

خُدا کا اُن کے لیے رویہ کیا ہے۔ جو اپنی زندگیوں کو بائبل کی تعلیم کو پھیلانے کے لیے وقف کر دیتے ہیں؟ اچھا، یہاں پر یہ ہے، " وہ منادی کیسے کریں۔ جب تک وہ بھیجے نہیں جائیں گے۔ جیسا کہ یہ لکھا گیا ہے۔ اُن کے قدم کیا ہی خوشنما ہیں۔ جو امن کی خوشخبری کو پھیلاتے ہیں۔ اور اچھی باتوں کی بشارت لاتے ہیں۔" خُدا کہتا ہے۔ اُن کے قدم کیسے ہی خوشنما ہیں۔۔۔" یہ پرانے عہد نامہ کے نبی یسعیاہ کی ایک ضرب المثل ہے۔ یہ بہت ہی نمایاں ہے۔ کیونکہ پاؤں کو جسم کا ایک کم متاثر کن حصّہ سمجھا جاتا ہے۔

ایشیائی رسم و رواج اور کلچر کے مطابق، پیغمبر کے دِنوں میں اور رسول کے دِنوں، مرد حضرات سینڈل پہنتے تھے۔ اُن کے پاس اِس طرح کے جوتے نہیں ہوتے تھے۔ جو پورے پاؤں کو ڈھانپ لیں۔ اور اُن کی ریت، چٹان اور کانٹوں سے حفاظت کریں۔ یہودیہ، سامریہ اور گلیل جیسے قصبوں کے درمیان سڑکیں بڑے بُرے انداز سے بنی ہوئی کھردری اور اونچی نیچی تھیں۔ لیکن ایشیائے کوچک میں سڑکیں کچھ بہتر تھیں۔ اور یہ والا حصّہ پتھریلا اور کھردرا تھا۔ جب لوگ تبلیغی سفر میں ہوتے تھے۔ جیسا کہ پولوس رسول۔ وہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں مسلسل سفر کرتے تھے۔ اُن کے پاؤں پر خراشیں پڑ جاتی تھیں۔ وہ زخمی ہو جاتے تھے۔ اُن سے خون بہنا شروع ہو جاتا تھا۔ اور وہ کھردرے ہو جاتے تھے اور اُن پر بڑے گہرے داغ پڑ جاتے تھے۔ مختصراً یہ کہ دیکھنے میں وہ بڑے بُرے دکھائی دیتے تھے۔ لیکن خُدا کی نظر میں وہ زخم، خراشیں اور داغ جنگ میں لگے ہوئے خوبصورت زخموں کے برابر ہوتے تھے۔ جو بائبل کی دور دراز علاقوں میں تبلیغ کی محبت اور فرض میں لگے ہیں۔ کہنے میں کہ " پاؤں کتنے خوشنما ہیں۔" خُدا نے اپنی عظیم محبت کا اظہار کیا ہے۔ یہ اُن کا سب سے بے موزوں حصّہ ہے۔ جو باہر تبلیغ کے لیے جاتے ہیں۔ اور اِس حصّے کو اپنی نظر کے مطابق سب سے موزوں اور خوبصورت سمجھتے ہیں۔ اُن لوگوں کی نسبت جو اپنی زندگیوں کو بے فائدہ کاموں میں ضائع کرتے ہیں۔ اپنے اِس حصّے کو زیادہ خوبصورت اور جاذبِ نظر سمجھتے ہیں۔ یہ اُن لوگوں کے لیے حوصلہ افزائی کی بات ہے۔ جو ایسا کرنے میں تکلیف دہ حد تک مجبوری محسوس کرتے ہیں۔ کہ دوسرے آپ کے بارے میں سوچتے ہیں۔ یہ کوئی بہت بڑا مسلۂ نہیں

ہے۔ ہم اِس بات کو جاننے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ کہ بائبل کیا کہتی ہے۔اور خُدا اِس بارے میں کیا محسوس کرتا ہے۔ خُدا کہتا ہے۔ کہ میں آپ سے وعدہ نہیں کرتا کہ یہ معاشرہ یا وہ معاشرہ یا یہ تحریک یا وہ تحریک اِس بارے میں کیا محسوس کرتی ہے۔ لیکن میں تمہیں بتا سکتا ہوں۔ کہ میں اِس بارے میں کیا محسوس کرتا ہوں۔ میں بہت گرمجوشی محسوس کرتا ہوں۔ میں بہت جذباتیت محسوس کرتا ہوں۔ میں اُن کے لیے بہت داد محسوس کرتا ہوں۔ جو کھوئی ہوئی دُنیا میں جانے کی بہت فکر کرتے ہیں اور اُن کو میری انجیل (خوشخبری) سناتے ہیں۔اب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روتے ہوئے بیج بونے جا رہے ہوں۔ لیکن وہ بغیر شک وشُبہ دوبارہ آئیں گے۔اور اپنے ساتھ اپنی قیمتی بھریاں (پولے) لائیں گے۔ وہ اپنی فصل جمع کریں گے جو اُنہیں امیر بنا دے گی۔اور وہ باپ سے اپنی تعریف حاصل کریں گے۔

کوئی بھی الٰہی قوت آزاد مرضی کو ختم نہیں کر سکتی

ہمیں ایسی رائے کو قبول نہیں کرنا چاہیے۔ کہ خُدا کا الٰہی منصوبہ آزاد مرضی کو ختم کرتا ہے۔ یسوع مسیح کی انجیل کو قبول کرنے کی حالت میں کسی انسان کو کسی جگہ سُنتے ہوئے، ہمارے ذہنوں سے دیکھنے کی اہمیت کو نکلنا نہیں چاہیے۔ کہ لوگ ہر جگہ سُنتے ہیں۔اور یسوع مسیح کی انجیل کو قبول کرنے کی حالت میں ہیں۔اگر وہ یہ کرنا نہیں چاہتے تو معاملہ اُن پر چھوڑ دیں۔ لیکن یہ دیکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ کہ وہ سُنیں یہ ایک بڑی حقیقی بات ہے۔ یہ ایک بڑی لازمی بات ہے۔ یہ خُدا کے الٰہی پروگرام کے بارے میں کوئی رائے قائم نہیں کرتی۔ یہ دو چیزیں عمل پیرا ہیں۔اسرائیل کی بے اعتقادی لاعلاج تھی۔ لیکن یہ ابھی تک لازمی تھی۔ کہ وہ سُنتے ہیں۔اور انہوں نے سُنا۔ دُنیا میں مخصوص لوگوں کی بے اعتقادی لاعلاج تھی۔ لیکن یہ ابھی تک تمہاری اور میری ذمہ داری ہے۔ کہ اُنہیں بتائیں۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہیں۔ ہم نہیں جانتے چاہے اُن میں سے کوئی انفرادی طور پر یسوع مسیح کو قبول کرنے والا ہے۔اور خُدا کا فرزند بننے والا ہے۔اور ہمیشہ کی بادشاہی کا حصّہ بننے والا ہے ہم یہ نہیں جانتے۔ پس یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ کہ جائیں اور اُسے بتائیں۔

اِس کے نتیجے میں ہم یہاں پر تبلیغ کی ہر کاروائی کی کی توثیق کرتے ہیں۔ جو عمل میں نہیں لائی جاتی ہے۔ اُن میں بہت سے بے عقل اور غیر مہذب ہیں۔ اور ہم روح کی بجائے الفاظ میں پکڑے جاتے ہیں۔ لیکن چاہے تبلیغ کا واجب طریقہ کار اپنائیں ہمیں یسوع مسیح کی انجیل کا ترجمان بننا ہے۔ زمین کی انتہا تک یسوع مسیح کی انجیل کو لے جانے کے لیے یہ ہمارا بوجھ، اعتماد و یقین اور عہد ہونا چاہیے۔

خُداوند نرم و ملائم نہیں ہے

اِس حقیقت کے بارے میں بائبل کی صرف ایک وضاحت ہے کہ تاریخ جاری رہتی ہے۔ اور اِس دُنیا کے بارے میں خُدا کا فیصلہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ کہ کلیسیاء کا مقصد ابھی پورا نہیں ہوا ہے۔ جیسا کہ ہمیں دکھایا گیا ہے۔ کہ خُدا اِس مقصد میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ اور اُن کو بلاتا ہے۔ جو اِس کا ردِ عمل بڑا خوبصورت دیتا ہے۔

راستبازی میں وہ جنگ کرتے ہیں

کلیسیاء کی تبلیغ کے کام کو کم کرنے کے بارے میں بائبل کوئی صفائی پیش نہیں کرتی۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ہمیں کچھ مبشرین کے طریقہ کار یا جاںنثاری کے متعلق تحفظات نہیں ہیں۔ ہم دیکھ سکتے ہیں۔ کہ جو انسان دوست اپنے سربراہ پر سیخ پا ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ کلیسیاء کے پیغام کو بھی خراب کرتے ہیں۔ ہم اِس پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ لیکن اکثر اِس دُنیا میں انجیل کی تبلیغ کا ارادہ چرچ کی طرف سے جنگجوانہ طریقے سے، یہ غلط نہیں ہو سکتا۔ بائبل کی گواہی کی نظر میں اِس دُنیا میں چرچ کی طرف سے جنگجوانہ طریقے سے انجیل کی تبلیغ غلط نہیں ہو سکی۔ یہ چرچ کا منصوبہ ہے۔ اور خُدا نے اِس مقصد کے لیے بڑا زور دیا ہے۔ تاکہ کوئی بھی شخص جائز طریقے سے اِس موضوع کے بارے میں پریشان نہ رہے۔ پھر اِس طریقہ سے انجیل پر ایمان قائم ہو گا۔ اور یہ آگے پھیلائی جائے گی۔ لیکن یہ آگے پہنچائی جائے گی۔ رومیوں 17:10 " پس ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے۔"

تمام نصیحت اور اصلاح میں سچائی شامل ہوتی ہے

اِن خود مختاری کے دِنوں میں یہ جاننا ضروری ہے جب ہر کوئی اپنی ہی سمت میں بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔اُس نے اپنی ہی سچائی گڑھ لی ہے۔کہ ہم کسی بھی ایمان یا اعتقاد کی بات نہیں کر رہے ہیں۔جو کچھ بھی تم سوچتے، پڑھتے یا سُنتے ہو اُس کے بارے میں برداشت کا کہتے ہیں۔ہم یسوع مسیح کی خوشخبری کے سُننے کی بات کر رہے ہیں۔جو بائبل سے آتی ہے۔یہ بچائے جانے کی سچائی ہے۔جو اُن لوگوں کو عطا کی جاتی ہے۔جو اُسے قبول کرتے ہیں۔اگر وہ یقین کرے گا۔تو یہ پائے گا۔جو کہ مکمل اور پوری طرح سچائی ہو گی۔ایک جامع سچائی، یسوع مسیح کی انجیل (خوشخبری) سے متعلق نئے عہد نامہ کی تعلیم ہو سکتا ہے۔کہ ہم کوئی مزید ار سچائی حاصل نہ کریں۔یا اِس کو کوئی چھوٹا سے حصّہ بھی حاصل نہ کریں۔ہو سکتا ہے۔کہ ہم کسی محاورے کو نہ سمجھ سکیں اور اُس محاورے کو بائبل سے بھی زیادہ اہمیت دے بیٹھیں۔اِس پیرا گراف میں یہ کیا گیا ہے۔" کیونکہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔"اِس سے یہ مطلب نکالا جاتا ہے۔کہ اِس میں کوئی دوسرا خیال نہیں ہے۔کوئی شمولیت نہیں ہے۔کوئی یقین، کوئی عقیدت نہیں ہے۔اور نجات کے لیے کوئی فیصلہ ضروری نہیں ہے۔جنت میں جانے کے لیے یہ ایک سادہ سا عمل ہے۔کہ یسوع کا نام لیا جائے۔

ہم نہیں چاہتے کی بائبل کو ایک سادہ سی کہانی کے طور پر لیا جائے۔اِس طرح کے عمل کا کیا اثر ہو سکا۔اِس کا جواز، اِس کی اہمیت۔لیکن ہمیں ضرور کہنا چاہیے۔ایمان اور توبہ کے لحاظ سے پوری بائبل کا یہ منصوبہ نہیں ہے۔آج کل بہت سے، جبکہ وہ یسوع کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں۔اور صلیب سے اور اُن پر اعتماد کرتے ہیں۔اور آسمان کے لیے اپنے طریقے کار سے کام کر رہے ہیں۔یہاں تک کہ یسوع مسیح کے گواہ سمجھے جاتے ہیں۔کہ یہ وہ کام ہے۔جس سے وہ نجات حاصل کریں گے۔اِس طرح کی بہت سی چیزیں ہو چکی ہیں۔اور اِس طرح کی بہت سی باتیں وہ بائبل کے چھوٹے حصّوں سے لے کر اُٹھاتے ہیں۔اور اُن کو بائبل سے بھی بڑا بنا دیتے ہیں۔جب ہم یسوع مسیح کا نام لینے کی بات کرتے ہیں۔تو ہم سچائی کی تمام تر مشاورت کی بات کرتے ہیں۔سچائی خُدا کے کلام کے ذریعے سے آتی ہے۔اور خُدا کے سارے کلام کے ذریعے سے آتی ہے۔

تاہم،اسرائیل کے معاملے میں مشکل نہ سُننے کے حوالے پر مشتمل ہے۔ یہ نہ یقین کرنے والا معاملہ ہے۔

رومیوں 16:10 لیکن سب نے اِس خُوشخبری پر کان نہ دھرا۔ چُنانچہ یسعیاہ کہتا ہے کہ اَے خُداوند ہمارے پیغام کا کس نے یقین کیا ہے؟۔

رومیوں 17:10 پَس اِیمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے۔

رومیوں 18:10 لیکن میں کہتا ہُوں کیا اُنہوں نے نہیں سُنا؟ بیشک سُنا چُنانچہ لکھا ہے کہ اُن کی آواز تمام رُویِ زمین پر اور اُن کی باتیں دُنیا کی اِنتہا تک پہُنچِیں۔

رومیوں 19:10 پھِر میں کہتا ہُوں کیا اِسرائیل واقف نہ تھا؟ اوّل تو موسیٰ کہتا ہے کہ میں اُن سے تُم غَیرت دِلاؤں گا جو قَوم ہی نہیں۔ ایک نادان قَوم سے تُم کو غُصّہ دِلاؤں گا۔

رومیوں 20:10 پھِر یسعیاہ بڑا دلیر ہو کر یہ کہتا ہے کہ جِنہوں نے مجھے نہیں ڈھونڈا اُنہوں نے مجھے پا لیا۔ جِنہوں نے مُجھ سے نہیں پُوچھا اُن پر میں ظاہِر ہو گیا۔

رومیوں 21:10 لیکن اِسرائیل کے حق میں یُوں کہتا ہے کہ میں دِن بھر ایک نافرمان اور حُجّتی اُمّت کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے رہا۔

پولوس رسول نہ سُننے کے حوالے سے نبوتوں اور پیشنگوئیوں کا حوالہ دیتا ہے۔ اسرائیل کا معاملہ انجیل کے پیغام کو رَد کرنا ہے۔ یسعیاہ اور دوسرے نبیوں نے خُدا کے کلام کی منادی کی۔ اور اُن کی منادی کو رَد کر دیا گیا۔ یسعیاہ نے خُدا سے شکایت کی " اے خُداوند وہ ہمارا یقین نہیں کریں گے۔ اور ہمیں نظرانداز کرتے ہیں۔ وہ ہماری طرف کوئی توجہ نہیں دیتے۔" یرمیاہ نے بھی یہ کہا۔ پس حزقی ایل اور ایلیاہ نے یہ کیا۔ یہ طریقہ اُن کے پاس بھیجا گیا۔ یہ خُدا کا کلام سُننے سے ہے۔ جو لوگ جانتے ہیں۔ بچائے جانے کے سلسلے میں کس بات پر ایمان لائیں۔ لیکن اسرائیل کے ساتھ یہ مشکل نہیں تھی۔ کہ اُن کو بتایا نہیں جا رہا تھا۔ خوشخبری اُن کو سُنائی گئی تھی۔ اُس کی منادی کی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے اِسے رَد کر دیا۔ انہوں نے نبیوں کی تضحیک کی۔ اور اُن کو اذیتیں دیں۔ اور خُدا کے مشورے کو رَد کر دیا۔ یہاں تک کہ جب خُدا نے انہیں تنبیہ کی کہ بادشاہت اُن سے لے لی

جائے گی۔ اور وہ غیر قوموں کو دے دی جائے گی۔ یہ اُن کو جگانے اور غیرت دلانے کے لیے تھا۔ لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ انہوں نے سچائی کو ماننے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے سُنا۔ " لیکن میں کہتا ہوں کہ انہوں نے نہیں سُنا ؟ بے شک سُنا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ اُن کی آواز تمہیں روئے زمین پر اور اُن کی باتیں دُنیا کی انتہا تک پہنچی۔" بعض اوقات یہ سوال اُٹھایا گیا ہے۔ " کیا ہر جگہ کے اسرائیلیوں کو باہر نکال دینے کا پیغام ہے ؟ کیا یہ ممکن ہے کہ کسی بھی جگہ پر اُن میں سے کچھ سچائی نہیں جانتے اور اگر وہ نہیں جانتے تو یسوع مسیح پر ایمان کا پھر کیا تعلق ہے۔ اگر انہوں نے چاہا۔" بائبل کہتی ہے۔ کہ یہ سچائی نہیں ہے۔ " اُن کا شور تمام دُنیا میں پہنچ گیا ہے۔ اور اُن کی باتیں دُنیا کی انتہا تک پہنچیں" یہ بائبل کا سیدھا بیان ہے۔ اور یہ یہاں پر ثابت کرنے کے لیے ہے۔ کہ اسرائیل کے ساتھ مشکل پوری ہو گئی۔ یہ وہ سوال نہیں ہے۔ جو کہ سُنا نہیں گیا۔ بلکہ یہ وہ سوال ہے جو سُنا گیا۔ لیکن رَد کر دیا گیا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اِس بیان کو بطور سچائی قبول کر لیں۔

تاریخ کیا انکشاف کرتی ہے۔ کلیسیاء کا کون سا دور اور نبیوں کے کون سے کام اِس آیت کو بیان کرتے ہیں۔ یہ بات یہاں پر ظاہر نہیں کی جا رہی اور نہ ہی یہاں بیان کی جا رہی ہے۔ پیرا گراف بڑی سادگی سے کہتا ہے۔ کہ سچائی ہر جگہ آشکارہ ہوئی اور لوگوں نے اُسے سُنا۔ لیکن اسرائیل کے ساتھ مشکل یہ ہے کہ انہوں نے اُسے رَد کر دیا۔

رومیوں 19:10 آیت میں پولوس ایک سوال اُٹھاتے ہیں، " پھر میں کہتا ہوں کیا اسرائیل واقف نہ تھا؟ اوّل تو موسیٰ کہتا ہے۔ کہ میں اُن سے تم کو غیرت دلاؤں گا۔ جو قوم ہی نہیں۔ ایک نادان قوم سے تم کو غصّہ دلاؤں گا۔ نہیں یہ بالکل ایسا نہیں ہے۔ یہ تھوڑا سا مختلف سوال ہے۔ کیا اسرائیل نہیں جانتا تھا۔ کہ اُن کے ساتھ کیا ہونے جا رہا ہے۔ کہ اگر انہوں نے انجیل کے پیغام کو رَد کر دیا۔ کیا وہ نہیں جانتے تھے۔ کہ وہ اپنی موجودہ حیثیت کو کھونے والے ہیں۔ کہ جو انہیں پرانے عہد کے تحت خُدا کے پسندیدہ لوگ ہونے کے ناطے سے تھا۔ کیا اُنہیں معلوم نہیں کہ خُدا نے جب یہ کہا کہ وہ مشکل میں پڑنے والے ہیں کا کیا مطلب ہے۔ اگر انہوں نے توبہ نہ کی۔ اور وہ نہ پچھتائے۔ جیسے بچے اپنے والدین کو نظر انداز کرتے ہیں۔ کیا اسرائیل بھی ایسے کہہ رہا تھا۔ " بالکل،

بالکل تم سے یہ کئی سالوں سے کہا جا رہا تھا۔ لیکن تم نے کچھ نہ کیا۔" کیا اُنہیں پورا یقین تھا؟ یہاں پر اِس کا یہ مطلب ہے۔

ہاں وہ جانتے تھے۔ لیکن انہوں نے سُننا پسند نہ کیا

اسرائیل کو پتہ تھا۔ کہ خُدا سنجیدہ ہے۔ اور وہ اُس کے غصے کو بڑھکا رہے ہیں۔ بے اعتقادی اور مسیحا کو رَد کرنے کے نتائج کے بارے میں اُن کو تنبیہ کی گئی۔ یہ راستبازی میں ناکامی کی وجہ سے تھی کاموں کی وجہ سے نہیں تھی۔ ابراہام سے لے کر جب سے اُس کی منادی کی گئی۔ وہ اُس سے واقف تھے اور انجان نہ تھے۔ حنوک اور ہابل کی یہ گواہی تھی۔ کہ باغِ عدن میں گناہ گار آدم اور حوا کو ڈھانپنے کے لیے جانوروں کو مارا گیا۔ سب مل کر تین گواہ تھے۔ انہوں نے اُن کے درمیان انجیل کی منادی کی، اور وہ جانتے تھے۔ کہ اُن کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ اگر انہوں نے رَد کر دیا۔

اِس نقطہ کو ثابت کرنے کے لیے مقدس پولوس رسول براہِ راست، سادگی سے، دلسوزی سے اِس بات کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔ اور نبیوں کے کلام کی طرف اشارہ کرتا ہے، " **اوّل تو موسیٰ کہتا ہے۔ کہ میں اُن سے تم کو غیرت دلاؤں گا۔ جو قوم ہی نہیں، ایک نادان قوم سے تم کو غصّہ دلاؤں گا۔"**

گذرے دِنوں کے شروع میں خُدا اپنے عظیم بندے موسیٰ کے ذریعے سے قوم سے بولتا ہے۔ وہ پیشگوئی کرتا ہے، کہ وہ اسرائیل کی سخت دِلی کے سبب سے اور اپنے الٰہی منصوبے کی وجہ سے وہ اُن کے ساتھ کیا کرنے جا رہا ہے۔ وہ جانتے تھے۔ موسیٰ خُدا کی طرف سے بول رہا تھا۔ اُس نے کہا، " میں اُن لوگوں کو لانے جا رہا ہوں۔ جو اِس قوم سے نہیں ہیں۔ اور تم اُن سے حسد کرنے والے ہو۔ کیونکہ وہ تمہاری جگہ لینے جا رہے ہیں۔ یہ وہ قوم ہو گی۔ جس کو کوئی سہولتیں اور شان حاصل نہیں ہو گی۔ جتنی تمہیں حاصل ہیں۔ میں اُن کو اپنی بادشاہت اور فضل میں لے رہا ہوں۔ یہ تمہارے دِل کی سختی اور بے اعتقادی کی وجہ سے تھا۔ تم اِس کے بارے میں غصے میں آنے والے ہو، لیکن اِس کے بارے میں تم کچھ نہیں کر سکتے۔ یہی بات جو میں کرنے جا رہا ہوں۔" یسعیاہ اِس سے بھی زیادہ دلیر ہے۔ اُس کے ذریعے سے خُدا اعلان کرتا ہے۔ " **جنہوں نے مجھے نہیں ڈھونڈا انہوں**

نے مجھے پالیا۔ جنہوں نے مجھ سے نہیں پوچھا۔اُن پر میں ظاہر ہو گیا۔ میں دِن بھر ایک نافرمان اور حجتی قوم کی طرف ہاتھ بڑھائے رہا۔"

خُدا اور اسرائیل کے درمیان تنازع کا ہمارا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔ خُدا کہتا ہے، " میں اُن کی طرف جا رہا ہوں جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا۔ میں اپنے فضل کا بڑھانے جا رہا ہوں۔ میرے رحم اور سہولیات کو نظرانداز کیا گیا۔ اِس دُنیا کے بے وقوفوں تک میں اپنا فضل پہنچاؤں گا۔ جن کی کوئی مذہبی نفاست نہیں ہے۔ اور خُدا کی تلاش کا جن کا رحجان نہیں ہے۔ میں اُن لوگوں کو لانے جا رہا ہوں۔ کیونکہ میں نے تمہیں دلائل دے کر دیکھ لیا ہے۔ ایمان کے ذریعے یا عمل کے ذریعے نجات کے اِس معاملے کے متعلق میں تم سے بہت زیادہ دلائل دے دے کر تھک گیا ہوں۔ میں تمہاری خود ساختہ راستبازی اور مکاری سُن سُن کر تھک گیا ہوں۔ تم سب میرے کلام کو نظرانداز کرنا پسند کرتے ہو۔ تم جرح کرنا پسند کرتے ہو:

'نہیں یہ طریقہ ہے اِس طرح ہونا چاہیے۔۔۔۔

'لیکن یہ اِسی طرح لکھا ہوا ہے۔۔۔

'اچھا، لیکن اسے ایسا کہنا چاہیے۔۔۔"

میں اِس بحث کو یاد کرواتا ہوں۔ جو اتوار کی صبح کے چرچ کے برآمدے میں ہوئی تھی۔ کہ ایک شخص ایک معاملہ کے بارے میں دعویٰ کر رہا تھا۔ اور ایک عورت اُس کو دلائل دے رہی تھی۔ کہ حقیقت یہ تھی۔ کہ اِس کی بجائے اِس کی نمایاں پیشکش یہ تھی۔ میں اچانک اُسے اُس سے یہ کہتے ہوئے سُنا، " تم جانتی ہو کہ حقیقت میں یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ بائبل میں ہے۔"

" ہم بہت اچھے ہیں۔ ہماری مذہبی روایات کچھ چیزوں کا مجموعہ ہیں لیکن ہمارے مذہبی راہنما ہمارے کردار کے بارے میں کچھ ثابت کرتے ہیں۔"

لیکن خُدا کہتا ہے، " نہیں نہیں نہیں، یہ سب کچھ بھی ثابت نہیں کرتا۔ تم سب کی راستبازی گندی دھجیوں کی مانند ہے تم اور تمہارا کردار کچھ بھی نہیں ہے جو میری برکات کو لینے کے لیے کافی ہو۔ تم سب کے سب گمراہ ہو۔ تم میں ہر کوئی ناکام ہو گیا ہے۔ تمہیں ایمان سے یسوع مسیح

پر یقین لانا چاہیے" جواب میں اسرائیل نے دلائل دیئے،" یہاں پر بہت اچھے لوگ بھی ہیں اور اُن میں بھلائی کی اور بامعنی باتیں ہیں۔"

لیکن خُدا نے جواب دیا میں اِن تمام بحثوں اور دلائل اور نافرمانیوں سے اُکتا گیا ہوں۔ تم نے مجھے نہیں سُنا۔ جو کچھ میں کہتا ہوں تم اُس پر کوئی توجہ نہیں دیتے۔ تم سب اِس بات کا انتظار کرنا چاہتے ہو کہ میری بات ختم ہو تاکہ تم اپنی باتیں شروع کر سکو۔ میں نے سب کچھ تمہارے لیے کیا تھا۔ میں دوسرے لوگوں کی طرف جارہا ہوں۔"

یہ ہے، جس کے لیے خُدا نے پیش گوئی کی ہے کہ وہ کرنے والا ہے۔یسعیاہ کی بھی واضح طور پر یہی پیش گوئی تھی۔" جنہوں نے مجھے نہیں ڈھونڈا اُنہوں نے مجھے پالیا۔جنہوں نے مُجھ سے نہیں پُوچھا اُن پر میں ظاہِر ہو گیا۔۔۔ میں دِن بھر ایک نافرمان اور حُجّتی اُمّت کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے رہا۔" خُدا نے قوم اسرائیل تک یہ بات پہنچانے کے لیے یسعیاہ نبی کو بھیجا۔تاکہ وہ یہ نہ کہہ سکیں۔" اچھا، ہم نہیں جانتے تھے۔خُدا نے تو کسی بھی آگاہی کے بغیر ہمارے سر پر ہتھوڑا مار دیا ہے۔ ہمیں نہیں پتہ تھا کہ وہ بادشاہی کو ہم سے دور کرنے جارہا تھا۔اور یہ کسی اور کو دینے والا تھا۔ ہمیں بالکل اندازہ نہیں تھا۔کہ ہم بطور چُنی ہوئی قوم کے جو اعزاز رکھتے تھے۔وہ ختم ہونے جا رہا ہے۔ ہمیں بالکل پتہ نہیں کہ عہد تبدیل ہونے جارہا ہے۔اسرائیل کچھ نہ کہہ سکا۔کیونکہ یہ سچ نہیں تھا۔ تمام دُنیا پر شور مچ گیا اور زمین کا خاتمہ ہو گیا۔اور وارننگ جاری ہو گئی کہ خُدا کیا کرے گا۔

باب نمبر35

رومیوں 1:11 پَس میں کہتا ہُوں کیا خُدا نے اپنی اُمّت کو رڈّ کر دِیا؟ ہر گز نہیں! کیُونکہ میں بھی اِسرائیلی ابراہام کی نسل اور بِنیمِین کے قبِیلہ میں سے ہُوں۔

رومیوں 2:11 خُدا نے اپنی اُس اُمّت کو رّد نہیں کیا جِسے اُس نے پہلے سے جانا۔ کیا تُم نہیں جانتے کہ کتابِ مقدس ایلیاہ کے ذِکر میں کیا کہتی ہے؟ کہ وہ خُدا سے اِسرائیل کی یُوں فریاد کرتا ہے کہ۔

رومیوں 3:11 اَے خُداوند اُنہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قُربان گاہوں کو ڈھا دِیا۔ اَب میں اکیلا باقی ہُوں اور وہ میری جان کے بھی خواہاں ہیں۔

رومیوں 4:11 مگر جواب اِلٰہی اُس کو کیا ملا؟ یہ کہ میں نے اپنے لئے سات ہزار آدمی بچا رکھے ہیں جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔

پولوس رسول یہ سوالات اُٹھاتے ہیں۔ '' کیا خُدا نے اپنی اُمت کو رَد کر دیا؟ کیا خُدا نے اپنے خاندان سے کچھ لوگوں کو لے لیا؟ کیا اُس نے اپنے کچھ لوگوں کو ترک کر دیا جب اُس نے قوم اسرائیل کو بطور خُدا کی پسندیدہ قوم کے علیحدہ کر دیا۔ خُدا نے عہد تبدیل کر دیا۔ تا کہ اسرائیل جو چُنی ہوئی قوم کے پرانے عہد نامہ کی حالت برقرار نہ رہے۔ کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا کے پاس ایک قوم تھی جسے اُس نے علیحدہ کر دیا، ترک کر دیا، اِس طرح مختلف منصوبہ بندی کے لیے تبدیلی ہوئی؟

اگر تم کرو گے تو میں بھی کروں گا

کچھ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ بالکل واضح ہے کہ اِس کا مطلب کیا ہے۔ مقدس پولوس کہتے ہیں۔ کہ یہ وہ نہیں ہے جو اِس کا مطلب ہے۔ اور پوری بات چیت کا یہی نقطہ ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو ہم یہاں ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شروع سے ہی خُدا کا یہ پروگرام نہیں تھا۔ مشروط طور پر صرف گمراہ اسرائیلی ہی خُدا کے لوگ تھے کہ وہ شریعت کی اصطلاحات کو مدِ نظر رکھیں گے۔

یہ وہ عہد تھا کہ جس کی تصدیق نہیں کی جا سکی۔ جب تک انہوں یہ کیا یا نہیں کیا، وہ علیحدہ کو دیئے گئے، اور یہ انتباہ کیا گیا۔ یہ وہ اصطلاح تھی۔ جو قوم اور خُدا کے درمیان موسیٰ کے ذریعے سے کی گئی۔ لیکن یہ قوم خُدا کی دائمی قوم نہیں تھی۔ وہ وعدے کے لحاظ سے خُدا کے لوگ نہیں تھے۔ ایسا کبھی نہیں تھا۔ بے شک، قوم میں کچھ لوگ ایسے تھے جو وعدے کا عہد تھے۔ ایمان کے لحاظ سے کچھ اسرائیلی تھے جو خُدا کے ازلی فرزند تھے۔ خُدا کے فرزند ہوتے ہوئے قوم کو علیحدہ کرنا اور ختم کرنا ایمان کے عہد کے لوگوں پر اِس کا بالکل کوئی اثر نہ ہوا۔ پولوس رسول کہتے ہیں کہ خُدا نے منع گیا، "

پَس میں کہتا ہُوں کیا خُدا نے اپنی اُمّت کو ردّ کر دِیا؟ ہر گز نہیں! کیوُنکہ میں بھی اِسرائیلی ابراہام کی نسل اور بِنیمِین کے قبِیلہ میں سے ہُوں۔ خُدا نے اپنی اُس اُمّت کو ردّ نہیں کیا جِسے اُس نے پہلے سے جانا۔"

وعدہ کے فرزند، بابل سے لے کر بعد تک

وعدہ کے عظیم عہد میں، جو عہد کیا گیا اور جس کی مسیح میں تصدیق قوم کے وجود میں آنے کے 430 سال پہلے ابرہام سے کی گئی، وہاں لوگ تھے جن کو تعلق خُدا سے تھا۔ وہ پہلے سے جانے گئے لوگ تھے۔ وہ خُدا کے شاہی منصوبے کے مطابق چنے گئے۔ جہاں تک آزاد مرضی کا تعلق ہے، یہ وہ لوگ تھے جو ایمان کے ذریعے سے خُدا کے قریب آنے کے لیے چنے گئے۔ اُن کے اندر بہت زیادہ بھروسہ تھا اور اُن کو خُدا کے کلام پر، خُدا کے منصوبے پر، اور آنے والے مسیحا پر بھی بھروسہ تھا۔ جو دُنیا کے تمام گناہ اُٹھالے گا۔ یہی ہے جہاں اُن کا بھروسہ تھا۔ یہاں تک کہ یسوع مسیح اور رسولوں کے دِنوں میں اِس طرح کے لوگ تھے۔ پھر وہ وقت آیا زندہ ہونے کا واقعہ رونما ہوا۔ یسوع مسیح آسمان پر اُٹھا لیے گئے۔ روح القدس دیا گیا۔ اور پرانے عہد کا آخر ہوا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا گیا۔ اور نیا عہد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آ گیا۔ اور قوم کے لوگ پرانے عہد کے مطابق اپنی مشروط وراثت لینے میں ناکام ہو گئے۔ یہاں تک کہ، خُدا کے وعدہ کے سچے فرزند باقی رہ گئے۔ وہ پولوس، پطرس، یعقوب، یوحنا۔ اندریاس، شمعون، فلپس، ستفنس، برنباس، مرقس اور بہت سے دوسرے یہودی۔ یہ سب اسرائیلی تھے جو ایمان کے ذریعے سے خُدا کے لوگ تھے۔ اور اِس سے

پہلے وعدے کے فرزند تھے، جیسا کہ راحب، نعمان، صیدانی بیوہ اور دوسرے، اور وہ دوسرے جو اسرائیلی نہیں تھے۔ یہ ایک چونکا دینے والا اختتام ہے کہ مقدس پطرس اعمال 35,34:10 میں آئے اور کہا: "۔ ۔ ۔ **اَب مجھے پُورا یقین ہو گیا کہ خُدا کسی کا طرفدار نہیں۔ بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا ہے وہ اُس کو پسند آتا ہے۔"**

اِس طرح کے لوگ ہر دور میں موجود رہے ہیں۔ اور خُدا ہمیشہ اسرائیل کے بقیہ سے وفادار رہا ہے۔ مقدس پولوس رسول پوچھتا ہے، "کیا تم نہیں سمجھتے کہ بائبل ایلیاہ کے متعلق کیا کہتی ہے،؟ کہ وہ خُدا سے اِسرائیل کی یُوں فریاد کرتا ہے کہ۔ اَے خُداوند اُنہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قُربان گاہوں کو ڈھادِیا۔ اَب میں اکیلا باقی ہُوں اور وہ میری جان کے بھی خواہاں ہیں۔" دوسرے لفظوں میں ایلیاہ نے کہا، " صرف میں ہی رہا ہوں اور یہ صرف نااُمیدی ہے کیونکہ ایک انسان کیا کر سکتا ہے ؟ اِس پوری قوم میں کوئی بھی ایماندار نہیں ہے۔" لیکن خُدا نے ایلیاہ سے کہا، " ایسا نہیں ہے میں نے اپنے لئے سات ہزار آدمی بچا رکھے ہیں جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔" ایلیاہ اِس سے ناآشنا اور اِس کے برعکس دکھائی دیتا ہے، ایزبل اور اُس کے جھوٹے نبیوں کے دِنوں میں انحراف اور خُدا سے لاتعلقی کے وقت میں اُس قوم میں سات ہزار لوگ تھے جو خُدا کے وفادار تھے — قوم کی گمراہی کے دِنوں کے باوجود اسرائیل کا ایک بقیہ تھا۔

آج کے دور کا بقیہ

رسول موجودہ دور میں اسے ایک تمثیل کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ پولوس رسول اُن دِنوں کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ جب کلیسیاء کے ابھی ابتدائی دِن تھے، لیکن یقینی طور پر یہ آج بھی لاگو ہوتا ہے۔ شروع کے دِنوں سے لے کر آج تک اِس میں کوئی انتظامی تبدیلی نہیں آئی۔ لیکن پرانے عہد کے دِنوں سے لے کر نئے عہد کے دِنوں تک رسولوں کی پوری زندگی میں ایک بات تھی۔

مقدس پولوس رسول اِس کو لکھتے وقت کہتا ہے (جو اِس موجودہ وقت میں شامل ہے یہ بالکل وہی انتظام ہے) فضل کی مقبولیت کے مطابق ایک بقیہ بھی ہے۔ رسولوں کے دِنوں میں بھی

اسرائیلیوں کے کچھ یقینی لوگوں کا ایک بقیہ تھا۔ ایسا کیوں تھا؟ کیا اسرائیلیوں کے علاوہ کوئی اور بھی محبِ وطن تھے۔ نہیں وہ نہیں تھے۔ کیا وہ روایات اور عقائد کے مطابق دوسرے فریسیوں اور اسرائیلیوں سے بڑھ کر شریعت کے دھنی تھے؟ نہیں، یہ اصل وجہ نہیں ہے۔ وہ خُدا کے فرزند سمجھے جاتے تھے۔ پھر کیا وجہ تھی؟ کیا وجہ تھی کہ یہ چھوٹا گروپ جو بقیہ بنا اُس سے خُدا نے محبت کی؟ یہ فضل کے تحت اُن کا قبولیت تھی۔ ''اور اگر فضل سے برگزیدہ ہیں تو اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا۔'' مقدس پولوس رسول کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ اسرائیلی ہیں، **باقی قوم کے برعکس** اور **ایماندار غیر قوموں کی طرح**، یسوع مسیح کے پیغام کو قبول کیا۔ مقدس پولوس کے دِن یہ بقیہ کیسے بچایا گیا؟ اچھا، بے شک، یہ بھی اُسی طرح بچائے گئے جس طرح دوسرے لوگ بچائے گئے—— ایمان اور فضل کے ذریعے سے۔ وہ اسرائیلی تھے جو اپنی بھلائی پر بھی اعتماد نہیں کرتے تھے۔ لیکن جو یسوع مسیح پر اور صلیب اور نجات دہندہ کے کاموں پر اپنا بھروسہ رکھتے تھے۔ یہ غیر ایمان یافتہ اسرائیلی تھے جو اپنے آپ پر اور مسیحا اور اپنے تصورات پر بھروسہ کرتے تھے۔ تو پھر بقیہ کو خُدا کے لوگ کہنے کی کیا وجہ ہے۔ وہ یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وعدے کی وجہ سے خُدا کے فرزند تھے۔ اور پھر، آزاد مرضی کے نقطہ نظر سے، یہ وہ لوگ نہیں تھے جنہوں نے خود ساختہ راستبازی کا طریقہ اختیار کیا۔ کہ اسرائیل کی زیادہ تر قوم اپنی تاریخ پر، اپنی روایات پر، اپنی سابقہ شان و شوکت، اور اپنے مذہبی عقائد بہت نازاں تھے۔ وہ خُدا میں اُس کے کلام میں اور یسوع مسیح میں اعتماد رکھتے تھے۔

اعداد کے الہامی اشارات

''سات ہزار'' کی اصطلاح کا استعمال بعد کے دِنوں میں بقیہ کا الہام تھا۔ عدد '' سات'' اور ''ہزار'' کو جمع کر کے ایک فقرہ بنایا گیا ہے۔ یہ خُدا کے بقیہ لوگ تھے جو بچائے گئے تھے کے بارے میں ایک مکمل اور کامل علامت تھی۔ لیکن اِس وقت زیرِ بحث یہ معاملہ نہیں ہے۔ ابھی ہم اِس کی طرف نہیں آرہے۔ ہم صرف یہ دیکھنا چاہ رہے ہیں۔ کہ یہ ایلیاہ کی شکایت کی تلمیح استعمال کی جارہی ہے۔ کہ یہ موجودہ دور میں اسرائیل کا بقیہ ہے جو ابھی تک خُدا کے لوگ ہیں۔

تاہم، مقدس پولوس رسول کہتے ہیں، کہ یہ خُدا کے لوگ ہیں۔ **کیونکہ وہ کلیسیاء کا حصّہ ہیں۔** وہ کلیسیاء **کے بر عکس** خُدا کے لوگ نہیں ہیں۔ وہ **باقی اسرائیل قوم** کے بر عکس خُدا کے لوگ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، **بقیہ غیر ایمان یافتہ اسرائیلیوں یا یہودیوں کے بر عکس** ہے۔ بقیہ وہ سارے ہیں جو اسرائیلی قوم سے باقی بچے ہوئے ہیں۔ جو ابھی تک خُدا کے لوگ ہیں۔ بعض اوقات بائبل کے اساتذہ اور مفکرین تصور کرتے ہیں۔ کہ کلیسیاء اور بقیہ کے درمیان کچھ اختلاف ہے۔ یہ اصل مسلۂ نہیں ہے۔ مقدس پولوس رسول کہتے ہیں۔ کہ یہ معاملہ نہیں ہے۔ یسوع مسیح میں **وہ نہ ہی یہودی ہیں اور نہ غیر قوم ہیں۔** اِس طرح کے بھید یسوع مسیح میں نہیں ہو سکتے۔ وہ کلیسیاء کا حصّہ ہیں۔ کون ہے جو دلائل دیتا ہے کہ مقدس پولوس اور مقدس پطرس اور یعقوب کلیسیاء کے عظیم بانی ہیں، وہ چرچ کا حصّہ نہیں تھے چرچ کے بانی تھے؟ بے شک، وہ چرچ کا حصّہ تھے۔ پس وہ سب اسرائیل کا بقیہ ہیں—ایمان دار اسرائیلی جو یسوع مسیح پر ایمان رکھنے سے خُدا کے پاس آئے۔

اِس نقطہ کو بیان کرنے کے لیے اِس ڈرائینگ پر غور کریں۔

یہ ہے جس کے متعلق ہم بات کر رہے ہیں۔ سچے اسرائیل میں تم غیر قوموں اور اسرائیلوں کے درمیان پہچان نہیں کر سکتے، کیونکہ فرق کو ختم کر دیا گیا۔ (افسیوں 2:14) نئے عہد نامہ میں خُدا نے دو قسم کے لوگ نہیں رکھے ہوئے۔ صرف ایک (افسیوں 2:16) صرف ایک عمارت اور ایک بنیاد جس پر یہ قائم ہے۔ (گلتیوں 3:26-29)۔ بے شک، دُنیا میں مختلف

اقوام ہیں، اور مسیحی مختلف اقوام سے ہیں۔ جیسے کہ وہ مختلف جنسوں، اور اسی طرح کی اور اقسام سے ہیں، لیکن وہ سب ایک جسم کہلاتے ہیں؛ وہ مختلف گروپوں میں بٹے ہوئے نہیں ہیں۔

قوم اسرائیل کے ساتھ کیا ہوا جن کے بارے میں پہلے سے پیشنگوئی کی گئی تھی۔ یہ پہلے سے ٹھیک ہے۔ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ خُدا اپنے منصوبے کو پورا کرنے کے لیے یہ کرے گا۔ ہمیں اِس پیراگراف کے لیے سب سے بڑی تحریک کو ذہن میں رکھنا چاہیے: یہ ہمیں جاننا تھا کہ خُدا کے پروگرام کا جہاں تک تعلق ہے کیا یہ اپنے مقصد پر پورا اُترا۔

اِس نقطہ کی پولوس رسول کے ذریعے سے ضرب لگائی گئی ہے۔ رومیوں کے 11 باب کی آیت نمبر 5 اور 6 میں پولوس رسول کہتے ہیں۔ " **پَس اِسی طرح اِس وقت بھی فضل سے برگزِیدہ ہونے کے باعث کچھ باقی ہیں۔ اور اگر فضل سے برگزِیدہ ہیں تو اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا۔ پَس اِسی طرح اِس وقت بھی فضل سے برگزِیدہ ہونے کے باعث کچھ باقی ہیں۔**" اِس بارے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا، کہ اِس زبان کا کیا مطلب ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ اسرائیل کی یہ عظیم قوم خُدا کے لوگوں سے الگ کر دی گئی۔ جب پرانا عہد کالعدم کیا گیا، اور اُن سے بادشاہت لے لی گئی۔ اور دوسرے لوگوں کے دے دی گئی۔ تو اُس میں سے ایک بقیہ بچا لیا گیا۔

یہ بقیہ کبھی بھی چرچ کے مخالف نہیں ہوا۔ یہ بقیہ چرچ کا حصّہ ہے— یہودی خُدا کا لوگوں کا بقیہ ہیں کیونکہ وہ شروع سے کئے گئے وعدہ کے مطابق خُدا کے خاندان میں سے چنے گئے ہیں۔ اسرائیلی قوم سے کچھ لوگ اِس وعدہ میں شامل کیے گئے۔ یہ ہے جہاں سے ہم نے بحث کا آغاز کیا تھا۔ " جو اِسرائیل کی اَولاد ہیں وہ سب اِسرائیلی نہیں۔ " تمام اسرائیلی اِس میں شامل نہیں ہیں۔ قوم سے وعدہ کی نسل قوم سے نہیں آئی۔

رومیوں 5:11 پَس اِسی طرح اِس وقت بھی فضل سے برگزِیدہ ہونے کے باعث کچھ باقی ہیں۔
رومیوں 6:11 اور اگر فضل سے برگزِیدہ ہیں تو اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا۔
رومیوں 7:11 پَس نتیجہ کیا ہُوا؟ یہ کہ اِسرائیل جِس چِیز کی تلاش کرتا ہے وہ اُس کو نہ ملی مگر برگزِیدوں کو ملی اور باقی سخت کئے گئے۔

رومیوں 8:11 چُنانچہ لکھا ہے کہ خُدا نے اُن کو آج کے دِن تک سُست طبیعت دی اور ایسی آنکھیں جو نہ دیکھیں اور اَیسے کان جو نہ سُنیں۔

رومیوں 9:11 اور داؤد کہتا ہے کہ اُن کا دستر خوان اُن کے لئے جال اور پھندا اور ٹھوکر کھانے اور سزا کا باعث بن جائے۔

رومیوں 10:11 اُن کی آنکھوں پر تارِیکی آجائے تا کہ نہ دیکھیں اور تُو اُن کی پیٹھ ہمیشہ جھکائے رکھ۔

رومیوں 11:11 پَس میں کہتا ہُوں کہ کیا اُنہوں نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ گر پڑیں؟ ہر گز نہیں! بلکہ اُن کی لغزش سے غَیر قَوموں کو نِجات ملی تا کہ اُنہیں غَیرت آئے۔

رومیوں 12:11 پَس جب اُن کی لغزش دُنیا کے لئے دَولت کا باعث اور اُن کا گھٹنا غَیر قَوموں کے لئے دَولت کا باعث ہُوا تو اُن کا بھرپُور ہونا ضرُور ہی دَولت کا باعث ہو گا۔

رومیوں 13:11 میں یہ باتیں تُم غَیر قَوموں سے کہتا ہُوں چُونکہ میں غَیر قَوموں کا رسُول ہُوں اِس لئے اپنی خِدمت کی بڑائی کرتا ہُوں۔

رومیوں 14:11 تا کہ کسی طرح سے اپنے قَوم والوں کو غیرت دِلا کر اُن میں سے بعض کو نِجات دلاؤں۔

رومیوں 15:11 کیُونکہ جب اُن کا خارِج ہو جانا دُنیا کے آملنے کا باعث ہُوا تو کیا اُن کا مقبول ہونا مردوں میں سے جی اُٹھنے کے برابر نہ ہو گا؟

رومیوں 16:11 جب نذر کا پہلا پیڑا پاک ٹھہرا تو سارا گوندھا ہُوا آٹا بھی پاک ہے اور جب جڑ پاک ہے ڈالیاں بھی ایسی ہی رہیں۔

فضل کے ذریعے سے نجات ایک نیا عہد ہے جو قوم کو کبھی بھی پیش نہیں کیا گیا تھا

آیت نمبر 5 اور 6 میں کچھ غلط ہے۔ جس کو سمجھنے کے لیے ہمیں یقینی ہونا چاہیے۔ یہ ہماری بحث میں شامل ہے اور حقیقت میں یہی نقطہ ہے۔ **فضل کے برگزیدوں** کے مطابق یہ بقیہ محفوظ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں رومیوں باب نمبر 9 کی عیسو اور یعقوب کی بحث یاد ہو اور کیسے کہا

گیا۔ کہ خُدا نے عیسو کو چھوڑ کر یعقوب کا چُن لیا۔ کسی بھی وجہ کے بغیر انہوں نے یہ کیا۔" اور ابھی تک نہ تو لڑکے پیدا ہوئے تھے نہ کسی نے نیکی یا بدی کی تھی کہ اُس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔ تا کہ خُدا کا ارادہ جو برگزیدگی پر موقوف ہے۔ اعمال پر مبنی نہ ٹھہرے بلکہ بلانے والے پر ٹھہرے"

بقیہ جس کے بارے میں مقدس پولوس یہاں بات کر رہا ہے (اسرائیلی جو ابھی تک خُدا کے لوگ ہیں) خُدا کے الٰہی منصوبے میں چنے گئے تھے۔ یہ خُدا کا منصوبہ تھا۔ یہ اُس کا چناؤ تھا۔ ہو سکتا ہے کہ تم محسوس کرو تو یہ لوگ دوسرے اسرائیلیوں سے بہتر تھے۔ اور اسی وجہ سے خُدا نے اُن کو چُنا۔ مقدس پولوس کہتا ہے کہ یعقوب اور عیسو کے معاملہ سے زیادہ کوئی اور چیز سچ نہیں ہو سکتی۔ حقیقت میں جو معاملہ ہے، اگر تم تاریخی بناء پر اچھے طریقے سے مطالعہ کرتے ہو۔ تو اِس کا اختتامیہ کچھ مشکل ہے۔ کہ یعقوب عیسو سے بہتر تھے۔ لیکن ہم اِس قسم کے دلائل میں نہیں پڑ سکتے کیونکہ بائبل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خُدا کا چناؤ اِن بنیادوں پر نہیں تھا۔

اب بالکل یہی بات بقیہ کے بارے میں کہی گئی ہے: چناؤ اِس کے مطابق نہیں ہے کہ انہوں نے کچھ کیا۔ یہ اعمال کے مطابق نہیں ہے یہ بھلائی کے مطابق نہیں ہے۔ یا پولوس، پطرس، یعقوب یا یوحنا کے کردار کی وجہ سے بھی نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے، کہ شاید ابتدائی کلیسیاء میں بہت سے ایسے کردار نہیں تھے۔ جو مقدس پولوس سے زیادہ سخت تھے جب وہ بلایا گیا تھا۔ بہر صورت، یہ شخص، مسیحیوں کو باندھ کر لاتا اور ریوڑوں کی صورت میں قتل کرنے کے لیے لے جاتا۔ جن کی اِس کے علاوہ کوئی وجہ نہ ہوتی کہ وہ یسوع مسیح پر ایمان رکھتے تھے۔ وہ یسوع مسیح اور اُس کے پیروکاروں کے ساتھ کینہ اور قہر رکھتا تھا۔ یہ بمشکل بھلائی کی قسم اور معیاری کردار ہے۔ جو لاڈلے لوگوں کا خُدا کے لیے ہوتا ہے۔ مقدس پولوس اپنے اچھے کاموں کی وجہ سے نہیں بُلایا گیا۔ بلاہٹ خُدا کے فضل کا الٰہی چناؤ تھا۔ یاد رکھیں کہ یہاں پر یہ ساری بحث یہ ظاہر کرنے کے لیے ہے کہ قوم اسرائیل کے ناطے سے جہاں تک خُدا کے منصوبے کا تعلق ہے وہ بالکل درست سمت سے نشانے پر ہے اُس کے ساتھ کیا ہوا۔ اور اب ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ یہاں پر اسرائیل کا بقیہ ہے جو

یسوع مسیح پر ایمان لانے سے خُدا کے پاس آئے۔(یقینی طور پر انسان۔کی۔آزاد۔مرضی۔کے نقطہَ نظر سے، وہ خُدا کے پاس آئے کیونکہ وہ یہ چاہتے تھے؛ یہاں پر کوئی کوشش نہیں کی گئی یا کسی دوسری جگہ پر آزاد کو رَد کرنے کا کوئی ذکر نہیں ہے، لیکن اِس خاص حصّہ میں ہم آزاد مرضی کے حوالے سے بات نہیں کر رہے، ہم خُدا کے شہنشاہی اور فرماں روائی کے متعلق بات کر رہے ہیں۔) وہ خُدا کے فضل سے اور خُدا کے شاہی منصوبے کے تحت نجات کے لیے چنے گئے تھے۔اور اپنے کسی عمل کے سبب سے نہیں چنے گئے تھے۔

پولوس رسول اِس کو بڑا واضح کرتا ہے۔

اور اگر فضل سے برگزِیدہ ہیں تو اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا۔

پولوس اِن باتوں کو بالکل سیدھا رکھنا چاہتا ہے۔چاہے لوگ خُدا کی توجہ حاصل کرنے کے لیے اپنے اچھے کردار اور حاصل کی گئی عنایت کے ذریعے سے بقیہ میں شامل ہیں اور خُدا اُن کو نجات میں چنتا ہے کیونکہ اُن میں کسی چیز کو دیکھنا۔ جس میں وہ عمل کرتے ہیں،اور دوسرا خود مختار خُدا کی بغیر غیظ و غضب کے اُن کے چناؤ کو منتخب کرنا یہ ایک آزاد پسند تھی۔پھر یہ فضل سے ہے،اور یہ عمل سے نہیں ہے۔پولوس رسول کہتا ہے کہ فضل کے برگزیدوں کے مطابق بقیہ محفوظ ہے۔اگر یہودی زمین پر وقت کے آخری انتظام کے بطور بقیہ محفوظ ہیں۔کچھ وقتی اور مشروط وعدہ کی وجہ سے کہ خُدا نے اُن کو پرانے عہد کے تحت بنایا ہے، پھر یہ **فضل سے نہیں** بلکہ عمل سے ہے۔اِس واقعہ میں مقدس پولوس اور بائبل غلط ہے۔

کچھ لوگوں نے کہا، " میں اِس کو بالکل پسند نہیں کرتا۔یہ مجھے ناراض کرتا ہے۔خُدا کا نظریہ انسان کے کردار کو سامنے رکھے بغیر چناؤ کر رہا ہے یہ کچھ اچھا نہیں لگتا۔" خُدا، یہاں پر بائبل کے ذریعے سے اور دوسرے پیرا گرافوں میں، کہنے کے انداز میں جواب دے رہا ہے، "دوست یہ بہت بُرا ہے۔اگر تم اِس انداز سے سوچتے ہو تو یہ بہت بُری بات ہے۔لیکن اِس سلسلے میں آپ کو مطمئن کرنے کے لیے میں کچھ نہیں کر سکتا۔" خُدا خُدا ہی ہے۔وہ خُدا ہوتے ہوئے اپنا

آپ دکھانے جارہاہے۔ وہ اِس طرح کی پسندیدہ چیزیں کرنے جارہاہے جیسی اُن کی ہیں۔ وہ اپنی فرمانروائی نافذ کرنے جارہاہے۔ وہ اپنے منصوبے کو روکنے نہیں جارہا کیونکہ تم اُس سے ناراض ہو۔

خُدا کے تمام ناقدین خیانت کرتے ہیں

کسی بھی معاملے میں یہ بغیر کسی نتیجہ کا ایک مسلۂ ہے، کیونکہ جو یہ کہتے ہیں۔ وہ اُن کاموں کی مخالفت کرتے ہیں۔ جو خُدا **کرتا ہے** یہ اُس قسم کے لوگ ہیں جو خُدا کی مخالفت کرتے ہیں **کیونکہ وہ خُدا ہے**۔ وہ سوچتے ہیں کہ **اُنہیں** خُدا ہونا چاہیے۔ وہ سوچتے ہیں کہ خُدا کو کچھ بھی کرنے سے پہلے ان کو چیک کروانا چاہیے۔ وہ سوچتے ہیں کہ اِس سے پہلے کہ وہ کوئی منصوبہ بنائے اُسے اُن کی ایمانداری کی سوچ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ اور اُسے پُر اثر بنائے۔ لیکن ایسا ہونے نہیں جارہا۔

یہ شیطان کی سوچ کا فطرت تھی۔ وہ خُدا کی پسندیدگی سے اور آسمان سے گرادیا گیا۔ ''میں آسمان پر چڑھ جاؤں گا۔ میں خُدا تعالیٰ کی مانند ہوں گا۔ میں خُدا کے تخت پر بیٹھ جاؤں گا۔ میرے پاس اختیار ہوگا۔ اور میں فیصلے کروں گا۔ اور میرے پاس اختیار کا اعلیٰ درجہ ہوگا۔'' اور یہ اُس کے دِل کی شرارت تھی، جو شیطان کے لیے بہت بڑی گمراہی کا سبب بنی۔

یہ یادرکھنا ضروری ہے کہ بغاوت اور خُدا کی گستاخی ہی اصل گناہ تھا۔ نہیں، یہ کوئی ناجائز جنسی تعلق یا قتل یا کسی مقدس چیز کی بے حُرمتی نہیں تھی، یہ بغاوت تھی۔ اور بغاوت تمام گناہوں سے زیادہ خوفناک گناہ ہے۔ ہمارے آج کے معاشرے کی سب سے بڑی گناہ گار خامی اختیار والوں کے خلاف بغاوت ہے—انسان اپنا آپ خُدا کی مختاری، اداروں، اُس کے گھر میں ہونا، یا حکومت یا چرچ یا شادی یا کسی اور چیز کے سپُرد کرنے سے انکاری ہے۔ یہ اِس معاشرے یا کسی دوسرے معاشرے کی تمام بُرائیوں سے بڑی بُرائی ہے۔ بغاوت! یہ پہلے اسرائیل بادشاہ عظیم مرد ساؤل کی بربادی کا سبب بنی۔ وہ تمام لوگوں سے بڑا فوجی اور سربراہ تھا۔ وہ ایک مذہبی آدمی تھا۔ وہ نبیوں میں پسند کیا جاتا تھا۔ وہ نبوت سے محبت کرتا تھا۔ وہ قوم کے لیے ایک عظیم دِل رکھتا تھا۔ لیکن آخرکار خُدا نے اپنے نبی سیموئیل کو بھیجا کہ ساؤل کو بتائے، کہ چونکہ وہ حکم کے خلاف باغی اور ضدی بنا ہے،

اب خُدا اُسے مزید بادشاہ دیکھنا نہیں چاہتا۔ بغاوت جادو گروں کے گناہ کے برابر ہے، اور ضدی پن ایک بداعمالی اور بُت پرستی ہے۔

میں جو ہوں سو ہوں، میں جو ہوں نے یہ کیا تھا

خُدا نے یہ کیا تھا۔ یہ نقطہ ٔ ہے۔ میں کسی سے بغیر معافی یہ کہتا ہوں۔ خُدا نے اپنے الٰہی فضل سے اِس بقیہ کو چُنا کیونکہ اُسے یہ کرنا پسند تھا۔ ”کیونکہ جب اُن کا خارِج ہو جانا دُنیا کے آ ملنے کا باعث ہُوا تو کیا اُن کا مقبُول ہونا مردوں میں سے جی اُٹھنے کے برابر نہ ہوگا؟“

ہم میں سے وہ جو خُدا کے کردار پر یقین رکھتے ہیں۔ اُنہیں اِس بارے میں کوئی پریشانی نہیں ہوتی کہ خُدا کیا کرے گا۔ ہ جانتے ہیں کہ خُدا، جس نے آسمان اور زمین کو بنایا ہے اور جس نے اِس زمین پر انسان کو بنایا، وہ درست کام ہی کرتا ہے۔ تم دیکھتے ہو، یہ ایمان کا سوال ہے۔ یہ نتیجہ خیز وجہ (اِستقرائی اِستدلال) کا سوال نہیں۔ تم خُدا پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں رکھتے۔ یہ فرق پیدا نہیں کرتا کہ خُدا نے کیا کیا ہے۔ کن وجوہات کی بنا پر انسان خُدا پر ایمان رکھتا ہے یہ وہ نہیں ہے۔ انسان ایمان کی پیداوار ہے اور اُس کا درست عمل یہ ہے کہ وہ خُدا پر یقین کرے۔ اگر تم خُدا پر یقین نہیں رکھتے، تو تم اپنے آپ سے یہ کہہ سکتے ہو کیونکہ تم اُن چیزوں کی مخالفت کرتے ہو جو خُدا نے بنائی ہیں، لیکن اِس سے کیا یہ بالکل ایسا ہی نہیں ہے۔ یہ اِس لیے ہے کیونکہ تم اپنے دِل میں باغی ہو۔ اور تم اپنے ضدی پن کو چھوڑنے اور خُدا کے سامنے جھکنے سے انکاری ہو۔ خُدا اپنے بارے میں آپ کے سامنے اپنی صفائی یا دلائل پیش نہیں کر رہا۔ خُدا اپنے بارے میں آپ کے سامنے کوئی وضاحت پیش نہیں کر نے جا رہا۔ خُدا نے جو کام کیے ہیں اُن کے بارے میں آپ سے کوئی معافی مانگنے نہیں جا رہا اور یہ کوشش نہیں کر رہا کہ آپ سے تمام معاملات درست کر لے۔ وہ تمام کام جو اپالوجیٹکس مسیحی ثبوت کے طور پر سامنے رکھتے ہیں اُن کے بارے میں اُن کو خُدا کے طرف سے کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔ کہ تم وہ کام کرو۔ وہ خُدا کو ایک نقصان دے رہے ہیں۔ خُدا بہت سال پہلے مصر کی غلامی کے معاملے میں موسیٰ کے ذریعے سے ظاہر ہوا، کہ کسی بھی شخص نے آگے سے اُس پر سوال نہیں کیے اور نہ اُس نے محسوس کیا کہ اپنی صفائیاں پیش کرے۔

اختتام کیا ہے، پھر، ہم اِس طرف آتے ہیں؟

پَس نتیجہ کیا ہُوا؟ یہ کہ اِسرائیل جِس چیز کی تلاش کرتا ہے وہ اُس کو نہ ملی مگر برگزِیدوں کو ملی اور باقی سخت کئے گئے۔

وہ لوگ جن کو خُدا ہمیشہ کی زندگی کے لیے بطور قوم سے چنتا ہے کہ خُدا کے الٰہی کام کے ذریعے سے سچائی اور زندگی پاتے ہیں۔ باقی قوم جس سچائی اور زندگی کو وہ اپنے ضدی پن کی وجہ سے نہیں پا سکی جس کی وہ غلط طریقے سے تلاش کر رہی تھی۔ مزید اس سے زیادہ وہ خُدا کے الٰہی پروگرام کی وجہ سے اسے نہیں پا سکی۔ یہی وہ طریقہ جو ہونا تھا۔ یہی ہے وہ جو پولوس رسول آیت نمبر 8 میں کہنے جا رہا ہے۔

چُنانچہ لکھا ہے کہ خُدا نے اُن کو آج کے دِن تک سُست طبِیعت دی اور ایسی آنکھیں جو نہ دیکھیں اور اَیسے کان جو نہ سُنیں۔ اور داؤد کہتا ہے کہ اُن کا دستر خوان اُن کے لئے جال اور پھندا اور ٹھوکر کھانے اور سزا کا باعث بن جائے۔ اُن کی آنکھوں پر تارِیکی آجائے تاکہ نہ دیکھیں اور تُو اُن کی پیٹھ ہمیشہ جھکائے رکھ۔

خُدا نے نہ صرف اُن کی آگاہی دی۔ کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے، بلکہ اُس نے نبیوں کے ذریعے سے یہ واضح طور پر کہا کہ اُس کا یہاں پر الٰہی پروگرام کیا ہوگا۔ یہ تھا جو خُدا کرنے جا رہا تھا۔ وہ اُن کی آنکھوں کو اندھا کرنے جا رہا تھا، اور اُن کے کانوں کو بہرا کرنے جا رہا تھا، اُن کی روحوں اور دِلوں کو سخت کرنے جا رہا تھا۔ جیسا کہ خُدا نے فرعون کے دِل کو سخت کیا تھا تاکہ وہ لوگوں کو نہ جانے دے۔ پس خُدا نے اُس قدرتی نسل کے دِلوں کو سخت کر دیا کہ وہ نہ سُنیں، وہ نہ دیکھیں، اور وہ حاصل نہ کر سکیں۔ خُدا کا الٰہی پروگرام یہ تھا۔ غیر ایمان، پھر، قوم اسرائیل نے خُدا کے پروگرام کو گڑ بڑ نہ کیا۔ بالکل بھی نہیں۔ یہ بالکل درست طریقے پر تھا۔ اور اُس نے اپنے منصوبے کو برقرار رکھا۔ یہ وہ منصوبہ تھا جو خُدا کا تھا۔ داؤد نے کہا کہ اُن کی عنایت بُرائی میں بدل جائے گی۔ اُن کی میز اُن کے لیے جال بن جائے۔ وہ سہولت کی خاطر اپنی میز پر بیٹھیں گے لیکن وہ اصل میں پھندے اور

جال میں پھنس جائیں گے۔ یہ اُنہی کو ہی پریشان کردے گا۔اور اُن کے لیے مکافاتِ عمل ہو گا۔ یہ خُدا کرے گا۔

یہ ہمیں عظیم حیرانگی میں چھوڑ دے گا۔ ٹھیک ہے، یہ خُدا کرے گا۔اور خُدا قادرِ مُطلق ہے۔ تم خُدا اسے سوال نہیں کر سکتے،اور ہم اُسے موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔ پس، دُنیا میں ہم اِس کے بارے میں کیسے سوچتے ہیں، کیا بائبل کی سمجھ کے حوالے سے ہم کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ جو ہمیں اِس بارے میں نظریہ دے گا کہ خُدا نے ایسا کیوں کیا؟ پولوس رسول یہاں پر کہتا ہے۔ وہ آیت نمبر 11 میں اِس بارے میں بات کرتا ہے۔

پَس میں کہتا ہُوں کہ کیا اُنہوں نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ گر پڑیں؟ ہر گز نہیں! بلکہ اُن کی لغزش سے غَیر قَوموں کو نجات مِلی تاکہ اُنہیں غیرت آئے۔

اب ایک چھوٹی سی سمجھ حاصل کرنے کے لیے عقلمندی کے ساتھ بات شروع کرتے ہیں کہ خُدا کے پروگرام اور سوچ پر محیط تھا۔ سب سے پہلے، یہ اِس دُنیا میں خُدا کی عظیم کاروائی کے متعلق خُدا کا منصوبہ تھا جس میں تمام قومیں کو شامل کرنا تھا۔ خُدا یہ اسرائیل کی قوم کی عظیم مراعات لے کر اور تمام دُنیا کو اِس میں شامل کر کے کرے گا۔ یہ اِس کا حصّہ تھا۔ایک اور حصّہ اسرائیل کو غیرت کی تحریک دینا تھا۔ کیوں؟ اچھا، قدرتی پیدائش کی وجہ سے، پرانے عہد کی وجہ سے اِس میں کوئی اندرونی خوشحالی یا وعدہ نہیں تھا، انسان میں خُدا کے ساتھ کوئی باطنی ربط نہیں تھا۔ یقیناً، اسرائیلی پرانے عہد کے رہنے تک خُدا کے بیٹے تھے۔اور جب تک وہ اِس دُنیا میں زندہ رہے۔ لیکن آخر کار وہ مر گئے، اور اِس کے بعد کیا ہوا؟ تم کہتے ہو، خُدا کبھی بھی فنا پزیری کے قبضہ میں نہیں رہا۔ جیسے کہ اُس کے کچھ بیٹے رہے۔ خُدا شروع سے ہی غیر فنا پزیری اور ابدیت میں رہا ہے۔ کیونکہ پرانے عہد کے چنے ہوئے لوگوں کو آرام دہ حالت دستیاب تھی۔ اِس بارے میں وہ بے کار اور غیر ایماندار تھے۔ خُدا نے اُن کی غیرت کو تحریک دینے کے لیے اُن کو دی ہوئی مراعات بطور اپنی چنی ہوئی قوم واپس لے لی—— اُن کو دیکھنے کا مقصد کہ کچھ غلط ہے، اور اُن سے سوال کا مقصد، کہ انہوں نے کیوں اپنی پوزیشن کھو دی۔ اِس ردکی ہوئی حالت میں اور اُن کے دِلوں کے ٹوٹنے میں، خُدا اُن کو

دیکھنا چاہتا ہے کہ حقیقت میں کیا واقع ہوا اور کیوں۔ وہ چاہتا ہے کہ وہ دیکھیں کہ کیسے، اپنی مراعت کی وجہ سے اور اپنے پسندیدہ رُتبہ کی وجہ سے، وہ خُود ساختہ راستباز بن گئے۔ اور انہوں نے راستبازی کو رَد کر دیا جو ایمان سے ہے۔ یہ لازمی تھا کہ لوگ اپنی سہولت اور رَد کیے گئے حلقہ سے گزریں۔ اگر تم پیچھے خروج کے دِنوں کو دیکھتے ہو، تو تم اسرائیل کے بچوں کو موسیٰ سے کہتے ہوئے دیکھتے ہو، **"اور سب لوگوں نے مل کر جواب دِیا کہ جو کچھ خُداوند نے فرمایا ہے وہ سب ہم کریں گے اور موسیٰ نے لوگوں کا جواب خُداوند کو جا کر سُنایا۔"** (یہ پیرا گراف خروج 19:8 سے لیا گیا ہے)

خُدا نے اُن کو اُن کی رعایت اور رَد کیے جانے کی تاریخ کے ذریعے سے اُن کو مجبور کر دیا۔ پس انہوں نے دیکھا کہ کوئی چیز کھوئی ہوئی ہے۔ پھر، حسد کے ذریعے سے جو دوسرے لوگوں کے ذریعے سے آئی اُن کی جگہ لے لی، ہو سکتا ہے کہ وہ خُدا کے پاس آئے اور یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے نجات پائی۔

رومیوں 11:17 لیکن اگر بعض ڈالیاں توڑی گئیں اور تُو جنگلی زَیتُون ہو کر اُن کی جگہ پَیوند ہُوا اور زَیتُون کی روغن دار جڑ میں شریک ہو گیا۔

رومیوں 11:18 تو تُو اُن ڈالیوں کے مُقابلہ میں فخر نہ کر اور اگر فخر کرے گا تو جان رکھ کہ تُو جڑ کو نہیں بلکہ جڑ تجھ کو سنبھالتی ہے۔

رومیوں 11:19 پَس تُو کہے گا کہ ڈالیاں اِس لئے توڑی گئیں کہ میں پَیوند ہو جاؤں۔

رومیوں 11:20 اچھّا وہ تو بے اِیمانی کے سبب سے توڑی گئیں اور تُو اِیمان کے سبب سے قائِم ہے۔ پَس مغرُور نہ ہو بلکہ خوف کر۔

رومیوں 11:21 کیُونکہ جب خُدا نے اصلی ڈالیوں کو نہ چھوڑا تو تجھ کو بھی نہ چھوڑیگا۔

سوال یہ ہے: اسرائیل کو الگ کرنے، اُن کے خلاف خُدا کی شاہی عدالت کی کیا وجہ تھی؟ کیا یہ صرف الٰہی عدالت اور مکافات کی بات تھی؟ خُدا نے یہ ٹھیک کیا۔ اُس نے غیر ایمان یافتہ اور سخت لوگوں کو الگ کرنے کے لیے اپنا شاہی اختیار استعمال کیا۔ اِس طرح سے اُن کو سزا دی گئی۔ کیا وہاں سب کچھ یہ تھا، اور کیا وہاں اور کچھ نہیں تھا؟ پولوس رسول کہتے ہیں کہ نہیں، وہاں یہ سب کچھ

نہیں ہے۔ بائبل کے اِس حوالے میں، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہاں پر خُدا کے منصوبے کے اِس سے زیادہ اور بھی ڈیزائن تھے یہ اسرائیل کو حقیقت سے آگاہ کرنا تھا کہ کچھ غلط تھا، کہ اُن کی قومی مراعت، فطری پیدائش اُن کے ابدیت کے لیے خُدا کے ساتھ تعلقات کے لیے کافی نہیں ہیں۔ یہ اُن کو دکھانے کے لیے تھا کہ اُن کی مراعت اُن کے لیے پھندا بن گئیں۔ اور اُن کی پسندیدہ حالت اُن کو خود ساختہ راستبازی اور اُن کی اپنی اخلاقی بھلائی کے غیر حقیقت پسند اندازے کی طرف لے گئی۔ یہ اُن کی یسوع مسیح کے لیے ضرورت کو ظاہر کرنے کی اُن کی ایک کوشش تھی۔ کچھ غلط ہے جو اِس میں شامل ہے۔ شاہی منصوبے میں اور خُدا کے اختیار میں یہ پسندیدہ تھا کہ اِس دُنیا کا کام، اور اِس دُنیا میں خُدا کی بادشاہی میں ابتدائی طور پر شامل ہونے کا موقع بھی تھا۔ جو زمین کی دوسری قوموں کو بھی دیا گیا تھا۔ یہ قدیم وقتوں سے ہی خُدا کی خواہش اور منصوبہ تھا۔ اور یسوع مسیح کے عہد اور فضل میں بھی امتیاز تھا۔ اور تمام انسانوں کے لیے خوشخبری کی ہر جگہ دستیابی یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے ایک عام بنیاد دی تھی۔

اسے آگے منتقل کرنے کے لیے لانے اور اِس دُنیا میں اور خُدا کے کاموں میں اُسے مناسب ترتیب میں رکھنے سے، یہ ضروری تھا کہ پرانا عہد پاس ہو اور اسرائیل کی قوم، قومی مراعت کو حمایت کو کھودے۔ یہ پرانے عہد کے تحت تھا اور زمین کی تمام قومیں ابھی ایسا مقام حاصل نہ کر سکیں۔ لیکن اسرائیل کو غیرت کی تحریک دینے اور اُن کو اپنی حقیقت، روحانی حالت جو ابتدائی سوچ بچار میں سے ایک تھی کو دیکھنے کی وجہ بنی۔ اب اسرائیل کی نسبت دوسری قومیں خُدا کے زیادہ قریب ہیں۔ کچھ یہودیوں نے اِس طرف دھیان دیا ہے۔ اب اِس کے نتیجہ میں مطلوبہ خواہش اور بات چیت واقع ہوئی۔

اسرائیل کی ”بھرپوری“

اب، پولوس رسول کہتا ہے، اگر اسرائیل کی گمراہی دُنیا کے لیے دھن دولت بن گئی، اُن کی کمزوری غیر قوموں کے لیے فائدہ مند ہو گئی، ” اُن کی بھرپوری “ سے کتنا زیادہ۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ اسرائیل کی گراوٹ سے خُدا کچھ اچھا لائے۔ یہ باقی پوری دُنیا کے لیے خُدا کی بادشاہی کی

فراوانی کو پھیلانے کا ایک موقع ہے۔ خُدا اُن کی خود ساختہ راستبازی اور اُن کے روزِ عدالت سے باہر ہونے کی اُن کی ضروری حالت کو ظاہر کرنے سے کچھ اچھا بھی لایا۔ دُنیا کے لیے کتنی اچھی بھلائی آئے گی اور اُس قوم کی اُن کی اپنی ضرورت، اُن کی پہچان کہ خُدا اُن کو انجیل کی کہانی سے الگ کر کے اور اُن کا یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے خُدا کے قریب آنے کی حقیقت کے ذریعے سے خُدا کیا کرنے جا رہا تھا۔ اسرائیل کے ساتھ اُن کی بدقسمتی کے بہ نسبت کیا ہوا، کیا یہ فائدہ اُٹھانے کا ایک بہت اچھا طریقہ نہ ہوتا؟ بے شک، یہ پولوس رسول کا "بوجھ" تھا۔ اسرائیل کے لیے یہ پولوس رسول کا مقصد تھا۔ اور شاید واضح کرتا ہے کہ وہ کیوں آخری بار یروشلیم کو واپس گیا۔ اور اُس نے اسرائیل سے آخری عظیم التجا کی۔ وہ جانتا تھا کہ وہاں بندھن اور مصیبتیں اور ہر طرح کی عدالت منتظر تھی۔ پھر بھی، کون جانتا تھا۔ کہ کتنے لوگ اُن کی کوشش سے اُن کے دِلوں میں زندہ اور اُن کے دِلوں میں کانٹے کی طرح تھے اور آخر کار ایماندار بن گئے؟ یہ ہے جو رسول وضاحت کرنے کے لیے " ڈھونڈ" رہا تھا۔ جیسا کہ میں غیر قوموں کو کہتا ہوں، اِس کے پیشِ نظر میں غیر قوموں کا رسول ہوں۔ میں اپنے منصب کی وضاحت کرتا ہوں: اگر کسی بھی مطلب سے میں اُن کو سبقت لے جانے کی تحریک دیتا ہوں جو میرا بدن ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اُن میں سے میں کچھ کو بچا لوں۔

اُن کی بھرپوری اُن میں "کچھ" کو بچاتا ہے

پولوس رسول جانتا تھا کہ وہ سب نہیں بچائے جائیں گے۔ وہ جانتا تھا کہ خُدا کے کلام نے خُدا کے شاہی چنے ہوئے منصوبے کے متعلق کیا کہا ہے، کہ صرف بقیہ ہی بچایا جائے گا۔ پولوس رسول کی یہ تجویز دینے کی نیت نہیں تھی کہ خوشخبری کی تعلیم سے تمام قوم خُداوند یسوع مسیح کو قبول کر لے گی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ منصوبہ یا پروگرام نہیں تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اُن میں کچھ چن لیے جائیں گے۔ وہ جانتا تھا کہ آزاد مرضی کے ذریعے سے اور چرچ کی سرگرمیوں کی وجہ سے اُن میں سے کچھ سُنیں گے اور ایمان لائیں گے۔ رسول یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہوں گے یا وہ کتنے ہوں گے

یا وہ کہاں ہوں گے، لیکن یہ اُس کی خواہش تھی کہ وہ اُن میں سے کچھ کو بچالے۔" تاکہ کسی طرح سے اپنے قَوم والوں کو غیرت دِلا کر اُن میں سے بعض کو نِجات دلاؤں۔"

خُدا کا شاہی منصوبہ انسان کے بوجھ اور اُس کا ترس جو کھو گیا تھا اور اُس کی مرضی جو ختم ہو گئی اور اُس کی اُن کو جیتنے کی کوشش کے لحاظ سے انسان کی آزاد مرضی کو مختصر یا منع یا محدود نہیں کرتا۔ خُدا کے شاہی منصوبے کو جہاں پر قوم اسرائیل کا تعلق ہے پولوس رسول کو اُن لوگوں کی محبت سے اور اُن کے ترس سے دور نہ رکھ سکی۔ نہ ہی کسی نے اُسے بوجھ سے نکالا۔ نہ ہی اِس نے اُسے دستیاب ذریعے سے بوجھ سے نکالنے کے لیے روکا اور اُسے جیتا۔ اُس کا اُن کو تحریک دینا یہ بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔ اُس نے اُنہیں حقیقت سے روکے رکھا کہ خُدا نے اُسے غیر قوموں کے لیے بھیجا ہے اور، بے شک، اِس نے یہودی قوم کو قہر اور دیوانگی میں پھینک دیا۔ اُنہوں نے خُدا کی بادشاہت کو یہودی بادشاہت سمجھا۔ جب پولوس رسول نے اِس کے متعلق بات کی کہ خُدا نے اُسے غیر قوموں کے لیے بھیجا ہے، یہی وہ نقطہ ہے کہ جس نے آخری حد پار کر دی۔ انہوں نے اُس پر نہایت بُرا اور قاتل شخص اور اُن کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کا الزام لگایا۔ رومی سپاہی یروشلیم میں گشت کر رہے تھے۔ محض خُدا اُسے موت سے بچا سکتا تھا۔ یہ یہودیوں کے لیے دیوانہ بنانے والی بات تھی کہ مقدس پولوس بے دینوں کے لیے، دُنیا کی غیر یہودی قوموں کے لیے خُدا کی بادشاہی کی خوشخبری کی بات کر رہا تھا۔ انہوں نے فائدہ مند ہونے اور مستقل ہونے کی طرف دھیان نہیں دیا۔ اُن کا خیال تھا کہ وہ کسی طرف نہیں بلکہ اکیلا ہے۔ مقدس پولوس کی اُن کی پہچان کے لیے اُن لوگوں کو غیرت دلانے کی یہ سوچی سمجھی کوشش تھی وہ کیا کرنے کی کوشش کر رہا ہے یہ کوشش اُس روشنی میں کی گئی ہے—اُن میں سے کچھ کو نجات دلائی۔

رونے، منتشر ہونے اور قیمتی تخم سے باہر نکل گئے

ہمیں چرچ کے مقصد کو بھولنا نہیں چاہیے۔ یہ ایک عارضی دُنیا ہے؛ گزرنے کا مقام۔ فانی زندگی ہمیشہ نہیں رہے گی۔ تاہم ممکن ہے اچھی اور بُری چیزیں حاصل ہوں، تاہم ممکن ہے کہ ہم اِس دُنیا کی کم یا زیادہ قدر دانی کریں، یہ کوئی مسلۂ نہیں ہے۔ یہ عارضی ہے۔ یہ فنا ہونے سے ہٹنے یا

غیر فانیت میں سنگین نہیں ہونے پائے گی۔اور یہ اپنی بہترین حالت میں بھی عارضی ہے۔اِس دُنیا میں خُدا کے فرزندوں کے مستقبل کی مخلصی،ابدی زندگی اور عظیم اُمید ہے۔ یہ سچ ہے وہ دونوں اور اُن کے اعمال اور اُن کا ایمان دوسرے کے لیے تھا:"تاکہ کسی طرح سے اپنے قوَم والوں کو غیرت دِلا کر اُن میں سے بعض کو نِجات دلائے۔"

کیونکہ جب اُن کا خارِج ہو جانا دُنیا کے آملنے کا باعث ہُوا تو کیا اُن کا مقبول ہونا مردوں میں سے جی اُٹھنے کے برابر نہ ہوگا؟

مقدس پولوس شاید تسلیم کرتے ہیں کہ کچھ لوگ بے دینوں کی مخلصی کی چرچ کے مشن کے اِس انتظام میں ملامت پر دھیان نہیں دیتے۔وہ کہتا ہے کہ قوم کو دور کرنے کا خُدا کا پروگرام اور پرانے عہد کو تبدیل کرنے کا مطلب ساری دُنیا کے لیے مردوں میں سے جی اُٹھنا ہے۔اسرائیل کو دور کرنے کا مطلب ہے دُنیا کی خُدا کے ساتھ مفاہمت ہے۔یسوع مسیح کی انجیل پوری غیر یہودی دُنیا کے لیے خُدا کے کام کی تبدیلی لائی۔ پس،اِس کا مطلب ہے کہ وہ بہت سے لوگوں کے لیے مردوں میں جی اُٹھا ہے جو اندھیرے میں ہیں،جیسا کہ نبی نے کہا ہے۔"جو لوگ تاریکی میں چلتے تھے۔انہوں نے بڑی روشنی دیکھی جو موت کے سایہ کے ملک میں رہتے تھے۔اُن پر نور چمکا" (یسعیاہ 9:2)

حسد کا مقصد

خُدا کی کاروائی، غیر قوموں کی خاطر انجیل کی تبلیغ،یہودیوں کے حسد کی تحریک کا بقیہ پر بھی اثر ہے۔اُن سے بادشاہت لینے سے اور دوسرے لوگوں کو دینے کے سلسلے میں نئی عظیم مخلصی لائی اور یسوع مسیح کی عالمگیر خوشخبری،اور خُدا کی طرف سے یہودیوں کو ترک کر دینے، چھوڑنے اور محروم کر دینے کے احساس کو سبب بنی۔ دوسرے لفظوں میں، غیر قوموں پر حسد سے باہر،"مردوں میں سے جی اُٹھنا" سے یہودی بھی زندگی حاصل کریں گے جیسے کہ، غلطی کے ازالے کے سلسلے میں، غیر قوموں نے اسرائیل کے الگ ہونے کے بعد اپنی مردہ حالت سے زندگی حاصل کی۔اِس دُنیا میں خُدا کی بادشاہی کا یہ کام ہے: مردوں میں سے جی اُٹھنا،اندھوں کو آنکھیں دینا(روحانی آنکھیں)،اُن کے لیے روشنی جو اندھیرے میں چلتے ہیں۔

اب تم دیکھتے ہو کہ اسرائیل کے ساتھ خُدا کے پروگرام نے کیسا کام کیا۔ کہ دوسری قوموں کے ساتھ مقصد کے ساتھ اور قوم اسرائیل کے ساتھ کسی حد تک کام کرے گا۔ کہ قوموں میں سے چناؤ دیکھا اور سُنا جائے گا۔ وہ ہمارے سمجھے جانے کے قابل ہے، اور ہمیں اِس کو داد دینی چاہیے۔ ہمیں اِس سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔

جڑ اور شاخیں

رومیوں 11 باب آیت نمبر 16 کہتی ہے، ''جب نذر کا پہلا پیڑا پاک ٹھہرا تو سارا گوندھا ہُوا آٹا بھی پاک ہے۔'' میں نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ اصل متن جو کنگ جیمز کے ترجمے سے لیا گیا ہے، کی آیت یہ نہیں کہتی۔'' اگر نذر کا پہلا پیڑا پاک ٹھہرا'' لیکن وہ کہتی ہے'' اب اگر نذر کا پیڑا پاک ٹھہرا'' یہاں پر لفظ ''for'' کا مطلب'' اب'' ہونا چاہیے تھا۔ یونانی میں، یہ لفظ ''now'' یعنی'' اب'' ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا لفظ ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ میں ضرورت سے بڑھ کر اِس کی وضاحت کروں۔ یہ زمین کو ہلا دینے والی نہیں ہے۔ حقیقت میں یہ کسی چیز کو تبدیل بھی نہیں کرتی۔ میرے اِس نقطہ کی نشاندہی کی وجہ یہ ہے کہ یہ اُس اثر کو رکھتی ہے آیت نمبر 16 ایک اُس بات کا اختتامی خیال رکھتی ہے جو آیت نمبر 15 میں اٹھایا گیا ہے۔ جو یہ نہیں ہے۔ آیت نمبر 16 کو سمجھنے کی کوشش میں یہ متن الجھ جاتا ہے۔ اِس میں کیا کہا جا رہا ہے۔'' اب اگر نذر کا پیڑا پاک ٹھہرا'' تو سارا گوندھا ہوا آٹا بھی پاک ہے: جب جڑ پاک ہے ڈالیاں بھی ایسی ہی رہیں۔'' اِس کا مطلب ہے کہ یسوع مسیح نئے عہد نامہ میں، کلیسیاء میں، خُدا کی ادشاہی میں، اور نئی مخلصی میں جڑ ہے۔ یسوع مسیح وہ ہے کہ جس میں وہ پھلتی پھولتی ہیں۔ وہ کلیسیاء کا سر ہے وہ کلیسیاء کی بنیاد ہے۔ وہ کلیسیاء کو زندگی دینے کا ماخذ ہے۔ اور گراوٹ سے انسان کا راستباز حالت میں آنا خُدا کے ابدی کام کا حصّہ اور خُدا کے پروگرام کا حصّہ ہے۔ یہ کام اپنے آپ میں مقصد نہیں ہے۔ اپنے عمل میں انسان کا خُدا کے ساتھ ملاپ بھی کام کا حصّہ ہے۔ اِس دُنیا میں صرف کام کو مکمل کرنا ہی خُدا کی منشا نہیں ہے۔ چاہے یہ پاک ہے یا ناپاک ہے۔ یا یہ قابلِ قبول ذریعہ ہے یا ناقابلِ قبول۔ جیسے کہ ہم کسی جگہ پر بڑی دیر تک کام کرتے رہے ہوں، یہ قابلِ قبول ہے۔ نہیں، تم دیکھتے ہو، یہ گمراہ

ہونے والے فانی کی ذہنیت ہے۔ خُدا کی بادشاہت میں خاتمہ کے ذریعے کے بارے میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ خُدا کی بادشاہی میں خاتمہ اور ذریعہ ایک ہی چیز ہے۔ تم کہتے ہو، اب ایک منٹ کے لیے انتظار کرو۔ تم نے صرف یہ کہا کہ مقدس پولوس کے استعمال میں کون سا ذرائع قابلِ قبول تھے۔۔ اگر اُس کا مقصد کچھ لوگوں کو بتانا تھا۔ اچھا، تمہارا اپنے آپ کو ایک لائین پر لانے کی سوچ یا ہر راستباز اور قابلِ قبول ذریعہ کا استعمال، یہ سچ ہے؛ لیکن کچھ بھی ناپاک یا کمتری خُدا کی بادشاہی یا اُس کے کام میں قابلِ استعمال نہیں ہے۔ یہاں پر جس نقطہ کو ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ پرانے عہد کے تحت کچھ لوگوں نے خُدا کے کام کو استعمال کیا۔ وہ مقدس اور راستباز نہیں تھے۔ پرانے عہد کے تحت خُدا نے قوم کو الگ کر کے رکھا تھا۔ لیکن کچھ افراد جو فوج میں لڑے اور اسرائیل میں عہدے دار رہے اور اِس محدود اور دخل اندازی کرنے والے دور میں خُدا کے کام کو وقت میں مکمل کیا وہ پاک نہ تھے۔ تاہم، نئے عہد کے تحت، یہ اِس طرح نہیں ہو سکتا۔ کوئی جو پاک نہیں ہے وہ خُدا کی بادشاہت کے کام میں ملوث نہیں ہو سکتا۔ یسوع مسیح نے ناپاکی کو برداشت نہیں کیا۔ ’’ اب اگر نذر کا پیڑا پاک ٹھہرا (یسوع مسیح بطور نذر کا پیڑا)، تو سارا گوندھا ہوا آٹا بھی پاک ہے: جب جڑ پاک ہے ڈالیاں بھی ایسی ہی رہیں۔‘‘

ہر کوئی جو خُدا کے کام میں، گواہی میں، خُدا کی بادشاہت کے کام میں اور اِس کی موجودہ کاروائی میں استعمال ہوا ہے وہ پاک ہو سکتا ہے۔ یہ صرف بات چیت سے، دوبارہ پیدا ہونے کے ذریعے سے، یسوع مسیح میں ایمان سے، نئی فطرت سے اور یسوع مسیح میں نیا شخص بننے سے آسکتی ہے۔ پس اگر غیر قوموں میں کوئی شخص استعمال ہوتا ہے، تو یسوع مسیح پر ایمان سے خُدا کے پاس ضرور آنا چاہیے۔ لیکن، اگر کوئی یہودی دُنیا میں سے استعمال ہوتا ہے۔ اُسے بھی اُسے طریقے سے آنا چاہیے۔ تم دیکھتے ہو، در حقیقت خُدا بڑی سادگی کے ساتھ پرانی حالت پر چھوڑ سکتا تھا۔ اگر اُس نے یہ کیا، پھر ہر شخص جو آج اسرائیلی ہے اُسے سہولت ہوتی، جیسا کہ پرانی حالت میں ہوتا تھا۔ پھر یہ سب کچھ واپس ہو جاتا۔ وہ سب جو تمہارے پاس قدرتی پیدا شُدہ اسرائیلی، کے طور پر تھا، لوگوں کا حصّہ ہوتے ہوئے تھا۔ تاہم بہت سی کمتر اور غمزدہ چیزیں پرانے انتظام کا نتیجہ تھیں۔ کیونکہ قوم کے لوگ

پاک نہ تھے۔ یہ بات اُن کے بادشاہوں، اُن کے نبیوں اور اُن کے مذہبی راہنماؤں پر لاگو ہوتی ہے۔ وہ دوبارہ خُدا سے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اُن کی پرانی انسانی فطرت تھی، اور بائبل نے یہ بار بار کہا ہے کہ پرانا عہد ناکام تھا۔ شریعت ناکام تھی کیونکہ یہ جسم کی وجہ سے کمزور تھی۔

اب اگر اسرائیلی خُدا کی طرف واپس آتے ہیں اور خُدا کے شخص کے طور پر بحال ہوتے ہیں، تو پرانی حالت نہیں رہے گی۔ انہوں نے شروع کرنے کے لیے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا، اور اسی وجہ سے یہ خارج کیا ہوا تھا۔ اُسے یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلہ سے ضرور خُدا کی طرف واپس آنا چاہیے۔ یہی ہے جو اسرائیلیوں نے نہیں کیا۔ یہی ہے جو قوم کا مطلب ہے جب اُس نے بذاتِ خود رسواء کن، تاریخی اعلان کیا: " اِس آدمی کو ہم سے دور کر ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہم پر حکومت کرے۔" پینطُس پلاطُس نے کہا، " میں اِس کے ساتھ کیا کروں یہ ایک راستباز شخص ہے۔" سب لوگوں نے کہا، "اِس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر۔ اِس سے چھٹکارہ پانے کے لیے ہم یہ ذمہ داری لیتے ہیں۔ ہم اِس کو، اِس کی سچائی کو اور اِس کی بادشاہت کو نہیں چاہتے۔" تم دیکھتے ہو، انہوں نے ثابت کہ اُن کی خود ساختہ راستباز حالت، جہاں تک پرانے عہد کے وجود کا تعلق، وہ اُن کو خُداوند یسوع مسیح کو قبول کرنے اور اُن کے دِل کے اندر راستبازی سے انکار کرتا ہے۔ وہ یہ تسلیم نہیں کرتے کہ اُنہیں اِس کی ضرورت ہے۔ در حقیقت پرانے عہد کا دعویٰ، جس کے ذریعے سے خُدا نے اُن کو چنا، اُن کا بندھن ہے۔ اِس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ اپنے دِلوں میں مسیح کے پاس آتے ہیں۔ اور تبدیلی اور نئی پیدائش کے بغیر اُن کے اعمال ممکن نہیں تھے۔ لیکن اب اگر نئے عہد نامہ کی تبلیغ سے وہ خُدا کے پاس واپس آتے ہیں۔ اور اگر انجیل کی تبلیغ کے ذریعے سے وہ توبہ کرتے ہیں اور یسوع مسیح کو قبول کرتے ہیں۔ تو وہ پاک ہوں گے۔ پھر وہ خُدا کے کام میں واپس آجائیں گے۔

لیکن اگر بعض ڈالیاں توڑی گئیں اور تُو جنگلی زَیتُون ہو کر اُن کی جگہ پیوند ہُوا اور زَیتُون کی روغن دار جڑ میں شریک ہو گیا۔ تو تُو اُن ڈالیوں کے مُقابلہ میں فخر نہ کر اور اگر فخر کرے گا تو جان رکھ کہ تُو جڑ کو نہیں بلکہ جڑ تجھ کو سنبھالتی ہے۔

زیتون کا درخت

اب ہم درخت کے بارے میں بات کر رہے ہیں، زیتون کے درخت ، جڑ، ڈالیوں اور پتوں کے متعلق؛اور یہ کرنے کے سلسلے میں ، آئیں مجھے اِس درخت کے متعلق کچھ وضاحت کرنے دیں۔ یہ درخت اِس دُنیا میں گواہی یا خُدا کا گواہ ہے: خُدا کا پھل لانے کا ذریعہ۔ اور کیونکہ ہم اُس کے متعلق بات کر رہے ہیں، ہم اُن کے متعلق بات کر رہے ہیں جو خُدا کی بادشاہت میں شامل ہیں۔ یہ بات چیت اُن کے لیے نہیں ہے جو نجات کی سوچ کے مطابق خُدا کے فرزند ہیں، لیکن وہ جو اِس دُنیا میں خُدا کے گواہ ہوں گے۔ جہاں تک ہم اِس دُنیا میں خُدا کی گواہی اور گواہ کی بات کر رہے ہیں، ہم ضرور پہچان بناتے ہیں اور کہتے ہیں ہم صرف اُن کی بات کر رہے ہیں جو خُدا کے لوگوں کے درمیان وفادار ہیں۔ جیسے کہ پرانے دِنوں میں بے وفائی لوگوں میں اِس درخت سے نکلنے کا نتیجہ تھی، پس نئ مخلصی میں بے وفائی کا نتیجہ بھی ایسا ہی ہے۔

زیتون کے درخت میں کیا علامت ہے؟

آئیں پہلے اِس زیتون کے درخت کی علامت کیا نہیں ہے کی وضاحت کریں۔ یہ قوم اسرائیل کی بات نہیں ہے۔ اِس کو کہنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ لیکن سب سے سادہ بات اِس باب میں سکھائی گئی ہے۔ اگر یہ قوم اسرائیل کی بات کر رہا تھا، پھر تم اور میں، اگر ہم غیر قوم ہیں، ہم موجودہ وقت میں اِس درخت میں سے نہیں ہو سکتے۔ کیا ہو سکتے ہیں؟ ایمان کے ذریعے سے یسوع مسیح کی طرف آئیں یقینی طور پر ہمیں قوم اسرائیل اور پرانے عہد کا حصّہ نہیں بناتا۔ لیکن اِس نقطہ پر اُن کے لیے اُلجھنیں غیر ضروری ہیں جو سچائی کی تلاش کرتے ہیں، کیونکہ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ زیتون کے درخت کی علامت کیا ہے۔ کلیسیاء روشنی ہے جو اِس دُنیا کے اندھیرے میں روشنی کی طرح چمکتی ہے۔ جب تک اندھیرا ختم نہیں ہو جاتا، اور ابدی دِن طلوع نہیں ہو جاتا۔ ہمارے چراغوں کے لیے تیل روح القدس ہے، جو یسوع مسیح، ہمارے چراغدان کے ذریعے سے ہمارا وکیل ہے۔ چراغدان کا یہی مطلب تھا جو خالی تھا اور جس کے پاس زیتون کا تیل (روح القدس کی علامت) ہے جس نے سات چراغوں کو بھرا۔

نبی نے کہا ہے کہ " اُس دِن" اُس کے قدم زیتون کے پہاڑ پر ٹکے ہونے چاہییے۔ جہاں تک قومی تکمیل کی بات ہے، یسوع مسیح، جب وہ اِس دُنیا میں تھے جسمانی طور پر آدمی تھے، انہوں نے حرف بہ حرف اپنے اعمال سے اِس کو سینکڑوں، شاید ہزاروں مرتبہ پورا کیا۔ وہ زیتون کے پہاڑ پر سویا۔ اُس نے زیتون کے پہاڑ پر دُعا کی۔ وہ نیچے دیئے ہوئے منظر کا مشاہدہ کرنے کے لیے زیتونوں کے پہاڑ پر گیا۔ اُس نے زیتون کے پہاڑ پر تعلیم دی۔ اُس نے مشہور پہاڑی واعظ زیتون کے پہاڑ پر دیا۔ خداوند یسوع مسیح یا کسی بھی دوسرے شخص کے لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ بدنی طور پر مزید کچھ کرے یا نبوت کو حرف بہ حرف پورا کرے جیسا کہ اُس نے کیا۔ وہ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑ کے لیے وعدوں کی تکمیل کے لیے آیا۔ جو خُدا نے پرانے عہد کے غیر مؤثر ہونے سے پہلے کیا۔ (رومیوں 15:8)۔ یہ (دانی ایل 9:25-27) کے مطابق ہے: **"پس تُو معلوم کر اور سمجھ لے کہ یروشلیم کی بحالی اور تعمیر کا حکم صادِر ہونے سے ممسُوح فرمانروا تک سات ہفتے اور باسٹھ ہفتے ہوں گے۔ تب پھر بازار تعمیر کئے جائیں گے اور فِصیل بنائی جائے گی مگر مُصِیبت کے ایام میں۔ اور باسٹھ ہفتوں کے بعد وہ ممسُوح قتل کیا جائے گا اور اُس کا کچھ نہ رہے گا اور ایک بادشاہ آئے گا جِس کے لوگ شہر اور مقدس کو مِسمار کریں گے اور اُس کا انجام گویا طُوفان کے ساتھ ہو گا اور آخِر تک لڑائی رہے گی۔ بربادی مقرر ہو چکی ہے۔ اور وہ ایک ہفتہ کے لئے بُہتوں سے عہد قائم کرے گا اور نِصف ہفتہ میں ذبیحہ اور ہدیہ موقُوف کرے گا اور فصیلوں پر اُجاڑنے والی مکرُوہات رکھی جائیں گی یہاں تک کہ بربادی کمال کو پُہنچ جائے گی اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اُس اُجاڑنے والے پر واقع ہو گی۔"** کچھ بڑی منفرد اقوام اور متضاد من موجی چال چلن، شہزادہ، اور اِن تین آیات میں جو مسیحا ہے اور وہ ہی صرف شہزادہ ہے۔ اُس کا پہلا فرض، جب وہ زمین پر آیا، اُس کا اپنے آپ کو قوم کے سامنے پیش کرنا تھا۔ اور پرانے عہد کو پورا کرنا تھا یہ زمین پر اُن کے کام کا حصّہ تھا۔ اُس نے وہ کیا اور اُن کو ہفتہ کے درمیان میں الگ کر دیا، جیسی کہ دانی ایل نے اُن کی عروج پر پہنچی ہوئی کراہیت کی وجہ سے پیشنگوئی کی۔ جو سب کاموں میں مکروہ کام تھا — پُر جلال کی مصلوبیت۔ مسیحی صہونیت

اِس بات پر یقین رکھتی ہے کہ دانی ایل 9:25-27 میں ممسوح شہزادہ کسی نہ کسی طرح مخالفِ مسیح ہے۔

میرے لیے یہ بہت بڑی اُلجھن ہے، جو تھوڑا زیادہ میرے متعلق ہے۔ بائبل میں جو مسیحا کے متعلق پیشنگوئیوں میں ایک عظیم پیشنگوئی ہے اور، فرقہ وارانہ تعصبات کی حفاظت، ''مخالفِ مسیح'' کے لیے اسے نکالنا، ایک خطرناک چیز سب سے بہتر ہے۔ بہر صورت، خُداوند یسوع مسیح کا کام شیطان کو نکالنا تھا۔ کہ مرقس 3:22,29 کی لعنت ملامت کو بلانا ہے۔ ضمانت کے لیے اِس پیراگراف میں کچھ بھی یقینی نہیں ہے۔ جو کہ نتیجے کے لیے مجبور کرے کہ یہ ایک عام سی تشریح ہے جو تعلیم کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔ اِس طرح کی بہت بڑی خیالی چھلانگ کے بغیر جس کو بائبل کی طرف سے کوئی مدد نہیں ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے سنجیدہ اور پرہیزگار لوگ اِس پیراگراف کے بارے میں بہت محتاط رہنا چاہتے ہیں۔ جہاں پر ممسوح شہزادے کے متعلق بڑے واضح انداز میں تشریح کی گئی ہے۔

لیکن پیغمبرانہ، ابدی وعدے کے عہد کا مطلب یہ ہے کہ خُدا کی قدوسیت کا پہاڑ زیتون کے پہاڑ کو کہا جاتا ہے۔ زیتون کا تیل شخص (یسوع) کی اور روح القدس کی علامت ہے۔ ہماری قوت کا ذریعہ روح القدس ہے، جس میں پیدائش سے لے کر مکاشفہ تک صرف زیتون کا تیل ہی ہے۔ روح القدس کی خدمت یہ نہ صرف ہماری زندگیوں کی آگ کے لیے جلنے کا کام دیتا ہے بلکہ اِس دُنیا میں انسان کی کمزوریوں سے شفاء دیتا ہے۔ یہ وہ اُن کے لیے کرتا ہے جو اِس تیل کو گواہی اور یسوع کے گواہ کے طور پر خدمت کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ یسوع مسیح کلیسیاء کی کاروائیوں کو ضبط میں لاتا ہے۔ وہ کلیسیاء کا سر ہے، اور وہ اپنے ہاتھ سے سات کلیسیاؤں کے فرشتوں کو قابو میں رکھتا ہے۔ سات کلیسیاؤں کے فرشتے یسوع مسیح کے انسانی پیغامبر ہیں جو دُنیا کے لیے، چرچ کے ذریعے سے خادم ہیں۔ وہ یسوع مسیح کی ہدایات کے مطابق خُدا کے پروگرام کو خُدا کی قوت اور خُدا کے مقصد کو سرانجام دیتے ہیں۔ یہ دو گواہ ہیں— یسوع مسیح اور اُس کی کلیسیاء سچے گواہ ہیں۔ یہ زیتون

کے درخت کا مطلب ہے اور اِس وجہ سے اِس دُنیا میں خُدا کا گواہ زیتون کا درخت کہلاتا ہے۔ فرض سے کوتاہی بادشاہی کے کام سے نکلنے کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔

قدرتی پیدائش اور روحانی پیدائش میں فرق

اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شخص جو خُدا کی بادشاہی کے کام سے نکالا گیا ہو اُس کی حالت قوم اسرائیل کی طرح کی ہو۔ جب یہ خُدا کے کام سے نکال دیئے گئے تھے۔ عہد تبدیل کر دیا گیا ہے، اور انسان کے اِس کام میں شامل ہونے کی وجہ سے خُدا کے خاندان میں پیدا ہونا ضرور ہے۔ زیتون کا درخت اور اُس کی ڈالیاں (اور اُس سے باہر سرگرمی جس سے وہ نکالے گئے ہیں۔ اور جس میں وہ پیوند کیے گئے تھے اُس میں واپسی) یہ خُدا کے گواہ کے حوالے ہیں۔ اِس دُنیا میں یہ اُس کی اور اُس کے کام کی گواہی ہے۔ یہ بات اپنے ذہن میں رکھیں جیسے کہ ہم اِس موضوع پر دھیان دیتے ہیں اور اِس کے ساتھ چلتے ہیں۔

فضل کا خداوند

مقدس پولوس کہتا ہے خُدا وہ ہے جو یہ پیوند کر رہا ہے یا قلم لگا رہا ہے۔ اُس نے قوم اسرائیل کو الگ کر دیا ہے۔ اُس نے عہد کو تبدیل کر دیا ہے۔ اُس نے نیا عہد قائم کر دیا ہے، اور اُس نے اپنا اعلان زمین کی تمام اقوام کے لیے کر دیا ہے:

" تم غیر اقوام، ایمان کے ذریعے سے، درخت میں پیوند کر دی گئی ہو، تو اِس بات کو اپنے لیے فخر یا خود ساختہ راستبازی خیال نہ کرو۔ یہ یسوع مسیح، اور اُس کے فضل کے وسیلہ سے ہوا ہے۔ تم جڑ کو نہیں سنبھالتے ہو۔ اپنے آپ کو یہ سوچنے اور کہنے کہ اجازت نہ دو: " دیکھو ہم نے کیا کیا ہے۔"

بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ اِس طرح نہ سوچو۔ ہم حلیم اور احسان مند ہیں۔ ہمارا رویہ اِس طرح کا ہونا چاہیے، " دیکھو یسوع مسیح نے کیا کیا۔ دیکھو خُدا کے فضل نے کیا کیا ہے۔ دیکھو صلیب نے کیا حاصل کیا ہے۔ ہمیں یہ استحقاق حاصل ہوا ہے — ہم وہ ہیں جنہیں کوئی حق حاصل نہ تھا۔ ہمیں خُدا کے خاندان میں داخل ہونے کا حق مل گیا ہے۔ ہم اُس کے کام میں استعمال ہونے کے لیے

اُس کی محبت میں قبول کر لیے گئے ہیں۔ خُدا اور اُس کی بھلائی کیا ہی خوبصورت تحفہ ہے جو ہمیں دیا گیا ہے۔''

مقدس یوحنا نے کہا ہے، '' دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی ہے کہ ہم خُدا کے فرزند کہلائے۔'' یہ وہ کچھ نہیں ہے کہ جس کے ہم حقدار تھے۔ ہمیں یہ ابتدائی سوچ اپنے ذہن میں رکھنی چاہیے۔ یہ خُدا کی بھلائی ہے یہ ہماری بھلائی نہیں ہے۔ یہ خُدا کا فضل اور رحم ہے جس نے اِس کام میں شامل ہونا ہمارے لیے ممکن کیا ہے۔ اور یہ اِس دُنیا میں خُدا کا گواہ ہے۔

ہمارے رومیوں کے پیرا گراف کے تسلسل کے ساتھ، مقدس پولوس نمایاں پن کو تلاش کرتے ہیں کہ خُدا نے فطری اسرائیل کو الگ کر دیا ہے۔ اور پرانے عہد کے تحت اُن کی پسندیدہ پوزیشن کو ختم کر دیا۔ یہ اُن کی یسوع مسیح، ابدی زندگی اور ایمان کے ذریعے سے راستبازی کے لیے فوری اور عظیم ضرورت کو ظاہر کرنے کے سلسلے میں تھا۔ مقدس پولوس توجہ دیتا ہے کہ غیر اقوام قدرتی طور پر خُدا کے لوگ نہیں ہیں۔ صرف اتنا کہنا ہے، یہ وہ لوگ نہیں جو خُدا کی پیروی کرتے ہیں اور جنہیں اُس کی کاروائی میں اور اُس کے پرانے عہد کے تحت سچائی میں دلچسپی ہے۔ یہ وہی نہیں جو نئے عہد نامہ کے ذریعے سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور ایمان کے ذریعے سے راستبازی ڈھونڈتے ہیں۔ یہاں بلاوہ اُن کے حصّہ کی سمجھ کے لیے ہے جو یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے خُدا کے پاس آتے ہیں۔ اور خُدا کے خاندان میں اپنی حالت میں خود ساختہ راستباز نہیں بنتے۔ یہ بروقت بات چیت ہے۔ یہ خُدا کے لوگوں کے درمیان بڑا عظیم اور بامعنی برتاؤ ہے یہ آج کے خُدا کے لوگوں کی مغرور اور خود ساختہ راستباز بننے، اپنی اہمیت کا احساس، اور باقی دُنیا میں اپنی ناک کو دیکھنے کی خصوصیت بھی ہے۔

جب لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ یسوع مسیح پر ایمان سے خُدا کے فرزند ہیں اور اُنہیں یہ سہولت حاصل ہے، اور امارت کی عظیم سوچ کے رحجان کا احساس ہے۔ وہ کچھ حقیقی وجہ کو محسوس کرتے ہیں کہ جو وہ اپنے اندرونی کردار اور بھلائی میں کرتے ہیں۔ خُدا آگے بڑھا، اُن کو گلے لگایا، اور اُن کو مان لیا۔ یہ اُن کے اپنے اور دوسرے کے رویوں میں ظاہر ہونے کے طرف دھیان دیتا ہے۔

رسول کہتاہے کوئی بھی اِس طرح کا غیر حقیقی اندازہ— کوئی بھی اِس طرح کی خود ساختہ راستباز قوم کسی بھی غیر قوم مسیحی کے ذہن میں اُبھرنی نہیں چاہیے۔ خُدا نے ہمیں نجات دی ہے کیونکہ ہمیں ضرورت ہے اور یہ اُس کی بھلائی کی وجہ تھی۔ عاجزی سے، غیر قوم نے محسوس کیا کہ زمانوں سے خُدا کی کاروائی کا حصّہ ہونے، جیسے کہ اسرائیل کی قوم ہے، یہ سہولت نہیں دی گئی۔ انہوں نے شکریہ کے ساتھ یہ موقع پکڑ لیا جب یہ اُن کے سامنے آیا۔

اسرائیلی درخت سے کیوں کاٹ دیئے گئے؟

ہر وہ شخص جو شروع سے (رومیوں کے باب 9 کی ابتداء سے) اِس بات چیت کا پیچھا کر رہا ہے اُسے اختتام کی طرف خوش آمدید کہا جا سکتا ہے کہ خُدا کی الٰہی مرضی اور منصوبے جس میں اصل ڈالیوں کو کاٹا گیا تاکہ ہم اُس میں پیوند ہو سکیں۔ مقدس پولوس کچھ غیر قوموں کو یہ بات کہتے ہوئے سُنتا ہے کہ: "**پَس تُو کہے گا کہ ڈالیاں اِس لئے توڑی گئیں کہ میں پیوند ہو جاؤں۔**" رسول اِس حقیقت سے انکار نہیں کرتا، لیکن ہمیں انسان اور اُس کی آزاد مرضی کو نظر انداز نہیں کرتا چاہیے۔ خُدا نے اسرائیلیوں کو دور رکھا۔ اُن کی خود ساختہ راستبازی اور بے اعتقادی کی وجہ ہے۔ اُن کی برکتیں اور اُن کی سہولتیں سب اُن کے سروں سے اُتر گیا اور اُن کے مغروری کا اور اُن کی حالت کی مکمل غیر حقیقت کا سبب بنا۔ غیر قومیں اِس میں پیوند کی گئیں دوسری طرف، اُن کی انکساری اور گناہگار حالت کی آگاہی اور ایمان کے ذریعے سے نجات کی ضرورت کی وجہ سے اور مکمل طور پر، غیر قومی دُنیا اپنی سچائی اور عظیم پیشکش کی وجہ سے حلیم تھی۔

غیر قومی مسیحیوں کا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟

اب، صدیاں گزرنے کے ساتھ، اگر ہم اسرائیل کی طرح خوفزدہ ہونے اور حیران ہونے کی وجہ سے خود ساختہ راستباز بن گئے ہیں، خُدا ہم سے کیا کر سکتا ہے۔ جواب یہاں پر بہت واضح ہے۔ "**کیونکہ جب خُدا نے اصلی ڈالیوں کو نہ چھوڑا تو تجھ کو بھی نہ چھوڑیگا۔**" ہم سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ نئے عہد نامہ میں، یعنی، نئے عہد نامہ کی کاروائی، خُدا کسی قوم سے دوسری قوم کی نسبت تعصب نہیں رکھتا، اور یہ بالکل سچ ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ دُنیا کے پہلے سے جب خُدا نے اپنا

منصوبہ بنایا اُس میں دُنیا کی تمام اقوام کی شمولیت تھی۔ یسوع مسیح کے نئے عہد میں کچھ بھی ایسا نہیں تھا جو مکمل طور پر یہودی تھا۔ لیکن دونوں طرف سے کاٹنے والی تلوار: اِس کا مطلب ہے کہ خُدا کے منصوبے میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جو مکمل طور پر غیر اقوام کے لیے تھا۔

اگر یہودی کے پاس اُن کی سہولت کے سبب سے خود ساختہ راستباز بننے کی کوئی بھی وجہ نہ تھی۔ نا کہ نئے عہد نامہ میں اُن کے خُدا کے فرزند ہونے کے سبب سے۔ خُدا غیر اقوام مسیحی لوگوں کو اپنے پروگرام میں اور اپنی بادشاہی کے کام میں استعمال کے جاری رکھنے کے لیے مجبور نہیں تھا۔ جیسا کہ وہ اسرائیل کے پرانے عہد کے تحت استعمال کو جاری رکھنے کے لیے تھا۔

بونے اور کاٹنے کا سادہ اصول

تم کہتے ہو، اچھا اب، ایک منٹ کے لیے انتظار کریں۔ یہی کچھ الٰہیاتی گہرائی میں ہو جاتا ہے۔ جو زمانوں سے عظیم الٰہیاتی ذہنوں میں جانچا نہیں گیا۔ اچھا میں تمام پہلوؤں اور چناؤ کے تصورات اور تمام فرمانروائی کے ساتھ اب کوشش نہیں کر رہا ہوں۔ میں اُس چیز کی صرف سادگی کے ساتھ یہ نشاندہی کر رہا ہوں جو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ "پس مغرور نہ ہو بلکہ خوف کر۔ کیونکہ جب خُدا نے اصلی ڈالیوں کو نہ چھوڑا تو تجھ کو بھی نہ چھوڑیگا۔" (رومیوں 11:20-21) ہم یہاں پر تمام بہت بڑے الٰہیاتی معاملات کے ساتھ کُشتی لڑنے کی کوشش نہیں کر رہے۔ جنہوں نے ابدی سلامتی سے گھیرا ہوا ہے۔ لیکن اِس دُنیا میں خُدا کی گواہی کے استعمال کے سلسلے میں ہم پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں — خُدا کے لوگ خُدا کا کام کر رہے ہیں — وارننگ بڑی واضح ہے۔ اگر خُدا نے اصلی ڈالیوں کو نہ چھوڑا تو وہ مجبور نہیں ہے کہ جو پیوند کیا گیا ہے اُسے چھوڑے۔

جب سلیمان نبی کو یہ لکھنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا، تو اُس نے خُدا کا رویہ لوگوں کے کردار کے لیے اُٹھایا۔ یہ انسان کے اپنے اور اپنے پڑوسی کے متعلق سوچوں سے متعلق تھا۔ اُس نے امثال 16:6-18 میں کہا ہے: **"چھ چیزیں ہیں جن سے خُداوند کو نفرت ہے۔۔۔۔ سات ہیں جن سے اُسے کراہیت ہے۔ اونچی آنکھیں۔ جھوٹی زبان۔ بے گناہ کا خُون بہانے والے ہاتھ۔ بُرے منصوبے باندھنے والا دِل۔ شرارت کے لئے تیز رَو پاؤں۔ جھوٹا گواہ جو دروغ گوئی کرتا ہے۔ اور جو**

بھائیوں میں نِفاق ڈالتا ہے۔" خُدا مغروری اور خود ساختہ راستبازی سے نفرت کرتا ہے۔ ہم یہ سمجھنے کی طرف مائل ہیں۔ کیونکہ خُدا رویّوں کی پرواہ نہیں کرتا؛ وہ کردار کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ الہیاتی حالت کی پرواہ کرتا ہے۔ وہ بشارت اور اِس طرح کی باتوں کی پرواہ کرتا ہے۔ بے شک، خُدا الہیاتی حالت کی پرواہ کرتا ہے اور بشارتی کام کی پرواہ کرتا ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اِس بات کی نشاندہی کروں کہ خُدا سب سے زیادہ دلچسپی ہمارے کردار میں رکھتا ہے اور اُس کا تعلق ہمارے کردار سے ہے۔ جو ہم تصور کر سکتے ہیں۔ خُدا کا لوگوں سے اپنے بچوں کی طرح کا برتاؤ ہے۔ یہ رومیوں اور بائبل کے دوسرے حوالوں کے مطالعہ میں واضح ہے۔ کہ اُس کی کوشش ہمیں خُداوند یسوع مسیح کے ہمشکل بناتی ہے۔ خُدا کے سلوک کا مرکز انفرادی طور پر کردار ہے جو بہت اہم ہے۔ خود پرستانہ راستبازی اور تکبر، دوسروں کو دیکھنا اور خود بخود امیری کے تصورات، خُدا کی بچوں کی کسی بھی مختلف حالت کے لیے۔ یہ رویے نحوستوں، کسی کی انفرادی زندگی میں منفی باتوں اور اُس کے خُدا کے ساتھ رشتے کی پیشن گوئی کرنا ہے۔ ہمیں اِس بارے میں اطلاع دی جانی چاہیے۔ ہمیں اِس بارے میں واضح ہونا چاہیے۔

رومیوں 22:11 پَس خُدا کی مہربانی اور سختی کو دیکھ۔ سختی اُن پر جو گر گئے ہیں اور خُدا کی مہربانی تجھ پر بشرطیکہ تو اُس مہربانی پر قائم رہے ورنہ تُو بھی کاٹ ڈالا جائے گا۔

رومیوں 23:11 اور بھی اگر بے ایمان نہ رہیں تو پیوَند کئے جائیں گے کیُونکہ خُدا اُنہیں پیوَند کر کے بحال کرنے پر قادِر ہے۔

رومیوں 24:11 اِس لئے کہ جب تُو زَیتُون کے اُس دَرخت سے کٹ کر جِس کی اصل جنگلی ہے اصل کے برخِلاف اچھے زَیتُون میں پیوَند ہو گیا تو وہ جو اصل ڈالیاں ہیں اپنے زَیتُون میں ضرُور ہی پیوَند ہو جائے گی۔

یہ لازمی ہے کہ پیوند کیے جانے کے متعلق اور زیتون کے درخت سے توڑے جانے کے متعلق، اِس سے پہلے ہم پریشان ہوں اور کوئی تکلیف دہ اختتامیہ میں ملوث ہوں ہم کوئی واضح نقطہ قائم کریں۔ اسرائیل پرانے عہد کے تحت، قدرتی سوچ میں، صرف قومی لحاظ سے وہ صرف خُدا کے

لوگ تھے، بطور انفرادی سمجھ، خُدا کے سامنے اُنہیں کوئی روحانی سمجھ نہیں تھی۔ یہ صرف بات کر رہا ہے، اب، شریعت کے عہد سے قدرتی تخم کے لحاظ سے جو خُدا کے بچے ہیں۔ اُن دِنوں میں جو عطا کیا گیا تھا، ایمان کے ذریعے سے وعدے کے فرزند۔ اُن میں سے کچھ اسرائیلی تھے اور کچھ نہیں تھے۔ لیکن ہم اُن کے متعلق بات نہیں کر رہے تھے۔ مقدس پولوس ابرہام کی اولاد کے خون اور گوشت کے متعلق بات کر رہا ہے، لیکن جو غیر ایمان یافتہ تھے۔ جب یہ اپنے مذہبی غرور اور خود ساختہ راستبازایمان کی وجہ سے کاٹ ڈالے گئے، وہ سب کچھ باقی نہ بچا۔ جو کبھی خُدا کے فرزند ہوتے ہوئے اُن کے پاس تھا۔ یہ لوگ اِس دُنیا میں اپنی قومیت کی وجہ سے خُدا کی گواہی، اُس کی نمائندگی کے لیے استعمال ہوئے تھے۔ جب مسیح نے اُن کے گھر کو اجاڑ دیا۔ اور اِس قوم کو کاٹ دیا گیا۔ تو اُن لوگوں کے پاس کچھ نہ بچا۔ پرانے عہد کے ماتحت خُدا کے بچے ہوتے ہوئے یہ مشکل کا حصّہ تھا۔ یہ صرف تمہیں اُس وقت تک فائدہ دے سکتا ہے جب تک زندہ ہو۔ یہ ابدی اُمید اور وراثت ہے۔

پاکیزگی کا عمل — جدید مسیحت میں یہ تعلیم کھو گئی ہے

سچے اسرائیل کے ساتھ، نئے عہد کے تحت، یہ مختلف ہے۔ اِس دُنیا میں خُدا کے کام، اُس کی گواہی کا حصّہ ہوتے ہوئے ہمیں لازمی طور پر جسمانی اور روحانی طور پر یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہوئے اُس کے ابدی فرزند ہوتے ہوئے دوبارہ پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ ایک شخص جسمانی ہو سکتا ہے اِس بات کو ایک طرف رکھ دیا جائے جہاں تک یسوع مسیح کے اِس دُنیا میں کسی کام کے ہونے تک جیسا کہ عبرانیوں 13:12 میں تنبیہ کی جاتی ہے (یہ آج کے خُدا کی بچوں کے لیے بڑے افسوس کے ساتھ سچ ہے)۔ یہاں تک، وہ اِس طرح کی حالت میں نہیں ہے جس طرح اسرائیلی جو کاٹ دیئے گئے جب پرانا عہد ختم کر دیا گیا۔

اگر اسرائیلی کو واپس دوبارہ درخت میں پیوند کیا جائے اور اِس دُنیا میں دوبارہ خُدا کے گواہ کے طور استعمال کیا جائے تو وہ دوبارہ اُس حالت میں کبھی بھی نہیں جا سکے گا جو اُسے حاصل تھی۔ اب اِس طرح کی کوئی حالت نہیں ہے۔ خُدا نے اِس طرح کے تمام کالعدم چیزیں بنائیں۔ اور

اُس نے وہ سب کچھ کیا جو غیر قومیں کرتی ہیں — نئی پیدائش کے ذریعے سے، اور یسوع مسیح پر ایمان کے ذریعے سے۔ یہی یسوع مسیح نے نیکودیمس کو بتایا تھا۔ جب تک وہ دوبارہ سے پیدا نہیں ہو جاتا وہ خُدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ دوبارہ پیوند ہونے سے، پھر، اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اسرائیل واپس اپنا مقام حاصل کر لے گا۔ کیا بھلائی کو پورا کریں گے؟ یہ کاملیت شروع سے مفید اور ابدی نہیں تھی۔ پولوس رسول اُن میں سے کچھ کے بچائے جانے کے متعلق بات کرتا ہے۔ یہی وہ راستہ ہے کہ جس پر انہوں نے اِس دُنیا میں پھل دار زندگی اور خُدا کی گواہی کی طرف واپس ہونا تھا۔ اِس نقطے کو بیان کرتے ہوئے، جب اسرائیل ٹوٹ گیا، تو وہ قدرتی نسل تھے، اور درخت قوم تھی۔

دوسرے لفظوں میں، وہ یہ تھی:

قدرتی نسل

اسرائیل جسم

کے لحاظ سے

جب خُدا نے اُنہیں الگ کر دیا، اُس نے قوم کو اپنے لوگوں کے طور پر کاٹ کر یہ کیا۔

دوسرے لفظوں میں، اُس نے یہ کیا:

قدرت

نسل

جب خُدا نے عہد کو تبدیل کیا، کچھ اسرائیل ایمان کو لوگ تھے۔ بطور خُدا کے لوگ وہ توڑے نہیں گئے بلکہ وہ نئے عہد کی ڈالیوں کا حصّہ بن گئے۔ جو کہ سچا اسرائیل تھا۔ دوسرے لفظوں میں، یہ وہ تھے:

وعدے کے

سچے

اسرائیلی

فرزند

جو اُس کے پاس آئے اب وہ لازمی طور پر بقیہ اور سچے اسرائیل کا حصّہ بن گئے۔ پرانے کا اب کوئی وجود نہیں تھا۔ دوسرے لفظوں میں، وہ ضرور اُن کا حصّہ بن گئے:

وعدے کے

سچے

اسرائیلی

فرزند

یہ نہیں:

قدرتی

نسل

اسرائیل جسم

کے مطابق

رومیوں 25:11 اَے بھائیو کہیں اَیسا نہ ہو کہ تُم اپنے آپ کو عقلمند سمجھ لو۔ اِس لئے میں نہیں چاہتا کہ تُم اِس بھید سے ناواقف رہو کہ اِسرائیل کا ایک حِصّہ سخت ہو گیا ہے اور جب تک غَیر قَومیں پُوری پُوری داخِل نہ ہوں وہ اَیسا ہی رہے گا۔

اُن معلومات کا مقصد جو پولوس رسول غیر قوم مسیحی کو اُس کی خُدا کے پروگرام کے ذریعے بے خبر حالت سے متعلق خود پسند بننے سے روکنے کے لیے یہاں پیش کر رہا ہے۔ کہ خُدا نے یہ کام کیسے کیا ہے۔ کچھ بھید ہے جو بائبل میں مندرج ہے لیکن دیکھنے والوں کی نظروں سے اوجھل رہا جب تک اِس کا وقت سامنے نہیں آ گیا۔ بھید یہ ہے کہ **ناواقفیت اسرائیل کے حصّہ کے طور واقع** ہوئی۔ حصّے میں ناواقفیت جاری رہے گی **جب تک غیر قومیں پوری کی پوری داخل نہ** ہو جائیں۔ نقطہ یہ ہے کہ یہ خُدا کا پروگرام ہے جو **قدرتی نسل پر اِس حالت میں نافذ** ہوا۔ یہ کسی مخصوص خاصیت کی وجہ سے نہیں تھا۔ جو اُس نے غیر قوموں میں دیکھا، اور یہ کسی ایسی بات کی وجہ سے تھا جو در حقیقت

اُن کے کردار میں بہتر تھا۔ نہ ہم بہت زیادہ چُست و چالاک ہیں۔ نہ ہی بہت زیادہ حقدار ہیں۔ اور نہ ہی ہم کو خُدا کی طرف سے کوئی پیشکش ہے۔ یہ خُدا کا ایک الٰہی پروگرام ہے یہی سب کچھ ہے۔

پوری کی پوری غیر قوموں کے بعد کچھ بھی باقی نہیں

یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ **اسرائیل قوم کا وقت جسم کے بعد ختم ہو چکا ہے۔ قوموں کا وقت**، یا غیر قوموں، مکمل طور زمانوں کے کمال کو نہ پہنچ جائیں۔ دانی ایل نبی نے کہا ہے، کہ اسرائیل کی برباد حالت زمانوں کی تکمیل تک جاری رہے گی۔ (''۔۔۔ یہاں تک کہ بربادی کمال کو پہنچ جائے گی اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اِس اُجاڑنے والی پر واقع ہو گی۔'' دیکھیں دانی ایل 27:9) کمال دُنیا کا آخر ہے اور اسرائیل قوم کی بربادی ہے۔

رومیوں 25:11 تجویز پیش نہیں کرتی، جیسے کہ بہت سارے مبصرین کا خیال ہے، غیر قوموں کے وقت کے بعد، یہ خیال کا متن نہیں ہے جو بیان کیا جا رہا ہے۔ مقدس پولوس رسول یہاں پر وضاحت کر رہے ہیں۔ کہ چیزیں کیسے واقع ہوئی ہیں۔ اور خُدا کے الٰہی پروگرام کے مطابق اسرائیل قوم کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ یہ منصوبہ دُنیا کے چاروں کونوں سے چنے ہوؤں کو اکٹھا کرنے کا ہے۔ اسی وجہ سے وہ کہتا ہے۔

رومیوں 26:11 اوراِس صُورت سے تمام اِسرائیل نِجات پائے گا۔ چُنانچہ لکھا ہے کہ چُھڑانے والا صِیُّون سے نِکلے گا اور بے دِینی کو یعقُوب سے دفع کرے گا۔

رومیوں 27:11 اور اُن کے ساتھ میرا یہ عہد ہو گا۔ جبکہ میں اُن کے گناہوں کو دُور کرُوں گا۔

رومیوں 28:11 اِنجیل کے اِعتبار سے تو وہ تمہاری خاطر دُشمن ہیں لیکن برگزید گی کے اِعتبار سے باپ دادا کی خاطر پیارے ہیں۔

رومیوں 29:11 اِس لئے کہ خُدا کی نعمتیں اور بُلاوا بے تبدیل ہے۔

ہم کچھ اہمیت کے نقطہ سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ جس نے حالیہ برسوں میں شک اور غلط فہمی اور تنازعہ کو جنم دیا ہے۔ ہم اُس پر توجہ دینا چاہتے ہیں جو آیت نمبر 26 سے شروع ہوتا ہے **''اور اِس صورت میں۔۔۔''** اور یہ نہیں کہتا، ''اور پھر۔۔۔'' یہاں پر جو یونانی لفظ استعمال ہوا ہے وہ لفظ

houtos (hoo'toce) ہے اور اِس کا مطلب 'اِس طرح سے' ہے، **'اِس کا مطلب یہ**' ہے۔ کچھ کوششیں فرقہ وارانہ بنیادوں کے تحفظ اور تیز کھیلنے اور یہاں پر زبان کو کھو دینے کی سوچ کے لیے کی گئی ہیں۔ میں نیو سکوفیلڈ ریفرنس بائبل پر یقین رکھتا ہوں اور کچھ دوسرے بھی ایسا کرتے ہیں۔ کہنے کے لیے آیت کو تبدیل کرنا، "**اور اِس صُورت سے** تمام اِسرائیل نجات پائے گا۔" یہ غیر موئثر اور بے بنیاد واقعہ ہے۔ یہ مترجم کے عزائم، خواہشات کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ بائبل کے تجربے سے بہت دور ہو رہی ہے۔ بہت سارے مترجم، جو بائبل کے اُساتذہ اور مفکرین، اِس کاروبار کی تھوڑی خوشدلی کا ایک دوسرا راستہ دیکھتے ہیں۔ وہ بہت زیادہ خواہش رکھتے ہیں کہ بائبل وہ کہے جو یہ یہاں نہیں کہتی۔ ایک ایماندار شخص کا اِس طرح کا کھیل کھیلنا بہت خطرناک ہے۔ اُس وقت کے خیال میں لفظ houtos کبھی بھی زیرِ غور نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک جملہ ہے جس کا مطلب ہے اِس طرح سے۔ اور بے شک، رسول یہ کہہ رہا ہے: اور اِس طرح سے —— خُدا کی اِس کاروائی کے ذریعے سے —— تمام اسرائیل محفوظ ہو سکتا ہے۔"

پولوس رسول یہاں پر جس کے متعلق بات کر رہا ہے وہ چنے ہوئے وعدہ کے فرزندوں کی نجات ہے —— **سچا اسرائیل**؛ نہ کہ **جسم کے مطابق اسرائیل۔ وہ صیون**، نہ کہ **اسرائیل**، سے ایک نجات دہندہ کے آنے کی بات کر رہا ہے۔ اور بے دینی نے **عیسو** سے نہیں بلکہ **یعقوب** سے منہ پھیرا۔ وہ نئے عہد کی بات کر رہا ہے، جو گناہوں کو اُٹھا لے گا۔ نا کہ پرانے عہد کی جو یہ کبھی نہیں کر سکا۔

یاد رکھیں وہ تمام اسرائیل نہیں ہے:

وعدے کے

سچے

اسرائیلی

فرزند

جو کہ اسرائیل سے ہیں۔

قدرتی

نسل

اسرائیل جسم

کے مطابق

اور اِس پیرا گراف میں، یعقوب نمائندگی کرتا ہے:

وعدے کے

سچے

اسرائیلی

فرزند

یہ عیسو ہے جس نے نمائندگی کی:

قدرتی

نسل

اسرائیل جسم

کے مطابق

ہم نے اپنی بات چیت میں یہ حوالہ رومیوں باب 9 سے دیا ہے۔ ہم یہ یاد رکھنا چاہتے ہیں ''کہ جو اِسرائیل کی اَولاد ہیں وہ سب اِسرائیلی نہیں۔'' اور پیرا گراف میں یہ اصطلاح بھی ''سب اسرائیلی'' چنے ہوئے وعدہ کے فرزندوں کا حوالہ ہے جبکہ ''اسرائیل'' قدرتی نسل کو پیش کرتا ہے۔ ''نسل'' صرف وعدہ کے فرزند ہی گنے جاتے ہیں۔ وعدہ، پھر، اِس طرح سے بیان کیا گیا ہے، غیر قوموں اور یہودی دُنیاؤں سے تمام چنے ہوئے لوگ خُدا کے پروگرام اور کروائی سے خُدا کے خاندان میں آجائیں گے۔

باب نمبر36

رومیوں 30:11 کیونکہ جِس طرح تُم پہلے خُدا کے نافرمان تھے مگر اَب اِن کی نافرمانی کے سبب سے تم پر رحم ہُوا۔

رومیوں 31:11 اُسی طرح اَب یہ نافرمان ہُوئے تا کہ تم پر رحم ہونے کے باعِث اَب اِن پر بھی رحم ہو۔

رومیوں 32:11 اِس لئے کہ خُدا نے سب کو نافرمانی میں گرفتار ہونے دِیا تا کہ سب پر رحم فرمائے۔

رومیوں 33:11 واہ! خُدا کی دَولت اور حِکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے! اُس کے فَیصلے کس قدر اِدراک سے پرے اور اُس کی راہیں کیا ہی بے نِشان ہیں!

رومیوں 34:11 خُداوند کی عقل کو کس نے جانا؟ یا کَون اُس کا صلاح کار ہُوا؟

رومیوں 35:11 یا کس نے پہلے اُسے کچھ دِیا ہے جِس کا بدلہ اُسے دِیا جائے؟۔

رومیوں 36:11 کیونکہ اُسی کی طرف سے اور اُسی کے وسِیلہ سے اور اُسی کے لئے سب چِیزیں ہیں۔ اُس کی تمجِید ابد تک ہوتی رہے۔ آمین۔

ہم خُدا کے مقصد کے متعلق کیا اختتام کر سکتے ہیں جیسے کہ وہ باب نمبر نویں، دسویں، اور گیارہویں باب کے ساتھ منسلک ہیں؟

فطری نسل کا قوم کی طرف سے رَد کیا جانا

قومی لوگوں کا رَد کرنا، قومی عہد کا خاتمہ اور اِس کے ساتھ فطری نسل سے بہت سے لوگوں کا رَد کیا جانا خُدا کا مقصد تھا۔ یہ اِس سلسلے میں تھا کہ اُس کی بلاہٹ غیر قوموں کے لیے ہو سکتی ہے اور اُس کا کام تمام چنے ہوئے لوگوں کے ساتھ بانٹا جا سکتا ہے۔ بہت سے چنے ہوئے لوگ غیر قوموں سے ہوں گے۔ اُن میں سے کچھ یہودی ہو سکتے ہیں۔ وعدے کے عہد میں، وہاں پر کسی قوم یا مذہبی فرقے کی مخالفت کا تعصب نہیں تھا۔ ہم یاد کرتے ہیں۔ کہ دُنیا کی بنیاد سے پہلے یہ خُدا کا

منصوبہ تھا، اور اِس کا اعلان لمبے عرصہ پہلے کر دیا تھا جب خُدا نے ابرہام سے وعدے کا اپنا عہد کیا تھا۔ یہ وہ پہلو ہے جو خُدا کے الٰہی چناؤ کا احسان مند ہے۔

قوم سے چنے ہوؤں کا تحفظ

اِس کی دوسری طرف، اسرائیل سے چنے ہوئے لوگ—— وہ جنہوں نے سُنا اِس سننے کے نتیجے میں اور انجیل کے ذریعے سے وہ مہربان خُدا کے پاس آئے، جیسا کہ رسول اور دوسرے اسرائیلی مسیحی—— وہ خُدا کے ذریعے اُن کے آباء کے لیے وعدے کی وجہ سے محفوظ ہیں۔ وہ ابرہام، اضحاق، یعقوب، موسیٰ، داؤد اور دوسرے قدیم یہودی سردار ہیں۔ اُن کے ایمان کی وجہ سے، اور اُن کی خُدا کے حضور پسندیدگی کے نتیجہ میں خُدا نے بقیہ کے لیے وعدہ کیا۔ اِس طرح اُس نے قومی نسل سے ایک یقینی بقیہ کو محفوظ کر لیا اور اُنہیں اُن کے آباؤ اجداد کی وجہ سے وعدہ کے عہد میں شامل کر لیا۔ یسعیاہ نے لکھا ہے کہ اگر یہ اُن کے لیے نہیں تھا، تو خُدا اپنی عدالت میں قوم کو مکمل طور پر الگ کر دیتا۔ اور وہ صدوم اور عمورہ کی طرح ہوتے۔ وہ زمین کی سطح سے مٹ چکے ہوتے۔

کلیسیاء کا مقصد اور انجیل بے اثر رہتے

میں اور تم نہیں جانتے کہ وہ چنے ہوئے کون ہیں۔ اور ہمیں تمام دُنیا میں جا کر انجیل کی منادی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اگر ہم اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کا پیچھا اِس احساس کے ساتھ کرتے ہیں کہ خُدا یہ چاہتا ہے اور اگر وہ ایمان کے ذریعے سے اُس کے فضل کے تحت اپنی مرضی کے ساتھ اُس کے پاس آئیں گے۔ صرف ایک چیز جو مشکل کے شروع ہونے کا باعث بنتی ہے وہ دِل کی سختی اور بے اعتقادی ہے۔ اگر وہ واپس آنے کے لیے رضامندی کا اظہار کریں گے تو اُن کو واپس لانے کے لیے خُدا کی مکمل رضامندی بھی ہو گی۔ لیکن ہم محسوس کرتے ہیں کہ وہ سب نہیں آئیں گے کیونکہ اُن کا اندھا پن عدالت کی طرح اُن پر خُدا کی طرف سے لاگو ہو گیا ہے۔ جب تک اُن کے آخری دِن جاری رہیں گے یہ ختم نہیں ہو گا۔

راستی اور چناؤ

تم کہہ سکتے ہو کہ یہ آزاد مرضی کے لیے مشکل ہے اور تنازع پیدا کرتی ہے۔ اِس بات چیت میں ہم آزاد مرضی پر بات نہیں کر رہے۔ جہاں تک آزاد مرضی کا تعلق ہے، **جو کوئی بھی آئے گا۔** وہ قبول ہو گا۔

"خُداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تُمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے اِس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی تَوبہ تک نوبت پہنچے۔"

(2۔ پطرس 9:3)

"یہ ہمارے منّجی خُدا کے نزدِیک عُمدہ اور پسندِیدہ ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ سب آدمی نجات پائیں اور سچّائی کی پہچان تک پہُنچیں۔"(1-تھمتھیس 3,2:2)

"اور وُہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور نہ صِرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دُنیا کے گناہوں کا بھی۔"(1یوحنا2:2)

"اور جِس طرح موسیٰ نے سانپ کو بِیابان میں اُنچے پر چڑھایا اُسی طرح ضرُور ہے کہ اِبنِ آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے۔ تاکہ جو کوئی اِیمان لائے اُس میں ہمیشہ کی زِندگی پائے۔ کیُونکہ خُدا نے دُنیا سے اَیسی محبّت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بَیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔ کیُونکہ خُدا نے بیٹے کو دُنیا میں اِس لئے نہیں بھیجا کہ دُنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اِس لئے کہ دُنیا اُس کے وسِیلہ سے نِجات پائے۔ جو اُس پر اِیمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اُس پر اِیمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم ہو چُکا۔ اِس لئے کہ وہ خُدا کے اِکلوتے بَیٹے کے نام پر اِیمان نہیں لایا۔"(یوحنا 18-14:3)

"اور رُوح اور دُلہن کہتی ہیں آ اور سُننے والا بھی کہے آ۔ اور جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو کوئی چاہے آبِ حیات مفت لے۔"(مکاشفہ 17:22)

جس کی بھی مرضی ہو اُس کی دعوت بہت ضروری اور لازمی ہے۔ کہ یسوع مسیح نے خود آگاہی دی ہو، نتائج کی ہولناکی کی تکلیفیں، اُس کی دعوت کے ساتھ دخل اندازی (رومیوں

19,18:22)، روایتی مسیحیت انسان کی آزاد مرضی کے بر خلاف خُدا کی شہنشاہی کے ساتھ نہیں کھیلتی۔ ہر کوئی جو دونوں پر یقین نہیں رکھتا وہ اپنی تعلیم میں روایتی نہیں ہے۔

لیکن بائبل میں کوئی ممانعت نہیں ہے کہ آزاد مرضی کو ایک طرف رکھ کر خُدا کی شہنشاہیت کی بات کرو۔ ہم خُدا کے شاہی پروگرام کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کہ کیسے غیر ایمان یافتہ اسرائیلی اِس کے قابل ہو سکتے ہیں، اور ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اِس الٰہی پروگرام میں، اُن کا حصّے کے اندھے پن میں یہ اُن پر نافذ ہو چکا ہے۔ تم کہہ سکتے ہو کہ یہاں پر ایک شائستہ اختلاف ہے۔ ہاں، شائستہ اختلاف ہمیشہ یہاں رہتا ہے۔ اور ہمیشہ سے ہو گا۔ جب یہ تنازعہ خُدا کی فرمانروائی اور انسان کی آزاد مرضی کے درمیان آتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ تم کو دوبارہ یاد دلانا چاہیے کہ وہ چپقلش —— وہ تضاد —— یہ صرف انسان کے صاحبِ عقل دماغوں میں آتا ہے۔ اور یہ بہت ساری غلطیاں نہیں کرتا۔ اور غلطی مت کرنا جیسے بہت سوں نے ایمان میں کی۔ انسان کا منطقی ذہن لا محدود اور کامل اور تمام سچائیوں کو سمجھنے کے قابل ہے۔ جب ہم اِن میدانوں میں آتے ہیں تو اپنی صلاحیتوں اور گنجائشوں سے دور ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ ہی ایک مشکل ہے یہ مشکل خُدا کے ساتھ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم مسلسل اصرار کرتے رہو۔ کہ خُدا اور اُس کے راستے تمہارے راستوں اور ماضی کو تلاش کرنے سے بلند نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تم قائل ہو کہ انسان کا عقلی ذہن آخری حد ہے کہ کیا سچ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم ہر اُس بات پر ایمان لانے سے انکار کر دو جس کو تم عقلی نقطۂ نظر کے مطابق سمجھ نہیں سکتے۔ اگر ایسا ہے، پھر اِس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہ جو میں تمہارے لیے کر سکوں۔ یہ کسی وجہ سے ظاہر نہیں ہوا۔ سچائی کو خُدا نے اپنی بائبل کے ذریعے سے منکشف کیا ہے۔ اور بائبل مقدس نے اعلان کیا ہے کہ خُدا قادرِ مطلق ہے اور کہ انسان کو آزاد مرضی دی ہوئی ہے۔

فناپذیری کی حدود

یہ وہ چیز ہے جو خُدا ہمارے وجود کی موجودہ حالت، علم کو ہمارے سامنے واضح نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ کوشش کرتا ہے۔ اب ہم دُھندلا سا دیکھتے ہیں۔ ایک دِن، جب سورج نکلے گا اور صبح

کو ستارہ ہمارے دِل کے اندر نکلے گا،اور دھندلا دکھائی دینا ختم ہو جائے گا۔اور آمنے سامنے بیٹھ کر ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔اور ہم ایسے جانیں گے جیسے ہمیں جانا گیا ہے۔جب تک ، تم میں اور مجھ میں خُدا کی عظیم سچائی کو لینے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔اور پھر یہ یقینی طور ہمیں بتائی جائیں گی جن کو ہمیں تسلیم کرنا چاہیے۔ہم سے اُن تک عقلی خیال کو پہنچانے اور اُن کے لیے تشریح کرنے کا نہیں پوچھا گیا۔

ہاں، خُدا نے یہ کہا ہے۔ ۔ ۔اچھائی اور برائی کو جاننے کا درخت

ہو سکتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ تم ہی وہ شخص ہو جس نے اُسے تھاما ہوا ہے۔میں خیال کرتا ہوں کہ نہیں، لیکن اگر ایسا ہے، تو پھر تم مشکل میں ہو۔جب تم روزِ قیامت خُدا کے سامنے حاضر ہو گے اور تمھیں ملامت کی جائے گی، تو تم اُسے بتاؤ گے کہ تمہارا نہیں خیال کہ یہ درست ہو رہا ہے۔جو کچھ اُس نے کیا ہے تم نے ہر چیز کو سمجھا نہیں۔اور اسی وجہ سے تم ایمان نہیں لاتے۔دیکھو تم اِس سے بھاگتے ہو۔

"اے خداوند! تیرا کلام آسمان پر ابد تک قائم ہے"

لیکن جو یہاں جانا جا رہا ہے اُس سے ہمارا تعلق کیا ہے۔کہ یہ وہ ہے جو خُدا نے کیا ہے۔ اُس نے اسرائیل کے ایک حصّے پر اندھا پن لاگو کر دیا۔تحائف اور خُدا کی بلاہٹ توبہ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔خُدا اپنے کلام اور اپنے وعدے سے نہیں پھرے گا۔لیکن اِس سے پرے، خُدا کے وعدے اور مقاصد پورے ہوں گے اور محسوس کیے جائیں گے۔جب ہم خُدا کی شہنشاہیت کا حوالہ دیتے ہیں۔تو یہ بالکل ایسے ہی ہونے جا رہا ہے جیسے خُدا نے اپنا پروگرام بنایا ہے۔جب ہم خُدا کی شہنشاہیت کا حوالہ دیتے ہیں۔انسان اِس معاملے میں کچھ نہیں کہتا۔جیسے کہ یعقوب اور عیسو اپنی حالت میں نہ رہے۔خُدا کا پروگرام انسان کی مرضی پر منحصر نہیں ہے، بلکہ اُس کی اپنی مرضی پر ہے۔بہت سے فطری نسل میں سے نکال دیئے گئے تھے،اور بہت سے غیر قوموں میں سے سچے اسرائیل میں لائے گئے تھے۔بالکل اسی طرح،اسرائیلیوں کے لیے انجیلِ مقدس کی تبلیغ اُن میں چنے ہوئے بقیہ کے تمام لوگوں کو خُدا کے پاس لائے گی۔یہ بالکل راست بات ہے۔یہ بالکل درست

ہے، یہ رحم ہے، یہ رحم سے بھری ہوئی ہے، یہ سخی ہے اور صرف یہی ایک بات ہے یہ اُن کی مدد کر سکی۔ یہ خُدا کا دُنیا کی ابتدا ہی سے الہی مقصد تھا۔ **"کیونکہ جِس طرح تُم پہلے خُدا کے نافرمان تھے مگر اَب اِن کی نافرمانی کے سبب سے تم پر رحم ہُوا۔ اُسی طرح اَب یہ نافرمان ہُوئے تاکہ تم پر رحم ہونے کے باعث اَب اِن پر بھی رحم ہو۔"** یہ اسرائیل کی بے اعتقادی اور انسان کے ساتھ خُدا کے پروگرام کی وجہ سے تھا کہ غیر قوموں نے خُدا کے رحم کو پایا۔ اسی وجہ سے ہم خُدا کے خاندان، اور اُس کے کام میں استعمال ہونے کے لیے مدعو کیے گئے ہیں۔ یہ کہ خُدا نے اپنے پروگرام اور پالیسیوں کے مطابق کیسے کام کیا۔ یہی وہ طریقہ ہے جس پر اُس نے کام کیا۔ اب یہ خُدا کا منصوبہ ہے کہ دوسری قوموں کے ذریعے سے اسرائیل پر رحم کیا جائے — ہمارے لیے خُدا کے رحم کے باہر — ہو سکتا ہے کہ وہ رحم حاصل کریں۔ یہ اُن کے لیے بائبل کی تبلیغ کی صورت میں آئے گا۔ اور اُن کی طرف سے ہماری دعائیں، اور چرچ کے ذریعے سے روح القدس کی طرف سے فوائد۔ یہی ہے کہ اُس کے لیے رحم کیسے آئے گا۔ صرف ایک طریقہ سے اُن کے لیے رحم ہے۔ **"اِس لیے خُدا نے سب کو نافرمانی میں گرفتار ہونے دیا۔ تاکہ سب پر رحم فرمائے۔"** اسی لیے خُدا نے اُن کو بطور قوم اور بطور قومی نسل ختم کر دیا۔ یہ اِس لیے تھا تاکہ وہ اُن پر انجیل کی تبلیغ کے وسیلے سے اپنا رحم کر سکے۔ اور اُن میں سے کچھ کو بچا سکے۔ خُدا اُن میں کچھ کو بچا لے گا، کیونکہ یہودیوں میں تمام چنے ہوئے لوگ آ جائیں گے اور وہ تمام قوموں کے درمیان اپنی جگہ لے لیں گے۔ یہ یسوع مسیح کے مکمل بدن کلیسیاء کو قائم کرے گا۔ یہ **"سب اسرائیل"** یا خُدا کا سچا اسرائیل ہے۔ وہ تمام جو ہمیشہ کی زندگی کے لیے چنے گئے ہیں وقت کے ساتھ اُس کے پاس آئیں گے۔ اِس طرح اِس دُنیا میں اُس کا یہ منصوبہ مکمل ہو گا۔ کچھ بھی ختم نہیں ہو گا۔ یسوع مسیح نے اپنے باپ سے دُعا کی۔ " جو تو نے مجھے دیئے میں نے اُن کو سنبھال کر رکھا اور اُن میں کوئی بھی نہ کھویا۔۔۔"(یوحنا 12:17)

رسول اِس مضمون اور اِس بحث کا پرستش کے ترانے سے اختتام کرتا ہے، **"واہ! خُدا کی دَولت اور حِکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے! اُس کے فَیصلے کس قدر اِدراک سے پرے اور اُس کی راہیں کیا ہی بے نِشان ہیں۔"** خُدا کا علم اور حکمت بہت گہرے اور ہمارے مکمل ادراک اور قابلیت سے

پرے ہیں۔ کیا ہم میں سے کوئی اِس قابل ہے کہ وہ اِس منصوبے کو قائم کرے اور وضع کرے۔ جو اِن تمام مقاصد کو مکمل کرے اور اصل درجہ تک پہنچائے جس کی وجہ سے خُدا نے اُن کو کامل کیا؟ کون خُدا کی اسرائیل کے خلاف بظاہر سخت عدالت کو دیکھ اور محسوس کر سکتا ہے۔ کہ وہ اُس کی محبت، رحم، ترس اور فضل سے مضبوط ہوئے ؟ خُدا کا منصوبہ اُن لوگوں کے لیے بہترین تھا جو اُس کے منصوبہ کی روشنی میں کھڑے تھے۔ ہم پر جن چیزوں کا انکشاف کیا گیا ہے ہم محسوس کر سکتے ہیں کہ وہ کتنی زیادہ تھیں۔ یہ وہ چیزیں تھیں جن کے بارے میں ہم نہیں جانتے تھے، جن کے بارے میں ہمیں نہیں بتایا گیا تھا، اور جن کو ہم نے کسی ممکنہ حد تک دریافت نہیں کیا تھا۔ یا اپنی موجودہ حالت میں سمجھا نہیں تھا۔" خُداوند کی عقل کو کس نے جانا یا کون اُس کا صلاح کار ہوا؟"

میرا خیال ہے کہ بائبل کا یہ پیرا گراف ہے (شاید ہم پوری بائبل میں اِس سے زیادہ کسی اور پیرا گراف کا مطالعہ کر سکے ہوں۔) جس کے بارے میں لوگ اپنا فیصلہ سنانا پسند کرتے ہو۔ وہ خُدا اسے تکرار کرنا پسند کرتے ہیں۔ کہ اُس نے یہ کیا کہا ہے اور کیا ہے اور اُس نے ہمیں بتایا ہے۔ وہ کرنے جا رہا ہے۔ اِس سے پہلے کہ ہم اسے کریں یا اسے کرنے کی کوشش کریں۔ آئیں ہم رُکتے ہیں۔ اور اپنے آپ سے سوالات کرتے ہیں۔ کیا ہم مشکلات کو حل کر سکتے ہیں کہ جن کو خُدا نے یہاں حل کر دیا ہے ؟ کیا ہم اپنی کمزوری اور چیزوں کے نامکمل خیالات کے ساتھ یہ کر سکتے ہیں، انصاف کے ساتھ بے ایمان ہوئے بغیر اسرائیل کے ساتھ راست رہیں، خُدا کا الٰہی اختیار، اور زمین کی باقی قومیں ؟ کیا ہمارا دوسری قوموں، فضل اور اسرائیل کے ساتھ بے ایمان ہوئے بغیر اُس کے ساتھ راست رہنا ممکن ہو سکا؟ جو ہمیں مشکلات ہیں وہ تم دیکھ سکتے ہو۔ اور اگر کوئی انسان یہ سوچتا ہے کہ وہ کوئی بہتر منصوبہ وضع کر سکتا ہے، اُس پر ترس ہی کھایا جس سکتا ہے۔ خُدا ہی نے اِس طرح کے بے وقوف پر رحم کیا ہے۔ اگر ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ ممکنہ طور پر کچھ نہیں کر سکا۔ تو پھر وہ نقطہ نکال سکتے ہیں جو پولوس رسول نے قائم کیا ہے۔

خُدا کے راستے اور خیالات ہم سے بہت پرے ہیں

خُدا جس درجہ پر سوچتا ہے کوئی انسان اِس درجہ پر سوچنے اور خُدا کے ذہن میں دیکھنے اور یہ جاننے کے کبھی بھی قابل نہیں رہا۔ کہ خُدا کیا کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے۔ اور یقینی طور پر کوئی بھی خُدا کے اوپر ہو کر سوچنے یا اُس سے بڑی عقل میں سوچنے یا اُس سے بڑھ کر ادراک رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ بہت سے اِس پر تنقید کرتے ہیں کہ خُدا نے کیا کہا اور کیا ہے اور بائبل پر اپنا فیصلہ تھوپتے ہیں۔ اِس طرح کرنے سے، وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ خُدا نے جو کچھ کیا ہے وہ اِس سے بہتر کر سکتے تھے، لیکن، بے شک، کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ مشکل معاملات میں کوئی خُدا کا صلاح کار نہیں بن سکتا۔ یہ حالت جس کے بارے میں ہم بات چیت کر رہے ہیں۔ جس میں غیر قومیں اور اسرائیل شامل ہیں یہ ایک بہت ہی مشکل معاملہ ہے۔ ایک عقلمند شخص اور ایک بے وقوف شخص میں یہ فرق ہے کہ ایک عقلمند اِن چیزوں کو ویسے ہیں لے گا جیسی وہ راست رہی ہیں اور جیسی کہ وہ معقول رہی ہیں۔ اور وہ اُن کی مخالفت نہیں کرے گا۔ اور اُن کا انکار کر کے اُن پر کوئی فیصلہ تھوپنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ پولوس رسول اِس میں اضافہ کرتا ہے: " **یا کس نے پہلے اُسے کچھ دیا ہے جس کا بدلہ اُسے دیا جائے؟**" کوئی یہ سوچ نہیں سکتا کہ خُدا کسی انسان کا قرضدار ہے۔ خُدا نے ہم میں سے کسی کا کبھی کوئی احسان نہیں لیا؛ نہ ہی یہودی سے نہ ہی غیر قوم سے۔ اور نہ ہی کوئی وہ کرتا ہے جو خُدا کرتا ہے۔ لیکن وہ اُنہیں **کرے گا** اور وہ **کر سکتا ہے** اُسے ہر بات کا اختیار ہے۔ ہر کام میں اُس کی اپنی ہی اجازت ہے۔ اور اُسے ہماری ضرورت نہیں ہے۔ خُدا کو اخلاقی حق حاصل ہے اور وہ اِس کے قابل ہے۔ خُدا وہ کرے گا جو کچھ اُس نے کہا ہے۔ وہ کرے گا۔ لیکن وہ اُس کرنے کے زیرِ احسان نہیں جو میں کرتا ہوں یا تم کرتے ہو۔ میں سوچ سکتا ہوں یا وہ یہ کر سکتا ہے جو کچھ ہم دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اُسے کرنا چاہیے۔

خُدا اپنے بچوں کی الٰہی تعلیمی غلطیوں کا ذمہ دار نہیں ہے

اِس گروپ کی توقعات یا غلط تصورات یا اِس گروپ نے یقینی طور جو کچھ کام بھی کیا خُدا اُس کا پابند نہیں ہے۔ روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے یا کسی کے پاس یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی صلاحیت کی بناء پر خُدا اسے معاہدہ کرے۔ خُدا اِس کائنات میں حکمرانی کرتا ہے۔ اور اپنی بادشاہی

میں اپنی مرضی اور موج سے حکمرانی کرتا ہے۔ وہ مُدتوں سے الٰہی قادرِ مُطلق خُدا ہے۔ تم اور میں اُسے مجبور نہیں کر سکتے۔ ہم آسمان اور زمین کی کسی عدالت کے سامنے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتے۔ ہم مکمل طور پر خُدا کے رحم بھرے کردار تلے ہیں۔ ہمارے پاس کوئی متبادل نہیں ہے۔"

کیُونکہ اُسی کی طرف سے اور اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے لئے سب چِیزیں ہیں۔ اُس کی تمجِید ابد تک ہوتی رہے۔ آمین۔"

بائبل کے حقائق پر ایک سرسری نظر

وفادار کی بھلائی کے لیے سب کچھ

جو کچھ پولوس رسول نے باب نمبر آٹھ میں کہا ہے یہ اُس میں قائم رہنا ہے۔ مسیحی لوگ خُدا پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر کوئی ہمیشہ اُن کی بھلائی کے لیے کام کرتا ہے جو خُدا سے محبت کرتے ہیں۔ باب نمبر 10,9 اور 11 ہمارے لیے یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یہ کیسے واقع ہوا۔ خُدا خود مختار ہے۔ اُس نے وہ کیا ہے جو اُس نے اپنے منصوبے اور مقصد کے فائدے کے لیے اور یہودی اور غیر قوم کی بھلائی کے لیے کیا۔ پس گیارہویں باب کا اختتام یہ کہتے ہوئے کرتا ہے۔ یہاں پر کہنے کے لیے اور کیا ہے؟" تو یہ ہو جائے۔ آمین۔"

باب نمبر37

رومیوں 1:12 پَس اَے بھائیو۔ میں خُدا کی رحمتیں یاد دِلا کر تُم سے اِلتماس کرتا ہُوں کہ اپنے بدَن اَیسی قُربانی ہونے کے لئے نذر کرو جو زِندہ اور پاک اور خُدا کو پسندِیدہ ہو۔ یہی تُمہاری معقُول عبادت ہے۔

رومیوں 2:12 اور اِس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صُورت بدلتے جاؤ تا کہ خُدا کی نیک اور پسندِیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔

نئے عہد نامہ کی تعلیمات میں ہر جگہ، ہمیں مستعد، عقلمند اور سچائی کے کلام کی تعلیمات پر قائم رہنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ شروع ہی سے روایتی مسیحی کلیسیاء کی حالت ایسی رہی ہے۔ کہ اُس کے راہنما بائبل کا سیاق وسباق کے حوالے سے خلاصہ اور جامعیت لیں گے۔ اور بائبل کی تشریح بائبل کے ذریعے سے ہی کریں گے۔ جدید دور میں، ایک عنواناتی منسٹری کا خطرناک رحجان شروع ہوا ہے۔ جبکہ ہم ابھی عنواناتی منسٹری کے ساتھ جھگڑا مول نہیں لے رہے۔ تاکیدی نوٹ کی مضبوطی کے اچھا ہونے کی بہت ضرورت ہے بائبل کی اصلیت کو الگ الگ کر دینا یا علیحدہ کر کے تقسیم کر دینا ایک بہت خطرناک بات ہے۔ خیالات کے بہاؤ کو کھو دینے کا رحجان ہے۔ بہت زیادہ بگاڑ پر اِس طرح کا رحجان کوئی اثر یا نتیجہ نہیں چھوڑتا۔ کہ میرے خیال میں، کہ یہاں پر رومیوں کی کتاب میں اور خاص طور پر اِس نقطہ پر اگر یہ رحجان زیادہ عیاں اور پُر اثر ہوتا تو زیادہ تباہ کن ہوتا۔۔

متن کی عظیم اہمیت

رومیوں کے خط کے شروع میں پہلے جو کچھ سکھایا، یا تعلیم دی جا چکی ہے یہاں پر بارہویں باب کی اُس سے مکمل طور پر علیحدگی ہو چکی ہے۔ یہ ایسا مسلۂ نہیں ہے۔ مسیحی تعلیم میں یہ ایک پرانا واضح نشان ہے جو قابلیت رکھتا ہے، اور کچھ اثر رکھتا ہے۔ جب کبھی تم بائبل میں therefore (اِس لیے) دیکھتے ہو۔ رُکتے ہو اور تجزیہ کرتے ہو کہ there for (لگ بھگ، آس پاس) کیا

ہے۔ عقل کے لحاظ سے بارہویں باب کی پہلی آیات یقینی طور پر قابلِ غور ہیں۔ میں تم سے التماس کرتا ہوں۔

جو کچھ ہم نے سیکھا اُس کی وجہ سے

سابقہ متن پر فوری طور پر سوچنے کے لیے ہم ایک لمحے کے لیے اصل موضوع سے ہٹتے ہیں۔ باب نمبر آٹھ میں ہم نے سیکھا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ایمان دار مسیحی اپنی زندگی کے تجربات کے معاملے پر پُر یقین ہوں خُدا کی بادشاہی کے جلال اور کام اور اُس کی مرضی کے لحاظ سے انفرادی طور پر بھلائی کے ظہور کے لیے اُن کی زندگی اور کاموں کو خُدا اپنے کنٹرول میں رکھتا ہو۔

ہم اسرائیلی قوم کے متعلق لمبی اور کھلی بحث کر رہے ہیں۔ اور ہم نے اِس تعلیم کی بنیاد کو پکڑا ہے۔ کہ خُدا قادرِ مُطلق لا محدود عقل کا مالک ہے اور کامل طور پر جانتا ہے۔ کہ اُس نے کیا کرنا ہے۔ یہودیوں، غیر قوموں، خُدا کی بادشاہی اور نجات کے عظیم کام کے لحاظ سے مکمل نتیجہ کے حصول کے لیے اُس نے کام کیا ہے۔ ہر کام جو خُدا کرتا ہے۔ وہ درست اور فائدہ مند ہے۔ اور وہ سب لوگ جو اپنے آپ کو اُس کی مرضی کے تابع کرتے ہیں۔ اور اُس کے کام کے لیے اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ ہمارے پاس بائبل کی معلومات کے چار انتہائی اہمیت کے حامل ابواب ہیں جو اِس نقطہ کے لیے پوری قوت کے ساتھ استعمال کیے جا چکے ہیں۔ اِن سب کی روشنی میں پولوس رسول کہتے ہیں۔ ”میں تم سے التماس کرتا ہوں کیونکہ خُدا کی عقل لا محدود ہے کیونکہ خُدا کا منصوبہ پورا ہو گا۔ کیونکہ قادرِ مُطلق خُدا جانتا ہے۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ کیونکہ انسان کی زندگی میں سب سے بہترین چیز جو وقوع پذیر ہوئی ہے وہ خُدا کے ساتھ انسان کی ہم آہنگی ہے۔ اِس لیے میں تمہیں بلانے کے لیے ایک پُر جوش اپیل کرتا ہوں۔ خُدا کے رحم کے ذریعہ سے تم نے اپنے بدن زندہ قربانی ہونے کے لیے پیش کیے ہیں۔

خُدا کے رحموں کے ذریعے سے

ہم نے دیکھا ہے کہ خُدا اُن پر کیسے رحم کرتا ہے۔ جن پر اُس نے رحم کرنا ہے۔ اُن پر وہ سختی کرے گا۔ جن پر سختی کرنا ہے۔ اِس دُنیا میں وہ، وہ کچھ کرتا ہے۔ جس سے وہ خوش ہوتا ہے۔

بعض اوقات، مسیحی شاگردیت کے متعلق سوچتے ہیں۔ جیسے کہ وہ کوئی چیز ہے۔ جو کہ ہر وقت اُن کے لیے کھلی ہے۔ انہوں نے اُسے ایسے دیکھا ہے۔ جیسے کی وہ نہ چاہے جانے والی، بے رحم و سنگدل، اور رگیدنے والی ذمہ داری ہے۔ جو کہ بہت طریقوں سے تکلیف دہ، نامناسب چیز ہے۔ آج کل کی کلیسیاء میں یہ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ وہ اپنی ذمہ داری سے بھاگنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر کوئی اُن سے مدد کے لیے کہتا ہے۔ تو وہ دکھاوا کرتے ہیں۔ اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ بے شک، یہ کچھ ہے، جس کے بارے میں وہ ہم پلہ ہیں۔ اور پھر وہ باہر جانے کے لیے چھوڑے جا رہے ہیں۔ یہ تقریباً ایسے ہی ہے۔ جیسے کہ خُدا قابلیت، عدالت اور دولت کے بغیر محض کوئی شخص ہو۔ وہ ہمیشہ مفت کام کروانے کے لیے بھیک مانگے۔ وہ سب کچھ کرلے گا۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ کسی چھوٹے سے اچھے کام سے بھی خوش ہو جائے گا۔ وہ اپنی ہدایت میں پیش کرتا ہے۔ پھر ایمان کے وقت، اگر وہ اُس کی ہدایت میں کچھ نا کارہ (غیر ضروری) چیزیں پھینکتے ہیں۔ وہ اُس کی طرف بھوکے کتے کی طرح چھلانگ لگاتے ہیں۔ وہ اِس کند ذہن بے گھر کو حوصلہ دینے کے انداز میں بناتے ہیں۔ وہ پچھلی گلیوں میں کوڑے کے ڈبوں میں دیکھنے کے لیے پھرتے رہتے ہیں۔ اور اُسے نظر انداز کر کے اُسے (خُدا) کو یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اِس طرح سے وہ اُس کے جذبات و احساسات کو زخمی کرتے ہیں۔ باقی وقت میں وہ اپنی مرضی اور ضدی پن کے راستہ پر چلتے ہیں۔ مسیحی زندگی کا یہ انداز دیکھتے ہوئے پچھلے کچھ ابواب کی تعلیم کو اور خُدا کی بادشاہی کے متعلق عظیم سچائی کو تقریباً مکمل طور پر بے چارگی سے کھو دیتے ہیں۔ وہ جن کو اِس میں حصّہ لینے کے لیے بلایا گیا ہے۔

یہ کتنا اہم ہو سکتا ہے؟

یہ صرف خُدا کی بھلائی اور رحم سے ہے۔ جسے میں اور آپ اِس دُنیا میں خُدا کی گواہی میں شمولیت حاصل کرنے کی سہولت کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ ایک ایسی سہولت ہے کہ تمام دوسری خدمات جو انسان کر سکتا ہے۔ بادشاہ، صدر اور مشہور لوگ اِسی طرح کی دوسری شخصیات، محلات اگر اُن کا موازنہ کریں تو تباہ ہونے والے ہیں۔ شاید ہم نے اِس نقطہ کو ڈرامائی شکل دی ہے۔ آئیں کہیں تم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے ہو۔ اپنے آپ پر افسوس کرتے ہو۔ اور حیران ہوتے ہو۔ زندگی

تمھیں کیوں نظرانداز کر رہی ہے۔ پھر اُسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ تم بڑی رازداری سے اُسے اُٹھاتے ہو۔ کون بے پرواہی سے تمھیں رَد کر رہا ہے۔ جب تم نے اُس نشست "میں بیچارہ" میں دوبارہ شرکت کی۔ یہ بادشاہی مدد میں سے ایک ہے۔ اُس نے تمھیں اِس بارے میں بتایا ایک سخت تلاش کے بعد یہ امریکہ کے ایک صدر کی طرف سے قائم کی گئی۔ کہ تم وہ شخص ہو جو یہ چاہتا ہے اور جسے یہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جو لازمی طور پر بہت زیادہ ادائیگی والی ہے۔ یہ ایک جانا پہچانا اور جلال میں چھُپا ہوا کام ہے۔ ٹکٹیں خریدی جاچکی تھیں ایک لیموزین بھیج دی گئی تھی۔ اور تم مدعو کیے گئے تھے۔ درحقیقت تم پر زور دیا گیا ہے۔ کہ واشنگٹن میں آؤ۔ اور اِن ذمہ داریوں کا ذمہ لے لو۔ اپنے خاندان کی فکر نہ کرو۔ اپنے گھر اور زیادہ دیکھ بھال کرنے والے متحرک لوگ بھیج دیئے جائیں گے۔ تاکہ ہر چیز کی دیکھ بھال کریں۔ یہ فکر نہ کرو کہ کیا تم یہ کام کر سکتے ہو۔ صدر نے اپنے لوگوں میں سے بہترین لوگوں کو کام پر رکھا ہے۔ کہ تم کو ہر کام سمجھائیں۔ اور اُس وقت تک تمہارے ساتھ جب تک تم مطمئن نہیں ہو جاتے۔ تم کہہ سکتے ہو کہ ابھی تک تو اسے سنبھالنا بڑا مشکل لگتا ہے شاید یہ ہے لیکن ایک لمحے کے لیے سوچیں اگر یہ تمہارے ساتھ وقوع پذیر ہو تو تمہارا اِس کے بارے میں رویہ کیا ہو گا؟ اِس کُرسی کو جگہ حاصل کرنے میں کتنی دیر لگے گی۔ اور اِس ناراضگی کی غصّے کے ساتھ جگہ لینا۔ اور بیگوں کو تیار کرو۔ اور اُنہیں بڑی کار میں رکھو۔ اور سفر پر روانہ ہو جاؤ گے۔

آئیں اب اِس حالت کو لیتے ہیں—اگر دماغ سے کرنے میں یہ ممکن ہے—آئیں لاکھوں بار اِس کی اہمیت کو واضح کریں اور تمہاری اور میری حالت یہ ہے۔ میرے مسیحی بہنو اور بھائیو، خُدا، اُس کی بادشاہی اور بلاہٹ کے حوالے سے نہ ہی مزید کوئی اختیار، مزید جلال سے بھرپوری یا کوئی عظیم فائدہ بلاہٹ سے زیادہ ممکن ہو سکا۔ جو خُدا نے بادشاہت کے اِس عظیم اور ابدی کام میں حصہ دار بننے کے لیے ہمارے ہونے کے لیے مقرر کیا۔۔ افسیوں 8:3 میں مقدس پولوس رسول کہتے ہیں۔ " مسیح کی بے قیاس دولت" 1۔ پطرس 1:6-7 میں رسول اِس دُنیا کے سونے سے بھی

زیادہ قیمتی لازوال اور نا قابل بیان وراثت کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ کلسیوں 1:12 میں پولوس رسول خُدا کا شُکر ادا کرنے کے لیے ہمیں دعوت دیتے ہیں،

"جس نے ہم کو اِس لائق کیا کہ نور میں مقدسوں کے ساتھ میراث کا حصّہ پائیں۔"

رحم اور عدالت

ہم نے خُدا کی عدالت کے متعلق بھی سیکھا ہے۔ اور خُدا کی اہمیت کے بارے میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ جنہوں نے بار بار خُدا کی اور اُس کی بھلائی کی گستاخی کا مظاہرہ کیا ہے۔

پس پولوس رسول ہمارے ساتھ منت کرتا ہے: **"اَے بھائیو میں خُدا کی رحمتیں یاد دِلا کر تم سے التماس کرتا ہوں۔"** کیونکہ صرف خُدا کا رحم اور بھلائی ہی اِس کو ممکن کر سکتی ہے۔ تمہارے اور میرے لیے باب نمبر 11 میں ایک واضح وارننگ جاری کی گئی ہے۔ دھیان رکھیں کہ خُدا اِس کام کے لیے تم پر چلاتا نہیں ہے۔ اور تمہیں کھردرے پتھروں کے ڈھیر پر رسیوں سے باندھنا نہیں چاہتا جہاں پر مردہ برانچیں تعلق رکھتی ہیں۔ دھیان رکھیں کہ خُدا تمہارے دِلوں کی سختی، تمہارے اختلافات اور تمہاری خود ساختہ راستبازی کی وجہ سے اپنے عصا کو نیچے رکھنے نہیں جا رہا۔ جیسا کہ اُس نے اسرائیل قوم کے ساتھ کیا تھا۔ یہ **خُدا کا رحم** ہے جو تمہارے اور میرے لیے **موقع** مہیا کرتا ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو دُنیا میں اور تاریخ میں ایک مقصد کے لیے دے دیں۔ حقیقت میں جو ہماری وفاداری اور قربانی کو ظاہر کرتا ہے۔ **"یہ تمہاری معقول خدمت ہے۔"**

کچھ بھی زیادہ معقول نہیں ہے—— معقول اِس ناطے سے کہ ہم تاریخ میں لڑکھڑا رہے تھے۔ ہم بغیر کسی چیلنج کے، بغیر کسی وجہ کے فناپذیری میں گر گئے اور ہم اقدار اور جلال کو حاصل کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ کہ جو ہم زندگی سے چاہتے ہیں۔ اور یہ آسان چیزیں جاری رکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ جس کا مطلب اور مقصد نکالنے کی ہمیں اُمید ہے نئی محبت، تازگی اور نرم دِلی، نئی نوکری کی گرم جوشی، نئی کار کا جوش، نئے گھر کی خوشی تمام ختم ہو گئے۔ اور ناکام ہو گئے۔ ہم اِن چیزوں کو جاری نہیں رکھ سکے۔ جیسا کہ نبی نے کہا ہے۔ یہ تو ہوا کو اپنے ہاتھوں سے پکڑنے کی کوشش کی طرح ہے۔ آہستہ آہستہ، جیسا کہ ہم بڑے سے بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ نک چڑھا پن آ جاتا ہے۔

تازگی ختم ہوتی جاتی ہے۔اُدھیڑ پن کے بحران آتے جاتے ہیں۔ ہم تلاش کرنا شروع کرتے ہیں۔ کہ ہم اُکتائے ہوئے، ناخوش اور نامکمل کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہر چیز ــــ انسان کا جلال، بے تکلفی اور قربت کی خوشی، خاندان کی محبت ــــ یہ سب چیزیں وہ اقدار ہیں جو ہمیں زندہ رکھتی ہیں۔ لیکن وہ ہمیں فردوس دلانے میں ناکام ہیں۔ ہم عوام کی طرف اپنا منہ رکھتے ہیں۔ وہ جان بوجھ کر مسکراتے ہوئے یہ دلیل دیتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے جھروکے کو زندگی میں تلاش کیا ہے۔ لیکن ہم نے نہیں کیا۔ اور ہم جانتے ہیں۔ پس ہم نشے اور شراب اور خودکشی، گمراہی، اور تمام بھیانک اور خوفناک تجربات کی طرف مڑ جاتے ہیں۔ گناہ گار اور حقیر و شریر کی پاتال کی طرف راہنمائی کی۔

اور پھر، انسانی معاملات میں، حلیمی او دنیاوی راستوں میں، خُدا انسانی صورت مّیں، عدالتی سوچ کے مطابق نہ صرف چھٹکارے کے اثرات کے ساتھ گناہ کو لیتے ہوئے، بلکہ عظیم نجات جو تبدیل شُدہ زندگی کے لیے دی جاتی ہے جسمانی حالت میں آتا ہے۔۔ وہ ہمیں نئ اقدار کا مجموعہ دیتا ہے۔ ایک نیا مقصد جو ایک زندگی جو فناپذیری کی قربانیوں کو سچ ثابت کرتا ہے۔ جو تمام انعامات کی پیشکش کرتا ہے۔ جس کی ہم نے کبھی بھی اُمید کی ہے۔ یا جو ہم پا سکے۔ وہ ہمیں باطنی اطمینان مہیا کرتا ہے۔ اور زندگی کے راستے اور اندرونی تحفظ اور بھروسہ اور درست راستے پر ہوتا ہے۔ اور سب کچھ پورا کرتا ہے۔ اور بامقصد ہوتا ہے۔ خُدا اسے ہمارے لیے کرتا ہے۔ اور اِس حالت میں ہمیں مدعو کرتا ہے۔ اور زیادہ معقول کیا ہوتا ہے۔ کہ جس کے بارے میں کیا ہم اپنے آپ کو شدت کے ساتھ اور جوش کے ساتھ اور اپنی زندگیوں سے خُدا کی خدمت کے قانونی کاروبار سے مکمل طور پر دستبرداری کے ساتھ وقف کرتے ہیں؟ یہ ایک معقول خدمت ہے۔

تعلیمی موضوعِ گفتگو اور عملی نصیحت

بارہویں باب سے لے کر رومیوں کے آخر تک ہم مطالعہ شروع کرتے ہیں کہ رومیوں کی کتاب کی بطور عملی ترغیبات کا ہم اکثر حوالہ دیتے ہیں۔ بعض اوقات مسیحی حلقۂ احباب میں اِس بارے میں ایک بحث اور اختلافِ رائے ہے۔ ہمعصر اور موزوں لوگوں کے گروہ کے ترجمان کہتے ہیں۔" ہم اِن تمام مذہبی عقیدوں اور علمِ الٰہیات میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ ہم تو عملی چیزیں چاہتے

ہیں۔ بتائیں کہ کیسے زندہ رہنا ہے۔ بتائیں کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کیسے اچھے رشتے استوار کرنے ہیں۔ بتائیں کہ کام پر میرا رویّہ کیسا ہونا چاہیے۔ یہ سب کچھ ہم جاننا چاہتے ہیں۔ ایک دوسرا نقطہ نظر رکھنے والے لوگ کہتے ہیں، ''نہیں، یہ ایک نظریہ، علمِ الٰہیات، اور مسیحیت کا ایک عقیدہ ہے — یہ ہے جو لازمی ہے۔ عملی طور پر؟ یہ لازمی نہیں ہے۔ یہ تقریباً جدت پسندی ہے۔ ایک گہرے عقیدے کے بارے میں ہم کیا جاننا چاہتے ہیں۔ ہم مکمل بنیادیں جاننا چاہتے ہیں۔ جس کے بارے میں چیزوں کی پیشن گوئی کی گئی ہے۔ اور الٰہی نقطہ نظر کے مطابق نظریہ کیا ہے۔'' اِس فرق کا بدرجہ غایت ڈرامائی شکل دینے کی کوشش کے بغیر، میں اِس نقطہ پر کچھ زور دیتے ہوئے تذکرہ کرتا ہوں۔ بائبل کی تحریروں میں، دونوں جامع ہیں۔ جاننے اور مشاہدہ کرنے کے بارے ایک بہت ہی لازمی اصول ہے۔ اُس کے بغیر ہم اُسے مناسب طور پر سچائی کی کھوج کے لیے مرتب اور آراستہ نہیں کر پاتے۔ نئے عہد نامہ کے خطوط میں ہمیشہ تحریر کا پہلا اور عظیم حصّہ تعلیمی موضوع گفتگو اور الٰہی علم کو دیا گیا ہے۔ جس کی بنیاد پر یہ چیزیں کام کرتی ہیں۔ کہ کیسے صلیب کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور یہ کیسے مسیحیوں کے ساتھ منسلک ہوتی ہے۔ صرف تعلیم کے قائم ہونے کے بعد بھرپور، واضح اور عملی نصائح دی گئیں۔ یہ لازمی طور پر عملی نصائح ہونی چاہیے۔ مسیحیت، زمانہ سابق سے ایک روایتی مسیحی نقطہ نظر کے مطابق لوگوں کے زندگیوں، اُن کی عادتوں، اور دوسروں کے ساتھ اُن کے تعلقات یا کچھ اور جو کھویا ہوا ہے میں ہمیں ضرور راستہ تلاش کرنا چاہیے۔ لیکن عملی نصیحتوں کی بنیاد یقینی طور پر نئے عہد نامہ کی مضبوط تعلیمات کے مطابق ہونی چاہیے، یا پھر یہ وقت کا ضیائع ہے۔ اگر عملی نصیحت بغیر مضبوط الٰہی تعلیم کے پہلی تعلیم کے مطابق سکھائی جاتی ہے، تو یہ انسانی، مذہبی تو ہو سکتی ہیں لیکن اِس سے زیادہ کچھ بھی نہیں۔ یسوع اور نیکودیمس کے، یہودی اور فریسیوں کے درمیان کی طرح کی حالت آسانی کے ساتھ بہتر ہو سکتی ہے۔ وہ یسوع کے ساتھ مذہبی موضوع پر بات کرنا چاہتا تھا، اور اُن لائینوں کے متعلق اپنے موضوع کو شروع کرنا چاہتا تھا۔ لیکن مسیح نے اُس کو ایک طرف کر دیا اور کہا، اب نیکودیمس، ایک منٹ کے لیے اسے پکڑو اِس سے پہلے کہ تم اِس قسم کی چیزوں کے متعلق بات چیت کرو۔ یہاں پر ایک چیز ہے جسے سب سے پہلے جاننا ضروری ہے۔

تمہیں لازمی طور پر توبہ کرنے اور دوبارہ پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ جب تک ایک شخص روحانی طور پر خُدا کے خاندان میں دوبارہ پیدا نہیں ہوتا۔ تو وہ خُدا کی بادشاہی کو نہیں دیکھ سکتا۔ اوہ، وہ عملی کام اور معاشرتی مسائل کو تھیوری میں ڈیل کر سکتا ہے، لیکن وہ اِس بنیاد پر جان نہیں سکتا جو کہ کامیابی کے لیے مسیحی نقطہٗ نظر کے مطابق لازمی طور پر پہلے سے بتائے گئے ہیں۔

انسان دوستی—مذہبی اور لادینی

تم کہہ سکتے ہو کہ فرق کیا ہے۔ کیا عملی نصیحت تک انسانی پہنچ اور کسی انسان کے اپنے پڑوسی کے ساتھ تعلقات اور تبدیلی تک رسائی میں کوئی بنیادی فرق ہے؟ تو بائبل کا جواب یہ ہے: ہاں، واقعی۔ ایک کامیاب مسیحی زندگی کا مکمل بھید اِس میں پوشیدہ ہے۔ اِسی لیے رسول کہتا ہے:

اور اِس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صُورت بدلتے جاؤ تاکہ خُدا کی نیک اور پسندِیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔

یہاں پر conflict تنازع، contrast اختلاف، dichotomy دو حصوں میں تقسیم اور utter difference مکمل فرق کے الفاظ جو یہاں بیان کیے گئے ہیں۔ اور یہاں پر جن کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔ آئیں اِن کو تھوڑا سا بیان کرتے ہیں۔ کہنے دیں ڈیسک پر ہمارے آگے ایک کیلکولیٹر پڑا ہوا ہے۔ ہم اپنی کسی مشکل کا جواب نکالنے کے لیے نمبروں کی لائین کو دباتے ہیں۔ پس ہم مواد کا ایک مجموعہ کیلکولیٹر میں داخل کرتے ہیں۔ پھر ہم میزان کا بٹن دباتے ہیں، اور جب ہم اُسے فیتے پر پرنٹ کرتے ہیں، تو جواب غلط ہوتا ہے۔ کیا غلطی ہوئی ہے؟ ہمیں غلط جواب کیوں ملا؟ کوئی کہہ سکتا ہے، "میں جانتا ہوں کیوں؟ یہ اِس لیے ہوا کیونکہ ہم نے مشین میں غلط مواد داخل کیا تھا۔" اچھا، یہ جواب ہو سکتا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ نہ ہو۔ یہاں پر ایک اور جواب ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے درست معلومات مشین میں داخل کی ہوں۔ اور ہو سکتا ہے کہ مشین کے ساتھ کچھ غلط ہو، ہو سکتا ہے جو مواد ہم نے داخل کیا ہو یہ اُس میں کوئی فرق محسوس نہ کر سکا ہو۔ ہم درست جواب حاصل نہیں کر پاتے کیونکہ مشین درست کام نہیں کرتی۔

شریعت ناکام ہوئی کیونکہ جسم کے اعتبار سے یہ کمزور تھی

تمثیل میں، انسان کا ذہن اور دِل ایک ٹوٹی ہوئی مشین کی طرح ہیں۔ مشکل مواد کے ساتھ نہیں ہے، بلکہ انسان کے ساتھ ہے۔ مواد کے ساتھ مسلۂ نہیں ہے بلکہ انسان کے ساتھ ہے۔ خُدا کی شریعت، جو موسیٰ کے دِنوں میں دی گئی وہ درست معلومات تھیں لیکن گرے ہوئے فانی ذہن کے ذریعے سے اِس کو غلط طریقے سے عمل میں لایا گیا۔ انسان کے پاس اقدار کا غلط سسٹم تھا۔ تجزیہ کرنے کا غلط راستہ اور خاتمے تک آنا، اور کچھ نہ کر سکنا، باوجود اِس کے کہ مواد کیا دیا گیا تھا، درست حالت میں آنا کیونکہ اُس کے اپنے اندر یہ نہیں تھا۔ یہ ہے جو اُمید کی ساتھ غلط تھا۔ کہ تعلیم اور روشن خیالی دُنیا کی تمام مشکلات کو حل کرتی ہے۔ ایسا نہیں ہو گا۔ کیونکہ انسان ذرائع میں ٹوٹ چُکا ہے۔ جب تک نیت اور عملی نصیحت یسوع میں نئ نہیں ہوتی یہ وقت اور قوت کا ضیائع ہے۔ اِس کے کبھی بھی شروع ہونے سے پہلے ہی اِس کی مذمت کی گئی، پرانے عہد کی طرح جہاں سے یہ اُٹھتا ہے۔

دماغ کی تجدید

ہمارے بدنوں کو زندہ قربانی ہونے کے ناطے سے پیش کیا جاتا ہے، یہ انفرادی انسان کی زندگی میں مکمل تبدیلی ہے۔ جیساکہ ڈاکٹر جم سپل مین اِس نقطے کا اُٹھانا پسند کرتا ہے، یہ ذہنی ریاضت نہیں بلکہ روحانی عمل ہو سکتا ہے۔ اِس سبق میں جو ظاہری طور پر بارہ۔ اقدام والے لوگ اور دوسرے نقلی مسیحی خیالات کے ادنٰی ذہن سے نہیں سکھایا گیا۔ روحانی تازگی کے عمل کے ذریعے سے اُس کے ذہن کی تربیت کرنے کے لیے جو شخص اِس حکم کو مانتا ہے۔ اُسے فانی خیالات، اقدار اور طریقہ کار اور کلیات کے ساتھ انسان دوست دُنیا کو لاپرواہی سے لینا چاہیے۔ اُسے روح القدس کے ذریعے سے اور خُدا کی نئ طاقت، اور صلیب کے وسیلہ سے اُسے ضرور موڑ دینا چاہیے۔ ایمان کی بنیاد سے الٰہی مکاشفہ کے ذریعے سے، اُسے اِس سچائی کی تجویز کو ضرور قبول کر لینا چاہیے۔ اُسے لازمی طور پر ایک مکمل دوسرے راستے پر چلنا چاہیے۔ **اِس جہاں کے ہم شکل نہ بنو بلکہ اپنی صورت بدلتے جاؤ**(تبدیل یا مکمل طور پر بدل جانا)

روشن خیال علمِ الٰہی کی تباہ کن بے چینی

آج کل کی کلیسیاء میں ایک سنجیدہ قسم کی بُرائی پائی جاتی ہے۔ یہ ہم میں اِس شکل میں آتی ہے۔ کہ مسیحی اپالوجیٹکس کیا کہلاتے ہیں۔ میں پیش فرضی اپالوجیٹکس (ایک الگ سے مضمون جس کا ذکر اب یہاں نہیں) کی بات نہیں کر رہا۔ بلکہ عقلی، سائنسی اور فلاسفیکل اپالوجیٹکس کی بات کر رہا ہوں۔ یہ آج کل کے نوجوان روشن خیال کو سیکھانے کی کوشش کرنے کا طریقہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اِس دُنیا سے اور اِس کے سوچنے کے طریقے سے الگ کیے بغیر خُدا کو قابلِ قبول ہے۔ اپالوجیٹکس تعلیم دیتے ہیں۔ کہ مسیحیت فلاسفی، سائنس اور وجوہات کی سچائی ہے اور یہ اسے دیکھنے کا ایک طریقہ ہے۔ جہاں پر یہ ایک سوچ پیدا کرتی ہے۔ اور یہ قدرتی ذہن کے لیے قابل قبول ہے۔ میں صاف دِلی سے تمہیں کہتا ہوں۔ اچھے آدمی کے فرق سے جو اِس پر یقین رکھتا ہے۔ یہ چیز جھوٹی اور گمراہ کرنے والی ہے۔ یہ اِس طرح سے نہیں ہے اور اِس طرح سے ہو نہیں سکتا۔ خُدا کے لیے قابلِ قبول ہونا، کسی کو اِس بڑے دباؤ اور آوازوں کو نظر انداز کرنا چاہیے۔ جو اُنہیں موافق ہونا بتاتا ہے۔ اُسے تبدیل ہونے کے لیے، نئی زندگی کو قبول کرنے کے لیے اور نئے راستے کے لیے فیصلہ لینا چاہیے۔ اور اپنے ذہن کی دوبارہ تشریقِ نو کرنی چاہیے۔ اور خُدا کے راستوں کے متعلق سوچنا چاہیے۔ نئے عہد نامہ کا موت، دفن ہونے اور دوبارہ زندہ ہونے کا اصول یہاں پر لاگو ہوتا ہے۔ یہ روح القدس کے نظم وضبط کے تحت نئے ذہن کا مسلۂ ہے۔ یہ ہے جو خُدا کی نظر میں زندہ قربانی کے طور پر قبول ہونے کے لیے ہے۔ میں اِسے بہت زیادہ مخفی بنانے کی کوشش نہیں کر رہا۔ جو کہ ایک عام شخص کے لیے بالکل غیر دستیاب ہے۔ میں صرف اِس کی نشاندہی کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کہ کامیابی کا مطلب خُدا کے کلام کی روح کی فرمانبرداری ہے، اور کہ یہ مکمل طور پر ہر چیز کے برعکس ہے۔ کہ جس پر قدرتی دُنیا ایمان رکھتی ہے یا کہ قدرتی انسان کے لیے ذاتی ہے۔ پس پرانے راستوں کو بھول جاؤ اور نئے راستوں پر توجہ کو مرکوز کرو۔ اگر تم دُعا اور ایمان کے بندے ہو، خُدا وہ راستے بنائے گا۔ جو اُس کے کلام کے ذریعے سے جانے جائیں گے۔ تمہارا ذہین ہونا، پڑھا لکھا ہونا اور اِس طرح کا کچھ بھی ہونا ضروری نہیں ہے۔ لیکن تمہارا سنجیدہ اور ایماندار ہونا ضروری ہے۔ جب

خُدا تمہارے لیے نئے راستے تمہیں دکھائے گا،اُن کے مطابق چلو۔ تو تمہیں مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ کہ یہ جانتے ہوئے تمہارے لیے خُدا کی مرضی کیا ہے۔

باب نمبر38

رومیوں 3:12 میں اُس تَوفیق کی وجہ سے جو مُجھ کو ملی ہے تُم میں سے ہر ایک سے کہتا ہُوں کہ جَیسا سمجھنا چاہئے اُس سے زیادہ کوئی اپنے آپ کو نہ سمجھے بلکہ جَیسا خُدا نے ہر ایک کو اندازہ کے موافق اِیمان تقسیم کیا ہے اِعتدال کے ساتھ اپنے کو وَیسا ہی سمجھے۔

رومیوں 4:12 کیونکہ جِس طرح ہمارے ایک بدَن میں بہت سے اعضا ہوتے ہیں اور تمام اعضا کا کام یکساں نہیں۔

رومیوں 5:12 اُسی طرح ہم بھی جو بہت سے ہیں مسیح میں شامل ہو کر ایک بدَن ہیں اور آپس میں ایک دُوسرے کے اعضا۔

رومیوں 6:12 اور چُونکہ اُس تَوفیق کے موافق جو ہم کو دی گئی ہمیں طرح طرح کی نِعمتیں ملیں اِس لئے جِس کو نبوت ملی ہو وہ اِیمان کے اندازہ کے موافق نبوت کرے۔

تم میں سے کسی بھی انسان کو اپنے بارے میں انتہائی سوچنے نہ دو

ہمیں اِس لیے بلایا گیا کہ ہم اپنے جسموں کا خُدا کے سامنے زندہ قربانی کے طور پر پیش کریں۔ جو کچھ خُدا نے کیا ہمیں اُس سب کی روشنی میں بتایا گیا کہ یہ بلاہٹ معقول ہے۔ ہمیں خُدا کی بھلائی اور اُس کے عظیم دانشمندانہ اور لامحدود منصوبے کی یاد دلائی گئی ہے۔ جو خُدا نے قوموں کے سامنے قدیم سے رکھا ہوا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے خُدا کی بھلائی اور اُس کے رحم کا پھیلاؤ ہو گا جیسے وہ چاہے گا۔اِن وجوہات کی بنا پر روایتی مسیحی نقطہ نظر کے مطابق آدمی کی شکر گزاری، تعظیم، ذہن کی خاکساری، خالق کی خدمت اور نجات دہندہ سے زیادہ کچھ بھی معقول نہیں ہے۔

پاکیزگی کی خوبصورتی

ہمیں یاد دلایا گیا کہ ہم خُدا کی خدمت میں ہیں اور اُس کو قبول کرنے کا مطلب مقدس ہونا ہے جدید ذہنیت میں بعض اوقات یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ انسانوں اور خُدا کے ساتھ جو کیا گیا اُسے ظاہر کرنے اور اپنا تھوڑا سا وقت دینے کی ضرورت ہے۔ مغربی دُنیا میں انفرادی طور پر کہ

لوگ اپنے بارے میں اہمیت کی ایک غیر حقیقی سوچ رکھتے ہیں۔ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے خُدا اور انسان دونوں کی حمایت حاصل کر لی ہے، اور اگر وہ ہمیشہ چرچ جاتے ہیں، کوئی بھی اچھا کام کرتے ہیں، دوسروں کی مدد کرنے میں وہ ہمیشہ سر گرم رہتے ہیں یا کوئی بھی دوسری سماجی یا معاشرتی سر گرمی۔ یہ لوگوں پر ایک بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ یا اُن پر ایک غیر واجب دعویٰ۔ اگر وہ اِس پر بالکل رضامندی ظاہر کرتے ہیں۔ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ یہ سب کرنے کی ضرورت ایک دکھاوا ہے۔ لیکن بائبل کہتی ہے۔ کہ خداوند کی خدمت کرنا ایک عظیم عزت افزاء بات ہے۔ یہ ایک فائدہ والی بات اور ایک بلند حالت ہے۔ اور ایک ایسا شخص جسے پرستش، شکر گزاری کرنی چاہیے۔ اور اپنے دِلوں میں خوش ہونا چاہیے۔ جب ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ خدائے قادرِ مطلق نے ہمیں اپنی خدمت کے لیے بلایا ہے۔ پھر، اِس طرح، ہماری طرف سے پاکیزگی، راستبازی اور تکریم کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ خُدا کے لیے کیے گئے کام کا دکھاوا نہ کریں۔ جب تک تم مقدس اور فرمانبردار اور اپنے کردار اور ناخوشگوار چیزوں میں صاف ستھرے ہونے کے لیے تیار نہیں ہو جاتے۔ یہ خالص پن غیر اخلاقیت، انسان پرستی، نظریہ وجودیت کے حامی جہاں پر ناپسندیدگی ہو یا جس طرح کی بھی کوئی انفرادی سوچ رکھتا ہو اِس سے نہیں بلکہ بائبل کے نقطہ نظر سے ضرور پیدا ہونا چاہیے۔ تمہارے موجودہ بدن زندہ قربانیاں، قدوسیت اور قابلِ قبولیت ہیں، یہ معقول ہے کہ ہمیں خُدا کے حضور مقدس زندگی گزارنی چاہیے۔ یہ ناگزیر ہے۔ یہ ایسا ہے۔ یہ بائبل کا سچ ہے۔ کہ اگر ہماری زندگیاں مقدس نہیں ہیں۔ تو وہ قابلِ قبول نہیں ہیں۔

عدم مطابقت کی دو اقسام

ہمیں روایتی مسیحیت کے بہت بڑے مسئلوں میں سے ایک کا اور کلیسیاء کے معائنے سے اِس کی تحریک کا سامنا کروایا گیا ہے۔ جب ہم اِس دُنیا کی عدم مطابقت کی بات کرتے ہیں۔ جیسا کہ عظیم اور ہلا دینے والی سچائی کے معاملے میں کچھ بناوٹی چیزیں ہیں۔ اِن چیزوں نے نہ صرف نشان کو کھویا ہے۔ بلکہ اِسے اُلٹا کر دیا ہے۔ اور بعض اوقات سچائی کو اُن کے لیے ناموافق ظاہر کر دیتے ہیں۔ جو بصورتِ دیگر اِسے قبول کرتے اور مانتے ہیں۔ مغربی دُنیا کی منحرف تحریکوں میں ایسی بہت

سی باتیں ہیں۔ جب ہم دُنیا کی تائید نہ کرنے کے بارے میں بہت زیادہ نہیں بولتے تو اِس سے ہمارے وقت کی بہت سی منحرف تحریکیں سامنے آتی ہیں۔ تاہم، یہ وہ سب کچھ نہیں ہے۔ جس کے بارے میں بائبل بول رہی ہے۔ ہمارے دور کی انحراف کی بہت سی تحریکیں (مخالفِ مادہ پرستی، سماج دشمن۔ لباس۔ کا۔ معیار، مخالفِ مغربی تہذیب، امن پسندی یا جو بھی تم رکھتے ہو) یا انسانی حکومیتں میں عام سی تحریکیں۔ گرتی ہوئی فناپذیری یا ابدیت یا لافانیت پر کوئی گرفت۔ بائبل کسی کو سماج، منحرف تحریکوں میں شامل ہونے کے لیے نہیں بلا رہی۔ لیکن یہ اِس سے بہت مختلف وکالت کر رہی ہے۔ یہ تنازع، اختلاف، دو حصّوں میں تقسیم، اور دو ذہنوں میں نہ مٹنے والا نمایاں فاصلہ ہے۔ گری ہوئی فناپذیری کی صلاحیت اور اقدار میں سے ایک ہے۔ دوسرا ایک نئی پیدائش، سوچ کا نظرِثانی شُدہ راستہ اور ہمارے اندر روح القدس کا کام۔ یہ ایک پرانے سچ کی طرف اشارہ ہے۔ کہ کب انسان گرتا ہے اور خُدا کے خلاف بغاوت کرتا ہے۔ اور اقدار کے نظام کو گلے لگاتا ہے۔ جو کہ مکمل طور پر خراب ہے۔ وہ سب کچھ جسے انسان عزیز رکھتا ہے اور جس پر قوت اور صلاحیت کے ماخذ کے طور پر بھروسہ کرتا ہے مکمل طور پر جھوٹ ہے۔ مذہبی انسان دوست تصور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ جو خُدا کے نزدیک اہمیت رکھتا ہے۔ مذہبی لوگ یہ سوچنے کی کوشش کرتے ہیں کہ خُدا کے لیے کون سی چیز اہم ہے۔ وہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ کیسے صلاحیت اور ذرائع سے اُسے تیار اور حاصل کر سکتا ہے۔ اِس نزدیکی کو حاصل کرنے سے وہ خُدا کے حضور زندگی پیش کرے گا۔ یہ بالکل یسوع مسیح کے زمانے کی فریسیوں کی طرح کے ہیں۔ ہمیں خُدا کے قابلِ قبول ہونے کے لیے نئے ذہن اور سوچ کے نئے طریقے سے کیا حاصل کرنا چاہیے۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ہمارے قدیم والدین آدم اور حوّا نے باغِ عدن میں کیا نہیں سمجھا۔ اور انسان نے اب تک کیا نہیں سمجھا۔ ہمیں سمجھ جانا چاہیے۔ خُدا کس چیز کو اہم خیال کرتا ہے۔ ہمیں یہ تعین کرنا چاہیے کہ کون سی دائمی اقدار ہیں۔ اور ہمیں فیصلہ کرنا چاہیے۔ کہ ہمیں اُن چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے انحصار کس قوت پر کرنا چاہیے۔

عمل کے بغیر ایمان مردہ ہے

بائبل میں سچی مسیحیت، عمل اور تھیوری میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سچی خُدا پرستی میں، تم تھیوری اور فلاسفی کو جائز طریقے سے قبضہ میں نہیں رکھ سکتے۔ جس میں تم ذاتی طور پر زندہ نہیں رہتے۔ ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ خود فریبی ہے۔ خُدا پرستی کی زندگی میں، کسی بات پر ایمان رکھنے کے لیے اُسے کرنا ہے۔ اسے نہ کرنا اِس سے انکار ہے۔ بے شک، ہم معاملات پر روح میں بات کر رہے ہیں۔ جو موزوں ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں، '' اچھا میں یقین کرتا ہوں کہ برف کا سلسلہ فرض کرنا چاہیے۔ جب ہائی وے پر برف ہوتی ہے۔ لیکن میں آج اسے نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سڑک خشک ہے۔ '' یہ وہ نہیں ہے جس کے بارے میں ہم بات کر رہے ہیں۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ یہ وقت ہے کہ جب عمل کے ذریعے سے سچے اعتماد کو اظہار کیا جائے۔ اگر ہم انکار کرتے ہیں۔ کہ جس کا کچھ کرتے ہوئے ہم اقرار کرتے ہیں، یہ ایک مردہ دغا بازی ہے کہ ہمارے پاس پاکیزہ زندگی کے حوالے سے کچھ بھی نہیں ہے خُدا کی مکمل مرضی کے ثبوت کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم اپنی زندگیوں سے باہر نکل کر رہیں۔ ہم کیا کرتے ہیں سچائی اِس سے ظاہر ہوتی ہے۔ یا ہم کیا کہتے ہیں۔ یہ دُنیا کی طرف سے کی گئیں اُن چیزوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو اُن کو خدا کے سامنے لے آئے گا؛ بلکہ خُدا کی طرف اُن چیزوں کا مطلب ہے جو قابلِ قبول ہوں گی۔ اور جو ہمارے زندگیوں میں اُس کی مرضی کو پورا کرے گی۔

تم، تم کیا سوچتے ہو

ایسا کرنے کے لیے سوچ کے ایک نئے راستے کی ضرورت ہے۔ ''**اور اِس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صُورت بدلتے جاؤ تاکہ خُدا کی نیک اور پسندِیدہ اور کامِل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔**'' ''**کیونکہ جیسے اُس کے دِل کے اندیشے ہیں وہ ایسا ہی ہے**، بائبل ہمیں بتاتی ہے، اور '' **کیونکہ جو دِل میں بھرا ہے وہی اُس کے منہ پر آتا ہے۔**'' اِس وجہ سے ہمیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے لوگ نہیں کہتے کہ اُن کے ذہن میں کیا ہے، وہ عوامی استعمال کی باتیں دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ جو حقیقی طور پر اُن کے ذہنوں میں جو ہے وہ پیش نہیں کرتے۔ بائبل پیچھے چلی جاتی ہے یہ کہا جاتا ہے کہ جو کچھ تم اپنے ذہن

میں سوچتے ہو۔ تم، اور اِس سے پہلے کہ تم خُدا کو خوش کرو اور خُدا کو قبول کرو۔ تمہیں اپنے ذہن کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ نہیں کہا جارہا کہ ہر کام کے بارے میں سوچنا کہ یہ لازمی ہے۔ اِس بارے میں سوچو اور صرف یہی ایک بات بہت لازمی ہے یہ کہا جارہا ہے کہ اِس سے پہلے کہ تم اسے کر سکو۔ تمہیں اِس بارے میں سوچنا ہے اِس سے پہلے کہ تم اِس طرح کی ظاہر سرگرمیوں میں تم یقینی انسان بن سکو۔ کسی حد تک تم بیٹھو اور اپنے ذہن میں غور کر سکو تم میں اور تمہارے ذہن میں کیا بات لازمی ہے، جو کچھ بھی تم اپنے ذہن میں بننا چاہتے ہو۔ تم کیا ہو۔ کسی نہ کسی طور سے تم اِسے کرنے کی کوشش کرو گے۔ کسی نہ کسی طور پر تم اُس میں رہو گے۔ اور اُس پر سوچو گے اور اِس کے لیے کام کرو گے اور اُس کے لیے سکیم اور منصوبہ بناؤ گے۔ تم اِس سے بچ نہیں سکتے۔ جیسا کہ تم اپنے دِل میں اور اپنے ذہن میں سوچتے ہو، تو تم یہ کرتے ہو۔ لہذا خُدا کو خوش کرنے کے لیے، ہمیں ضرور بگاڑ، بے ایمانی، بداخلاقی، تشدد، خود پسندی، گری ہوئی فنا پذیری کے احمقانہ ذہن کے لیے کچھ کرنا چاہیے۔ اِس بارے میں کچھ کرنے کے لیے خُدا ذرائع پیدا کرتا ہے۔ جیسے کہ پرانے انسان کو صلیب نے موت مہیا کی اور نئے انسان کی زندگی میں نیا جنم ہوا ہے۔ موجودہ دور میں یہ دنیاوی کاموں سے انکار اور اپنے آپ کو سچائی کے ساتھ عادی کر کے مسیحی پاکبازی کے طور پر ہم میں آتا ہے۔ یہ اپنے ذاتی مطالعہ سے اور چرچ جانے سے اور تعلیمات کو سُننے سے یا کچھ اِسی طرح کے کاموں میں شامل ہو کر جو مکمل طور پر ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تاہم ہمیں اپنے آپ کو سچائی کے ساتھ لازمی طور پر باخبر رکھنے سے آتا ہے۔ اور پھر اپنی زندگیوں میں اِس پر عمل کرنے سے۔ اور اِس حد تک کرنے کے لیے ہمیں یہ کرنا ہے کہ ہم خُدا کی نظر میں مقبول ہو سکیں۔ اور اپنی زندگیوں میں کام شروع کرنے سے مکمل مرضی سے جو خُدا ہمارے لیے رکھتا ہے۔ ہم نے باب نمبر آٹھ میں پڑھا ہے۔ کہ خُدا ہماری زندگیوں کے لیے یہ مرضی رکھتا ہے۔ جیسا کہ ہم خُدا کی راہنمائی کی تائید کرتے ہیں، روح القدس کا ہماری زندگیوں کا ساتھ میل ملاپ ہے، خُدا ہماری اُن راستوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ جو مکمل جامع اور مکمل منصوبے کے مطابق ہیں۔ پس اگر ہم خُدا کی مرضی کو جاننا چاہتے ہیں اور

اپنے تجربات میں مرضی کو کام کرنے دینا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اِن میں یا اُس کی سوچوں میں ضرور ڈھلنا ہے۔

سوچ کا ایک نیا انداز

اچھا، سوچوں کا نیا انداز کیا ہے اور یہ مختلف کیسے ہو سکتا ہے؟ ہم اِسے حاصل کرنے کے لیے شروع کرتے ہیں۔ کہ سوچوں کے نئے انداز میں کیا شامل ہے اور جیسا کہ پتہ چلتا ہے کہ یہ بالکل مختلف ہے۔

میں اُس تَوفیق کی وجہ سے جو مُجھ کو ملی ہے تُم میں سے ہر ایک سے کہتا ہُوں کہ جَیسا سمجھنا چاہئے اُس سے زیادہ کوئی اپنے آپ کو نہ سمجھے بلکہ جَیسا خُدا نے ہر ایک کو اندازہ کے موافق اِیمان تقسیم کیا ہے اِعتدال کے ساتھ اپنے کو وَیسا ہی سمجھے۔

انسان دوستی میں انسان اپنی تمام کامیابیوں کا سہرا اپنے سر باندھنا چاہتا ہے۔ اور ناکامیوں کا ذمہ دار وہ دوسروں کو ٹھہراتا ہے۔ "اچھا، یہ میرا قصور نہیں ہے۔ اُس کا، اُس کا اور اُس کا ہے" لیکن اگر وہ کوئی تعریف والا کام کرتا ہے۔ پھر، بے شک، یہ اُس کا اپنا کیا ہوا کام ہے۔ وہ فکر سے چمکتا ہے اور تکبر سے وہ پھول جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ پوری دُنیا میں مشہور ہو گیا ہے اور جانا جاتا ہے، "تم دیکھتے ہو کہ میں کس طرح کا آدمی ہوں اور ہمیشہ سے ایسا ہی ہوں۔"

تاہم، مسیحیوں کے خیال میں، تم اِس مختلف طریقے کو دیکھنے کے لیے بلائے گئے ہو۔ ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ ہم فطرت کی وجہ سے گرائے گئے ہیں۔ اور اب خُدا کے فضل سے ہم دوبارہ پیدا کئے گئے ہیں۔ اگر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ اور یسوع مسیح اور صلیب میں اِس ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ پس وہاں جو کچھ بھی ہے۔ وہ ہمارے لیے اچھا اور مفید ہے۔ یہ ہمارے پاس خُدا کے فضل اور تحفے کی وجہ سے ہے۔ ہم نے صرف یہ دیکھا ہے کہ خُدا نے کیسے منصوبہ بنایا ہے وہ یہ کام کر رہا ہے۔ اُس نے ہر انسان کو تحائف، قابلیتیں، بلاہٹیں اور صلاحیتیں دیتا ہے۔ کہ اپنے مقصد کے لیے استعمال کرے۔ اور پھر، میں کچھ بھی ہوں خُدا کی خدمت کرنا اچھا اور فائدہ مند ہے جو اُس کی میری بلاہٹ اور اُس کے کام کے لیے میرے مقصد کی وجہ سے خُدا نے مجھے خاص طور پر دیا ہے۔ یہ ہمیں خاکسار بننے کے لیے

چاہیے۔ یہ اُس آدمی کے لیے ہے جو کمپنی کا کام کرنے والا ہے۔ اور اُسے یہ کام کرنے کے لیے نئے اوزار ر دیئے گئے ہیں۔ اُسے عظیم احسان اور بہت بڑی خوشی کے ساتھ چیزوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اُسے اُس کا خیال رکھنا چاہیے اور اُس شخص کو عزت دینی چاہیے جس نے اُسے یہ دیا ہے۔ اور اُس کو تیار کر کے وسائل کے ساتھ اِس کام کا ہونا اُس کے لیے ممکن بنایا ہے۔

خُدا نے ہمیں کہا ہے، جیسے کہ یہ تھا،" یہ کام ہے اور اُس کام کو کرنے کے لیے چیزیں ہیں۔ یہ انعامات ہیں، جس کی تمہیں ضرورت ہے اُس کام کے کرنے سے جس کے لیے میں تمہیں باہر بھیج رہا ہوں۔" اگر تمہارے پاس نبوت، تعلیم دینے، تعلیم واصلاح، نصیحت کرنے یا کوئی بھی تحفہ تمہارے پاس ہے۔ تو اپنی اِن صلاحیتوں کو ضائع نہ کرنا۔ اِس کے بارے حلیم وخاکسار بننا۔ اپنے آپ کا جلال نہ دینا۔ تکبر سے پھول نہ جانا۔ دوسروں پر اپنے آقا کو اہمیت دینا شروع نہ کرو۔ دُنیاوی زندگی کو زندہ رکھنے کے لیے وقت کے راہنما بننے اور شخصی پرستش کرنے کی کوشش نہ کرو۔ حلیم بنو۔ شکر گزار بنو۔ کہ تمہیں اپنے منصوبے میں شامل کرنے کے لیے خُدا بہت اچھا ہے۔ تمہیں بھی مدبّر ہونا چاہیے۔ خُدا نے تمہیں ایک تحفہ دیا ہے۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ باہر نکلو اور اسے استعمال کرو اور اُس کی خدمت کرو۔ اور اُس کی بادشاہی میں اپنا کردار ادا کرو۔ اور وہ کام کرو جس کے کرنے کے لیے تم بلائے گئے ہو۔ خُدا نے اپنی شہنشاہی کو قائم کیا ہے۔ اور تمہارے پاس یہ ایمان ہے، تمہارے پاس یہ اعتماد ہے، اور تمہارے پاس یہ خواہش ہے۔ یہ آزاد مرضی سے انکار نہیں ہے۔ آزاد مرضی کے لیے یہ ہمارے ساتھ پیش کیا گیا۔ ہمیں پہچان، ایمان اور کام کرنے کے لیے بلایا گیا۔ لیکن آزاد مرضی یقینی طور پر نہیں ہے۔ بائبل کے نقطۂ نظر کے مطابق فرمانروائی سے ایک انکار ہے۔ خُدا نے تمہیں بلایا ہے۔ خُدا نے تمہیں یہ دیا ہے۔ خُدا نے یہ ممکن بنایا ہے۔ بڑے مدبّرانہ طریقے سے سوچو۔ جیسا خُدا نے ہر ایک کو اندازہ کے موافق اِیمان تقسیم کیا ہے۔

کسی دوسرے کے ساتھ اپنا موازنہ کرنا دعوے کو کھونا ہے

جدید مذہب کی خرابیوں میں سے ایک یہ ہے کہ مسیحی اپنا موازنہ دوسروں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور دوسروں پر برتری کے لیے جسمانی معیار کو مدِ نظر رکھتے ہیں۔ آج کل ہمارے

مسیحیوں میں یہی نظام چل رہا ہے۔ کہ جو تم اپنے ارد گرد پوری دُنیا میں دیکھ سکتے ہو۔ کسی انسان کے پاس تحفہ ہوتا ہے جو بہت زیادہ متاثر کن سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ اِس سے دوسروں کی نسبت اپنے آپ کو زیادہ قوت دیتا ہے۔ یہ بائبل کا طریقہ کار نہیں ہے۔ ہم جسمانی منصوبے میں زندہ نہیں رہ رہے کہ جس کے مطابق ہم اپنی بڑائی کے لیے کوششیں کرتے رہتے ہیں۔

کیونکہ جِس طرح ہمارے ایک بدَن میں بہت سے اعضا ہوتے ہیں اور تمام اعضا کا کام یکساں نہیں۔ اُسی طرح ہم بھی جو بہت سے ہیں مسیح میں شامل ہو کر ایک بدَن ہیں اور آپس میں ایک دُوسرے کے اعضا۔

دو پاؤں پر ایک منہ

انسانی بدن کو مسیح کے بدن کی وضاحت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ہمارے پاس ہاتھ ہیں جس سے ہم چیزوں کا پکڑتے ہیں۔ ہمارے پاس اُنگلیاں ہیں جس سے ہم کام کو بہتر کرتے ہیں۔ ہمارے پاس دیکھنے کے لیے آنکھیں ہیں، سُننے کے لیے کان ہیں، سر کا ڈھانپنے کے لیے ہمارے سر پر بال ہیں (جو کہ ہم میں سے کچھ کے پاس ہیں)۔ لیکن ہر چیز اپنی مناسب ترتیب اور جگہ پر ہے۔ ہمیں اِس کے سب کچھ کے ساتھ خوبصورت اور متوازن جسم ہونے ضرورت ہے۔ اگر تم دروازہ کھولتے ہو اور ایک بڑے سے ہاتھ یا ایک بڑے پاؤں یا ایک بڑے منہ کو جسے کسی جسم نے سنبھالا ہوا نہیں ہے کو برآمدے سے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھتے ہو تو تمہیں دہشت سے بھاگنے کی ضرورت ہے۔ اور بعض اوقات اسی وجہ سے لوگ دہشت زدہ ہو کر خدمت سے بھاگ جاتے ہیں۔ ہر کوئی یہ دیکھتا ہے کہ ایک بڑا منہ اُن کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ حقیقت میں کوئی بھی اُن پر الزام نہیں لگا سکتا۔ یہ ایک بگڑا ہوا بدن ہے۔ تم میں یہ سب قابلیتیں ہیں، اور یہ سب کسی مقصد کے تحت ہیں۔ خُدا وہ دیتا ہے جو وہ چاہتا ہے کہ کسی کے پاس ہو۔ ہمیں اِس قابلیت اور لیاقت کو استعمال کرنے کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ جو خُدا نے دی ہے۔ یہ اپنے آپ کو دوسروں سے موازنہ کرنے پر ترجیح دینا ہے اور یہ کسی دوسرے پر ایک عظیم تصور کو بنانے کی کوشش ہے۔ تا کہ دوسروں کو اپنی قوت کے ماتحت لایا جائے اُس مفت اور رحیم نعمت کی وجہ سے جو خُدا نے ہمیں دی ہے۔

اور چُونکہ اُس توَفیق کے موافق جو ہم کو دی گئی ہمیں طرح طرح کی نِعمتیں ملیں اِس لئے جِس کو نبوت ملی ہو وہ اِیمان کے اندازہ کے موافق نبوت کرے۔

ہمیں جو بھی نعمت دی گئی ہے، وہ ہمیں خُدا کی طرف سے اُس کی بھلائی سے ملی ہے۔ آئیں اسے استعمال کریں۔ اور اُن متعین کردہ حدود کے اندر رہ کر کام کریں جو خُدا نے ہمیں دی ہیں۔ اور جو وہ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اُس میں رہ کر کریں۔ اگر تمہارے پاس کوئی خدمت ہے، تو اُس خدمت کا انتظار کریں۔ اُس کے اپنے آپ کو استعمال کریں۔ اُس کی حدود سے باہر نکلنے کی کوشش نہ کریں۔ اپنے آپ کو مایوس نہ کریں۔ اور اپنے آپ سے باہر احمق نہ بنو۔ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اُسے حقارت کی نظر سے نہ دیکھو۔ اُس کو چھوٹا، مضطرب یا چھوڑا ہوا محسوس نہ کرو، کیونکہ تم بلی گراہم کے اتنے بڑے ہجوم کو تصور میں نہیں لا سکتے یا اسی طرح فرانسس شیفر کی طرح فلسفیانہ سُر کے ساتھ بول نہیں سکتے۔ وہ کرو جس کے لیے تم ایمان کے تناسب کے مطابق مقرر کیے گئے ہو جو خُدا نے تم کو دیا ہے۔ خُدا تمہیں وہاں رکھتا ہے جہاں وہ چاہتا ہے۔ اُس نے تمہیں تمام سامان دے دیا ہے ۔ جو اِس کام کے لیے ضروری ہے۔ چاہے تمہیں سُننے والے لوگ ہوں، ہل چلانے کے لیے کھیت، یا ایک اسٹیج جہاں پر تم کھڑے ہو سکتے ہو۔ جو کچھ بھی تم کو دیا جا چکا ہے، جو کچھ خُدا کی طرف تمہیں دیا جا چُکا ہے وہ صرف تمہاری جگہ اور تمہاری بلاہٹ کی وجہ سے ہے۔ اِسے شوق، خوشی اور وقف ہو کر کرو۔ دی گئی بلاہٹ یا قابلیت کے بارے میں پریشان نہ ہو۔ اگر تم اپنا کام کرتے ہو اور اپنا کام اچھے طریقے سے کرتے ہو۔ تو تم پورا اجر پاؤ گے۔ تو تم یسوع کے دِن کسی مقدس کے پیچھے نہیں ہو گے۔ سو فیصد کا مطلب ہے سو فیصد۔ چاہے یہ ایک انچ ہو یا ایک ہزار میل ہو۔ اگر تم یہ نہیں کرتے، تو تم اپنا موقع گنوا دو گے۔ تم یسوع مسیح کے دِن اسے پاؤ گے۔ جو تمہاری تاریخ میں ایک عظیم لمحہ تھا اِس پر قبضہ نہیں کیا گیا کیونکہ تم نے اپنے ذہن کو تازہ نہیں کیا۔ تم پرانے ذہن کے ساتھ سوچ رہے تھے۔ اور کچھ ایسی بات تک پہنچے تھے جو صرف آپ کی نہیں تھی۔ لیکن وہ ایسی اچھی نہیں تھی جیسی تم نے کھوئی تھی۔

باب نمبر39

رومیوں 7:12 اگر خِدمت ملی ہو تو خِدمت میں لگا رہے۔اگر کوئی مُعلِّم ہو تو تعلیم میں مشغُول رہے۔

رومیوں 8:12 اور اگر ناصح ہو تو نصِیحت میں۔ خَیرات بانٹنے والا سخاوت سے بانٹے۔ پیشوا سرگرمی سے پیشوائی کرے۔ رحم کرنے والا خُوشی کے ساتھ رحم کرے۔

رومیوں 9:12 محبّت بے ریا ہو۔ بدی سے نفرت رکھو نیکی سے لپٹے رہو۔

رومیوں 10:12 برادرانہ محبّت سے آپس میں ایک دُوسرے کو پیار کرو۔ عزت کے رُو سے ایک دُوسرے کو بہتر سمجھو۔

رومیوں 11:12 کوشش میں سُستی نہ کرو۔ رُوحانی جوش میں بھرے رہو۔ خُداوند کی خِدمت کرتے رہو۔

رومیوں 12:12 اُمید میں خُوش۔ مصِیبت میں صابر۔ دُعا کرنے میں مشغُول رہُو۔

رومیوں 13:12 مقدّسوں کی اِحتیاجیں رفع کرو۔ مسافر پروری میں لگے رہو۔

رومیوں 14:12 جو تمہیں ستاتے ہیں اُن کے واسطے بَرکت چاہو۔ بَرکت چاہو۔ لعنت نہ کرو۔

رومیوں 15:12 خُوشی کرنے والوں کے ساتھ خُوشی کرو۔ رونے والوں کے ساتھ رؤو۔

رومیوں 16:12 آپس میں یکدِل رہو۔اُونچے اُونچے خیال نہ باندھو بلکہ ادنٰے لوگوں کی طرف متوجِہ ہو۔اپنے آپ کو عقلمند نہ سمجھو۔

مقدسین کی ضرورت میں تقسیم

آج کل کی مذہبی دُنیا میں بے شک دولت کا معاملہ، دولت جمع کرنا یا دینا وغیرہ وغیرہ ایک سب سے بُرا مضمون ہے۔ کاروبار نے لوگوں تبلیغ کی سرپرستی اور دوسرے بہت سی مختلف مذہبی کوششوں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اِس کے بارے میں کوئی سوال نہیں ہے۔ یہ ایک قابل شرم بات ہے۔لوگ اِس سے تھک چکے ہیں۔ جو اُن پر الزام لگاتے ہیں؟

ماسوا، وقت کی حیران کن بات یہ ہے کہ اگر کوئی ردِ عمل ہمارے معاشرے کے مادی رویے پر پردہ ڈالنے کے لیے نہ ہو۔ شادی شُدہ لوگ مسلسل مجھے کہتے رہتے ہیں۔" ہم ایک بڑے خاندان کو پسند کرتے ہیں، لیکن، آپ جانتے ہیں، کہ ہم اِس کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ آج کل چیزیں بہت مہنگی ہیں، اور اُن کو حاصل کرنا بہت مشکل ہے اور بچوں کی پرورش کرنا بہت مشکل ہے۔" اِس پر میرا ردِ عمل یہ ہے:" لغوبات! قطعی لغوبات!" میرے والد اور والدہ کا خاندان پچھلے دباؤ والے سالوں میں گیارہ افراد پر مشتمل تھا۔ جب لوگ بہت ہی غریب تھے۔ مجھے 1939 کی وہ دودھ کی جنگ یاد ہے جب مقامی سٹور دودھ کی بوتل دیتے وقت 2 سینٹ اپنے پاس بطور ضمانت (امانتاً) رکھ لیتے تھے، لیکن کسی کے پاس 2 سینٹ نہیں ہوتے تھے۔ اِس مایوسی کے دور میں میں نہیں تھا۔ لیکن میں اِس مایوسی کے بعد کے دور میں تھا اور جانتا ہوں کہ لوگ اِس کے بغیر بھی رہتے ہوئے دیکھے ہیں۔ مسئلے کی ایک افسردہ اور تکلیف دہ حقیقت یہ ہے کہ آج کے دور کے لوگ خود غرض ہو گئے ہیں۔ وہ بہت مادہ پرست ہیں۔ وہ چیزوں اور وقت کے معاملے میں اپنے لیے بہت کچھ چاہتے ہیں۔ میں نے یہ پایا ہے کہ یہ بہت سارے لوگوں کے ساتھ ایک جذباتی موضوع ہے وہ تمہارے ساتھ بے چینی محسوس کرتے ہیں جب تم اِس کے متعلق بات کرتے ہو۔ تاہم، مجھے یہ کہنا چاہیے، کہ اُن کا مجھے ڈرانے دھمکانے کا کوئی رجحان نہیں تھا۔ میرا خیال ہے یہ وہ نقطہ ہے جہاں پر جوتے گھس جاتے ہیں۔ کہ ضرورت ہے کہ توجہ دی جائے۔ یہ سچ ہے — ہم مادہ پرست لوگ ہیں۔

میں دُنیا کی طرف دیکھتا ہوں، میں اِن خطوط پر سوچتا ہوں۔ اِس ملک میں ہم سب موٹے اور عیاش ہیں۔ یہاں تک کہ اب جب کہ چیزیں مشکل ہو رہی ہیں۔ جو ہم نے اِن سالوں میں معمولی سی ترقی کی ہے ہمیں اُن کے تھوڑا بغیر کام کرنا پڑ رہا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ہمارے پاس بہت نا قابلِ یقین دولت ہے۔ ہم ایئر کنڈیشنز گھروں میں رہتے ہیں۔ ہم میں سے زیادہ تر لوگوں کے پاس کاریں ہیں۔ ہمارے پاس گھر ایک یا دو رنگین ٹیلیویژن ہیں۔ ہماری الماریوں میں بہت زیادہ کپڑے ہیں۔ باہر جاتے وقت ہم شش و پنج میں پڑ جاتے ہیں کہ ہم کون سے کپڑے پہنیں۔ ہم کیا کھائیں اِس

بارے میں ہم بہت نکتہ چینی کرتے ہیں۔ لوگوں کو کھلانے کے لیے ہم بہت سے کھانا دیتے ہیں۔ بالکل اِس کے ساتھ ساتھ، آج کی دُنیا میں بچے ہیں —— جن کو ہم ہر وقت ٹیلیویژن پر دیکھتے ہیں، کوئی ذہنی شبیہ نہیں، بلکہ حقائق —— جو زندگی کی پچھلی گلی اور کچی سڑک پر محض ننگے، مفلس اور بھوکے پیاسے مرتے ہوئے کھڑے ہوئے ہیں۔ کسی جگہ جب اِس طرح کا معاملہ ہوتا ہے بعض اوقات ہم سوچ میں اور لوگوں کی اقدار میں غلط ہوتے ہیں۔ میں جرم اور خیراتی تنظیموں کی دشنام طرازی کے معاملے کے متعلق جانتا ہوں کہ کیسے نفرت دلائی گئی۔ اِس وقت ہم اُن کے ساتھ ہو سکتے ہیں۔ لیکن میں حیران ہوں اگر ہمارے ارد گرد کی دُنیا کی ضرورت کے اختلاف کی یہ معقول وجہ ہے۔

حال ہی میں ایک کمبوڈیاہ، پاکستان اور جنوبی افریقہ میں بچوں کے ایک منسٹر دوست سے بات کر رہا تھا۔ اُس نے تذکرہ کیا کہ ورلڈ ویژن ایک گروپ ہے (اور میں اب ورلڈ ویژن کو آگے نہیں بڑھا رہا۔ اور اُسے اپنے پروگرام سے نکال دیا ہے) جو لگتا ہے کچھ کرنے جا رہا ہے۔ میں نے کہا، ''اچھا، تم جانتے ہو، کہ اِس کے بارے میں مجھے یہ مشکل ہے۔ میں حیران ہوں کیا ہر ڈالر کے پیچھے دس سینٹ سے زیادہ اُن لوگوں کو ملیں جنہوں نے اِن بچوں کو لیا ہے؟'' ''اچھا، اِس کا کیا؟'' اُس نے بے صبری کی بجائے کہا۔ '' اگر صرف دس سینٹ ملتے ہیں اِس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جو کچھ اُن کے پاس اب ہے یہ اُس سے بہت زیادہ ہے۔ تم نہیں جانتے کہ اِس ڈالر سے کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی میں ایسا کرتا ہوں؛ لیکن ہم کوشش کر سکتے ہیں۔ یہ کچھ بھی نہ کرنے کا محض ایک بہانہ تھا۔'' میں اِس کے متعلق سوچ میں گھرا ہوا ہوں۔ آخر کار، میرے معاملے میں، اِس میں بہت زیادہ سچائی ہے۔

ہم نے دُنیا میں بھوکے بچوں کی تصاویر دیکھی ہیں۔ امدادی ادارے اب مسیحی معاشرے سے پیسے اکٹھے کر رہے ہیں۔ جیسے کہ لوگوں کے ضمیر کی ملامت کی گئی۔ یہ اچھا ہے۔ ہمیں گھروں کے قریب بھی نظر کرنی چاہیے، ضروریات کو چاہنے والے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں۔ یہ تلاش کرنے کے لیے ہمیں نہیں دیا گیا۔ اور امدادی تنظیموں میں موجود سب کچھ کو درست قرار دے دیا۔ مسیحیوں

کے اِس طرح کے کردار کی طرف توجہ دینا ہمارا کام ہے: " مقدسین کی ضرورت کی تقسیم۔" میری مادی چیزوں کے ساتھ میرا امادی اور خود غرضانہ رویہ کوئی قابل عزت چیز نہیں۔ اور امداری تنظیموں کی پیوندکاری چاہے وہ حقیقی ہو یا خیالی ہو۔ یہ معذرت قابل قبول نہیں ہے۔

"دوست"—ایک نفیس لفظ

اِس آیت کے بالکل پیچھے ایک دوسری نصیحت ہے۔ "مسافر پروری میں لگے رہو۔" ہمارے دور کی مادہ پرستی اپنے ساتھ اپنا غیر معمولی فائدہ کے بارے میں سوچنا اور علیحدگی لائی ہے۔ ہمارے پاس بہت سی چیزیں ہیں، ہم پریشان ہونا نہیں چاہتے یا اِن سب کے ساتھ کھیلنے کا ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ ہم اپنی مادی کوششوں میں، اپنی خوشیوں میں اور اسی طرح کی بہت ساری باتوں میں بہت زیادہ مستغرق ہو گئے ہیں۔ اور ہم نے دوسروں کو نکال باہر کیا ہے۔ ہم دوسرے لوگوں کے بھائی ہیں۔ ہم پریشان ہو جاتے ہیں جب وہ ہمیں دیکھنے آتے ہیں اور ہماری ذاتی زندگی میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ ہم اپنے سروں کو جھُکا کر جاتے ہیں اور ہمارے خود غرضانہ سوچوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کی طرف سے تکلیف دیئے جانے کو پسند نہیں کرتے۔ اگر وہ بلانے آتے ہیں تو ہم سوچنے میں درست ہیں۔ "اوہ اچھا! ہمیں سخی بننا چاہیے۔ ہمیں مسافر پرور بننا چاہیے۔ یہ ہم سے مطالبہ ہے۔" پس ہم اُن سے سلام دعا بڑے شائستہ اور ڈبہ بند طریقے سے کام کرتے ہیں۔ جذبات کا اظہار کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی مسکراہٹوں کو منجمد کرتے ہیں، سر ہلاتے ہیں۔ ام ز، اوہاں، او میرے خُدا، اوہ ہو، کرتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ اِن سوچوں کے دوران: " وہ کتنا عرصہ ٹھہرنے والے ہیں۔ وہ کب اِس نقطہ تک پہنچنے والے اور جانے والے ہیں؟" مسافر پروری، جیسا کہ مغربی دُنیا میں لوگوں کا گروہ یا انفرادی خصوصیت، وسیع پیمانے پر وہ مسیحیوں سے جُدا ہوئیں۔ میں " گُڈ ٹائم پارٹی" رویوں کی بات نہیں کر رہا: میرا مطلب دوستی اور مسافر پروری ہے۔ یہ ایک دُکھی، خُدا کے لوگوں کی اولیت اور فوقیت پر غمزدہ تفسیر ہے۔ "مسافر پروری میں لگے رہو" یہ ایک عرض ہے جیسا کہ ہم اپنا وقت اپنے آپ کے جوش وولولہ، جذبات میں گذارتے ہیں۔ لیکن یہ ہماری خدمت کی ایک سنجیدہ غفلت ہے اور اِس کے بہت بڑے نتائج ہیں۔ لوگوں کو محبت کی ضرورت

ہے؛اُن کو چاہیے جانے کی ضرورت ہے؛اُن کو اِس چیز کی ضرورت ہے کہ کوئی ساتھ چلے؛اُن کو اِس بات کی ضرورت ہے کہ ہماری زندگیاں اُن کے سامنے کھلی کتاب کی مانند ہوں۔اور یہ ہمارا مسیحی فرض اور ذمہ داری ہے۔ ہم مسافر پروری کے وصف کی قوت کے پابند نہیں کیا جانا چاہیے۔ ہمیں اپنی زندگیوں پر کنڑول کو کھونا نہیں چاہیے۔ ہمیں کہنے اور کرنے کی صلاحیت کو کم نہیں کرنا چاہیے، ''ہم اِس کو اِس وقت نہیں کر سکتے'' یا'' آج یہ مناسب نہیں لگتا'' یا'' آج رات ہم بہت مصروف ہیں—کیا آپ کسی اور وقت پر آ سکتے ہیں؟ ہم مسیحی کردار کے رویے یا وصف میں گرے ہوئے **شکار** کی بات نہیں کر رہے۔ ہم اُس وصف کے دعوے، اختیار اور قبضے کی بات کر رہے ہیں۔کہ کیا ہم وقت دیتے ہیں/وقت نکالتے ہیں، مسافر پرور اور دوسروں کا حاصل کرنے، رحمدلی کو ظاہر کرنے کے لیے، دلچسپی کو ظاہر کرنے کے لیے اُن کو بلانے اور دوستی کا اظہار کرنے کے لیے ہماری زندگیوں میں وقت ہے۔

ایک محبت کرنے والے شخص سے محبت کرنا آسان ہے

سچی مسافر پروری کا مرکز دلکشی یا مشہور لوگ نہیں ہوتا جو فطرت کو بہت پسند ہوتے ہیں۔جو ہمیں سب سے بہتر محسوس کرنے والے بناتے ہیں۔جب وہ ارد گرد ہوتے ہیں۔یسوع مسیح نے کہا کہ جاؤ اور غیر مطلوب، غریبوں اور اُن کو جن کے پاس بدلے میں کرنے کو کچھ نہیں ہوتا اُن لوگوں کو دعوت دو۔ ہمیں اُن تک پہنچنے اور رد کیے ہوؤں کو لینے، غیر مطلوب اور دُنیا کے بے یارومددگار کو لینے کی ضرورت ہے۔جاتے ہوئے گروہ کو حاصل کرنے کا دباؤ ہمیشہ ہم پر ہوتا ہے،اسی طرح کی بنیادوں کو چھونے اور اِسی طرح کے لوگوں کے ساتھ میل ملاپ کرنے میں اپنا سارا وقت گزارتے ہیں۔لیکن اگر ہم یہ کرتے ہیں، تو ہمارے پاس اجنبیوں، غیر مطلوب لوگوں، رَد کیے ہوئے لوگوں اور پسے ہوئے لوگوں کی دلچسپی کے لیے کوئی وقت نہیں ہوگا۔یہ ایک جزوی ناکامی ہے۔یہ دیکھنے کی ذمہ داری ہے کہ کہاں پر مسافر پروری سب سے اچھے طریقے سے ہو سکتی ہے۔اُس جگہ پر نظروں کو مرکوز کرو۔اپنی پوری کوشش وہاں کرو۔

جو تمہیں ستاتے ہیں اُن کے واسطے بَرکت چاہو۔ بَرکت چاہو۔ لعنت نہ کرو۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ بابرکت، بھرپور، خوشگوار زندگی کے راستے میں بہت سی رکاوٹیں کوتاہی، کمینہ پن، کڑواہٹ اور شدید تکلیفیں ہیں۔ اگر میں خصوصیات کو بڑی احتیاط سے منتخب کرتا ہوں۔ جو زیادہ واضح طور پر تشریح کرتے ہیں کہ اِس طرح کی تنگدستی، خُشکی اور بہت سی مسیحی زندگیوں میں قوت حیات کی کمی کیوں ہے، یہ کمینہ پن، کوتاہی، کڑواہٹ اور بُغض کے گناہ ہو سکتے ہیں۔ یعقوب کہتا ہے، **"ہم مارے جاتے ہیں ہم خواہش کرتے ہیں ہم لڑائی جھگڑے کرتے ہیں۔ ہم بُری نیت رکھتے ہیں۔ ہم لڑتے ہیں۔ کیونکہ خواہش رکھتے ہیں لیکن پاتے نہیں۔"** لوگ تعریف چاہتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ لوگ اُنہیں پسند کریں، وہ دیکھا جانا پسند کرتے ہیں۔ وہ کامیاب ہونا پسند کرتے ہیں۔ لیکن کچھ ہمیشہ اپنے راستوں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ پس وہ ہمیشہ ناراض اور کڑواہٹ لیے رہتے ہیں۔ کچھ اُن کے لیے یہ یاوہ کرتے ہیں۔ یہ سوچنے کا ایک پرانا انداز ہے۔ جیسا کہ قائن جو تخلیق کا پہلا بچہ تھا۔ یہ نیا نہیں ہے اور معاشرے کے دباؤ کے تحت بھی نہیں ہے۔ اور یہ ہمیں اکثر بتایا جاتا ہے۔ یہ گرے ہوئے ذہن کی ایک پیدائشی چیز ہے۔ دو بچے تھے، اور وہ تمام اور تباہ نہ ہونے والی تخلیق کے وارث تھے۔ ہاں، گرے ہوئے نے جگہ لے لی لیکن سیلاب نہیں آیا اور اینٹیڈیلوین نے ابھی تباہی نہیں مچائی۔ اِس دُنیا کی تمام خوبصورتیاں اور دو بیٹے (شاید جُڑواں لیکن ہم اِسے چھوڑیں گے نہیں) اِس عظیم وراثت کو بانٹیں گے۔ لیکن ایک دوسرے کی راہ میں تھا۔ ایک دوسرے کا بدخواہ تھا۔ ایک دوسرے کے منصوبوں اور خوابوں اور اسکیموں کے درمیان آجاتا تھا۔ قائن نے اپنے بھائی کو مار دیا۔ کیونکہ وہ اُس سے حسد، کینہ، غصّہ اور کڑواہٹ رکھتا تھا۔ اِس میں تم دیکھ سکتے ہو کہ کس طرح بالکل شروع سے ہی —— پیدائشی میں گرے ہوئے کردار کے جذبات ہوتے ہیں۔ مسیحیوں کا اِس سے بالکل مختلف رویے کے لیے بلایا گیا ہے۔ اُن کا بھلا ہو جو تمہیں ستاتے ہیں۔ اُن کے لیے برکت چاہو جو تم پر لعنت کرتے ہیں۔ "اچھا،" تم کہتے ہو، "میں لوگوں پر لعنت اور قسمیں اُٹھوانے نہیں جارہا۔ میں ایک مسیحی ہوں۔" میرا خیال ہے کہ ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے کہ لعنت کیا ہے۔ بائبل کی نظر میں، ہم گندی زبان کی شناخت نہیں کررہے۔ جب ہم لعنت کی بات کرتے ہیں۔ ہم کسی پر جنات کا سایہ ہونا، اُن کی بُرائی کے خواہاں، اُن کے لیے بُرا

ہونے کی اُمید اور یہ کہ وہ کامیاب نہ ہوں کی بات کر رہے ہیں۔ اور اپنا ذہن استعمال کرتے ہوئے، جذبات اور نفسیاتی قوتوں کو ظلم کرنے اور اُنہیں پوشیدہ رکھنا۔ ہم حسد اور بغض کے کڑوے اور غصے والے خیالات کی بات کر رہے ہیں۔ بائبل کے نقطۂ نظر کے مطابق کسی پر لعنت کرنے کا کیا مطلب ہے۔ وہ شخص جو خُدا کا مقدس اور قابلِ قبول ہوگا یہ نہیں کرے گا۔ اور ——اب اِسے سُنیں —— وہ اُن لوگوں کے ساتھ یہ نہیں کرتا جو اُس کو اذیت دیتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ ایک عظیم مالیخولیا ہے۔ زیادہ وقت جب ہم اُس شخص کے بارے میں سوچتے ہیں جو ہمیں اذیت دیتا ہے۔ وہ نہیں ہیں۔ ہم تصورات کو آگے بڑھاتے ہیں؛ ہم فرضی کیسوں کی تعمیر کرتے ہیں۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ اُس شخص کی ہم اپنی چھوٹی سی عدالت میں مذمت کرتے ہیں۔ پھر، مستقبل کے کچھ نقاط، ہم پاتے ہیں ہم مکمل طور پر غلط ہیں؛ پس ہم صرف ایک طرح کا کمزور سا ہنستے ہیں اور کہتے ہیں، ” کوئی بھی کامل نہیں ہے۔“ کوئی تعجب نہیں کہ مقدس پولوس رسول نے کہا ہے۔

”اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جِسمانی نہیں بلکہ خُدا کے نزدِیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابِل ہیں۔ چُنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اُونچی چیز کو جو خُدا کی پہچان کے برخِلاف سر اُٹھائے ہُوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قَید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں۔“(2۔کرنتھیوں-5 (4:10

تصورات سے زیادہ خُدا کے خلاف کوئی بھی کام زیادہ پُر اثر نہیں ہے۔ اِس سے کڑواہٹ اور لعنت جنم لیتی ہے۔

تجدیدی ذہن کی خادمانہ ذہنیت

ہم اُن کو بابرکت کہتے ہیں جنہوں نے ہمیں تنگ کیا۔ ایسا کیوں ہے ؟ کیا وہ ہماری بلند نظری کے راستے میں رکاوٹ ہیں۔ کیا وہ زندگی میں کامیابی کے ہمارے حق سے حقیقت میں انکار کر رہے ہیں۔ اور تعریف اور اچھی شہرت رکھنا اور وہ چیزیں جو ہم چاہتے ہیں اُن کا حصول اور پا لینا؟ اچھا، پرانی دُنیا کا سوچنے کا طریقہ جو کہ سچ اِس طرح سے ہے۔ لیکن نئے ذہن کے ساتھ اُس شخص کے پاس مختلف اقدار ہیں اور مختلف مقاصد ہیں جو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ خُدا کی اور ابدی دولت کی

پرستش کرنا چاہتا ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ اِس دُنیا میں اور کوئی شخص اِس راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور اپنے آپ کو خُدا کی بادشاہی کی دولت اور بائبل کے نقطہٗ نظر کے مطابق ہر بات سے محروم رکھتا ہے جو حقیقت میں کارآمد ہے۔ درحقیقت، خدمت کی روح یہ ہے کہ انسان کا بیٹا خدمت کروانے کے لیے نہیں آیا بلکہ خدمت کرنے آیا تھا—— وہ سیوا کروانے کے لیے نہیں آیا بلکہ سیوا کرنے کے لیے آیا تھا——اور بہت سوں کے لیے اُس نے بدلے میں اپنی زندگی دے دی۔ مقدس یوحنا نے کہا ہے، **"اِس سے زیادہ محبّت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیدے۔"** اندرونی چیزیں جن کا مقابلہ ہم زندگی میں کرتے ہیں، اور ملی جُلی روحیں جو ہماری زندگی میں لائی جاتی ہیں، ہمیں مواقع، اوقات اور میدان مہیا کرتی ہیں۔ جہاں پر مسیحی فتوحات کو جیتنے اور اپنی نمایاں کامیابیوں کو محسوس کرتے ہیں۔ یہ یہاں ہے ہمارے آقا اور مالک کی طرح، کیا ہماری زندگیاں اُن کے لیے دی جاسکتی ہیں۔ جو ہمیں اذیت پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ ہم اُن سے محبت کرتے ہیں۔ اور کیونکہ ہم میں یسوع مسیح کا روح ہے۔ یہ ناکامی کے تجربات نہیں ہیں۔ لیکن یہ جنگیں ہیں جہاں پر فتوحات جیتی ہیں۔ خُدا اِس طرح کی چیزوں کو ہمارے تجربات میں آنے دیتا ہے۔ ہمیں اجر جیتنے کے لیے چیلنجز کی ضرورت ہے۔ جب کوئی آپ کو ستاتا ہے اذیت دیتا ہے یہی موقع ہے کہ آپ مسیحی کردار اور رویے کا اظہار کریں۔ اور مسیحی اجر حاصل کریں۔

خُوشی کرنے والوں کے ساتھ خُوشی کرو۔ رونے والوں کے ساتھ رؤو۔

بہت بار مسیحی لوگ سوچتے ہیں۔ کہ بطور خادم جب کوئی تھوڑے کمتر خیالات کے ساتھ اُن کے راستے میں آتا ہے وہ اُن کو جھڑکتے ہیں، "اوہ، تمہیں ایسا نہیں سوچنا نہیں چاہیے! یہ کیسا فرق ڈالتا ہے؟ کل سورج نکلے گا۔ اور اُس کے بعد ٹھیک وقت پر شام آئے گی۔ خوشی منائیں۔ اپنے چہرے پر مسکراہٹ آنے دو۔" لیکن بائبل ہمیں لوگوں کی تکالیف میں داخل ہونے کے لیے بُلاتی ہے۔ اُن کے لیے روؤ، اگر اُنہیں تم سے ایسا کرنے کی ضرورت ہے۔ اُن کے غموں میں شامل ہو جاؤ اُن کو بانٹو۔

حکمت اور رونے کا گھر

بہت سال پہلے، میں نے کچھ دوستوں کے لیے ایک میموریل سروس منعقد کی۔ آدمی جو مر گیا تھا وہ اور اُس کی بیوی دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔ سروس کے بعد ہم اُس کے گھر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس کے بچے اور رشتے دار اُس غریب عورت کے ساتھ تھے۔ وہ اُس عورت سے اُس شخص کے متعلق باتوں کو یاد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ تمام خاندان والے کہہ رہے تھے، " اوہ، ماما، اب اُس کے بارے میں باتیں نہ کرو۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔" میں وہاں بیٹھا تھا اور اُن کی باتیں سُنیں۔ میں نے اُسے بات کرنے دی۔ اور اُسے اپنی بات کرنے پر آمادہ کر لیا۔ اور اُسے رونے دیا۔ اُس کے بیٹے نے مجھے باہر کچن میں بلایا اور اُس نے کہا، " تم جانتے ہو، ہم کوشش کر رہے تھے کہ ماما اِس خاک کے بارے میں بات نہ کرے۔" میں نے کہا، " میں جانتا ہوں کہ تم یہ کر رہے ہو لیکن تم غلط ہو" وہ یاد کرنا چاہتی ہے۔ وہ یہ چوٹ کھانا چاہتی ہے۔ وہ رونا چاہتی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ کوئی اُس کی باتیں سُنے۔ یہ اُس کے لیے بہت اہم ہے۔ وہ انہی چیزوں میں سے کچھ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بے شک، وہ دُکھ بھری ہیں، لیکن وہ ضروری ہیں؛ اور یہ جاں بخش ہیں۔ اور یہ بیش قیمت ہیں، اُس کو ضرورت ہے کہ کوئی اُس کے ساتھ آ کر روئے۔" ہمیں دوسرے شخص کی ضرورت، اپنے آپ کا انکار، اور اُن کے ساتھ وہاں ہونے کا تجزیہ کرنا چاہیے۔ اُنہیں کچھ ہلکی بے معنی نفسیاتی باتوں کی ضرورت نہیں ہے — اُنہیں دوستوں کی ضرورت ہے۔ ہم بہتر ہیں کا تصور، اگر ہم اِس کو ہنسی میں اُڑا سکتے ہیں۔ اور اپنے چہرے پر کبھی نہیں گرتے، اور رونا گرے ہوئے دماغ کی حماقت کا حصّہ ہے۔ تمام قدرتی انسانوں میں سب سے زیادہ عقلمند ہمارے لیے اسے اِس تناظر میں پیش کرتا ہے۔ (واعظ 7:4,3): **غمگینی ہنسی سے بہتر ہے کیونکہ چہرہ کی اُداسی سے دِل سُدھر جاتا ہے۔ دانا کا دِل ماتم کے گھر میں ہے لیکن احمق کا جی عشرت خانہ سے لگا ہے۔**

اِس کے باوجود، جبکہ بائبل کے موازنے کے مطابق کم تر، بالکل ایسی ہی چیز سچ ہے جب لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ کہہ کر اُن کی خوشیوں پر ٹھنڈا پانی نہ پھینکو، " اچھا، تم جانتے ہو، یہ ایک گناہ گار دُنیا ہے اور ہمیں سنجیدہ اور مدبر ہونے کی ضرورت ہے۔" بے شک، مسیحیوں کو سنجیدہ

اور مدبر ہونے کی ضرورت ہے، لیکن جب کوئی خوش ہونے کا موقع پاتا ہے۔اُن کے ساتھ خوش ہونے کا موقع۔ دوسرے لفظوں میں اُن کی خدمت کرو۔ دوسرے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے سلسلے میں اپنے رجحانات اور اپنے آپ کا انکار کریں۔اُن کی حالت کو موقع جان کر استعمال کرتے ہوئے کھڑے ہونے اور سامعین کو دکھانے کی کوشش نہ کریں۔ کہ تم کتنا جانتے ہو۔اُن کے لطف میں اُن کی حوصلہ افزائی کرو، اور اُن کے ساتھ خوشی مناؤ

چھوٹے لوگوں کی بڑی انائیں یا بڑے لوگوں کے ساتھ پست اذہان

آپس میں یکدِل رہو۔اُونچے اُونچے خیال نہ باندھو بلکہ ادنیٰ لوگوں کی طرف متوجِہ ہو۔

اپنے بارے میں خاص محسوس کرنے کا مسیحی لوگوں کے درمیان ایک مضبوط رجحان ہے۔اور مسیحت کا حصول ایک تلاش کرنے کا معاملہ بن جاتا ہے۔اور خاص وجوہات اور خاص لوگ کے ساتھ نشاندہی کرتا ہے جبکہ پسماندگی، پستی، غیر لازمی اور غیر دلکشی کو نظرانداز کرتا ہے۔ درحقیقت، بعد میں جہاں پر واقعی خدمت ہے۔جب وہ اِس دُنیا میں تھا تو یسوع مسیح کہاں تھا۔تو سب سے زیادہ مناسب پایا جاتا تھا، مقدس پطرس نے اُن لوگوں کے بارے میں سخت الفاظ استعمال کیے ہیں۔جو بلند اور قوت والے ہیں۔اور پست بھائیوں کی حد تک گر نہیں سکتے۔

2۔پطرس 1:5-9 پَس اِسی باعث تُم اپنی طرف سے کمال کوشش کرکے اپنے اِیمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت۔ اور معرفت پر پرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر اور صبر پر دِینداری۔ اور دِینداری پر برادرانہ اُلفت اور برادرانہ اُلفت پر محبّت بڑھاؤ۔ کیُونکہ اگر یہ باتیں تُم میں موجُود ہوں اور زِیادہ بھی ہوتی جائیں تو تُم کو ہمارے خُداوند یِسُوع مسِیح کو پہچاننے میں بے کار اور بے پھل نہ ہونے دیں گی۔

اور جِس میں یہ باتیں نہ ہوں وہ اَندھا ہے اور کوتاہ نظر اور اپنے پہلے گناہوں کے دھوئے جانے کو بھُولے بَیٹھا ہے۔

باب نمبر 40

رومیوں 17:12 بدی کے عوض کسی سے بدی نہ کرو۔ جو باتیں سب لوگوں کے نزدِیک اچھی ہیں اُن کی تدبیر کرو۔

رومیوں 18:12 جہاں تک ہو سکے تُم اپنی طرف سے سب آدمیوں کے ساتھ میل مِلاپ رکھو۔

رومیوں 19:12 اَے عزیزو! اپنا اِنتقام نہ لو بلکہ غضب کو موقع دو کیونکہ لکھا ہے کہ خُداوند فرماتا ہے کہ انتقام لینا میرا کام ہے۔ بدلہ میں ہی دُوں گا۔

رومیوں 20:12 بلکہ اگر تیرا دُشمن بھُوکا ہو تو اُس کو کھانا کھلا۔ اگر پیاسا ہو تو اُسے پانی پِلا کیُونکہ اَیسا کرنے سے تُو اُس کے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگائے گا۔

رومیوں 21:12 بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذرِیعہ سے بدی پر غالِب آؤ۔

دو درخت، دو فطرتیں اور دو بادشاہتیں

نئے عہد نامہ کے توضیحی پیرا گرافوں میں سے ایک سکھا رہا ہے کہ یہاں پر یسوع مسیح میں نئی مخلوق کی اقدار کے نظام اور آدم میں پرانی مخلوق میں اہم فرق ایک واضح قابلِ شناخت اور غیر محدود طور پر ہے۔ قدرتی طور پر پیدا ہونے والے شخص کی سوچوں کا طریقہ کار اور زندگی کے ردِ عمل اور اِس کی ترقی پذیر حالت خُدا کو نا قابلِ قبول اور مکمل طور پر مختلف ہے۔ مسیحیوں کے لیے ہدایت دی گئی ہیں۔ کہ وہ خُدا کی مرضی کو جانیں گے۔ جو اُس نے اُن کے لیے ترتیب دی ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ خُدا نے تبدیل شُدہ زندگی عطا کی ہے۔ اُس نے صلیب کے ذریعے سے انسان کو طاقت دی ہے۔ جو پرانے اور نا قابلِ قبول سوچ کے طریقہ کار سے ہمیں چھٹکارہ دیتی ہے۔ اور ہمیں سمجھ عطا کرتی ہے اور نئے انداز سے رہنے کے لیے زندگی کی جاں بخش قوت دیتی ہے۔ ہم اختیار کے ساتھ اُن سب کا سامنا کرتے ہیں۔ جو اپنی زندگیوں میں یسوع مسیح کے لیے قابلِ قبول ہیں۔ اور وہ قدرتی راستوں اور طریقوں سے انکار کرتے ہیں، وہ خود غرضی، قہر اور لالچ کے ساتھ **پرانے انسان** کو ایک

طرف کر دیتے ہیں، اور نئے انسان کو زیب تن کرتے ہیں۔ نئے طور طریقوں سے رہتے ہیں۔ اقدار کے نئے نظام کو قبول کرتے ہیں۔ ہمیں یہ کرنا چاہیے کہ ہم خُدا کی مقدس مرضی کو پاتے ہیں۔ جو اُس نے ہمارے لیے دُنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے ہی ترتیب دی تھی۔

مغالطہ " میں کروں گا اگر وہ کرے گا"

ایک چیز جس کی آیت نمبر 17 میں واضح طور پر نشاندہی کی گئی ہے۔ وہ پرانے اور نئے ظہور کے درمیان علیحدگی ہے۔ "**بدی کے عوض کسی سے بدی نہ کرو۔ جو باتیں سب لوگوں کے نزدِیک اچھی ہیں اُن کی تدبیر کرو۔**" اِس باب میں بہت سی آیات ہیں۔ جو بدلے کے مضمون سے متعلق ہیں۔ خاص طور پر یہ آیت اِس بارے میں بات نہیں کر رہی۔ بلکہ ہماری کاروباری زندگی، ہماری زندگی کے کام، یا جو ہماری اجتماعی زندگی پر مشتمل ہے اُس کے متعلق بات کر رہی ہے۔ اور ہدایت دیتی ہے کہ ہمیں کیسا ردِ عمل دینا ہے اور کیسا رویہ رکھنا ہے۔ ایک کہاوت ہے، اکثر غیر مخلصانہ طریقے سے کہا جاتا ہے کہ جو سوچ کے قدرتی طریقوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ " تم دوسروں کے ساتھ وہی کرو اِس سے پہلے کہ وہ تم سے کریں۔" تاہم ایک تم سے سلوک کرتا ہے تو تم بھی بدلے میں اُس سے وہی سلوک کرتے ہو۔ اگر کوئی سخت ہے، اگر وہ تیز ہے، اگر کوئی تنگ دِل ہے، اگر کوئی تمہارے ساتھ معاملات میں مکاری کرتا ہے—— رحمدلی کے بدلے میں ردِ عمل دیتے ہیں۔ اُن کی اپنی ہی چالاکی میں اُن کو شکست دو۔ یہ ایک فطری سوچ ہے۔ لیکن یہ خُدا کے نزدیک قابلِ قبول نہیں ہے۔ مسیحی دوسروں کے ساتھ مختلف انداز میں برتاؤ کے لیے بلائے جاتے ہیں۔ "**بدی کے عوض کسی سے بدی نہ کرو۔ جو باتیں سب لوگوں کے نزدِیک اچھی ہیں اُن کی تدبیر کرو۔**" اپنے تجربات میں غیر اخلاقی لوگوں کے سطح تک نیچے نہ اُترو۔ اپنے ارد گرد کی زندگی کی چھُٹائی سے اوپر اُٹھو۔ اُن بلند اخلاقیات اور نیکیوں کی خواہش رکھو جن کا خُدا نے حکم دیا اور تمہاری ملکیت کے لیے ممکن بنا دیا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں امیر نہ بنا سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں ارد گرد کی جسمانی دُنیا کا حاسد نہ بنا سکے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارے اپنے وقت میں وہ تمہیں کوئی عظیم شخص نہ بنا سکے۔ لوگ سخت جان، کنجوس ہونے پر آپ کی بات نہیں کر سکتے۔ جو کچھ بھی نہیں ہے وہ برباد ہو

گیا۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں اِس جسمانی دُنیا کی نظروں میں اِس طرح رہنے کی قیمت ادا کرنا پڑے۔ تاہم ،ایک خاص معاملے میں جہاں تک خُدا کا کہ اُس کی تمہاری زندگی کے لیے کیا مرضی ہے کا تعلق ہے تم کیسے کھڑے ہو۔ **خُدا کی مرضی** تمہیں پاک اور **خُدا کے لیے** قابلِ قبول بنائے گی۔ یہ نیچے جانے والا راستہ ہو گا تم وہ منصوبہ پاؤ گے۔ جو خُدا نے تمہارے تیار کیا ہے۔ یہ موجودہ دور میں عزت اور تکمیل کے طرف لے جائے گا۔ اور مستقبل میں اجر دے گا۔ اِس میں ہم خُدائی سوچوں اور انسانی سوچوں میں واضح فرق دیکھتے ہیں۔ انسانیت کے نزدیک یہ بے وقوفی ہے۔ انسانیت کے لیے ہر کوئی جو اِس طرح زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا۔ وہ رحم کے قابل ہو گا۔ اُس کا مذاق اُڑایا جائے گا اور لوگ اُس پر ہنسیں گے۔ انسان کے اپنے تصورات واضح نہیں ہیں۔ کہ وہ کیا کرنا نہیں چاہتا۔ اور کس طرح کا وہ رویہ نہیں رکھتا۔ کہ جس طرح کی تعلیمات اِن دس احکامات میں دی گئی ہیں۔ اُس کا ردِ عمل یہ ہے: '' کہ مجھے کوئی بھی بے وقوف نہیں بنا سکتا۔ کوئی انسان مجھ سے ناجائز فائدہ نہیں اُٹھا سکتا، اگر وہ میرے ساتھ ایمانداری سے رہنا چاہتے ہیں، تو میں بھی اُس کے ساتھ ایمانداری سے رہوں گا۔ اگر وہ میرے ساتھ ایمانداری سے نہیں رہتے تو پھر میں بھی اُس کے ساتھ ایمانداری سے نہیں رہتا، ''اور اسی طرح دوسری باتوں میں بھی۔ لیکن بائبل کی ہدایت ایسی نہیں ہے۔ اِس طرح سے ردِ عمل نہ دیں۔ اُن کے ساتھ برائی کی طرف نہ مڑیں یا گھٹیا کاموں کی طرف نہ جائیں جو تمہارے ساتھ گھٹیا طریقے سے برتاؤ کرتے ہیں۔ ایماندار بنو۔ کھلے رہو۔ الزام تراشی سے دور رہو۔ اپنے لین دین میں بااخلاق رہو۔ نہ صرف یہ کہ آپ کی گواہی اور حدوں پر اثر انداز ہو لیکن خُدا کے حضور تمہاری قبولیت اِس پر منحصر ہے۔

''لیکن جو خُدا کی مرضی پر چلتا ہے۔۔۔''

مشکل کے لمحات، یہ مسیحیوں کے تعین کرنے کے لیے لازمی ہے کہ وہ زندگی کے باہر کیا چاہتے ہیں۔ بہت سے مسیحی اجر اور نتائج کے لیے غلط تصورات کے ساتھ اِن خُدا پرست مطالبات تک رسائی کرتے ہیں۔ '' اگر تم یہ کرتے ہو۔ ہر کوئی پہچان لے گا کہ تم کیا کر رہے ہو؛ وہ اِس کے لیے تمہاری عزت کریں گے۔ اور تم باعزت، باتعظیم ہو گے۔'' پس وہ اِس نقطۂ نظر کے ساتھ جاتے ہیں، اور یہ

اِس طریقے سے کام نہیں کرتا۔ اگراِس کے لیے کچھ بھی نہیں ہے تب وہ محسوس کرتے ہیں۔ وہ یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ کہ اُنہیں غلط سکھایا گیا وہ اِس تعلیم کو یا کچھ دوسری مشکلات کو سمجھ نہیں پاتے۔ اگر زندگی میں تمہارا مقصد یہ ہے کہ تم اپنے لیے ایک یادگار تعمیر کرو۔ اور تاریخ میں ایک عظیم انسان کے طور پر پہچانے جاؤ، تو پھر مسیحی احکامات کے مطابق زندگی بسر نہ کرو۔ ایسے لوگ اِس طرح کے اجر کے لیے زندگی بسر نہیں کرتے۔ دوسری طرف، ہو سکتا ہے کہ تم اِس قابل ہو سکو کہ تم انسان کے جلال کا چھچھورا پن دیکھ سکو۔ ہو سکتا ہے کہ پہچان کر سکو کہ یہ کتنی جلدی ختم ہو جاتا ہے۔ اور تم فیصلہ کرتے ہو کہ تم اپنے مشکل تجربات کو تبادلے کے لیے اِس سے تھوڑا زیادہ چاہتے ہو۔ تم کچھ ابدی کرنا چاہتے ہو، کچھ ایسا کہ جو اِس میں کچھ امن لائے اور مستقبل کے لیے اُمید لائے۔ اگر ایسا ہے، تو پھر کارہائے نمایاں کے عام معیار کو نظر انداز کرتے ہو۔ جو دُنیا کی طرف سے تمہارے ارد گرد قائم کیا جائے۔ اور رتمہاری زندگی کے لیے خُدا کی مرضی مرکزِ نگاہ ہو۔ کیا تم خُدا کی نظر میں مقبول ہونا چاہتے ہو؟ کیا تم ایسی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو جو خُدا کے تخت کے سامنے قابلِ عزت ہو۔ اور جو تمہیں روزِ عدالت اچھی جگہ پر کھڑا کرے گا؟ چلنے کا یہ درست راستہ ہے۔ خُدا نے ہم سے اِن چیزوں کا وعدہ کیا ہے، ہم حال اور مستقبل دونوں میں اِس کا اجر و انعام وصول کریں گے۔

جہاں تک ہو سکے تم اپنی طرف سے سب آدمیوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو۔

دُنیا کے اِس خطے میں آج کل کے مذہبی سامعین کی طرف سے جس طریقے سے ایک تعلیم پیش کی جا رہی ہے اِس وقت اُس کے حوالے سے ایک بات ہے۔ یہ اکثر کہا جاتا ہے۔ کہ ایک شخص معاشرے میں امن نہیں لا سکتا۔ اِس کے لیے وقت درکار ہوتا ہے جب یہ چیزیں ہاتھ میں آتی ہیں۔ یہ اکثر بہت قیمتی اور بے اندازہ ہوتی ہیں۔ بہت دفعہ تم غصے میں آ جاتے ہو — یہاں تک کہ مخالف اور جھگڑالو ہو جاتے ہو۔ اگر معاملات ہاتھ سے نکل جائیں تو یہ واجب ہے۔ جس طرح کے تم توقع رکھتے ہو حالات اُس طرح کے معقول اور عام ہو جاتے ہیں۔

عام طور پر، جو کچھ بائبل حقیقت میں کہتی ہے یہ عقل پر پورا اُترنے والی حالت ہم آہنگی سے باہر ہے۔ ہدایت یہ ہے: ”جہاں تک ہو سکے تم اپنی طرف سے۔“ زندگی کے کسی بھی رشتے

میں —— میل ملاپ پڑوسی کے ساتھ، یا کسی بھی شخص کے ساتھ —— ہمیشہ دو لوگ اِس کام میں ملوث ہوتے ہیں۔ تم اور دوسرا کوئی شخص۔ خُدا تمہیں اِس بات کا ذمہ دار نہیں ٹھہراتا جو کسی اور نے کیا ہو۔

تم کیسے برتاؤ کرتے ہو یہ اصل معاملہ ہے۔ تمہارے نقطۂ نظر کے مطابق تم اپنے پڑوسی کے ساتھ امن کے ساتھ رہ سکتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارے پڑوسی کے ساتھ تمہارا رشتہ پُرامن نہ ہو، کیونکہ وہ آپ کے ساتھ امن سے نہیں ہو گا۔ شاید وہ آپ کو پسند نہیں کرتا؛ وہ تم سے ناراض ہے؛ وہ مطمئین نہیں کیا جا سکتا؛ وہ جھگڑالو ہے؛ وہ تلخ یا اِس طرح کا کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اِس مسئلے میں، آپ اور دوسرے شخص کے درمیان کوئی پُرامن تعلق نہیں ہے۔ یہ تمہارا قصور نہیں ہے اور تمہیں اپنے آپ کو گناہگار سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم، تمہیں بائبل کیا کہتی ہے، کیا یہ کہ یہ دیکھنے کی ذمہ داری مسیحی کی ہے کہ تنازع تمہاری وجہ سے نہیں ہے۔ یا کہ یہ تمہاری ہٹ دھرمی ہے۔ جو اسے قائم رکھ رہی ہے۔ اگر تم حقوق کی پامالیوں اور بے انصافیوں کی اذیت اُٹھانے کے لیے راضی ہو رہے ہو اور ابھی تک فیاض اور دینے والے بنے ہوئے ہو، پھر یہ تعلق، یہ معاندانہ اور تکلیف دہ ہے، تو پھر یہ تمہارا قصور نہیں ہے۔ اِس کی بجائے کہ خُدا اِس قصور کو تمہارے خلاف قائم رکھے وہ تمہیں اِس کا اجر دے گا۔ دوسرے لوگ، جو حالت کو جانتے ہیں۔ اگرچہ وہ تمہیں، تمہارے ایمان اور گواہی کی وجہ سے اذیت دیتے ہیں، وہ تمہارے مخالف کوئی جائز تنقید نہیں پائیں گے جو خُدا، مسیحی معاشرے یا انجیل مقدس کے خلاف کوئی اشارہ ہو یا دکھائی دے۔ دوسری طرف، اگر تم وہ نہیں کرتے جو تم کر سکتے ہو، تو پھر تم خدا کے سامنے عزت دار طریقے سے زندگی نہیں گزار سکتے۔ تمہارے پڑوسی کی طرف سے تمہارا مخالف ہونا کچھ بھی واجب نہیں ہے۔ تمہیں کوئی بھی کنٹرول نہیں کہ چاہے وہ تمہارے مخالف ہیں یا نہیں۔

اَے عزیزو! اپنا اِنتقام نہ لو

ہماری پیدائشی جبلتوں میں سے ایک جبلت آدم کی اولاد ہوتے ہوئے اِس بات پر یقین کرنا ہے کہ حاصل کرنا ہمارا حق ہے۔ یہ بہت خوشنما اور بہت ضروری ہے، اور اگر کسی نے

ہمارے ساتھ واضح طور غلط کیا ہے۔ یہاں تک کہ یہ ہمارے دوستوں کی طرف سے تنقید نہیں ہے۔ درحقیقت، یہ تقریباً دکھائی دیتا ہے کہ اگر ہم اپنا بدلہ نہیں لیتے، تو ہم بُزدل اور بے پرواہ ہیں اور ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام ہیں۔ اِس کے علاوہ، ہم دوسری پارٹی کو بُری عادتوں کی تعلیم دے سکے۔ اِس تمام عقلیت کے باوجود، مسیحیوں کے لیے بدلہ لینا غلط ہے۔ اکثر جب ہم بدلہ کی بات کرتے ہیں۔ تو ہم اسے کلاسیکل شکل میں سوچتے ہیں۔ ہم اس کے گھر میں اُسے دھوکہ دینے، اس کی کھڑکی سے بندوق چلانے یا درخت کے پیچھے لیٹ کر اُس کے انتظار کے متعلق سوچتے ہیں اور اُسے سر پر کوئی ضرب لگا کر اُسے بے ہوش کرتے ہیں۔ لیکن عام طور پر بدلہ مزید بنیاد پرستی کے ساتھ اور عملی طور پر وجود میں آتا ہے۔ ہم کسی ایسے شخص کے خلاف تنقیدی اور غیر مشہور لفظ کہتے ہیں جس نے ہمارے ساتھ کچھ غلط کیا ہے، اور یہ دیکھتے ہیں کہ دوسروں کی نظر میں ان کا تصور اور شخصیت چھوٹی پڑ گئی ہے یہ بدلہ ہے۔ ہمارے راستوں سے یہ یقین کرنے کے لیے باہر جانا کہ کوئی زندگی کی عام باتوں میں اپنے آپ کو کسی بات میں منظر سے الگ نہیں کرتا یہ بدلہ ہے۔ ہم کسی کے راستے میں کھڑے ہو سکتے ہیں، یہ اِس لیے نہیں کہ ہمیں واقعی کوئی یقینِ واثق ہے، کہ یہ کرنے کی ذمہ داری ہماری ہے، لیکن کیونکہ اُس نے ہمارے ساتھ غلط کیا ہے۔ اور ہم اِسے بھولے نہیں ہیں۔ اور یہ بدلہ ہے۔ ہم ڈھنگ سے انتظار میں صبر سے جھوٹ بول سکتے ہیں کہ بات مان لینے میں کیا کافی ہے یہاں تک کہ ایک دِن موقع آجاتا ہے۔ یہ بیماری کی ایک قسم ہے۔ لیکن خوشگوار احساس جو جاننے سے ہماری پاس آتا ہے۔ کہ ہم مایوس ہیں یا اُس شخص کو دُکھ دیا ہے۔ کیونکہ اس نے ہمارے لیے یہ کیا ہے جو کہیں لائین کے ساتھ ساتھ ہے۔ یہ بھی ایک بدلہ ہے۔ بدلے کا تعلق ہم سے نہیں ہے۔

ہمارے پاس بدلہ لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہم یہاں پر یسوع مسیح میں نئی پیدائش کے متعلق بات کر رہے ہیں—— عملی، مسیحی تقدس——ایک خُدا پرست اور قابلِ قبول زندگی۔ خُدا نے تمہیں اور مجھے کہا ہے، ” بدلہ لینا تمہارا کام نہیں ہے تمہارے پاس کوئی حق نہیں کہ تم بدلہ لو“ تم یہ نہیں کر سکتے تم اپنے دوستوں سے یہ نہیں کہہ سکتے، ” اچھا، میرا خیال ہے کہ اچھی بات سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے۔“ ہو سکتا ہے کہ وہ کہتا ہو، ” اچھا، وہ ٹھیک ہے، میرا نہیں خیال کہ کوئی تم پر اِس بات کی وجہ

سے تنقید کر سکتا ہے۔'' لیکن، یہ یاد رکھیں ہم اُن کچھ لوگوں کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ جو اپنی زندگیوں کے لیے خُدا کی مرضی کو جانیں گے۔اور جو خُدا کی نظر میں مقدس اور قابلِ قبول ہیں۔ ہم نئی نیت کے تشریقِ نو کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ یہ ایک قدرتی طریقہ نہیں ہے۔ لیکن خدائی طریقہ ہے۔ دنیا کے موافق نہ بنو، بلکہ تبدیل ہوتے جاؤ۔ ایک تبدیلی سے گزرو۔ کیا تمہاری نیت دوبارہ سے نئی ہو گئی ہے۔ اگر ہم اِس دنیا میں ایک قابلِ قبول اور عزت دار مسیحی ہیں، ہو سکتا ہے کہ ہم نہ ہوں لیکن ہمیں بدلہ نہیں لینا چاہیے۔

خُداوند نے کہا، ''انتقام لینا میرا کام ہے۔''

ایک بڑی حقیقی سوچ کے مطابق ہمارے اندر کوئی انتقام نہیں آ رہا۔ آدم کے کسی گرے ہوئے بچے نے مکمل طریقہ سے برتاؤ نہیں کیا اور کیونکہ خُدا عظیم محسن ہے، ہم میں سے کوئی بھی کبھی اتنا بُرا نہیں ہوا جتنا کہ اُس نے عطا کیا ہوا ہے۔ ایوب نے اپنی بیوی سے (ایوب 2:10) میں یہی کہا تھا، **''پر اُس نے اُس سے کہا کہ تُو نادان عورتوں کی سی باتیں کرتی ہے۔ کیا ہم خُدا کے ہاتھ سے سُکھ پائیں اور دُکھ نہ پائیں؟ اِن سب باتوں میں ایُّوب نے اپنے لبوں سے خطا نہ کی۔''** دوسرے لفظوں میں، ایوب نے کہا، '' جو کچھ بھی میں نے حاصل کیا، میں اُس کا حقدار نہ تھا، اور ہر بُری بات جو میرے ساتھ ہوئی اُس کا تو میں حقدار تھا۔'' داؤد خُدا کے حضور بیت صباہ کے بارے میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے، اور (زبور 51:4) میں کہتا ہے، **''میں نے فقط تیرا ہی گناہ کیا ہے اور وہ کام کیا ہے جو تیری نظر میں بُرا ہے تاکہ تُو اپنی باتوں میں راست ٹھہرے اور اپنی عدالت میں بے عَیب رہے۔''** داؤد تکلیف سے اور غلطی سے انکار نہیں کر رہا تھا جو اُس نے حتی اور یاہ سے کی تھی۔ حقیقت میں وہ کیا کہہ رہا تھا، یہ صرف خُدا ہی تھا۔ جس نے ناانصافی کا سلوک کیا۔ جب ہم گناہ کرتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے بشر ہونے کا تعلق ہے۔ ہم ہر چیز کے حقدار ہیں۔ جو ہمارے ساتھ اور زیادہ واقع ہوتی ہے۔ آخری تجزیے میں ہم اور زیادہ غلطیاں نہیں کر سکتے جو ہمارے ساتھ اُن کی ذریعے سے ہوا۔ لیکن خُدا ایک ہے جس کی تقدیس غلط ہے اور جس کے جذبات کو نظرانداز کیا جاتا ہے جب ہم گناہ کرتے ہیں۔

ہم میں سے کوئی، اگر ہم اُسے پوری ایمانداری سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کا اور اپنے کردار کا سیدھا سامنا کرتے ہیں۔ اُس کی شکایت کرنے کے لیے جس میں سب کچھ ہے۔ ہم میں سے ہر کوئی اس سے بہتر کرتا ہے جتنا کہ ہم کو عطا کیا گیا ہے۔ پس ہمارے پاس انتقام نہیں آتا۔ ہم صرف کرتے نہیں یہ ہمارے پاس نہیں آتا لیکن ہمارے پاس کردار، دانائی اور فیاضی کی وسعت نہیں ہے۔ کہ ہم اپنے اِس انتقام کو تعمیری انداز کی طرف لا سکیں۔ صرف خُدا ہی یہ کر سکتا ہے۔

اکثر ایسا نہیں ہوتا کہ ہم تجویز کو پسند نہیں کرتے کہ لوگ چیزوں سے بھاگتے ہیں۔ اور حساب کا کوئی دِن نہیں ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ اس بات کو چھوڑ دیں؟ خُدا ہمیں یقین دلاتا ہے کہ یہ اِس طرح سے نہیں ہونے جا رہا۔ انتقام کا تعلق خُدا سے ہے اور **بدلہ وہ لے گا**۔ ایک دِن آ رہا ہے جب تمام چیزیں درست ہو جائیں گی۔ ذاتی طور پر، میں یہ سُن کر خوش ہوں۔ یہ جان کر مجھے اچھا لگتا ہے کہ بُرا انسان اِس کے ساتھ چل نہیں پائے گا۔ یہاں تک، کہ انتقام لینا میرا کام نہیں ہے۔ خدا اپنے وقت پر خود اِس کا انتقام لے گا؛ اور وہ یہ انصاف کے ساتھ کرے گا، تا کہ کچھ بھی جو اچھا وہ تباہ نہ ہو۔ اور وہ تمام اچھا کام کرتا ہے۔ اگر انتقام ہم اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں۔ تو یہ اِس طرح سے کام نہیں کرے گا۔ ہم عادل نہیں ہوں گے؛ ہم سے منصفانہ کام نہیں ہو گا؛ ہم با مقصد نہیں ہوں گے؛ اور ہم تعمیری نہیں ہوں گے۔ ہم اپنی زندگیاں، اپنے خاندان، اپنے گھر، اپنے سماجی میل ملاپ، اپنی کلیسیائیں، اپنے رہنماؤں کا با مقصد ہونا اور اِس طرح کا بہت کچھ تباہ کر لیں گے، کیونکہ اگر ہم بدلہ لینے کا سوچتے ہیں، تو ہمارے پاس ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور ایسی کوئی صلاحیت بھی نہیں ہے۔ اِس لیے، مسیحی قانون یہ ہے: ''اَے عزیزو! اپنا اِنتقام نہ لو بلکہ غضب کو موقع دو کیونکہ لکھا ہے کہ خُداوند فرماتا ہے کہ انتقام لینا میرا کام ہے۔ بدلہ میں ہی دُوں گا۔''

سب سے بڑا فرق

تم کہہ سکتے ہو، ''اچھا، یہ مجھے پاگل بناتا ہے جب لوگ یہ کرتے ہیں۔ کہ میں ان کی مدد کرنا نہیں چاہتا۔'' بائبل کہتی تمہیں ضرور یہ کرنا چاہیے۔ تمہیں دوسروں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنا چاہیے جیسا برتاؤ خُدا تمہارے ساتھ کرتا ہے۔ تم نے مفت پایا ہے، مفت دو۔

بلکہ اگر تیرا دُشمن بھُوکا ہو تو اُس کو کھانا کھلا۔ اگر پیاسا ہو تو اُسے پانی پلا کیُونکہ اَیسا کرنے سے تُو اُس کے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگائے گا۔

خُدا کے خادم ہوتے ہوئے ہماری زندگی میں اور ہمارے جائز کردار میں بلاہٹ ، جس راستے پر ہم کام کریں گے وہ ہمارے ارد گرد کے لوگوں کے لیے یہ فیاضانہ ہے اور اُن کو لیے خُدا کی محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ چیزیں اصول ہیں، اور ہم شریعت کے خط کے بارے میں بات نہیں کر رہے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ کچھ مجرم آتے ہیں۔ اور آپ کے گھر میں کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تم اُس کے لیے دروازہ کھول دیتے ہو، تم اِس لفظ کے بارے میں نہیں بلکہ معاملے کی روح کے مطابق بات کر رہے ہو۔ ہم یہاں پر محبت، فضل اور گناہکاروں کے لیے خُدا کے رحم کے اظہار کے لیے ہیں۔ جو بظاہر اِس کے حقدار نہیں ہیں۔ یہاں پر ہم اُن کے لیے اچھا کرنے کے لیے ہیں جو ہمیں اذیت دیتے ہیں ایسا جیسا یسوع مسیح نے اُن کے لیے کیا جنہوں نے اُسے اذیت دی تھی۔ اِس طرح اُس کی زندگی اِس دُنیا میں اپنے ارد گرد کے لوگوں کے لیے پھل دار اور نجات بخش ثابت ہو، وہ اُن لوگوں کو جیتنے کے قابل تھا جو اس کے دشمن تھے، اور اِسی مقصد کے لیے وہ یہاں اِس دنیا میں آیا۔ اگر وہ صرف اپنے دوستوں کو جیتنے کے لیے آتا، اگر وہ اِسی لیے آتا تو تمام لوگ خُدا کے جلال سے محروم رہ جاتے۔ اگر ہم صرف اپنے دوستوں کے لیے اچھا کرنے کے لیے زندگی سے باہر جاتے ہیں جو ہمارے ساتھ اچھا کرتے ہیں۔ تو ہم اِس دُنیا میں مکمل طور پر اپنی بلاہٹ اور کلیسیاء کے مقصد کو کھو دیتے ہیں۔ کلیسیاء کا مقصد یہ ہے کہ گناہگاروں کے لیے خُدا کے فضل اور اُس کا رحم اور اُس کی محبت کو لیں۔ یہ کرنے کی ہماری ذمہ داری ہے۔ اپنے دشمنوں کے لیے اچھا کرتے ہوئے ہم اسے زیادہ اچھے طریقے جاری رکھ سکیں گے۔ اگر لوگ یسوع مسیح کے لیے چنے جاتے ہیں تو یہ ایمانداری، جائز محبت، ذمہ داری اور خُدا کے لوگوں کے لیے ان کی فکر کو دیکھتے ہوئے ہو گا۔ یہ اُن حالتوں میں ہو گا۔ جہاں وہ جانتے ہیں کہ وہ اِس محبت، رحم اور خیال رکھنے کے حقدار نہیں ہیں۔ یہ ہے جو بائبل کا مطلب ہے جب یہ کہتی ہے " **تُو اُس کے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگائے گا۔** " اگر ان کو جیتنے کا کوئی راستہ ہے، تو وہ اِس طریقے سے ہو گا۔ تمام منفی قوتوں کے ذریعے سے رجحان کو کم کیا جائے جو

ہمارے ارد گرد ہونے جا رہا ہے۔ لیکن وہ شخص جو خُدا کو عزت دے گا، وہ یقیناً اُن کے سامنے اُٹھایا جائے گا۔ اُن کا مسیحی کردار اُس قوت سے ضرور مضبوط ہونا چاہیے جو اُس کے خلاف بر سرِ پیکار ہیں۔

لوگوں کی طرح عمل کرو اور مضبوط ہو جاؤ

بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذرِیعہ سے بدی پر غالِب آؤ۔

خُدا کی راستبازیاں اور بھلائیاں عظیم تر، مضبوط تر اور بہت زیادہ فائدے والی قوتیں ہیں، جو بُرائی سے بہت ہی آگے ہیں۔ جو انسان کے قدرتی ذہن میں رہتی ہے۔ اور یہ ذہن شیطان کی طرف سے اکسایا گیا ہے۔ جو تاریکی کا ایک نہایت شریر حاکم ہے۔ ہمارے پاس وسائل ہیں، ہماری زندگیوں میں روح القدس اور نئے عہد نامے کے ذریعے سے کہ توبہ اور تبدیلی سے آتے ہیں، شیطانی قوتوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے اور اُن پر غالب آنے کے لیے۔ بھلائی کے ذریعے سے جو خُدا کے فضل سے ہمارے اندر ہیں، ہم تعمیری اثر رکھ سکتے ہیں اور اِس دنیا میں ایک مثبت اثر قائم کرتے ہیں۔ یہ ایک المیہ ہے۔ کہ جب مسیحی لوگ جو خُدا کی مرضی کو پورا کرنے سے باہر نکل رہے ہیں وہ اپنے ارد گرد کی بُرائی کے ذریعے سے آسانی سے گرا دیئے جائیں گے۔ اگر ہم خُدا کے حضور قابلِ قبول زندگی گزارتے ہیں۔ تو ہم بھلائی کے ذریعے سے بُرائی پر غالب آ سکتے ہیں۔ یہ مسیح کی فطرت، کلیسیاء کا مقصد اور خُدا کا حکم ہے۔ جس کا تعلق اِس دنیا میں اُس کے لوگوں اور اُن کے روّیوں سے ہے۔

باب نمبر 41

رومیوں 1:13 ہر شخص اعلٰی حکومتوں کا تابِعدار رہے کیونکہ کوئی حکومت اَیسی نہیں جو خُدا کی طرف سے نہ ہو اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خُدا کی طرف سے مقرر ہیں۔

رومیوں 2:13 پَس جو کوئی حکومت کا سامنا کرتا ہے وہ خُدا کے اِنتظام کا مخالف ہے اور جو مخالف ہیں وہ سزا پائیں گے۔

رومیوں 3:13 کیونکہ نیکوکار کو حاکِموں سے خَوف نہیں بلکہ بدکار کو ہے۔ پَس اگر حاکم سے نِڈر رہنا چاہتا ہے تو نیکی کر۔ اُس کی طرف سے تیری تعریف ہو گی۔

رومیوں 4:13 کیونکہ وہ تیری بہتری کے لئے خُدا کا خادِم ہے لیکن اگر تُو بدی کرے تو ڈر کیونکہ وہ تلوار بے فائِدہ لئے ہُوئے نہیں اور خُدا کا خادِم ہے کہ اُس کے غضب کے موافق بدکار کو سزا دیتا ہے۔

رومیوں 5:13 پَس تابِعدار رہنا نہ صِرف غضب کے ڈر سے ضرُور ہے بلکہ دِل بھی یہی گواہی دیتا ہے۔

رومیوں 6:13 تُم اِسی لئے خِراج بھی دیتے ہو کہ وہ خُدا کے خادِم ہیں اور اِس خاص کام میں ہمیشہ مشغُول رہتے ہیں۔

رومیوں 7:13 سب کا حق ادا کرو۔ جِس کو خِراج چاہئے خِراج دو۔ جِس کو محصُول چاہئے محصُول۔ جِس سے ڈرنا چاہئے اُس سے ڈرو۔ جِس کی عزت کرنا چاہئے اُس کی عزت کرو۔

رومیوں 8:13 آپس کی محبّت کے سِوا کسی چیز میں کسی کے قرضدار نہ ہو کیوُنکہ جو دُوسرے سے محبّت رکھتا ہے اُس نے شَرِیعَت پر پُورا عمل کیا۔

رومیوں 9:13 کیونکہ یہ باتیں کہ زنا نہ کر۔ خُون نہ کر۔ چوری نہ کر۔ لالچ نہ کر اور اِن کے سِوا اَور جو کوئی حکم ہو اُن سب کا خُلاصہ اِس بات میں پایا جاتا ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانندِ محبّت رکھ۔

رومیوں 10:13 محبّت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی۔اِس واسطے محبّت شَرِیعَت کی تعمیل ہے۔

رومیوں 11:13 اور وقت کو پہچان کرایسا ہی کرو۔اِس لئے کہ اَب وہ گھڑی آپہنچی کہ تُم نِیند سے جاگو کیونکہ جس وقت ہم اِیمان لائے تھے اُس وقت کی نِسبت اَب ہماری نجات نزدِیک ہے۔

رومیوں 12:13 رات بہت گزر گئی اور دِن نکلنے والا ہے۔پَس ہم تاریکی کے کاموں کو ترک کر کے روشنی کے ہتھیار باندھ لیں۔

رومیوں 13:13 جَیسا دِن کو دستُور ہے شایستگی سے چلیں نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے۔ نہ زناکاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حسد سے۔

رومیوں 14:13 بلکہ خُداوند یِسُوع مسِیح کو پہن لو اور جِسم کی خواہشوں کے لئے تدبِیریں نہ کرو۔

قدرتی بادشاہی میں خدا کی حکمرانی

اِس باب میں ہم معقول روّیے اور اِس دنیا کے اور ہمارے ارد گرد کے معاشرے کے وفادار، مقدس اور پاکیزہ مسیحی کے رشتے کے متعلق بات چیت کر رہے ہیں۔ یہاں کا خاص مفاد ایک درست رویہ اور حکام کے ساتھ بات چیت ہے۔اِس کو واضح کرنا بہت لازمی ہے۔کہ بائبل کے اِن حوالوں کا معاملہ کلیسیاء کی کسی بھی انسانی حکومت میں موروثی اخلاق، اخلاقی بھلائی کو تسلیم کرنے کے بارے میں بات چیت ہے۔نہ ہی کلیسیاء کے لیے یہ بلاہٹ ہے کہ وہ دنیا میں اپنے ارد گرد سماجی اور سیاسی عمل میں دخل دے۔ بائبل کس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ مسیحی کو کیسے چلنا ہے اگر وہ اپنے معاشرے کے حوالے سے جس میں رہتا ہے اپنے روّیے میں عزت دار ہے۔

ابدی، امر اور صرف بڑی حکمت والا بادشاہ

نقطہ جو ترتیب دیا جا رہا ہے کہ خُدا حتمی اور عالمگیر کنٹرول میں ہے۔ خُدا ہر چیز کو قائم رکھتا اور اجازت دیتا ہے۔ جو بھی اِس ذریعے سے دُنیا میں ہوتی ہے کہ جو اُس کی سمجھ میں آتا ہے، یہاں

تک کہ وہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ اپنی ہی مرضی سے مشورہ کر کے اور اپنی حدّوں اور مقاصد کے مطابق تمام کام کرتا ہے۔

زمینی گھر

یہ سچ ہے کہ ہم آسمانی بادشاہت کے شہری ہیں۔ اور اِس زمین پر ہم مسافر اور اجنبی ہیں۔ اور یہاں پر ہمارا کوئی مستقل شہر نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اِس معاشرے کے عارضی وقت کے لیے، اور انسان ہونے کے ناطے سے شہری ہیں، اور یہاں ہمیں لازمی طور رہنا، حرکت کرنا اور وجود رکھنا ہے۔ یہاں پر ایک عملی سوچ ہے کہ ہمیں لازمی طور پر اپنے کردار کا اظہار کرنا ہے اور دنیا کو دیکھنے سے پہلے گواہی دینا ہے۔ جیسا کہ ٹیکنالوجی اور دانشوری نے ہماری سوچ اور کلیسیاء پر حملہ کر دیا ہے۔ جس نے نجات کے پیغام کو مرتب کر کے ہماری گواہی کے اظہار کی طرف منتقل کر دیا ہے۔ اِس پر بہت کم زور دیا گیا ہے کہ گواہی کے تمام لازمی پہلو جو ایمان کے ذریعے سے کئے گئے ہیں وہ کردار کے ذریعے سے واضح کئے جا رہے ہیں۔ یہ ہمارے سماجی روّیے کے ساتھ بہت زیادہ ملوث ہے۔ یہ بھی بائبل کی روشنی کی جانچ پڑتال کے تحت ہے۔ اور یہ اِس لحاظ سے اہم ہے کہ اِس باب میں کون سی بحث رہ گئی ہے، جیسا کہ انفرادی مسیحی اور مسیحی معاشرہ بطور جسم کے لحاظ سے ہے۔

مسیحی معاشرتی روّیہ کی غلط تشریح کی گئی ہے اور اِسے غلط سمجھا گیا ہے، ناراضگی کا اظہار کیا گیا ہے اور مسیحی تعلیم میں اِس کو اکثر نظرانداز کیا گیا ہے۔ اِس بحث کا دِل صاحبِ اختیار کی درست پوزیشن ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ عزت دار اور وفادار مسیحی اپنے معاشرے کے لحاظ سے اور اپنے اختیار میں خدا کو عزت دینے کے لحاظ سے کس طرح کا برتاؤ کرتے ہیں۔ کس طرح وہ ایک پاکیزہ کردار، اور یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے جو اُس نے نئی شخصیت حاصل کی ہے اور روح القدس کے نائب کے طور پر دکھانے جا رہا ہے؟ اِس پیراگراف میں، مقدس پولوس رسول سماجی اصلاح کا وکیل نہیں ہے اور نہ ہی وہ تحریک پر اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے جیسے کہ سیاسی منظر پر جگہ لینی ہے۔ بائبل بڑی سادگی سے ہمیں یہ بتاتی ہے۔ کہ ایک مسیحی کو اپنے آپ سے اِس طریقہ کے مطابق روّیہ رکھنا چاہیے جیسا کہ خُدا نے حکم دیا ہے کہ اُس کی زندگی مقدس ہونی چاہیے اور اُسے الگ

ہو جانا چاہیے۔ اِس طرح سے وہ اِس طریقے سے کام کرنا شروع کر دے گا۔ جس طرح سے اُسے کرنا ہے۔ اِس طرح سے وہ ایک اچھی گواہی دے اور اِس زمین میں ایک اچھا گواہ ہو۔

خُدا نے ہماری بھلائی کے لیے معاشرے میں تلوار رکھ دی

خُدا نے اگلے زمانے میں معاشرے میں اختیار اور حکم قائم کیا۔ عظیم طوفان سے پہلے دُنیا میں یہ ثابت کیا گیا تھا۔ کہ انسان اختیارات اور شریعت کے خوف کے بغیر خود سے برتاؤ نہ کر سکا اور نہ کرے گا۔ پس خُدا نے معاشرے میں تلوار رکھ دی تا کہ انسان اپنے آپ کو تباہ و برباد نہ کر دے۔ دلیل دینے کے لیے ممکن ہو سکتا ہے کہ یہ ضروری نہ ہو اگر ہم ثابت کر سکے، بائبل کے نقطۂ نظر کے مطابق، کہ انسان بنیادی طور پر اچھا ہے۔ لیکن بائبل کہتی ہے۔ کہ صرف اِس کے برعکس بات سچ ہے۔ انسان فطری طور رپر اور اپنی پسند کے مطابق بُرا ہے۔ یہ یقینی طور پر ہر ایک کے لیے ایک ثبوت ہے جو تہذیبوں کی تاریخ پر ایک صاف گو نظر ڈالتا ہے، اور خاص طور پر وہ جو ہمارے وقت میں ہو رہا ہے۔

ماہرِ عمرانیات دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ اگر انسان خالص اور معصومانہ طریقے سے پہلا قدم اُٹھاتا ہے، پہلے سے لیے ہوئے تصورات کے درست اور غلط ہونے کے بغیر، اسے بس اپنے ضمیر کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت دے دی گئی، وہ ہمیشہ درست کام کرنے کی حالت میں ہو جائے گا۔ اِس کی آدم سے لے کر نوح تک کوشش کی جاتی رہی ہے۔ لیکن اِس طریقہ نے کام نہیں کیا (کیونکہ یہ کر نہیں سکا)۔ انسان اپنے لڑکپن سے ہی بُرا ہے۔ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے ہی گمراہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک جینیاتی اور موروثی چیز ہے۔ اِس لیے خُدا نے وقت خریدنے اور وقت اور تاریخ کے لیے اسے ممکن بنانے کے لیے، چھٹکارے کے پہلو کو آشکارہ کیا اور شریعت کو قائم اور نافذ کیا۔ اور صرف یہی نہیں، بلکہ اُس نے ایک ڈھانچہ قائم کیا جو ایک منظم معاشرے کے کام کے لیے تھا۔ یہی بات ہے جو ہمیں پہلے ہی آیت نمبر 4 میں بتا دی گئی ہے۔ یہ بات دھیان میں رکھو۔ کہ ہم مسیحی کی اپنے ارد گرد کی دنیا کے بارے میں نئی سوچ اور مناسب رویے بات کر رہے ہیں۔ ہم مسیحی کے غیر مسیحی کے ساتھ مفاہمتی خیال کی کوشش کر رہے ہیں۔ یقینی طور پر کسی نے اِس موضوع

پر انسان کی طرف سے بڑے ضدی اور گرم دلائل حاصل کیے ہیں۔ ہمارا اُن میں سے کسی کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہم صرف خدا کی اپنے لوگوں کے بارے میں مرضی کے بائبل کے نقطۂ نظر کو آگے بڑھانے کے ملازم ہیں۔

کیُونکہ وہ تیری بہتری کے لئے خُدا کا خادِم ہے لیکن اگر تُو بدی کرے تو ڈر کیونکہ وہ تلوار بے فائِدہ لئے ہُوئے نہیں اور خُدا کا خادِم ہے کہ اُس کے غضب کے موافق بدکار کو سزا دیتا ہے۔

خُدا کے انتقامات

سمجھ کے مقصد کے لیے خُدا نے معاشرے میں حکومتیں اور اختیارات کیوں رکھے، تھوڑی دیر کے لیے ہم اسے نظرانداز کرتے ہیں۔ چاہے خُدا کی حکومتیں مسیحی ہیں یا نہیں۔ مسیحی ہوتے ہوئے یا نہ ہوتے ہوئے کوئی بھی اِس حکومت کے لیے ذمہ داری سے کام نہیں کرتا جو خدا نے معاشرے اور اصولوں کے لیے رکھی ہے جس کے لیے حکومتیں کام کرتی ہیں۔ اُس نے یہ اِس لیے قائم کی ہیں کہ بھلائی، زندگی، اعضاء اور جائیدار کی حفاظت کریں اور امن کو محفوظ کریں۔ اس نے تلوار رکھی ہے— دوسرے لفظوں میں حکومت، ایجنسی یا الٰہی منشور—تاکہ گناہگاروں کو سزا دیں۔ کیونکہ وہ تلوار بے فائِدہ لئے ہُوئے نہیں۔ یہ بھلائی، اگرچہ دنیاوی اور سیکولر، اور خُدا کے مقصد کے لیے ہے۔ خُدا کی قائم کردہ حکومت غضب پر عمل اور انتقام لینے کے لیے ہے، سماجی نقطۂ نظر کے مطابق، اُن پر جو ملک میں لاقانونیت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہ ایک سماجی اصول ہے۔ یہ کلیسیاء کو نہیں دیا گیا۔ اور یہ کلیسیاء کے ڈھانچے یا اِس دُنیا میں خُدا کی بادشاہت کے تحت نہیں ہے یہ وہ چیز ہے جو عالمگیر آقائیت اور خُدا کی بادشاہت میں شامل ہے۔ ہر فانی شخص جو اِس دُنیا میں رہتا ہے، چاہے وہ روحانی پیدائش کے طور پر خُدا کا فرزند ہے یا نہیں، وہ بطور رعایا اِس حکومت کے ماتحت ہے۔

تو نہ کر

یہاں پر ایک شخص ہے جو سڑک پر چل رہا ہے۔ اچانک اُس نے باڑ کو پھلانگنے، پڑوسی کے کھیت میں جانے اور اُس کے گھوڑے کو چُرانے کا فیصلہ کیا، غصّے کا بدلہ لینے والا ایک درخت کے

پیچھے سے چھلانگ لگاتا ہے۔ جہاں وہ چھُپ رہا ہے۔ وہ شخص عدالت میں جاتا ہے اور وہ اُسے کاروائی کے لیے پیش کرتا ہے۔ جہاں اُسے اپنے بُرے کام کی سزا ملے گی۔ اِسی خُدا نے یہ اختیار والے (عدالتیں) یہاں پر قائم کیے ہیں۔ یہ کوئی بھی فرق سامنے نہیں لاتا، کہ وہ آدمی جو گھوڑا چُراتا ہے آیا کہ وہ مسیحی ہے یا وہ مسیحی نہیں ہے۔ اُس نے ایک معاشرتی جرم کیا ہے۔ اِس لیے عدالت جسے خُدا نے اِس معاشرے میں قائم کیا ہے وہ اُس پر سزا کا حکم دے گی۔ دوسری طرف، وہ تمام لوگوں کے لیے بھلائی کے لیے خُدا کا خادم ہے جو قانون کے پابند ہوں گے۔ جو اپنے پڑوسیوں کے ساتھ امن اور ہم آہنگی کے عمل کی تلاش کریں گے۔ یہ دلائل دینے کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ حقیقت پر مبنی بیان ہے۔ قانون پر عمل کروانے والے ادارے اور سیاسی مشینری اِس وقت بہت زیادہ بے ایمان اور کرپٹ ہے۔ بہت سے واقعات اور مثالیں موجود ہیں ہم عدالتوں کے غلط استعمال کو تلاش کر سکتے ہیں۔ یہاں تک، وہ جو ایماندار اور راست بننے کی خواہش رکھتے ہیں اُنہیں قبول کرنا چاہیے کہ وہ پولیس، رہنماؤں، قوانین، عدالتوں اور آگ بُجھانے والے ادارے کے بغیر اِس گمراہ دُنیا میں زندگی گزارنا نہیں چاہتے۔ اگر گناہگاروں کو روکنے، ڈرانے اور سزا دینے کے لیے معاشرے میں کوئی حکومتیں اور ادارے نہ ہوں تو ہم ہفتہ بھی زندہ نہ رہ پائیں۔ ہم بغاوت، پُر تشدد انسان، غیر اخلاقی انسان اور چور کے جُرم میں گر جائیں گے۔ بالکل اُس طرح کے معاشرے میں گر جائیں گے جس طرح کا معاشرہ نوح کے زمانے میں تھا۔ اگر کوئی قوانین کو دیکھنے اور بنانے کے لیے کوئی بھی مجلس قانون ساز نہیں ہے۔ اور گزرتے ہوئے منظر کی ضرورت کو قابو میں کرنے کی کوشش نہیں کر رہا تو ہمارے لیے یہ بہت ہی بدتر ہو سکتا ہے۔ اِس لیے یہ واضح طور پر سچ ہے کہ قوتیں ہماری بھلائی کے لیے خُدا کی سفیر ہیں۔

حکومت کی عزت اور فرمانبرداری کی دو وجوہات

پَس تابِعدار رہنا نہ صِرف غضب کے ڈر سے ضرُور ہے بلکہ دِل بھی یہی گواہی دیتا ہے۔

دو باتیں ہیں جن کی وجہ سے ایماندار مسیحی شخص حکومتوں کا ماتحت ہونا چاہیے۔ ایک یہ کہ اپنے آپ کو مشکل سے دور رکھنا۔ کیونکہ وہ تلوار بے فائدہ لئے ہُوئے نہیں۔ خُدا نے انہیں تلوار

دی اور کہا، '' اسے بدکار کے خلاف استعمال کر۔'' اِس لیے مسیحی یا مسیحی نہیں، اگر تم ملک اور حکومتوں کے قوانین کو توڑتے ہو، تو تم اپنے اوپر قہر کو دعوت دیتے ہو۔ ''قہر'' اِس کا مطلب متن میں لازمی طور تشدد یا بے حس نہیں ہے۔اِس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے جیسے کہ پارکنگ ٹکٹ کے نتیجہ میں جرمانہ تھوڑا سا یعنی 5 ڈالر ہوتا ہے۔ پس قہر سے بچنے کی خاطر تو ہمیں ماتحت بننے کی ضرورت ہے۔

اور پھر، کیونکہ ہم اِن الٰہی تعلقات کے ذریعے سے جانتے ہیں کہ یہ شخص ہمارے لیے ہماری بھلائی کی خاطر خُدا کا خادم ہے، ہمیں ضمیر کی خاطر تابع ہونے کی ضرورت ہے۔ چاہے ہم نے کوئی بُرا کام کیا ہے یا کہ نہیں۔ تم اور میں کیسے ایک ایماندار مسیحی ہو سکتے ہیں اگر اُس بات کی فلسفیانہ مخالفت کرتے ہیں جو بات خُدا نے ہماری بھلائی کی خاطر رکھی ہے؟ اگر ہم یہ کرتے ہیں تو یہ ہمارے ضمیر کے لیے مشکل ہو گا، اور وہ لوگ جو حکومتوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ مردہ ضمیر لوگ ہیں۔ وہ بھلائی کے مخالف لوگ ہیں، اور اِس لیے وہ مناسب طور پر کام نہیں کر رہے۔ اگر وہ مسیحی ہیں، تو اُن کی زندگیاں خُدا کی بادشاہت سے باہر ہیں وہ انجیل کی نشرواشاعت کے عمل میں رکاوٹ ہیں چاہے وہ اسے جانتے ہیں یا نہیں۔ بے شک، ہر کوئی اپنے لیے بہانے تراش لیتا ہے: ''ویسے، میرے پاس ایک وجہ تھی۔'' لیکن یہ اِس نقطۂ نظر سے الگ تھی۔ کہانی کیا کہتی ہے کہ جیسا کہ ہم یہ چیزیں کرتے ہیں۔ جو غلط ہیں تو ہم خُدا کی بادشاہت اور راستبازی کے ناطے سے منفی سمت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ ہم سوچ سکتے ہیں کہ ہم اپنے باغی روّیے کو نظروں سے دور رکھ رہے ہوں، لیکن ہم ظاہر والی غلطیوں کو چھُپا نہیں سکتے۔ نچلی سطح باغیانہ زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے اور وہ اِس دُنیا میں کلیسیاء کے ذریعے سے انجیل کے کام میں رکاوٹ لاتی ہے۔ اپنے مقاصد اور خود ساختہ دلچسپیوں کو قائم کرنے کے حوالے سے، ایسا شخص اِس دُنیا میں یسوع مسیح کے کام میں رکاوٹ ہے اور اُسے بدنام کر رہا ہے۔ یہی ہے جو کچھ وہ کر رہا ہے چاہے وہ اسے تسلیم کرتا ہے یا نہیں۔ چاہے وہ اسے جانتا ہے یا نہیں۔ اور پھر، اِس وجہ سے مسیحی کو ضرور اِن قوتوں کا جو ہیں تابع ہونا چاہے۔

تمام مقامی معززین شامل ہیں

جو کیا گیا ہے نہ صرف یہ پولیس، ضلع کا حاکم، ہائی وے کی پولیس یا جج کے ساتھ کیا جاتا ہے ، بلکہ یہ معاشرے کے دوسرے اداروں کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔

اِس کی وجہ سے تم بھی خراج ادا کرو

دُنیا میں آج کل کی کلیسیاء میں واضح طور پر غلط اور بے ترتیب بہت سی جگہیں ہیں۔ اُن میں سب سے زیادہ واضح اور عام طور ٹیکس دینے یا خراج دینے کے معاملے میں جو حکومت کی طرف سے اُن پر عائید ہے مسیحی لوگوں کا رویّہ ہے۔ "یہ درست نہیں ہے اور یہ واجب نہیں ہے۔" شکایت، شکایت، ماتم اور چیخ و پُکار۔ اور بالکل یہی ہے جو اِس کے بارے میں بائبل کہتی ہے۔ خُدا نے یہ ایجنسی ہماری بھلائی کے لیے قائم کی ہے اور یہ سچائی سے زیادہ نہیں ہے اگر تمہارے گھر میں آگ لگتی ہے اور آگ بجھانے والا عملہ اور گاڑی آگ بجھانے کے لیے آتے ہیں۔ تو تمہیں چاہیے کہ مدد کے طور پر اِس کے لیے کچھ ادا کرو۔ اگر ہائی وے پولیس کسی شرابی ڈرائیور کو پکڑتی ہے جو خطرناک طریقے سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے تمہاری کار سے ٹکرانے اور تمہارے بچوں کو مارنے کے لیے آرہا ہے۔ تو چاہیے کہ تم اُن کی مدد کے لیے کچھ ادا کرو۔ اگر ایک سیاست دان قانون بنانے میں مدد کرتا ہے۔ چاہے تم ذاتی طور پر اُن قوانین کو پسند کرتے ہو یا نہیں یہ بات نقطہ سے ہٹ کر ہے۔ یہ تمہاری بھلائی کے لیے ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ وہ بھلائی کے لیے خُدا کی طرف سے تمہارا خادم ہے۔ اب، اگر وہ وہاں پر یہ کام کرنے جا رہا ہے اور اگر خُدا نے یہ حکم دیا ہے اور لوگوں کو بھیجا گیا ہے کہ اِس ادارے کے لیے ٹیکس کو اکٹھا کریں، تو تمہیں یہ رضامندی کے ساتھ دینا چاہیے۔

تُم اِسی لئے خِراج بھی دیتے ہو کہ وہ خُدا کے خادِم ہیں اور اِس خاص کام میں ہمیشہ مشغُول رہتے ہیں۔

اب ایک منٹ انتظار کریں، ہم اسے سیدھے طور پر لیتے ہیں۔ وہ خُدا کے خادم ہیں۔ **اِس خاص کام میں ہمیشہ مشغُول رہتے ہیں۔** جب خراج لینے والا آتا ہے، وہ وہاں پر اِس خراج کو اکٹھا کر رہا ہے۔ کیونکہ خُدا نے اُسے یہ اکٹھا کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ وہ خُدا کے خادم ہیں جو اِس خاص کام میں مشغول رہتے ہیں۔ تو اِس کا مطلب ہے کہ تمام سیاسی عمل اور مقامی طور پر قانون نافذ کرنے

والے ادارے، سب اچھے، راستباز، اخلاقی، دِل کے سچے اور رحم اور فطرت میں خُدا کی بادشاہی کے ساتھ ہیں؟ نہیں، اِس سب کا مطلب یہ نہیں ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ اِس کا یہ مطلب ہو۔ ہم فطرت کی فناپذیری اور اِس موجودہ منظر میں کلیسیاء کے مقصد کو محدود سمجھتے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ روزِ قیامت میں یہ کسی نتیجے پر پہنچے کے یہ سب کچھ لانے جارہا ہے (لیکن اسی اثناء میں اس کے پاس کام کرنے کا ایک عمل ہے اور وہ جانتا ہے کہ کس طرح کام کرنا ہے)۔ پس پھر ہم جانتے ہیں کہ اِس کو اپنی فطرت میں خُدا کے لیے بھلائی کے لیے استعمال ہونے کے لیے اخلاق اور ایمانداری کی ضرورت ہے۔ ہمیں اِسے دیکھنے کے قابل ہونا چاہیے؛ اور جب ہم کرتے ہیں، خُدا ارادہ رکھتا ہے کہ ہم ایک عاجز رویہ اختیار کریں اور جو کچھ وہ قائم کر رہا ہے اُس کی حمایت کریں۔

پردیسی اور اجنبی بھی ضرور قانون پر عمل کریں

بائبل کے اِس حوالے میں بنیادی مسیحی خوشخبری اور مسیحی کی ذمہ داریوں کے درمیان کوئی بھی اختلافِ رائے نہیں ہے۔ ٹیکس جمع کرنے والا خُدا کا خادم ہے۔ خُدا نے اُسے بھیجا ہے۔ وہ وہی کر رہا ہے جس کام کے لیے اُسے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ اِس خاص کام میں ہمیشہ مشغُول رہتا ہے۔

اگر وہ معاشرہ جس میں ہم رہتے ہیں۔ اُس کے پاس ایک آئیڈیا ہے کہ ہمارے اُوپر یہ یا وہ ٹیکس واجب الادا ہے۔ خُدا کا رویّہ یہ ہے، ''پھر تم پر یہ واجب الادا ہے، پس اُسے ادا کرو۔''

سب کا حق ادا کرو۔ جِس کو خِراج چاہیئے خِراج دو۔ جِس کو محصُول چاہیئے محصُول۔ جِس سے ڈرنا چاہیئے اُس سے ڈرو۔ جِس کی عزت کرنا چاہیئے اُس کی عزت کرو۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہاں پر سپریئر کورٹ کا جج ہے جسے تم پسند نہیں کرتے اور تم خیال کرتے ہو کہ اُسے عوام کے پیسے کے ساتھ ڈرائینگ بینچ پر نہیں ہونا چاہیے۔ ویسے، بائبل کہتی ہے کہ یہ ایک الگ نقطہ ہے۔ اگر وہ اِس حالت میں ہے کہ وہ ووٹ کے لیے آتا ہے۔ اور جس طرح سے وہ کام کر رہا ہے وہ تم پسند نہیں کرتے تو تم اُس کے خلاف ووٹ دے دو۔ لیکن اُس وقت تم اسے عزت دو، اور تم اسے عزت دو کیونکہ خُدا کے علاوہ اور کوئی طاقت نہیں ہے۔ وہ کبھی بھی اِس بنچ پر نہ بیٹھتا اگر خُدا اُسے وہاں نہ بٹھاتا، اور وہ چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ یہ جانیں۔ تم اُس شخص کو بہتر عزت

دو اور اُس کا ادب کرو کیونکہ اُس کا عہدہ اِس عزت کا حقدار ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے، تو تمہیں اِس کی قیمت ادا کرنا پڑے گی—— پس وہ تمہارے لوگ ہیں، اور اِس دُنیا میں یہ یسوع مسیح کی کلیسیاء کا یہ مقصد ہے۔

کوئی خُدا کا فرزند نہیں ہے جو راستباز معاشرے میں کبھی بھی رہا ہو

جب یسوع مسیح بطور انسان یہاں پر تھا، وہ دنیا کی تاریخ کے سب سے زیادہ کرپٹ اور ریاکارانہ معاشرتی نظام میں آیا۔ فریسیوں کا نظام بہت زیادہ کرپٹ اور ریاکارانہ تھا۔ یسوع مسیح نے انہیں چھُپی ہوئی قبریں کہا جس میں لوگ گرے۔ سفیدی پھری قبریں، اندھے بے وقوف، مکار، اندھوں کو راہ دکھانے والے اندھے راہنما، اور دوسرے بہت سخت اور واضح کرنے والے بیانات دیئے۔ پھر یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا، '' پَس جو کچھ وہ تُمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن اُن کے سے کام نہ کرو کیوُنکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔'' خُدا کی مخالفت میں نہ جاؤ۔ اپنے ہی کردار کو تباہ نہ کرو۔ کیونکہ وہ بُرے ہیں۔ اُن کے پاس وہ اختیار ہے جو آسمان کی طرف سے قائم کردہ ہے، اور خُدا نے انہیں اجازت دی ہے کہ وہ اُس کُرسی پر بیٹھیں۔ ہو سکتا ہے کہ تم اِس بات کو نہ سمجھو۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ یہاں پر ہیں اور تم اُنہیں وہ عزت دو جو اُن کا عہدہ کہتا ہے۔ ان کے ذاتی اور انفرادی کردار کی طرف توجہ نہ دو۔

ہماری بھلائی کے لیے

اپنی ماں کی وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے ایک رات میں اُن کے ساتھ بات کر رہا تھا۔ ہم خبریں دیکھ رہے تھے اور تمام بے حیائی اور پیوند اور دوسری تمام قسم کی چیزوں کے بارے میں جو چل رہی تھیں۔ یہ واضح طور ماں کو پریشان کر رہی تھیں۔ آخر کار اُس نے کہا، '' اچھا تم جانتے ہو، بہر صورت، اِس ملک میں ہم بہت اچھی حالت میں ہیں۔ ہم خوشی کے ساتھ ہر جگہ آ جا سکتے ہیں۔ ہم جس بھی چرچ میں چاہیں جا سکتے ہیں۔ ہم باہر کھانے کے لیے جا سکتے ہیں۔ ہم یہاں پر اپنے گرم کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور باہر بارش ہے۔ اور کوئی بھی ہمیں پریشان کرنے کے لیے ہمارے پاس نہیں آ سکتا۔ شاید ہم بہت زیادہ شکایت کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہمیشہ سے یہ معاملا تھا۔ جہاں تک

میں یاد کر سکتا ہوں۔ ماں ٹھیک تھی۔ ہم نے ان تمام باتوں کی شکایت کی تھی جو غلط تھیں؛ اور وہ غلط ہیں؛ اگر ہماری شکایت معروضی ہے اور خُدا کی بادشاہت کے لیے کام کرنے کی کوشش کی دلچسپی لیے ہوئے ہے، پھر یہ قابلِ قبول ہے۔ لیکن اگر یہ صرف شکایت ہے—" مجھ پر افسوس۔ بے چارہ بوڑھا آدمی۔ جس طریقے سے لوگ مجھ سے بات کر رہے ہیں"—پھر ہمیں رُک جانا چاہیے اور سوچنا چاہیے۔ ہمارے معاشرے میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کمتر ہے ہمارے پاس آج یہ بہتر ہے، شاید اس دُنیا کی تاریخ میں نوے فیصد لوگ ہوں جن کے پاس کبھی یہ تھا۔

حکومتیں اور بااختیار لوگ ہماری بھلائی کے لیے خادمین ہیں۔ اِس کام میں خُدا کی بادشاہی نہیں ہے۔ پھر بھی، سیاسی عمل، قانون بنانے والے، شرفاء پولیس، ٹریفک پولیس، عدالتیں، آگ بجھانے والا ادارہ، سُپر وائزرز کا مقامی بورڈ، اور دوسرے، یہ وہ ہیں جو اِس معاشرے کو جنم دیتے ہیں جس میں ہم بہت اچھے طریقے سے کام کاج کر سکتے ہیں۔ ہم گھر اور کاریں اور بیٹھنے کے لیے آرام دہ کرسیاں اور پہننے کے لیے کپڑے اور دوسری تمام چیزیں خرید سکتے ہیں۔ اور اگر اِن اداروں کا وجود نہ ہوتا تو ہم جتنے اچھے طریقے سے آج رہ رہے ہیں اُس کے قریب بھی نہ ہوتے۔ یہی وہ نقطہ ہے جو پولوس رسول یہاں پر بیان کر رہے ہیں۔ پس خُدا اپنے بچوں سے کہتا ہے،" میں نے جو کام کرنے کا حکم تمہیں دیا ہے وہی کام کرو، اور اِس کے بارے میں شکایت کرنا بند کرو۔ تمہاری بھلائی کے لیے جو کچھ خُدا نے قائم کیا ہے اُن کی مخالفت میں اپنے کردار کے ذریعے سے باغی ہونا، مزاحمت کرنا اور اپنے آپ کو برباد کرنا بند کرو۔ خُدا چاہتا ہے کہ کلیسیاء یہ کام کرے، اور اُن کاموں کو ایسے شاندار طریقے سے کرے کہ جیسے خداوند کے لیے کرتی ہے، کیونکہ آخری تجزیے میں جس نے اِس کی اجازت دی ہے اور اِسے قائم کیا ہے۔ اِس کو کرنے کا یہی طریقہ ہے۔"

ہمارا قرض اور فرض خُدا کے لیے ہے

یہی وہ بات ہے جو پولوس رسول آیت نمبر 8 میں اٹھُاتا ہے، ایک آیت کا میں اضافہ کرتا ہوں، جس کے بارے میں بہت غلط فہمی ہے اور اور غلط سکھائی جاتی ہے:

آپس کی محبّت کے سِوا کسی چیز میں کسی کے قرضدار نہ ہو کیونکہ جو دُوسرے سے محبّت رکھتا ہے اُس نے شرِیعَت پر پُورا عمل کیا۔

کیا کہا جا رہا ہے؟ کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز قرض سے نہ خریدو؟ یہی وجہ ہے کہ بہت سی مثالوں میں یہ بُری ہدایت نہیں ہے۔ تم بہت سا پیسہ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو بہت سی مشکلات میں گھرا ہوا پا سکتے ہو۔ قرض میں ہونے کا خیال مجھے بہت زیادہ تقویت نہیں دیتا۔ لیکن حقیقت میں یہ نہیں ہے کہ جو کچھ یہ آیت ہمیں سکھا رہی ہے۔ یہ نقطہ تھوڑا مختلف ہے: یہ تمام کام خدا کی خاطر کرو۔ خُدا کے علاوہ کوئی دوسرے طاقت نہیں ہے۔ خُدا نے یہ نظام قائم کیا ہے جس میں ہم، یہ ادارے، یہ حکومتیں رہتی ہیں اور ہماری فناپذیر بھلائی کے لیے کام کرتی ہیں۔ صرف خدا ہی واحد ہے جو تمام کے لیے بارش برساتا ہے اور سورج چمکاتا ہے۔ایک کرپٹ شخص جو ایک دفتر کو چلا رہا ہے وہ تمہاری ذاتی خیر خواہی کا حقدار نہیں ہے۔ لیکن صرف خُدا حقدار ہے۔ خُدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے؛ وہ قوتیں جو خُدا نے مقرر کی ہیں۔ وہ خُدا کا خادم ہے اور اِس خاص چیز کا مسلسل انتظار کرتا رہتا ہے۔ وہ بھلائی کے خُدا کا خادم ہے۔اِس لیے خدا کی تابعداری کے لیے اِس کے احسان مند ہوں۔ اپنے آپ کو کسی انسان کا بطور قرضدار نہ دیکھو۔ ہم لوگوں کے مقروض ہونے کے بارے میں بات نہیں کر رہے۔ ہم انسان کی تابعداری کی بات نہیں کر رہے۔ وہ اخلاقی بنیادوں پر آپ کی تابعداری کے مستحق ہیں۔ ہم اُن قوتوں کی تابعداری کی بات کر رہے ہیں کیونکہ خُدا نے انہیں مقرر کیا ہے۔ اور یہ اُس کی مرضی ہے کہ ہم اس طرح کام کریں۔

جہاں تک وصول ہونے والی باتوں سے انسان کی تابعداری کا تعلق ہے، اِس سلسلے میں ہم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ ہم اپنے آپ کو اِس سلسلے میں دُنیا کا قرضدار نہیں دیکھ رہے۔ ''ہر قیمتی اور اچھا تحفہ اوپر نور کے باپ کی طرف سے آتا ہے، جس میں نہ ہی کوئی تغیر اور نہ ہی کوئی تبدیلی کے سائے ہیں۔'' یہ اِس دُنیا، ملک کے قرضدار ہونے یا اِس دُنیا میں رہنے کے اختیار اور تمام چیزیں جن سے ہم لطف اندوز ہوتے ہیں کا معاملہ نہیں ہے۔ اگر شیطان قابو میں ہوتا اور وہ دُنیا سے اوپر ہوتا

۔تو مسیحی کچھ بھی حاصل نہ کرتے بلکہ ہاتھ کی پشت اور چوہا متاثر جیل والی بات ہے۔ یہ خدا ہی ہے جو کنڑول میں ہے اور مہیا کرتا ہے۔ ہم پر خُدا کے لیے یہ قرض ہے۔

لیکن یہاں پر کچھ ہے کہ جو دُنیا کی خاطر ہم پر قرض ہے۔ ہم پر ایک قرض ہے، اور ہمیں اِس کی واپسی کے لیے بلایا گیا ہے—اور یہ اُن سے محبت کے لیے ہے۔ تو پھر کس طرح، ایک فرمانبر دار، پاکیزہ، مقدس اور علیحٰدہ زندگی گزارنے میں دلچسپی رکھ سکتے ہیں ہم عزت کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں۔ ہم دنیا کی طرف محبت کے اِس قرض کے لیے احترام کے ساتھ برتاؤ کرنے کے لیے ہیں۔ باقی باب نمبر 13 اِس معاملے کی تعلیم کو چلانے اور قائم کرنے کے لیے ہے۔ ہم دنیا کی طرف محبت کے اِس قرض کے لیے احترام کے ساتھ برتاؤ کرنے کے لیے ہیں۔

باب نمبر 42

مقابلہ کرنے والوں میں ایک نیکُدیمس تھا جو فریسیوں پر حکمران تھا اور یسوع مسیح کے ساتھ تھا۔ نیکُدیمس ایک اچھا انسان تھا۔ اور ہر طرح سے وہ ایک تہذیب یافتہ انسان تھا۔ پرانے عہد نامہ کے صحائف، مذہب اور مذہبی کاموں نے اسے یہ سب کچھ سکھایا تھا۔ متجسس ذہن کے ساتھ وہ ایک ایماندار شخص تھا۔ یسوع کو تلاش کر کے وہ اُس سے مذہبی اور سماجی ذمہ داریوں کے بارے میں بات چیت کرنا چاہتا تھا اُس نے تسلیم کر کے یہ اقرار کر لیا تھا کہ وہ ایک عظیم استاد ہے جس کا عام لوگوں سے ہٹ کر خُدا کے ساتھ تعلق ہے۔ وہ اِن خطوط پر یسوع مسیح کے ساتھ بات چیت کو جاری رکھنا چاہتا تھا۔

لیکن اِس سے پہلے کہ نیکُدیمس اِس پیرا گراف میں اپنی بات شروع سکا، یسوع نے اُسے کہنے سے روک دیا، '' نیکُدیمس، میں تجھ سے سَچ کہتا ہُوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پَیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔''

یہ اپنے ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہے، کسی انسان کی زندگی کی اندر پاکیزگی کے بارے میں اِن بحثوں میں جو اپنی زندگی کے بارے میں خُدا کی مرضی کو تلاش کرے گا، اِس سب کچھ کے بارے میں ایک چھٹکارہ شُدہ ذہن ہی ٹھیک طور پر قبول کر سکتا ہے۔

ہم کبھی بھی ایک مسیحی کی عملی پاکیزگی پر نظر ڈالنے اور سماجی اور مذہبی نعمتوں کی بحث کی آواز اور مسیحی نظریے سے مبرا بے لطف کلام کے متعلق یہ بحث نہیں کرنا چاہتے۔ اسی وجہ سے مقدس پولوس نے، رومیوں کی کلیسیاء کے نام خط میں مسیحی ایمان کی بنیادوں کو قائم کرنے کے لیے بہت سے ابواب اور الفاظ مخصوص کیے ہیں۔ اسی وجہ سے بارھواں باب یہ کہتے ہوئے شروع ہوتا ہے، '' اِس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صُورت بدلتے جاؤ۔''

غیر مسیحی شخص کے لیے مسیحی پاکیزگی کے متعلق تعلیمات بے معنی ہیں، اور وہ قابلِ خواہش نہیں ہیں۔ یہ غیر اصلاح شدہ مذہبی شخص لگتا ہے۔ کہ تمام مذہبی بحثیں کم و بیش ایک ہی قسم

کی ہیں۔ مذہب کی صرف یہی سب سے زیادہ مبہم اور بے لُطف کلام کی سچائی ہے۔ اگر یہ آدمی بائبل کے مطالبوں کو سنتا ہے جن کا تعلق مسیحی زندگی کی پاکیزگی سے ہے، یہ مناسب، معقول، عملی اور قابلِ خواہش نہیں لگتا۔ اور اصل میں اِس کا ذہن کی اُن چیزوں میں سے کوئی ے تعلق نہیں ہے جو صلیب کی طاقت اور روح القدس کے اندرونی کام سے تبدیل نہیں کیا گیا۔

اِن تعلیمات کو سمجھنے اور قبول کرنے کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ رضامندی، توجہ، تحریک اور قدرتی ذہن کو تبدیل کرنے کی خواہش ہے۔ دُنیا کے ساتھ مطابقت سمجھ سے اور کام کرنے کی صلاحیت سے رک جائے گی۔

اِس دُنیا کی بادشاہی نہیں

یہ پیرا گراف فطرت کے ذریعے سے انسانی معاشرہ کے متعلق نہیں ہے یا اپنے آپ کو تہذیبوں کی تاریخ سے ثابت نہیں کیا۔ یہ دوبارہ پیدا ہونے کے بعد مسیحی کو ارد گرد کے معاشرے کے لیے کیا بننا ہے اگر وہ خُدا کو خوش کرتا ہے، اور اپنی زندگی میں خُدا کی مرضی کو قبول کرتا ہے کے متعلق ہے۔ یہ تمہارے بارے میں خُدا کی مرضی کے متعلق ہے اگر تم خُدا کے فرزند ہو اور زندگی کو اُس کی بادشاہی میں دیکھتے ہو—— حیاتِ جاودانی کی دوسری دُنیا جو پرانی دُنیا کے ساتھ اِس میں رہنما اصولوں، اقدار اور مقاصد کے لحاظ سے کچھ بھی مشترک نہیں ہے۔

آپس کی محبّت کے سِوا کسی چیز میں کسی کے قرضدار نہ ہو

فنا پذیری کی اِس دُنیا میں، انسان معاشرے کی ہر چیز کا قرض دار ہے جس نے اُسے زندگی اور فانی سوچ میں اظہار مہیا کیا۔ لیکن نئی نیت میں، یہ مکمل طور پر مختلف ہے۔ " آپس کی محبّت کے سِوا کسی چیز میں کسی کے قرضدار نہ ہو۔" کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو دُنیا میں اِس (محبت) کے سوا اور کسی بھی بات میں کسی چیز کا قرضدار نہیں دیکھنا چاہیے۔ ہم اُن کے اِس بات میں قرضدار ہوں کہ اُن سے محبت کریں۔ اگر ہم اُن سے محبت نہیں کرتے۔ ہم قرض کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ کہ خُدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اِسے قبول کریں اور ادا کریں۔ تم محبت کرنے کے پابند ہو۔ تم دوسرے کسی معاملے کے بر عکس مقروض کی سوچ نہیں رکھتے۔ گمراہی، قدرتی مملکت

دوسرے تمام رشتوں میں خُدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو قرض سے آزاد رکھیں۔ خُدا کے لیے قرض نہ لینے کی سوچ سے بھرپور ہونا ہماری دوسری ذمہ داری ہے، لیکن یہ ذمہ داری اپنے ساتھیوں کو قرض دینے پر ہے۔ ہم یہ قرض اُن کو اِس طرح دے سکتے ہیں کہ اُن سے محبت کریں۔ **کیُونکہ جو دُوسرے سے محبّت رکھتا ہے اُس نے شَرِیعَت پر پُورا عمل کیا۔**

کیا مسیحیوں کو شریعت کو پورا کرنا چاہیے؟

اکثر ہم پُر تعلیمات ہونے کے بارے میں سوچتے ہیں، یہ کہا جاتا ہے کہ کیونکہ شریعت کے عہد کے پابند نہیں ہیں۔ تو ہم خُدا کے دس احکامات اور فرامین کی ذمہ داریوں کے پابند بھی نہیں ہیں۔ روایتی مسیحی کلیسیاء کی طرف سے یہ بدعتی تصور کبھی بھی نافذ نہیں کیا گیا۔ ہم ایمان رکھتے ہیں اور ایک ناپختگی اور ایک اندھے پن کو پہچان سکھاتے ہیں۔ جسے زیادہ روشنی اور افہام و تفہیم کا راستہ دینا چاہیے۔ خُدا کی شریعت کی اخلاقیت کی ذمہ داری کو برقرار رکھنے سے کسی کو انفرادی طور پر اُس نے کسی کو کبھی بھی مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ یسوع مسیح نے کہا، " یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسُوخ کرنے آیا ہُوں۔ منسُوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہُوں۔ کیُونکہ میں تُم سے سَچ کہتا ہُوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نُقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پُورا نہ ہو جائے۔" یہ سچ ہے کہ جہاں تک راستبازی کے لیے شریعت کا مطالبہ سے مخلصی کی تعلیم کا تعلق ہے، یسوع مسیح نے خُود اسے پورا کیا اور اِس عہد کے ساتھ اِس کے مطالبے کو بھی بہا لے گیا۔ یہ بھی سچ ہے کہ نئے عہد نامہ کی قانونی مانگ کو بھی چھین لیا گیا۔ لیکن اِس سب کا ایک ہی مقصد تھا کہ انسان کو گناہ سے آزاد کیا جائے اور اُسے راستبازی کے حوالے کیا جائے۔ ہماری راستبازی کا حصہ پاکیزگی اور ہماری زندگیوں کا اشارہ ہے۔ جبکہ ابھی تک ہم دُنیا میں ہیں۔ یہی راستباز رویہ خُدا کی شریعت میں قائم کیا جاتا ہے۔ فضل شریعت کو باطل نہیں کرتا، بلکہ اِس کو قائم کرتا ہے۔ رومیوں 3:31 میں پولوس رسول نے کہا ہے: **"پَس کیا ہم شَرِیعَت کو اِیمان سے باطِل کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ شَرِیعَت کو قائِم رکھتے ہیں۔**" رومیوں 8:2-4 کہتا ہے: **" کیونکہ زِندگی کے رُوح کی شَرِیعَت نے مسیح یِسُوع میں مجھے گناہ اور موت کی شَرِیعَت سے**

آزاد کردِیا۔ اِس لئے کہ جو کام شَرِیعَت جِسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خُدا نے کیا یعنی اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جِسم کی صُورت میں اور گناہ کی قُربانی کے لئے بھیج کر جِسم میں گناہ کی سزا کا حکم دِیا۔ تاکہ شَرِیعَت کا تقاضا ہم میں پُورا ہو جو جِسم کے مطابِق نہیں بلکہ رُوح کے مطابِق چلتے ہیں۔" اور گلتیوں 5:13،14 یہ کہتا ہے : "اَے بھائیو! تُم آزادی کے لئے بُلائے تو گئے ہو مگر اَیسا نہ ہو کہ وہ آزادی جِسمانی باتوں کا موقع بنے بلکہ محبّت کی راہ سے ایک دُوسرے کی خِدمت کرو۔ کیونکہ ساری شَرِیعَت پر ایک ہی بات سے پُورا عمل ہو جاتا ہے یعنی اِس سے کہ تُو اپنے پڑوسی سے اپنی مانِند محبّت رکھ۔" 1۔کرنتھیوں 9:21 میں پولوس رسول نے کہا: "بے شرع لوگوں کے لئے بے شرع بنا تاکہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں (اگرچہ خُدا کے نزدِیک بے شرع نہ تھا بلکہ مسیح کی شَرِیعَت کے تابع تھا)۔" مقدس یعقوب خُدا کی شریعت اور مسیحیوں کے لیے اِس کی اہمیت کے متعلق اِس طرح رائے دیتا ہے (یعقوب 1:25) : "لیکن جو شخص آزادی کی کامل شَرِیعَت پر غور سے نظر کرتا رہتا ہے وہ اپنے کام میں اِس لئے بَرکت پائے گا کہ سُن کر بھُولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے۔" یعقوب 2:8-12 میں رسول کہتا ہے: "تَو بھی اگر تُم اِس نوِشتہ کے مطابِق کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانِند محبّت رکھ اُس بادشاہی شَرِیعَت کو پُورا کرتے ہو تو اچھّا کرتے ہو۔ لیکن اگر تُم طرفداری کرتے ہو تو گناہ کرتے ہو اور شَرِیعَت تُم کو قُصُوروار ٹھہراتی ہے۔ کیونکہ جِس نے ساری شَرِیعَت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطا کی وہ سب باتوں میں قُصُوروار ٹھہرا۔ اِس لئے کہ جِس نے یہ فرمایا کہ زِنا نہ کر اُسی نے یہ بھی فرمایا کہ خُون نہ کر۔ پَس اگر تُو نے زِنا تو نہ کیا مگر خُون کیا تو بھی تُو شَرِیعَت کا عُدُول کرنے والا ٹھہرا۔ تُم اُن لوگوں کی طرح کلام بھی کرو اور کام بھی کرو جِن کا آزادی کی شَرِیعَت کے موافِق اِنصاف ہو گا۔" یعقوب 4:11 کہتا ہے: "اَے بھائیو! ایک دُوسرے کی بدگوئی نہ کرے۔ جو اپنے بھائِی کی بدگوئی کرتا یا بھائِی پر اِلزام لگاتا ہے وہ شَرِیعَت کی بدگوئی کرتا اور شَرِیعَت پر اِلزام لگاتا ہے اور اگر تُو شَرِیعَت پر اِلزام لگاتا ہے تو شَرِیعَت پر عمل کرنے والا نہیں بلکہ اُس پر حاکم ٹھہرا۔" یوحنا رسول 1۔یوحنا 3:4 میں خُدا کے فرزند کی زندگی میں خُدا کی شریعت کی اہمیت کے بارے میں کہتا ہے: "جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے

اور گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے۔" 1۔یوحنا 2:3,4 میں اضافہ کرتا ہے: "اگر ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں گے تو اِس سے ہمیں معلوم ہو گا کہ ہم اُسے جان گئے ہیں۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اُسے جان گیا ہُوں اور اُس کے حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور اُس میں سچائی نہیں۔" 1۔یوحنا 3:22 میں ہم پڑھتے ہیں: "اور جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں اُس کی طرف سے ملتا ہے کیُونکہ ہم اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ پسند کرتا ہے اُسے بجالاتے ہیں۔" 1۔یوحنا 3:24 کہتا ہے: "اور جو اُس کے حکموں پر عمل کرتا ہے وہ اِس میں اور یہ اُس میں قائم رہتا ہے اور اِسی سے یعنی اُس رُوح سے جو اُس نے ہمیں دِیا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائم رہتا ہے۔" 1۔یوحنا 5:2,3 میں ہمیں بتایا گیا ہے: "جب ہم خُدا سے محبّت رکھتے اور اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں تو اِس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ خُدا کے فرزندوں سے بھی محبّت رکھتے ہیں۔ اور خُدا کی محبّت یہ ہے کہ ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں اور اُس کے حکم سخت نہیں۔" اور II۔یوحنا 6 کہتا ہے: "اور محبّت یہ ہے کہ ہم اُس کے حکموں پر چلیں، یہ وُہی حکم ہے جو تُم نے شُرُوع سے سُنا ہے کہ تمہیں اِس پر چلنا چاہیے۔"

یہ ایک ثبوت ہے کہ خدا اپنی شریعت کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے بچوں کے لیے نیت رکھتا ہے۔ یہ شریعت کی واپسی نہیں ہے، جیسے کہ منکر اخلاقیات کا الزام۔ یہ ایک نقطہ کا قیام ہے جبکہ شریعت کا عہد ختم ہو گیا ہے۔ خُدا کی شریعت ختم نہیں ہوئی۔ یہی معاملہ ہے جو اپنی نا بالغ، ٹکڑے ٹکڑے اور خود ساختہ تعلیم کبھی نہیں سمجھیں گے اور یہ اس وقت تک نہ ہو گا جب تک وہ توبہ نہ کریں گے اور اِس ابتر تعلیم کی پریشان دُنیا کو چھوڑ جائیں گے جو قانون کے برعکس ہے۔ مسیحیوں کے لیے، خدا کی شریعت کے روح کو پاکیزگی میں قائم رکھنا، فضل اسے ممکن بنائے گا۔اِس کی وجہ سے، وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں احکامات کی روح کی فرمانبرداری کے ذریعے سے خُدا کے علم کو ظاہر کر سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا، تو مسیحی اپنے ارد گرد کی دُنیا میں خُدا کے ذاتی علم کو ظاہر نہیں کر سکتے ۔اِس سے زیادہ، اگر وہ ایسا نہیں کرتا، تو مسیحی اپنی زندگی میں خُدا کو نہیں جانتے۔ یہ نجات کے بارے میں رائے نہیں ہے بلکہ پاکیزگی کے متعلق ہے۔ مقدس پولوس اور مقدس یعقوب اِس کے

بارے میں بڑے واضح ہیں۔اور شک کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتے۔ پاکیزگی میں، ایمان بغیر عمل کے مردہ ہے، اور وہ خُدا کے احکامات کو نہیں رکھتا اور اُن کے بارے میں نہیں جانتا۔

رومیوں کے نام کے اِس خط میں، مقدس پولوس رسول دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ فضل کے وسیلہ سے ہم شریعت کو منسوخ نہیں کرتے بلکہ اُسے پورا کرتے ہیں۔ خُدا کی شریعت پر پورا اُترنا اور اُس کے نور میں عزت قائم رکھنا ہر مسیحی کی ذمہ داری اور حق ہے۔ یسوع ہمیشہ اپنے پیروکاروں، بدنام کرنے والوں اور حمایتیوں سے اکثر سوال کرتا رہتا تھا۔ ایک دِن اُن میں سے ایک نے پوچھا، ''ویسے خُداوند، کون سا حکم سب سے بڑا ہے؟'' اور اُس نے کہا، '' **اور تُو خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبّت رکھ۔ دُوسرا یہ ہے کہ تُو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبّت رکھ۔ اِن سے بڑا اَور کوئی حکم نہیں۔** '' اُس نے کہا، '' **اِن پر ہی توریت اور انبیاء کے صحائف کا دارومدار ہے** '' شریعت اِس میں پوری ہو گئی: کہ تم اپنی مانند اپنے پڑوسی سے محبت رکھو۔

کیونکہ یہ باتیں کہ زنا نہ کر۔ خُون نہ کر۔ چوری نہ کر۔ لالچ نہ کر اور اِن کے سِوا اَور جو کوئی حکم ہو اُن سب کا خُلاصہ اِس بات میں پایا جاتا ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانندِ محبّت رکھ۔ محبّت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی۔ اِس واسطے محبّت شَرِیعَت کی تعمِیل ہے۔

روح اور الفاظ: یا نور اور تاریکی

انسان کی مشکلات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے ذہن میں روح القدس کی روشن خیالی کے بغیر پرانے عہد نامہ کے چھٹکارہ کے تحت زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے کہ یہ اُن اصولوں اور ضابطوں کے بغیر کوئی بھی سوچ قائم نہ کر سکا۔ وہ جان نہ پایا کہ اُن کا مطلب کیا ہے اور اُن کا کیسے اطلاق کیا جاتا ہے۔ بے شک، یہ مشکل تھا، اور حتمی طور پر یہ ہمیشہ مشکل رہا جب وہ شخص جس کے پاس ذہنوں میں سچائی کا نور نہیں ہے وہ لکھے ہوئی دستاویز کو قابو میں لانے کی کوشش کرتا۔ یہ ایک چیز تھی جو خُدا نے یرمیاہ نبی کی معرفت کہی اور یہی دوبارہ عبرانیوں کی کتاب کے باب آٹھ میں دوہرائی گئی جو نئے عہد نامہ کے متعلق مختلف ہوتی۔ ''میں اپنا آئین ان کے دِلوں میں رکھوں گا، میں

اُن کے ذہنوں میں اسے لکھ دوں گا۔ وہ جان جائیں گے، وہ سمجھ جائیں گے، وہ میرے لوگ ہوں گے۔" اِس کا مسیح کے مستقبل، زمینی، یہودی بادشاہت کے مضبوط دور سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ جیسا کہ مسیحی صیہُونیوں کی غلط تعلیمات تھیں؛ لیکن یہ روح القدس کے اندر بسنے کے ذریعے سے نئے سرے سے پیدا شدہ ذہن کا گواہ تھا۔ سادہ سچائی جس کا ہمیں سامنا ہے وہ یہاں پر ہے: اپنے پڑوسی سے اپنی مانند پیار کرو اور پھر دوسرے تمام احکامات کا اپنی زندگیوں میں اظہار کرو گے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے، جیسا کچھ لوگوں کا سکھایا گیا، کہ دوسرا کوئی حکم نہیں ہے جس کو مانا جائے۔ اِس کا مطلب ہے، تمہارے پڑوسی کے ساتھ رشتے کی حالت میں، درست تحریک اور روح کے ساتھ، تم واضح طور پر دیکھو گے۔

کیا تم پسند کرو گے کہ کوئی تمہاری بیوی یا تمہارے شوہر کے ساتھ جنسی زیادتی کرے؟ اچھا پھر، اگر تم وہ قوانین جو کہے گئے ہیں اُن کی پیروی کرتے ہو، " کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اپنی مانند پیار کرو تم اُس کی بیوی کے ساتھ جنسی زیادتی نہ کرو۔" تم دیکھو گے کہ یہ کتنا سادہ اور عملی قانون ہے۔ حقیقت میں یہ سادہ ہے۔ اگر تم اچھی رضا اور دیانت اور خُدا کی مرضی کے ساتھ ایک ایماندار مسیحی شخص ہو، تب یہ سادہ سا قانون کام کرے گا۔ تعین کریں کون سا قانون تمہارا ہونا چاہیے اور کہ تم کس طرح توقع کرتے ہو کہ لوگوں سے برتاؤ کرو۔ ہم کم عقل، خود پسند اور نابالغ لوگوں کی بات نہیں کر رہے۔ جو ہر چیز کو اپنے لیے پسند کرتے ہیں، لیکن کھُلے ذہن اور روشن خیال مسیحی لوگ جو سچائی کی تلاش کرتے ہیں۔ جو درست ہے۔ تم کسی سے یہ تصور نہیں کر سکتے کہ کوئی تمہیں بغیر کسی مقصد کے کچھ دے پس کوئی تم سے توقع نہیں رکھتا کہ تم کسی کو بغیر مقصد کے لیے کچھ دو۔ تم یہ توقع نہ رکھو کہ اِس دنیا میں کوئی تمہارا بوجھ اٹھائے پس کوئی تم سے توقع نہیں رکھتا کہ تم ان کے بوجھ اُٹھاؤ گے۔ لیکن یہاں پر چیزیں ہیں جن کے بارے میں تم توقع رکھتے ہو کہ لوگ تمہارے لیے کریں۔ کچھ ایسے راستے ہیں جن میں تم سلوک چاہتے ہو۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ اگرچہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ محبت کرتے ہو تم ان سے نہیں چاہتے کہ وہ تم سے لیں یا تمہارے لیے کریں، پس تم اُن کے لیے ایسا نہ کرو۔

اُس کے پڑوسی کے ساتھ محبت کچھ بُرا نہیں کرتی۔ اگر تم واقعی اپنے پڑوسی سے محبت کرتے ہو، تو تم اُن کا کچھ چُرانے کے لیے جا رہے۔ اگر تم واقعی اپنے پڑوسی سے محبت کرتے ہو تو تم اُس پر کوئی تہمت لگانے، اُسے آزردہ کرنے کے لیے اُنہیں کوئی حقیر سی کہانیاں نہیں گھڑ رہے۔ تم یہ نہیں کرنے جا رہے کہ اگر تم محبت کرتے ہو، اگر تم اُس سے اپنی مانند محبت کرتے ہو۔ یہ مکمل طور پر واضح ہے تم ایسا کیوں نہیں کرتے۔ یہ اِس لیے ہے کہ تم نہیں چاہتے کہ کوئی کرے تمہارے لیے کرے۔ تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ بتانے کے لیے ادھر اُدھر جائیں جیسا کہ انہوں نے اِسے جانا جب انہوں نے حقیقت میں اِسے نہیں جانا تھا۔ اور پھر یہ کہا، ''اچھا، تم جانتے ہو میرا خیال ہے میں ٹھیک تھا۔ کسی نے مجھے وہ بتایا اور میں نے اُس پر یقین کیا۔ مجھے اندازہ ہے کہ مجھے اِس کو پرکھنے کے لیے کچھ وقت لینا چاہیے تھا؟ تم نہیں چاہتے کہ لوگ وہ کریں جو تم کرتے ہو؟ پس تم اُن کے لیے یہ نہ کرو۔

تم نہیں چاہتے کہ تمہارا پڑوسی تمہارے ساتھ سرد بارش والی رات کو سات میل تک جائے جب تمہاری کار خراب ہو جائے، یہاں تک کہ اُس کی نئی کار کے قالین کیچڑ سے لتھڑ جائیں۔ پس، تم اُس کے لیے یہ نہیں کرتے۔

تم نہیں چاہتے کہ لوگ تم سے نفرت کریں اور تمہیں حقیر جانیں کیونکہ تمہارے پاس وہ کچھ ہے جو دوسروں کے پاس نہیں ہے۔ اگر تم کچھ حاصل کرتے ہو تو تم اِس پر فخر کرتے ہو، تم ٹھنڈے ستارے لینا نہیں چاہتے، حقارت سے دیکھتے ہو اور پیٹھ پیچھے سرگوشیاں کرتے ہو۔ کیا تمہارے ساتھ کبھی ایسا ہو چکا ہے۔ یہ بہت مایوس کن ہوتا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟ پس تم پڑوسی کے ساتھ ایسا نہیں کرو گے۔ **''تو لالچ نہ کرنا''** اگر تمہارا پڑوسی کوئی بہت ہی خوبصورت لباس خریدتا ہے۔ تم اُسے دیکھ کر خوش ہو۔ اُس سے حسد نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں سے زیادہ خوبصورت ہے اور لوگ تمہاری بجائے اُس کے لباس کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔

مقدس پولوس رسول کہتا ہے، اگر کوئی دوسرا قانون ہے، اُسے تم کوئی بھی نام دے سکتے ہو، یہ مختصر طور پر اِس میں پایا جاتا ہے: ''تم اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھنا۔'' یہی وہ سب کچھ ہے جسے تم اپنے جاننے والوں کے ساتھ رشتے میں یاد رکھنا ہے۔ یہی سب کچھ ہے جسے جاننے کی

تمہیں ضرورت ہے۔ تمہاری ذمہ داریاں کیا ہیں اور کس طرح تم خُدا کی نظر میں باعزت بن سکتے ہو۔ تم اُن کے ساتھ اِس طرح کا سلوک کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ اُن کے ساتھ اِس طرح کرو جس طرح کی تم اُمید اور توقع کرتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں۔

اب اِس تنبیہی کلام کو سنو۔ ہم اپنے مرتبے کی بات نہیں کر رہے۔ ہم اتوار کو چرچ جانے کی بات نہیں کر رہے کسی کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے کسی نقطہ پر غور کر رہے ہیں، '' تم جانتے ہو، میں ہمیشہ ہر کسی کے ساتھ اِس طرح سلوک کرتا ہوں۔ جس طرح میں چاہتا ہوں کہ لوگ میرے ساتھ کریں۔'' ہمارا رحجان یہ ہے کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ اِس حکم کو اِن الفاظ کے ساتھ ختم کر دیں۔ یہ ریاکاری ہے اگر اِس کا تسلسل ہمارے دِل کے ساتھ ہے۔ ہم اپنے آپ پر قابو پانے اور حقیقی طور دوسروں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے متعلق کیا بات کر رہے ہیں۔

اچھی سوچ میں خود پرستی لازمی ہے

اِس سے پہلے کہ تم اپنے پڑوسی سے محبت کر سکو، تمہیں اپنے آپ سے محبت کرنا سیکھنا ہے، ماضی کے روایتی مذہب جسے بعض اوقات مسیحت کہا جاتا ہے میں کچھ اپنے آپ کو کراہیت بھرا، اپنے آپ کو حقیر، اپنے آپ کو ناچیز اور اپنے آپ کو ذلت کے ساتھ دیکھنے کے متعلق کچھ معصوم تصور کر لیا جاتا تھا۔ لیکن یہ آپ کو خُدا کا کراہیت بھرا تصور، اور تمہارے ساتھیوں کے ساتھ تمہارا رشتہ، ایک کلبی، تحقیر آمیز رنگ ڈھنگ دیتا ہے۔ اگر جو کچھ تم اپنے بارے میں سوچتے ہو وہ یہ ہے۔ جو کچھ تم کسی کے بارے میں بھی سوچنے جا رہے ہو وہ یہ ہے۔

خُدا ہمیں حوصلہ دیتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو حقیر نہ سمجھیں۔ بائبل کہتی ہے کہ اپنے آپ سے محبت کرو۔ آدمیوں اور اُن کی بیویوں کے بارے میں تعلیمات میں سے ایک کے بارے میں بائبل یہ کہتی ہے، ''کیونکہ کبھی کسی نے اپنے جِسم سے دُشمنی نہیں کی بلکہ اُس سے محبت کرتا ہے اُس کو پالتا۔۔۔ پرورِش کرتا ہے '' اگر وہ اپنی اُنگلی پر ہتھوڑا مار بیٹھتا ہے تو وہ بھاگ کر اندر جاتا ہے پائیوڈین لگاتا ہے اور مرہم پٹی کرتا ہے تاکہ اُس پر جراثیم کا اثر نہ ہو جائے کیونکہ وہ اپنے آپ کو پسند کرتا ہے۔ اور وہ اپنا خیال رکھتا ہے۔ وہ جتنا اچھا لباس پہن سکتا ہے پہنتا ہے، خود کو سنوارتا ہے تاکہ وہ

خوبصورت نظر آئے اور امید رکھتا ہے کہ وہ ایسا نظر آئے۔ وہ ایسا اِس لیے کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے آپ سے پیار کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ دوسرے بھی اُسے پیار کرتا ہے۔ ہمیں اپنے آپ سے محبت کرنا سیکھنا چاہیے اپنے آپ سے محبت کرنا کوئی غیر مقدس بات نہیں ہے اگر یہ محبت حقیقی اور راست اور خُدا کے کلام کے ذریعے سے منظم ہے۔

باطل اور شہوت پرستی سے بچو

اپنے آپ سے محبت کا ظاہری اظہار مکمل طور پر قابو سے باہر ہو سکتا ہے۔اِس کے بارے میں کوئی سوال ہی نہیں ہے، اور بہت دفعہ ہم نے یہ ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ لیکن جب یہ واقع ہوتا ہے شاید یہ اپنے آپ سے محبت نہیں ہے جو ہم دیکھتے ہیں۔ اکثر یہ احساس کمتری کے حوالے سے پردہ ڈالنے والی بات ہے۔ یا یہ خودغرضی اور توجہ کے مرکز کی غیر معمولی خواہش بھی ہو سکتی ہے۔ خود پر خُدائی محبت کبھی بھی اظہار کی اُن اقسام پر چڑھاوہ نہیں ہے۔ محبت بذاتِ خود گندہ برتاؤ نہیں کرتی؛ محبت شیخی نہیں مارتی، ڈینگیں نہیں مارتی اور نرم ہوتی ہے۔

غسل کے پانی کے ساتھ بچے کو باہر نہ پھینکو

اپنے آپ سے محبت، اپنے آپ کو بڑا سمجھنا، اپنے آپ کو داد دینا، اپنی تعریف کرنا، مکمل طور پر گھٹیا پن ہو سکتا ہے۔اِن کی موجودگی میں، کسی کے ساتھ بھی اچھے رشتے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اگر تم میں اپنے آپ کو پسند کرنے کی جرأت نہیں ہے تو تمہارے پاس دوسروں کو پسند کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا۔ تم تلخ ہو گے، تم چھوٹا پن اور ناچیز محسوس کرو گے۔ تم دوسروں کے ساتھ بھی اپنی طرح کے سلوک کرنے کی کوشش کرو گے۔ تم نافرمان، گستاخ اور ادنیٰ اور اپنے دفاع کے پیچھے چھپتے پھرو گے۔ یہ وہ نہیں ہے جو خُدا ہمارے لیے چاہتا ہے، وہ صحت مند، سخی، ہر چند منظم خاندان جو دوسروں کے ساتھ صاف اور کھلا برتاؤ کر سکتا ہے۔ اور یہ سُنتے ہوئے: اور اُن سب کے ساتھ جنہیں تم جانتے ہو اچھے انداز سے محبت کرنا، اور اچھے طریقے سے محبت کا اظہار کرنا۔ تو یہ یقینی بات ہے کہ تم اپنے آپ کو دُکھی کرنے کی حالت میں ہو۔ یقینی طور پر یہ بڑی سخت بات ہے اور بے شک بہت سے خطرات ہیں۔ لیکن اِس کے برعکس شخص محبت سے خالی شخص ہے۔ اور تم اپنی فلاسفی کو

آڑے نہیں آنے دو گے۔ خُدا کی مدد کے ساتھ تم اِس چیز کو پالو گے کہ تمام جاننے والوں سے کس طرح محبت کرنی ہے۔ تاہم، یقین رکھیں، تم یہ کرنے کے لیے بالکل درست راستہ ڈھونڈ لو گے، کیونکہ غیر منظم محبت ایک نقصان دہ چیز ہے۔ ہمیں محبت کے لیے بائبل کے نقطۂ نظر کو سامنے رکھنا چاہیے۔ تو پھر ہم دوسروں کے ساتھ محبت کرنے کا درست طریقہ ڈھونڈ لیں گے کہ جیسا ہمیں چاہیے۔ لوگوں کو جان لینا چاہیے کہ تم اُن سے پیار کرتے ہو، اور تمہارے پیار پر اعتبار کرنا سیکھ لینا چاہیے۔ یہ وہ چیز ہے جس پر ہم نے کام کیا ہے۔ کیونکہ ہم خُدا کی بادشاہی کے معرکے میں کچھ بھی حاصل نہیں کر پاتے جب تک ہم پیار کرنے والے لوگ نہیں بن جاتے۔

کہاں پر ہم نے ممبر بننا ہے اور کب شروع کرنا ہے؟

رسول آیت 11 کے شروع میں فوری طور ایک نوٹ کا اضافہ کرتے ہیں۔ ''اِس کے ساتھ حاصل کرنے کا یہی وقت ہے، ہم اِس کے ارد گرد بیٹھے ہیں اور اِس کے بارے میں سوچا ہے، اور اِس کے بارے میں بات کی ہے، اور لمبے عرصے سے اِس کے ارد گرد کھیلے ہیں۔ خُدا کی بادشاہی اِس دُنیا میں اسی کے راستہ پر گامزن ہے۔ وقت تقریباً گزر چکا ہے اور ہم ابھی ناپختہ شخص کی طرح دھکے کھاتے ہوئے بے وقوف بن رہے ہیں۔ چاہتے ہوئے اور نہ چاہتے ہوئے بھی۔ یہ وہ ہے جسے ہمیں کرنا چاہیے۔'' اُس نے کہا۔'' جاگنے کا یہ بہت عظیم وقت ہے۔ تم سوتے ہو۔ اپنی نیند سے جاگو۔ یہ وقت ہے کہ اِن کالے کرتوتوں کو ترک کر دیں۔ جو اِس دُنیا میں خُدا کے لوگوں کی خصوصیات ہیں۔ آئیں روشنی کے ہتھیار باندھ لیں۔ اخیر وقت قریب ہے۔ ہماری نجات جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں وہ بالکل قریب ہے۔'' اور یہ خاص طور پر وقت کا حوالہ ہے کہ جب خُداوند یسوع آئیں گے اور ہمیں اِس دُنیا سے اُٹھا لیں گے۔ وہ وقت اب قریب ہے۔ بہت سے چیزیں ہونا باقی ہیں اور ہم نے ابھی تک اُن کو کیا نہیں ہے!

جَیسا دِن کو دستُور ہے شایستگی سے چلیں نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے۔ نہ زناکاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حسد سے۔

آئیں اپنے ارد گرد کی دُنیا کی طرف سے معاشرتی ذمہ داریوں پر قابو پائیں۔ اور اُن علاقوں کی طرف جانا شروع کریں۔ آئیں دِن کے دستور کے مطابق شائستگی سے چلیں۔ اور کچھ چیزیں ہیں جن پر ایک مسیحی کی طرف سے کبھی بھی تنقید نہیں کی جانی چاہیے۔ " **نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے۔** " ہم یہاں پر کھیلنے کے لیے اور بالخصوص اچھا وقت گزارنے کے لیے نہیں ہیں، خاص طور پر اِس زندگی کی اِن سوال طلب باتوں کے بارے میں۔ " **نہ زناکاری اور شہوت پرستی سے** " یہ ہمارے معاشرے کے جنسی معاملات کے اور اِس کی تمام قوتوں کے بارے میں رائے ہے۔ اور یہاں پر شہوت پرستی اور جسمانی لذتوں کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ یہ ایک حقیقت پر بڑی افسردہ تشریح ہے کہ جنسیت پرستی پر اکثر تنقید کی جائے نہیں تو مذہب کو بہت بڑی جدوجہد کرنا ہو گی، اور اِس کو مذہب کی طرف توجہ لینا ہو گی۔ مجھے دعائیہ جماعتوں کے ناموں کے ذریعے سے آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اور میں بھی اُن کو جانتا ہوں۔ اگر تم ایک ایماندار مسیحی شخص ہو۔ تو تم اِس طرح اپنا وقت صَرف نہیں کرو گے مسیحی محبت کو اِس طرح کی جنسی محبت میں ٹکڑے ٹکڑے کبھی بھی نہیں ہونا چاہیے۔

بے شک، اب، شادی کے ذریعے سے میل جول کے ایماندار اور عزت دار اظہار کا طریقہ ہونا چاہیے جو خوشگوار اور پسندیدہ ہو۔ لیکن ہم لوگوں کے شہوت پرستی اور زناکاری کے ذریعے سے وقت گزارنے کے رحجان کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ خاص طور پر شہوانیت اور ناجائز جنس پرستی پر بول رہے ہیں۔ اگر تم کسی گروپ یا گروہ میں شامل تھے اور کوئی راہنما، مرد یا عورت تمہاری طرف سے غلط توجہ کا طلب گار تھے۔ اِس بارے میں نہ سوچو ہو سکتا ہے کہ تم غلط تھے۔ تم ٹھیک تھے۔ جتنی جلدی ہو سکتا ہے ایسی ماحول سے کنارہ کشی اختیار کر لو۔ اور کسی وضاحت اور تشریح کے لیے اُن سے رابطہ نہ کرنا۔ اور تم یقینی نہیں ہو تو الزامات نہ لگاؤ۔ لیکن پیچھے بھی نہ ہٹو۔ اگر تم یقینی ہو اور سوچتے ہو کہ تم ٹھیک ہو تو کچھ ایسے مسیحی راہنماؤں کی طرف جاؤ جن پر تم یقین کرتے ہو۔ اور اِس کے بارے میں اُن کو بتاؤ۔ اِس طرح کے چوہوں کے بلوں کے اب صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی ماہرِ نفسیات، سکول کے کونسلر، یا کسی دوسرے خُدا سے دور کاروبار میں مصروف شخص

کے پاس نہ جاؤ، لیکن ایک پختہ **مسیحی راہنما جس پر اعتبار کرتے** ہو۔ یہ تمہاری ماں ، باپ ، مناد ، پاسٹر ،بیوی، کلیسیاء کا ایلڈر بھی ہو سکتا ہے یا کچھ دوسرے عزت دار مسیحی کے پاس جسے تم طویل عرصے سے جانتے ہو۔ لیکن یہ یقین کر لینا کہ تم اُس شخص کو جانتے ہو اور اُسے کئی سالوں سے جانتے ہو۔ میری نصیحت ـــــ جو ہو سکتا ہے مناسب ہو یا نہ ہو لیکن میں ہر صورت میں اِسے دوں گا ـــــ ہو سکتا ہے کہ تم کسی مسیحی پیشہ ور کونسلر کے پاس نہ جاؤ۔ اِس طرح کی سہولتیں ایسے مسیحی دیتے ہیں جو چاہتے ہیں کہ دولت کمائیں اور اُن لوگوں کی توجہ حاصل کریں خاص طور جو اُن پر توجہ نہیں دیتے۔ وہ ان کی دوستی اور بے تکلفی سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ وہ عام طور پر دُنیاوی قسم کے مسیحی ہوتے ہیں جو بڑی تیز رفتار زندگی بسر کرتے ہیں۔ شاید اُن کے پاس کھونے اور تباہ ہونے کے لیے کچھ نہی ہوتا اور اگر کوئی بدتمیزی ہو جائے تو اُنہیں کوئی مایوسی نہیں ہوتی۔ میرے خیال کے مطابق، یہ معصوم اور سنجیدہ مسیحیوں کا دور نہیں ہے کہ جس میں وہ شامل ہوں، یہ تمہارے لیے درستگی کی طرف **آ سکتا** ہے۔ لیکن یہ ایک بہت ہی خطرناک کھیل ہے اور مفادات یقیناً بہت زیادہ ہیں۔ اگر آپ اپنی پاکیزگی، اپنی شائستگی اور اپنی معصومیت کو کھو دیتے ہو اِس غلطی کی قیمت بڑی ہولناک ہے۔

یہ حالتیں نہیں جن کو ہم کبھی نام دے سکے اُنہوں نے ترقی کی، اگر پہلی دفعہ گالی گلوچ جو ہم نے نکالیں اُن کا مقدمہ صاف ہو گیا۔ تب سیٹی بجی۔ مسیحی محبت ایک گرم چیز ہے، بائبل اِس بارے میں واضح ہے کہ چومنا محبت کی ایک قسم ہے۔ لیکن سوائے جائز محبت اور شادی کے یہ جنسی محبت کی قسم نہیں ہے۔ یہاں پر ایک واضح فرق ہے۔ ایک پاک ہے جبکہ دوسرا ناپاک ہے لیکن گندی چیز سفید لباس پر گندگی کے داغ چھوڑتی ہے جبکہ یہ دھندلے رنگوں میں سے ہے

اور "**اور نہ جھگڑے اور حسد سے۔**" اگر تم اپنا وقت گپوں میں گزارنے، یا کسی سے مقابلہ کرنے جا رہے ہو اور ہمیشہ تلخ، پریشان اور پاگل ہوتے رہے کہ کوئی کیا کر رہا ہے تو پھر خُدا کے کام میں شرکت نہ کرو۔ اگر یہ تمہاری تحریک ہے تو "مسیحی کام" سے دور رہو اور اپنی زندگی پرانے وقت کے مطابق گزارو۔ جہاں سے اِن چیزوں کا تعلق ہے۔

دِن اور رات

آج مسیحی خدمت میں ہم کس مقام پر ہیں؟ کیا ہم رات کے وقت کمزور ہو رہے ہیں، یا کیا ہم دِن کو سورج کی روشنی میں تمام کام کر رہے ہیں؟ اگر ہم خوشی میں پاگل، جسم میں مصروف، جلال کی تلاش، مقابلے میں، حسد میں، جد وجہد میں اور مسیحی برادری کی غصے سے باہر زندگی، تم اُس سے دور ہو جاؤ گے ہم اپنے وقت کے ساتھ جو کرتے ہیں اُس کی اہمیت پر مشتمل ہوتا ہے۔ بالکل اُسی وقت، یہ کلیسیاء کے کردار اور تصور کو مکمل طور پر تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ کیا ہی ضروری بات ہو گی!

بلکہ خُداوند یِسُوع مسیح کو پہن لو اور جِسم کی خواہشوں کے لئے تدبیریں نہ کرو۔

خُداوند یسوع مسیح کو پہن لو اور جسم کی خواہشوں کو پورا کرنے کے لیے کوئی گنجائش نہ چھوڑو۔ اپنی دِن اور زندگی کے متعلق کوئی پروگرام نہ بناؤ تا کہ تم اپنی جنسی بھوک کو مٹا سکو۔ خوشی کے لیے تمہاری ضرورت اور مزے کے لیے اور دوسرے لڑکوں کے ساتھ مقابلہ کرنے اور ان پر سبقت کے جانے کی ضرورت۔ یہ شہوانی اور جسمانی خواہشات ہیں۔ جس میں ایک ایماندار مسیحی ضرور گھرا رہتا ہے۔ ہماری دُھن یہ ہونی چاہیے کہ کس طرح تصور، اصولوں میں پسندیدگی، رحم میں اور یسوع مسیح کی اخلاقی بھلائی اور اُس کی بادشاہی دکھانی ہے۔ یہ وہ چہرہ ہے درحقیقت جو ہم نے دُنیا کو اور سچائی کو دِکھانا ہے اگر ہم خُدا کے حضور قابلِ تکریم اور انسان کے مفید بننا چاہتے ہیں

باب نمبر43

رومیوں1:14 کمزورِ ایمان والے کو اپنے میں شامل تو کر لو مگر شک و شبُہ کی تکراروں کے لئے نہیں۔

رومیوں2:14 ایک کو اعتقاد ہے کہ ہر چِیز کا کھانا روا ہے اور کمزورِ ایمان والا ساگ پات ہی کھاتا ہے۔

رومیوں3:14 کھانے والا اُس کو جو نہیں کھاتا حقیر نہ جانے اور جو نہیں کھاتا وہ کھانے والے پر اِلزام نہ لگائے کیونکہ خُدا نے اُس کو قبُول کر لیا ہے۔

رومیوں4:14 تُو کَون ہے جو دُوسرے کے نوکر پر اِلزام لگاتا ہے؟ اُس کا قائم رہنا یا گر پڑنا اُس کے مالک ہی سے مُتعلق ہے بلکہ وہ قائم ہی کر دِیا جائے گا کیونکہ خُداوند اُس کے قائم کرنے پر قادِر ہے۔

رومیوں5:14 کوئی تو ایک دِن کو دُوسرے سے افضل جانتا ہے اور کوئی سب دِنوں کو برابر جانتا ہے۔ ہر ایک اپنے دِل میں پُورا اعتقاد رکھے۔

رومیوں6:14 جو کسی دِن کو جانتا ہے وہ خُداوند کے لئے مانتا ہے اور جو کھاتا ہے وہ خُداوند کے واسطے کھاتا ہے کیونکہ وہ خُدا کا شُکر کرتا ہے اور جو نہیں کھاتا وہ بھی خُداوند کے واسطے نہیں کھاتا اور خُدا کا شُکر کرتا ہے۔

رومیوں7:14 کیونکہ ہم میں سے نہ کوئی اپنے واسطے جِیتا ہے نہ کوئی اپنے واسطے مرتا ہے۔

رومیوں8:14 اگر ہم جِیتے ہیں تو خُداوند کے واسطے جِیتے ہیں اگر مرتے ہیں تو خُداوند کے واسطے مرتے ہیں۔ پَس ہم جِئیں یا مریں خُداوند ہی کے ہیں۔

رومیوں9:14 کیونکہ مسیح اِسی لئے مؤا اور زندہ ہُؤا کہ مُردوں اور زندوں دونوں کا خُداوند ہو۔

رومیوں10:14 مگر تُو اپنے بھائی پر کس لئے اِلزام لگاتا ہے؟ یا تُو بھی کس لئے اپنے بھائی کو حقیر جانتا ہے؟ ہم تو سب خُدا کے تختِ عدالت کے آگے کھڑے ہوں گے۔

رومیوں 11:14 چُنانچہ یہ لکھا ہے کہ خُداوند فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قَسم ہر ایک گھُٹنا میرے آگے جھکیگا اور ہر ایک زبان خُدا کا اِقرار کرے گی۔

رومیوں 12:14 پَس ہم میں سے ہر ایک خُدا کو اپنا حِساب دے گا۔

رومیوں 13:14 پَس آیندہ کو ہم ایک دُوسرے پر اِلزام نہ لگائیں بلکہ تُم یہی ٹھان لو کہ کوئی اپنے بھائی کے سامنے وہ چِیز نہ رکھے جو اُس کے ٹھوکر کھانے یا گرنے کا باعث ہو۔

شک وشُبہ کی تکراریں

نئے اور بدلے ہوئے ذہن کی روشنی میں مسیحی زندگی کو کامیابی سے گزارنے کے امتحان کے سلسلے میں ہم **شک وشبہ کی تکراروں** سے متعلق بحث کی طرف آتے ہیں۔

میرے خیال کے مطابق یہ مسیحی کلیسیاء کی سب سے اہم بحث ہے اور ایسی کہ جس سے مجھے تمام سے اُمید ہے جو عملی پرہیزگاری میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ اِس پر اچھی توجہ دیں گے اور سوچیں گے۔

میں اِس پر دو وجوہات کی بنا پر یقین رکھتا ہوں۔ ایک نتیجہ نکالنے والی وجہ جو حقیقت میں متن میں سے ظاہر نہیں ہوتی لیکن وہ کلیسیاء کے لیے اہم ہے۔ جیسے کہ وہ اِس بات چیت کے لیے ہے۔ اِس مسئلے میں جیسا کہ یہ اِس مخصوص پیرا گراف میں یہ بات کی گئی ہے، **شک وشبہ کی تکراروں میں عدالت** کا خیال بہت محدود ہے۔ مسیحی تعلیم کی اِس بات چیت میں بہت زیادہ تشریح کرنے کا رجحان، کلام مقدس کا غلط استعمال اور اِس کی تعلیم کو توڑنا مروڑنا یہ کسی خاص مقصد اور وجہ کے کیا جاتا ہے۔

ہمیشہ مسیحیوں کے حلقۂ احباب کے ایک عام جملے کی بجائے میں کیا سوچ رہا ہوں: ”بائبل کہتی کہ تم منصف نہیں ہو۔“ لیکن بائبل اِس قسم کی بات کے بارے میں کچھ نہیں کہتی، جب متن میں سے پیرا گراف کو ہم انفرادی طور پر لیتے ہیں۔ سب سے پہلا خاص سبق جو سیکھا جاتا ہے وہ یہ کہ یہ پیرا گراف یہ نہیں کہتا کہ ایک مسیحی دوسرے پر منصف نہیں ہے۔ جو کچھ یہ پیرا گراف کہتا ہے وہ یہ ہے کہ شک وشُبہ کی تکراروں کے معاملہ میں مسیحی منصف نہیں ہیں۔

بائبل میں واضح طور پر وقت کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب مسیحی برادری کی یہ ذمہ داری بنے گی کہ جب وہ ضدی ارکان پر اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔ بالکل یہی بات رسول اپنے کرنتھیوں کے نام پہلے خط میں لکھتے ہیں، وہ اُس شخص کہتے ہیں جو بدکرداری میں ملوث ہے، " میں نے پہلے ہی آدمی کا انصاف کیا ہے، حالانکہ میں وہاں نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میں اُس کلیسیاء میں بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اُس آدمی کا چہرہ بھی نہیں دیکھا، لیکن اُس ثبوت کی بنیاد پر جو مجھ تک پہنچایا گیا ہے۔ میں پہلے ہی منصف بن چکا ہوں۔ **آدمی گناہ گار ہے۔** جب تم اگلی دفعہ ملتے ہو، اُسے کلیسیاء سے باہر نکال دیتے ہو اور یہ جلدی کرتے ہو۔

میں اِس موضوع پر ایک کتاب لکھ سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت میں یہ لکھوں گا۔ مسیحی کلیسیاء کی تاریخ کا یہ سب سے غمزدہ دِن تھا۔ جس کلیسیاء نے اپنے ممبران کے گناہوں پر منصفی کرنا چھوڑ دی۔ لیکن ابھی میں اِس راستے کی طرف نہیں مڑتا۔ آئیں ایک دوسرے کے درمیان منصفی کے معاملہ پر ابھی بحث کریں۔ جو **شک و شُبہ کی تکراروں** کا معاملہ ہے۔

جملہ "شک و شُبہ کی تکراریں" تھوڑا سا متروک ہے اور بحث کا حق رکھتا ہے۔ یہ بہت سادہ اور بنیادی ہے۔ ایک کمزور مسیحی ہمارے راستے میں آتا ہے۔ کیا ہم اُس شخص کو اپنی رفاقت، اپنے اعتماد کے اندرونی حلقے اور رہن سہن میں قبول کریں گے، یا ہم اُس کی کم علمی اور مسیحی پختگی کو پہچان لیں گے؟

رسولوں کی کونسل نے یہ کہا ہے۔ "کمزور ایمان والے کو اپنے میں شامل کریں۔" اِس نئے پن، ناپختگی، اور یا اُس کی کم علمی کی وجہ سے مسیحیوں میں کوئی تمیز نہ کرو۔ درحقیقت اِس طرح کا شخص جسے توجہ، مشورے، دیکھ بھال، پختگی اور مسیحی لوگوں کے پیار کی ضرورت ہے۔ ان کو اپنے ساتھ لو۔ **"کمزورِ ایمان والے کو اپنے میں شامل کر لو۔"**

لیکن کیا وہ ہمارے لیے کوئی تنازع تو کھڑا نہیں کرتا۔ ہم اِسے اپنے لوگوں میں لینے جا رہے ہیں، اور وہ اتنا کچھ نہیں سمجھتا جتنی سمجھ ہمیں ہے۔ اور وہ کچھ سیکھنے کے عملوں سے گزر چکا ہے۔ جن میں سے ہم کئی سال پہلے گزرے۔ اور کچھ یقینی چیزیں ہیں جن پر یقین کیا گیا اور اِس بارے میں

ہمارے درمیان اِس پر کام بھی ہوا جس کے بارے میں یہ آدمی کچھ نہیں جانتا۔اب ہم اِس بارے میں کیا کرتے ہیں؟

یہ ایک بہت اہم بحث ہے،اور مجھے اُمید ہے کہ تم کلام پاک کے اِن الفاظ کے لیے کھلا ذہن رکھتے ہو۔رسول نے کہا،''ہمیں اِس کے بارے میں **کچھ نہیں کرنا۔**'' کمزورِایمان والے کو اپنے میں شامل تو کرلو، **مگر شک وشبہُ کی تکراروں کے لئے نہیں۔**'' اپنے اندرونی حلقہ اور تجاویز میں داخل ہونے،اور جانچ پڑتال کے کام کمزور ایمان والوں کے ذمے نہ لگاؤ۔جو چیزیں مسیحیوں کے رویّے کے حلقے کے بارے میں ہیں۔ **جہاں پر ایک ایمان یافتہ مسیحی شخص شک وشُبہ میں کچھ کرتا ہے۔** ان حلقوں میں جہاں پر یہ واضح نہیں ہے ہماری ذمہ داریاں کیاہیں۔اُس شخص کی رفاقت کے لیے کوئی آزمائش قائم نہ کرو۔چاہے وہ **اُس چیز کو اُسی نظر سے دیکھتا ہو جس نظر سے چیز کو تم دیکھتے ہو۔** کثرت کے ظہور کا خطرہ پر، میں اِس کو دوبارہ دہراتا ہوں کہ ہم شک وشبہ کی تکراروں کے سلسلہ میں بات کررہے ہیں۔ ہم بنیاد، استحکام اور واضح چیزوں جیسا کہ شراب نوشی، زناکاری، چوری ، طلاق اور شادی یا اپنے عقیدے کے مطابق رائے کے متعلق بات کررہے ہیں۔ ہم زندگی کے خاص حلقوں کہ ہم کہاں زیادہ رہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں کے متعلق بات کررہے ہیں۔ وہ حلقہ کہ جہاں پر درست کام کرنا چاہیے مشکوک ہے یا کم از کم متنازع یا ناموافق ہے۔

آزادی اور مادہ پرستی

کہنے میں یہ مشکوک ہے ہمارے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسیحی کو غیر محفوظ اور غیر یقینی صورتِ حال میں رہنا ہوگا۔ جہاں پر وہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ اُسے کیا کرنا چاہیے۔ ہم بڑے واضح طور پر کہہ رہے ہیں۔ کہ اِس حلقے میں یا اُس حلقے میں کیا درست ہے کے بارے میں کچھ شرعی تنازعات ہیں۔ کچھ حلقے ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔ جہاں درست کو کسی ایک کی تجویز، ضمیر، اور تحریک کے مطابق اٹل سمجھا جاتا ہے۔ ہمارا مطلب اِس کو نافذ کرنا نہیں کہ دوسرے کے مقابلے میں عقائد کا ایک مجموعہ عظیم عقلوں کا مرہونِ منت نہ ہو اور ہو سکتا ہے کہ

ایک کے بر عکس کوئی دوسرا شخص بڑی پختہ حالت میں کام نہ کرے۔ حقیقت میں یہ اصل مسئلہ ہے۔

ایک کو اعتقاد ہے کہ ہر چیز کا کھانا روا ہے اور کمزور ایمان والا ساگ پات ہی کھاتا ہے۔

ایک آدمی، ایمان میں بالغ ہوتے ہوئے، محسوس کرتا ہے، کہ آپ پاکیزگی میں کیا کرتے ہیں اس کے بر عکس خُدا کے لوگوں کی زندگیوں میں کھانا حقیقت میں کوئی معنی نہیں رکھتا۔ وہ جانتا ہے، جیسا کہ بائبل کہتی ہے، کہ خُدا کی ہر تخلیق کھانے کے لیے اچھی ہے اور اِس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اِسے دعا اور خُدا کے کلام کے ساتھ مقدس کیا جاتا ہے۔ اس کے پاس جاننے کے لیے عقل اور سمجھ ہے کہ ہر وہ چیز جسے چاہتا ہے کھا سکتا ہے اور وہ ضرورت کے تحت ایسا کرنے میں حق بجانب ہے۔

لیکن مسیحی برادری میں، ضمیر اور ایمان کے لحاظ سے جو بھائی کمزور ہے۔ اُس کے پاس یہ سمجھ بوجھ نہیں ہے۔ چاہے ثقافت کے ذریعے سے یا روایتی مذہبی الحاق یا تجربات کے ذریعے سے یا اُس کے اپنے گمراہ ضمیر سے وہ سچائی کو دیکھنے میں ناکام ہے۔ وہ ایمان رکھتا ہے کہ کچھ یقینی چیزیں ہیں کہ اگر وہ ایک ایماندار مسیحی بننے جارہا ہے، تو اُسے کھانا نہیں چاہیے۔ پس وہ اُنہیں نہیں کھاتا۔ یہاں پر پیراگراف میں ہم پہلا عظیم سبق حاصل کرتے ہیں۔

کھانے والا اُس کو جو نہیں کھاتا حقیر نہ جانے

بطور انسیت اور انا پرست خواہشات اور بیانات کے وہ مسیحی برادری میں راستہ ڈھونڈ لیتے ہیں، ایک عجیب مظہر اِس کو بڑھاتا ہے، اگر تم پیچھے کھڑے ہوتے ہو اور دیکھتے ہو، یہ بڑا متضاد اور خلافِ قیاس ہے۔ ہم لوگوں کو پاتے ہیں جو ہیں یا اپنے آپ کو زیادہ بالغ اور زیادہ فاضل تصور کرتے ہیں۔ جو حقارت اور نفرت سے دیکھتے ہیں۔ اور اُن کی شکایت کرتے ہیں **جو بہت کمزور ہیں۔** یہ تو ایسے ہے کہ جیسے والدین ایک شیر خوار بچے کی شکایت کرتے ہیں۔ کیونکہ اُسے ابھی سج دھج کے اچھے اخلاق و اقدار کا پتہ نہیں ہے اور کیونکہ وہ ابھی مضبوط نہیں ہے اور اپنے ارد گرد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اپنی دیکھ بھال نہیں کر سکتا۔ وہ اس کے ارد گرد گھوم سکتے ہیں: " وہ چھوٹا، کمزور اور لاغر

بچہ۔اوہ، یہ اُس بچے پر ڈالا جانے والا صرف ایک بوجھ ہے۔'' اگر ہم کسی کو اِس طرح کی بات کرتے ہوئے سُنتے ہیں، ہم فوری طور پر اُس شخص کی دماغی حالت ،اُس کے یقینی مستقبل اور بچے کی اس گھر میں بھلائی کے بارے میں تشویش میں مبتلا ہیں۔ ہم اُس شخص کی سمجھنے کی حالت کو محسوس کرتے ہیں۔بے شک، وہ کمزور اور ناقص ہے — وہ اونچی آواز میں رونے والا شیر خوار ہے! تم اُس سے کیا کرنے کی توقع کر سکتے ہو؟ ہم اُس افسانوی گھر کے مسخرا پن کے بارے میں کس طرح واضح طور پر سمجھ گئے ہیں۔ ہم بڑی تیزی کے ساتھ اُس شخص کے بارے ہنس سکتے ہیں، دُکھ سے آہ بھر سکتے ہیں، اور اپنے سر کو ہلا سکتے ہیں جو اپنے اِس شیر خوار بچے کے بارے میں محسوس کر سکتا ہے یہ کیسا عجیب ہے، پھر، وہ جو اُن کے بارے میں سوچتے ہیں کہ وہ ایمان میں بالغ ہیں اور اُس کی بدگوئی کے بارے میں شکایت کرتے ہیں اور اُن کے بارے میں بے صبرے ہیں جو کمزور تر ہیں۔

کیا ایسا کرنا درست ہے؟ کیا اُن کے خلاف شکایت کرنا درست ہے جن کو اِس طرح کے معاملات میں موزوں سمجھ نہیں ہے مثال کے طور پر غذا؟ بائبل کہتی ہے یقینی طور پر ایسا نہیں ہے۔ مضبوط کمزور سے نفرت نہ کرے۔ جو بہت زیادہ پُر اعتماد اور فاضل ہو اُسے نہ لو کیونکہ وہ ایسا سب کھا سکتا ہے جس سے وہ خوش ہوتا ہے۔اُس شخص کو توہین آمیز نظر کے ساتھ دیکھتے ہو جو نہیں جانتا اور جس کا کوئی عقیدہ نہیں۔

اور اِس کے برعکس

پھر ہم کیا کہیں — کیا کمزور کا بالغ کو تنقید کا نشانہ بنانا درست ہے لیکن بالغ کا کمزور کو تنقید کا نشانہ بنانا درست نہیں؟ کیا بچوں کا والدین کو تنقید کا نشانہ بنانا درست ہے لیکن والدین کا بچوں پر تنقید کرنا درست نہیں ہے؟ نہیں، ہم ایسا نہیں کہہ رہے۔اِس حلقے میں کسی کو بھی دوسرے پر تنقید کرنا درست نہیں ہے۔

اور جو نہیں کھاتا وہ کھانے والے پر اِلزام نہ لگائے۔

ہم غور کرتے ہیں کہ یہاں پر اصطلاحات میں فرق ہے۔ شاید میں بہت دور پہنچ گیا ہوں، لیکن میں ایسا نہیں سوچتا۔ میرا خیال ہے کہ یہاں پر کچھ معنی خیز ہے۔پُختہ ذہن آدمی کمزور کو تنقید کا

نشانہ نہ بنائے۔ کمزور شخص پُختہ ذہن (بالغ) کا مُنصف نہ بنے۔ ظاہر ہے کمزور بھائی اِس حالت میں نہیں ہے کہ اُس شخص کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے جو مضبوط ہے۔ تاہم، وہ اِس حالت میں ہے اگر کوئی ناجائز کام کرتا ہے تو اُس کی طرف اُنگلی اُٹھائے۔ " ویسے، اُسے یہ نہیں کھانا چاہیے،" یا " اُسے وہ نہیں کھانا چاہیے" بائبل کہتی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ تم تمام چیزوں کو سمجھنے میں زیادہ پُختہ ذہن اور مضبوط نہیں ہو۔ پھر بھی ایک چیز ہے جو تم سمجھ سکتے ہو: اُن پر اپنی رائے نہ دو جو یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ اُسے ہر چیز کھانے کی آزادی ہے جس کے بارے تمہارا خیال نہیں ہے کہ تم کھا سکو۔

یہ مان لیا گیا ہے کہ یہ صرف ایک نمائندہ بحث ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ شک و شبہ کی تکراروں کے میدان کے بالکل درمیان میں گرتا ہے لیکن یہ بالکل سیدھی بات ہے۔ ہم اِس خط کی تشریح نہ کرتے، لیکن تم یہاں پر واضح تعلیمات دیکھ سکتے ہو۔ اور جو نہیں **کھاتا وہ کھانے والے پر** اِلزام نہ لگائے۔ یہ کچھ بامعنی بیان اور یسوع مسیح کی آج کی کلیسیاء کے حلقے سے متعلق ہیں۔

یہ وہ عہد ہے جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ مسیحی کلیسیاء اچھے بالغ پن اور سمجھ کی حالتوں سے گر گئی ہے۔ پھر بھی کھانے کی یہ چیزیں اور وہ چیزیں جو مذہبی ناطے سے ابھی تک کھاتے ہیں۔ اور وہ لڑائی جھگڑے اور ہنگامہ کے ذرائع ہیں اور آج کی مسیحی برادری میں تفریق ہے۔ میرے بھائیو، یہ باتیں نہیں ہونی چاہیے!

اور جو نہیں کھاتا وہ کھانے والے پر اِلزام نہ لگائے کیونکہ خُدا نے اُس کو قبُول کر لیا ہے۔ تُو کَون ہے جو دُوسرے کے نوکر پر اِلزام لگاتا ہے؟ اُس کا قائم رہنا یا گر پڑنا اُس کے مالک ہی سے مُتعلق ہے۔

میرا ایک چھوٹا سا کاروبار تھا، اور کچھ لوگ میرے ساتھ کام کرتے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ، ہم اُن خاص حلقوں میں جاتے ہیں جہاں پر ہم بطور ماتحت کے کام کرتے ہیں۔ میں نے اِس مقصد کے لیے کچھ لوگوں کو رکھا؛ اُن کو مخصوص ہدایات دیں؛ اور چلا گیا۔ جب میں واپس آتا ہوں، تو کچھ مختلف کام کرتے پاتا ہوں۔ جب میں نے اُن سے پوچھا کہ میں نے جو اُنہیں کہا تھا وہ، وہ کام کیوں نہیں کر رہے۔ انھوں نے جواب دیا، " ویسے، ایک شخص ہمارے پاس آیا اور ایسا کرنے کا کہا، ہم نے سمجھا کہ یہ کام نہیں کرنا چاہیے،" یا "ہم نے سمجھا کہ یہ کام کرنا چاہیے۔"

"لیکن میں نے اُن لوگوں کو یہ کام نہیں کہا تھا،" میں نے اُنہیں بتایا، "تم اُن لوگوں کے لیے کام نہیں کرتے۔ تم میرے لیے کام کرتے ہو۔ اگر فرض کیا تم وہ کرتے جو میں نے کہا تھا۔ تو ٹھیک تھا۔ تمہیں جواب دینا ہے کہ میں نے تمہیں کیا کہا ہے۔" یہ میرے ساتھ کئی بار ہوا، اور یہ بہت مایوس کن تھا۔

تم دیکھتے ہو، ہم نے اصول کو بڑے واضح انداز سے سیکھا۔ کہ ہمیں اُن کو جواب دینا ہے جن کو ہم جوابدہ ہیں۔ آج کے دِن اور عہد میں ہم یہاں پر آقاؤں کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس کر رہے ہیں۔ کیونکہ اِس کا مطلب ہے کہ ہمارے معاشرے میں اِس کا وجود نہیں ہے—غلام اور آقا۔ لیکن ہمارے مالک اور نوکر ہیں۔ اور دوسرا انتظامی ڈھانچہ جہاں پر لوگوں کا اختیار کا ایک ایسا سلسلہ ہوتا ہے جنہیں وہ جوابدہ ہوتے ہیں۔ اُن کے بارے میں ہمیں تھوڑی تشویش ہونی چاہیے جو ہمارے معمول کے مطابق کچھ نہیں کرتے اور ہمارے کام کے بارے میں نہیں سوچتے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ہم سدھارنے اور کسی کے بارے میں مجرمانہ فتویٰ دینے کے لیے نہیں بلائے گئے جو خُداوند کا خادم ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے جب خُداوند اُس سے مطمئن ہے۔ یا اگر کوئی اُس سے مطمئن نہیں، آخر کار وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ، خُدا نہ صرف اسے برداشت کرتا ہے بلکہ اِس کے لیے اُسے حکم بھی دیتا ہے۔

یہاں پر ایک شخص ہے جو ایک حلقے میں ایک کام کر رہا ہے جو حقیقت میں مسئلہ نہی ہے بلکہ اُس کے پاس ایک تجویز ہے: "خُدا کی خاطر مجھے یہ کام کرنا چاہیے یا نہیں کرنا چاہیے۔" خُدا کو خوش کرنے کی کوشش میں، وہ اپنا فیصلہ لیتا ہے۔ اور اُسے مکمل کرتا ہے۔ **شک وشُبہ کی تکراروں کے حلقہ میں**، خُدا اُس سے خوش ہوتا ہے۔ انفرادی شخص کا مبتلا ضمیر اور تحریک یہ کرنے کے لیے اُس کی راہنمائی کرتا ہے کہ خُدا کی نظر میں درست چیز میں کس پر وہ یقین رکھتا ہے۔ خُدا اسے حاصل کر چکا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کمزور ہو، لیکن خُدا اُس کو کھڑا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ آخر کار، یہ خُدا ہی ہے جو ہمیں کھڑا ہونے میں مدد دیتا ہے۔ ہم اپنی قوت انسان کی طرف سے نہیں ہوتی یہ خُدا کی طرف سے ہے، اِس لیے یہ ایک بہت خاص مسئلہ ہے۔ یہ نہ صرف کسی ایک کے لیے حقیقی طور پر

بڑا اہم مسئلہ ہے۔ بلکہ اُس تماشائی کے لیے یہ ایک لازمی معاملہ ہونا چاہیے وہ منصف سے منفی انداز میں رکھا جارہا ہے۔ کیونکہ اِس شخص نے کچھ کیا ہے۔ کہ ذاتی طور پر کیا نہیں کرے گا۔ حقیقت میں یہ مسئلہ نہیں ہے۔ تم نے وہ کیا جو تم نے کرنا تھا کیونکہ تم نے سوچا کہ تمہیں کرنا چاہیے۔ تم نے وہ نہیں کیا جو تم نے نہیں کرنا تھا کیونکہ تم نے سوچا کہ تمہیں یہ نہیں کرنا چاہیے۔ اور تم کہتے ہو، '' میرا خیال ہے کہ یہ درست ہے۔'' اور اِس کے لیے ہم کہتے ہیں، '' آمین۔'' یہ درست ہے۔ ہم دِل سے راضی ہیں، اور تم اُس حلقے میں اپنے مسیحی بھائی کی طرف ایسا ہی رویہ رکھتے ہو جہاں پر ایماندار مسیحیوں کو وہ کرنا چاہیے جو جائز طور پر متنازعہ ہو سکتا ہے اور اختلافِ رائے ہو سکتا ہے۔

پس دِنوں اور سبت، کے متعلق کوئی آدمی تم پر الزام نہ لگائے

اب پولوس ایک اور کہانی استعمال کرتا ہے، جس کا دوبارہ سے کچھ براہِ راست تعلق ہے اور بہت سی باتوں کی براہِ راست نمائندہ ہے جس کا ہمیں مسیحیوں کے باہمی تعلق میں سامنا ہے۔

کوئی تو ایک دِن کو دُوسرے سے افضل جانتا ہے اور کوئی سب دِنوں کو برابر جانتا ہے۔ ہر ایک اپنے دِل میں پُورا اعتقاد رکھے۔ جو کسی دِن کو جانتا ہے وہ خُداوند کے لئے مانتا ہے اور جو کھاتا ہے وہ خُداوند کے واسطے کھاتا ہے کیونکہ وہ خُدا کا شُکر کرتا ہے اور جو نہیں کھاتا وہ بھی خُداوند کے واسطے نہیں کھاتا اور خُدا کا شُکر کرتا ہے۔ کیونکہ ہم میں سے نہ کوئی اپنے واسطے جِیتا ہے نہ کوئی اپنے واسطے مرتا ہے۔ اگر ہم جیتے ہیں تو خُداوند کے واسطے جیتے ہیں اگر مرتے ہیں تو خُداوند کے واسطے مرتے ہیں۔ پَس ہم جِئیں یا مریں خُداوند ہی کے ہیں۔

ایسی بات چیت میں ہمیشہ مسئلہ ہوتا ہے، اِن پیراگرافوں میں سے کچھ پڑھنے کا ایک مقصد ہے جو کہ یہاں پر نہیں ہے۔ ہم یہ کام کرنا نہیں چاہتے رسول نے یہ نہیں کہا، اور اُس کی یہ کہنے کی نیت بھی نہیں تھی، کہ اپنے آپ کو یکجا کرنا مسیحی لوگوں کے لیے لازمی نہیں ہے۔ بائبل، درحقیقت ، عبرانیوں کے بارہویں باب میں کہتی ہے، ''اور ایک دُوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں جَیسا بعض لوگوں کا دستُور ہے بلکہ ایک دُوسرے کو نصِیحت کریں اور جِس قدر اُس دِن کو نزدِیک ہوتے ہُوئے دیکھتے ہو اُسی قدر زِیادہ کیا کرو۔'' ہم یہاں پر یہ بات نہیں کر رہے کہ یہ ایک نصیحت

ہے کہ مسیحی لوگوں کے لیے اکٹھا ہونا درست ہے۔ ہم دِنوں کے متعلق یقین کامل اور ضمیر کی بات کر رہے ہیں۔ ایک دِن ایک شخص اپنے آپ کو دوسرے سے بہت زیادہ مقدس خیال کرتا ہے۔ ایک شخص ہفتے کا احترام کرتا ہے کیونکہ یہ پرانے عہد نامہ کا سبت تھا۔ کسی نہ کسی طرح سے اپنے پس منظر اور سوچ میں وہ یقین رکھتا ہے کہ یہ دِن دوسرے دِنوں کے نسبت زیادہ مفہوم رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی روایت رکھتا ہے۔ ❼ ایک اور شخص اتوار پر یقین رکھتا ہے جو کہ تمام دِنوں سے زیادہ احترام رکھتا تھا۔ کیونکہ اُس کے مسیحی تربیت یافتہ لوگ ہمیشہ ہفتے کے پہلے دِن اکٹھے ہوتے ہیں۔ ابتدائی کلیسیاء میں یہ رسولوں کا ایک دستور تھا، اور اِس لیے وہ یقین کرتا ہے کہ اتوار ہی سب سے زیادہ مقدس دِن ہے۔ جبکہ دوسرا شخص، مضبوط شخص، وہ شخص جس کو اچھی سمجھ اور اعتماد ہے اور وہ ترقی کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ ہر دِن وہ دِن ہے جو خُدا کے لیے زندہ رہنے کے ہونا چاہیے۔ نئے عہد نامہ میں کلیسیاء نئے عہد میں، جب سے مسیح جی اُٹھے ہیں اور یہ ہمارے دِلوں میں زندہ ہے اور ہم اُس کی بادشاہت میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور اُس کے خادم کہلاتے ہیں، ہر دِن خُدا کا دن ہے۔ ہر دِن ایک لازمی دِن ہے۔

یہی اعتقادات قائم رہنے اور چھٹیوں کے بارے میں تبصرہ کیا جا سکتا ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ کرسمس اور ایسٹر دوسرے دِنوں سے زیادہ مقدس دِن ہیں۔ وہ جو مضبوط اور سمجھدار ہیں وہ کہتے ہیں کہ یسوع مسیح روزانہ زندہ ہوتے ہیں۔ یسوع مسیح ہر روز کسی نہ کسی کے دِل میں زندہ وہوتے ہیں۔ خدا کی سچی پرستش ہماری زندگیوں کے تمام دِنوں میں یسوع مسیح کی خدمت کرنا ہے۔ اور مخصوص دِنوں کے ساتھ یہ بامعنی طور پر منسلک نہیں ہے۔ یہ بغیر کسی شک کے مضبوط پوزیشن میں ہے۔ یہاں تک کہ، ہم اُنہیں بُرا بھلا کہیں گے اور اُن کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے توہین کی جائے گی۔ جن کو درست علم نہیں اور وہ ناسمجھ ہیں؟ نہیں، بائبل کہتی ہے، کیونکہ ہر آدمی وہی کرتا ہے جسے وہ ٹھیک سمجھتا ہے، وہ یقین رکھتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں خُدا کی اچھی خدمت کرے گا۔ اور یہ وہ ہے جو خُدا چاہتا ہے، '' ہر ایک اپنے دِل میں پُورا اعتقاد رکھے۔'' جب یہ دِنوں میں آتا ہے۔ خُدا اِس کی پرواہ

❶ ہم یہاں پر یہ نہیں کہہ رہے کہ یہ سب ٹھیک ہے، شک و شبہ کی تکراروں کے معاملہ میں، ہم پرانے عہد نامہ کی شرائط و ضوابط کی طرف واپس آتے ہیں۔ پھر اُن پر عمل کرتے ہیں اور اُس پر عمل کرنے کا دوسروں کو کہتے ہیں۔ مقدس پولوس کلسیوں 16:2 میں ہدایات دیتے ہیں۔ کہ کوئی بھی پرانے عہد نامہ کے دستور کے ساتھ چمٹا نہ رہے یا سبت کو کوئی روحانی مسلۂ نہ بنائے۔ پرانے عہد نامہ کی تعلیمات کے لحاظ سے، اور خاص طور پر سبت کے مسلۂ کو سامنے رکھتے ہوئے، کیا کلیسیاء کا عقیدہ ہے اور '' شک و شبہ کی تکراروں'' کی کلیسیاء کی عبادات میں کوئی جگہ نہیں پاتیں۔

نہیں کر سکا۔ وہ اپنے دِل، اعتقاد، مقصد اور خود انکاری جس میں انسان ملوث ہے میں کس بات میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اور اِس بات پر غور کریں کہ بائبل کیا کہتی ہے۔ ''ہر ایک آدمی رکھے'' اِس کام کے ہونے میں رکاوٹ بننے کی کوشش نہ کرو، '' اگر وہ کرنے جا رہا ہے، تو وہ کرنے جا رہا ہے۔ میں اِس کے بارے میں کیا کر سکتا ہوں؟'' یہ مشورہ نہیں ہے مشورہ اصل میں یہ ہے، '' اُس کو ڈرانے کی کوشش نہ کرو۔ اُس کو سکھانے کی کوشش کریں۔ اُس کو پُختہ ہونے اور بڑھنے میں مدد کرنے کی کوشش کرو۔ اُس کو بُرا بھلا نہ کہو، اُس کے زندگی قابل رحم نہ بناؤ۔ اُس کے خلاف بہتان تراشی نہ کرو۔ اور نہ ہی اُس کی روحانی زندگی پر منفی رائے دو۔ کیونکہ اُس کی حالت ایسی ہے جیسے تم اپنے کمتر ہونے پر غور کرتے ہو۔ اِس معاملے پر ہر شخص کا اپنا ضمیر ہے۔''

شک و شُبہ کی تکراروں کے معاملہ میں، اچھے انسانوں کے ساتھ، ہر شخص وہ کرتا ہے جو وہ خُدا کے سامنے کرنا چاہتا ہے۔ انسان جو ایک دِن سوچتا ہے کہ ایک دِن دوسرے سے بہتر ہے وہ یہ کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ وہ خُدا کو عزت دے رہا ہے۔ اور وہ ایسا کر بھی رہا ہے۔ ایک آدمی، جو سوچتا ہے کہ ہر دِن ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ اور کوئی بھی دِن دوسرے سے بہتر نہیں ہے۔ اور خُدا کی ہر دِن خدمت کرنی چاہیے۔ وہ ایسا ہی کرتا رہے گا کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ وہ خُدا کو عزت دے رہا ہے۔ اور وہ دیتا بھی ہے ایک آدمی یقین رکھتا ہے کہ وہ ہر چیز کھا سکتا ہے، اور سوچتا ہے کہ اِس طرح کرنے سے وہ خُدا کو عزت دے رہا ہے پس وہ یہ کرتا ہے پس وہ خُدا کو عزت دے رہا ہے اور دوسرا شخص اپنے ضمیر کی خاطر یقین کرتا ہے، اور خداوند کی خاطر اُسے اپنی خوراک سے

ایسی چیزوں کو دور کر دینا چاہیے۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ اِس طریقہ سے وہ خُدا کو اچھے طریقے سے خوش کرے گا۔اور وہ خُدا کو خوش کر رہا ہے۔

کیونکہ ہم میں سے نہ کوئی اپنے واسطے جِیتا ہے نہ کوئی اپنے واسطے مرتا ہے۔اگر ہم جیتے ہیں تو خُداوند کے واسطے جیتے ہیں اگر مرتے ہیں تو خُداوند کے واسطے مرتے ہیں۔ پَس ہم جِئیں یا مریں خُداوند ہی کے ہیں۔

یہ گفتگو جو یہاں پر کی جارہی ہے وہ قبر میں نہیں ڈالی جارہی نہ ہی اُسے دفن کیا جارہا ہے جب **مرنے** کا ذکر کیا جارہا ہے، نہ یہ قبر سے باہر ہورہی ہے جب **جینے** کا ذکر کیا جارہا ہے۔ ہم مسیحی پاکیزگی کے خود انکاری کے اصول کی بات کرتے ہیں، انے لیے مرنے کا ایک دوسرا طریقہ ہے سے، ''یہاں پر کچھ ہے جسے کرنا مجھے بہت پسند ہے، لیکن، خُدا کی خاطر، میں اِسے نہیں کروں گا۔'' ہو سکتا ہے کہ دوستوں کے ساتھ رات کے کھانے پر وہاں پر شراب ہو جبکہ میں جانتا ہوں کہ اگر کمزور شخص وہاں پر موجود ہو گا۔ وہ یقینی طور پر ناراض ہو جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فلموں کی طرف جارہا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ نئی کار خریدنے جارہا ہے۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ میں فیصلہ کرتا ہوں اگر میں اِسے کرتا ہوں تو یہ میری زندگی اور خدمت اور مسیح کی راہ کے لیے بہت بہتر ہو گا۔ یہ ایک بہت معتبر اصول ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے ذاتی مفادات کے حکم کے ذریعے سے نہیں ہو رہے۔ ہم وہ چیزیں نہیں کرتے کیونکہ اِس طرح سے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہم خُدا کو عزت دے رہے ہیں اور مسیحی برادری کی خدمت میں حصّہ ڈال رہے ہیں۔

لیکن بائبل میں اِس کے بالکل برابر ایک دوسرا اصول کہا گیا ہے کہ خُدا نے لُطف اُٹھانے کے لیے ہمیں تمام چیزیں عطا کی ہیں۔اِن چیزوں کے سوال میں ہمیشہ یہ انکار کرنا لازمی نہیں ہے۔ اِس مثال میں یہ مسئلہ نہیں ہو سکتا کہ وہ خود کو موت کے حوالے کرنے کے قابل ہے۔ [8] ہم اچھے ضمیر میں اور اعتماد کے ساتھ چیزوں کو خرید، چیزوں میں سوار، چیزیں کھا، چیزوں سے لطف اندوز، چیزوں پر غور سکتے ہیں۔ اور دوسری جگہوں پر جا سکتے ہیں۔ اور یہ کام کرنے سے ہم خُدا کو عزت

دیتے ہیں۔اگر ہم اچھے مسیحی ہیں تو ہمارا مقصد خود غرضی نہیں۔ہم وہ کرتے ہیں جو خُدا کی عزت کے لیے کرتے

❽ خود انکاری ایک ہمیشہ سے موجود ذہنیت ،اور مسیحی شاگرد کی ملکیت اور یسوع کا لوقا 9: 23 میں مطالبہ ہے۔لیکن سچائی کے روح کے کام میں، چیزوں سے لطف اندوز ہونے کا فیصلہ بجائے اِس کے کہ چھوڑ کر جایا جائے کیونکہ خُدا نے ہمیں لطف اٹھانے کے لیے تمام چیزیں بہتات سے دی ہیں یہ مقدس زندگی کے بارے میں ایک سوچ بچار ہے۔یہ خود انکاری،اور صلیب کو سہنے کے اصول کو رکھنے کی وجہ سے ہے۔اگرچہ اِس خط میں یہ ایک مثبت بات ہوتی۔اِس حقیقت میں جو کلید چھُپی ہوئی ہے" وہ خُداوند کے واسطے کھاتا ہے کیونکہ وہ خُدا کا شُکر کرتا ہے۔"اگر یہ خود غرضی اور نافرمانی کی بات تھی تو یہ ٹھیک نہیں نہ ہوتی۔

ہیں۔جو ہمیں لُطف اُٹھانے کے لیے تمام قیمتی چیزیں بہتات کے ساتھ دیتا ہے۔ہم وہ کرتے ہیں جو اچھی مثال قائم کرنے کے لیے ہوتا ہے۔اور وہ اِس لیے نہیں ہوتا کہ تمام مسیحی برادری پر اثر ڈالنے کے لیے ہو۔ہم جانتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ اور اچھے ضمیر کے ساتھ مرنے اور زندہ رہنے کی کیسی ضرورت ہے۔

ہم جو بھی قانونی طور پر کرتے ہیں، وہ اِس لیے کرتے ہیں کہ ہم وہ خُدا کے لیے کرتے ہیں۔اور یہ کام کرنے سے خُدا خوش ہوتا ہے۔اور یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں ہم شک وشُبہ کی تکراروں کے حوالے سے اپنی زندگیوں کے تمام پہلوؤں میں جدوجہد کرتے ہیں۔ہماری زندگیوں میں شک وشُبہ کی تکراروں کے حوالے سے کچھ خاص کرنا یا نہ کرنا نہیں ہوتا۔صرف اصول، انفرادی اعتقادات اور محرکات ہوتے ہیں۔کس طرح اور کہاں خُدا اسے چھوڑنا چاہتا ہے۔اور اِس طرح کی چیزوں میں رفاقت کی آزمائش دوسرے شخص کے رویّے کو بنانے کے لیے نہیں ہیں۔

مشکوک شک وشبہات اور یقین کے غیر متنازع معاملات

تاکید اور توضیح کے لیے، میں دوبارہ کہتا ہوں یہاں پر معاملات ہیں جن کے بارے میں کوئی شک نہیں اور وہ متنازع بھی نہیں۔جس میں ایسی باتیں یا کام شامل ہیں جیسے کہ زناکاری؛ حرام

کاری؛ چوری؛ قتل؛ چُغل خوری؛ بدزبانی؛ بُت پرستی؛ طلاق اور مسیحیوں میں دوسری شادی؛ ہم عصر؛ بائبل کے برعکس حکومتی چرچ؛ پاک بازی کا سوال اور بائبل کا اختیار؛ وغیرہ۔ یہ بات چیت اُن مسئلوں کے بارے میں بات نہیں کرتی۔ اُن مسلوئں میں، غلط اور درست کی بحث کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اِن معاملات کے بارے میں یہاں پر گھبرانا اور وسعت کو پھیلانا یہ فضل، محبت، رحم، یا آزادی کے نشان نہیں؛ اور نہ ہی یہ غیر عدالتی نشان ہو رہا ہے۔ یہ بے وقوفی، بُزدلی، جہالت، سرد دِلی، خود غرضی نافرمانی اور بغاوت ہے۔

لیکن زیادہ تر زندگی اصل مسیحیوں کے حلقے میں نہیں گزری۔ ہم میں سے کچھ نے قتل، طلاق، بے گناہی جیسے معاملات کا سامنا زندگی کے روزانہ کے حالات کے مطابق کیا ہے۔ لیکن ہم شک وشُبہ کی تکراروں جیسے حلقوں میں رہتے اور چلتے پھرتے ہیں۔ مجھے کس طرح کا لباس پہننا چاہیے؟ ہمیں کس طرح کے گھر میں رہنا چاہیے؟ کیا ہمیں کرسمس پارٹیوں میں جانا چاہیے؟ کیا مجھے اپنے بچوں کو سکول کے ڈانس پروگراموں میں حصّہ لینے دینا چاہیے؟ کیا ہمیں خبروں، کھیلوں اور مذہبی پروگراموں کے علاوہ ٹی وی پر کچھ دیکھنا چاہیے؟ ہمیں کار پر کہاں تک رقم خرچ کرنی چاہیے، اور کس طرح کا رنگ ہمیں خریدنا چاہیے؟ یہ وہ معاملات ہیں جس میں کسی انسان کے پاس دوسرے انسانوں پر الزام لگانے کا کوئی لائسنس نہیں ہے۔ وہ ایک ذاتی عقیدے اور ضمیر کے لیے ہے۔

کیا شک وشُبہ کی تکراروں کے لیے کوئی حلقہ ہے جہاں پر ہم درست طریقے سے دوسروں کے فیصلوں اور پسند میں دخل اندازی کر سکیں؟ ہاں، شاید کچھ ہیں۔ اگر چرچ کی پارٹی میں سمندر کے کنارے کوئی نوجوان لڑکی بالکل مختصر لباس پہننا چاہتی ہے، تو ہو سکتا ہے کہ اُس کی ماں اور باپ اُس کے اِس فیصلے میں رکاوٹ بنیں۔ فرض کریں کہ کلیسیاء پیو بائبل کے جدید ترجمے کو اپنے چرچ میں استعمال کرنے کو خواہش رکھتے ہوں، بہت اچھے طریقے سے جان لیں کہ بدعتی فینٹن جے۔ ہورٹ کے ذریعے سے بڑا منفی اثر پڑے گا۔ اور اُس کا اور متن کی تنقید کا پول کھل جائے گا۔ خُدا کے لوگ جو بہتر انصاف کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اِس طرح کی چیزیں چاروناچار اعتراض کرنے کی خواہش کرنے کی طرف راہنمائی کی طرف جارہی ہیں۔ اگر کوئی 18 سال کے بیٹے کو ہفتے کی

رات اپنے دوستوں کے ساتھ جنگل کی پارٹیوں میں جانے کی عادت ہے،اور مسیحی باپ ہو سکتا ہے کہ اِس کام کے لیے اُسے گاڑی دینے سے انکار کردے۔ اگر 17 سال کی نوجوان لڑکی ایک غیر مسیحی لڑکے کے ساتھ باہر جانا چاہتی ہو تو ہو سکتا کہ ایماندار والدین اُس کو اُس کے ساتھ باہر جانے کی اجازت نہ دیں۔ حیا کے مسیحی اصول، نظریے کی مضبوطی، نظم وضبط اور والدین کی ذمہ داری یہاں ہر بہت زیادہ غالب ہے۔ تم کہہ سکتے ہو کہ یہ مشکوک مسائل نہیں ہیں لیکن واضح مسائل ہیں۔ شاید، لیکن صرف ٹھیک طور سے کیا یہ مسئلہ ہے کہ مسیحی نوجوانوں کے لیے تیراکی کا لباس مناسب ہے جہاں تک میرا خیال ہے کہ حقیقت میں یہ چیز مستحکم نہیں ہے۔ جبکہ ہم میں سے کچھ لوگوں کے لیے بُرائی، شرارت،اور جدید ترجمے کا گھٹیا پن ظاہر ہے۔اِس کے بارے میں رائے اور مخالفت کا فرق بہت ہے۔18 کی عمر ہمارے قانون کے مطابق وہ عمر ہے جب ہر کوئی اپنے بارے میں خود فیصلے لے سکتا ہے۔اور باپ مفاہمت کے لیے ہمیشہ تگ ودو میں لگا رہتا ہے۔ایک طرف تو وہ چشم پوشی کرتا ہے اور دوسری طرف تفاوت سے کام لیتا ہے۔اور بائبل حقیقت میں ایسے نہیں کہتی یہاں تک کہ ایک مسیحی لڑکی کسی غیر مسیحی کے ساتھ گھر سے باہر جائے۔

چیزیں جن کے بارے میں ہمیں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے

مگر تُو اپنے بھائی پر کس لئے اِلزام لگاتا ہے؟ یا تُو بھی کس لئے اپنے بھائی کو حقیر جانتا ہے؟ ہم تو سب خُدا کے تختِ عدالت کے آگے کھڑے ہوں گے۔

چُنانچہ یہ لکھا ہے کہ خُداوند فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قَسم ہر ایک گھُٹنا میرے آگے جھکیگا اور ہر ایک زبان خُدا کا اِقرار کرے گی۔ پَس ہم میں سے ہر ایک خُدا کو اپنا حِساب دے گا۔ پَس آیندہ کو ہم ایک دُوسرے پر اِلزام نہ لگائیں

یہاں تک ،زیادہ تر مسائل جن کے بارے میں ہم بات کرتے ہیں، وہ کہانیاں کہ ہم نے کیا کھایا اور کس دِن ہم نے پرستش کرنی ہے وہ لائین کے بالکل قریب نہیں ہیں۔ وہ دوسرے کے ذریعے سے مناسب طور پر معلوم نہیں کیے گئے۔ یہ خُدا کے ساتھ زندگی گزارنے کا معاملہ ہے (اپنی آزادی کا استعمال کرتے ہوئے) یا خُدا کے لیے مرنا (خودانکاری کی مشق) جو فرق پیدا کرتی ہے،اور

ضمیر کا ایک انفرادی معاملہ ہے۔ نیاذہن اسے چھوڑ دے گا۔ اور یہ معاملہ خُدا پر ڈال دے گا کہ وہ اِن معاملات کا فیصلہ کرے۔ یہ کتنی شرمناک بات ہے کہ روزِ قیامت کی تلاش کرنا کہ ہم اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں سے باہر نکال دیں۔ جنہیں چرچ کے باہر ہماری ضرورت ہے (چاہے لفظی طور پر یا اُنہیں مستقل کنارہ کشی، بے قدری اور مصیبت کی طرف کر دینا) وہ کام کرنے کے لیے جن کے حکم خُدا انہیں دیتا ہے۔

پوشیدہ باتیں روشنی میں لانا

یہ جذباتی، نفسیاتی، سنسنی خیز دلائل نہیں ہیں۔ یہ مکمل طور پر حقیقی نہیں، لیکن یہ سخت دھمکی بھی ہے۔ خُداوند آرہا ہے۔ وہ پوشیدہ چیز روشنی لائے گا، اِس طرح کی تمام جانچ خُدا کی طرف سے کی گئی ہے۔ خُداوند کے دِن ایک چیز جس کے بارے میں ہو سکتا ہے کہ تمہیں یقین ہو۔ بہت سے لوگ جو اپنا انکار کرتے ہیں اور یہ نقطہ قائم کرتے ہیں۔ کہ خود انکاری ثابت کی جائے گی۔ جو کمتر مقاصد کے لیے کی گئی ہے۔ بہت سے لوگ جن کو زندہ رہنے اور پر لطف زندگی گزارنے کا اعتماد اور حوصلہ ہے، وہ شہوت پرست یا لالچی طریقے میں نہیں بلکہ بھلائی، نیک اور پرہیز گار راستے میں ہے، جو درست کیا گیا ثابت ہو گا—— دوسروں سے بڑھ کر درست۔

یہ وجوہات ہیں شک وشُبہ کی تکراروں کے حوالے سے ضرور ہے کہ ہم دوسرے کے بارے رائے قائم نہ کریں۔ جو اِس طرح کے حلقوں معقول، مفید اور اچھی طرح کام کرنے والے بن جائیں گے۔ اُن کے اپنے عقائد ضرور ہونے چاہیے اور دوسروں کے بھی۔ ایسے لوگ اُن سے پہلے نمایاں کامیابی کا ایک معیار دیکھتے ہیں۔ اور یہ فضل میں بڑھتا ہے اور جیسے جیسے وقت گزرتا ہے یہ اور زیادہ سچا فہم حاصل کرتا ہے۔

معاملات جن کے بارے میں فیصلہ کرنا چاہیے لیکن اکثر ہم نہیں کرتے

رومیوں 14:14 مجھے معلوم ہے بلکہ خُداوند یِسُوع میں مجھے یقین ہے کہ کوئی چیز بذاتہ حرام نہیں لیکن جو اُس کو حرام سمجھتا ہے اُس کے لئے حرام ہے۔

رومیوں15:14 اگر تیرے بھائی کو تیرے کھانے سے رنج پہنچتا ہے تو پھر تُو محبّت کے قاعدہ پر نہیں چلتا۔ جِس شخص کے واسطے مسیح مؤا اُس کو تُو اپنے کھانے سے ہلاک نہ کر۔

رومیوں16:14 پَس تُمہاری نیکی کی بدنامی نہ ہو۔

رومیوں17:14 کیونکہ خُدا کی بادشاہی کھانے پینے پر نہیں بلکہ راستبازی اور میل ملاپ اور اُس خُوشی پر موقُوف ہے جو رُوحُ القُدس کی طرف سے ہوتی ہے۔

رومیوں18:14 اور جو کوئی اِس طور سے مسیح کی خِدمت کرتا ہے وہ خُدا کا پسندِیدہ اور آدمیوں کا مقبُول ہے۔

رومیوں19:14 پَس ہم اُن باتوں کے طالِب رہیں جِن سے میل ملاپ اور باہمی ترقّی ہو۔

رومیوں20:14 کھانے کی خاطر خُدا کے کام کو نہ بِگاڑ۔ ہر چِیز پاک تو ہے مگر اُس آدمی کے لئے بُری ہے جِس کو اُس کے کھانے سے ٹھوکر لگتی ہے۔

رومیوں21:14 یہی اچھا ہے کہ تُو نہ گوشت کھائے۔ نہ مَے پِئے۔ نہ اَور کچھ اَیسا کرے جِس کے سبب سے تیرا بھائی ٹھوکر کھائے۔

رومیوں22:14 جو تیرا اِعتِقاد ہے وہ خُدا کی نظر میں تیرے ہی دِل میں رہے۔ مُبارک وہ ہے جو اُس چِیز کے سبب سے جِسے وہ جائِز رکھتا ہے اپنے آپ کو ملزم نہیں ٹھہراتا۔

تاہم، کچھ ہے جو مسیحی کی زندگی کے لیے مشکوک تکراروں کے حلقے اور آزادی کے استعمال کے حوالے سے بہت بامعنی اور مقدس ہے۔ ہمیں اپنی آزادی کے استعمال کے لیے کبھی تیار نہیں ہونا چاہیے، اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارے پاس ہے اور اِس کو استعمال کرنے کا اعتماد ہے، اگر اِس کو محسوس کرنے کی وجہ ہے کہ ایسا کرنے سے ہم بیزار، پریشان، اور ایک کمزور بھائی کی راہ میں رکاوٹ ہوں گے۔ مسیحی کے رویے کا سب سے عظیم اصول بھلائی ہے، ہمیں 1۔کرنتھیوں 13 میں بتایا گیا ہے کہ مسائل کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ تمہارا علم بہت جلد خود ساختہ راستبازی، سنگدل اور کینہ پرور ہو جاتا ہے۔ پس تم جانتے ہو کہ تم گوشت کھانے، مے پینے اور وہ تمام چیزیں کرنے کا حق رکھتے ہو جو خاص طور پر بُرائی کے زُمرے میں آتی ہیں۔ اگر تم اُسے میانہ روی کے ساتھ کرتے

ہو۔ یہ عُمدہ، اچھااور قابلِ تعریف ہے بغیر کسی سوال کے یہ بات بطور دو حالتوں میں مضبوطی کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ کیا تم نے جانا کہ مشق کرنا کہ کمزور بھائی کے سامنے آزادی اچھی اور قابلِ تعریف بات نہیں ہے؟ نتیجہ اُسے پریشان کرنے والا، بر خلاف اور ہمت توڑنے والا ہے۔ اگر دوسرے بیزار ہوتے ہیں تو کیا عوامی مقام پر مے پینا تمہارے لیے بہت ضروری ہے؟ جن کے لیے یسوع موا اُن کی زندگیوں کی تباہی کے لیے کچھ کرنا کیا تمہارے لیے بہت ضروری ہے؟

یہ وہ انتخاب ہے جو ایسے حالات میں ہم لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم ایسا بہت اچھا کرنے جا رہے ہوں۔ ہماری مسیحی برادری میں ایسے بہت سے ہیں جن کا ضمیر بہت کمزور ہے۔ جو آزادیوں کو نہیں سمجھتے جو اُن کو مسیح میں ہے۔ مضبوط شخص ایک اچھا دوست، انجیل کا ایک اچھا سفیر، اور خُداوند کا اچھا خادم اور خُدا کی نظر میں قابلِ قبول ہونا چاہیے۔ ہمیں اِس بارے میں آگاہ رہنا چاہیے کہ ہم اُس کی آزادی اِس طرح سے استعمال نہ کریں۔ جو دوسرے لوگوں کو تباہ کرے اور اُن کی راہ میں رکاوٹ بنے۔

آزادی نہ دو نائب بنو

ہمیں گفتگو کے متعلق احتیاط کرنی چاہیے۔ ہم یہاں پر کمزور کی بھلائی کے متعلق بات کر رہے ہیں، اور چیزوں کی ملامت کرنے کے لیے پچھلے دروازے کے استعمال کی بات نہ کرنے کی جو غلط ہیں۔ یقینی طور پر سمجھ کو حاصل کرنا اچھی بات ہے کہ تمہیں آزادی حاصل ہے۔ لیکن مقدس پولوس بھی آیت نمبر 16 میں کہتے ہیں، **"پس تُمہاری نیکی کی بدنامی نہ ہو۔"** اگر آزادی اِس طریقے سے استعمال کی جاتی ہے کہ وہ مضر ہے، تو بھلائی کی باتوں کی بجائے یہ شاگردیت اور کلیسیاء کی ترقی کی مانع ہو جائے گی، اگر یہ عقلمندی سے استعمال کی جائے تو یہ بھلائی کے لیے ہونی چاہیے اور ہو سکتی ہے اپنی سالمیت کی حفاظت منصفانہ طریقے سے کریں، ہمیشہ نیک نیتی اور بھلائی کا اصول واضح طور پر اپنے سامنے رکھیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ دلیل دے کہ کمزور بھائی کے لیے یہ جاننا اچھا ہے کہ اُسے آزادی حاصل ہے۔ ہاں، یہ اِس طرح کی چیزیں کرنا اُس کے لیے اچھا ہے اگر اُسے معلوم ہو کہ

وہ یہ کر سکتا ہے۔ تاہم، یہ اُس کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔ اگر وہ اُسے اپنے ضمیر کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کرتا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کو یہ سب کچھ کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

رومیوں 23:14 مگر جو کوئی کسی چیز میں شُبہ رکھتا ہے اگر اُس کو کھائے تو مُجرم ٹھہرتا ہے اِس واسطے کہ وہ اِعتقاد سے نہیں کھاتا اور جو کچھ اِعتقاد سے نہیں وہ گناہ ہے۔

اگر شک وشُبہ کی تکراروں کے حلقہ میں کوئی شخص کچھ کرتا ہے۔ کہ وہ اُسے یقین نہیں ہے کہ اُسے یہ کرنے کا اختیار ہے، تو وہ خُدا کی نظر میں غلط ہے۔ اگر وہ یہ صرف اِس لیے کرتا ہے کیونکہ وہ تمہیں یہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور وہ تمہاری عزت کرتا ہے، تم نے گناہ کرنے میں اُس کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اوہ، لیکن تم نے یہ کیا ہے! کیونکہ وہ خُدا کے سامنے یہ سب کچھ شک وشُبہ کی حالت میں کرتا ہے۔ جس کے بارے میں اُس کا یقین ہے کہ یہ غلط بھی ہو سکتا ہے، پھر یہ غلط ہے۔ اگر وہ آپ کو بہانہ بنا کر یہ سب کچھ کرتا ہے، تو پھر تم بھی غلط ہو۔

لیکن تم کہتے ہو، ”میرے پاس ایمان ہے، مجھے اعتماد ہے، اور یہ جاننا میرے لیے ضروری ہے۔“ یہ اتنا ضروری نہیں ہے۔ ایمان ہونا اچھی بات ہے؛ اعتماد ہونا بھی اچھی بات ہے؛ اور پُختہ ذہن ہونا بھی اچھی بات ہے۔ لیکن پولوس اِس سوال کو اُٹھاتا ہے: **جو تیرا اِعتِقاد ہے؟**

وہ ہمیں بتانے سے پہلے یہ کہتا ہے کہ اسے کیسے ظاہر کرنا ہے:

وہ خُدا کی نظر میں تیرے ہی دِل میں رہے۔ مُبارک وہ ہے جو اُس چیز کے سبب سے جِسے وہ جائز رکھتا ہے اپنے آپ کو ملزم نہیں ٹھہراتا۔

روحانی پُختگی اور سب سے اہم چیز ہمارے سامنے قدوسیت کی تلاش اور ہمارے ساتھیوں کی زندگیوں میں افادیت کی خُدا کی نظر میں قبولیت زیادہ ضروری ہے۔ ہمارے ساتھیوں کی نظر میں قبولیت ضروری ہے لیکن یہ اچھی بات نہیں ہے کہ اگر کسی کے علم اور مضبوط ضمیر کو ظاہر کرنے کی کوشش کی شکل میں لیتے ہیں۔ یہ خُدا کا ظاہر کرنے کا بہترین طریقہ ہے جو بہت زیادہ مضبوط ہے اور ہماری آزادی اور ہماری قوت اور سمجھ کو ہماری تعریف کے جائز استعمال کو دیکھتا ہے۔ اگر یہ ہمارے لیے اچھا نہیں ہے جب تک ہم اِسے دوسروں کے سامنے ظاہر نہیں کرتے، یا اگر

اِسے اپنی خوشی کے لیے ظاہر کرتے ہیں، تب آخری تجزیئے کے طور پر یہ نہ ہی قوت ہے اور نہ ہی آزادی ہے

باب نمبر44

رومیوں23:14 مگر جو کوئی کسی چیز میں شُبہ رکھتا ہے اگراُس کو کھائے تو مُجرم ٹھہرتا ہے اِس واسطے کہ وہ اِعتقاد سے نہیں کھاتا اور جو کچھ اِعتقاد سے نہیں وہ گناہ ہے۔

رومیوں1:15 غرض ہم زور آوروں کو چاہئے کہ ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں نہ کہ اپنی خُوشی کریں۔

رومیوں2:15 ہم میں ہر شَخص اپنے پڑوسی کو اُس کی بہتری کے واسطے خُوش کرے تاکہ اُس کی ترقّی ہو۔

رومیوں3:15 کیونکہ مسیح نے بھی اپنی خُوشی نہیں کی بلکہ یُوں لکھا ہے کہ تیرے لعن طعن کرنے والوں کے لعن طعن مُجھ پر آپڑے۔

رومیوں4:15 کیونکہ جِتنی باتیں پہلے لکھی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لئے لکھی گئیں تاکہ صبر سے اور کتاب مقدس کی تسلّی سے اُمید رکھیں۔

رومیوں5:15 اور خُدا صبر اور تسلّی کا چشمہ تُم کو یہ توَفیق دے کہ مسیح یِسُوع کے مطابِق آپس میں یک دِل رہو۔

رومیوں6:15 تاکہ تُم یک دِل اور یک زبان ہو کر ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح کے خُدا اور باپ کی تمجِید کرو۔

رومیوں7:15 پَس جِس طرح مسیح کے خُدا کے جلال کے لئے تُم کو اپنے ساتھ شامل کرلیا ہے اُسی طرح تُم بھی ایک دُوسرے کو شامل کرلو۔

"دوسرے آدمی" کے بارے میں کیا؟

کیا تم کبھی رُکے ہو اور سوچا ہے—— جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ تمہارے سامنے لوگ گلی میں چلتے پھرتے ہیں۔ کہ اگلے شخص کی زندگی اُس کے اپنے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ تمہاری زندگی تمہارے لیے ضروری ہے؟ کیا تم نے ایک لمحے کے لیے اپنے آپ کو اُس کے قدموں میں

رکھنے کی کبھی کوشش کی ہے ؟ کیا تم احساس کرنے کے قابل ہو کہ وہ چیزوں کے متعلق سوچتا ہے کہ وہ بہت جاندار اور با معنی ہیں اور خیالوں کی طرح ضروری ہے۔ جیسے کہ تمہارے ذہن میں خیالات چل رہے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے— کہ میں اپنے پاس اپنے بارے میں ایک گہرا بھید رکھتا ہوں جسے خفیہ رکھنا چاہیے، لیکن میرا اِس کے ساتھ ایک مشکل وقت تھا۔ میں نے اُسے ناراض، ناپسند نہیں کیا اور یہ کہ وہ غیر اہم ہے۔ ابھی میرے لیے ایک ایمان دارانہ یقین کے ساتھ قابو کرنے کے لیے ایک مشکل وقت آرہا ہے کہ اُس کی زندگی اور اس کا وقت اُس کے لیے اتنا اہم ہے کہ جتنی میری چیزیں میرے لیے اہم ہیں۔ اوہ، یہ سکھانا اور اصول کو سنبھالنا اتنا ہی آسان ہے جتنا کہ یہاں پر میں کر رہا ہوں۔ لیکن میں خُدا کے سامنے ایمانداری کے متعلق بات کر رہا ہوں جیسا کہ ہمارے دِلوں کی اقدار اور خیالات ہیں۔ اگر میں بینک میں جاؤں اور وہاں پر لوگوں کی چار قطاریں ہوں، میرا رحجان اپنے آپ سے پوچھتا ہے: یہاں پر اِس دُنیا میں یہ تمام لوگ کیا کر رہے ہیں۔ کیا وہ کچھ نہیں کر رہے لیکن شہر میں آئے ہیں اور بینک میں قطار میں کھڑے ہیں؟ بے شک میں یہ سمجھنے میں ناکام رہا ہوں کہ وہ میرے بارے میں بالکل ایسا ہی سوچ رہے ہیں، جیسے کہ وہ اپنے بارے میں سوچتے ہیں۔ میں اپنے آپ کو ملامت کر رہا ہوں، کہ میں بھی قطار میں کھڑا ہوں۔

ہم بہت انفرادی، اپنا خیال کرنے والے اور اپنی پہچان بنانے والے اور اپنی ترقی چاہنے کے دور سے گزر رہے ہیں۔ ہم نے اپنے اداروں میں، ریڈیو، ٹیلی ویژن، اور اخبارات اور اپنے ساتھیوں کی مثالوں کے ذریعے سے تعلیم حاصل کی ہے۔ کہ ہمیں اپنا تمام وقت اپنے ہی خیالوں کے مطابق گزارنا چاہیے اور ہر وہ چیز حاصل کرنی چاہیے جو ہم کر سکتے ہیں۔ یہ شاید وہ عمر ہے جب سوچیں اپنے ہی بارے میں عروج پر ہوتی ہیں۔ یہ مشکوک سوچ ہے کہ تاریخ میں کبھی کوئی وقت تھا۔ جب آدم کے بچوں کی خصوصیات بہت زیادہ تھیں۔

مذہب پرانے زمانے کا ایک حصّہ ہے

بے شک، اِس طرح کی ذہنیت نے مذہبی دُنیا پر حملہ کیا ہے، یہاں تک کہ اُس نے اپنے آپ کا حوالہ بطور مسیحی دیا۔ ہینری ملر، ایک ملحد اور بے دین مصنف، نے یونانی زبان کو استعمال کیا

ہے—— لیکن شروع میں دوسرے مطلب کے ساتھ ایک مخصوص طریقے سے الفاظ کے استعمال کی مشق کی۔ ملر نے اپنا اُر تبہ دکھانے کے لیے ایک ناول میں بھی یونانی زبان استعمال کی اور وہ مذہبی دُنیا کے لوگوں کے ساتھ رابطہ کر سکا۔ وہ اُن کو دھوکا دے سکا، اور اُن کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ اُس نے اپنا ایمان اُن کے ساتھ بانٹا ہے، اور اِس واسطے ممکن ہے وہ اُن کے ساتھ ایک ہے جنہوں نے اُس کی اصطلاحات استعمال کی ہیں۔

تم نے ریڈیو پر کچھ سُنا ہے اور متعجب ہوئے ہوا گر وہ اپنے عقائد میں بنیاد پرست تھا، پس تم نے یہ دیکھنے کے لیے اُس کی دُعا سُنی۔ کیا اُس کا اختتام ''یسوع'' کے نام سے کیا جائے ؟ اِسی وجہ سے ملر نے یونانی زبان کا حوالہ دیا ہے۔ اپنے ناول میں، اُس نے **مسیح** اور **چھٹکارے** اور **صلیب** کی اصطلاحات استعمال کی ہیں۔ اِس طرح سے اُس نے کچھ لوگوں کا قائل کیا کہ وہ مسیحی ہے جبکہ حقیقیت میں وہ اُونچے درجے کا کفر بکنے والا اور ایمان کا مذاق اُڑانے والا تھا۔ لیکن وہ یہ کرنے کے قابل تھا کیونکہ اُس نے اصطلاحات استعمال کیں تھیں—— بول چال (lingo)، کاروباری زبان، مہربانی کر کے ایمان کی طرف—— توجہ دیں۔

صرف لفظ میں نہیں

مذہبی دُنیا میں آج کے دِن کے بارے میں ہمارے پاس بہت کچھ ہے—— لوگوں نے اسے اپنی یونانی زبان کے طور پر لیا۔ انہوں نے اپنے اوپر مسیحیت کا نقاب اوڑھ لیا۔ لیکن خُدا اپنے اندر سچائی میں دلچسپی رکھتا تھا۔ اور ہم بھی۔ تم کیا کہتے ہو کہ کیا چیز لازمی ہے، لیکن زیادہ اہم یہ ہے کہ تم کس طرح کی شخصیت ہو۔

پچاس سال پہلے، میں ہیوم لیک، کیلیفورنیا میں ایک کانفرنس میں شامل تھا۔ اور میں نے ڈاؤسن ٹروٹمین کو ان عظیم چیزوں میں سے ایک کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سُنا۔ جن کے بارے میں تم تمام عمر سُنتے ہو۔ اور جو تمہارے ساتھ سالوں تک چمٹی رہتی ہیں۔ اُس نے کہا، ''اعداد و شمار ہمیں اُن کے بارے میں بتاتے ہیں جو مذہبی بنیاد پرست سکول کی شاگردیت میں دلچسپی کے لیے ایک پیشے قائم کر رہے ہیں، صرف دس میں سے ایک خُدا کے لیے کسی چیز میں اکٹھے ہوں گے۔ اور

باقی کسی بُرائی یا کسی اور، کسی دام میں پھنسنے یا کسی اور، کسی اور دلچسپی یا کسی اور بات کی وجہ سے گر جائیں گے۔ اور وہ کہتا ہے، ''میں چاہتا ہوں کہ تم تھوڑی دیر کے لیے یہاں رکو، اور اپنے ارد گرد اور اپنے سامنے، اپنے پیچھے اور ہر طرف نظر دوڑاؤ۔ اب میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں: اور اِس حلقے میں دس میں کون سا ایک شخص تھا جس کے پاس تم بیٹھے ہوئے ہو؟''

ہمارے ارد گرد کیا کچھ ہو رہا ہے یہ ہمیں ماپنے کے لیے ایک پیمانہ ہے۔ بائبل اِس عمل کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ یہ تمہاری اپنی زندگی اور اپنی اقدار کے تعین کو جانچنے کا طریقہ کبھی نہیں ہے۔ اِس کا موازنہ کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ تم کیا ہو اور خُدا اپنے کلام میں تمہارے بارے میں کس طرح کا ہونے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہ مذہبی دُنیا میں —— اپنی تمام پریشانیوں، شش و پنج، انسانی فلاسفی، فروخت پر مبنی، بشارت کے ظاہر ہونے والے نفسیاتی پروگراموں، اِس کے نفسانی اور جذباتی اور کرشماتی لمحات وغیرہ وغیرہ کے ساتھ عطا کی گئی ہے —— کچھ جو خُدا کی خدمت کے لیے سنجیدہ ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو کبھی بھی سنجیدہ نہیں رہے۔ یہ شاید سچ ہے کہ نام نہاد مسیحیوں میں کچھ لوگوں کی خدمت پسند کے دوروں پر اور خود کی شناخت اور بُری شہرت کے حصول کے لیے سرفرازی پانا اور اِن تمام باتوں کا قائم کرنا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ بلاہٹ نہیں ہے کہ جس کے لیے ہم میں سے ہر ایک کو خُدا کے سامنے اپنا حساب دینا ہے اور لوگوں کی اقسام بننے کے لیے راستہ کھلا ہے جس طرح خُدا چاہتا ہے کہ ہم بنیں۔ خُدا کا وعدہ ہمارے ساتھ انفرادی طور پر ہے اِس سے قطع نظر کے دوسروں کے اعمال کیا ہیں۔ سوالات یہ ہیں: '' تم کون ہو؟'' اور '' تم کیا بننے کے خواہشمند ہو''

اِس سلسلے میں دوسروں کے لیے ہمارے روّیے سے زیادہ کیا بات اہم ہے کچھ بھی ضروری نہیں ہے۔ اور خاص طور وہ جو ایمان میں ہیں۔ ہمارا مقصد کیا ہے؟ ہماری منشاء کیا ہے؟ ہمارا طریقہ کیا ہے؟ نہیں، بلکہ یہ کہ اِس کی حقیقت کیا ہے؟ کیا ہم یہاں پر خدمت کرنے کے لیے یا خدمت کروانے کے لیے ہیں؟ کیا ہم ممکنہ مدِ مقابل کے طور پر دوسروں کو دیکھتے ہیں، لوگ وہ جو ہمارے راستے میں ہیں، کیا وہ ہمارے لیے سنگینی کا سبب اور غم ہیں؟ کیا ہم دوسروں کی طرف اپنے

ارادوں کی بلندی تک پہنچنے کے لیے بطور ممکنہ فتح اور اپنے لیے مفید دیکھتے ہیں؟ کیا ہم اُن ضرورت مندوں، کمزور لوگوں کی بطور عظیم کھیت کے دیکھتے ہیں جہاں پر بہت سے پودے لگائے اور کاشت کیے جا سکتے ہیں۔ جہاں سے بہت اچھی اور ابدی فصل کاٹی جاسکتی ہے؟ ہمارے ارد گرد کون سے مواقع موجود ہیں۔ دنیا بہت سارے کمزور، ناپختہ اور ضرورت مند لوگوں سے حاملہ ہے۔ جنہیں خود بہت سارے مددگار ہاتھوں کی ضرورت ہے جو حقیقت میں اُن کی دیکھ بھال کرے۔ لیکن کسی ایسے شخص کا ہونا ضروری ہے جو حقیقت میں اُن سے محبت کرتا ہو۔ جو اپنے دِل میں اُن کے لیے بھلائی رکھتا ہو، جو حقیقت میں خُدا سے محبت کرتا ہو اور جو درست وجہ (پیشہ ور یا غیر پیشہ ور) سے خدمت میں ہو۔

غرض ہم زور آوروں کو چاہیئے کہ ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں نہ کہ اپنی خُوشی کریں۔

ایک دفعہ یسوع مسیح نے کہا، "اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی کا اِنکار کرے اور اپنی صلِیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔" خُداوند نے پھر کہا، "اِسی طرح آخِر اوّل ہو جائیں گے اور اوّل آخِر۔" جو سب سے آخر میں ہے وہ عظیم ہو جائے گا اور جو عظیم سب سے آخر ہو جائے گا — یہاں پر ایک مسیحی کا اعلان اور آگاہی جس کا تعلق ہر انسان کی نا قابلیت سے ہے جو غلط فتنہ انگیزی سے خُدا کو حاصل کرتا ہے۔ ہمیں ہر روز اپنا انکار کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اپنی صلیب روزانہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔

صلیب، ایک جائز مسیحی تعلیم میں، کسی کا اپنی پشت پر وزن کو برداشت کرنا سوچنے میں اتنا آسان نہیں ہے جیسا کہ یہ ایک موت کا ساز ہے۔ یسوع حقیقت میں کیا کہہ رہا ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک کو روزانہ اپنی صلیب اُٹھانا چاہیے ہمیں اپنی خود غرضانہ دلچسپی، جذبات، اور زندگی کے خدشات کے ساتھ اپنے آپ کا صلیب پر چڑھانا چاہیے۔ ہم میں سے ہر ایک کو، ہر روز، پرانے راستے کو چھوڑنا چاہیے اور کامل غور سے اور باخبری سے یسوع مسیح کی پیروی کرنی چاہیے۔ یہ دوسروں کی بھلائی کے زندہ رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ مسیحی شاگردیت کے دِل میں ہے۔ یہ نئی سوچ کے دِل میں ہے۔ یسوع مسیح کی مثال اور اُس کی تعلیمات کے مطابق، ہمیں اپنے آپ کو خوش

نہیں کرنا چاہیے بلکہ دوسروں کے مقصد کے لیے زندہ رہنا چاہیے۔ اگر ہمارے ارد گرد کمزور لوگ ہیں۔ تو ہمیں ان کو اپنے چھوٹے بھائیوں اور چھوٹی بہنوں کے طور پر لینا چاہیے۔ ترس، دلچسپی، تعلق اور محبت کے بغیر ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ زندگی کی راہ پر ہم اُن کی مدد کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔ ہمیں صحت کے معاملہ میں ان کی دیکھ بھال کرنی چاہیے، ان کو پختگی کی طرف لے جاؤ، اُن کی حوصلہ افزائی کرو، اُن کا بوجھ برداشت کرو، پریشانیوں میں اُن کی مدد کرو، اور اپنے ارد گرد کے رہنے والے تمام لوگوں کے لیے اچھے باپ، اچھی مائیں، اچھے بھائی، اچھی بہنیں بنو۔ ہمیں ایسا کرنا چاہیے۔ یہی ہے جس کے بارے میں پولوس رسول بات کر رہا ہے جب وہ گلتیوں 6:14 میں یہ کہتا ہے، "**لیکن خُدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کرُوں سِوا اپنے خُداوند یِسُوع مسیح کی صلِیب کے جِس سے دُنیا میرے اِعتبار سے مصلُوب ہُوئی اور میں دُنیا کے اِعتبار سے۔**" دوبارہ اُس کے کہنے کا کیا مطلب ہے جب وہ گلتیوں 2:20 میں کہتا ہے: "**میں مسیح کے ساتھ مصلُوب ہُوا ہُوں اور اَب میں زِندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زِندہ ہے اور میں جو اَب جِسم میں زِندگی گُذارتا ہُوں تو خُدا کے بیٹے پر اِیمان لانے سے گُذارتا ہُوں جِس نے مُجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالہ کر دِیا۔**"

یہ اُس کے بالکل بر عکس ہے جو مسیحیوں میں اکثر ہوتا ہے— یا نام نہاد مسیحیوں کی حدود میں— جہاں پر لوگ ایک دوسرے کو اُن کی قصوروں کی وجہ سے اچھالتے ہیں جیسے ڈربے میں بند مرغیاں کرتی ہیں۔ ہم ایک جگہ جمع کیے گئے اور ایک حیرت انگیز عجوبہ کے گواہ ہوئے۔ اگر ایک مرغی باڑ میں اپنا سر ڈال کر اُسے پھنسا لیتی ہے اور اپنے سر کو زخمی کروا لیتی ہے تو باقی ساری مرغیاں وہیں اُس کے گرد جمع ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے سر کو چونچیں مارنا شروع کر دیتی ہیں۔ اور اس وقت تک مارتی رہتی ہیں جب تک وہ مر نہیں جاتی۔ ہم کہتے ہیں، "ویسے، مرغی سے کیا توقع کی جا سکتی ہے؟" لیکن بڑی غمزدہ سچائی یہ ہے کہ اِس منظر میں ایسا کرنے میں تمام انسان ایک جیسے ہیں۔ نہ صرف انسانی معاشرے میں ایسا ہوتا ہے، بلکہ مسیحیوں کے حلقے میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اِس سے پہلے کہ تم ناراض ہو اور یہ کہو کہ جو بھی اِس طرح کا عمل کرتا ہے وہ مسیحی نہیں ہے۔ اچھی، لمبی اور سخت نظر اپنے حلقے کے ارد گرد ڈالو۔ کمزور کو تلاش کرنا اور اُس کی کمزوریوں کو اُٹھانا چرچ میں ایک

عام سی مشق ہے۔ یہ اِس طرح نہیں ہونا چاہیے۔ **غرض ہم زور آوروں کو چاہئے کہ ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں**

ہم میں ہر شخص اپنے پڑوسی کو اُس کی بہتری کے واسطے خُوش کرے تاکہ اُس کی ترقّی ہو۔

اگر تم یسوع مسیح کے سچے شاگرد ہو، اگر آپ اِس دُنیا اور روزِ قیامت میں اپنا نشان چھوڑنا چاہتے ہو پھر تم زندگی کی یہ فلاسفی اپناؤ۔ ہم میں سے ہر شخص اپنے پڑوسی کو اُس بہتری کے واسطے خوش کرے تاکہ اُس کی ترقی ہو۔ اُسے اوپر اُٹھائے، اُس کی حوصلہ افزائی کرے اور زندگی کے ہر موڑ پر اُس کی مدد کرے۔

کون میرا پڑوسی ہے؟

پڑوسی کی اصطلاح کو استعمال کرنے کے معاملہ میں پریشان نہ ہو، اِسے ترک نہ کرو، اور کمزور نہ پڑو۔ فریسیوں کو یاد کرو جو یسوع مسیح کی تعلیمات میں مبتلا ہونے سے بچنے کی کوشش کرتے تھے۔ پس انہوں نے بڑی بے اعتقادی سے پوچھا، "میرا پڑوسی کون ہے؟" یسوع نے ایک شخص کی مثال دی جس پر یریحو کے راستے میں کچھ ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔ ہم پوری تمثیل کو نہیں دہرائیں گے، جس کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ تم سب کچھ جانتے ہو۔ یسوع کی سب سے نچلی سطح یہ تھی کہ ہر شخص تمہارا پڑوسی ہے۔ زندگی کے راستے پر تمہارے ساتھ کوئی بھی ہو (صرف وہی نہیں جو تمہارے گھر کے ساتھ والے گھر میں رہتا ہے یا تمہارے گھر سے روڈ کے دوسری طرف یا گھر سے تھوڑا آگے، بلکہ زندگی کے ہر راستہ پر ہر کوئی) تمہارا پڑوسی ہے۔ ہم میں سے ہر کسی کو اپنے پڑوسی کو اُس کی بہتری کے واسطے خوش کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ اُس کی ترقی ہو۔ یہ ایک قسم کا کردار ہے جسے ہمیں برقرار رکھنا چاہیے اور اِس طرح کا شخص بننے کی ضرورت ہے۔

ظالموں اور صرف سننے والوں کو نہیں

لیکن کیا حقیقت میں اِس کی کوئی بنیاد ہے؟ یا یہ صرف مسیحیوں کی باتیں ہیں؟ کیا ہم کوئی مثال ڈھونڈ سکتے ہیں؟ کیا ہم زندگی کی کوئی مثبت تصویر جانتے ہیں۔ جو ہمارے سامنے ایک مضبوط

دلیل کی طرح پوری طرح واضح ہو جائے جو نہ صرف انسان کو کرنا چاہیے بلکہ یہ ایک طریقہ ہو سکتا ہے؟

ویسے، یہاں پر وہ ہے جو پولوس رسول نے روم کی کلیسیاءسے کہا۔

کیونکہ مسیح نے بھی اپنی خُوشی نہیں کی بلکہ یُوں لکھا ہے کہ تیرے لعن طعن کرنے والوں کے لعن طعن مجھ پر آپڑے۔

اگر کبھی اِس دُنیا میں کوئی آدمی تھا جو قابلِ تعظیم، قابلِ دید، قابلِ عزت تھا۔ اور وہ یسوع مسیح تھا۔ آخر کار، خُدا مجسم ہوا، خُدا انسانی روپ میں آیا۔ اس کا مقصد عظیم الشان اور از حد قابلِ ستائش تھا—— وہ اِس دُنیا کی تاریکی میں اپنی کھوئی ہوئی مخلوق کو ڈھونڈنے کے لیے اپنی عظیم محبت، ترس اور حلم کو ظاہر کرتے ہوئے آیا۔ یہ انسانی تاریخ کی خیر خواہی اور کشادہ دِلی کی ایک عظیم مثال ہے۔ جو کبھی جانی اور سمجھی گئی۔ اُس نے نفرت اور دُھتکار پائی اور لوگوں نے زندگی اُس کے لیے کٹھن بنادی۔ جن لوگوں کو بچانے کے لیے وہ یہاں آیا انہوں نے اُسے مایوس کرنے کی کوشش کی۔ اور اُسے اس کے راستے پر محدود رکھا۔ یہاں تک کہ اُس کے پیروکار اُسے اپنے آپ سے پشیمانی محسوس کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اوہ خُداوند یہ آپ کے ماتحت ہے آپ کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لوگوں کو اپنے سے پرے بے وقوف ہی رہنے دو۔ لوگ صرف آپ سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تمہیں یہ تمام کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" یسوع نے محسوس کیا کہ یہ کتنا خطرناک اور نازک ہے۔ اُس نے مقدس پطرس سے کہا، "اَے شیطان میرے سامنے سے دُور ہو۔ تُو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تُو خُدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔" وہ اُن سے بے عزت ہونے کے لیے راضی تھا جنہوں نے باپ کو بے عزت کیا تھا، اُس کی شریعت کی نافرمانی اور بے حُرمتی کی تھی اُس کی مخلوق کو اور اپنے جسموں کو آلودہ کیا تھا۔ اور مخلصی کو لازمی بنادیا تھا۔ یسوع مسیح نے اُن کی مدد کی غرض سے کہا کہ وہ راضی تھا کہ وہ اُن لوگوں سے اِس قسم کی گالیاں اور خطرات اُٹھائے۔ یہ ایک ذہنیت تھی جس پر ہر کسی کو اپنی زندگی میں غالب آنا ہے۔ جو مسیحی شاگردیت کے طرف سے ایک نمایاں شراکت بنادے گا۔ ہمیں مسیح کی

انسان کے لیے خدمت کی روح کا اپنانا چاہیے چاہے اُن لوگوں نے زندگی کو ہمارے لیے اجیرن ہی کیوں نہ بنادیا ہو۔

سات دفعہ کے ستّر بار

چاہے یہ کہنا فیشن ہی کیوں نہ ہو،" میں ایک دفعہ کسی کی مدد کروں گا،اور ہو سکتا ہے کہ میں اُس کی دو بار مدد کروں، لیکن یہ اُس وقت ہو گا اگر وہ اِس بات کو سراہے گا نہیں۔ پھر یہ بھی ہے۔ میں اُس شخص کے لیے کچھ نہیں کروں گا جو اِس بات کو سراہے گا نہیں" یہ مسیحی روح نہیں ہے۔ اگر مسیح اِس طرح سے محسوس کرتا تو پھر کھوئے ہوئے گناہگاروں کی لیے کوئی خلاصی نہ ہوتی۔ مسیح نے یہ بڑی سادگی سے کہا،" میں اِس طرح کے لوگوں کے لیے صلیب پر نہیں مر رہا۔ وہ میری تعریف نہیں کرتے۔ وہ میرا مذاق اڑاتے ہیں؛ وہ میرے بارے میں جھوٹ بول رہے ہیں؛ وہ مجھے بالکل نہیں سمجھے۔ میں اِس طرح کے لوگوں کے لیے اپنی زندگی کیوں برباد کروں؟" کیا کرنا چاہیے تھا کیا رویہ وقوع پذیر ہوتا جس پر غالب آتا جو اکثر سچے مسیحی کو رویہ ہوتا۔ یسوع نے کہا ہوتا،" اچھا، میں اِس طرح کے لوگوں کے لیے کچھ نہیں کرنے جا رہا۔ اسے بھول جاؤ۔"

ابھی ہم سوچتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہوئے بڑے کھلے دِل والے اور فیاض ہیں۔" میں ان کی ایک بار مدد کروں گا، یا میں اُن کی دو بار مدد کروں گا۔" مقدس پطرس اِس سے آگے نکل گیا۔ اُس نے کہا، خُداوند، فرض کیا میرا بھائی بالکل ایک ہی گناہ میرے ساتھ سات بار کرتا ہے اور میں اُسے معاف کر دیتا ہوں۔ اِس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ اور یسوع مسیح نے کہا،" سات بار اِس کو کامل نہیں کرتا میں تمہیں بتاتا ہوں سات دفعہ کے ستر بار" اور اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ چار سو نوے بار۔ بلکہ اِس کا یہ مطلب ہے اَن گنت، بے شمار، لا محدود دفعہ۔ یہ استعارہ یسوع کے ذریعے استعمال کیا گیا ہے اِس کا مطلب ہے **مستقل طور پر**۔ یسوع مسیح نے ہمارے لیے ایک مثال قائم کی ہے۔ ہمیں کمزور لوگوں کی مدد کے لیے تیار رہنا چاہیے اگرچہ وہ نہیں سمجھتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں، اگرچہ کوئی اب اِس کی تعریف نہیں کر رہا۔ اگر تم خُدا کی نظر میں مقدس بننا چاہتے ہو۔ تو خُدا کی مرضی کو تلاش کرو، اُس کے فرمان پر سوچ بچار کرو۔ کیونکہ یہ بالکل ہمارے سامنے ہے۔

کیونکہ جِتنی باتیں پہلے لکھی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لئے لکھی گئیں تاکہ صبر سے اور کتاب مقدس کی تسلّی سے اُمید رکھیں۔

اگر ہم صلیب کے راستے کو اپنانے اور خود انکاری کی زندگی بسر کرنے اور خدمت کرنے جارہے ہیں پھر یہ کیا ہے جو کارآمد زندگی بسر کرنے جارہا ہے؟ کیا لوگ یہ سوچنے نہیں جارہے کہ ہم بے وقوف ہیں؟ ہم کسی کوشش میں ناکام نہیں ہوں گے؟ ہو سکتا ہے کہ اِس دُنیا میں، ہماری تسلی اِن صحائف اور اِس کی سچائیوں میں ہے۔ اگر برداشت کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں، تو ہم روزِ قیامت میں ابدی اجر حاصل کرلیں گے۔ اس علم میں جو خدا جانتا اور دیکھ بھال کرتا ہے اور کسی دِن کوئی دوسرا بھی جانے گا، ہم برداشت، اُمید اور زندگی گزارنے کی وجہ تلاش کرتے ہیں۔ ہم میں سمجھ ہے کہ زندگی میں کیا ہوتا ہے یہ حقیقی اور کمال ہے۔ اور اِس زندگی میں کیا غیر فانی ہے جو ابدیت کو قائم رکھے گا۔ ہم یہ باتیں بائبل مقدس میں پاتے ہیں۔ جو ہمارے صبر، آرام اور اُمید کا سرچشمہ ہے۔

اور خُدا صبر اور تسلّی کا چشمہ تُم کو یہ تَوفیق دے کہ مسیح یسُوع کے مطابِق آپس میں یک دِل رہو۔

خُدا ہماری تسلی و تشفی ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ تسلی و تشفی انعام کیا ہے؟ یہ وہ ہے جو تم اُس وقت حاصل کرتے ہو جب تم مرکزی انعام حاصل نہیں کرپاتے۔ اگر تم صلیب کے راستے پر چلتے ہو، تو تم چیزوں کی دنیاوی منصوبہ بندی کو کھو دیتے ہو۔ تو تم دنیا کی طرف سے ایک بے وقوف گردانے جاتے ہو۔ تم اِس قابل نہیں ہو کہ تم اپنی انا، لوگوں کی حمد کرنا اور شہرت، مال بطور حصول کا معیار اور بنیادی ترغیب کو بڑھانے جارہے ہو۔ لیکن یہاں پر تسلی ہے جو اِس کی بجائے تم حاصل کرو گے۔ تم خُدا سے حمایت جیت لو گے اور روزِ قیامت میں ابدی سچی دولت حاصل کرلو گے۔

"**خُدا صبر اور تسلّی کا چشمہ**" صبر وفادار مسیحی کی زندگی کا اصولی قول ہے۔ جو آخر تک صبر کرے گا۔ موت تک قائم رہے۔ راستے میں کسی بھی موڑ پر ہمت نہ ہاریں۔ تم یہ کیوں سوچتے ہو کہ کوئی آنے والا ہے جو وقت سے پہلے ہی چلا آیا۔ اور تمہارا انعام تمہیں دے دیا؟ یہ ہونے نہیں جارہا۔"

کیونکہ تمہیں صبر کرنا ضرُور ہے تاکہ خُدا کی مرضی پُوری کرکے وعدہ کی ہُوئی چِیز حاصل کرو۔"(عبرانیوں 10:36)

تسلی اور صبر کا خُدا تمہیں یسوع مسیح کی طرح ایک کو دوسرے کی طرف ہم خیال ہونے کی قابلیت عطا کرتا ہے: کہ تم یک ذہن اور یک زبان ہو کر خُدا کو جلال دو، یہاں تک کہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے باپ کو۔ ہم خُدا کو جلال نہیں دے سکتے اور نہ ہی اُس کی تعریف کر سکتے ہیں۔ جب تک ہم ایک دوسرے کے ساتھ اِس طرح کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ ورنہ ہماری زندگیاں متنازع بن جائیں گی۔ وہ مذاق اُڑائیں گے اور مسیحی سچائی سے انسان کو دور لے جائیں گے بجائے اِس کے کہ ان کو قریب لایا جائے۔

پَس جِس طرح مسیح کے خُدا کے جلال کے لئے تُم کو اپنے ساتھ شامل کرلیا ہے اُسی طرح تُم بھی ایک دُوسرے کو شامل کرلو۔

یہاں پر اپنے بھائی سے امتیاز کی کوئی ٹھوس وجہ نہیں ہے کیونکہ وہ کمزور ہے، اُس کو تھوڑی سمجھ ہے۔ اور ہمیں ابھی تک مسیحی کی تمام نیکیاں اور فضل جو ہمیں حاصل ہے اُس پر قبضہ نہیں ہے۔ یا سوچتے ہیں کہ ہم کسی مقدمے میں ہیں۔ یہ لوگوں کی ایک خاص قسم ہے جس کی وجہ سے مسیحی برادری مدد کے لیے بھیجی جاتی ہے ہم اِس لیے بلائے گئے ہیں کہ اُن کو خُدا کے جلال کے لیے حاصل کریں۔ یہ مسیحی خوشخبری کے اصول کو، مخلصی کے مقصد کو اور کلیسیاء کے مشن کو قائم رکھنا ہے۔ ہمیں اُس خُدا کی بھلائی اور محبت، انجیل اور صلیب کے ذریعے سے دُنیا کے ضرورت مندوں تک پہنچنا ہے، تاکہ اُن کو روحانی صحت، سچائی، اُمید اور شاندار مستقبل کی طرف لایا جائے۔

باب نمبر45

رومیوں 8:15 میں کہتا ہُوں کہ مسیح خُدا کی سچّائی ثابِت کرنے کے لئے مختُونوں کا خادِم بناتا کہ اُن وعدوں کو پُورا کرے جو باپ دادا سے کئے گئے تھے۔

رومیوں 9:15 غَیر قَومیں بھی رحم کے سبب سے خُدا کی حمد کریں۔ چُنانچہ لکھا ہے کہ اِس واسطے میں غَیر قَوموں میں تیرا اِقرار کرُوں گا اور تیرے نام کے گیت گاؤں گا۔

رومیوں 10:15 اور پھر وہ فرماتا ہے کہ اَے غَیر قَومو! اُس کی اُمّت کے ساتھ خُوشی کرو۔

رومیوں 11:15 پھر یہ کہ اَے سب غَیر قَومو! خُداوند کی حمد کرو اور سب اُمّتیں اُس کی ستایش کریں۔

رومیوں 12:15 اور یسعیاہ بھی کہتا ہے کہ یسّی کی جڑ ظاہِر ہو گی یعنی وہ شَخص جو غَیر قَوموں پر حکومت کرنے کو اُٹھے گا اُسی سے غَیر قَومیں اُمید رکھیں گی۔

رومیوں 13:15 پَس خُدا جو اُمید کا چشمہ ہے تمہیں اِیمان رکھنے کے باعث ساری خُوشی اور اِطمینان سے معمور کرے تاکہ رُوحُ القدس کی قُدرت سے تمہاری اُمید زیادہ ہوتی جائے۔

جیسا کہ رسول روم کی کلیسیاء کے نام اِس عظیم خط کے آخر میں پہنچتا ہے، وہ یسوع مسیح کی انجیل کے موضوع کو دوبارہ سے قائم کرنے کی خواہش کرتا ہے یہ شخص یسوع مسیح اور اُس کے کام —— اُس کی زندگی، موت، جی اُٹھنا اور اُس کی موجودہ خدمت، اور اِس کے ساتھ اس کے مستقبل کے اندر اور ارد گرد کا مرکز ہے۔

نیا اور پرانا

بائبل کی دو عظیم حصّوں میں تقسیم کی جاتی ہے اور اِس لیے اِس کا تاریخ کے عظیم معاملات کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ یہ تقسیم نئے اور پرانے عہد ناموں یا نئے اور پرانے عہدوں کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے۔

قدرتی

پرانا عہد ابتدائی طور پر اسرائیلی قوم کے متعلق بات کرتا ہے، اور وہ چیزیں جو ابتدائی لحاظ سے پرانے عہد اور خُدا کے اُن کے ساتھ تعلق کے بارے میں ہے۔ اِس میں بہت سی پیشنگوئیاں ہیں جو پرانے عہد نامہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ پرانے عہد نامہ کے ابتدائی مقاصد اور خدمات میں سے ایک ہے؛ یا فوری بات وہ قدرتی بیج، قدرتی زمین اور قدرتی تخلیق ہے۔

روحانی

چیزوں میں ایک جس کی عام طور پر قوم کے لیے نبوت کی گئی یہ تھی کہ ایک دِن مسیحا قوم کے لیے اِس دُنیا میں آئے گا۔ وفادار، روایتی اور بنیاد پرست یہودی لوگ اِس طرح کو نبوتوں کے بارے میں خبردار رہتے تھے۔ اور وقت اور تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے مسیحا کو دیکھتے تھے۔ اِن پیشن گوئیوں میں ایک دانی ایل نبی نے کی تھی۔ دانی ایل اپنی کتاب کے نویں باب میں اِس پیشن گوئی کو تحریر کرتا ہے۔ کہ جب یہ بادشاہ، یہ شہزادہ — یہ مسیحا آئے گا۔ تو وہ اُس عہد کی تجدید کرے گا۔ جو خُدا نے اُن لوگوں کے ساتھ کیا تھا کہ جن کا ذکر دانی ایل نے ایک ہفتے کے نام سے کیا ہے۔ بائبل کے استعارے میں، یہ بائبل کے عالمین کے ذریعے سے سات سال کے لیے عام طور پر قابل ذکر ہے۔ سات سال کا عرصہ (نحمیاہ 18:2) کے مطابق بادشاہ سائرس کے 483 سال بعد شروع ہو گا۔ اِس نے یہودیوں کا یہ حکم دیا کہ ان کی یروشیلم کو واپسی ہو گی اور وہ ایک بار پھر اِس شہر کی فصیلوں کو بحال کریں گے۔ اِس معاملہ میں جو دلائل اُٹھتے ہیں۔ وہ حقیقت میں اتنے بامعنی نہیں ہیں۔ کیونکہ مسیحا آیا اور یہ وقت اُس کے بپتسمے اور اسرائیل پر اُس کے ظاہر ہونے سے 483 سال پہلے شروع ہوا۔ [9] اِس کے ساڑھے تین سال بعد، سالوں کے درمیان 70 ویں ہفتے میں وہ الگ ہو گیا یا دوسرے لفظوں میں وہ صلیب پر چڑھا دیا گیا۔ بالکل ویسے ہی جیسے دانی ایل نے نبوت کی تھی۔

اسرائیل کی آخری بھیڑ

یسوع مسیح کی زندگی یا یسوع مسیح اور اُس کی ہمارے لیے اہمیت، پھر یہ دو عظیم اجزاء میں بانٹ دی گئی۔ ایک اس کی منسٹری ختنہ کے طور پر جس کو رسول یہاں کہتا ہے اگر آپ ہماری شروع کی بات چیت کو یاد کریں تو ایک اصطلاح تھی، ختنہ، تمہیں یاد آجائے گا کہ ہم نے کہا تھا کہ یہ یہودی

مذہب، یہودی حالت اور یہودی روایات کا ایک مکمل پرانے عہد نامہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اصطلاح، ختنہ، سب کی نمائندگی کرتا ہے۔ انسان نے ہمیشہ معاہدے میں اپنا حصّہ ادا نہیں کیا۔ خاص طور پر اسرائیلی قوم نے، ہمارے پاس اِس کی ایک بڑی شاندار مثال موجود ہے۔ لیکن خُدا اپنی بات پر ڈٹا رہا، پس اُس نے اُس قوم اسرائیل کے مسیح کو بھیجا۔

❾ یہ اُس کے بپتسمے سے قائم ہوگا۔ اور خیمہ کی عید پر ظاہر ہوگا، جو کٹائی کے موسم کا اختتام تھا۔ قوم سے اپنی خدمت کے وقت، کٹائی کا موسم گذر گیا تھا۔ اور یہ وہ وقت تھا۔ جو تاکستان کے مالک کو آنا اور پیداوار کو حاصل کرنے کے قابل ہونا چاہیے تھا۔ اور یہ فرق پینتی کوست کو ظاہر ہوا، یہ عیدِ فسح کے پچاس دِن بعد ہوا اور یہ فصل کی کٹائی کے موسم کا شروع تھا۔ پینتی کوست کے چار مہینے بعد عید خیام تھی۔ احبار 23:34 میں، ساتویں مہینے کے 1522 دِن سے عیدِ خیام تھی۔ یہ خروج 15,6:12 میں، عیدِ فسح سے پہلے مہینے کے 14 ویں سے 21 ویں دِن تھی — 6 مہینوں کو وقفہ۔ اُس کی اسرائیل کی طرف واپسی، جیسے کہ متی 21:33-45 کی تمثیل، اُس کی فصل کی وصولی تھی، اور کلیسیاء کی طرف اُس کی آمد نئے عہد نامہ کی فصل کی کٹائی سے شروع ہوئی تھی۔

یسوع مسیح کی زندگی اور اُس کی سرگرمیوں کے بارے میں ہم بائبل میں کیا ذکر پاتے ہیں — جبکہ وہ بطور انسان اور ایک یہودی کے طور پر اِس زمین پر تھا (II کرنتھیوں 16:5، I۔ پطرس 18:3) اور اس کے مصلوب ہونے اور زندہ ہونے — وہ اسرائیلی قوم اور یہودیوں کے بادشاہ کے طور پر اپنی خدمت کے لیے نمایاں مطلب رکھتا تھا۔ وہ وعدوں اور نبوتوں اور پیشن گوئیوں کو پورا کرنے کے لیے آیا۔ جو خُدا نے اُن لوگوں کے لیے کیے تھے۔

اگر کوئی بائبل کو پڑھتا ہے اور یسوع مسیح کی سرگرمیوں کا اِس ذہن کے ساتھ مشاہدہ کرتا ہے، وہ بہت سی دلچسپ باتوں کو دیکھے گا۔ جن کا اِس موضوع کے ساتھ تعلق ہے۔

میکاہ کی کتاب کے 5 ویں باب میں میکاہ نبی لکھتا ہے کہ یہوداہ کے بیت الحم کے باہر یہودیوں کا بادشاہ آئے گا۔ پس یہ متی 5:2 میں مرقوم ہے کہ نبیوں کی پیشنگوئیوں کے مطابق

یسوع یہوداہ کے بیت الحم میں پیدا ہوا تھا۔ ہیرودیس کی موت کے بعد، وہ اپنے والدین کے ساتھ مصر سے واپس آئے۔ بائبل ہوسیع 11:1 میں کہتی ہے: "**جب اِسرائیل ابھی بچّہ ہی تھا میں نے اُس سے محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو مصر سے بُلایا۔**" یسوع مسیح کا مصر میں سفر اور پھر وہاں سے اس کا واپس آنا اِس بات کی وضاحت مقدس متی نے کی ہے، "**پس وہ (جوزف) اُٹھا اور رات کے وقت بچّے اور اُس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر کو روانہ ہو گیا۔ اور ہیرودِیس کے مرنے تک وَہیں رہا تاکہ جو خُداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پُورا ہو کہ مصر میں سے میں نے اپنے بَیٹے کو بُلایا۔**" وہ بیت الحم میں واپس نہیں آئے بلکہ گلیل کی سرزمین کی طرف چلے گئے اور یسوع مسیح نے ناصرت میں پرورش پائی۔ اور دوبارہ خاص طور پر ایک یسعیاہ 9:12 کی پیشن گوئی پوری ہوئی: "**لیکن اندوہگین کی تیرگی جاتی رہے گی۔ اُس نے قدِیم زمانہ میں زبُولون اور نفتالی کے علاقوں کو ذلیل کیا پر آخری زمانہ میں قَوموں کے گلیل میں دریا کی سمت یردن کے پار بُزرگی دے گا۔ جو لوگ تارِیکی میں چلتے تھے اُنہوں نے بڑی روشنی دیکھی۔ جو موت کے سایہ کے ملک میں رہتے تھے اُن پر نُور چمکا۔**" نئے عہد نامہ میں اِس کی تکمیل اِس طرح سے ہوئی جب متی 2:23 میں یہ لکھا گیا، "**کہ وہ ناصری کہلائے گا۔**" یسعیاہ 53:2 میں کہا گیا ہے، "**پر وہ اُس کے آگے کونپل کی طرح اور خشک زمین سے جڑ کی مانِند پُھوٹ نکلا ہے۔**" لوقا 2:40،52 میں اِس طرح سے مرقوم ہے کہ یسوع قوت پاتا گیا؛ اور خُدا کا فضل اُس پر تھا؛ اور وہ حِکمت اور قد و قامت میں اور خُدا کی اور اِنسان کی مقبُولیّت میں ترقّی کرتا گیا۔ یہ یہودی قوم کے لیے نبوت کا پورا ہونا تھا۔ خُداوند کی روح اُس پر ہو گی، اور یہ دریائے یردن میں اُن کے بپتسمہ کے وقت وقوع پذیر ہوا۔

یسعیاہ 53:4 میں یوں پڑھا جا سکتا ہے، "**تو بھی اُس نے ہماری مشقتیں اُٹھا لیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا۔ پر ہم نے اُسے خُدا کا مارا کُوٹا اور ستایا ہُؤا سمجھا۔**" اُن لوگوں کی طرف سے بعض اوقات یہ خیال کیا جاتا ہے، جو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ شفاء کفارے کا ایک حصّہ ہے، کہ یسوع صلیب پر ہماری جان لیوا بیماریوں کی خاطر موا۔ یہ غلطی بائبل کو بے پرواہی سے جاننے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ متی 8:16-17 کی یہ پیشن گوئی حقیقت میں یسوع کے گلیل کے علاقے کے عمل سے

پوری ہوئی جس میں یہ کہا گیا ہے: "جب شام ہُوئی تو اُس کے پاس بہت سے لوگوں کو لائے جن میں بدرُوحیں تھیں۔ اُس نے رُوحوں کو زبان ہی سے کہہ کر نکال دِیا اور سب بیماروں کو اچھا کر دِیا۔ تاکہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پُورا ہو کہ اُس نے آپ ہماری کمزورِیاں لے لیں اور بیمارِیاں اُٹھا لیں۔" زکریاہ نبی نے زکریاہ 14:4 میں کہا ہے: "اور اُس روز وہ کوہِ زیتُون پر جو یروشلیم کے مشرِق میں واقع ہے کھڑا ہو گا اور کوہِ زیتُون بیچ سے پھٹ جائے گا اور اُس کے مشرِق سے مغرِب تک ایک بڑی وادی ہو جائے گی کیونکہ آدھا پہاڑ شمال کو سرک جائے گا اور آدھا جنُوب کو۔" اِس پیشن گوئی میں نیا اور پرانا عہد نامہ دونوں شامل ہیں۔ زیتون کے پہاڑ پر اِس کی روحانی تکمیل ہے، جو مکاشفہ 4,3:11 میں مرقوم ہے۔ ہم اِس موقع پر زیتون کے پہاڑ کو نئے عہد نامہ کے نقطہ نگاہ کے مطابق مزید لے کر نہیں جائیں گے۔ ابھی پرانے عہد نامہ کے تحت قومی تکمیل کے لحاظ سے، کچھ کام جو یسوع مسیح نے کیے انہوں نے پرانے عہد نامہ کی پیشن گوئیوں کو پورا کیا وہ اتنی ہی گواہ ہیں جتنی کہ یہ والی:

متی 1:21 اور جب وہ یروشلیم کے نزدِیک پُہنچے اور زیتُون کے پہاڑ پر بیت فگے کے پاس آئے تو یِسُوع نے دو شاگردوں کو یہ کہہ کر بھیجا کہ اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ۔۔۔

متی 3:24 اور جب وہ زیتُون کے پہاڑ پر بَیٹھا تھا اُس کے شاگردوں نے الگ اُس کے پاس آکر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دُنیا کے آخِر ہونے کا کیا نِشان ہو گا؟

متی 30:26 پھر وہ گیت گا کر باہِر زیتُون کے پہاڑ پر گئے۔

مرقس 1:11 جب وہ یروشلم کے نزدِیک زَیتُون کے پہاڑ پر بیت فگے اور بیت عَنیّاہ کے پاس آئے تو اُس نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا۔ ۔۔

مرقس 3:13 جب وہ زَیتُون کے پہاڑ پر ہَیکل کے سامنے بَیٹھا تھا تو پطرس اور یعقُوب اور یُوحنّا اور اِندریاس نے تنہائی میں اُس سے پُوچھا۔۔۔

مرقس 26:14 پھِر گیت گا کر باہِر زَیتُون کے پہاڑ پر گئے

لوقا 29:19 جب وہ اُس پہاڑ پر جو زَیتُون کا کہلاتا ہے بَیت فگے اور بَیت عِنیاہ کے نزدِیک پہنچا تو اَیسا ہُوا کہ اُس نے شاگردوں میں سے دو کو یہ کہہ کر بھیجا۔۔۔

لوقا 37:19 اور جب وہ شہر کے نزدِیک زَیتُون کے پہاڑ کے اُتار پر پہنچا تو شاگردوں کی ساری جماعت اُن سب مُعجزوں کے سبب سے جو اُنہوں نے دیکھے تھے خُوش ہو کر بلند آواز سے خُدا کی حمد کرنے لگی۔۔۔

لوقا 37:21 اور وہ ہر روز ہَیکل میں تعلیم دیتا تھا اور رات کو باہِر جا کر اُس پہاڑ پر رہا کرتا تھا جو زَیتُون کا کہلاتا ہے۔

لوقا 39:22 پھر وہ نِکل کر اپنے دستُور کے موافق زَیتُون کے پہاڑ کو گیا اور شاگرد اُس کے پیچھے ہو لئے۔

یوحنا 8:1 مگر یِسُوع زَیتُون کے پہاڑ گیا۔

اِن پیرا گراف کے متعلق جس میں یسوع بڑھے اور پہاڑ پر کھڑے ہو تعلیم دی، ایک بڑا محتاط مطالعہ یہ ظاہر کرے گا۔ وہ باقاعدگی سے علیحدگی میں اپنے شاگردوں کو ہدایات دیتا اور اُن کو بحال کرتا تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اکثر زیتون کے پہاڑ پر جاتا اور ساری ساری رات دعا کرتا وہاں پر وہ ہجوم سے علیحدہ ہو کر فراغت میں وقت گزارتا اور وہ باقاعدگی سے یہ کرتا رہا۔ جب وہ یروشلیم میں ہوتا یا اُس کے قریب ہوتا۔ تو زیتون کا پہاڑ عملی طور پر اُس کا صدر مقام ہوتا تھا۔ اِس بکثرت اور مفصل گواہی کی شاندار روشنی کے باوجود، کچھ لوگ ابھی تک یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ زکریاہ نبی کی یسوع کی قوم کے لیے پیشن گوئی اِس زمین پر کبھی پوری نہیں ہوئی اور یہ مستقبل میں پوری ہو گی۔ ہم اُن لوگوں کی طرف سے صحائف کے اِس کج فہم اور غفلت بھرے سلوک کے بارے جو فرقہ وارانہ تعصب کے رجحان کو ہر قیمت پر بچانے کا ارادہ رکھتے ہیں خاموش ہیں، اگر ضروری ہوتا ہے تو صحائف خود اُس کو ختم کر دیتے۔ یہ سب کچھ دہریت کی تعلیم کو بچاتی ہے یہ روایتی فادرز کے ذریعے سے جھوٹی یہودی کہانیوں کو بے نقاب کرتی ہے۔ اور چوتھی صدی میں چرچ کی تعلیمات

کو مکمل طور پر ترک کر دیا۔ جب تک روشن خیال الہیات نے مسیحی تعلیمات میں فضیلت کے ذریعے مداخلت شروع نہیں کی اُس وقت تک یہ بحال نہ ہوئی۔[10]

ملاکی نبی نے ملاکی 3:1-3 میں کہا کہ خُداوند اچانک اپنی ہیکل میں آموجود ہو گا۔ اور اُسے پاک اور صاف کرے گا۔ متی 13:21، مرقس 17:11، لوقا 46:19، اور یوحنا 13:2-20 میں، اِس پیشن گوئی کو قوم کے لیے ہم پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یوحنا 15:2 میں، اُس نے رسیوں کا کوڑا بنایا، اور کرنسی تبدیل کرنے والوں کے تختے اُلٹ دیئے جو قربانی کے لیے کبوتروں اور فاختاؤں کی خرید وفروخت کرتے تھے۔ اور اُنہیں وہاں سے نکال دیا۔ مرقس اِس بات کو اِس طرح بیان کرتا ہے کہ وہ تمام دِن ہیکل میں رہا، اُس نے ہیکل سے ایک برتن بھی لے جانے کی کسی کو اجازت نہ دی۔ اِس طرح یسوع نے قوم کے لیے ملاکی کی پیشن گوئی کو پورا کیا کہ **خُدا اچانک اپنی ہیکل میں آموجود ہو گا۔**

وہ بھیڑ دروازہ سے یروشلیم میں داخل ہوا، کیونکہ یہ وہ دروازہ تھا جس میں سے برّہ کو کفارہ کے روز ہیکل میں لایا گیا تھا، کہ وہ گناہ گار لوگوں کے کفارہ بنے۔ ہیکل کو پاک کرنے کے بعد وہ مشرقی دروازے سے یروشلیم سے باہر گیا۔

10 دور کے اختتام کے قریب جھوٹی تعلیمات کا تعلق بائبل کی سچی پیشن گوئیوں سے ہے، یہ عقلی تعلیم، جس کو تاریخی روایتی مسیحیوں نے "مادہ پرستی" کا نام دیا ہے جو چرچ کے رویے اور صلیب کے کام اور شریعت کے عہد کے زور دینے سے اور اسرائیلی قوم کے ذریعے سے بعد کے دِنوں میں طاقتور اور مشہور گمراہ کن بدعتیں بنیں۔ بدعت کی کوئی بہتر تفصیل نہیں دی جا سکتی۔ ہیکل کی پاکیزگی کے بعد مشرقی دروازے کا ذکر حزقی ایل 19:10 سے موافقت رکھتا ہے۔ یہ ایک مشہور پیراگراف ہے کہ خُدا کے جلال کی تصویریں یروشلیم اور ہیکل سے الگ ہو گئیں۔

دانی ایل نبی کہتا ہے کہ مسیحا شہزادہ قوم کے ساتھ سات سالہ دور میں عہد کو مستحکم کرے گا۔ اِس "ہفتے" کے درمیان میں۔ ساڑھے تین سال کے بعد، تو وہ رہنے کی سرزمین سے الگ ہو جائے گا، اپنے گناہوں کی وجہ سے نہیں، بلکہ لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے۔ اِس ساڑھے تین

سالوں کے دوران، یسوع مسیح صرف اسرائیل قوم کے لیے آیا: **"اور دیکھو ایک کنعانی عَورت اُن سَرحدوں سے نِکلی اور پُکار کر کہنے لگی اَے خُداوند اِبنِ داؤد مُجھ پر رحم کر۔ ایک بدرُوح میری بیٹی کو بہت ستاتی ہے۔ مگر اُس نے اُسے کچھ جواب نہ دِیا اور اُس کے شاگردوں نے پاس آکر اُس سے یہ عرض کی کہ اُسے رُخصت کر دے کیونکہ وہ ہمارے پیچھے چِلاتی ہے۔ اُس نے جواب میں کہا کہ میں اِسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے سِوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ مگر اُس نے آکر اُسے سِجدہ کیا اور کہا اَے خُداوند میری مدد کر۔" (متی 15:22-25)**

اُس کے بپتسمے اور اسرائیل پر ظاہر ہونے کے ساڑھے تین سال کے بعد، عید فسح کے موقع پر، یسوع مسیح لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے صلیب پر چڑھا دیا گیا، اور پرانے عہد نامہ کے دور میں قوم آخر کار ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی۔ اُس کی صلیب سے پہلے، یسوع مسیح نے اُن سے بادشاہت لے لی کیونکہ انہوں نے کونے کے سرے کے پتھر کو رَد کر دیا:

"پس جب تاکِستان کا مالک آئے گا تو اُن باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ اُنہوں نے اُس سے کہا اُن بدکاروں کو بُری طرح ہلاک کرے گا اور تاکِستان کا ٹھیکہ دُوسرے باغبانوں کو دے گا جو موسم پر اُس کو پھل دیں۔ یِسُوع نے اُن سے کہا کیا تُم نے کتابِ مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ جِس پتھر کو مِعماروں نے ردّ کیا۔ وُہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خُداوند کی طرف سے ہُؤا اور ہماری نظر میں عجِیب ہے؟ اِس لئے میں تُم سے کہتا ہُوں کہ خُدا کی بادشاہی تُم سے لے لی جائے گی اور اُس قَوم کو جو اُس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔" (متی 21:40-43)

دانی ایل نبی نے لکھا کہ اِس مقررہ وقت پر، اسرائیل قوم کی مکروہات کے بے جا پھیلاؤ اور خاص طور پر اِس کے مذہبی نظام کی وجہ سے شہزادے یسوع نے اُن کے گھر کو اُجاڑ دیا۔ یہ بہت عجیب ہے کہ کچھ اُن کے مسیحا، خالق اور جلال کے خُداوند کی تصلیب پر غور و فکر نہیں کرتے، وہ تاریخ کا عظیم قابل نفرت شخص بنا اور پہلے سے خراب یہودی قربان گاہ پر ایک سور کی قربانی کے بارے میں غور بہت بُری بات ہے۔ مسیحا اُن کو تمام اذیتوں اور مشکلات کی سزا دے گا۔ جن کو نبیوں نے آگاہی

دی۔ یہ مشکل کی گھڑی جاری رہے گی۔ جب تک وہ دور پورا نہیں ہو جاتا۔ جو کہ مسیح کی دوسری آمد پر اِس دنیا کا آخر ہو گا:

" پس تُو معلوم کر اور سمجھ لے کہ یروشلیم کی بحالی اور تعمیر کا حکم صادِر ہونے سے ممسُوح فرمانروا تک سات ہفتے اور باسٹھ ہفتے ہوں گے۔ تب پھِر بازار تعمیر کئے جائیں گے اور فصِیل بنائی جائے گی مگر مُصِیبت کے ایام میں۔

اور باسٹھ ہفتوں کے بعد وہ ممسُوح قتل کیا جائے گا اور اُس کا کچھ نہ رہے گا اور ایک بادشاہ آئے گا جِس کے لوگ شہر اور مقدس کو مسمار کریں گے اور اُس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہو گا اور آخِر تک لڑائی رہے گی۔ بربادی مقرر ہو چُکی ہے۔

اور وہ ایک ہفتہ کے لئے بُہتوں سے عہد قائم کرے گا اور نِصف ہفتہ میں ذبیحہ اور ہدیہ موقُوف کرے گا اور فصِیلوں پر اُجاڑنے والی مکرُوہات رکھی جائیں گی یہاں تک کہ بربادی کمال کو پُہنچ جائے گی اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اُس اُجاڑنے والے پر واقع ہو گی۔" (دانی ایل 9:25-27)

دانی ایل شہزادے کی، جس کی بطور مسیحا نشاندہی کی گئی ہے، صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لیے آمد، اُس کی مصلوبیت اور ساڑے تین سال کے بعد پرانے عہد کے خاتمے کی پیشن گوئی کرتا ہے۔ وہ مسیحا کے پرانے عہد کے خاتمے، اسرائیل سے بادشاہت کے لیے جانے، اُن کے گھر کی تباہی اور معین اذیتوں، آزمائشوں، مصائب اور خُدا کی طرف سے سزا کے اعلان کے آخری عمل کی پیشن گوئی کرتا ہے۔ دُنیا کے خاتمے تک یہ تمام چیزیں جاری رہیں گی۔ یسوع قوم کو دانی ایل کی اُن پر لعنت کی آگاہی دیتے ہیں:

" پَس جب تُم اُس اُجاڑنے والی مکرُوہ چیز کو جِس کا ذِکر دانی ایل نبی کی معرفت ہُوا۔ مقدّس مقام میں کھڑا ہُوا دیکھو (پڑھنے والا سمجھ لے)۔

تو جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں۔

جو کوٹھے پر ہو وہ اپنے گھر کا اسباب لینے کو نیچے نہ اترے۔

اور جو کھیت میں ہو وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لوٹے۔

مگر افسوس اُن پر جو اُن دِنوں میں حاملہ ہوں اور جو دُودھ پلاتی ہوں۔
پَس دُعا کرو کہ تُم کو جاڑوں میں یا سَبت کے دِن بھاگنا نہ پڑے۔
کیونکہ اُس وقت اَیسی بڑی مُصِیبت ہوگی کہ دُنیا کے شُرُوع سے نہ اَب تک ہُوئی نہ کبھی ہوگی۔
اور اگر وہ دِن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا۔ مگر برگزیدوں کی خاطِر وہ دِن گھٹائے جائیں گے۔
اُس وقت اگر کوئی تُم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا۔
کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اَیسے بڑے نِشان اور عجِیب کام دِکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔" (متی 24-15:24)

قوم کے لیے اُس کے بطور گوشت پوست کے انسان، بطور یہودی یہودیوں کے بادشاہ کے آخری عمل کے طور پر، یسوع دانی ایل کی اُن کے گھر کی تباہی کے متعلق پیشنگوئی پوری کی:

"اَے یروشلیم! اَے یروشلیم! تُو جو نبیوں کو قتل کرتی ہے اور جو تیرے پاس بھیجے گئے اُن کو سنگسار کرتی ہے کِتنی ہی بار میں نے چاہا کہ جِس طرح مرغی اپنے بچّوں کو پرّوں تلے جمع کرتی ہے اُسی طرح میں بھی تیرے بچّوں کو جمع کر لوں مگر تُم نے نہ چاہا!
دیکھو تمہارا گھر تمہارے ہی لئے چھوڑا جاتا ہے اور میں تُم سے کہتا ہُوں کہ مجھ کو اُس وقت تک ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مُبارک ہے وہ جو خُدا کے نام سے آتا ہے۔" (لوقا 35,34:13)

اِس پیراگراف میں یسوع مسیح اُن کو بتاتا ہے کہ جب تک وہ توبہ نہیں کرتے اور ایمان اور فضل کے ساتھ اُس کے پاس نہیں آتے اُسے جانتے نہیں اور اسے دُنیا کا نجات دہندہ نہیں مانتے، وہ اُسے دوبارہ نہیں دیکھ پائیں گے۔ یہاں پر الفاظ، جیسے کہ پینتی کوست اور کلیسیاء کے چھٹکارے سے پہلے انجیل کی بہت سی تعلیمات مخفی تھیں۔ یسوع نے تسلیم کیا اور بتایا کہ روح القدس کے دیئے جانے کے بعد، وہ یہ باتیں دوبارہ لائے گا۔ اور اُن کے لیے اُن کی مزید وضاحت کرے گا۔ "میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں۔ لیکن مددگار یعنی رُوحُ القُدس جِسے باپ میرے نام

سے بھیجے گا وُہی تمھیں سب باتیں سِکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمھیں یاد دِلائے گا۔"(یوحنا14:25,26)

"مجھے تم سے اَور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اَب تم اُن کی برداشت نہیں کرسکتے۔ لیکن جب وہ یعنی رُوحِ حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دِکھائے گا۔اِس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنیگا وُہی کہے گا اور تمھیں آئیندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا اجلال ظاہِر کرے گا۔اِس لئے کہ مُجھ ہی سے حاصل کرکے تمھیں خبریں دے گا۔ جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے۔اِس لئے میں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمھیں خبریں دے گا۔"(یوحنا16:12-15)

رومیوں کے 9،10 اور 11 باب،افسیوں کے 3 باب، گلتیوں کے 3 اور 4 باب، عبرانیوں کے 7,8 اور 9 باب بالکل واضح ہیں۔پرانے عہد نامہ کے تحت اپنے مسیحا کو قبول کرنے کے لیے قوم کے لیے کسی دوسرے موقع کی کوئی پیشنگوئی نہیں ہے۔ یہ پیراگراف وعدہ کے ابدی عہد کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ جس میں نہ یہودی ہیں اور نہ ہی غیر قومیں ہیں، زمین کی دوسری تمام قوموں، ایمان، فضل اور نئی پیدائش کے ذریعے سے اس کے پاس آنا ضرور ہے۔دوسری کوئی بھی تعلیم نہ صرف بدعت ہے بلکہ مسیح کی موت اور دوبارہ زندہ ہونے کی تضحیک ہے۔

پرانے عہد نامہ کے صحائف میں، نئے عہد کی پیشن گوئیاں تھیں۔اُن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں، جیسا کہ مسیح کی دوسری آمد کے متعلق، جو کہ ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔ لیکن قوم کے متعلق ہر پیشنگوئی جو متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی انجیل میں مرقوم ہیں پوری ہوئیں۔ مسیح کے مرنے کے دِن پرانے عہد نامہ کی ترپن پیشنگوئیاں اپنی پوری تفصیل کے ساتھ پوری ہوئیں۔ ترپن 53! ایک ریاضی دان نے حساب لگایا کہ پیشن گوئیوں کے کچھ قرینِ قیاس پہلو یسوع کی زندگی اور اُس کی خدمت میں اتفاقاً پوری ہوئیں۔ گمان غالب کیا ہے کہ کیا چیزیں اتفاقاً بھی ہو سکتی ہیں؟ اُس شخص نے اُن 53 میں سے تین پیشن گوئیوں کو لیا ہے۔

کچھ سال پہلے جب سائنس میں امکانی پہلو آئے۔ اور یہ لوگوں کے ذہنوں میں بہت وسیع تھے۔ اِس کی ظاہری وجہ قوم تھی کہ تمام نظریات کی بنیاد ما قبل تاریخ کے واقعات ہیں، وہ ثابت نہیں کیے جا سکتے۔ اُنہیں نظریات پر رہنا پڑا۔ کچھ لوگ ضدی پن میں اِن تعلیمات کو چیلنج کرتے ہیں۔ پس قرینِ قیاس کہلانے والی ایک چیز کو نظریات کو تقدس دینے کی کوشش کے لیے پیدا کیا گیا۔ سائنسی دنیا کی طرف سے یہ ایک بار قابلِ غور سمجھی گئی۔ کہ اگر امکانی پہلو اتفاقی طور پر ہوتا ہے تو دس ہزار سے زیادہ مرتبہ میں ایک دفعہ ہوتا ہے۔ پھر کہیں جا کر یہ حقیقت کہلاتی ہے۔ کسی بھی قیمت پر، اِس آدمی نے امکانی طور پر ترپن میں تین مسیح سے متعلق پیش گوئیوں نکالیں کہ وہ اتفاقاً مسیح کی موت کو وقت پوری ہوئیں۔ اُس کا حساب کتاب بڑا زبردست ہے۔ تب اعداد بے معنی ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اِس طرح کے بڑے حساب کتاب میں حاصل کیے جاتے ہیں، امکانی پہلو ٹیکساس کی ریاست چھ فٹ گہرائی میں چاندی کے ڈالروں کے ساتھ بھر دینے کی طرح ہے، ان میں سے ایک ڈالر کو نشان لگا دیا جائے۔ اور کسی ایسے شخص کو جسے پتہ نہیں کہ اُسے کہاں رکھا گیا ہے اتفاقاً مل جائے۔ اُس نے کہا کہ تمام ترپن پیش گوئیوں کا امکانی پہلو اتفاق سے ہوا ہے وہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے تمام جانی پہچانی دُنیا کو چاندی کے ڈالروں سے بھر دیا جائے۔ اور اُن میں نشان لگا ہوا اتفاقی طور پر ڈھونڈ نکالا جائے۔ اِن پیش گوئیوں کا اتفاقی طور پر ہونا نا قابلِ بیان مشکل ہے۔

یہ صرف یسوع مسیح کی زندگی میں ترپن میں سے صرف تین ہیں۔ متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی اناجیل میں، ہر ایک نے قوم کے بہت ساری پیش گوئیاں بیان کیں جو پوری ہوئیں۔

یسوع مسیح شہزادہ، مسیحا اور یہودیوں کے بادشاہ کے طور پر آیا۔ تاہم وہ رَد کر دیا گیا۔ لیکن اُس کی صلیب پر رومن گورنر، پیلاطُس نے یہ کتبہ لگا دیا، ”یہ یسوع ہے یہودیوں کا بادشاہ۔“ دوسرے لفظوں میں، ”تم نے اپنے بادشاہ کو صلیب دے دیا۔“ یہودی راہنماؤں نے اِس کو پسند نہ کیا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اُسے وہاں پر لگایا جائے، انہوں نے اُسے کہا کہ اِسے اتار دیا جائے۔ لیکن پیلاطُس نے کہا، ”جو کچھ میں لکھ دیا سو لکھ دیا۔“ وہ خُدا کے ترتیب دیئے ہوئے پروگرام کے برعکس جانے کی قوت نہیں رکھتے تھے، یہ تمام دُنیا کے لیے وہ کتبہ تھا کہ تمام دُنیا دیکھ لے کہ اسرائیلی

قوم نے اپنے مسیحا کو رد کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنے بادشاہ کو مصلوب کر دیا ہے۔ یہ آخری عمل تھا اور اُن کے پاس کبھی موقع نہیں آئے گا کہ وہ اُسے دوبارہ کریں۔ جیسا کہ تمام پرانے عہد نامہ میں یہ نبوت کی گئی ہے، یہ دُنیا اور مشروط قومی عہد کے سحر کا خاتمہ تھا۔

نیا

مسیح کی خدمت کے دوسرے پہلو کا تعلق نئے عہد نامہ یا باہمی عہد کے ساتھ ہے۔ یہ وہ وعدے کا باہمی عہد ہے جو ابرہام کے ساتھ باندھا گیا۔ اور مسیح سے 430 سال پہلے اِس کو قوم کے لیے شریعت کے عہد کے ذریعے سے مستحکم کیا گیا۔ فی الحقیقت پرانے عہد نامہ کی کتابوں اور عہد میں ہر نبی نے اِس بارے میں پیش گوئی کی۔

”غَیر قَومیں بھی رحم کے سبب سے خُدا کی حمد کریں۔ چُنانچہ لکھا ہے کہ اِس واسطے میں غَیر قَوموں میں تیرا اِقرار کرُوں گا اور تیرے نام کے گیت گاؤں گا۔

اور پھر وہ فرماتا ہے کہ اَے غَیر قَومو! اُس کی اُمّت کے ساتھ خُوشی کرو۔ پھر یہ کہ اَے سب غَیر قَومو! خُداوند کی حمد کرو اور سب اُمتیں اُس کی ستایش کریں۔ اور یسعیاہ بھی کہتا ہے کہ یسّی کی جڑ ظاہِر ہو گی یعنی وہ شخص جو غَیر قَوموں پر حکومت کرنے کو اُٹھے گا اُسی سے غَیر قَومیں اُمید رکھیں گی۔“

ایک یقینی تنگ نظری کے مطابق اِس کا مطلب ہے کہ **ایک طرف یہودی قوم اور دوسری طرف تمام قومیں ہیں۔** لیکن غیر قوموں کے ساتھ اِس نئے عہد میں اُن تمام یہودیوں کے لیے گنجائش ہے جو یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے خُدا کے پاس آئے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ سچ نہیں ہے کہ خُدا یہودی لوگوں سے امتیاز رکھتا ہے۔ لیکن صرف یہ سچ ہے کہ خُدا پرانے عہد اور یہودی قوم کے ساتھ امتیاز رکھتا ہے۔ یہودی لوگوں کو خُدا کے خاندان میں یسوع مسیح پر ایمان لانے سے کسی بھی دوسرے کے طرح خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ جہاں تک انسان کا تعلق ہے یہ معاملہ آزاد مرضی کی بنیاد پر ہے، وہ بھی ویسے ہی خُدا کے نزدیک ہیں۔

پس یہ غیر قوموں کے آنے کا وقت ہے۔ مسیح بطور بادشاہ دوبارہ سے زندہ ہو چکا ہے، وہ تخت پر بیٹھ چکا ہے، اور خُدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہوا ہے۔ یہ زمین پر تمام لوگوں کے لیے اُمید ہے۔ جبکہ پرانے عہد کے دِنوں میں یہودیوں کے لیے یہ اُمید نہیں تھی۔ یہ اُنہیں موقع دیا گیا ہے کہ وہ توبہ اور یسوع مسیح کو اور اُس کی انجیل کو قبول کرنے اور تبدیل ہونے سے خُدا کے خاندان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ اُن کو موقع دیا گیا ہے کہ وہ خُدا کے کام میں شامل ہو سکیں۔ اور یہ تمام غیر قوموں کو موقع دیا گیا ہے کہ وہ ایک عظیم سوچ کے مطابق اُمید رکھیں اور خوشی منائیں۔

رسول کہتا ہے کہ یہ انجیل (خوشخبری) ہے اور قدیم دور سے بائبل کی گواہ رہی ہے اِس نقطہ کو ثابت کرنے کے لیے وہ بائبل میں حوالہ دیتا ہے،

اِس واسطے میں غَیر قَوموں میں تیرا اِقرار کرُوں گا اور تیرے نام کے گیت گاؤں گا۔ یہ حوالہ زبور 18 میں دیا گیا ہے پھر وہ کہتا ہے۔ **اور پھر وہ فرماتا ہے کہ اَے غَیر قَومو! اُس کی اُمّت کے ساتھ خُوشی کرو۔** یہ حوالہ استثناء کی کتاب سے لیا گیا ہے۔ اور ہنوز وہ دوسرے سوال کرتا ہے، **"پھر یہ کہ اَے سب غَیر قَومو! خُداوند کی حمد کرو اور سب اُمتّیں اُس کی ستایش کریں۔"** دوبارہ وہ زبور میں فرماتا ہے، **" اور یسعیاہ بھی کہتا ہے کہ یسّی کی جڑ ظاہِر ہو گی یعنی وہ شخص جو غَیر قَوموں پر حکومت کرنے کو اُٹھے گا اُسی سے غَیر قَومیں اُمید رکھیں گی۔"** یہ یسعیاہ سے لیا گیا ہے۔

بائبل کے یہ حوالہ جات ہمیں دکھانے کے لیے یکجا کیے گئے ہیں کہ مسیح تمام قوموں کے خُداوند ہیں۔ نئے عہد نامہ کے وقت، نئے عہد کا دور، وعدے کا عہد اور یسوع مسیح کی انجیل پوری دُنیا کے لیے ہر جگہ کے تمام لوگوں سے ایمان اور توبہ کی بنیاد پر آنے کا کہتی ہے۔ تبدیلی مکمل طور پر بائبل کی گواہی کا حصّہ ہے۔ یہی وہ نقطہ ہے جو وہ بتانا چاہتا ہے۔ اور وہ یسوع کو بطور انسان پیش کرنا چاہتا ہے، نہ صرف تاریخی یسوع کے طور پر بلکہ ابدی اور مجسم خُدا کے طور پر، مکمل طور پر بائبل کے نقطۂ نظر کے طور پر۔ پہلے تو وہ اِس دُنیا میں بطور مختونوں کے خادم یہودی قوم کے ساتھ کیے گئے وعدے کو پورا کرنے کے لیے آیا۔ پھر، زندہ ہونے کے بعد، وہ اپنے ازلی ماضی سے ابتدائی مقصد کو پورا کرنے کے لیے (بائبل کہتی ہے جب مسیح خُدا کی مشاورت سے دُنیا کے سامنے ذبح ہونے کے

لیے (مکاشفہ 8:13) تمام دُنیا کو امید دینے کے لیے بھیجا گیا۔ انسان کی تمام تاریخ میں، تقریباً دو ہزار سال پہلے یسوع کے جی اُٹھنے کے دِن سے، اب، اور جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہے، یہ اُمید دُنیا کے اپنے وجود میں جاری و ساری ہے۔ دکھاوے کی تمام کوششوں، یہودیت اور پیغام کو ختم کرنے کے لیے بُت پرستی کے باوجود، ابھی تک صلیب کے پرانے بُرج تاریخ اور اِس کے بامروّت ڈھنگ سے اور دُنیا کو تباہ و برباد کرنے کے بڑھتے ہوئے سائے سے بلند و بالا ہیں۔ اِس کے سائے کے نیچے بلاشرکتِ غیر ایک شخصیت کھڑی ہوتی ہے، اُس کے پھیلے اور کیلوں سے چھیدے ہوئے محبت بھرے ہاتھ اور رحم، ہر کسی کو ہر جگہ بُلاتے ہیں:

"اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہُوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ میں تُم کو آرام دُوں گا۔ میرا جُوا اپنے اُوپر اُٹھالو اور مجھ سے سیکھو۔ کیونکہ میں حلیم ہُوں اور دِل کا فروتن۔ تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ کیونکہ میرا جُوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا۔"

"اَے سب پیاسو پانی کے پاس آؤ اور وہ بھی جِس کے پاس پَیسہ نہ ہو۔ آؤ مول لو اور کھاؤ۔ ہاں آؤ! مَے اور دُودھ بے زر اور بے قیمت خریدو۔

تُم کس لئے اپنا رُوپیہ اُس چِیز کے لئے جو روٹی نہیں اور اپنی محنت اُس چِیز کے واسطے جو آسُودہ نہیں کرتی خرچ کرتے ہو؟ تُم غَور سے میری سُنو اور وہ چِیز جو اچّھی ہے کھاؤ اور تمہاری جان فربہی سے لذّت اُٹھائے۔

کان لگاؤ اور میرے پاس آؤ۔ سُنو اور تمہاری جان زِندہ رہے گی اور میں تُم کو ابدی عہد یعنی داؤُد کی سچی نعمتیں بخشوں گا۔

دیکھو میں نے اُسے اُمّتوں کے لئے گواہ مقرر کیا بلکہ اُمّتوں کا پیشوا اور فرماں روا۔

دیکھ تُو ایک اَیسی قَوم کو جِسے تُو نہیں جانتا بُلائے گا اور ایک اَیسی قَوم جو تجھے نہیں جانتی تھی خُداوند تیرے خُدا اور اِسرائیل کے قدوس کی خاطر تیرے پاس دَوڑی آئے گی کیونکہ اُس نے تجھے جلال بخشا ہے۔

جب تک خُداوند مل سکتا ہے اُس کے طالِب ہو۔ جب تک وہ نزدِیک ہے اُسے پُکارو۔

شریر اپنی راہ کو ترک کرے اور بدکردار اپنے خیالوں کو اور وہ خُداوند کی طرف پھِرے اور وہ اُس پر رحم کرے گا اور ہمارے خُدا کی طرف کیونکہ وہ کثرت سے مُعاف کرے گا۔(یسعیاہ 55:1-7)

باب نمبر46

رومیوں13:15 پَس خُدا جو اُمید کا چشمہ ہے تمہیں اِیمان رکھنے کے باعث ساری خُوشی اور اِطمینان سے معمور کرے تاکہ رُوحُ القُدس کی قُدرت سے تمہاری اُمید زیادہ ہوتی جائے۔

رومیوں14:15 اور اَے میرے بھائیو! مَیں خُود بھی تُمہاری نِسبت یقِین رکھتا ہُوں کہ تُم آپ نیکی سے معمور اور تمام معرفت سے بھرے ہو اور ایک دُوسرے کو نصیحت بھی کر سکتے ہو؟

رومیوں15:15 تَو بھی مَیں نے بعض جگہ زیادہ دِلیری کے ساتھ یاد دِلانے کے طَور پر اِس لئے تم کو لکھا کہ مُجھ کو خُدا کی طرف سے غَیر قَوموں کے لئے مسِیح یِسُوع کے خادِم ہونے کی توفیق ملی ہے۔

رومیوں16:15 کہ مَیں خُدا کی خُوشخَبری کی خِدمت کاہِن کی طرح انجام دُوں تاکہ غَیر قَومیں نذر کے طَور پر رُوحُ القُدس سے مقدس بن کر مقبول ہو جائیں۔

رومیوں17:15 پَس مَیں اُن باتوں میں جو خُدا سے متعلق ہیں مسِیح یِسُوع کے باعث فخر کر سکتا ہُوں۔

رومیوں18:15 کیونکہ مجھے اَور کسی بات کے ذِکر کرنے کی جُرأت نہیں سِوا اُن باتوں کے جو مسِیح نے غَیر قَوموں کے تابع کرنے کے لئے قَول اور فعِل سے نشانوں اور معجزوں کی طاقت سے اور رُوحُ القُدس کی قُدرت سے میری وساطت سے کیں۔

رومیوں19:15 یہاں تک کہ مَیں نے یروشلیم سے لے کر چاروں طرف اُلرُکم تک مسِیح کی خُوشخَبری کی پُوری پُوری منادی کی۔

رومیوں20:15 اور مَیں نے یہی حَوصلہ رکھا کہ جہاں مسِیح کا نام نہیں لیا گیا وہاں خُوش خَبری سُناؤں تاکہ دُوسرے کی بُنیاد پر عمارت نہ اُٹھاؤں۔

رومیوں21:15 بلکہ جَیسا لکھا ہے وَیسا ہی ہو کہ جِن کو اُس کی خَبر نہیں پہُنچی وہ دیکھیں گے اور جِنہوں نے نہیں سُنا وہ سمجھیں گے۔

رومیوں22:15 اِسی لئے مَیں تُمہارے پاس آنے سے بار بار رُکا رہا۔

رومیوں 23:15 مگر چُونکہ مُجھ کو اَب اِن مُلکوں میں جگہ باقی نہیں رہی اور بہت برسوں سے تمہارے پاس آنے کا مُشتاق بھی ہُوں۔

رومیوں 24:15 اِس لئے جب اِسفانیہ کو جاؤں گا تو تُمہارے پاس ہوتا ہُؤا جاؤں گا کیونکہ مجھے اُمید ہے کہ اُس سفر میں تُم سے ملوں گا اور جب تُمہاری صحبت سے کسی قدر میرا جی بھر جائے گا تو تُم مجھے اُس طرف روانہ کر دو گے۔

جیسا کہ پولوس رسول رومیوں کی کلیسیاء کے نام اِس خط کے خاتمہ کے قریب ہے، تو وہ اپنی بلاہٹ اور اپنی سرگرمیوں کے تعلق سے کچھ بیان کرنا چاہتا ہے۔ وہ کلیسیاء کو اُس کے فرائض، ذمہ داریوں اور خُدا کی بادشاہت سے متعلق کچھ ہدایات دینا چاہتا ہے۔

بے شک، خصوصاً، اِس دنیا میں خُدا کا کام بشارت ہے۔ **"پس تُم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوحُ القُدس کے نام سے بپتِسمہ دو۔ اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جِن کا میں نے تُم کو حکم دِیا اور دیکھو میں دُنیا کے آخِر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہُوں۔"** کلیسیاء کے مقصد کا یہ بنیادی ڈھانچہ ہے۔ ایسے مشن کو ایسے ظاہر کیا گیا کہ جیسے اِسے کرنا بہت ہی آسان ہے۔ اِس مشن کو آگے بڑھانا ایک پیچیدہ معاملہ ہے۔ کلیسیاء کے پاس بہت سے فرائض، ذمہ داریاں اور کام ہیں۔ اِس سے پہلے کہ کوئی اکیلے ہی خدمت کے کام کو لے کر نکل کھڑا ہو ۔ جو خُدا نے اُسے دی، اُسے سیکھنے اور پُختہ ہونے کی ضرورت ہے۔ اُسے ضرور یقین ہونا چاہیے کہ اُس کی بلاہٹ خُدا کے باقی خاندان کی سرگرمیوں، اور اپنے آپ کو جاننا اور اُس کے کام کو جاننے کے ساتھ منسلک ہے۔

مقدس پولوس روم کی کلیسیاء کو اُمید، یقین، اعتماد اور شادمانی اور روح القدس کے بندھن میں بھرنے میں دلچسپی رکھتا تھا۔ ہم اکثر لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ جو دنیا کے حالات پر بہت پریشان، فکر مند، مایوس یا اُداس ہوتے ہیں۔ وہ گھر بیٹھے گرتی ہوئی معیشت دیکھتے ہیں، بنیادی اخلاقیات کی تباہی۔ اور خاندان کو معاشرے کی عمارت کی بنیاد کے پتھر کا چیلنج ہے۔ وہ پوری دُنیا میں بڑھتے ہوئے تنازعات دیکھتے ہیں۔ جن کا کوئی اختتام اور نظر میں کوئی حل نہیں ہے۔ اور اِس تمام کے بارے میں

بہت اُداس ہے۔ یہ ایک لاعلاج مشکل اُن پر آئی ہے جنہوں نے اِس دُنیا میں خُدا کی بادشاہی کے تصور کو اور اپنے مقصد کی سوچ اور پہچان کو بائبل کے نقطہ نظر کے مطابق کھو دیا ہے۔

بائبل کے مطابق یہ واضح ہے کہ آخری دِنوں میں بُرے انسان اور گمراہ کرنے والے فریب دیتے اور فریب کھاتے بگڑتے چلے جائیں گے۔ اور یہ ضرورت کلیسیاء کا وسوسہ نہیں ہے، یہ اِس دُنیا کی بادشاہت کا وسوسہ ضرور ہونا چاہیے، کیونکہ یہ راستہ ہے اِس کی پیشنگوئی کی گئی ہے اور اِسی وجہ سے خُدا اِسے صرف جانے کی اجازت نہیں دے گا بلکہ اِسے جانے کا حکم دے گا۔

کلیسیاء مسافر لوگ ہیں یہ دنیا اُن کا گھر نہیں ہے، اور اقرار کیا ہے کہ وہ مسافر اور اجنبی ہیں۔ اُنہیں اجنبی لوگوں، اچھا کام کرنے والے سر گرم، اور اپنے مقصد کا نہ بھولنے والے کے طور پر اپنی پہچان برقرار رکھنی چاہیے۔ اور روزِ قیامت کو، اور مخلصی کے اپنے قطعی گھر کو کبھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اِس موجودہ منظر میں جو چل رہا ہے یہ وہ نہیں ہو رہا۔ یا کچھ بھی منفی نہیں سمجھا جاسکتا۔ یا خُدا کے پروگرام کے سلسلے میں حوصلہ شکنی اور آخری منزل جو ہمارے لیے قائم کی گئی ہے۔ یہ صرف عارضی اور وقت گزارنے والی ہے۔ ہاں یہ دُنیا کے لیے تباہی کا باعث ہے۔ لیکن پھر یہ دُنیا ہمارا گھر نہیں ہے۔ ہمارا خزانہ یہاں نہیں ہے۔ اور ہمارے دِل بھی یہاں پر نہیں ہونے چاہیں۔ بائبل کے نقطہ نظر کے مطابق یہاں پر کوئی جائز وجہ نہیں ہے۔ کسی دوسرے شخص کی نسبت ہر مسیحی کو اُمید اور خوشی سے بھرے ہونا چاہیے اور خُدا کے کام میں گھرے ہونا چاہیے۔

شادمانی ایک مزاحیہ طریقہ کار نہیں ہے

بہت سی مثالوں میں مذہبی تعلیمات میں ہلکا پن ہے، اور بعض اوقات شادمانی کی کم ظرفی، اچھے مزاح، مسکراتے ہوئے چہرے، زندگی کے قُرب کے مزاحیہ طریقہ کار کی اصطلاح کے مطابق تعریف کی گئی ہے۔ یہ بائبل کی شادمانی سے اتنی ہی دور ہے جتنی روشنی اندھیرے سے دور ہوتی ہے۔ بائبل میں شادمانی اور سنجیدگی میں کوئی اختلافِ رائے نہیں ہے۔ در حقیقت، دونوں کا حکم دیا گیا ہے اور وہ یقینی طور پر ساتھ ساتھ ظاہر کئے گئے ہیں۔ شادمانی وہ خاصیت ہے جو ہم میں اُس وقت آتی ہے

جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ خُدا اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہے، سب کچھ عمدہ ہے اور عمدہ ہی رہے گا، اور خُدا کے بچوں کے لیے انتباہ کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

مقدس پولوس، ایک خادم ——نہ کہ حاکم

رسول نے روم کے مذہبی راہنماؤں کی قابلیت پر کوئی شک نہیں کیا۔ اسے ان کی روحانی خاصیت اور سچائی پر مکمل اعتماد ہے۔ اُسے یقین ہے کہ وہ اپنی تقدیر کے خود ہی راہنما ہیں اور روحانی ترقی اور تعلیمات کے سلسلے میں خود ہی اپنے لیے کچھ کر سکتے ہیں۔ پھر بھی وہ مکمل طور پر اپنی بلاہٹ اور اختیار کو قبول کرتا ہے۔ جیسے پولوس نے غیر قوموں کی بلاہٹ کو قبول کیا اور اِس خدمت کو اور دیئے ہوئے کام کو کرنے کی خواہش ظاہر کی جو خُدا نے اُسے دیا۔

جھوٹے مذہب میں، جیسا کہ فریسیوں اور ایزبل اور دوسرے لوگوں کی مثال، یہ اُن پر حاکم بننے کی ایک کوشش تھی جو اُن کی قوت کے ماتحت تھے۔ یہ اُن کے لیے نااہلی اور کاہلی اور ہولناک حالت میں رکھنے کی ضرورت کا ایک دیدہ دانستہ منصوبہ تھا۔ عامرانہ طور پر لوگوں کو کنٹرول کرنے کے لیے تم اُنہیں اُن کی معصومیت میں رکھ سکتے ہو، انہیں دباؤ میں رکھ سکتے ہو، اور تم اُنہیں مکمل طور پر اپنے محتاج رکھ سکتے ہو۔ یہ سربراہی کے تصور کی ایک بگڑی ہوئی شکل ہے۔ جو واضح طور پر خوشگوار اور پسندیدہ نہیں ہے۔ جب یہ ایک خاندان میں ہوتا ہے، تو بچوں میں ایک خلافِ معمول ترقی ہو گی۔

خُدا کے لوگ خود بخود ہمیشہ نوکری سے ہٹ کر کام کرتے ہیں

ایک اچھا راہنما وہ نہیں ہوتا جو ذہین ہو اور خود سے ہر کام کر لیتا ہو بلکہ وہ ہوتا ہے جو دوسروں میں اپنے آپ کو سب سے بہتر ثابت کرے۔ اگر ہم انا کے معاملے میں اُن کے سامنے ایک مقابلے کے شخص نہیں ہیں۔ جو ہماری خدمت کو استعمال کر رہے ہیں اور ہمارے متعلق برتری کے تصور کے متعلق ایک غلط فہمی کو بڑھا چڑھا رہے ہیں، تو ہم لوگوں کو معصومیت میں رکھنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ نہ ہی ہم یہ کام کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے بغیر بھٹکے ہوئے ہیں۔ ذی علم، پُر اعتماد اور فیاض مذہبی راہنما اپنی نعمت سے پہچانا جاتا ہے کہ وہ اُس تحفے کو کیسے بہتر طریقے سے استعمال کرتا ہے۔ اور وہ اُسے کرنے میں دلیر بھی ہو گا۔ جھوٹی انکساری لوگوں کی نظر میں کسی بھی جھوٹے کام سے زیادہ

پسندیدہ نہیں ہے۔ میں نے جانا ہے میں نے لوگوں کے ساتھ کام کیا ہے جو انکساری کے عمل کے قبضہ میں ہیں اور تقریباً بلاناغہ جھوٹ جو ایک غُرانے والا جانور ہے کے ماتحت رہتے ہیں۔ جو تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے چبا جائے گا۔ اگر تم ایک قابل اور ہنر مند آدمی کو پاتے ہو جو کچھ کرنے کے لیے راضی ہونے سے پہلے دوسرے انسانوں کو دھوکا دیتا ہے، تو تمہیں بہت خوشی ہوگی اگر تم اُسے کچھ غلط کرنے کے لیے راضی ہونے سے روک دیتے ہو۔

مقدس پولوس نے اُن کی قابلیتوں کی اہانت نہیں کی، اور نہ ہی وہ بُزدل ہے۔

اور اَے میرے بھائیو! میں خُود بھی تُمہاری نِسبت یقِین رکھتا ہُوں کہ تُم آپ نیکی سے معمور اور تمام معرفت سے بھرے ہو اور ایک دُوسرے کو نصیحت بھی کر سکتے ہو؟ تَو بھی میں نے بعض جگہ زیادہ دِلیری کے ساتھ یاد دِلانے کے طَور پر اِس لئے تم کو لکھا کہ مُجھ کو خُدا کی طرف سے غَیر قَوموں کے لئے مسیح یِسُوع کے خادِم ہونے کی توفِیق مِلی ہے۔

یہاں پر نصیحت و تلقین کی ضرورت ہے۔ یہاں پر ایک عقلمند کے مشورے کی ضرورت ہے۔ خُدا کے خاندان میں اُن کی رائے کی ہمیشہ گنجائش ہوتی ہے جن کی خُدا کی طرف سے نشاندہی کی گئی ہے اور جو اپنے دِل میں دوسروں کے لیے بھلائی رکھتے ہیں۔ یہ محسوس کرنا ضروری نہیں ہے کہ ہم اِس کی قدر کو پہچاننے کی غرض سے اِس قسم کی رائے کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ درحقیقت رسول کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے علاقے کو رکھے جس کا اس نے دورہ کیا ہو۔ اور کلیسیاؤں کو قائم ہونے کے بعد جسمانی طور پر اُن میں حاضر رہے۔ تاہم، اُس کی عقل اور محبت میں، اُس نے وہ یقینی چیزیں دیکھی ہیں جن کے بارے میں بات کرنا ضروری ہے، پس اُس نے اُن کلیسیاؤں کو خطوط لکھے، اُن کے اپنے راہنما مفہوم سمجھانے میں محتاط اور نااہل رہے اِس لیے خطوط لکھنے کی ضرورت پیدا ہوئی ہے۔ اِس کے برخلاف، وہ نعمت کی اہمیت ظاہر کرے گا جو خُدا نے اُس کو دی ہے، وہ راستہ جس کو اُس نے دوسروں کے درمیان استعمال کیا، اور احتیاط جو رسول کے پاس لوگوں کے لیے تھی۔

مقدس پولوس غیر قوموں کے لیے خدا کا خادم تھا۔ وہ پہلا رسول تھا جسے خُدا نے بھیجا کہ وہ غیر قوموں کے حلقۂ احباب کے لیے یسوع مسیح کی خوشخبری (اُس کی جامعیت کے ساتھ) لے۔ خُدا

نے صرف یہ چناؤ ہی کیوں کیا، جو ہم پر واضح نہیں، لیکن جو کچھ اُس نے سرانجام دیا کیا وہ ہم پر واضح ہے۔ مقدس پولوس نے اِس تحفہ کو مانا ہے۔ کہ وہ اُسے مکمل مضبوط ارادے سے پورے طور پر کرنے کے لیے دیا گیا۔ وہ اپنے تحفے کے بارے میں معذرت خواہانہ رویہ نہیں رکھتا، حالانکہ وہ اِس کے ساتھ مقابلے میں نہیں ہیں۔ وہ اِس کو استعمال کرنے میں ہچکچا نہیں رہا اور لوگوں کے لیے اِسے واضح کرتا ہے۔ کہ وہ اِسے سُنیں اور اچھے طریقے سے سُنیں اور اُن کے لیے فائدہ مند ہو۔

خُدا کے لیے ایک قابل قبول کام

غیر قومی دُنیا میں کلیسیاء کے لیے اُس کا لگاؤ، **"کہ میں خُدا کی خوشخبری کی خِدمت کاہن کی طرح انجام دُوں تاکہ غیر قومیں نذر کے طور پر رُوح القُدس سے مقدس بن کر مقبول ہو جائیں۔"** ایک لحاظ سے ـــــ اور صرف اور صرف ایک لحاظ سے ـــــ غیر قومیں مقدس پولوس کی طرف سے خُدا کے سامنے پیش کی گئیں۔ جیسا کہ اسرائیلی کے ساتھ اور قربانی کے دِن اُس کے ہجوم میں سے بہترین کے ساتھ، یہ کام تھا جو خُدا نے مقدس پولوس کو باقی دُنیا کے کرنے کے لیے دیا؛ اور یہ رسول کا لگاؤ بھی تھا۔ جو کہ خُدا کو قبول کرنے کے لیے بہت اچھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ کیسے ہو گا۔ کلیسیاء پر اور اُس کے لوگوں پر اختیار صرف خُدا ہی رکھ سکتا ہے۔ اور کام جو ہم کرتے ہیں اور گواہی جو ہم رکھتے ہیں وہ خُدا کی نظر میں قابل قبول ہو گی۔ صرف خدا کا بندے اور اُس کی زندگی پر، روح القدس کے ذریعے سے جو ہمارے اندر کام کرتا ہے کنڑول رکھتا ہے، اور وہ ایک خُدا پرست کردار اور قابلیت لیتا ہے، اور کلیسیاء کے لیے خُدا کی مرضی کو ماپتا ہے۔

کیسے کلیسیاء اور شخص خُدا کی نظر میں قابل قبول ہوتا ہے؟

یہ کیسے ظہور میں آتا ہے؟ رسول کہتا ہے یہ خُدا کے کلام کی مکمل تبلیغ کے ذریعے سے آئے گا، لوگوں کی طرف سے مقدس پولوس اور دوسرے راہنماؤں کو عزت دینے سے جن کو خُدا نے تمام لوگوں میں چُن لیا ہے، اور اُن کی سُننے سے اور اُن سچی باتوں کی فرمانبرداری کرنے سے جن کو وہ سکھاتے ہیں۔

پَس میں اُن باتوں میں جو خُدا سے متعلق ہیں مسیح یِسُوع کے باعث فخر کر سکتا ہُوں۔ کیونکہ مجھے اَور کسی بات کے ذِکر کرنے کی جُرأت نہیں سِوا اُن باتوں کے جو مسیح نے غَیر قَوموں کے تابع کرنے کے لئے قَول اور فعِل سے نشانوں اور معجزوں کی طاقت سے اور رُوحُ القُدس کی قُدرت سے میری وساطت سے کیں۔

یسوع مسیح کی کلیسیاء میں قطعی اور حتمی پہلو یہ ہے، جیسا کہ یہ لوگوں کی زندگیوں میں روحانی پختگی کے لیے لاگو ہوتا ہے (اور اُن زندگیوں میں روح القدس کے کام) اور خُدا کے کلام کی جامع تبلیغ کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ بے شک، لوگوں کی زندگیوں میں کلام کی فرمانبرداری کے خیر مقدم کے بغیر یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔

خطوط میں کلیسیاؤں کے لیے جو کچھ ہے وہ" یسوع مسیح کی انجیل" ہے

یہ واضح ہے، جیسا کہ ہم نے رومیوں کے خط کا مطالعہ کیا ہے اور اُن باتوں کے بارے میں سُنا ہے جو یہاں پر کہی گئیں ہیں، کہ مقدس پولوس انجیل کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو بہت زیادہ جامع ہے اور اُس بات تک پہنچتی ہے کہ جتنا آج انجیل اکثر سوچتی ہے۔ بہت سے نابالغ اور ناپختہ ذہن، کم عقل، اور جاہل لوگ چاہتے ہیں کہ یسوع مسیح کی انجیل کو نجات کی بنیاد اور اساس تک محدود کر دیا جائے۔

یقینی طور پر، میرا یہ مقصد نہیں ہے، اور نہ ہی سچائی کے دفاع کے لیے کوئی بھی شخص یہ کرے گا۔ یہ لازمی ہے، تاہم، یہ بات واضح ہے کہ وہ صرف یسوع مسیح کی انجیل کا حصّہ ہیں۔ خدا کے کلام نے سب کچھ واضح کیا ہے اور انجیل میں شامل ہے، یا یسوع مسیح کی خوشخبری ہے۔ کلیسیاء، اُس کی ذمہ داریوں اور ضرورت کے حوالے سے جو صلیب کی کامیابیوں کے ساتھ اور کلیسیاء میں روح القدس کے کام، اور ہماری طرف خدا نے جو شرائط رکھی ہیں کے حوالے سے نئے عہد نامہ میں ہمیں یہ سب کچھ سکھایا گیا ہے۔ یہ تمام خوشخبریاں ہیں۔ خُدا نے کوئی لفظ بائبل میں بیان نہیں کیا۔ کہ جو یہاں پر خُدا کی وصیت ہوتی۔ اور صحائف کی جانب سے بذاتِ خود بھی، اور اُس نے جائز ترجمے کے

وقت ایک بھی اہم لفظ کو ادھر اُدھر کرنے کی اجازت نہیں دی (اِس میں ہورٹ اور منتخب تراجم شامل نہیں ہیں کیونکہ وہ بائبل کے نقطہ ٔ نظر کے مطابق قانونی اور شرعی تراجم نہیں ہیں)

کوئی بھی اِس کو سمجھنے کے لیے ناواقف ہے کہ نئے عہد نامہ کی کلیسیاء کے لیے تعلیم میں بہت سے اضافی الفاظ اور معلومات کے معاملات ہیں۔ تاہم، ایسا نہیں ہے۔ ہم تمام اچھے کاموں کو بخوبی کرنے کے لیے مکمل، قابل اور مسلح (روحانی ہتھیاروں سے) لوگ نہیں ہیں جو خُدا کی نظر میں خُدا کے کلام کی مکمل شریعت کے بغیر قابل قبول ہوں۔ خُدا کے مکمل مشورے کا پوری طرح اعلان ہماری ذمہ داری ہے۔ خُدا کے کلام کے مکمل مشورے کے حصول کی ذمہ داری اُس کے ہر فرزند کی بھی ہے۔ نچلی سطح کی تنقید کی مذمت یہ ہے کہ یہ نئے ذہن کی نہیں ہے، نہ یہ ایمان کی ہے اور نہ ہی یہ روح القدس کی ابتداء ہے۔ یہ نئی پاپائیت — علمیت کی مذموم کرتوتیں ہیں۔ جو بائبل کا نہیں، بلکہ روشن خیالی کا اختیار رکھنے کے دعویدار ہیں، اور جنہوں نے جدید کلیسیاء میں نبیوں کی حیثیت کو غصب کر لیا ہے۔ جبکہ یہ نبیوں کا قصور ہے جنہیں پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے تھا۔ اور اِس طرح ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیے تھی، حالات کو درست حالت میں رکھنے اور منطقی استدلال کی الہیات کو ظاہر کرنے کا کہ یہ کیا ہے اور اپنے منصب کے دوبارہ حاصل کرنے کا انحصار نبیوں پر تھا۔ منطقی استدلال اور منتخب مذہبی انسانیت کی جعلی کتابیں جو بائبلیں کہلاتی ہیں لیکن ہیں نہیں، وہ خدا کی ضمانت، مقدس سلامتی، اور پاک کلام سے لطف اندوز نہیں ہوتیں۔ جدید انگریزی اور متنی تنقید وہ نہیں جو بائبل کو لوگوں کے لیے قابل سمجھ بنا سکیں۔ یہ صرف اُس وقت ہوتا ہے جب روح القدس انفرادی طور پر ایمان کے ذریعے سے سرگرم ہوتا ہے۔ سچائی کو لوگوں کے دِلوں کے اندر منکشف کرتا ہے کہ جو پیپر اور روشنائی (اِنک) سے زندہ خُدا کا زندہ کلام کتاب کی شکل میں وجود میں آتا ہے۔ خُدا، بائبل کو توڑنے مروڑنے کے تحت جو قانونی اور شرعی لحاظ سے ترجمہ کیا گیا تھا پسند نہیں کرتا۔ تاکہ لوگوں کی قومیت کے پاس پڑھنے کے لیے مکمل متن ہوں۔ انگریزی بولنے والی جگہ پر، جیسا کہ جیروم لیٹن ولگیٹ کا داو۔ رحیمز ورژن اور میزوریٹک عبرانی کا کنگ جیمز ورژن کا متن اور یونانی کا ری سیوڈ ٹیکسٹ ہو گا۔ اِس طرح کی کسی بھی چیز سے **خبردار رہو!**

اپنی بنیاد پر تعمیر کرو

مقدس پولوس ایک قانون عائد کرتے ہیں۔ جو نہ صرف اُس کے اپنے کام پر لاگو ہوتا ہے بلکہ یہ آج کے کلیسیاء کے لیے ہدایت بھی ہے۔ اپنا کام کرو۔ دوسروں کی بنیاد پر اپنی عمارت تعمیر نہ کرو۔ ہم چوری شُدہ خیال، ہم سری اور موقع پرستی پر کام نہیں کر رہے۔ یقیناً ہمیں تعاون کرنا چاہیے۔ مقدس پولوس اِس بات کو واضح کرتے ہیں۔ اُسی میدان میں، ایک پودا لگاتا ہے اور دوسرا پانی دیتا ہے۔ یہاں تک، وہ کسی اور کے جلال کو ادھار لینے کے لیے، یا لوگوں کی توجہ لینے اور تعریف کی برابری کرنے کے لیے ہمیں کسی اور کی نقل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ ہم اِس کو زیادہ تر آج کل کلیسیاء میں ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ یہ غلط چیز ہے جس کی کبھی بھی نیت نہیں کی گئی۔ کلیسیاء کا جائز کام ہمیشہ قابلِ تعاون ہوتا ہے؛ یہ کبھی بھی مسابقتی نہیں رہا۔ یہ خادموں کے لیے محسوس کرنا بہت ضروری ہے کہ ان کی بلاہٹ ایک طرح سے اپنی اہمیت کو اُجاگر کرنے کی طرف ایک موقع ملنا نہیں ہے۔ چبوترا ایک اسٹیج نہیں ہوتا۔ اجتماع سامعین نہیں ہوتے۔ پرستش کارکردگی نہیں ہوتی، کھیل میں یہ دیکھنا نہیں ہوتا کہ تم نے کام کیسی اچھائی سے کیا۔ اور تمہاری کارکردگی کس معیار کی ہے۔ اور عبادات میں تفریح نہیں ہوتی۔ یہ چیزیں کلیسیاء کے جائز کام نہیں ہیں۔ کلیسیاء ایک خاندان ہے۔ کلیسیاء کے راہنما کلیسیاء کے باپ، ذمہ دار اور صابر لوگ ہیں۔ وہ راست باز، اچھے کردار، جرأت اور استحکام والے لوگ جو چھوٹے بچوں کو متاثر کریں گے۔ اور ان کو دوبارہ پیدائش کی طرف کریں گے۔ جب تک کہ اُن میں یسوع کی تصویر نظر نہیں آتی۔ اِس سلسلے میں، ہر ایک کا اپنا کام ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے اور دیکھنا ہوگا۔ اور خُدا کا شُکر ادا کرنا ہوگا۔ کہ ہم اِس میں شامل ہیں۔ اور لائق سمجھے گئے ہیں۔ اور ہم اسے شوق اور سرگرمی سے کرتے ہیں۔

مذہب سے پرے

پہنچ سے دور شخص تک پہنچنا بھی ایک اصول ہے۔ خُدا کے نزدیک یہ ناقابلِ قبول پیمانہ ہے کہ ہم اپنی ساری توانائی انہی لوگوں کو بار بار وہی باتیں بتانے میں صرف کریں اور اُن لوگوں کو نظر انداز کریں جو ہماری پہنچ سے دور ہیں۔ خُدا نے ہمیں اِس بات کے لیے نہیں بلایا کہ ہم باہر جائیں

اور اُن لوگوں کو مجبور کریں اور کونے میں لگا دیں۔ جو ہمیں سُننا نہیں چاہتے۔ نقطہ یہ ہے کہ دُنیا میں وہ لوگ ہر جگہ ہیں جو سنتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں۔ اگر کوئی انہیں بتائے۔

اور میں نے یہی حوصلہ رکھا کہ جہاں مسیح کا نام نہیں لیا گیا وہاں خُوش خبری سُناؤں تاکہ دُوسرے کی بُنیاد پر عمارت نہ اُٹھاؤں۔

انجیل کی منادی کا یہ مسلۂ اور روح القدس کا کام، پولوس اُن کو آیت نمبر 19 میں کہتا ہے:

یہاں تک کہ میں نے یروشلیم سے لے کر چاروں طرف اِلُرکُم تک مسیح کی خُوشخبری کی پُوری پُوری منادی کی۔

جب یسوع مرقس کی انجیل میں اِس تعلیم کو ختم کر رہا ہے، اُس نے کہا، "**یہ نشان اُن کی پیروی کریں گے۔**" نشانات کی ایک فہرست دی گئی اور در حقیقت جیسا کہ پولوس رسول دُنیا میں گیا (خاص طور پر غیر قومی دُنیا لیکن پطرس اور یعقوب یہودی دنیا میں) تو اِن نشانوں کی پیروی کی۔ یہ نشانات رسالت اور اُن لوگوں کی جائز اور تصدیق شُدہ خدمت کے لیے تھے۔

تاہم، نشانات کے حوالے سے یہاں پر کچھ چیزیں ہیں جو ہم چاہتے ہیں کہ زیادہ واضح ہوں۔ عبرانیوں کے دوسرے باب میں ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ اِن نشانات کی پیروی کرو انجیل کی تصدیق کے لیے اُنہیں دیئے گئے ہیں۔ "**جِس کا بیان پہلے خُداوند کے وسیلہ سے ہُوا اور سُننے والوں سے ہمیں پایۂ ثبُوت کو پہنچا۔ اور ساتھ ہی خُدا بھی اپنی مرضی کے موافق نِشانوں اور عجِیب کاموں اور طرح طرح کے مُعجزوں اور رُوحُ القدُس کی نعمتوں کے ذریعہ سے اُس کی گواہی دیتا رہا۔**" یہ قابلِ ذکر ہے کہ بائبل میں کسی جگہ نہیں ہے کہ خُدا نے کسی خادم کو یہ حکم دیا ہو کہ نعمتوں کے پیچھے بھاگو جن کا تعلق نشانات کے ساتھ ہے ہم زبانوں، شفاؤں، معجزات، زبانوں کے ترجمے، رویا اور اِس طرح کی چیزوں کی بات کر رہے ہیں۔ ہمیں اِس کا تعارف 1۔ کرنتھیوں 12 باب میں کرایا گیا ہے اور پھر دوبارہ 14 باب میں کرایا گیا ہے کہ **بہتر نعمت کی تلاش میں رہو۔** جن بہترین نعمتوں کا ذکر باب نمبر 12 میں کیا گیا ہے پہلا رسول، دوسرا نبی، تیسرا اُستاد اور مبشر۔ دوسری نعمتیں ثانوی اور "**دوسرے درجے**" کی ہیں۔ نعمتوں سے متعلقہ اہمیت کے بارے میں بات چیت 1 کرنتھیوں باب نمبر 14 میں کی گئی ہے،

جہاں پر رسول کرنتھیوں کی کلیسیاء کی بے ترتیبی اور ابتری کے بارے میں بات کر رہا تھا، "**لیکن کلیسیا میں بیگانہ زبان میں دس ہزار باتیں کہنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ اَوروں کی تعلیم کے لئے پانچ ہی باتیں عقل سے کہوں۔**" کیونکہ اُس کی خواہش لوگوں کی تربیت دینا اور اُن کو تعلیم دینا ہے نہ کہ شیخی بگارنا ہے۔

کلیسیاء کا بنیادی کام یہی ہے۔ خُدا اُن لوگوں کو ملامت کرتا ہے جو ایک ہی سوچ رکھنے والے مسیحی کی قسم میں جکڑے ہوئے ہیں، جو صرف سنسنی خیزی، معجزاتی نشانات، اور جسمانی معیار میں جوش دیکھ سکتے ہیں۔ جو یہ پیش کرتے ہیں۔ یسوع نے متی باب 12 میں کہا ہے، "**کہ اِس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔**" جب اُس کو فریسیوں کی طرف سے یہ کہا گیا تھا، " **اَے اُستاد ہم تجھ سے ایک نِشان دیکھنا چاہتے ہیں۔**" اور یسوع نے کہا، "تم جو کہتے ہو وہ برا کہتے ہو تمہیں کوئی نشان نہیں دکھایا جائے گا۔" تم تمام نشانیاں دیکھ چکے ہو اور تم دیکھنے والے ہو اور تمہیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔" اُس نے بالکل یہی بات مرقس 16:14 میں بھی دہرائی ہے جب اُس نے کہا کہ وہ مکار تھے جب انہوں نے نشان کے بارے میں کہا تھا۔" تم باہر جاؤ اور آسمان کو دیکھو۔ تم دیکھ سکتے ہو۔" تم یہاں سے باہر جاؤ تم آسمان میں دیکھ سکتے ہو۔ تم کہہ سکتے ہو، 'اچھا، کہ آسمان سرخ اور جھکا ہوا ہے۔ یہ یقینی طور پر کل کے موسم کے بارے میں ہے— یہ جو ہو رہا ہے، ایسا ہی ہونے جا رہا ہے۔' تم ابھی تک اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے اور وہ دیکھتے ہو جو تم دیکھنا چاہتے ہو۔ تاکہ ایمان اور خُدا پرستی کی ترغیب دو۔ شیر خوار بچوں کی طرح جو بوتل کو چوستے رہتے ہیں، تم بھی باقاعدگی کے ساتھ نشانوں کے متعلق کہتے رہتے ہو— کوئی چیز تمہیں اُبھارتی رہتی ہے۔ اور تمہاری کاہل روح کو اُکساتی رہتی ہے۔"

یسوع اس طرح کی درخواستوں کو نہیں مانے گا۔ لوقا 4 باب میں، جب وہ اپنے شہر میں گیا۔ وہ تمام اُس کے گرد جمع ہو گئے اور وہ اپنے آپ سے کہہ رہے تھے۔" وہ اِس شہر سے ہے، جو کچھ اُس نے دوسروں کے لیے کیا ہے یقینی طور پر وہ ہمارے لیے اُس سے کچھ بہتر کرے گا۔" یسوع مسیح جانتے تھے کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔ اور اُس نے کہا، " **اور میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ ایلیاہ کے دِنوں**

میں جب ساڑھے تین برس آسمان بند رہا یہاں تک کہ سارے ملک میں سخت کال پڑا بہت سے بیوائیں اِسرائیل میں تھیں۔ لیکن ایلیاہ اُن میں سے کسی کے پاس نہ بھیجا گیا مگر ملکِ صیدا کے شہر صارپت میں ایک بیوہ کے پاس۔اور الیشع نبی کے وقت میں اِسرائیل کے درمیان بہت سے کوڑھی تھے لیکن اُن میں سے کوئی پاک صاف نہ کیا گیا مگر نعمان سوریانی۔"

یہ کہا گیا تھا، " تم میری طرف سے کوئی خاص حمایت حاصل نہیں کر پاؤ گے۔"اور اُس نے اُن کے سامنے کوئی نشان ظاہر نہ کیا، جو وہ دیکھنے کے لیے آئے ہیں۔ وہ اُس سے سخت ناراض ہو گئے اور اُسے مارنے کی کوشش کی؛ اُنہوں نے اُسے پہاڑ کی چوٹی پر سے گرانے کی کوشش کی۔اور اُس نے لوگوں کے تجسس کے لیے کسی تسلی کا اظہار نہ کیا؛ کسی اچھی بات کے لیے اُس نے اپنے آپ اُن کو بُرا بھلا کہنے اور بُرا برتاؤ کرنے کی اجازت نہ دی۔اُن کو غصّہ آیا کیونکہ وہ یہ سوچتے ہوئے آئے تھے کہ وہ نشانات اور معجزات دیکھنا چاہتے تھے اور انہوں نے کچھ بھی نہ دیکھا، وہ کتنا ناقص مقصد تھا جو اُن میں تھا۔ جب خُدا اپنے خادم کے ساتھ کوئی معاہدہ کرتا ہے یا اپنی خدمت کی تصدیق کرنا چاہتا ہے، تو خُدا نشان دیتا ہے۔اسی دوران نشان بذاتِ خود ہی بہت بہتر ہوتا ہے۔ ہمیں اُن کے پیچھے بھاگنے کی تعلیم نہیں دی گئی۔ ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ ہم نبوت، منادی، تعلیم، کلیسیائی راہنمائی اور اِس طرح کی دوسری باتوں کے بہترین کام کریں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا نمبر سب سے پہلے آتا ہے۔اور یہ کلیسیاء کے لیے بہترین کام ہوتا ہے۔اُن میں بہت زیادہ سنسنی خیزی نہیں ہے۔ اُنہیں اُکسایا نہیں گیا۔ وہ انا پرستی سے بھرے ہوئے نہیں ہیں؛ اور وہ بہت زیادہ پُر جوش اور بے چینی کی کیفیت میں نہیں ہیں؛ لیکن وہ اساسی، اور بنیادی کام جو اصلی بلاہٹ میں شامل ہیں اور اِس دُنیا میں کلیسیاء کا مقصد جس کے لیے ہم اور آپ بلائے گئے ہیں سخت ہیں۔

باب نمبر47

رومیوں 24:15 اِس لئے جب اِسفانیہ کو جاؤں گا تو تمہارے پاس ہوتا ہُوا جاؤں گا کیونکہ مجھے اُمید ہے کہ اُس سفر میں تم سے ملوں گا اور جب تُمہاری صحبت سے کسی قدر میرا جی بھر جائے گا تو تم مجھے اُس طرف روانہ کر دو گے۔

رومیوں 25:15 لیکن بِالفعل تو مقدسوں کی خِدمت کرنے کے لئے یروشلیم کو جاتا ہُوں۔

رومیوں 26:15 کیونکہ مکِدُنیہ اور اخنیہ کے لوگ یروشلیم کے غریب مقدسوں کے لئے کچھ چندہ کرنے کو رضامند ہُوئے۔

رومیوں 27:15 کیا تو رضامندی سے مگر وہ اُن کے قرضدار بھی ہیں کیونکہ جب غیر قَومیں رُوحانی باتوں میں اُن کی شرِیک ہُوئی ہیں تو لازِم ہے کہ جِسمانی باتوں میں اُن کی خِدمت کریں۔

رومیوں 28:15 پَس میں اِس خِدمت کو پُورا کر کے اور جو کچھ حاصل ہُوا اُن کو سَونپ کر تمہارے پاس ہوتا ہُوا اِسفانیہ کو جاؤں گا۔

رومیوں 29:15 اور میں جانتا ہُوں کہ جب تُمہارے پاس آؤں گا تو مسیح کی کامل بَرکت لے کر آؤں گا۔

رومیوں 30:15 اور اَے بھائیو! میں یِسُوع مسیح کا جو ہمارا خُداوند ہے واسطہ دے کر اور رُوح کی محبّت کو یاد دِلا کر تُم سے اِلتماس کرتا ہُوں کہ میرے لئے خُدا سے دُعائیں کرنے میں میرے ساتھ مل کر جانفشانی کرو۔

رومیوں 31:15 کہ میں یہودیہ کے نافرمانوں سے بَچا رہُوں اور میری وہ خِدمت جو یروشلیم کے لئے ہے مقدسوں کو پسند آئے۔

رومیوں 32:15 اور خُدا کی مرضی سے تمہارے پاس خُوشی کے ساتھ آکر تمہارے ساتھ آرام پاؤں۔

رومیوں 33:15 خُدا جو اِطمینان کا چشمہ ہے تم سب کے ساتھ رہے۔ آمین۔

رومیوں 1:16 میں تم سے فیبے کی جو ہماری بہن اور کنخریہ کی کلیسیا کی خادِمہ ہے سفارش کرتا ہُوں۔

رومیوں 2:16 کہ تم اُسے خُداوند میں قبول کرو جَیسا مقدسوں کو چاہئے اور جِس کام میں وہ تُمہاری محتاج ہو اُس کی مدد کرو کیونکہ وہ بھی بہتوں کی مددگار رہی ہے بلکہ میری بھی۔

رومیوں 3:16 پرِسکہ اور اَکوِلہ سے میرا سلام کہو۔ وہ مسیح یِسُوع میں میرے ہم خِدمت ہیں۔

رومیوں 4:16 اُنہوں نے میری جان کے لئے اپنا سر دے رکھا تھا اور صِرف میں ہی نہیں بلکہ غَیر قَوموں کی سب کلِیسیائیں بھی اُن کی شُکر گزار ہیں۔

رومیوں 5:16 اور اُس کلیسیا سے بھی سَلام کہو جو اُن کے گھر میں ہے۔ میرے پیارے اِپینتس سے سَلام کہو جو مسیح کے لئے آسیہ کا پہلا پھل ہے۔

رومیوں 6:16 مریم سے سَلام کہو جِس نے تُمہارے واسطے بہت مِحنت کی۔

رومیوں 7:16 اندرُنیکُس اور یُونیاس سے سَلام کہو۔ وہ میرے رِشتہ دار ہیں اور میرے ساتھ قَید ہُوئے تھے اور رَسُولوں میں نامور ہیں اور مُجھ سے پہلے مسیح شامل ہیں۔

رومیوں 8:16 اَمپلیاطُس سے سَلام کہو جو خُداوند میں میرا پیارا ہے۔

رومیوں 9:16 اُربانُس سے جو مسیح میں ہمارا ہم خِدمت ہے میرے پیارے اِستخُس سے سَلام کہو۔

رومیوں 10:16 اَپلّیس سے سَلام کہو جو مسیح میں مقبُول ہے۔ اَرِستُبُولُس کے گھر والوں سے سَلام کہو۔

رومیوں 11:16 میرے رِشتہ دار ہیرودِیون سے سَلام کہو۔ نَرکِّسُس کے اُن کے گھر والوں سے سَلام کہو جو خُداوند میں ہیں۔

رومیوں 12:16 ترُوفینہ اور ترُوفیسہ سے سَلام کہو جو خُداوند میں مِحنت کرتی ہیں۔ پیاری پرسِس سے سَلام کہو جِس نے خُداوند میں بہت مِحنت کی۔

رومیوں13:16   رُوفُس جو خُداوند میں برگزِیدہ ہے اور اُس کی ماں جو میری بھی ماں ہے دونوں سے سَلام کہو۔

رومیوں14:16   اَسُن کرِتس اور فلِگُون اور ہِرمیس اور پترُباس اور ہرماس اور اُن بھائیوں سے جواُن کے ساتھ ہیں سَلام کہو۔

رومیوں15:16   فِلُلگُس اور یُولیہ اور نیریُوس اور اُس کی بہن اور اُلمپاس اور سب مقدسوں سے جواُن کے ساتھ ہیں سَلام کہو۔

رومیوں16:16   آپس میں پاک بوسہ لے کر ایک دُوسرے کو سَلام کرو۔ مسیح کی سب کلِیسیا تمہیں سَلام کہتی ہیں۔

رومیوں17:16   اب اَے بھائیو ! میں تم سے اِلتماس کرتا ہُوں کہ جو لوگ اُس تعلیم کے برخِلاف جو تم نے پائی نے اور ٹھوکر کھانے کا باعث ہیں اُن کو تاڑ لیا کرو اور اُن سے کنارہ کیا کرو۔

رومیوں18:16   کیونکہ اَیسے لوگ ہمارے خُداوند مسیح کی نہیں بلکہ اپنے پیٹ کی خِدمت کرتے ہیں اور چِکنی چُپڑی باتوں سے سادہ دِلوں کو بہکاتے ہیں۔

رومیوں19:16   کیونکہ تُمہاری فرمانبرداری سب میں مشہور ہو گئی ہے اِس لئے میں تُمہارے بارے میں خُوش ہُوں لیکن یہ چاہتاہُوں کہ تم نیکی کے اِعتبار سے دانا بن جاؤ اور بدی کے اِعتبار سے بھولے بنے رہو۔

رومیوں20:16   اور خُدا جو اِطمینان کا چشمہ ہے شَیطان کو تمہارے پاؤں سے کچلوادے گا۔ ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح کا فضل تم پر ہوتا رہے۔

رومیوں21:16   میرا ہمخدمت تیمُتھیُس اور میرے رِشتہ دار لوکیُس اور یاسون اور سوسِپطرُس تُمہیں سَلام کہتے ہیں۔

رومیوں22:16   اِس خط کا کاتِب ترِتیُس تم کو خُداوند میں سَلام کہتا ہے۔

رومیوں23:16   گیُس میرا اور ساری کلِیسیا کا مِہماندار تمہیں سَلام کہتا ہے۔اِرستُس شہر کا خزانچی اور بھائیِ کوارتس تم کو سَلام کہتے ہیں۔

رومیوں 24:16 [ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح کا فضل تم سب کے ساتھ ہو۔ آمین]
رومیوں 25:16 اب خُدا جو تُم کو میری خُوشخبری یعنی یِسُوع مسیح کی منادی کے موافق مضبُوط کر سکتا ہے اُس بھید کے مکاشفہ کے مطابِق جو ازل سے پوشیدہ رہا۔
رومیوں 26:16 مگراِس وقت ظاہِر ہو کر خُدائے ازل کے حکم کے مطابق نبیوں کی کتابوں ذرِیعہ سے سب قَوموں کو بتایا گیا تاکہ وہ اِیمان کے تابع ہو جائیں۔
رومیوں 27:16 اُسی واحِد حکیم خُدا کی یِسُوع مسیح کے وسِیلہ سے ابد تک تمجِید ہوتی رہے۔ آمین۔

روم کی کلیسیاء کے بارے میں تاثرات کے اختتام پر، مقدس پولوس رسول نے بہت سے نقاط کا مشاہدہ کیا ہے۔

پہلی، غیر قومی کلیسیاء نے یروشلیم کے مقدسوں کو دینے کے لیے تحفے اکٹھے کیے۔ ایسا کرنا اُن کے لیے خوشی کی بات تھی۔ اور یہ بہت اچھی بات تھی۔ ایسا کرنے کی خوشی کے علاوہ یہ ایک طرح کی فیاضی بھی تھی۔ وہ ایسا کرنے کے خواہش مند تھے۔ جیسا کہ وہ یہودی قوم اور یہودی مسیحوں کے ذریعے سے یروشلیم کلیسیاء کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایسا کرنے کے مقروض تھے، اور غیر قومی دُنیا اپنی روحانی چیزوں کے بارے میں شریک بن چکے تھے۔ یہ نہ صرف ایک چھوٹی سی بات ہے بلکہ ایک اچھا سودا ہے اگر غیر قومی مسیحی یروشلیم کو سامان دیتے ہوئے ردِ عمل دیتے ہیں جب اُنہیں اُس کی ضرورت تھی۔

یہ ہمیں وہ بات سکھاتی ہے جس کی ہمارے مغربی دُنیا کی مادی کلیسیاء کے لیے بڑی بروقت ضرورت تھی۔ یہ ایسے لگتا ہے، جیسے کہ ہم انجیل کے کام کے مزدور ہیں، اقدار ختم ہو گئی ہیں اور یہ سب کچھ متن سے ہٹ کر رہے۔ مادی بادشاہت اور قدرتی دُنیا بہت لازمی ہیں کہ یہ سب کچھ بوجھ سے خفگی تک ہے اگر ہمیں کسی مسیحی کام کے لیے مادی چیز کی قربانی کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ جن کو ضرورت ہے جو ہمارے لیے روحانی چیزوں کے خادم ہیں۔ وہ ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے وہ فقیر یا فلاح و بہبود کا کوئی معاملہ ہو۔ اگر ہم سب قربانیاں دیتے ہیں، تو ہم ناخوشی میں غصّے کا

ایک سانس لیتے ہیں: ” اوہ پیارے، یہاں پر ہم دوبارہ جاتے ہیں۔“ یہ مغربی کلیسیاء کے خلاف الزام کا ایک بدقسمت اور دھوکا دہی کا اقداری نظام ہے۔ سچائی یہ ہے کہ روحانی چیزیں مادی چیزوں کے برعکس لامحدود بہت گراں بہا اور خاص ہوتی ہیں۔ اگر ہم اُن سے روحانی چیزیں حاصل کرتے ہیں جن سے ہم مادی امداد کا پوچھتے ہیں، تو ہم اِس بات سے خوش ہوتے ہیں۔ ایک سمجھدار شخص مادی چیزوں کے حصول کے لیے تیار کھڑا ہوگا جب جائز ضرورتیں سر اٹھاتی ہیں۔

محتاجوں کا فخر

مقدس پولوس رومیوں کی کلیسیاء سے التماس کرتا ہے، ”میرے لیے دُعا کرو کہ یروشلیم کے مقدسوں کو میرا تحفہ پسند آ جائے“ تیس سالوں سے بطور ایک روحانی راہنما اب پہلے میں نے اپنے اندر ایک متجسس برتاؤ کا مشاہدہ کیا اور پھر دوسروں کے اندر۔ یہ فضل کے ساتھ لینے کی بجائے دینے کے لیے بے حد آسان ہوتا ہے۔ میرے لیے یہ محبت، حلیم، خیر خواہ اور رحمدل روح سے دینے میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ اور اِسی طریقے سے میرے لیے لینا بہت مشکل ہے۔ خاص طور پر اس علاقے میں جن میں مجھے جائز ضرورت ہو۔ انا ہمیشہ راستہ نکال لیتی ہے۔ دوسروں کو اپنی زندگیوں میں شامل ہونے کی ہمیں اپنی صلاحیت کے بارے میں سوچ بچار کرنی چاہیے۔ یہ دوسروں کو اپنی زندگیوں میں شامل کرنے کی ضرورت کو پہچاننے کے لیے انکساری اور ایمانداری لاتی ہے۔ یہ سچ ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے ضرورت کوئی بھی ہو: محبت، شفقت، وقت یا مادی چیزیں۔ ہمیں اِن خدمتوں کو تحسین، فضل اور خوشی کے ساتھ قبول کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

لالچ بھلائی سے مختلف ہے

یقینی طور پر، انسان میں ایک خود غرض اور لالچی رجحان ہے کہ وہ جو چیزیں حاصل کرنا چاہتا ہے اُن کو حاصل کرنا ممکن بنائے۔ لیکن ہم خاکساری کی بات کر رہے ہیں۔ جو فضل اور شُکر گزاری کو حاصل کرنے کے لیے مطلوب ہے۔ جب ہم ضرورت مند ہوتے ہیں۔ لوگوں کو خوش کرنے کے لیے یہ ایک لازمی روح ہے جو ہماری معاونت کے لیے آئی ہے۔ ہم میں زیادہ تر لوگ بہت مغرور ہیں۔ بہت زیادہ انا پرست اور اپنے آپ کے ساتھ بہت زیادہ بندھے ہوئے ہیں۔ اور ہم

ان کو اپنے قریب لانے کی کوشش، ہمارے لیے محبت کے اظہار کی کوشش اور ہماری مدد کرنے کی کوشش کرنے کی وجہ سے سزا دیتے ہیں۔

خدمت میں ہر کوئی مفید اور ضروری ہوتا ہے

مقدس پولوس روم کی کلیسیاء سے ایک عورت فتیبے کی سفارش کرتے ہیں۔ روایتی مسیحی کلیسیاء کا یہ تاریخی اصول رہا ہے کہ وہ بائبل اور خُدا کے فرمان کو سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں، کہ یہ عورت کے لیے موزوں نہیں ہے کہ وہ کلیسیاء میں اختیار یا ذمہ داری کا کوئی منصب لے۔ یہ سچ ہے، اور ہر منظم کلیسیاء میں، اِس بات کو خیال رکھا گیا ہے۔ تاہم، بد قسمتی سے اِس کا ناپسندیدہ اثر رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں عورت کے لیے رویہ ٹھوس اور لائق رہا ہے۔

آدمی کے بارے میں یہودی مسیحی اصول یہ رہا ہے کہ وہ گھر کا سربراہ ہے اور بہت سے مسیحی آدمیوں کے لیے ایک مثال ہے جو اپنی بیوی کی ضروریات سے لاتعلق ہوتے ہیں۔ اُس کا احساس بطور سامان کے رکھتا ہے، اور اُس کے تھوڑی سی رحمدلی، تحمل، قدردانی اور ترس رکھتا ہے۔ جنسوں کے متعلق بائبل کا فرمان تک رسائی رکھنا اور کلیسیاء کی ساخت ایک بہت اہم نقطہ سے چُوک جاتے ہیں۔ اور یسوع مسیح کی انجیل کے مقصد کو بہت بڑا نقصان پہنچاتے ہیں۔ اگرچہ ہم ہمیشہ خُدا کے فرمان پر دھیان دینے اور اُس کے اختیار کے سامنے کا کہتے ہیں۔ بائبل کے نقطۂ نظر سے (یہاں تک کہ قدیم زمانے کے رسولوں کا) عورت ایک عظیم مسیحی خدمت رکھتی ہے۔ کسی بھی جائز کام میں اُس کو استعمال کرنے میں وہ ذرا بھی نہیں ہچکچائے۔ اور اُس نے فرض ادا بھی کیا۔ اور فرض ادا کرنے میں اُس کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی۔ کام کرتے ہوئے اُس کی ضرورت میں اُس کی مدد کرنے، اُس کو سہارا دینے سے، اور اُس کو مہیا کرنے سے، روم کے بڑوں نے اور پولوس رسول نے اپنا آپ اُس کی تحویل میں نہیں دے دیا۔ اگر بائبل کے مطابق ہم مسیحی معاشرے کو دوبارہ سے ترتیب دیں، تو یہ مسیحی آدمیوں کے لیے اچھا ہے کہ اُن چیزوں کی طرف توجہ دیں۔ ماضی میں

صدیوں پہلے اپنی عورتوں کے لیے بے قدری، سختی، سرد مہری، اور نام نہاد مسیحی دُنیا کی سختی بہت سی بغاوت، انقلاب اور ابتری کا سبب بنی جو آج کل ہم دیکھتے ہیں۔

خُدا آپ کو نام سے جانتا ہے

اِن اختتامی آیات میں، جن لوگوں کی پہچان کروائی گئی ہے اُن کی ایک لمبی فہرست ہے، اور شریفانہ شہرت اور اُن کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ ہم اِسے تعریفوں کے الفاظ کا ایک سلسلہ کہہ سکتے ہیں۔ رسول اُن کے نام پُکارتا ہے جن کو وہ روم میں جانتا ہے۔ جو اُس کے دِل میں اور ذہن میں ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ کلیسیاء جانے کہ انجیل کی خدمت میں یہ لوگ خُدا کے مفید خادم رہ چکے ہیں۔ ایک فائدہ جو ہم اِس سے حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ یہ احساس ہے کہ کیسے ہوشیاری کے ساتھ خُدا اُس کے مقدس خادم ہر ایک اپنی خوبی کے مطابق انفرادی طور پر پہچانے جاتے ہیں اور وہ حصّہ جو انہوں نے خُدا کے کام میں ڈالا ہے۔ کیا تم نے کبھی اِس پر غور کرنا بند کیا کہ خُدا، اپنی لامحدود عقل میں، کامل نظر آیا ہے۔ کہ کلیسیاء کی تمام تاریخ کے ایمان یافتہ چھوٹے لوگوں کے نام بھی اُن کے کام کے گواہ کے طور پر لکھنا یاد رکھا؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں بتائے بغیر لاکھوں لوگوں نے اِس کے بارے میں پڑھا ہے اور اُن کے بارے میں سوچا ہے، اور یہ کہ کس طرح وہ لوگ حیران کن ہیں۔ اُنہوں نے رسولوں اور نبیوں جیسا عظیم کام نہیں کیا، لیکن وہ خُدا کے ساتھ اپنی خدمت میں اور اپنی بلاہٹ میں وفادار تھے، اور انہوں نے مقدس پولوس کی طرف سے پہچان پائی۔ لیکن اِس سے پہلے، انہوں نے خُدا کی توجہ حاصل کر لی، یہ وہی تھا جس نے بائبل کو قائم کیا۔

مقدس پولوس جب کورنتھ میں رہتا تھا تو یہ اُس پر بڑا مشکل وقت تھا، رومیوں کے نام اِس خط کو لکھنے کے لیے اُس نے یروشلیم کے خوفناک سفر سے وقت نکالا۔ اُس کے سامنے بہت بڑے خطرے اور جان جوکھوں میں ڈالنے والا سفر تھا۔ وہ یہ جانتا تھا۔ تمام رسولوں نے اُسے اِس سفر کے بارے میں تنبیہ بھی کی۔ اور ابھی تک اُن کے نام اور اُن کی خدمات کی پہچان اُس کے ذہن میں اور اُس کے دِل میں تھی۔

خصوصیات میں فرق کی پہچان

اگر ہم اِن مندرجات کو احتیاط سے پڑھیں تو ہم مزاج کے ایک بلند جھکاؤ پر غور کرتے ہیں۔ ایک شخص خُداوند کے لیے **محنت** کرتا ہے اور دوسرا شخص خُداوند کے لیے کچھ زیادہ **محنت** کرتا ہے۔ یہ شخص پیارا ہے۔ لیکن وہ شخص **زیادہ پیارا** ہے جو **وفادار** ہیں، جن کی گردنیں رسولوں اور انجیل کے لیے پیش کر دیں۔ زائد جانثاری اور کوشش جن پر غور کیا گیا۔ اور اُن کے کاموں کو درج کیا گیا اور اُنہیں اجر دیا گیا۔ بعض اوقات یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ اپنے آپ کو بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی غور نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی خیال کرتا ہے۔ یہ ایک غلط رائے قائم کرنا ہے جس کی بنیاد آنکھوں دیکھا اور تجربہ ہے لیکن بائبل نہیں ہے عظیم رائے میں ایک دِن تمام لوگ یہ دیکھیں گے۔ اور جانیں گے۔ ''اِس شخص نے بڑی محنت کی ہے، اُس نے اپنا سر تسلیم خم کیا ہے، وہ بہت پیارا ہے اور اِس لیے عظمت اُس کا ابدی اجر ہے۔

یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ تاہم خُدا نے بطور خدمت گار ہمیں یہ کرنے کا کام دیا ہے، ہم اسے بھولے نہیں ہیں؛ ہم فہرست سے باہر نہیں ہوئے ہیں۔ جبکہ دوسری بائبل اِن سالوں کے دوران لکھی نہیں جا رہی کہ جس میں تمہارا اور میرا نام بشریت کی بنیاد پر ہو۔ خُدا حساب کتاب لکھ رہا ہے۔ اور ایک دِن آئے گا جب خفیہ باتیں ظاہر کی جائیں گی۔ جو اب بڑے خفیہ طریقے سے کان میں سرگوشی کی جا رہی ہے۔ وہ مستقبل قریب میں اونچی جگہ سے بلند آواز سے بیان کی جائے گی۔ اب کچھ بھی ایسا چھُپا ہوا نہیں ہے کہ جو ظاہر نہ کیا جائے گا۔ ''خُدا،'' پولوس رسول نے رومیوں کے خط کے شروع میں کہا، **''جِس روز خُدا میری خُوشخبری کے مطابق یِسُوع مسیح کی معرفت آدمیوں کی پوشیدہ باتوں کا اِنصاف کرے گا۔''** میرے دوستو مایوس نہ ہو۔ جو کچھ بھی تم خُدا کے لیے کرتے ہو وہ تسلیم کیا جائے گا اور اُس کا اندراج کیا جائے گا۔ اور ایک دِن وہ سامنے لایا جائے گا۔ ہم اِس احساس کے ساتھ اپنی خدمت کو پورا کریں۔ جو آخری عمل میں نظر انداز نہیں کیا جائے گا نہ ہی انسانوں کے ذریعے سے اور نہ خُدا کے ذریعے سے، یہ ابدی گواہی کے طور پر ہمارے لیے کھڑا ہو گا۔

محبت اپنا اظہار کرتی ہے

وہ یہ کہتے ہوئے اختتام کرتا ہے: **"آپس میں پاک بوسہ لے کر ایک دُوسرے کو سلام کرو۔"** کلیسیاء بھی اکثر وہی رویہ اختیار کر لیتی ہے۔ اور اپنے ارد گرد کے حالات کی طرف جھکاؤ کر لیتی ہے۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہم کس کام کو کرنے سے شرماتے ہیں۔ اور کس کام کو کرنے سے نہیں شرماتے جو کہ معاشرے میں قابلِ قبول ہو۔ اور ہم کلیسیاء میں اپنے اعمال کی وہی تشریح کرتے ہیں جیسا کہ دُنیا کرتی ہے۔ ہمارے رویے کی جو دُنیا تشریح کرے گی۔ وہ ہمیں پریشان کرتی ہے۔ نتیجتاً، مغرب میں، کلیسیاء ایک دوسرے کو مقدس بوسے سے سلام کرنے کے معاملے میں بہت بگڑ گئی۔ لیکن میں تمہیں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ نافرمانی، کنارہ کشی، اور غلط ہے۔ مقدس پولوس اور بائبل مقدس غلط نہیں ہے۔ ہم غلط ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ اپنے جذبات کے اظہار میں اتنے کمزور کیوں ہیں۔ کہ دُنیا کیا سوچے گی؟ کیا تم اِس بات سے پریشان ہو کہ دُنیا تمہاری بارے میں کیا سوچے گی۔ اگر تم اپنی مسیحیت کا اظہار کرو گے؟ اگر تم ایسا کرو گے، تو تمہیں خُدا سے الگ ہونے کی ضرورت ہے اور سب سے زیادہ غیر اطمینان بخش صورتِ حال کے لیے کچھ کرنا ہے۔

محبت کی بہت سی صورتیں ہیں

ہمیں اُس نشان کے مطابق کام کرنے کا حکم ہے۔ جو تعلیم کے برعکس تقسیم اور خطرے کا موجب ہے جو سکھایا اور سیکھا گیا ہے اور اُن سے بچنا ہے۔ اُن کی بطور کج رو، مکار، چالاک اور غلط نظریات سے بھرپور لوگوں کے طور پر نشاندہی کی گئی ہے جو اپنی اور خُدا کی خدمت سے باہر ہیں۔ اِس کی بہت زیادہ اُمید کی جاتی ہے کہ مغربی دُنیا میں کوئی دِن آئے، کہ کوئی مسیحی راہنما ایک سچے چرواہے کے طور پر جگہ لے۔ پھر ہی بھیڑیں اُس سے تعلق قائم کریں گی۔ جب تک وہ کرائے کے مزدور سے بڑھ کر نہیں ہوتے اُنہیں بھیڑوں کی بھلائی میں دلچسپی نہیں ہو گی۔ جب بھیڑیا آتا ہے تو وہ بھاگ جائے گا۔ اور بھیڑوں کو بے سہارا چھوڑ دے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ریوڑ کی بھلائی سے زیادہ اپنی شہرت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

کلیسیاء کبھی بھی شرارت کے کام کرنے والوں، لڑنے والے کسانوں، مشکلات پیدا کرنے والوں اور بُرے کام کرنے والوں کی جگہ نہیں رہی۔ یہ کلیسیاء کی ہمیشہ سے خرابی رہی ہے کہ

مسیحی راہنماؤں نے اپنا رحم و ترس، خصوصیت، ادراک اور دُکھی بھیڑوں کی جستجو کی قوت کو کھو دیا ہے۔ایک ایسے مضبوط راہنما کی ضرورت ہے جو اُن میں قوت بھرے، اور اُن کی پہچان کرائے اور جب وہ تربیت کے لیے راضی نہ ہوں تو اِس بات سے انہیں باز رکھے۔

ہمیں سودے بازی کی ذہنیت کو ترک کرنے کی ضرورت ہے اور جدید بشارتی کام نے مسیحی کلیسیاء میں آمیزش کر دی ہے۔اِس بات کو سمجھنے اور مسیحی لوگوں میں تبلیغ کی ضرورت ہے کہ ہمارے پاس خُدا کے خاندان سے تعلق رکھنے کا حق موجود ہے۔یہ وہ استحقاق ہے جو اچھا اور مدبرانہ ہے حوصلہ منداور بہادر راہنماؤں کو اِس بات پر زور دینا چاہیے۔جسے لوگ قائم رکھیں گے یا اِس استحقاق کو کھو دیں گے۔ایسی ذہنیت کو برقرار نہیں رہنا چاہیے کہ مسیحی دردمندی میں ہر شخص کی ہر بات کو برداشت کرنا چاہیے۔کیونکہ ہم ہر شخص سے دور ہونے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ہمیں یہ دیکھنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے کہ ہم ایک جگہ پر کتنے لوگوں کا اکٹھے کر سکتے ہیں۔اور اپنے لیے کتنی بڑی یادگار تعمیر کر سکتے ہیں۔کوئی بھی مسیحی راہنما اپنے نمک میں اتنا قابل نہیں ہوتا اگر وہ اِس معاملہ میں لوگوں کے رائے کے مطابق دھمکایا نہیں جاتا۔یسوع مسیح کی، بذاتِ خود، تمام رسولوں نے پیروی کی جنھوں نے کلیسیاؤں کو خطوط لکھے۔تیزی کے ساتھ اُن لوگوں کے ساتھ بات کی جو کج رو اور جھوٹے لوگ تھے۔انہوں نے انہیں بلایا، اگر ضروری ہوا تو اُن میں سے چھانٹی کی۔اور کلیسیاء نے اُن کا خیال رکھا نہ کہ اُنہیں برداشت کیا۔ہم کبھی بائبل کے مطابق اصل کلیسیاء کے نظام میں آنے سے دور نہیں رہیں گے۔جب تک کہ ہم خُدائی طریقہ سے مشکل پیدا کرنے والوں سے برتاؤ کرنا سیکھ نہیں لیتے۔باوجود اِس کے، معاملات میں ثابت قدم رہنا۔ تمہیں اِس طرح کے مسائل سے نبرد آزما ہونے کے قابل ہونا چاہیے۔اگر تم مستقبل کے لیے ایک مضبوط بنیاد اور عمارت تعمیر کرنے میں شامل ہونا چاہتے ہو۔

رومیوں کی کلیسیاء کا سلام

اب ہم اُن لوگوں کو سلام کہتے، مبارکباد دیتے اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں جو پولوس رسول کے ساتھ تھے۔وہ سادہ اور سیدھی بات کرنے والے ہیں۔اور الفاظ کو تبدیل کرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔ایک بات پر ہم مختصر سی رائے دیں گے: **"اِس خط کا کاتِب تِرتیُس تم کو خُداوند میں سَلام کہتا ہے۔"** یہ روایتی مسیحی کلیسیاء میں عام سمجھ سے قابلِ قبول ہے کہ مقدس پولوس ایک کاتب جس کا نام تِرتیُس ہے سے یہ خط لکھوا رہا ہے۔ جس نے اِسے طومار پر لکھا۔ پھر ایک سوال اُٹھا کہ کیا پولوس نے کوئی خط لکھا یا نہیں یا شاید انہوں نے کسی کو کچھ لکھوایا ہے جنہوں نے اُن کو لکھا۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ اُن میں کچھ پولوس نے لکھے اور کچھ نہیں لکھے۔ مقدس پولوس خاص طور پر کہتا ہے کہ اُس نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے:

1۔کرنتھیوں 21:16 میں پَولُس اپنے ہاتھ سے سَلام لِکھتا ہُوں۔

گلتیوں 11:6 دیکھو،میں نے کَیسے بڑے بڑے حرفوں میں تم کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔

2۔ تھسلنیکیوں 17:3 میں پَولُس اپنے ہاتھ سے سَلام لِکھتا ہُوں۔ہر خط میں میرا یہی نِشان ہے۔میں اِسی طرح لِکھتا ہُوں

فلیمون 19 میں پَولُس اپنے ہاتھ سے لِکھتا ہُوں کہ خُود ادا کرُوں گا اور اِس کے کہنے کی کچھ حاجت نہیں کہ میرا قرض جو تجھ پر ہے وہ تُو خُود ہے۔

ایسا کہنا یہ ایک مانگا ہوا خیال ہے کہ مقدس پولوس نے اپنا کوئی بھی خط اپنے ہاتھ سے نہیں لکھا۔اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پولوس رسول لکھ سکتے تھے۔ لیکن یہ کرنا مشکل ہے اگر وہ کسی جگہ جیل کی دیواروں میں زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔اور پھر کوئی شک نہیں جب وہ کسی ایسے شخص کا ڈھونڈے جو اچھے طریقے سے لکھ سکے اور بہتر طریقے سے لکھ سکے۔ وہ بتا کر مطمئین ہو جائے اور اسے لکھنے دے۔ یہی مسلہ رومیوں کے نام خط میں ہوا۔ یہ ایک ایسا مسلٔہ نہیں ہے جو سمجھنے میں بہت مشکل ہو۔اگر مجھے ہاتھ سے لکھنا پڑے، تو میں کاتب کو ڈھونڈوں گا کہ وہ اِسے میرے لیے لکھے اگر کوئی مل سکا تو۔ وجہ بہت سادہ ہے۔ کون سی سوچ مشکل پیدا کرنے جا رہی ہے۔اگر تمہارے لکھنے کے بعد چند لوگ اسے پڑھ سکتے ہیں؟ مقدس پولوس ظاہری طور پر گندی لکھائی لکھنے والا ایسا شخص نہیں تھا جیسا میں ہوں۔ لیکن کچھ ایسے اور مسائل تھے۔ لیکن اُس کا اِسے خود لکھنے یا نہ لکھنے کا فیصلہ بہت سی باتوں کا مرہونِ منت تھا۔ شاید، وہ ساری باتیں واضح نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ، یہ واضح ہے

کہ اُس نے اپنے کچھ خطوط لکھے ہیں۔ پھر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری وضاحتیں دیکھنے والا ہو گا جن سے پولوس لاعلم تھا۔ جیسے " جسم میں کانٹا"

الوداعی دُعااور برکتیں

اب خُدا جو تم کو میری خُوشخبری یعنی یِسُوع مسیح کی منادی کے موافق مضبُوط کر سکتا ہے اُس بھید کے مکاشفہ کے مطابِق جو ازل سے پوشیدہ رہا۔

اِن تمام تعلیمات میں دوبارہ گزرے بغیر ہم نشاندہی کرنے میں پابندی محسوس کرتے ہیں۔ کہ خُدا کی خدمت کی عظیم قابلیت نئی پیدائش کا وجود میں آنا ہے۔ یہ دوبارہ زندہ ہونے کے قوت کا جاننا ہے، روح القدس پر بھروسہ کرنا ہے، اور اُن قدرتی عادتوں سے چھٹکارہ حاصل کرنا ہے جو ہم نے آدم سے قدرتی پیدائش کے ذریعے سے حاصل کیں۔ ایک کامیاب مسیحی زندگی میں فرق ہے ایک یہ کہ لگاتار پریشانی، مایوسی اور ناکامی ہے۔ یہ مکاشفاتی عقل اور سچائی، اور ہمارے اندر روح القدس کا کام، اور صلیب کی قوت، اور انسان کے قدیمی مذہب سے اختلاف پر بھروسہ کرنے کے درمیان فرق ہے۔ اور یہ مذہبی انسانیت قدرتی فہم و فراست کی طرف واپس آتی ہے، انسان کے منصوبے، اور قابلیتیں کہ انسان قدرتی طور پر پیدا ہوا ہے۔ اور یسوع مسیح کی انجیل میں اِس بارے میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ کچھ بھی کرنے میں یہ کرپٹ، نکمہ اور جسمانی مذہب کامیاب نہیں ہو گا۔ لیکن ریاکاری کا نظام قائم کرے گا۔

سچائی اِس منکشف بھید میں چھُپی ہوتی ہے کہ اِس آخری چھٹکارے میں مسیح اور اُس کی کلیسیاء جو تمام دُنیا میں ہو گی اور جس میں تمام قومیں شامل ہوں گی۔ روح القدس کی مخلصی کے ذریعے سے، خُدا اپنے ہر فرزند میں سکونت کے لیے آئے گا۔ مسیحی کی پاکیزگی کی یہ بنیادی اور اصلی سچائی ہے۔ پاکیزگی کلیسیاء کے مقصد اور اِس کے علاوہ خُدا کی بادشاہی میں شامل ہے اِسی سیاق و سباق میں مقدس پولوس کہتے ہیں:

اُسی واحِد حکیم خُدا کی یِسُوع مسیح کے وسِیلہ سے ابد تک تمجِید ہوتی رہے۔ آمین۔

صرف خُدا ہی عاقل ہے۔ جلال صرف خُدا کے لیے ہے۔ خُدا کو جلال دینے اور مزید یسوع مسیح کی خوشخبری سے بڑھ کر ہمیں کسی اور مقصد کی تلاش میں نہیں رہنا چاہیے۔ اگر ہم موقع جان کر کسی مسیحی اجتماع کو اپنے عظمت کا ظاہر کرے کے لیے استعمال کرنے کا سوچ رہے ہیں تو ہم نے خدمت کے مقصد اور اِس کے مطلب دونوں کو کھو دیا ہے۔ اور اِس جسمانی ایجنڈہ میں کوئی قوت ، کوئی اُمید، کوئی زندگی اور دُنیا میں مسیح کا کوئی گواہ نہیں ہے۔

اختتام

رومیوں کے خط میں اپنے مطالعہ میں ہم آخر تک پہنچ گئے ہیں۔ اِس میں ہم نے انجیل کی بنیاد کے متعلق، پاکیزگی کی بنیادی سچائی کے متعلق، نئے ذہن اور یسوع مسیح کی کلیسیاء کے رویّے کے اصولوں کے متعلق سیکھا ہے۔ اگر ہم کامیابی کے ساتھ کلیسیاء کے مقصد کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں اور اور لوگوں کے سامنے اچھی گواہی دینا چاہتے ہیں تو اِن تمام باتوں کو سمجھا جانا چاہیے اور اِن کی فرمانبرداری کی جانی چاہیے۔

میرے بھائیو اور بہنو، آئیں اِن بہت زیادہ روشن اور لازمی سچائیوں پر ایمانداری، سنجیدہ خیالات اور پُر شوق اور پُر لگن توجہ کے ساتھ دھیان دیں۔ اُس کے فضل اور عقل و دانش میں جو ہم پر مستقل اور واضح طور پر چمکے۔ **آمین!**

فرہنگ

آقائیت: اِس کی سادہ سی توضیح یہ ہے کہ اِس لفظ کا مطلب **فرمانروائی** ہے۔ موجودہ دور کی الہیاتی بحث میں اصطلاح غیر روایتی تعلیم کا نقشہ کھینچتی ہے۔ جسے پاکیزہ ہونے کے بغیر کوئی ایک واجب نہیں ٹھہرا سکتا۔ یہ پاکیزگی کی روایتی الہیات کو متضاد چلاتی ہے اور خاص طور پر عبرانی (عام طور پر باب نمبر 3 اور 4 اور مزید خاص 4:9-11 اور 10:10-22) جہاں پاکیزگی کی خاص طور پر بطور فیصلہ نشاندہی کی گئی ہے کہ خُدا کے فرزند کو اِس بات کی پیروی کرنی چاہیے کہ وہ خُدا کا فرزند بن چُکا ہے۔ آقائیت کی تعلیم غلطی سے دلائل دیتی ہے کہ مسیح تمہاری زندگی کا آقا نہیں ہے۔ وہ تمہارا نجات دہندہ نہیں ہے۔ یہ شکست خوردہ مسیحیوں کو وسوسے میں ڈال دیتی ہے جس کا کوئی حل نہیں ہوتا۔ یہ عبرانیوں 5:11 اور 6:6 براہ راست مقابلہ اور انکار ہے۔ یہ اُس کام کو کرنے کے لیے اُس شخص کو بلاتی ہے کہ یہ پیراگراف اُسے صرف یہ نہیں بتاتا کہ وہ کام نہیں کر سکتا اور اُس کو کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے، لیکن یہ کہ ،اِس کوشش میں، وہ صلیب کی تضحیک کرتے اور مذاق اُڑاتے ہیں۔ ’’آقائیت‘‘ انکار کرتی ہے کہ یہاں پر کوئی ایسا شخص ہے جو غیر مقدس مسیحی ہے۔ اگر یہ الہیات کسی ایسی بات کو رکھتی ہے (جو خوشی سے وہ نہیں کر پاتی)، تو یہ پچاسی فیصد یا اِس سے زیادہ کلیسیاء کے خطوط کے مطلب اور مقصد کو رد کرے گی۔ ہو سکتا ہے کہ اِس الہیات کی نیت اچھی ہو، لیکن اِس میں نقائص ہیں۔ اور اِس بات کے اثرات بہت تباہ کن ہو سکتے ہیں۔ شاید یہ واحد ضمنی غلطی ہے جو آج کی کلیسیاء میں بنیادی اور دینی بحث میں ہے۔ جبکہ بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں۔ کہ اپنے فرزندوں کی زندگیوں میں پاکیزگی کے مسلۂ کی حمایت کرتا ہے، چیزوں کے ساتھ مشکل یہ ہے کہ وہ سمجھتے نہیں، اور اِس طرح کرنے میں ہماری پاکیزگی کی خوشخبری کی پہنچ اور رسائی کے راستے میں رکاوٹ ہوتے ہیں۔

ابرہام کی نسل: یہاں پر اِس کے دو مطلب ہیں:

(الف) ابرہام کی فطری اولاد۔ یوحنا 37:8 میں یہودیوں کو بتایا گیا ہے **"میں جانتا ہُوں کہ تم ابرہام کی نسل سے ہو۔"**

(ب) ابرہام کی روحانی نسل۔ یوحنا 40:8-44 میں درج ہے: **" لیکن اَب تُم مجھ جیسے شَخص کے قتل کی کوشش میں ہو جِس نے تم کو وُہی حق بات بتائی جو خُدا سے سُنی۔ ابرہام نے تو یہ نہیں کیا تھا۔ تم اپنے باپ کے سے کام کرتے ہو۔ اُنہوں نے اُس سے کہا ہم حرام سے پیدا نہیں ہُوئے۔ ہمارا ایک باپ ہے یعنی خُدا۔ یِسُوع نے اُن سے کہا اگر خُدا تُمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبّت رکھتے اِس لئے کہ میں خُدا میں سے نکلا اور آیا ہُوں کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا بلکہ اُسی نے مجھے بھیجا۔ تم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے؟ اِس لئے کہ میرا کلام سُن نہیں سکتے۔ تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پُورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شُرُوع ہی سے خُونی ہے اور سَچائی پر قائِم نہیں رہا کیونکہ اُس میں سَچائی ہے نہیں۔ جب وہ جُھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔"**

اِس طرح سے یہودی، جبکہ **پرانے عہد نامہ** کے تحت وہ ابرہام کی فطری نسل ہیں، کیا نئے **عہد نامہ** کے تحت وہ اُس کی روحانی اولاد نہیں۔ بلکہ برائی کی اولاد ہیں۔ وعدے کے عہد کے ذریعے سے کوئی صرف اِس طریقے سے روحانی نسل کا حصّہ بن سکتا ہے۔ " کیونکہ تم سب ایمان کے وسیلہ سے یسوع مسیح میں خُدا کے فرزند ہو۔" پولوس رسول گلتیہ میں غیر قومی مسیحیوں کو بتاتے ہیں۔ گلتیوں 26:3-29 میں، اور تُم سب جِتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتِسمہ لِیا مسیح کو پہن لِیا۔ نہ کوئی یہودی رہا نہ یُونانی۔ نہ کوئی غُلام نہ آزاد۔ نہ کوئی مرد نہ عَورت کیُونکہ تم سب مسیح یسُوع میں ایک ہو۔ اور اگر **تم مسیح کے ہو تو ابرہام کی نسل** اور وعدہ کے مطابِق وارِث ہو۔

<u>اختیار:</u> اختیارِ اعلیٰ خُدا کے پاس ہے اور وہ اپنے قانون کو اپنے مقرر کردہ نمائندوں کے ذریعے سے درمیانی بناتا ہے۔ اختلاف رائے اور تنازع اختیار کے ساتھ ساتھ ہے۔ جہاں پر ہر شخص اپنے لیے فیصلہ کرتا ہے۔

ایذارسانی: ایسا لفظ جو خُدا کے لوگوں کے مختلف اوقات کے حالات بیان کرتا ہے۔ جیسا کے نتیجہ شیطان کی عداوت ہے اور سچائی کی گواہی کے لیے اُس کا ہجوم۔ ماضی میں اِس نے اسرائیل کی قوم کو بیان کیا، اور یقینی سوچ میں ابھی تک اُن کی قسمت دُنیا کے ہاتھ میں ہے۔ جیسا کہ خُدا نے اُن کو الگ کر دیا ہے۔ اور اُن کی مزید حفاظت نہیں ہے اور اُن کے خلاف اُس کی عدالت کے نتیجے میں (دانی ایل 9:27؛ متی 24:21)۔ اِس دُنیا میں اِس کا مرکزِ نگاہ کلیسیاء ہے۔ وقت کی اِس آخری مخلصی میں (1۔ کرنتھیوں 9:17، 10:11؛ افسیوں 1:10، 3:2؛ کلسیوں 1:25؛ II تموتھی 3:1؛ عبرانیوں 1:2، 9:26؛ یعقوب 5:3؛ I۔ پطرس 3:3؛ I۔ یوحنا 2:18؛ یہوداہ 18)۔ کلیسیاء اذیت میں ہے اِس کی تصدیق اعمال 14:22؛ رومیوں 5:3، 8:35، 12:12؛ II۔ کرنتھیوں 1:4، 7:4؛ I۔ تھسلنیکیوں 3:4؛ II۔ تھسلنیکیوں 1:6؛ مکاشفہ 1:9، 10-2:9، 2:22 اور 7:14

انقلاب: موجودہ قانون اور ختیار کو زبردستی ختم کرنے اور نئے حکومتی نظام کو قائم کرنے اور پسندیدہ تبدیلی کے لیے قابلِ غور اور ضروری عمل کرنے کی کوشش کرنا۔ قطع نظر اِس کے کہ ہم زندگی کے کس حلقے میں انقلاب لانا چاہ رہے ہیں، بائبل کے مطابق مسیحیوں کا ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اُس کی کلیسیاء کے لیے اور اُس کی بادشاہی میں عہود میں تبدیلی سے خُدا کا راستہ یہ ہے کہ انقلاب میں شامل نہ ہو۔

اجر: اِس دُنیا میں خُدا اور اُس کی بادشاہی کے لیے وفاداری سے کام کرنے والوں کے لیے روزِ قیامت الٰہی قابلیتیوں کی تقسیم۔

اصلاحِ کلیسیاء: لوتھر کی طرف سے یہ تحریک سولہویں صدی میں شروع کی گئی، اور کیلون اور دوسروں کی طرف سے جاری رکھی گئی۔ اِس کا مقصد کلیسیاء کو رومی کیتھولک ازم کی کرپٹ مُٹھی سے چھڑوانا تھا۔ جو لوتھر نے محسوس کی۔ اور بائبل کے مطابق مسیحیت کو بحال کرنا تھا، جیسا کہ اُس نے اور دوسرے اصلاح پسندوں نے ان مسائل کو دیکھا۔

الہامی: جو خُدا کی چیزوں، خُدا کے کلام اور سچائی کی بصیرت رکھتا ہو، خاص طور پر مسیح، اُس کی آمد، اُس کے کام کے پہلوؤں کے ساتھ نسبت رکھتا ہو۔

استعارہ: ایک طرزِ اظہار جس میں ایک چیز دوسری چیز کے مشابہ ہوتی ہے۔" میرا سربراہ ایک پرانا ریچھ ہے۔"، " یہ نوکری دوزخ ہے" یا" تمام دُنیا ایک اسٹیج ہے۔" اِس کی مثالیں ہو سکتی ہیں۔ایک مرکب استعارہ ایک ایسی حالت ہوتی ہے جہاں پر دو استعارے جو مخالف ہوں استعمال کیے جائیں۔مثال کے طور پر "احتجاج کا آتشی طوفان گزرنے سے روکا جا رہا ہے۔"

اخلاقی قانون: خُدا کی شریعت، دس احکام، یا بائبل کے قوانین کی تمام شریعت۔اِس کو **اخلاقی قانون** کہا جاتا ہے۔اِس کو بنیادی تعلیمات بھی کہا جاتا ہے۔اعتماد اور رویے کی شائستہ مدد کی معاشرتی اخلاقیات دونوں خُدا اور ساتھی انسان کی طرف سے ہوتی ہیں۔

اخلاقیات: شائستہ اور اخلاقی اقدار اور رویہ جو ذاتِ باری تعالیٰ کے دس احکام کے ذریعے سے سکھایا گیا ہے۔یہ ذاتِ باری تعالیٰ کے دس احکام کے بغیر ناممکن ہے۔موقع کی مناسبت سے اخلاقی ڈھانچے میں رہتے ہوئے اخلاقیت کی بات کرنا تہذیب ہے جو کسی مطلق کا تسلیم نہ کرنا ہے یہ حقیقی طور پر غلط رسم ہے۔کہ اخلاقی قوانین کے بغیر قطعی سوچ میں اخلاقیت نہ ہوتی۔

انتخاب: تعلیم کہ ہم نے خُدا کو نہیں چُنا، بلکہ اُس نے ہمیں چُنا ہے اور کسی کی وجہ سے ہم نے کچھ نہیں کیا یا یہ کہ اُسے اپنے لیے پیارا نہیں بنا سکے۔

ایمان: خُدا پر بھروسہ کرنے کی انسان میں پیدائشی صلاحیت ہے جس کی بنیاد مکاشفہ پر ہے نہ کہ تجربہ، وجہ اور احساسات پر۔اِس نعمت کی ایماندارانہ ریاضت کے بغیر خُدا پر سچا ایمان نہیں ہو سکتا۔اگرچہ ایک مذہب ہے اور میرا مذہب کی بہت سی اختراعات پر بھروسہ ہے جو دنیاوی خُدا کہلاتی ہیں۔

اچھے کام: اِس طرح اچھے کام کیے جا سکتے ہیں جو خُدا نے مقرر کیے ہیں کہ ہم روح القدس کی نعمت کے نتیجے میں پاکیزگی میں یہ کرنے کے قابل اور ذمہ دار ہیں؛ یا یہ پرانے عہد نامہ کی حالت کی تحت مردہ کاموں کا حوالہ ہو سکتا ہے، چاہے یہ ماضی ہو یا حال، جس کی انسان کوشش کرتا ہے اور خُدا کی حمایت حاصل کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔

اسرائیل: ''خُدا کا شہزادہ'' یہ اصطلاح، جس کا تعلق ہوسیع 1:11 اور متی 15:2 کے مطابق مکمل طور پر مسیح کے ساتھ ہے، ہو سکتا ہے کہ یہ پرانے عہد نامہ کے تحت قوم کے لیے یا نئے عہد نامہ کے تحت کلیسیاء کے لیے بھی استعمال کی گئی ہو۔ باوجود اِس کے، اِس کے بر عکس کچھ دوسری نمایاں قومیں، یہ گلتیوں 16:6، عبرانیوں 8:8، عبرانیوں 10:8 میں کلیسیاء کے لیے استعمال کی گئی ہے، یہاں تک کہ اصطلاح **یروشلیم** مسیح پر لاگو ہوتی ہے اور گلتیوں 26:4 اور عبرانیوں 12:12 میں کلیسیاء کے لیے۔

بپتسمہ: بپتسمہ کا مطلب ڈوب جانا، دفن ہو جانا، یا مکمل طور پر بھیگ جانا، گیلا ہو جانا ہے۔ اِس نے بطور نشان اور عہد کی مُہر کے ختنہ کی جگہ لے لی۔ نئے عہد نامہ میں، عملی اصول کہ نئی زندگی اور نئی بادشاہت میں موت، دفن ہونا اور دوبارہ سے زندہ ہونا ہے۔ بپتسمہ کے نشان کا یہ مطلب ہے

بری الذمہ ہونا: اپنے آپ کو معصوم بنانے کی کوشش کرنا۔

باپ: یہ لفظ عام طور پر یہودی باپوں کے متعلق بیان کی جاتا ہے۔ جیسا کہ ابرہام، اضحاق، یعقوب، موسیٰ اور داؤد وغیرہ وغیرہ۔ یہ جائز طور پر پولوس رسول اور کلیسیاء کے دوسرے لوگوں کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے (دیکھیں I۔ کرنتھیوں 15:4، 5:1؛ I۔ یوحنا 14,13:2)

بربادی: اِس اصطلاح کا استعمال دانی ایل نبی نے دانی ایل کی کتاب کے باب نمبر 9 میں کیا ہے جس میں دُنیا کے خاتمہ کا حوالہ دیتا ہے۔

بھید: بائبل میں یونانی لفظ جو کہا گیا ہے۔ وہ *musterion* (moostay’reeon) ہے اور یہ پیغام کو پہنچاتا ہے کہ ایک خفیہ ابتدائی طریقہ ہے۔ یا کچھ بہت ہی پوشیدہ اور صرف مراعات یافتہ طبقے سے کچھ ہی جانے جاتے ہیں۔ بائبل میں ایک لفظ کے استعمال کو سمجھنا رومیوں 25:16، I۔ کرنتھیوں 7:2، I۔ کرنتھیوں 51:15؛ افسیوں 19:6,3:5,9,4,3:3,9:1؛ کلسیوں 27:1 ,2:2,3:4؛ II۔ تھسلنیکیوں 7:2؛ I۔ تمُوتھی 16:3,9:3؛ مکاشفہ 5:17,7:10,20:1 اور 7۔ مطالعہ میں یہ دیکھا گیا ہے کہ پرانے عہد نامہ میں چھُپا ہوا بھید کہ پرانے عہد نامہ میں مسیح کے متعلق پیشنگوئیاں مسیح کے بارے

میں ہی ہیں۔اور بعد کے دِنوں میں یہ قوم اسرائیل کے متعلق نہیں ہیں۔ تمام صورتوں میں، بھید کھولے گئے ہیں۔اور بے خود چیزوں کے بارے میں کلیسیاء میں کبھی کچھ نہیں کرتے۔ جس کے بارے میں پیغام دینے والے کو خود کچھ پتہ نہیں ہوتا۔وقت کے شروع سے اور اُس سے بھی پہلے سے زمین کی تمام قومیں وعدہ کے عہد میں شامل ہیں، جو ابرہام کے ساتھ وقت اور تاریخ کے حساب سے پیدائش کے 17ویں باب میں باندھا گیا اور زمین کی تخلیق سے پہلے مسیح کی موت سے اِس کی تصدیق ہوئی(افسیوں 1:4؛I۔پطرس 1:20؛ططس 1:2؛مکاشفہ 13:8)۔مکاشفہ میں اور بھی بھید ہیں،اور شاید دوسرے کلیسیاؤں میں I۔کرنتھیوں 4:1، 13:2اور 14:2کے مطابق۔لیکن جہاں تک بائبل کا تعلق ہے پرانے عہد نامہ میں یہی ایک بھید ہے۔کنگ جیمز بائبل میں پرانے عہد نامہ میں عبرانی کو لفظ mystery کہیں بھی استعمال نہیں ہوا۔

بغاوت: خُدا کے کلام اور ظاہر کی گئی مرضی کے خلاف انسان کی مرضی اور روح کا دعویٰ و بیان بغاوت ہے۔

پرانا عہد: عہد جو خُدا نے اسرائیلی قوم کے ساتھ باندھا، جس کا وعدہ پیدائش باب 15 میں کیا گیا، لیکن اُس کی تصدیق اور اُس کا وقت اور تاریخ خروج کے بعد عرب کے کوہِ سینا پر کی گئی۔یہ ایک مشروط عہد تھا جس میں کوئی میراث کا وعدہ نہیں تھا اور شروع میں ناکامی پر سزا کا حکم تھا۔(دیکھیں گلتیوں 3:10-23)

پرانی مخلوق: وہ سب کچھ جو خُدا نے پیدائش 1اور 2 باب میں تخلیق کیا۔

پرانا آدمی: وہ شخص جس کے نتیجے ہم پیدائشی طور پر پہلے آدم کی نسل ہیں۔

پرانی فطرت: گمراہ فطرت جو ہمیں قدرت پیدائش کے وجہ سے آدم سے ورثے میں ملی۔

پرانا عہد نامہ: (الف) بائبل کا پہلا حصّہ جس میں موسیٰ کی کتابیں، تاریخی کتابیں، شعری کتابیں، عملی کتابیں اور الہامی کتابیں شامل ہیں۔یہ 39 کتابیں ہیں۔جن کی ترتیب پیدائش سے لے کر ملاکی تک ہے۔

(ب) جیسا کہ پرانا عہد (دیکھیں پُرانا عہد)

پولی ٹارکس: شہر کے حکمران، مثال کے طور پر جیسا کہ تھسلنیکیوں میں ہے۔

پیوٹورین گارڈز: رومی حکومت میں محل کے محافظ

پہلا انسان آدم: اِس دُنیا میں پہلا آدمی اور تمام فانی لوگوں کا قدرتی و فطری باپ۔

پاکیزگی: انجیل کے ذریعے سے ہماری زندگیوں کی لازوالیت ہے۔ یہ بپتسمے سے ہونا ضروری ہے۔ ہمیں اُن زندگیوں اور پرانی دُنیا اور پرانے طور طریقوں کو دوبارہ لافانیت میں لانے کے لیے اپنے ماتحت رکھنا چاہیے۔ جیسا کہ مخلصی اور پاکیزگی کے ساتھ ہے۔ یہ صرف دوبارہ زندہ ہونے اور نئی زندگی کے ذریعے سے ہو سکتا ہے۔ جہاں پر پہلے مسیح میں موت ہو چکی۔ یہ نجات کا پہلو ہے جو مسیحیت کو خُدا کے فرزند کے ساتھ موزوں بناتی ہے۔ اور یہ وہ ہے جس کے بارے میں پچاسی فیصد یا اِس سے زائد خطوط لکھے گئے۔ یہ ہدایت ہمیں بتاتی ہے کہ ہماری نیتوں کی تجدید کے ذریعے سے ہماری زندگیوں میں کیسے تبدیلی لاتی ہے۔ جیسا کہ تمام معاملات میں۔ سچائی وجہ اور تجربے سے نہیں آتی، بلکہ انکشاف سے آتی ہے: اور نجات انسان کے کاموں سے نہیں آتی، بلکہ خُدا کے کام سے۔ پاکیزگی میں یہ اچھے کام ہیں جن کا خُدا نے پہلے ہی انتظام کر دیا تھا ہمیں اُن میں چلنا چاہیے۔ پاکیزگی میں، ایمان ہماری زندگیوں میں ہمیں خُدا کے پروگرام کے ساتھ میل ملاپ میں لیتا ہے اور وہ کام جس کا انتظام اُس نے ہمارے لیے کیا ہے۔ پاکیزگی میں، ایمان کے بارے میں بات کرنا بے سود ہے جب تک ہم روح کے کام نہیں کرتے۔

تمثیل: ایسی حالت جہاں پر کوئی شخص، جانور یا چیز کہانی میں کوئی معنی رکھتا ہو جو اپنی زندگی میں اپنی اصل خاصیت اور منصب کے ساتھ کچھ تعلق نہیں کرتے۔

تبدیلی: روح القدس کے طرف سے پرانی سے نئی دُنیا کی طرف ایک انفرادی کا ایک ترجمہ۔ یہ پاکیزہ زندگی گزارنے کا فیصلہ نہیں ہے، بلکہ پرانی زندگی سے مکمل طور پر ترکِ تعلق ہے اور وسوسے اور تذبذب کا مسیح کی طرف مکمل مڑنا ہے۔ جو کوئی انفرادی طور پر سوچتا ہے۔ پرانی زندگی اور پرانی دُنیا کی طرف سے موت کے اِس فیصلے کے بغیر کوئی بھی ایمان محفوظ نہیں ہے۔

تمثیلیں: وہ کہانی جو فرضی طور پر لوگ سکھانے اور بیان کرنے کی غرض سے استعمال کرتے ہیں۔

تہمت: راستبازی اور زندگی جو ہمارے کھاتے میں رکھی گئی ہے، بے لیاقت ہے جیسا کہ ہم ہیں، جیسے کہ تمہاری ضروریات پوری کرنے کے لیے کوئی تمہارے کھاتے میں بہت بڑی رقم رکھ دے۔

تقدیر: پہلے سے منظم قسمت جو خُدا پہلے سے معلوم بچوں کے لیے رکھتا ہے۔ جیسا کہ شہنشاہی کے لیے ہم وہی کریں گے جو خُدا نے ہمارے لیے مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ آزاد مرضی کے لیے, ہم میں سے کوئی کبھی بھی وہ سب کچھ کر سکے گا جو ہمیں کرنا ہے یا ہمیں خُدا کی بلاہٹ کی روشنی میں کرنا چاہیے۔ رسول کی طرف سے یہ ایک روایتی خیال سکھایا گیا تھا اور منعقد کیا گیا اور چوتھی صدی میں مقدس آگسٹین کی طرف سے سکھایا گیا۔ یہ تجزیہ روشن خیال الہیات نے کبھی بھی بیان نہیں کیا۔ لیکن روایتی مسیحیت نے کبھی اِس پر شک نہیں کیا۔ اِس کی ایک طرف، کیا روایتی مسیحی کبھی کوئی دعویٰ کرے گا کہ خُدا کی مرضی کبھی پوری طرح نافذ ہو گی؟ اِس کے دوسری طرف، خود ساختہ راستباز بے وقوف دعویٰ نہیں کرے گا۔ کہ کیا اُس نے سب کچھ کیا جو وہ کر سکتا تھا یا جو اُس کو کرنا چاہیے تھا۔ اگر ایسا ہے، تو کرنتھیوں باب نمبر 3 میں مقدس پولوس نے کیوں تعلیم دی ہے، تو کیا کچھ مسیحیوں کا کام جل جائے گا۔ اور اس کو کھونے کا دُکھ سہنا پڑے گا جو کچھ انہوں نے حاصل کیا ہے، اگرچہ وہ خود بچ جائیں گے، مگر آگ سے جلتے جلتے؟ کیا خُدا کے فرزند کی طرف سے یہ کوتاہی خُدا کے طرف سے اپنے فرزندوں کے لیے اُس کی مرضی کو بیان کرتی ہے، اُن کے لیے وہ سب کچھ جو رومیوں کے باب نمبر آٹھ کے مطابق، کیا وہ زندگی کے لیے پھل اور جلال کے لیے بلایا گیا ہے؟

تابعداری: عملی فرمانبرداری

توبہ: یہ حالت اُس وقت آتی ہے جب ایک انسان قدرت کی طرف سے چاروں طرف سے مایوسی کے بعد محسوس کرتا ہے۔ اور ہر وہ بات جو وہ اپنی نجات کی خاطر ممکنہ طور پر کرتا ہے، اور جب وہ پرانی فطرت اور پرانی زندگی پر بھروسہ کرنے سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اور اپنا تمام تر بھروسہ خُدا پر، اُس کی نجات پر کرتا ہے۔ جیسا کہ انجیل مقدس مسیح اور اُس کی صلیب کے بارے میں بیان کرتی ہے۔ جیسا کہ موت کے بارے میں بائبل میں بڑے درست طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ جو کہ توبہ

کرنے والے کی مرضی سے اور جانتے بوجھتے ہے۔ جسم کے عہد کے اعتبار سے حقیقی سوچ کے مطابق وہ نئی اُمید اور نئے راستے کو حاصل کرنے کے لیے پرانی اُمید کو ختم کر دیتا ہے۔ یہ حقیقی چیز ہے۔ جہاں پر کوئی موت نہیں، وہاں پر دوبارہ زندہ ہونا نہیں ہے۔ ایک خوف یہ ہے کہ ذہنی کھیل کے مطابق یہ ایک بالکل مختلف چیز ہے۔ جو جدید بشارتی دُنیا قبول کرنے کی دعوت میں اور مسیح کو قبول کرنے کے دعوے کے بارے میں اکثر کھیلا جاتا ہے۔

جان: ہماری روح ہماری زندگی میں ہے۔ یہ حقیقی طور پر سادہ ہے۔ اِس بے چاری دُنیا میں جو پیچیدگیاں ہیں۔ جو قدرتی ذہن کی پیداوار ہیں۔ جو روحانی سچائی کو سمجھنے کی ناکام کوشش کر رہی ہیں۔

جلال: عظیم نجات کا تیسرا پہلو، نجات جو مستقبل ہے اور جس کا تعلق فطری جسم سے ہے۔ یہ گناہ کی موجودگی سے نجات ہے اور یہ جگہ لیتی ہے۔ اور یہ مقدس پولوس کے مطابق 1۔ کرنتھیوں 53:15 اور 1۔ تھسلنیکیوں 4:15-17 میں یسوع مسیح کی آمد سے ہوا۔

جنت یا فردوس: ایک شاندار امن اور تکمیل کی جگہ جہاں خُدا ہے یہ عدن کے بدلے میں بھی استعمال کی جاتی ہے، لیکن کچھ معاملات میں یہ تھوڑی مختلف ہے۔

چھٹکارا: نادم گناہگار سے مسیح کی راستبازی کی نسبت۔ یہ مجرم اور عدالت سے کی جاتی ہے اور فطری طور پر یہ عدالتی ہے۔ چھٹکارا ایک قانونی اصطلاح ہے اور اِس کا مطلب ہے کہ گناہ سے بری الذمہ ہونا۔ اِس کا یہ بھی مطلب ہے کہ مسیح نے عدالت کے وقت ہماری جگہ لے لی۔ یہ کوشش باپ کی طرف سے کی گئی۔ اور ہر قسم کے ذاتی گناہ سے معصوم ہونا ہے۔ جبکہ خُدا کے سامنے روزِ محشر مسیح نے اِس دُنیا کے تمام گناہ اپنے اوپر لے لیے۔ اور لفظ چھٹکارہ اُس کے کام کی اِس صورت کی خاص تفسیر نہیں ہے۔ یہ راستبازی اُس سے خُدا کے مخلصی کے کام سے ہم میں منتقل ہو گئی۔ چھٹکارہ جو کہ نجات کے تین پہلوؤں میں سے پہلا ہے، جو روح سے کام میں آتا ہے، یہ ایک ماضی کی نجات ہے (ہم بچائے جا چکے ہیں)، یہ گناہ کی سزا میں سے ہے اور یہ مکمل طور پر موقوف ہے اور یہ صرف مسیح کے کام کے خاتمہ سے ہے۔ انسان ہو سکتا ہے کہ دوسرے کسی ذریعے سے چھٹکارے میں شامل نہ ہوتا۔ جو قبول ہوتا یا اِس سے فائدہ اٹھایا جاتا۔ یہ صرف ایمان سے اور مسیحی کے کسی کیے ہوئے کام

سے نہیں ہوتا، چاہے حقیقت سے پہلے یا بعد میں۔ اُس کے ذریعے سے ہمارے گناہ صاف ہوئے اور اس نے جو کام مکمل کیا یہ صرف اُس کی وجہ سے باہر ہوئے۔ یہ اُس کا ختم کیا ہوا کام ہے اور اِسے سمجھنا اور قبول کرنا چاہیے۔ اگر کوئی دوسرا طریقہ اختیار کیا جاتا تو یہ حاصل نہ کیا جاتا۔

حیاتِ جاودانی: دو الفاظ ہیں جو بائبل میں چار جگہوں پر آئے ہیں۔ رومیوں 2:7 اور II۔ تھمو تھی 1:10، یہ ایک یونانی لفظ ہے *aphtharsia* (aftharsee'ah) اور اِس کا مطلب ہے **لاانتہا، دائمی وجود**۔ I۔ کرنتھیوں 15:53,54 اور I۔ تھمو تھی 6:16 میں *athanasia* (athanasee'ah) اور اِس کا مطلب ہے **ابدیت**۔ خُدا نے گمراہ انسان کی ابدی حیات سے پیدائش 3:22 میں انکار کر دیا۔ **قدرتی** انسان نہ ہی **ابدی** ہے اور نہ اُس کا **لگاتار وجود** ہے۔ اُس میں مسیح اور نئی پیدائش کی وجہ سے یہ خصوصیات ہیں۔ اور وہ یہ صرف بادشاہی میں حاصل کرے گا۔ جہاں لا محدود، مکمل راستبازی کا وجود ہے اور اُس کا وجود لگاتار اور مسلسل ہے۔

خُداوند کا دِن: پرانے عہد نامہ اور پرانے عہد کے تحت نبوتوں میں اسرائیل، یہ اُس وقت کی طرف حوالہ ہے جب مسیحا قوم کے لیے آئے گا۔ اُسے رَد کر دیا جائے گا، اُن کو الگ کر کے اُن کی عدالت کرے گا۔ نئے عہد نامہ میں یہ ایک محاورہ ہے، جیسا کہ II۔ پطرس 3 باب میں جو مسیح کی دوسری آمد اور دُنیا کے خاتمے کا حوالہ ہے، دو واقعات جن میں سے ایک بالکل راسخ العقیدہ تعلیم کے مطابق ہے۔

خُدا کے فرزندوں کی شاندار آزادی: یہ فقرہ، مقدس پولوس نے رومیوں 8:21 میں چھٹکارے کی حالت کا بیان کرنے کے لیے استعمال کیا ہے، جس میں خاص طور پر ہر درد اور گناہ کے اثر سے نجات کے بارے میں آزادی کے لیے استعمال کیا گیاہ۔

خُدا کی شریعت: خُدا کی راستبازی کا دائمی اظہار، جو ختم نہیں ہوا اور جو ختم نہیں ہو گا۔

خُدا کی بادشاہی: وہ بادشاہت جہاں پر خُدا کا بطور بادشاہ حکم چلتا، اُس کے ذریعے اور درمیان، اُس کی مرضی کے کام ہیں۔ موجودہ وقت میں، اِس دُنیا میں، یہ کلیسیاء ہے (رومیوں 14:17؛

1۔کرنتھیوں 4:20؛ 1۔کرنتھیوں 6:9؛ 1۔کرنتھیوں 6:10؛ 1۔کرنتھیوں 15:24؛ گلتیوں 5:21؛ افسیوں 5:5؛ کلسیوں 1:13؛ کلسیوں 4:11 ؛1۔ٹموتھی 2:12؛ II۔تھسل 1:5؛ تھسل 12:28؛ یعقوب 2:5؛ II۔پطرس 1:11؛ مکاشفہ 1:9)۔ مستقبل میں، بادشاہی نئی فردوس میں تبدیل ہو جائے گی اور زمین جہاں پر ہم ہیں نئی ہونے کے بعد، دائمی، روحانی بدن میں تبدیل ہو جائے گی (صرف اُسے وصول کرنے کے بعد 1۔کرنتھیوں 15:50)، جسم میں داخل ہو جائے گی اور ہمیشہ رہے گی۔

خود انتظامی: فلاسفی، باغ کی طرف واپسی، کہ کوئی شخص آزاد نہیں ہے۔ جب تک وہ اصول، قانون، خوف، ذمہ داری، فرض اور کنٹرول کی تمام جستجو کی ماتحتی سے مکمل طور پر باہر نہیں ہو جاتا۔ معاشرے میں اِس فلاسفی کی تمثیل اور اِس کے نتائج پیدائش 6:17 میں بیان کیے گئے ہیں، جہاں پر مکمل غیر ذمہ داری ایک ایسی حالت لاتی ہے جہاں انسان کی نسل کوئی عمل نہیں کر سکی۔

دوبارہ پیدا ہونا: حقیقی تجربہ، اگرچہ موجودہ دور میں یہ ایمان اور روح کی بادشاہت میں ہے۔ تاکہ یہ فطری انسان کی طرف سے دیکھا اور محسوس نہیں کیا گیا، اگرچہ یہ ایمان اور مسیح کے دفن ہونے، اُس کے دوبارہ جی اُٹھنا، اور نئی روح کے ملاپ، نئے باپ کے فرزند، آخری آدم، ایک لافانی اور لازوال دنیا کے سبب سے روح القدس کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔

دوبارہ زندہ ہونا: مسیح کے ذریعے سے اور مسیح کے ساتھ موت سے نئی دُنیا اور نئی زندگی میں ظاہر ہونا یہ روح القدس کا کام ہے کہ وہ اپنے تجربے کی بنیاد پر ہمیں نئی زندگی میں زندہ کرنے کے لیے لیتا ہے۔ یہ سچ ہے، خواہ ہم نجات، پاکیزگی اور جلال کی بات کر رہے ہوں اگرچہ اِس کے نتائج اور ثمرات بہت وسیع ہو سکتے ہیں۔

دوسرا آدم: یسوع نئی نسل کا نیا باپ ہے۔ ہم اُس سے اور اُس میں پیدا ہوئے۔ نئی اور گناہوں سے پاک ابدی اور دائمی زندگی ہمارے پاس ہے۔

دائمی: لامحدود یا لازوال

ڈیموس: تھسلنیکا کے رہنے والے لوگ۔

رومی شہنشاہ: رومی شہنشاہ کے لیے یہ رومی اصطلاح ہے۔

روزِ محشر: ایک وقت، شاید یہ "دُنیا کا اختتام سمجھا گیا" یا اُس کے فوراً بعد، جب سب لوگ انصاف کے لیے خُدا کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

روح: روح انسان کا عقل وادراک کا پہلو ہے۔ یہ اِس بادشاہت میں ہے۔ کہ ہم نے باغ میں پہلے خُدا کو جانا اور ہمیں اُس کے بارے میں اپنے علم کا احیاء کرنا چاہیے۔ زندہ روح کے بغیر، ذاتی رشتے کے حوالے سے ہمیں خُدا کے بارے میں کوئی ذاتی شعور نہیں ہے۔ جب انسان نے باغ میں گناہ کیا۔ تو اُس نے خُدا کے ساتھ اپنی ذاتی رفاقت اور حضوری کو کھو دیا۔ یہ روحانی موت ہے۔ یہ وہ ہے جو انسان کی طرف واپس ہوئی جب وہ دوبارہ مخلصی میں پیدا ہوا۔ جانے ہوئے خُدا کی حالت اور اُسے سمجھنے اور اُس کی طرح سوچنے کے قابل ہونے سے انسان اپنی جان کے بارے میں فیصلہ لینے کے قابل ہو سکتا ہے۔

سب اسرائیلی: یہ نقطہ رومیوں کے خط کے باب نمبر 9 اور 11 میں یہودیوں اور غیر قوموں میں سے وعدے کے تمام روحانی بچوں کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

سیزر: رومی شہنشاہیت کے دوران شہنشاہوں کا شاہی خاندانی نام۔

شریعت کا عہد: یہ بالکل ایسے ہی عہد ہے جیسا کہ پرانا عہد نامہ۔ یہ شریعت کا عہد کہلاتا ہے کیونکہ اسرائیلیوں کے نظر میں خُدا کی شریعت کو قائم رکھنا اور اُس کا سمجھنا ابدی زندگی کے حق کو حاصل کرنا ہے۔

شریعت: بعض اوقات نا قابل تغیر، خُدا کی ابدی شریعت اور دوسری چیزوں میں شرعی عہد۔ مسیحی دُنیا میں غمناک انکشافات میں سے ایک بائبل کے مفسرین کی نالائقی ہے جو اِن دونوں اصطلاحوں کی حقیقتوں میں فرق کو الگ ظاہر کرنے کے قابل تھے۔

صیہونی مسیحی: یہ یقین کہ خُدا نے اسرائیلی قوم سے ابدی وراثت وعدہ کیا، کہ یہودی ابھی تک خُدا کی چنے ہوئے لوگ ہیں، یہاں پر دو خوشخبریاں ہیں۔ ایک کلیسیاء کے لیے اور دوسری قوم کے لیے جو بادشاہی کی خوشخبری ہے، موجودہ دور میں یہ ایک کلیسیاء سے مختلف قسم کی بادشاہت

ہے (اگرچہ زیادہ تر صیہونیت سے تعلق رکھنے والے مسیحی تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ بائبل کلیسیاء کا حوالہ دیتی ہے کچھ پیراگرافوں میں خُدا کی بادشاہت کا) اور کلیسیاء، فضل اور روح القدس کی اِس موجودہ مخلصی کے بعد ختم ہو گئی۔ تین قسم کی مزید چھٹکارے ہیں جو اسرائیلی قوم کے ساتھ کیے گئے۔ اِن میں سے یہ پہلا ہے، جو اِن تین میں سے پہلا ہے اور مصیبت میں سے ایک ڈیڑھ سال، ایک مختلف قسم کی انجیل کی منادی کی گئی اور جس میں ایک کی ابھی منادی کی جا رہی ہے اور جس کو لوگ اپنے آپ کو بچانے کے لیے اپنی زندگیاں دیں گے۔ صیہونی حامی مسیحیوں کے لیے، ہر قبیلے سے اصلی 144000 یہودی، خُدا کی طرف پہلے پھل ہیں اور کلیسیاء کمتر قسم کا پہلا پھل ہے۔ اسرائیل اور کلیسیاء مسیح کی دلہن ہے، اسرائیل سے کمتر ہوتے ہوئے، وہ ایک طرح کی دلہن کی باندی ہے۔ یہ دیکھنا آسان ہے کہ روایتی مربّیوں نے یوں یہ لعنت کی، یہودیوں کی جھوٹی کہانیوں کو کیوں شامل کیا۔ اور چوتھی صدی میں اِسے کلیسیاء کی تعلیمات سے نکال دیا، اور اِس کے دیو ہیکل سر کو نہ اٹھایا جب تک تارکِ دین اینگلیکن بشپ جان ڈربی نے موقع پرست سی۔ آئی۔ سکوفیلڈ اور غیر مُشتبہ ڈی۔ ایل۔ موڈی کے ساتھ مل کر اِسے سکوفیلڈ کی حوالہ جاتی بائبل کی بشارت سے تعلیم میں واپس لائے جس میں سکوفیلڈ نے ڈربی کے نوٹس کو نقل کیا۔ اور ڈربی کی موت کے بعد انہیں اپنا بنا لیا۔ بہر حال، وسعت کے لحاظ سے روایتی پن کی تعریف کی گئی جیسا کہ پولوس رسول کی تعلیمات ہیں۔ اور شروع کے مربّی جیسا کہ ایتھناسس اور آگسٹائین، یہ روایتی پن کی طرف سے پرانے عہد نامہ کا دوبارہ سے احیاء ہے۔

صیہونی حامی مسیحی: وہ شخص جو صیہونی مسیحیت پر ایمان رکھتا ہے۔ رضامندی کے طور پر یہاں پر صیہونی مسیحیوں کے بہت سے اختلافات ہیں، لیکن اوپر والی تفصیل کے قانون کے تحت وہ تمام گر گئے۔

عدن: خُدا کا باغ، یہ پرانا عدن بھی ہو سکتا ہے اور نیا بھی، یا حزقی ایل 28:12 میں بطور لوسیفر، ہو سکتا ہے کہیں یہ کوئی دوسرا باغ ہو۔ لیکن ایسا ہے نہیں، اور یہ اِس زمین پر کبھی نہیں رہا ہے۔

علمِ قبل الوقوع: دُنیا کی تخلیق سے پہلے وقت کے خاتمہ کو دیکھنا،اُن ساری چیزوں کے متعلق جاننا جو ہونے والی ہیں،اور اُن چیزوں کے بارے میں چناؤ کرنا کہ کب اور کیا دیکھنا ہے خُدا کی قادرِ مطلق قابلیت ہے۔اگرچہ یہ چناؤ ضروری نہیں ہے اور یہ علمِ قبل الوقوع کی طرف سے اختیار ہے۔

علامتی واشاراتی: یہ ایک تمثیلی، مجازی، محاوراتی،اصطلاحی یا کچھ دوسرے لفظوں میں سچائی کی نمائندہ ہے۔اسرائیلی قوم اور کلیسیاء کو بہت سی علامات دی گئی ہیں۔کہ عظیم سچائیوں کی گواہ ہوں۔لیکن بُت پرستی کی مہک نے سچائی کی نظر کو کھو دیا اور علامت کی وراثتی اہمیت سے نتھی ہے۔یہ کلیسیاء میں بہت سی علامتوں کی مخالفت کا سبب بنی۔پھر بھی شہوت پرستی اور قانون پرستی کے مساوی جو اِس بُت پرستی کو لائی اور علامتوں کی غیر موجودگی میں بدستور وجود میں رہی۔جیسا کہ قانونی طور پر قانون پرستی کے مخالف ہو سکی، قانون پرستی اور بُت پرستی دونوں ذہنی حالتوں کے لیے وہ بُت پرستانہ طور پر علامتوں کا مخالف ہو سکا،جو چیزوں کی وجہ سے نہیں آئے۔

عظیم نجات: یہ ایک ایجاد کی ہوئی اصطلاح ہے جو نجات کے تین پہلوؤں مخلصی، پاکیزگی اور جلال کا حوالہ دیتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ انسان کی زندگی، ضرورتوں،اُمیدوں اور مستقبل کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔یہ اصطلاح عبرانیوں 2:3 میں دیکھی جاسکتی ہے لیکن مصنف دُنیا کے لیے انجیل کا خادم ہوتے ہوئے چرچ کے مقصد کے ساتھ مخصوص زور دیتے ہوئے پاکیزگی کا ایک مخصوص حوالہ دے رہا ہے اور اِس اہم مہم کی ناکامی کے متعلق تنبیہ کر رہا ہے۔

غیر قومیں:

(الف) دُنیا کے تمام غیر یہودی لوگ۔

(ب) یہ اصطلاح اُن لوگوں کی نشاندہی کرتی ہے جن کو خُدا تبدیل کرے گا۔جب وہ اسرائیلی قوم کو الگ کر دے گا۔اور پرانے عہد نامہ کو کالعدم قرار دے دے گا۔

فنا کا قبضہ: مقدس پولوس نے اِس محاورے کا استعمال رومیوں 8 باب میں کیا ہے پرانی مخلوق پر موت کے قبضے اور اٹل خاتمے اور انتشار کا بیان کرتے ہوئے کہ فانی جہان پر مستقبل کا قبضہ۔

فوقِ ہبوطیت: لسانیاتی طور پر، اِس کا مطلب "لغزش سے پہلے" یا دوسرے لفظوں میں "گمراہی"۔ خُدا نے انسان کی گمراہی سے پہلے اپنے پروگرام پر اچھے طریقے سے کام کیا۔ چونکہ گمراہی اُس کے پروگرام کا حصّہ تھی۔ علمی طور پر اِس کا مطلب یہ ہے، جیسا کہ خود مختاری، وقت اور تاریخ سے پہلے خُدا نے اپنے پروگرام کا انتظام کیا، یہاں تک کہ دُنیا کے بنائے جانے سے بھی پہلے۔ اِس منصوبے میں، گمراہی وقوع میں آئی، مسیح کو مار دیا گیا اور مخلصی کا کام مکمل ہو گیا۔ راسخ الاعتقادی، اِس کا یہ مطلب نہیں کہ خُدا وقت اور تاریخ پر ردِ عمل نہیں دیتا یا نہیں دیا۔ اگرچہ یہ عقلیت کی روشن خیال الٰہیات نہیں لاتا۔

فضل: ہمارے گناہ سے ہمیں معافی خُدا کی طرف سے ایسی حمایت کہ جس کے ہم حقدار نہ ہوں۔ ہمیں یسوع مسیح میں ایمان کے ذریعے سے نئے خاندان میں نئی زندگی دینا، اُس کی بادشاہی میں خدمت کرنے کا ہمیں موقع اور صلاحیت دینا، اور ہمیں اُس کے ساتھ حیاتِ جاودانی اور ابدی زندگی کا وعدہ دینا فضل ہے کہ جب یہ فانی دور ختم ہو جائے گا۔

فساد: لا قانونیت

قدیم رومی پیادہ (Legions): رومی سلطنت میں سپاہیوں کا ایک گروہ، جس میں 3,000 سپاہی شامل ہوتے تھے۔

کفارہ: اِس لفظ کا لغوی معنی نقصان کا ازالہ یا مرمت کرنا ہے۔ علمِ الٰہیات میں یہ مسیح کے صلیب پر کام کی طرف حوالہ ہے۔ جو نقصان کی صورت میں ادا کیا گیا اور خُدا اور تائب گناہ گار کے درمیان تعلق کو درست کرنے کے لیے تھا۔ یہ گناہ سے انسان کو بہت دور لے جانا تھا۔ یہ رخنے اور دراڑ کو پُر کرنے کا کام تھا۔

کلیسیاء: نئے عہد نامہ میں خدا کے لوگ۔ یہ اصطلاح بہت سی مثالوں میں خُدا کی بادشاہی سے مماثلت رکھتی ہے۔ اِس کے بارے میں صرف رسولوں نے ہی نہیں سکھایا (دیکھیں اعمال 22:14، 8:19، 25:20، 23:28، مکاشفہ 9:1) بلکہ **خُدا کا شہر** میں سینٹ آگسٹائین نے بھی اِس کی تصدیق کی۔

کفارہ: یہ لفظ لغوی طور پر عہد کی کشتی کے سرے پر رحم ل نشست کا ایک حوالہ دیتا ہے۔ یہ مسیح کے کام کی پہلو کے متعلق تعلیم ہے کہ جس نے خُدا اور انسان کے درمیان امن کو قائم کیا۔

گریمیٹیس: افسس کے شہر کا کلرک

گمراہی: معیاری اور قابلِ قبول حالت سے غلط سمت کی طرف بگاڑ کی کوئی بھی شکل۔ اخلاقیت میں یہ شامل ہے لیکن ہم جنس پرستی کے لیے یہ محدود نہیں ہے۔

لے پالک ہونا: (الف) رومی سلطنت میں، عام طور پر خاندان میں سے جسے شہنشاہ چاہتا سبکدوش کر دیتا یا مار دیتا اِس بات کو رومی شہنشاہ کا دفتر منظور کرتا۔

(ب) یسوع مسیح کے ذریعے، ہم خُدا کے خاندان میں اپنا لیے گئے ہیں رومیوں 8 باب میں استعمال کیا گیا یونانی لفظ ہمارے معاشرے میں استعمال ہونے والے لفظ لے پالک سے کہیں زیادہ مضبوط ہے، یہاں تک کہ شاید اِس کا مطلب خود پیدائش ہے۔

لِکٹرز (Lictors): ایسے افسر جو روم کے فرمانبردار تھے جو مفتوح علاقوں میں مجسٹریٹ کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ مجسٹریٹ کا چناؤ رومی حکومت کے ذریعے سے ان کی موافقت اور قابلیت کی بنیاد پر ہوتا تھا۔ لیکن اُن کا وفادار ہونا اتنا ضروری نہیں تھا۔ رومی حکومت کا مقصد اُن افسروں کے ذریعے سے حکومت کرنا اور نگرانی کرنا تھا۔

معافی: ایک گناہگار شخص کی سزا کی تبدیلی۔

مخلصی: مسیح کی طرف سے ہمیں عدالت اور مُنصف کے فیصلے اور بندھن سے آزاد کرنے کے لیے ہمارے خلاف کسی بھی قیمت کی ادائیگی مخلصی ہے۔

مسیحا: یونانی زبان میں یہ مسیح کے مساوی لفظ ہے۔ اِس لفظ کا مطلب کسی کا مسح ہونا یا مقدس ہونا ہے، نبی کے ساتھ ہونا، کاہن ہونا یا بادشاہ ہونا ہے۔ تاریخ میں صرف ایک شخص کی یہ پہچان کی گئی ہے کیونکہ اسرائیلی شخص یہ کر سکتا تھا کہ ایک ہی وقت میں وہ نبی، کاہن اور بادشاہ ہو۔ صرف مسیحا ہی یہ شرائط پوری کر سکا۔ یہودی اِس بات کا احساس نہ کر سکے کوئی بھی نہیں، یہاں تک کہ یسوع

مصلوب ہونے سے پہلے اِس شرط کو پورا کر سکا۔(دیکھیں II ۔کرنتھیوں 16:5؛ عبرانیوں 14:8؛I۔پطرس 18:3) پرانی تخلیق میں کیا وہ یہ کردار پورا کر سکا۔

مسیحانہ: مسیح کی طرح۔ ہو سکتا ہے اِس کا بائبل، دستور، رسومات یا کلیسیاء سے اِس کا تعلق ہو۔

متبادل اطاعت: لوتھر کی تعلیم کہ مسیح کی موجودہ خدمت خُدا کی ہمارے لیے حضوری میں فرمانبرداری ہے، اِس سے کوئی سروکار نہیں کہ ہمارا رویہ کیا ہے۔ خُدا صرف اپنے لوگوں کی زندگیوں میں کامل فرمانبرداری دیکھتا ہے۔ یہ راسخ العقیدہ تعلیم نہیں ہے۔

متبادل اذیت: راسخ العقیدہ تعلیم کہ مسیح عدالت کے وقت ہماری جگہ لے لے گا اور ہمارے گناہوں کی سزا اپنے اوپر لے لے گا۔ یہ سچ ہے یہ اعتدال پسند مسیحیت کے غلبہ کی وجہ سے یقین کرنا ہے۔

متبادل کفارہ: یہ متبادل مصائب کی طرح ہے۔ مسیح نے عدالت میں ہماری جگہ لے لی ہے۔ اور وہ انسان اور خُدا کے درمیان قائم دراڑ کی مرمت کر رہا ہے۔ یہ ایک راسخ العقیدہ تعلیم ہے۔

قوم: اسرائیل، پرانے عہد کے تحت خُدا کے لوگ۔

قومیں: اِس لفظ کا مطلب غیر قومیں ہے۔ لیکن علمِ الٰہیات کے مطابق یہ قوم کے متضاد ہے۔ یہ کلیسیاء کی نشاندہی کرتا ہے جو تمام قوموں سے لی گئی ہے، جو نئے عہد نامہ میں خُدا کے لوگوں کو بطور قوم ظاہر کرتا ہے۔

منکر اخلاقیات: خلافِ قانون۔ علمِ الٰہیات میں یہ نشاندہی کرتا ہے کہ مکتبہٗ فکر جو اِسے جاری رکھے ہوئے ہے کہ وہ کچھ بھی ذکر کرتا ہے یا خُدا کی شریعت پر بھروسہ کرتا ہے۔ بہر حال کسی بھی سوچ میں وہ فضل کے لیے ناپاک ہے جو تمام سوچوں میں شریعت، ترتیب اور فرض کے متضاد ہے۔

مسیح: یونانی میں مسیح عبرانی 'مسیحا' کے نام کے برابر ہے۔ اُس کا نام یسوع ناصری تھا اور مسیح اُس کا لقب اور اختیار تھا۔ مسح شُدہ ہونے یا مقدس ٹھہرائے جانے کا مطلب (مسیح) ہے۔

ماتحتی: رضامندی کی فرمابرداری۔ تسلیم کیے بغیر مطیع ہونا ممکن ہے۔

مقدس ٹھہرانا: اُس کی زندگی کی حالت جس نے وعدہ کی سرزمین میں زندگی گزارنے اور بولنے کے لیے یردن کو پار کرنے کا ذاتی فیصلہ کیا تھا۔ یہ اُس شخص کے وعدہ کے بارے میں بتاتا ہے جو سرزمین پر زندگی گزارنے میں شامل تھا اور یہ پاکیزگی کے تجربے کا آغاز تھا۔

نیا عہد: نیا عہد نامہ، پیدائش کے باب نمبر 17 میں وعدہ کا عہد ابرہام کے ساتھ باندھا گیا اور پھر اِس کی تصدیق مسیح کے وقت (گلتیوں 3:3-13) میں کی گئی۔ اسرائیل کے ساتھ نئے عہد نے پرانے عہد کی جگہ لے لی، عہد جو مشروط تھا اور جو اُن کی ضروری چیزوں کو کرنے کی ناقابلیت کی وجہ سے ناکام ہو گیا۔ (دیکھیں استثناء 28، یرمیاہ 31:31، عبرانیوں 8:10، 10:16 رومیوں 3:8، متی 23:37، لوقا 13:35، متی 21:43)

نئی پیدائش: وہ سب کچھ جو خُدا مسیح کے ذریعے سے لایا اور صلیب کے ذریعے سے پرانے کی موت، اور صلیبی موت، دفن ہونا، دوبارہ جی اُٹھنا اور نئی پیدائش کے ذریعے سے نئے کے لیے زندگی۔ یہ فردوس اور زمین میں شامل ہے۔ جو پیدائش کی کتاب میں تخلیق کیے گئے۔ (یسعیاہ 17:65؛ 22:66؛ II۔ پطرس 3:13)، پودے اور جانور (رومیوں 8:21)، روح (کلسیوں 12:2، I۔ پطرس 1:23)، روح (رومیوں 8:13، 4:6، عبرانیوں 10:39) اور جسم (I۔ کرنتھیوں 15:44،53،54، II۔ تمتھیس 1:10)

نیا آدمی: مسیح میں نیا شخص۔ یہ کسی بھی پہلو کے حوالے سے، جیسا کہ روح، جان یا بدن یا یہ مکمل انسان کے حوالے سے ہو سکتا ہے۔

نئی فطرت: دوسرے آدم کی فطرت، جو مسیح ہے، نئی پیدائش کے وسیلہ سے ہماری بھی وہی فطرت ہو۔

نیا عہد نامہ: (الف) مسیحی بائبل کا دوسرا حصّہ، جس میں انجیلیں، رسولوں کے خطوط اور مکاشفہ ہے۔

(ب) بالکل نئے عہد کی طرح (دیکھیں نیا عہد)

نیا جنم: صلیب کا کام جس نے انسان کو موت سے لے لیا جہاں پر ہم پرانی دُنیا اور پرانے طریقوں میں مرے ہوئے تھے، اور ہمیں نئی دُنیا میں نئی زندگی کے لیے زندہ کیا۔ یہ قدرتی ذہن کے خارجی دباؤ اور مذہبی تعلیم کے ذریعے سے پرانے عہد نامہ کی پرانی فطرت کے اصلاح کے اصول سے فرق ہے۔

نجات: انسان کے گناہ سے چھٹکارے کے لیے خدا کا انتظام۔اِس نجات کے تین حصّے ہیں۔ بریت ہمیں گناہ کی سزا سے چھٹکارہ دلاتی ہے۔ یہ روح پر لاگو ہوتی ہے اور یہ ماضی کی نجات ہے۔ وہ جو خُداوند کے پاس آئے بچائے گئے۔

پاکیزگی گناہوں کی قوت سے چھٹکارہ ہے اور اِس کا تعلق روح اور زندگی کے چھٹکارے کے ساتھ ہے۔ یہ موجودہ نجات ہے۔اِس دُنیا میں اُن کی زندگیوں کو اجازت نہ دینے کے معنی میں وہ جو سچائی میں چلتے ہیں اُن کو بچایا جا رہا ہے جو ایک جگہ پر تھک گئے ہیں۔ جہاں پر اُن کی طرف سے موجودہ دور میں خُدا اور انسان کے لیے سچا اور ایماندارانہ استعمال نہیں اور جب زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا وہ اِس دُنیا سے چلے جائیں گے۔

ایک نئی اور مکمل دُنیا میں جلال گناہ کی موجودگی سے نجات ہے۔ جہاں پر موت کا موضوع اور کمتری نہیں ہوگی۔ یہ انسان کے جسمانی پہلو پر لاگو ہوتا ہے، دوسرے لفظوں میں، جسم، اور اِس کی مستقبل کی نجات۔ دوبارہ زندہ ہونے پر جو آخری دِن کو ہوگی ہم بچا لیے جائیں گے۔

روایتی الٰہیات میں انسان کو جلال دیا جائے گا۔ کیونکہ وہ نجات پا جائے گا۔ صلیب کی پاکیزگی فضل سے ہے یہ روح القدس کے شخص اور قوت میں ہے۔ اور یہ ابدیت اور جلال کی طرف ہے، لیکن یہ الگ معاملہ ہے۔ چاہے یہ کسی کی مخلصی یا جلال کا تعین کرتا ہے یا نہیں۔ یہ نجات ہے جو کوتاہی سے کھو سکتی ہے۔ لیکن اگر ایسا ہوتا ہے اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مخلصی اور جلال کھو گیا ہے۔اِس کا مطلب ہوگا کہ کسی کی زندگی یا روح کھو گئی ہے۔ وہ اِس دُنیا میں اپنے دِنوں اور اعمال کو لازوال نہیں کر سکا۔ لیکن بے اعتقادی سے وہ ایسا کرنے میں ناکام ہو گیا۔

وعدہ: اصطلاحوں میں سے ایک جو نئے عہد کے اصول کو بنیاد بنا کر نشاندہی کر رہی ہے۔ جو پیدائش باب نمبر 17 میں سے شروع ہوا ہے، اور عظیم طور پر مقدس پولوس کی طرف سے گلتیوں باب نمبر 3 اور 4 میں بڑھایا گیا ہے۔

وعدہ کے مطابق وارث: بائبل کا یہ فقرہ، جو گلتیوں سے لیا گیا ہے، یہ اُن لوگوں کی نشاندہی کرتا ہے جو یسوع مسیح کے پاس سچے ایمان موت، دفن ہونے، اور دوبارہ زندہ ہونے کی وجہ سے آئے، اِس معاملے میں مسیح میں بپتسمہ لینے اور مسیح کو پہن لینے سے پہچانے گئے۔

ہجوم: لوگوں کا ایک گروہ جو سینٹ کے باہر جمع ہے، اور وہ ہر بات جانتا ہے جو رومی حکومت میں سیاسی طور پر ہونے جا رہی ہے، جن کو سینٹ اور رومی شہنشاہ دونوں کی حمایت حاصل ہے۔ یہ روی حکومت کا ایک ذاتی حصّہ ہے۔ نہ صرف یہ بلوے کی قوت کی وجہ سے بلکہ فلسفیانہ طور پر بھی، یہ روم کا ایک ذاتی تصورِ حکومت تھا۔

ہولناک کام: ہماری عبارت میں، روم کے سٹیڈیم کے میدان اور لوگ دونوں کا ناقابلِ تصور حقیر یا پُر تشدد رویہ۔

یہودی: یہ نام یہودہ سے نکلا ہے۔ اور زیادہ تر یہ ابرہام کی فطری نسل کے لیے بولا جاتا ہے، اگرچہ مقدس پولوس، رومیوں 2:28,29، اور یسوع مکاشفہ 2:9 اور 3:9، میں یہ ایک روحانی سیاق و سباق اور مواد فراہم کرتا ہے۔

Reverend D. Earl Cripe (1934-2011) was a Senior Pastor, expository Bible teacher, Ordained Prophet and writer of Bible commentaries for more than forty-seven years. He was born in Placerville, California, and held a Doctor of Arts Degree in Theology. His radio program, God's Point of View, ran for forty years and was heard in many parts of the United States, Central Africa and Eastern and Central Europe. Rev. Cripe taught from the Historic Orthodox Christian precept that the Bible is the best and only guide to the faith and practice of the Church, and that revelation, not reason, is the test of truth. He saw faith, not intellect, as the link between man and God; the Word of God as the medium of communication, and the Holy Ghost as the Communicator. Since his death his ministry has continued through his many books, articles and radio programs.

ریورنڈ ڈی۔ارل کرپ (1934-2011) ایک سینئیر پاسٹر، بائبل کے مفسر اُستاد، خُدا کے مقرر خادم، اور بائبل کی تفسیر کی سنتالیس کتابوں کے مصنف تھے۔ وہ پلیسر وائل، کیلیفورنیا میں پیدا ہوئے اور تھیالوجی میں ڈاکٹریٹ آف آرٹ کی ڈگری حاصل کی۔اُن کا ریڈیو پروگرام" گاڈز پوائینٹ آف ویو" چالیس سال تک چلا جو امریکہ کے بہت سے حصوں، وسطی افریقہ، مشرقی اور وسطی یورپ میں سُنا جاتا تھا۔ریورنڈ کرپ نے تاریخی راسخ العقیدہ مسیحیوں کے ضابطہ عمل سے یہ بات سیکھی کہ ایمان اور کلیسیاء کے دستورالعمل کی سب سے اُتم راہنما صرف بائبل ہی ہے، اور یہ مکاشفہ سچائی کے امتحان کی دلیل نہیں ہے اُس نے دیکھا کہ ایمان خُدا اور انسان کے درمیان رشتہ ہے نہ کہ عقل، اِسی طرح خُدا کا کلام رابطے کا ذریعہ ہے اور روح القدس رابطے کے لیے درمیانی ہے۔اُس کی موت کے وقت سے اُس کی خدمت اُس کی کتابوں، مضامین اور ریڈیو پروگراموں کے ذریعے سے جاری ہے۔

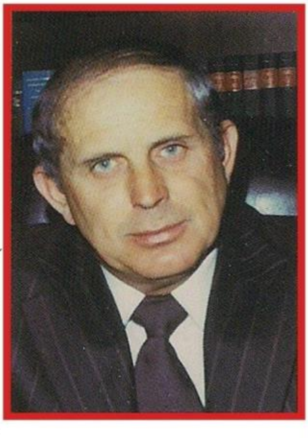

www.godspointofview.com.

JORDAN PUBLISHING HOUSE COLUMBIA, CALIFORNIA